فتوحاتِ جہانگیری

شرح

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

اردو بازار ○ لاہور

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزو ہفتم

7-8

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جلد چہارم

نام کتاب ———— فیوضاتِ جہانگیری شرح سنن دارقطنی

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ———— ملک محمد یونس

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— جولائی 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزرز
0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ترتیب

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَالدِّيَّاتِ وَغَيْرِهٖ

كِتَابُ النِّكَاحِ

بابُ الْمَہْرِ

سنن دارقطنی جلد چہارم (حصہ ششم)

كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ

کتاب الفرائض والسیر

کتاب السیر

بقیۃ الفرائض

کتاب المکاتب

باب فِی الْمَرْاَۃِ تُقْتَلُ اِذَا ارْتَدَّتْ

كِتَابُ الْاَشْرِبَۃِ وَغَیْرِھَا

باب اتِّخَاذِ الْخَلِّ مِنَ الْخَمْرِ

باب الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْاَطْعِمَۃِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ.

كتاب السبق بين الخيل وما روى فيه

عن النبی صلی الله عليه وسلم وهو زيارة فی الكتاب

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات منقول ہیں وہ یہاں ذکر کی گئی ہیں (یہ اصل کتاب میں اضافہ ہے) _

14- كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَالدِّيَاتِ وَغَيْرِهِ

حدود اور دیات وغیرہ کے بارے میں روایات

3054- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيِّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهٖ وَرَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو صرف تین صورتوں میں قتل کرنا جائز ہے' شادی شدہ زانی کہ اُسے سنگسار کر دیا جائے گا' وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے' تو بدلے میں اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا' وہ شخص جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے' تو اُسے قتل کر دیا جائے گا' یا مصلوب کر دیا جائے گا' یا جلاوطن کر دیا جائے گا۔

شرح: حد کی لغوی تعریف:

دو چیزوں کے درمیان ''فصل'' (یعنی علیحدگی) کرنے والی چیز کو ''حد'' کہا جاتا ہے۔

علاؤالدین حصکفی کہتے ہیں:

''اصطلاحِ شرع میں حد سے مراد وہ سزا ہے' جس کی مقدار متعین ہو' اور وہ سزا اللہ تعالیٰ کے حق کے طور پر واجب کی گئی ہو (یعنی انسان کو اسے معاف کرنے کا اختیار نہ ہو' اس سزا کا مقصد) لوگوں کو جرائم کے ارتکاب سے باز رکھنا ہو' تعزیر کو حد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس میں سزا کی مقدار متعین نہیں ہوتی (بلکہ قاضی کی صوابدید پر ہوتی ہے) اور قصاص کو بھی حد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ مقتول کے وارث کا حق ہے (اگر وہ وارث چاہے تو معاف کر سکتا ہے' یا اس کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ (درمختار' کتاب الحدود)

حدود کے نفاذ کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے کو فتنہ و فساد سے بچانا ہے' حدود کے طور پر دی جانے والی سزائیں درج ذیل

۳۰۵٤-اخرجه ابو داود في الحدود (١٢٤/٤) باب: الحكم فيمن ارتد (٤٣٥٣)' و النسائي في التحريم (المحاربة) (١٠٢/٧) باب: الصلب' و في القسامة (٢٣/٨) باب: سقوط القود من المسلم للكافر' من طرقه عن ابراهيم بن طهمان به- و سياتي - ان شاء الله- قريباً من وجه آخر موقوفاً' بنحوه مختصرًا-

جرائم کے ارتکاب پر دی جاتی ہیں۔

(i) زنا کا ارتکاب کرنا (ii) کسی پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا (iii) شراب نوشی (iv) چوری کرنا

3055- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ .قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ قَالَ لَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3056-حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے، تاہم اس کے بعض راویوں کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

3057- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ .

قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اُس کا خون بہانا صرف تین صورتوں میں جائز ہے، جب وہ اسلام کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جائے،

۳۰۵۵-انظر الحديث السابق-و ابراهيم بن طهمان: قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت ۱۹۱): (ثقة يغرب، تكلم فيه: للارجاء، و يقال: رجع عنه)- اه- تقدمت ترجمته- و انظر ترجمته في تهذيب الكمال (۱۰۸/۲) و تهذيب التهذيب (۱۲۸/۱) و تاريخ البخاري (۲۹۴/۱) و الجرح و التعديل (۱۰۶/۲) و تاريخ بغداد (۱۰۶/۶)-

۳۰۵۶-راجع الذي قبله-

۳۰۵۷-اخرجه احمد (۱۸۱/۶) و من طريقه مسلم في القسامة (۱۶۷۶) باب: ما يباح به دم المسلم، و البيهقي في الكبرى (۱۹۴/۸-۱۹۵) من طريق احمد عن عبد الرحمن بن مهدي، به-واخرجه النسائي في تحريم الدم (۹۰/۷-۹۱) باب: ما يحل به دم المسلم، و ابن حبان (۴۴۰۷) من غير هذا الوجه عن عبد الرحمن بن مهدي، به-واخرجه احمد (۳۸۲/۱، ۴۲۸) و مسلم في القسامة (۱۶۷۶) باب: ما يباح به دم المسلم، و ابو داود في الحدود (۴۳۵۲) باب: الحكم فيمن ارتد، و الترمذي في الديات (۱۴۰۲) باب: ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلاث، و البيهقي في الكبرى (۲۱۳/۸، ۲۸۳- ۲۸۴) و ابن حبان (۴۴۰۸) من طرق عن ابي معاوية: محمد بن خازم عن الاعمش، به-و اخرجه احمد (۴۴۴/۱) و الدارمي (۲۱۸/۲) و البخاري في الديات (۶۸۷۸) باب: قول الله تعالى: (ان النفس بالنفس......) و مسلم في الموضع السابق، و ابن ماجه في الحدود (۲۵۳۴) باب: لا يحل دم امرئ مسلم الا في ثلاث، و البيهقي (۱۹/۸، ۱۹۴، ۲۰۲، ۲۱۳) من طرق عن الاعمش، به-

شادی شدہ زانی اور (قاتل یعنی) جان کے بدلے میں جان۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3058- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ.

قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْاَوَّلِ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَفْسَدَ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

اعمش کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابراہیم کو سنائی تو انہوں نے بتایا: اسود نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سابقہ روایت کی مانند روایت نقل کرتی ہیں۔

عبدالرحمن نامی محدث بیان کرتے ہیں: راوی نے ان دونوں روایات کو ایک ساتھ ملا دیا ہے' یعنی مسروق کی حضرت عبداللہ سے نقل کردہ روایت اور ابراہیم کی اسود (کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) نقل کردہ روایت۔

3059- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِىٍّ الْمَالِكِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلُ بِهٖ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ .

اَوْ قَالَ الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ .

۳۰۵۸- تقدم في الذي قبله من طريق ابن مهدي باسناده في حديث ابن مسعود' و حديث عائشة تقدم تخريجه قريباً موصولاً مرفوعاً' و يأتي بعده موقوفاً' و مداره على ابراهيم بن طهمان' وقد اختلف على ابراهيم في اسناده' و الاشبه و فقه من رواية ابراهيم - و للحديث شاهد من حديث عثمان بن عفان مرفوعاً' اخرجه الشافعي (۳۱۸)' و الطيالسي (۷۲)' و احمد (۶۱/۱)' و الدارمي (۲۱۸/۲)' و الترمذي في الديات (۱۹/۴) باب: ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم...... (۱۴۰۲)' والنسائي في تحريم الدم (۱۰۳/۷) باب: الحكم في المرتد' و ابن ماجه في الحدود (۸۴۷/۲) باب: لا يحل دم امرئ مسلم الا في ثلاث (۲۵۳۳)' و الحاكم في الحدود (۳۵۰/۴)' و ابن الجارود (۸۳۶)- و صححه الحاكم على شرطهما-

۳۰۵۹- تقدم حديث عائشة مرفوعاً في اول الباب- من طريق عبيد بن عمير' و اخرجه بعده بحديثين من طريق الاسود عن عائشة' ثم خرجه هنا موقوفاً من طريق ابراهيم بن طهمان- لكن لم يتفرد به ابراهيم على هذا النحو' بل تابعه عليه جرير' فاخرجه عن منصور' نحو ما اخرجه ابراهيم؛ كما سياتي الحديث التالي-

مَوْقُوْفٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس اُمت سے تعلق رکھنے والے کسی بھی مسلمان کو ان تین میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جو کسی کو قتل کر دے تو جواب میں اُسے قتل کر دیا جائے گا شادی شدہ زانی (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہونے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مسلمانوں کی) جماعت سے نکلنے والا۔

(یہ حدیث) ''موقوف'' ہے۔

3060- حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ .مَوْقُوْفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

(یہ حدیث) ''موقوف'' ہے۔

3061- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الشَّامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ لَاَنْ يُّخْطِءَ فِى الْعَفْوِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يُّخْطِءَ فِى الْعُقُوْبَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہاں تک تم سے ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو پرے رکھو اگر تم کسی مسلمان کیلئے کوئی گنجائش پاؤ تو اُسے وہ گنجائش فراہم کرو کیونکہ حاکم (یا قاضی) کا معاف کرنے میں غلطی کرنا اُس کیلئے سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

3062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُّخْتَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اَبِىْ مَطَرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ.

۳۰۶۰-راجع الذي قبله-

۳۰۶۱-اخرجه الترمذي في الحدود (۴/ ۳۳) باب: ما جاء في درء الحدود (۱۴۲۴) و الحاكم في الحدود (۴/ ۳۸۴) و البيهقي في الحدود (۸/ ۲۳۸) باب: ما جاء في درء الحدود بالشبهات و الخطيب في التاريخ (۵/ ۳۳۱) من طريق يزيد بن زياد به-وقال الترمذي: (حديث عائشة لا نعرفه موفوعاً الا من حديث محمد بن ربيعة عن يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم - و اخرجه وكيع عن يزيد بن زياد نحوه و لم يرفعه و رواية وكيع اصح و قد روي نحو هذا عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انهم قالوا مثل ذلك و يزيد بن زياد الدمشقي ضعيف في الحديث- و يزيد بن زياد الكوفي اثبت من هذا و اقدم)-اه-وقال الترمذي في العلل الكبير ص (۲۲۸) ايضاً: سالت محمداً عن هذا الحديث فقال: يزيد ابن زياد الدمشقي منكر الحديث ذاهب)- اه-و قال البيهقي: (تفرد به يزيد بن زياد الشامي عن الزهري و فيه ضعف و اخرجه رشدين بن سعد عن عقيل عن الزهري مرفوعاً و رشدين ضعيف)- اه-و صححه الحاكم و تعقبه الذهبي فذكر قول النسائي: و الحديث صوب الترمذي و البيهقي وقفه- و راجع: نصب الراية (۳/ ۳۰۹)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حدود کو پرے رکھنے (کی کوشش کرو)۔

3063- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالُوْا اِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَاْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ (یہ تینوں حضرات) فرماتے ہیں: جب حد (ثابت ہونے کا معاملہ) تمہارے سامنے مشکوک ہو جائے، تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے پرے رکھو۔

شرح:

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، زنا کا جرم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں صحبت کرے، جب وہ عورت اس کے نکاح میں نہ ہو، اور اس عورت کے ساتھ شبہ نکاح کے حوالے سے تعلق نہ ہو، وہ عورت اس کی کنیز نہ ہو،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تم شبہ کی وجہ سے حدود کو پرے کر دو''

تو اس حوالے سے فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، وہ شبہ کیا چیز ہوگی؟ جس کی وجہ سے حد کو ختم کر دیا جائیگا۔

اس اصول سے متعلق بہت سی جزئیات پائی جاتی ہیں جن میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے، جہاد میں حصہ لینے والا کوئی مجاہد، مالِ غنیمت کا حصہ کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: اس مجاہد پر حد جاری ہوگی اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں: شبہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس مجاہد پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ اس بات کا امکان پایا جاتا ہے، مالِ غنیمت کا حصہ ہونے کے طور پر وہ کنیز اس مجاہد کے حصے میں آجاتی۔

اسی اصول سے متعلق ایک جزئی یہ ہے: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو جمہور اس بات کے قائل ہیں۔ ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے یہ فرمایا تھا:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے''۔

۳۰۶۲- اخرجه البيهقي في الحدود (۳۳۸/۸) باب: ما جاء في درء الحدود بالشبهات من طريق الدارقطني به-وقال البيهقي: (في هذا الاسناد ضعف)- اه-قلت: ابو مطر مجهول: كما قال ابو حاتم في (الجرح و التعديل) (۴۴۵/۹)- و النمار ضعيف: كما قال الزيلعي في نصب الراية (۳۰۹/۳)- و له شاهد من حديث ابي هريرة مرفوعاً بنحوه-اخرجه ابو يعلي (۶۶۱۸) و ابن ماجه في الحدود (۸۵۰/۲) باب: الستر على المومن و دفع الحدود بالشبهات (۲۵۴۵) من طريق ابراهيم بن الفضل المخزومي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة- وقال البوصيري في الزوائد (۳۰۳/۲): (اسناد ضعيف)- و قال ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۴۴۳/۱): (غريب) و اعلاه بضعف ابراهيم بن الفضل المخزومي و نقل البوصيري تضعيفه عن جماعة منهم: الدارقطني-

اس حوالے سے بیٹے غلام اور اس کی کنیز بھی باپ کی ملکیت ہونگے تو یہاں شبہ پایا جاتا ہے، کہ شاید اس کے باپ نے اس کنیز کو اپنی ملکیت سمجھ کر عمل کیا ہو۔

اسی اصول سے متعلق ایک مختلف فیہ جزئی یہ بھی ہے، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، علماء کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں،

امام مالک اور جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں، ایسے شخص پر کامل حد جاری کی جائے گی، بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی، البتہ وہ اس کنیز کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کر دے گا، یہ موقف امام احمد بن حنبل اور اسحاق راہویہ کا بھی ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

جبکہ پہلا قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے، جسے امام مالک نے اپنی ''موطا'' میں نقل کیا ہے، بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگانا لازم ہوگا خواہ وہ شخص ''محصن'' ''ثیبہ'' ہو۔

3064- حَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ فَلَمْ يَحُدَّهُ .

٣٠٦٣-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه- كما في نصب الراية (٣٣٣/٣): حدثنا عبد السلام به- و من طريق ابن ابي شيبة اخرجه البيهقي في السنن (٢٣٨/٨) و قال: منقطع- وقال الزيلعي: (و هو معلول با سحاق بن ابي فروة؛ فانه متروك) - اه-

٣٠٦٤-اخرجه النسائي في النكاح (١٢٥/٦) باب: احلال الفرج- و اخرجه ابو داود في الحدود (١٥٦/٤) باب: الرجل يزني بجارية امراته (٤٤٦١) و ابن ماجه في الحدود (٨٥٣/٢) باب: من وقع على جارية امراته (٢٥٥٢) و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) باب: ما جاء فيمن اتى جارية امراته' و الشافعي في كتاب حرملة- كما في معرفة السنن و الآثار للبيهقي (٣٣٠/١٢) في الحدود' باب: من اتى جارية امراته (١٦٨٨٤) من طريق الحسن عن سلمة بن المحبق' به-وسال ابن ابي حاتم اباه: (الحسن عن سلمة متصل؟ قال: لا' حدثنا القاسم بن سلام عن ابيه عن الحسن قال: حدثني قبيصة بن حريث عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم ' فادخل بينهما: قبيصة بن حريث: فاتصل الاسناد-قلت: الحسن سمع من سلمة- وروى محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن الحسن' سمعت سلمة بن المحبق؛ قال: هذا عندي غلط غير محفوظ)- اه- ينظر: العلل لابن ابي حاتم (٤٤٧/١-٤٤٨) رقم (١٣٤٦)-قلت: وقد اختلف على الحسن في هذا الاسناد' فقيل: عنه عن سلمة' بلا واسطة- و اعله ابو حاتم الرازي؛ كما سبق-وقيل عنه عن جون بن قتادة عن سلمة: اخرجه احمد (٤٧٦/٣) و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) باب: ما جاء فيمن اتى جارية امراته' و اعله الامام احمد؛ كما سياتي؛ و قيل: عنه عن قبيصة بن حريث عن سلمة-اخرجه عبد الرزاق (١٣٤١٧) و ابو داود في الحدود (١٥٦/٤) باب: في الرجل يزني بجارية امراته (٤٤٦٠) و النسائي في النكاح (١٢٤/٦)- ١٢٥) باب: احلال الفرج' و الطحاوي في المعني (٤٤/٣) باب: الرجل يزني بجارية امراته' و البيهقي في الحدود (٢٤٠/٨) و العقيلي في الضعفاء الكبير (٤٨٤/٣) و ساله ابو حاتم الرازي- ايضاً- من هذا الوجه؛ كما سبق-قال البيهقي في المعرفة (٣٣١/١٢): (وقبيصة بن حريث غير معروف ؛ روينا عن ابي داود انه قال: سمعت احمد بن حنبل يقول: الذي اخرجه عن سلمة بن المحبق شيخ لا يعرف' لا يحدث عنه غير الحسن' يعني؛ قبيصة بن حريث- قال: و سمعت احمد يقول: جون بن قتادة شيخ لم يحدث عنه غير الحسن- و قال البخاري في التاريخ؛ قبيصة بن حريث سمع سلمة بن المحبق' في حديث نظر- وقال ابن المنذر: لا يثبت خبر سلمة بن المحبق)- اه-وقال الخطابي في (معالم السنن) (٣٣١/٣): (هذا حديث منكر ' و قبيصة بن حريث غير معروف ' و الحجة لا تقوم بمثله' و كان الحسن لا يبالي ان يروي الحديث ممن سمع)- اه-قلت: و في متنه-نظر- ايضاً افصح عنه الخطابي في (المعالم): فراجعه' وراجع (المعرفة) للبيهقي ايضاً-

★★ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر حد جاری نہیں کی۔

شرح:

فقہاء احناف اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے، اس پر حد جاری ہوگی البتہ اگر وہ یہ کہتا ہے، میرا یہ گمان تھا کہ یہ (کنیز) میرے لیے حلال ہے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی، تاہم اگر اس صحبت کے نتیجے میں وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو بچے کا نسب ثابت نہیں ہوگا۔ امام زفر کی رائے اس بارے میں مختلف ہے، وہ یہ کہتے ہیں: دونوں صورتوں میں حد جاری ہوگی۔ امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں: دونوں صورتوں میں حد جاری ہوگی۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جا سکتا، اسے 100 کوڑے لگائے جائیں گے، امام شافعی فرماتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میں یہ گمان کر رہا تھا، یہ کنیز میرے لیے حلال ہے، تو اسے ''تعزیز'' کے طور پر سزا دی جائے گی۔ اس پر ''حد'' جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر وہ یہ بات کہے: مجھے اس بات کا علم تھا کہ یہ کنز میرے لیے حرام ہے، تو اس پر حد جاری کر دی جائے گی۔

3065- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُوْدُ اَوْ يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ.

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے' اُس میں حد قائم کرنے' اُس میں شعر سنانے سے منع کیا ہے۔

شرح:

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، سرعام لوگوں کے سامنے مجرم پر حد جاری کی جائے گی، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ان دونوں کو دی جانے والی سزا میں اہل ایمان کا گروہ موجود ہونا چاہیے''

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، حد کو جاری کرنے کا ایک بنیادی مقصد دوسرے لوگوں کو عبرت دلانا ہے، اور عبرت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جب لوگ سزا کا مشاہدہ کریں، اسی لیے سرعام حد کو جاری کیا جائے گا، فقہاء شوافع اور فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: زنا کی حد جاری ہونے کے وقت کم از کم چار آدمیوں کا موجود ہونا ضروری ہے، جمہور، احناف، شافع اور حنابلہ

۳۰۶۵- اخرجه ابو داود في الحدود (۱٦٧/٤) باب: في اقامة الحد في المسجد (٤٤٩٠) عن هشام بن عمار، حدثنا صدقة...... به- و من طريقه البيهقي في المعرفة (٢٢٤/١٤) باب: ادب القاضي (١٩٧٢٨) من طريق هشام بن عمار، حدثنا صدقة بن خالد، به-و اخرجه المزي في تهذيب الكمال (٢٥٤/٩-٢٥٥) في ترجمة زفر بن و ثيمة، من طريق اسماعيل بن عبد الله، قال: حدثنا هشام بن عمار، به-واخرجه احمد في المسند (٤٣٤/٣)، قال حدثنا حجاج، قال: حدثنا الشعيثي عن زفر...... به موقوفاً-و حجاج: هو ابن ارطاة هو ضعيف كما تقدم مراراً- و له طريق اخرى تاتي عند المصنف بعد هذا مباشرة-

اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں حد جاری نہیں کی جائے گی، کیونکہ مساجد کے احترام کے پیش نظر یہ بات ضروری ہے، کہ وہاں حد جاری نہ کی جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے، جب مجرم پر حد جاری کی جائے تو اس کے جسم سے نجاست نکل جائے اور وہ مسجد کو گندہ کردے۔

ویسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے بھی عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ مسجد میں حد کو جاری کیا جائے۔

3066 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ .

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے یا اُس میں حد قائم کی جائے۔

شرح:

امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب ''مختصر اختلاف العلماء'' میں یہ بات تحریر کی ہے:

''مسجد میں حدود جاری کیے جانے کے بارے میں ہمارے اصحاب اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: مساجد میں حدود کو جاری نہ کیا جائے، امام حسن بن حی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابویوسف نے یہ بات بیان کی ہے: ابن ابی لیلیٰ نے (ایک شخص پر) مسجد میں حد جاری کی تھی تو امام ابوحنیفہ نے اسے غلط قرار دیا تھا۔

امام مالک یہ فرماتے ہیں، مسجد میں کسی کو سزا دیتے ہوئے (زیادہ سے زیادہ) پانچ ڈنڈے مارے جاسکتے ہیں، لیکن جہاں تک تکلیف دہ ضرب لگانے کا تعلق ہے، یا حد جاری کرنے کا تعلق ہے، تو وہ مسجد میں جاری نہیں کی جاسکتی۔

امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مساجد میں حدود کو قائم نہ کیا جائے، اور اولاد کے بدلے میں باپ کو قتل نہ کیا جائے''

3067 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيْهَا .

۳۰٦٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۰/۱۰۳) كتاب آداب القاضي' باب: ما يستحب للقاضي من الا يكون قضاوه في المسجد من طريق محمد بن ابي بكر المقدمي' حدثني عمر بن علي ......به-

★★ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور اُن میں قصاص نہ لیا جائے۔

3068 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَوِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ اَوْ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى) الْاٰيَةَ (فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ) قَالَ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ فِى الْعَمْدِ الدِّيَةَ وَ (اتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) يَتَّبِعُ الطَّالِبُ بِمَعْرُوْفٍ وَّيُؤَدِّىْ اِلَيْهِ الْمَطْلُوْبُ بِاِحْسَانٍ (ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا بِهٖ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا' اُن میں دیت کا حکم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے یہ فرمایا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص لازم کیا گیا ہے''۔

''تو جس شخص کو اُس کے بھائی کی طرف سے معافی مل جائے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ معافی یوں ہوگیکہ دوسرا فریق قتلِ عمد میں دیت قبول کرنے میں راضی ہو جائے۔

''بھلائی کی پیروی کرنا''۔

یعنی طلبگار شخص بھلائی کی پیروی کرے اور مطلوب شخص احسان کے ساتھ اُسے ادائیگی کرے۔

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (ملنے والی) تخفیف اور رحمت ہے''۔

۳۰۶۷-اخرجه احمد في مسنده (۳/۴۳۴) قال: حدثنا وكيع ...... وآخره' و علقه المزي في التحفة (۳/۷۴) (۳۴۲۵) عن وكيع' به- و له شاهد من حديث ابن عباس' مرفوعاً بنحوه-اخرجه الترمذي في الديات (۴/۱۹) باب: الرجل يقتل ابنه هل يقاد منه ام لا؟ (۱۴۰۱) و ابن ماجه في الديات (۲/۸۸۸) باب لا يقتل الوالد بولده (۲۶۶۱) و ابو نعيم في الحلية (۴/۱۸) و البيهقي في الكبرى (۸/۳۹) من طريق اسماعيل بن مسلم المكي عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس- و اعله الترمذي وابو نعيم' و كذلك ابن حجر في (التلخيص) باسماعيل بن مسلم المكي' و هو ضعيف- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۴۰): (واعلوه ابن القطان بالساعيل بن مسلم' وقال: انه ضعيف-انتهى- قلت: تابعه قتادة' و سعيد بن بشير' و عبيد الله بن الحسن- فحديث قتادة: اخرجه البزار في مسنده عنه عن عمرو بن دينار' به- و حديث سعيد بن بشير : اخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۳۶۹) عنه عن عمرو به' و سكت عنه- وحديث العنبري- عبيد الله بن الحسن-: اخرجه البيهقي (۸/۳۹) عن عمرو' به)- اه-

۳۰۶۸-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۸۵-۸۶) رقم (۱۸۴۵۰) و من طريقه اخرجه المصنف هنا- واما رواية عبد الرزاق عن ابن عيينة' فهي عند عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۸۶) رقم (۱۸۴۵۱) و اخرجه البخاري في صحيحه (۹/۳۰) كتاب التفسير' باب (ياايها الذي امنوا كتب عليكم القصاص......) الآية' الحديث (۴۴۹۸) و في (۱۴/۱۸۹) رقم (۶۸۸۱) و النسائي في تفسيره رقم (۲۴) و ابن حبان في صحيحه (۷/۶۰۱) رقم (۵۹۷۸) والبيهقي في السنن (۸/۵۱-۵۲) كلهم من طريق سفيان بن عيينة' به-وذكره السيوطي في الدر المنثور (۱/۳۱۷) وزاد نسبته الى سعيد بن منصور' و ابن ابي شيبة' و ابن جرير و ابن المنذر' و ابن ابي حاتم' و النحاس في (ناسخه)-

اھ۔

یہی روایت مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3069- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ قَطْعٌ وَلَا عَلَى الذِّمِّيِّ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ فَهْدٍ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مفرور غلام چوری کرلے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اور ذمّی کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف فہد نامی راوی نے نقل کیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3070- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَمَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلٰى عَبْدٍ اٰبِقٍ يَسْرِقُ قَطْعًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ اگر مفرور غلام چوری کرلے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

3071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَاضِيْ خُوَارِزْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا وَلَا عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ حَدًّا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں کہ غلام پر حد جاری نہیں ہوگی' یہودی یا عیسائی سرزمین پر رہنے والے پر بھی حد جاری نہیں ہوگی۔

3072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيْرِيُّ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ وَلَا عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ حُدُوْدٌ . الَّذِيْ قَبْلَهُ مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام پر اور اہلِ کتاب پر حد جاری نہیں ہوگی۔

اس سے پہلے جو روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہے وہ اس سے زیادہ مستند ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۳۰۶۹-اخرجه الحاكم في الحدود (۳۸۲/٤) من طريق فهد بن سليمان به' و قال: (حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين' و قد تفرد بسنده موسى بن داود' و هو احد الثقات' و لم يخرجاه)- اھ-

۳۰۷۰-اخرجه عبد الرزاق (۲٤۲/۱۰) رقم (۱۷۹۸۷)-

۳۰۷۱-راجع الذي قبله-

۳۰۷۲-راجع الذي قبله-

3073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصِّيْصِيُّ بِكَفْرِ بَيَا حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ . سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

اس کا راوی سلیمان بن ارقم ''متروک'' ہے۔

3074- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُنَيْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِحَدِيْدَةٍ وَلَا قَوَدَ فِي النَّفْسِ وَغَيْرِهَا اِلَّا بِحَدِيْدَةٍ . مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف لوہے (کے ہتھیار) کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے جان یا اس کے علاوہ (کسی عضو) کا قصاص صرف لوہے (کے ہتھیار) کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

3075- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

٣٠٧٣-اخرجه البيهقي في الجنايات (٦٣/٨) باب: لا قود الا بحديدة' و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (٧٩٢/٢) من طريق سليمان بن ارقم' به- و قال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح' و سليمان بن ارقم: قال احمد بن حنبل: ليس بشيء' لا يروى عنه الحديث- وقال يحيى: لا يساوي فلساً- و قال النسائي و ابو داود و الدارقطني: متروك)- اه- و ذكره ابن عدي في ترجمة سليمان بن ارقم (٢٣٢/٤) من طريق بقية' حدثني سليمان' به-وساقه في ترجمة المسيب بن واضح (١٢٥/٨) من طريق عن بقية عن ورقاء عن الزهري' به' بلفظ: (لا قود الا بالسلاح) وقال: (هكذا اخرجه المسيب فقال: بقية عن ورقاء عن الزهري' وورقاء عن الزهري ليس بالمستوي' و لم يلق الزهري' و انما يروى بقية هذا الحديث عن سليمان بن ارقم عن الزهري)- اه-

٣٠٧٤-قال البيهقي في الكبرى (٦٣/٨): (وهذا الحديث لم يثبت له اسناد: معلى بن هلال الطحان: متروك......)- اه- قلت: و عاصم بن ضمرة في سماعه كلام ايضا-

٣٠٧٥-علقه البيهقي في الكبرى (٦٣/٨) فقال: (واخرجه غيره -يعني: ابن مصفى- عن بقية' فقال: عن سعيد بن المسيب)- اه-

٣٠٧٦-اخرجه الطبراني في الكبير (١٠٩/١٠) رقم (١٠٠٤٤): حدثنا الحسين بن السميدع الانطاكي' ثنا موسى بن ايوب النصيبي' ثنا بقية بن الوليد' به-و علقه البيهقي في الكبرى (٦٣/٨) فقال: (وهذا الحديث لم يثبت له اسناد)- اه- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٩٤/٦) في حديث ابن مسعود: (اخرجه الطبراني' و فيه ابو معاذ بن ارقم' و هو متروك)- اه- و كذا ضعفه ابن حجر في التلخيص (٣٨/٤-٣٩) و نقل عن عبد الحق قوله: (طرقه كلها ضعيفة)- اه-

3076 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسِّلَاحِ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ. اَبُوْ مُعَاذٍ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قصاص صرف اسلحہ کے ذریعہ لیا جاسکتا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابومعاذ سلیمان بن ارقم نامی راوی ''متروک'' ہے۔

3077 - حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِىْ رُكْبَتِهِ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِدْنِىْ. قَالَ حَتّٰى تَبْرَاَ. ثُمَّ جَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَقِدْنِىْ فَاَقَادَهُ ثُمَّ جَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَجْتُ قَالَ قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِىْ فَاَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ. ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتّٰى يَبْرَاَ صَاحِبُهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے گھٹنے میں تیر مارا، وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے قصاص دلوائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ، پھر (ٹھیک ہونے کے بعد) وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قصاص دلوا دیا۔ پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں لنگڑا ہو گیا ہوں (تو آپ دوسرے فریق کو بھی زیادہ سزا دلوائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا تم نے میری بات نہیں مانی، اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے، تمہارا لنگڑا ہونا ضائع گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ زخمی کے ٹھیک ہونے سے پہلے اُس کا قصاص لیا جائے۔

۳۰۷۷-اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ٦٧) كتاب الجنايات، باب ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح والقطع من طريق الدارقطني، به-و اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۲۱۷) من طريق محمد بن اسحاق، قال: و ذكره عمرو بن شعيب عن ابيه...... فذكره- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/ ۲۹۹): (رجاله ثقات)- اه-قلت: في اسناده محمد بن اسحاق، و هو و ان كان صدوقاً الا انه يدلس، و لم يصرح هنا بالسماع من عمرو بن شعيب- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۹/ ٤٥٤) رقم (۱۷۹۹۱) عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب، قال: قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجل طعن آخر بقرن في رجله...... الحديث-

3078- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُمَوِیُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ وَيَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً جُرِحَ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَقِيْدَ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ حَتّٰی يَبْرَاَ الْمَجْرُوْحُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص زخمی ہوگیا' اُس نے قصاص لینے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی کرنے والے سے قصاص لینے' سے اُس وقت تک منع کردیا' جب تک زخمی شخص ٹھیک نہ ہو جائے۔

3079- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيْحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ اَنْ يُّمْتَثَلَ مِنَ الْجَارِحِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اُس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

3080- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِیْ رُكْبَتِهٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيْدُ فَقِيْلَ لَهٗ حَتّٰی تَبْرَاَ . فَاَبٰی وَعَجَّلَ فَاسْتَقَادَ قَالَ فَعَنِتَتْ رِجْلُهٗ وَبَرِئَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ لَيْسَ لَكَ شَیْءٌ اِنَّكَ اَبَيْتَ . قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوْسٍ مَا جَاءَ بِهٰذَا اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ .قَالَ الشَّيْخُ اَخْطَاَ فِيْهِ ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ .وَخَالَفَهُمَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّغَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلاً .كَذٰلِكَ قَالَ اَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْهُ وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ مُرْسَلاً.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کے گھٹنے میں تیر مارا' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ قصاص (لینے کا مقدمہ) پیش کرے' تو اُس سے کہا گیا: تم پہلے ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے یہ بات نہیں مانی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قصاص لے لیا۔ تو اُس کی ٹانگ ٹھیک نہیں ہوئی' لیکن جس شخص سے قصاص لیا گیا تھا اُس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔ (قصاص لینے والا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تمہیں کچھ نہیں ملے گا تم نے نافرمانی کی تھی۔

شیخ ابواحمد بن عبدوس نامی راوی فرماتے ہیں: یہ روایت صرف ابوبکر اور عثمان (یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں) نے نقل کی ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: ابوشیبہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور دوسرے محدثین نے' ابن علیہ کے حوالے سے' ایوب کے حوالے سے' عمرو (بن دینار) سے اس

۳۰۷۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ٦٦) و المعرفة (۱۲/ ۸٤) و قال في المعرفة (۱۵۹٦۳): (قد روي من اوجه كلها ضعيفة عن ابي الزبير عن جابر......)- اه- وصوب البيهقي ارساله' و كذلك الدارقطني؛ كما سياتي هنا-

۳۰۷۹- راجع الذي قبله-

۳۰۸۰- اخرجه ابن ابي شيبة (۵/ ٤۳۸) رقم (۲۷۷۸٤): حدثنا ابن علية...... به- واخرجه البيهقي في السنن (۸/ ٦٦) كتاب الجنايات' باب ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح و القطع من طريق ابني ابي شيبة:- ابي بكر' و عثمان' به-

روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عمرو بن دینار کے شاگردوں نے اسے اُن کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اس روایت کا ''مرسل'' ہونا محفوظ ہے۔

3081- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3082- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِدْنِي. فَقَالَ حَتَّى تَبْرَأَ. قَالَ أَقِدْنِي. قَالَ حَتَّى تَبْرَأَ. قَالَ أَقِدْنِي. فَأَقَادَهُ ثُمَّ عَرَجَ فَجَاءَ الْمُسْتَقِيدُ فَقَالَ حَقِّي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ حَقَّ لَكَ.

☆☆ محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کی ٹانگ میں تیر مارا، تو دوسرا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قصاص دلوائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے ٹھیک ہو جاؤ' اُس نے عرض کی: آپ مجھے قصاص دلوائیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قصاص دلوا دیا۔ پھر وہ (قصاص لینے والا شخص) ٹھیک نہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرا حق (مجھے دلوائیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

3083- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ.

وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَدَكَ اللَّهُ أَنْتَ عَجَّلْتَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن طلحہ سے منقول ہے۔

۳۰۸۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۷۹۸۷) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (۸/۶۶) في الجنايات' باب: ما جاء في الاستثناء بالقصاص من الجرح و القطع' و هو مرسل صحيح - (محمد بن طلحة): هو ابن طلحة بن ركانة المطلبي' ثقة من السادسة' مات في اول خلافة هشام بالمدينة؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت۶۰۲۱) و الطبقة السادسة ليس لاحد منهم رواية عن احد من الصحابة؛ كما هو اصطلاح الحافظ ابن حجر في التقريب-

۳۰۸۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/۴۵۲) رقم (۱۷۹۸۶) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و هو مرسل ايضا-

۳۰۸۳- طريق محمد بن طلحة تقدم في السابق و الذي قبله- و رواية معمر عن ايوب عن عمرو بن شعيب اخرجها عبد الرزاق في المصنف (۹/۴۵۳) رقم (۱۷۹۸۸) و من طريقه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (۸/۶۶)-

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور رکھے تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تھا۔

3084- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتّٰى يَنْتَهِيَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ زخمی شخص کے ٹھیک ہونے سے پہلے زخم کا قصاص لیا جائے۔

3085- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَاْنٰى بِالْجِرَاحَاتِ سَنَةً . يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زخم کا قصاص لینے کے لیے ایک سال تک انتظار کیا جائے۔

یزید بن عیاض نامی راوی ''ضعیف اور متروک'' ہے۔

3086- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهٗ بِحَدٍّ اُقِيْمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے' اُس شخص پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی' البتہ اگر وہ غلام واقعی ایسا ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

3087- حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا . اَخْرَجَهُ

۳۰۸۴-تقدم تخريجه قبل ستة احاديث-

۳۰۸۵-اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۶۷) كتاب الجنايات' باب ما جاء في الجرح و القطع من طريق ابن لهيعة' ثنا ابو الزبير' به-قال البيهقي: اخرجه جماعة من الضعفاء عن ابي الزبير من وجهين آخرين عن جابر و لم يصح شيء من ذلك)- اه -والحديث ضعفه الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني)-

۳۰۸۶-اخرجه احمد (۲/ ۴۳۱): ثنا يحيى بن سعيد' به- و راجع الذي بعده-

۳۰۸۷-اخرجه البخاري في الحدود (۱۲/ ۱۹۳) باب: قذف العبيد (۶۸۵۸): حدثنا مسدد' به- و اخرجه محمد بن خلاد و علي بن المديني' كلاهما عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه الاسماعيلي -كما في الفتح (۱۲/ ۱۹۳)- من طريقهم - و اخرجه مسلم في الايمان (۳/ ۱۲۸۲) باب: التغليظ على من قذف مملوكه بالزنى (۱۶۶۰) من طريق عبد الله بن نمير' و وكيع' و اسحاق بن يوسف الازرق' و ابو داود في الادب (۴/ ۳۴۴) باب: في حق المملوك (۵۱۶۵) من طريق عيسى بن يونس' و الترمذي في البر و الصلة (۴/ ۲۹۵) باب: النهي عن ضرب الخدم و شتمهم (۱۹۴۷) و النسائي في الرجم من الكبرى -كما في التحفة (۱۰/ ۱۵۴)- من طريق ابن المبارك كلهم عن فضيل بن غزوان' به-وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح - و ابن ابي نعم: هو عبد الرحمن بن ابي نعم البجلي' يكنى: ابا الحكم)- اه-

الْبُخَارِيُّ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ يَحْيٰى وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' امام بخاری نے اسے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔

3088- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِزِنًا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے غلام پر زنا کا (جھوٹا) الزام لگائے اور پھر اُس سے توبہ نہ کرے' تو اُس شخص پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی۔

شرح:

قذف کا لغوی معنیٰ پتھر پھینکنا ہے۔اس کے بعد ناپسندیدہ امور کے لے یہ لفظ استعمال ہونے لگا کیونکہ ناپسندیدہ چیز اور پتھر دونوں کو پھینک دیا جاتا ہے

کیونکہ ان کی وجہ سے اذیت لاحق ہوتی ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کو زنا کی طرف منسوب کرنا قذف کہلاتا ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر زناء کا جھوٹا الزام لگادے اور پھر دوسرے شخص پر وہ الزام ثابت نہ ہوسکے تو جھوٹا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری کی جاتی ہے۔

احناف نے حد قذف کے لازم ہونے کے چھ قسم کی شرائط بیان کی ہیں جن میں سے بعض شرائط کا تعلق اس شخص کے ساتھ ہے جو زناء کا الزام لگاتا ہے بعض شرائط کا تعلق اس شخص کے ساتھ ہے جس پر زناء کا الزام عائد کیا گیا ہے بعض شرائط کا تعلق دونوں کے ساتھ ہے۔

جو شخص زناء کا الزام لگاتا ہے اس کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں جن پر اتفاق پایا جاتا ہے۔اسے عاقل ہونا چاہیے (یعنی پاگل شخص کے کلام کا اعتبار نہیں کیا جائے گا) دوسری شرط یہ ہے کہ اسے بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی بچہ کسی پر زناء کا الزام لگا دیتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جس شخص نے زناء کا الزام لگایا ہو اس کا الزام چار گواہوں کے ذریعے ثابت ہوسکے اگر چار گواہ پیش کردیتا ہے تو اس پر حد قذف نافذ نہیں ہوگی۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ زناء کا الزام لگانے والا شخص شریعت کے احکام سے واقف ہو اگر کوئی حربی شخص ایسا کرتا ہے یا جسے

۳۰۸۸- قال المزي في (التحفة) (۱۰/۱۵٤): (وكذلك اخرجه عمار بن رزيق و يحيى بن سعيد و مروان بن معاوية و غير واحد' عن فضيل بن غزوان- و اخرجه معاوية بن هشام' عن سفيان الثوري' عن فضيل بن غزوان' عن ابن ابي نعم' عن ابن عمر...... ووهم في ذلك)- اه-

قذف کی حرمت کا علم نہیں ہوتا تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے اختیار کے ساتھ کسی پر زناء کا الزام لگایا ہو اس لیے اگر کسی شخص کو مجبور کیا گیا ہو تو پھر اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

چھٹی شرط یہ بیان کی گئی ہے کہ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا گیا ہے اس نے الزام لگانے والے کو تہمت لگانے کی اجازت نہ دی ہو۔ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا ہے اس میں دو چیزیں شرط ہیں ایک یہ کہ وہ محصن ہو اور محصن ہونے کے لیے پانچ چیزیں شرط ہیں عاقل ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا، مسلمان اور زناء سے پاک ہونا، اس اعتبار سے بچے، پاگل، غلام، کافر کی وجہ سے حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر زناء کا الزام لگایا ہے

وہ متعین ہونا چاہیے اگر وہ مجہول ہوتا ہے تو پھر حد قذف عائد نہیں ہوگی جیسے زناء کا الزام لگانے والا شخص کچھ لوگوں کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے: تمہارے درمیان ایک شخص زانی ہے تو اس صورت میں حد قذف جاری نہیں ہو سکتی۔

3089 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْبَزَّازُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقَزْوِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا يَقُوْلُ جُلِدَ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے غلام پر زنا کا (جھوٹا) الزام لگائے اور وہ غلام اُس سے بَری ہو جو اُس شخص نے (الزام) لگایا، تو اُس شخص کو قیامت کے دن حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

3090 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ فِىْ شَلَلٍ وَلَا عَرَجٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''شلل'' اور ''عرج'' میں قصاص نہیں ہوگا۔

3091 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْيَقْطِيْنِيُّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الْفَاخُوْرِيُّ

۳۰۸۹- راجع الحديثين السابقين-

۳۰۹۰- لم اقف عليه عند غير الدارقطني- و في اسناده بقية بن الوليد و هو ثقة لكنه يدلس و يسوي الاسانيد كما تقدم مرارًا- و ابن جريج ايضاً مع امانته و حفظه فهو مدلس، وقد عنعن-

۳۰۹۱- اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: عقل المراة، من طريق اسماعيل بن عياش، به- وقال البيهقي في الكبرى (۸/ ۹٦): (اسناده ضعيف، اسماعيل بن عياش شامي، و ابن جريج مكي، و رواية ابن عياش عن غير اهل بلده ضعيفة)- اه-

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى تَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہوگی جب تک وہ عورت کی دیت کے ایک تہائی تک نہ پہنچ جائے۔

3092- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ .فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ . قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ . قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ مِمَّا اُطَهِّرُكَ . قَالَ مِنَ الزِّنَا .فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ . فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا . فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثَيِّبٌ اَنْتَ . قَالَ نَعَمْ .فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ تَقُوْلُ فِرْقَةٌ لَقَدْ هَلَكَ مَاعِزٌ عَلٰى اَسْوَاِ عَمَلِهٖ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ اَتَوْبَةٌ اَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ اَنْ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ اقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ . قَالَ فَلَبِثُوْا عَلٰى ذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ . فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهَا . قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ .قَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ . فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ . قَالَ وَمَا ذَاكِ . قَالَتْ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا .فَقَالَ اَثَيِّبٌ اَنْتِ . قَالَتْ نَعَمْ .قَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُكِ حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ . قَالَ

٣٠٩٢-اخرجه مسلم في الحدود (١٣٢١/٣) باب: من اعترف على نفسه بالزنى رقم (١٦٩٥/٢٢) و ابو داود في الحدود (١٤٧/٤) باب: رجم ماعز بن مالك (٤٤٣٣) و النسائي في الكبرى (٢٧٦/٤) في الرجم، باب: كيف الاعتراف بالزنى؟ (٧١٦٣) من طريق يحيى بن يعلى، به-وقال النسائي: (هذا صالح الاسناد)-و اخرجه أحمد (٣٤٧/٥-٣٤٨) من طريق بشير بن المهاجر، حدثني عبد الله بن بريدة عن ابيه-و اخرجه ابو داود في الحدود (١٤٨/٤) باب: رجم ماعز بن مالك (٤٤٣٤) من وجه آخر عن بشير بن المهاجر مختصرًا- وللحديث شواهد في رجم ماعز بن مالك، منها: حديث ابن عباس : عند البخاري في الحدود (١٣٨/١٢) باب: وهل يقول الامام للمقر: لعلك لمست او غمزت؟ (٦٨٢٤) و مسلم (١٣٢٠/٣) في الحدود، باب: من اعترف على نفسه بالزنى (١٦٩٣/١٩) و ابي داود في الحدود (٥٧٨/٤-٥٨٠) باب: رجم ماعز بن مالك (٤٤٢١، ٤٤٢٥، ٤٤٢٧) و النسائي في الرجم من الكبرى (٢٧٨/٤-٢٧٩) باب: مسالة المعترف بالزنى عن كيفيته (٧١٦٩-٧١٧٣) و الترمذي في الحدود (٣٥/٤) باب: التلقين في الحد (١٤٢٧)-و سياتي هذا الحديث مع غيره من شواهد حديث بريدة قريباً- ان شاء الله- عند المصنف في الحدود-

فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ .فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمَهَا وَنَدَعَ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ .فَرَجَمَهَا .هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَيْلَانَ.

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ماعز بن مالک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو' اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر پھر واپس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُسی کی مانند فرمایا' یہاں تک کہ چوتھی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: میں کس چیز سے تمہیں پاک کروں؟ اُنہوں نے عرض کی: زنا سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اسے جنون لاحق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: یہ مجنون نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ تو ایک شخص اُٹھا' اُس نے انہیں سونگھا تو اُسے شراب کی بو محسوس نہیں ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں سنگسار کر دیا گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے' ایک گروہ کا یہ کہنا تھا: ماعز اپنے سب سے بُرے عمل کے ذریعہ ہلاکت کا شکار ہوئے' اُن کے گناہ نے اُنہیں گھیر لیا۔ دوسرے گروہ کا کہنا تھا: کیا ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں دیا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتھروں کے ذریعہ قتل کروا دیں! دو تین دن تک یہی صورتِ حال رہی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگ اُس وقت بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور تشریف فرما ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماعز بن مالک کیلئے دعائے مغفرت کرو! لوگوں نے دعا کی: اللہ تعالیٰ' ماعز بن مالک کی مغفرت کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک اُمت (اس سے مراد گروہ بھی ہو سکتا ہے) کے درمیان تقسیم کی جائے' تو اُن سب کیلئے کافی ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ازد قبیلے کی شاخ غامد قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم واپس جاؤ! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو' اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس خاتون نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اُسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں' جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیوں؟ تو

اُس نے بتایا: وہ زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو چکی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ہم تمہیں اُس وقت تک سنگسار نہیں کریں گے جب تک تم اپنے پیٹ میں موجود (بچے کو) جنم نہیں دیتی۔ پھر ایک انصاری شخص اُس عورت کا سرپرست مقرر ہوا' یہاں تک کہ اُس عورت نے بچے کو جنم دیا' وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا: اُس غامدی عورت نے بچے کو جنم دے دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی ہم اُسے سنگسار نہیں کر سکتے اور اُس کے بچے کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے کہ اُسے دودھ پلانے کیلئے کوئی نہ ہو۔ تو ایک انصاری نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اُس بچے کی رضاعت میرے ذمہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو سنگسار کروا دیا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے' امام مسلم نے اسے ابوکریب کے حوالے سے' یحیٰ بن یعلیٰ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے غیلان سے نقل کیا ہے۔

شرح:

قرآن وسنت میں زنا کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''زنا کے قریب نہ جاؤ یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے''۔ (سورہ اسراء: 32)

اسی طرح احادیث میں بھی کبیرہ گناہوں میں زنا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

''زنا'' کا لغوی معنیٰ کسی چیز پر چڑھنا ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک زنا کی تعریف یہ ہے۔

''کوئی شخص، اسلامی سلطنت کی حدود میں، اسلامی سلطنت کے قوانین کا احترام کرتے ہوئے،

اپنے اختیار کے ساتھ، کسی زندہ، بالغ (یا قریب البلوغ) عورت (یا لڑکی) کے ساتھ، اس کی اگلی شرمگاہ میں اس طرح صحبت کرے، کہ اسے اس عمل کا کسی بھی حوالے سے حق حاصل نہ ہو اور اسے کسی بھی حوالے سے اس حق کے حاصل ہونے کا شبہ بھی موجود نہ ہو''

فقہاء نے زنا کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی ہے یہ جرم اس وقت ثابت ہوگا، جب اسے کرنے والا شخص عاقل اور بالغ ہو، اگر نابالغ یا پاگل یہ حرکت کرتا ہے تو اس پر زنا کا حکم ثابت نہیں ہوگا کیونکہ ابتدائی زمانے میں خواتین کے ساتھ نکاح کرنے کے علاوہ دوسری صورت یہ ہوتی تھی، غلاموں کی طرح کنیزوں کو خریدا جا سکتا تھا، تو جب کوئی شخص کسی کنیز کو خرید لیتا تھا، تو اس کے لیے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہو جاتا تھا اس لیے فقہاء نے زنا کی حد لازم ہونے کے لیے مختلف شرائط کی وضاحت کرتے ہوئے، حق نکاح کے ہمراہ حق ملکیت کا بھی ذکر کیا ہے،

زنا کی حد جاری ہونے کے لیے فقہاء نے چند شرائط بیان کی ہیں۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، زنا کی حد جاری کرنے کے لیے ملزم کا بالغ ہونا شرط ہے۔

اور نابالغ شخص پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔

اس بات پر بھی تمام فقہاء کا اتفاق ہے زنا کرنے والے کو عاقل ہونا چاہیے، اگر کوئی پاگل یا مجنون زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

زنا کرنے والے شخص کا مسلمان ہونا اکثر فقہاء کے نزدیک شرط ہے تاہم احناف اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی غیر مسلم شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے، تو اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا البتہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک کس غیر مسلم پر زنا اور شراب نوشی کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔ فقہاء کے نزدیک یہ بات بھی شرط ہے کہ زنا کرنے والا شخص اپنے اختیار کے ہمراہ اس جرم کا مرتکب ہو۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں۔ جس شخص کو زنا کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہو، اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ ایک اور اہم شرط یہ ہے کہ زنا کے جرم کا ارتکاب اسلامی سلطنت کی حدود میں کیا گیا ہو۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم سلطنت کی حدود میں زنا کا مرتکب ہوتا ہے، تو اسلامی سلطنت میں اس پر اُس زنا کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔

اس مسئلے کے بارے میں فقہاء نے بعض دیگر جزئیات کی بھی وضاحت کی ہے، جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

مذاہب اربعہ کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ زنا کا مرتکب شخص اگر "محصن" ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، لیکن اگر وہ محصن نہ ہو تو اسے کوڑے لگائیں جائیں گے اس مسئلے کی بعض اہم جزئیات ہیں، جن کی وضاحت فقہاء نے کی ہے، انہیں مختصر طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

سنگسار کرنے کی سزا کے لیے جو "احصان" شرط ہے اس میں سات چیزیں پائی جانی چاہیے۔

(i) عقل (ii) بلوغت (iii) آزاد ہونا (iv) اسلام (v) اس کا نکاح صحیح ہوا ہو (vi) شوہر و بیوی دونوں میں سابقہ ذکر شدہ پانچوں خصوصیات پائی جات ہیں (vii) نکاح صحیح کے بعد مرد نے بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو۔

زنا کا مرتکب شخص اگر "محصن" ہو تو اس کا سزا سنگسار کرنا ہوگی۔

سنگسار کرنے کے لیے عربی میں لفظ "رجم" استعمال ہوتا ہے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے، رجم کا حکم پہلے قرآن میں نازل ہوا تھا، لیکن پھر اس آیت کی تلاوت کو منسوخ کر دیا گیا اور اس آیت کا حکم باقی رہ گیا۔

اگر مجرم پر رجم کی حد جاری ہونی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے، مجرم کو ایسے پتھر مارے جائیں گے، جو ہتھیلی میں سما جاتے ہوں، کیونکہ زیادہ چھوٹی کنکریاں مارنے کی صورت میں مجرم کو زیادہ تکلیف ہوگی۔ اور بڑے پتھر مارے جائیں تو وہ فوراً مر جائے گا۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے، زنا کی حد کا مجرم شخص اگر مرد ہو تو اسے کھڑا کیا جائے گا، اسے کسی چیز کے ساتھ باندھا نہیں جائے گا، اسے پکڑا نہیں جائیگا، اس کے لیے گڑھا نہیں کھودا جائیگا، خواہ اس کا جرم گواہوں کے ذریعے ثابت ہوا ہو، یا اس کے

اپنے اقرار کے ذریعے ثابت ہوا ہو۔

لیکن اگر عورت کو سنگسار کرنا ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں حاکم وقت (یا قاضی) کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ مناسب سمجھے تو اس عورت کے لیے گڑھا کھدوا دے اور اگر چاہے تو نہ کھدوائے، تاہم احادیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے لیے سینے تک گڑھا کھدوایا تھا۔

گڑھا کھودنے کا مقصد یہ ہوتا ہے، کہ پتھر لگنے کی وجہ سے عورت کا لباس پھٹ سکتا ہے، اس لیے عورت کے لیے گڑھا کھودنا زیادہ ستر کا باعث ہوگا۔

شوافع نے یہ بات بیان کی ہے، اگر عورت کا جرم گواہوں کے ذریعے ثابت ہوا ہو تو پھر اس کے لے گڑھا کھودنا مستحب ہے، تاکہ اس کا ستر بے پردہ نہ ہو، لیکن اگر اس کا جرم اس کے اپنے اقرار کے ذریعے ثابت ہوا ہو تو پھر اس کے لیے گڑھا کھونا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے، پتھر لگنے پر وہ بھاگ پڑے اور اپنے اقرار سے رجوع کر لے تو اس سے حد ساقط کرنا پڑے گی۔

3093- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ مَيَّاحٍ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِىْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا .

☆☆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت پر حد جاری نہیں کی، البتہ اُس کے ساتھ زیادتی کرنے والے پر حد جاری کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو مہر دلوایا۔

شرح:

امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب "مختصر اختلاف العلماء" میں یہ بات بیان کی ہے، جس شخص کو زنا کرنے پر مجبور کر دیا جائے، اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں اگر بادشاہ وقت (یا حاکم وقت) کے علاوہ کسی اور نے (اس مرد کو) زنا کرنے پر مجبور کیا ہو، تو ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

لیکن اگر بادشاہ (یا حاکم وقت) نے اسے زنا کرنے پر مجبور کیا ہو تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

۳۰۹۲- اخرجه الترمذي في الحدود (٤/٤٥) باب: ما جاء في المراة اذا استكرهت على الزنى (١٤٥٣) عن علي بن حجر، و ابن ماجه في الحدود (٢/٨٦٦) باب: المستكره (٢٥٩٨) عن علي بن ميمون الرقي، و ايوب بن محمد الوزان، و عبد الله بن سعيد، جميعاً قالوا: حدثنا معمر بن سليمان الرقي...... به- وقال الترمذي: (هذا حديث غريب، و ليس اسناده بمتصل- وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه- قال: سمعت محمدًا يقول: عبد الجبار بن وائل بن حجر لم يسمع من ابيه ولا ادركه، يقال: انه ولد بعد موت ابيه باشهر، و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان ليس على المستكرهة حد)- اه-

امام ابو یوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں، دونوں صورتوں میں اس پر حد جاری کی جائے گی خواہ بادشاہ نے اسے مجبور کیا ہو، یا بادشاہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مجبور کیا ہو۔

البتہ ان تینوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا ہو تو اس عورت پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

امام زفر یہ کہتے ہیں، اگر بادشاہ نے مجبور کیا ہو تو پھر بھی اس پر حد جاری کی جائے گی۔

امام حسن بن حی اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: جب کسی شخص کو زنا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، تو اس پر حد جاری نہیں ہو گی۔

(مختصر اختلاف العلماء، زبردستی زنا کرنے کا حکم)

3094- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ . ح

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيًا فَهُوَ خَطَاٌ وَّدِيَتُهٗ خَطَاٌ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهٖ مَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مارا جائے (اس کے بعد کے الفاظ اگلی حدیث میں ہیں)۔

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلطی سے مارا جائے یا (انجانے) تیر سے مارا جائے، وہ قتلِ خطاء شمار ہوگا اور اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی، اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا گیا ہو اس کا قصاص دینا لازم ہوگا، جو شخص اس میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا۔ اُس شخص پر اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

3095- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيًّا رَمْيًا بِحَجَرٍ اَوْ ضَرْبًا بِعَصًا اَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا

۳۰۹۴- اخرجه ابو داود في الحدود (۱۸۲/۴) باب: من قتل في عمياء بين قوم (۴۵۳۹) من طريق حماد بن زيد و سفيان، كلاهما عن عمرو، به مرسلاً- واخرجه ابو داود في الحدود (۴۵۴۰) و في الديات (۱۹۵/۴) باب: فيمن قتل في عمياء بين قوم (۴۵۹۱) و النسائي في القسامة (۴۰/۸) باب: من قتل بحجر او سوط، من طريق سعيد بن سليمان، اخبرنا سليمان بن كثير، حدثنا عمرو بن دينار، عن طاوس، عن ابن عباس، به مرفوعاً موصولاً- واخرجه النسائي في الموضع السابق، و ابن ماجه في الديات (۸۸۰/۲) باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية (۲۶۳۵) كلاهما حدثنا محمد بن معمر، ثنا محمد بن كثير حدثنا سليمان بن كثير عن عمرو بن موصولاً مرفوعاً-

يُحَالُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَاتِلِهٖ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَاتِلِهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ.

★★ طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلطی سے مارا جائے یا پتھر سے مارا جائے یا عصا یا لاٹھی کے ذریعہ مارا جائے' تو اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص ہوگا' اُس شخص اور اُس کے قاتل کے درمیان حائل نہیں ہوا جائے گا' جو شخص اُس کے اور اُس کے قاتل کے درمیان حائل ہوگا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

3096- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّالْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِىْ حَمْزَةُ النَّصِيْبِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِىْ طَاوٗسٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِىْ عِمِّيَّا رِمِّيَّا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ عَصًا فَهُوَ خَطَاٌ عَقْلُهٗ عَقْلُ خَطَاٍ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهٖ مَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ . زَادَ الْحُسَيْنُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا .

★★ طاؤس' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو غلطی سے قتل کر دیا جائے یا اُسے پتھر یا عصا مارا جائے (اور وہ مر جائے) تو یہ قتلِ خطاء ہوگا اور اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' لیکن جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص ہوگا' جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

حسین نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

3097- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِىْ طَاوٗسٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ . وَلَمْ يَذْكُرْ حَمْزَةَ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّرَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ

۳۰۹۵- اخرجه المصنف من طريق عبد الرزاق' و هو في مصنف عبد الرزاق (۹/ ۲۷۹- ۲۸۰) باب: شبه العمد (۱۷۲۰۳)- قال البيهقي (۸/ ۴۵): (وصله سليمان بن كثير' و الحسن بن عمارة' و اسماعيل بن مسلم' و اخرجه حماد بن زيد في آخرين عن عمرو عن طاوس مرسلاً)- اه- قلت: و الصواب ارساله؛ لاجتماع حماد بن زيد و سفيان على ذلك عن عمرو؛ كما سبق- و تابعهما ابن جريج: اخبرني عمرو بن دينار انه سمع طاوساً به مرسلاً كما عند عبد الرزاق (۱۷۲۰۰)- و اخرجه عبد الرزاق- ايضاً- من طريق ابن طاوس عن ابيه- كما في المصنف (۱۷۲۰۰- ۱۷۲۰۳)-

۳۰۹۶- كذا قال بكر بن نصر عن حمزة عن عمرو' و سبق من وجوه عن عمرو مرسلاً' و من وصله عن عمرو جعله من مسند (ابن عباس) بدلاً من (ابي هريرة)- و ستاتي اشارة الدارقطني و كذلك الطبراني الى ذلك- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۳۶) من طريق بكر بن مضر' باسناده- ثم قال: (لم يرو هذا الحديث عن عمرو بن دينار' عن طاوس' عن ابي هريرة الا حمزة النصيبي- و اخرجه غيره: عن عمرو' عن طاوس' عن ابن عباس)- اه-

طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

راوی نے اس کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔

بعض راویوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمْدُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتلِ عمد کا قصاص ہوگا' البتہ اگر مقتول کا ولی چاہے' تو معاف کر سکتا ہے۔

3099- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا أَوْ رَمْيًا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ بِسَوْطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ. مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو انجانے میں' پتھر' عصا یا لاٹھی مار کر قتل کر دیا جائے اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی۔

یہ حماد بن زید کے بیان کی مانند ہے۔

3100- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ وَمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَهُوَ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتلِ عمد میں

۳۰۹۷- كذا قال عثمان بن صالح عن بكر عن عمرو' لم يذكر حمزة في اسناده' و خالفه ادريس بن يحيى الخولاني عند الدارقطني في الرواية السابقة' و محمد بن سفيان الحضرمي عند الطبراني في الاوسط (۲۳۶) وقالا فيه: (عن بكر عن حمزة النصيبي' عن عمرو بن دينار)- وسياتي قريباً عن عثمان بن صالح باسناد آخر-

۳۰۹۸- اخرجه ابن ابي شيبة في مسنده' قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان' و اسحاق بن راهويه في مسنده' قال: حدثنا عيسى بن يونس' قالا: ثنا اسماعيل بن مسلم' به؛ هكذا في نصب الراية للزيلعي (۳۲۷/٤)-

۳۰۹۹- فاخرجه ابو داود في الحدود (٤٥٤٠) و في الديات (١٩٥/٤) باب: فيمن قتل في عمياء بين قوم (٤٥٩١) و النسائي في القسامة (٤٠/٨) باب: من قتل بحجر او سوط' من طريق سعيد بن سليمان' به- و البيهقي في السنن (٢٥/٨) في الجنايات' باب: ايجاب القصاص في العمد' و في (٢٥/٨) باب: شبه العمد...... من طريق سعيد بن سليمان' به- و اخرجه النسائي (٤٠/٨) في القسامة' باب من قتل بحجر او سوط...... و ابن ماجه (٨٨٠/٢) كتاب الديات' باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية' الحديث (٢٦٣٥) من طريق محمد بن كثير' ثنا سليمان بن كثير' به- و سياتي بعد حديثين-

۳۱۰۰- راجع الحديث قبل السابق- و انظر- ايضاً-: نصب الراية (٣٢٧/٤)-

قصاص ہوگا اور قتلِ خطاء میں دیت ہوگی اس میں قصاص نہیں ہوگا' جس شخص کو پتھر' عصا یا لاٹھی کے ذریعہ غلطی سے قتل کر دیا جائے' اُس کی ''دیت مغلظہ'' ہوگی جو مختلف عمر کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

3101- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِيْ طَاوُسٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ رَمْيًا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ - اَحْسَبُهُ قَالَ اَوْ بِسِيَاطٍ - عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ وَّمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهٖ مَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو پتھر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یا لاٹھی مار کر غلطی سے قتل کر دیا جائے اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے' اُس کا قصاص ہوگا' جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

3102- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ مَنْ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جو شخص غلطی سے مارا جائے یا اُسے پتھر' لاٹھی یا عصا مار کر قتل کر دیا جائے' تو اُس کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہوگی' اور جس شخص کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا جائے اُس کا قصاص لیا جائے گا' جو شخص اُس قصاص میں لعن رکاوٹ بنے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

3103- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ الرَّجُلُ يُصَابُ فِي الرِّمِّيَّا فِي الْقِتَالِ بِالْعَصَا اَوْ بِالسَّوْطِ اَوِ التَّرَامِيْ بِالْحِجَارَةِ يُوْدٰى وَلَا يُقْتَلُ بِهٖ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهٗ .

وَاَقُوْلُ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدٍ فَقَتَلَتْهَا اَنَّهٗ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِيْنَهَا . اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ لَمْ يُجَاوِزْ طَاوُسًا.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: لڑائی کے دوران جس شخص کو عصا' لاٹھی یا پتھر مار کر قتل کر دیا جائے اُس کی دیت ادا کی جائے گی' اُس کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا' کیونکہ یہ پتہ نہیں ہے کہ اُس کا قاتل کون ہے؟

٣١٠١- راجع الذي قبله-

٣١٠٢- اخرجه النسائي في القسامة (٨/٤٠) باب: من قتل بحجر او سوط' و ابن ماجه في الديات (٢/٨٨٠) باب: من حال بين ولي المقتول و بين القود او الدية (٢٦٣٥)- كلاهما حدثنا محمد بن معمر' ثنا محمد بن كثير' به-

٣١٠٣- اخرجه عبد الرزاق في العقول (٩/٢٧٨) باب: شبه العمد (١٧٢٠٠) باسناده' و من طريقه الدارقطني هنا-

میں یہ کہتا ہوں: کیا تم نے ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والی دو خواتین کے مقدمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ملاحظہ نہیں کیا' اُن دو میں سے ایک خاتون نے دوسری کو لاٹھی مار کر قتل کر دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مقتول عورت کے بدلے میں قتل کرنے والی عورت کو قتل نہیں کروایا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت دلوائی تھی۔

یہ حدیث طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3104- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرُ الْعُقُولِ جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَقْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ فَإِنَّمَا جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ فَفِي ذَلِكَ الْكِتَابِ وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْعِمِّيَّةِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَإِ الْحَجَرُ وَالْعَصَا وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا.

★★ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی' جس میں مختلف اقسام کی دیت کے احکام تھے' جو وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے گئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور صدقہ کے بارے میں جو بھی فیصلے دیئے وہ سب وحی کے مطابق تھے' اس کتاب میں یہ تحریر تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:) غلطی سے قتل کیے جانے کی دیت قتلِ خطاء کی دیت ہو گی' جیسے پتھر' عصا یا لاٹھی کے ذریعہ (کوئی قتل ہو جائے)' جبکہ قاتل نے ہتھیار نہ اُٹھایا ہو۔

3105- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رَمْيًا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

★★ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو غلطی سے' پتھر یا لاٹھی کے ذریعہ قتل کر دیا جائے' اُس کی ''دیت مغلظہ'' ہو گی۔

3106- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ.

۳۱۰۴- اخرجه عبد الرزاق في العقول ۹۰/۲۷۹) باب: شبه العمد (۱۷۲۰۱)-

۳۱۰۵- اخرجه عبد الرزاق في العقول ۹۰/۲۷۹) باب: شبه العمد (۱۷۲۰۲)-

۳۱۰۶- اخرجه احمد (۲/۱۸۳) عن ابي النضر و عبد الصمد' و (۲/۲۲۴) عن ابي سعيد مولى بني هاشم' و ابو داود في الديات (۴/۱۸۸-۱۸۹) باب: ديات الاعضاء (۴۵۶۵) من طريق محمد بن بكار بن بلال العاملي' جميعًا عن محمد بن راشد' به-وقال في التنقيح -كما في نصب الراية (۴/۳۳۲)-: (محمد بن راشد يعرف بالمكحول' و ثقه احمد و ابن معين و النسائي وغيرهم- وقال ابن عدي: اذا حدث عنه ثقة' فحديثه مستقيم- انتهى)-

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شبہ عمد کی دیت بھی' قتلِ عمد کی دیت کی طرح ہے' البتہ شبہ عمد (کی صورت میں) قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3107- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اِنَّهَا اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِىْ سَاعَةً وَّلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً ثُمَّ هِىَ حَرَامٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاِنِّىْ عَاقِلُهُ فَمَنْ يُّقْتَلْ لَهُ قَتِيْلٌ بَعْدَ مَقَالَتِىْ هٰذِهٖ فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بِاَنْ يَّاْخُذُوا الْعَقْلَ اَوْ يَقْتُلُوْا.

★★ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی شخص اس میں خون نہ بہائے اور یہاں کے درخت کو نہ کاٹے' اگر کوئی شخص عذر پیش کرتے ہوئے یہ کہے کہ اللہ کے رسول کیلئے اسے حلال قرار دیا گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے تھوڑے سے وقت کیلئے حلال قرار دیا تھا' اسے دوسرے لوگوں کیلئے حلال قرار نہیں دیا' میرے لیے بھی یہ تھوڑی سی دیر کیلئے حلال قرار دیا گیا' پھر قیامت قائم ہونے تک یہ حرم رہے گا' اے خزاعہ قبیلہ کے لوگو! تم نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا' میں اُس کی دیت دوں گا' میرے اس بیان کے بعد جن لوگوں کا کوئی شخص قتل ہو جائے اُنہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' یا تو وہ دیت وصول کرلیں (یا قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں۔

3108- قُرِءَ عَلٰى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَّاَنَا عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ بَعْدُ فَاَوْلِيَاءُ الْقَتِيْلِ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اے خزاعہ قبیلہ کے لوگو! تم لوگوں نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا' میں اُس کی دیت ادا کروں گا! اس کے بعد جو شخص قتل ہوگا' تو مقتول کے پسماندگان کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ پسند کریں تو (قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں اور اگر وہ پسند کریں تو دیت وصول کر لیں۔

3109- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۱۰۷- تقدم-

۳۱۰۸- انظر السابق-

۳۱۰۹- اخرجه ابن ماجه في الديات (۸۷۶/۲) باب: من قتل له قتيل فهو بالخيار بين احدى ثلاث (۲۶۲۳) من طرق عن محمد بن اسحاق؛ به- و سفيان بن ابي العوجاء ضعيف: كما في التقريب (۳۱۳/۱)-

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِى الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِى شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ - وَالْخَبْلُ الْعَرَجُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدَى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذ الْعَقْلَ فَاِنْ قَبِلَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا.

☆☆ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قتل ہو جائے یا اسے خبل لاحق ہو' (راوی کہتے ہیں:) خبل سے مراد عرج (یعنی لنگڑا ہو جانا) ہے۔ تو اُسے تین میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ کوئی چوتھی صورت چاہے' تو تم اُس کے ہاتھ پکڑ لو' (وہ تین صورتیں یہ ہیں:) وہ قصاص لے' یا معاف کر دے' یا دیت وصول کر لے' اگر وہ ان میں سے کوئی ایک صورت اختیار کر لے اور پھر اُس کے بعد زیادتی کرے' تو وہ جہنم میں جائے گا' جہاں وہ ہمیشہ' ہمیشہ رہے گا۔

3110- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَى الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ وَمَنْ طَلَبَ بِدَمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِى النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ.

☆☆ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے' جو کسی کو ناحق قتل کر دے اور وہ شخص ہے' جو زمانہ جاہلیت کے خون (کے بدلہ) کا طلبگار ہے اور وہ شخص ہے' جو اپنی آنکھوں کو نیند میں وہ چیز دکھائے جو اُنہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے)۔

3111- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدِمَ عَلَيْنَا فِى الْمَوْسِمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى كَثِيْرٍ حَدَّثَنِى اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ

۳۱۱۰- اخرجه البيهقي في السنن (۳٦/۸) كتاب الجنايات' باب ايجاب القصاص على القاتل دون غيره من طريق محمد بن ابي بكر' ثنا يزيد بن زريع' به- قال ابن ابي حاتم في العلل (٤٤٥/۱) رقم (۱۳٤۰): (سالت ابي عن حديث اخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... الحديث- قال ابي: كذا روى عبد الرحمن بن اسحاق و خولف' و اخرجه عقيل و يونس و غيرهما يقولون عن الزهري عن مسلم بن يزيد عن ابي شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم - و هو الصحيح' واخطا عبد الرحمن بن اسحاق)- اه-

۳۱۱۱- اخرجه احمد (۲۳۸/۲) و البخاري في اللقطة ( )۲٤۳٤) باب: كيف تعرف لقطة اهل مكة' و مسلم في الحج (۱۳۵۵) باب: تحريم مكة و صيدها' و ابو داود في الحج (۲۰۱۷) باب: تحريم مكة' و الترمذي في الديات (۱٤۰۵) باب: ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص و العفو' و في العلم (۳٦٦۷) باب: ما جاء في الرخصة في كتابة العلم' و ابن ماجه في الديات (۲٦۲٤) باب: من قتل له قتيل' فهو بالخيار بين احدى ثلاث' من طرق عن الوليد بن مسلم' به- و قال الترمذي: حسن صحيح-

فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَجَرُهَا وَلَا تَحِلُّ سَقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ- اَوْ بِاَحَدِ النَّظَرَيْنِ الشَّكُّ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ- اِمَّا اَنْ يُّوْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقْتَلَ . فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ . فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ- رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ- فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ . قَالَ الْوَلِيْدُ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھیوں کو داخل نہیں ہونے دیا' لیکن اُس نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان کو اس پر تسلط عطاء کیا' یہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے بھی حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کسی ایک مخصوص حصے میں حلال قرار دیا گیا اور میرے بعد یہ کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کیلئے اُٹھایا جاسکتا ہے' جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' یا تو اُسے دیت ادا کر دی جائے یا (قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اِذخر (نامی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے) کیونکہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذخر (کاٹنے کی اجازت ہے)۔

ابوشاہ نامی ایک صاحب جو یمن سے تعلق رکھتے تھے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مجھے لکھوا دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو!

ولید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے دریافت کیا: (حضرت ابوشاہ کے) اس جملہ سے مراد کیا ہے؟ یہ مجھے لکھوا دیں! تو اُنہوں نے فرمایا: یعنی وہ خطبہ جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا۔

3112- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ

۳۱۱۲- سبق تخریجه في الذي قبله من طرق عن الوليد' و اخرجه النسائي في القسامة (۳۸/۸) باب: هل يوخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولي المقتول عن القود' و في الكبرى كما في التحفة (۷۱/۱۱) و البيهقي (۱۷۷/۵) (۵۲/۸) من طرق عن الاوزاعي به-واخرجه احمد (۲۳۸/۲) و البخاري في العلم (۱۱۲) و في الديات (۶۸۸۰) باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين' و مسلم في الحج (۱۳۵۵/۴۴۸) و ابو داود في الديات (۴۵۰۵) و البيهقي في الكبرى (۵۲/۸) و في الدلائل (۸۴/۵) من طريق يحيى بن ابي كثير' به- وقد روي من وجه آخر عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير' حدثني ابو سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال...... فذكره مرسلا--

سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام اوزاعی سے منقول ہے۔

3113- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلاً مِنْ بَنِىْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلاَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لاَحَدٍ قَبْلِىْ وَلاَ تَحِلُّ لاَحَدٍ بَعْدِىْ اَلاَ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِىْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَلاَ وَاِنَّهَا سَاعَتِىْ هٰذِهِ حَرَامٌ لاَ يُخْتَلٰى خَلاَهَا وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلاَ تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلاَّ لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُقْتَلَ وَاِمَّا اَنْ يُفَادٰى اَهْلُ الْقَتِيلِ . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لاَبِىْ فُلاَنٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلاَّ الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِىْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ الْاِذْخِرَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلہ کے لوگوں نے فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلہ میں بنولیث کے ایک فرد کو قتل کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا لیکن اُس نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان کو اس پر تسلط عطاء کیا' یاد رکھنا! یہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا! یہ میرے لیے بھی دن کے ایک مخصوص حصہ تک حلال ہوا' اب اس وقت یہ حرم ہے' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جا سکتا' یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جا سکتا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جا سکتا' البتہ اعلان کرنے کیلئے اُٹھایا جا سکتا ہے' اگر کسی شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے' تو اُسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا' یا تو (قاتل کو قصاص میں) قتل کر دیا جائے یا مقتول کے لواحقین کو دیت ادا کر دی جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یمن سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب آئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مجھے لکھوا دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوفلاں کو لکھ کر دے دو! قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اِذخر (کاٹنے کی اجازت دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذخر (کاٹنے کی اجازت ہے)''۔

3114- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

۳۱۱۳-راجع ما قبله-

۳۱۱۴-تقدم-

حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ الْاَحْوَدِ عَنْ مَالِكٍ الْاَشْتَرِ قَالَ اَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ سَمِعْنَا اَشْيَاءَ فَهَلْ عَهِدَ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ قَالَ لَا اِلَّا مَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فِیْ عِلَاقَةِ سَيْفِیْ فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَجَآءَتْ بِهَا قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاَنَا اُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ فَهِیَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا اَنْ لَّا يُعْضَدَ شَوْكُهَا وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ.

قَالَ حَجَّاجٌ وَحَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِیٍّ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنْ يَّخْتَلِفَ مَنْطِقُهُمَا فِی الشَّیْءِ فَاَمَّا الْمَعْنٰى فَوَاحِدٌ.

☆☆ مالک اشتر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المومنین! جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر گئے تو ہم نے کچھ باتیں سنی ہیں' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز بطورِ خاص آپ کو دی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! صرف یہ صحیفہ ہے' جو میری تلوار کے دستے میں ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کنیز کو بلایا تو وہ اُس صحیفے کو لے کر آئی' (اُس میں یہ تحریر تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں' دونوں طرف کی سنگلاخ زمین کے درمیان موجود (مدینہ منورہ) حرم ہے' یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جا سکتا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جا سکتا' جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے' یا کسی بدعتی کو پناہ دے' تو اُس پر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی۔ دوسروں کے مقابلے میں تمام اہلِ ایمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں' اُن کے خون یکساں اہمیت کے حامل ہیں' اُن کے کسی عام فرد کی دی ہوئی پناہ کو تسلیم کیا جائے گا اور کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جا سکتا''۔

ابوجحیفہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں' تاہم مفہوم ایک ہی ہے۔

3115 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِیُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُلَیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ اِنَّ اَعْمٰى كَانَ يُنْشِدُ فِی الْمَوْسِمِ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَيُّهَا النَّاسُ لَقِيْتُ مُنْكَرًا

هَلْ يَعْقِلُ الْاَعْمَى الصَّحِيْحَ الْمُبْصِرَا

۳۱۱۵- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/ ۱۱۲) كتاب الديات' باب: ما ورد في البئر جبار و المعدن جبار' من طريق الدارقطني' به۔

خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

وَذٰلِكَ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ يَقُوْدُهُ بَصِيرٌ فَوَقَعَا فِىْ بِئْرٍ فَوَقَعَ الْاَعْمٰى عَلَى الْبَصِيرِ فَمَاتَ الْبَصِيرُ فَقَضٰى عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَقْلِ الْبَصِيرِ عَلَى الْاَعْمٰى .

موسیٰ بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حج کے موقع پر ایک شخص بلند آواز میں (یہ اشعار پڑھ رہا تھا:)

''اے لوگو! ایک غلط صورتِ حال میرے سامنے آئی ہے' کیا ایک اندھا شخص ایک صحیح دیکھنے والے شخص کی دیت ادا کرے گا' جب کہ وہ دونوں ایک ساتھ گرنے تھے اور دونوں زخمی ہوئے تھے''۔

اس کی صورت یوں ہوئی کہ ایک بینا شخص اُس اندھے کو ساتھ لے کر جا رہا تھا' وہ دونوں ایک کنوئیں میں گر گئے تو وہ نابینا شخص اُس بینا شخص کے اوپر گرا' جس کے نتیجہ میں وہ بینا شخص فوت ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا: وہ نابینا اُس بینا شخص کی دیت ادا کرے گا۔

3116- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ زَنٰى بِفُلَانَةَ- امْرَاَةً سَمَّاهَا- فَبَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا فَاَنْكَرَتْ فَرَجَمَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَهَا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے' اُس نے اُس خاتون کا نام بھی لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے پاس آدمی بھیجا' جس نے اُس سے (اس الزام) کے بارے میں دریافت کیا' اُس خاتون نے انکار کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کو سنگسار کروا دیا اور اُس خاتون کو ترک کر دیا (یعنی اُسے سزا نہیں دی)۔

3117- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ

٣١١٦- كذا قال عباد بن اسحاق عن ابي حازم' و تابعه فليح بن سليمان عن ابي حازم' كما في الرواية الآتية' و صوب الدارقطني انه عن ابي حازم عن ابي امامة بن سهل-قلت: فيروي عن ابي امامة عن ابي سعيد- و قيل: عن ابي امامة عن سعيد بن سعد بن عبادة- و قيل: عن سعد بن عبادة-راجع: تحفة الاشراف للمزي (١/٦٨) ١٥/٤) (١٤٠' ٤٤٧١) و سنن ابن ماجه في الحدود (٢/٨٥٩-٨٦٠) باب: الكبير و المريض يجب عليه الحد (٢٥٧٤) و الام للشافعي (٦/١٣٦) باب: ما جاء في الضرير من خلقته يصيب الحد' و السنن الكبرى (٨/٢٣٠) و المعرفة (١٢/٣٠٧) باب: الضرير في خلقته لا من مرض يصيب الحد-

٣١١٧- اخرجه البيهقي في السنن (٨/٢٣٠) كتاب الحدود' باب الضرير في خلقته لا من مرض يصيب الحد' من طريق الدارقطني' به-واخرجه -ايضاً- من طريق احمد بن جعفر بن نصر ثنا ابو موسى' به-

عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ وَلِيْدَةً فِىْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَا فَسُئِلَتْ مَنْ اَحْبَلَكِ قَالَتْ اَحْبَلَنِى الْمُقْعَدُ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَضَعِيْفٌ عَنِ الْجَلْدِ . فَاَمَرَ بِمِائَةِ عُثْكُولٍ فَضَرَبَهُ بِهَا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً .كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک لڑکی زنا کے نتیجے میں حاملہ ہوگئی' اُس سے پوچھا گیا: تمہیں کس نے حاملہ کیا ہے؟ اُس نے بتایا: مجھے المقعد (نامی صاحب) نے حاملہ کیا ہے' اُن صاحب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کوڑے برداشت نہیں کر سکے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت 100 ٹہنیاں لے کر اُن کے ذریعہ اُس شخص کو ایک ہی ضرب لگائی گئی۔

راوی نے اسی طرح بیان کیا ہے' لیکن درست یہ ہے: یہ ابوحازم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3118- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ مُقْعَدٌ عِنْدَ جِدَارِ سَعْدٍ فَفَجَرَ بِامْرَاَةٍ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضْرَبَ بِاَكْثَالِ النَّخْلِ .قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الصَّوَابُ اَثْكَالٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: مُقعد نامی صاحب' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس رہتے تھے' اُنہوں نے ایک خاتون کے ساتھ زنا کیا' جب اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اپنے (جرم کا) اعتراف کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں کھجور کی شاخیں ماری گئیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: (اس روایت میں لفظ "اکثال" استعمال ہوا ہے) لیکن درست لفظ "اثکال" (یعنی کھجور کی شاخیں) ہے۔

3119- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السُّوْطِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ مُقْعَدًا اُحَيْنَ- فَذَكَرَ مِنْهُ زَمَانَةً- كَانَ عِنْدَ جِدَارِ اُمِّ سَعْدٍ فَظَهَرَ بِامْرَاَةٍ حَمْلٌ فَسُئِلَتْ فَقَالَتْ هُوَ

٣١١٨- اخرجه الطبراني في الكبير (٦/ ٢٨) رقم (٥٤٤٦): حدثنا علي بن عبد العزيز' ثنا عمرو بن عون الواسطي' ثنا سفيان بن عيينة' عن ابي الزناد و يحيى بن سعيد' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/ ٢٥٥): (اخرجه الطبراني' ورجاله رجال الصحيح)- اه-
٣١١٩- راجع الذي قبله-

مِنْهُ .فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْلَدَ بِاَثْكَالِ النَّخْلِ .

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مُقعد نامی صاحب کا پیٹ کچھ بڑھا ہوا تھا' وہ اُم سعد کے گھر کے پاس رہتے تھے' ایک لڑکی حاملہ ہوگئی' اُس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُس نے بتایا: وہ اُن (مُقعد نامی صاحب) سے حاملہ ہوئی ہے' اُن صاحب نے بھی اعتراف کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں کھجور کی شاخوں کے ذریعہ سزا دی گئی۔

3120- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَمَلَتْ اَمَةٌ فِىْ بَنِىْ سَاعِدَةَ مِنَ الزِّنَا فَلَمَّا وَضَعَتْ قِيْلَ لَهَا مِمَّنْ وَلَدُكِ قَالَتْ مِنْ فُلَانٍ - اِنْسَانٍ نِضْوٍ مَمْسُوْحٍ كَاَنَّهُ خِرْشَاءُ مِنْ ضَعْفِهٖ- فَسُئِلَ الْمُقْعَدُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَتْ هُوَ مِنِّىْ فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَالَ وَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْئَةِ الرَّجُلِ وَاَنَّهٗ لَا مَضْرَبَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عُثْكُوْلاً- يَعْنِىْ عِذْقًا- فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ وَّاضْرِبُوْهُ بِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً .فَفَعَلُوْا .

★★ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوساعدہ کی ایک کنیز زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہوگئی' جب اُس نے بچے کو جنم دے دیا تو اُس سے پوچھا گیا: تمہارا بچہ کس کی اولاد ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں کی' وہ (ملزم) ایک نحیف اور کمزور شخص تھا' کمزوری کی وجہ سے اُس کی جلد سانپ کی طرح تھی' اُس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولا: اُس کنیز نے سچ کہا ہے' وہ بچہ میری اولاد ہے' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی حالت کے بارے میں بتایا گیا کہ اُسے مارا نہیں جاسکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کیلئے شاخیں لو جس میں 100 ٹہنیاں ہوں اور وہ ایک ہی مرتبہ اسے مار دو' تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

3121- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَىَّ فَدَعَا وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ مَا فِىْ بَطْنِهَا فَاْتِنِىْ بِهَا .فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ- اَوْ شُكَّتْ- ثِيَابُهَا عَلَيْهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهٗ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّىْ عَلَيْهَا .فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا سَبْعُوْنَ مُذْنِبًا لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ

۳۱۲۰- راجع ما قبله-

۳۱۲۱- اخرجه مسلم في الصحيحه رقم (۱۶۹۶/۲۴) و ابو داود رقم (۴۴۴۰) والنسائي (۴/۶۳-۶۴) والترمذي (۱۴۳۵) و الدارمي (۲/۱۰۱) و احمد (۴/۴۲۹-۴۳۰، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۴۰)- و عبد الرزاق (۷/۳۲۵) رقم (۱۳۳۴۸) و الطيالسي رقم (۸۴۸) و ابن حبان في صحيحه (۱۰/۲۵۰-۲۵۱) رقم (۴۴۰۳) و ابن الجارود رقم (۸۱۵) و البيهقي (۸/۲۲۵) و الطبراني (۱۸/رقم) (۴۷۵) (۴۷۶) من طرق عن يحيى بن ابى كثير به-

بِنَفْسِهَا .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہوگئی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابلِ حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد قائم کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سرپرست کو بلایا اور ہدایت کی: تم اس کا خیال رکھو' جب یہ بچے کو جنم دے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کے جسم پر لباس کو اچھی طرح باندھ دیا گیا' پھر اُسے سنگسار کر دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرا دیا تھا اور پھر اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر 70 گناہ گار یہ توبہ کرتے تو ان کیلئے کافی ہوتی' کیا تمہیں اُس سے افضل کوئی شخص مل سکتا ہے؟ جو اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری میں) قربان کر دے۔

شرح:

ملا علی قاری نے یہ بات تحریر کی ہے: اکثر علماء نے اس حدیث کے مطابق یہ بات بیان کی ہے کہ حدود کفارہ بن جاتی ہیں اور جس حدیث میں یہ بات مذکور ہے

"مجھے نہیں معلوم کہ حدود کفارہ ہیں یا نہیں"

علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اس سے پہلے کی حدیث ہے کیونکہ پہلی حدیث میں علم کی نفی کی ہے اور دوسری میں اس کا اثبات ہے، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس نے ان گناہوں سے توبہ نہ کی ہو تو اس کو آخرت میں عذاب ہوگا کیونکہ توبہ نہ کرنا بھی ایک گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

"جو لوگ توبہ نہیں کرتے یہی لوگ ظالم ہیں"

اس مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے علامہ زین الدین ابن نجیم نے یہ بات تحریر کی ہے "علماء کا اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس شخص پر حد جاری ہو جائے پھر وہ شخص توبہ نہ کرے تو کیا وہ شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ہمارے علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہ سے پاک ہونا حد کے احکام میں سے نہیں ہے اس لیے اگر کسی شخص پر حد جاری ہو جائے اور وہ توبہ نہ کرے تو ہمارے نزدیک اس سے وہ گناہ ساقط نہیں ہوگا۔ ہمارے علماء نے قرآن مجید میں قطاع الطریق کی آیت پر عمل کیا ہے۔

"یہ چیز دنیا میں ان کے لیے رسوائی کا باعث ہے اور آخرت میں انہیں عظیم عذاب ہوگا۔

تو اللہ تعالیٰ نے آخرت کے عذاب کو توبہ سے متعلق کیا ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ توبہ کی وجہ سے دنیا میں حد ساقط نہیں ہوتی ہے اس لیے مذکورہ آیت میں مذکورہ استثناء کو آخرت کے عذاب کی طرف ہی لوٹایا جائے گا اور جن روایات میں یہ

بات مذکور ہے کہ جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور دنیا میں اسے سزا دے دی جائے تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے کہ جب وہ شخص سزا کے وقت توبہ کر لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث ظنی طور پر ثابت ہے اور قرآن کا حکم قطعی ہے جب ظنی اور قطعی میں تعارض ہو تو ظنی کو قطعی کے موافق کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوتا۔

امام قاضی عیاض مالکی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حدود جرائم کا کفارہ بن جاتی ہیں جب کہ بعض علماء نے اس مسئلے کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا ہے

''مجھے نہیں معلوم کہ حدود کفارہ ہیں یا نہیں ہیں''

لیکن حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے منقول روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ کی روایت حضرت عبادہ سے پہلے کی ہو اور بعد میں آپ کو اس بات کا علم ہو گیا ہو اس لیے ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہوگا۔

3122- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَجَمْتَهَا .وَقَالَ لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ هَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروایا (اور اب نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مدینہ کے تمام افراد یہ توبہ کرتے تو یہ اُن سب کیلئے کافی ہوتی' کیا تمہیں اُس سے افضل کوئی شخص مل سکتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی جان دیدے؟

3123- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمُهَلَّبِ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (اس کے بعد انہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے)۔

3124- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۱۲۲- راجع الذي قبله-

۳۱۲۳- راجع الذي قبله-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُهُ سَرَقَ . قَالَ السَّارِقُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِىْ بِهٖ . فَقُطِعَ فَاُتِىَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَى اللّٰهِ . قَالَ قَدْ تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ .قَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ .

رَوَاهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' جس نے چادر چوری کی تھی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی اس نے چوری کی ہے؟ چور نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو! پھر اسے داغ لگاؤ (تاکہ خون بہنا بند ہو جائے) پھر اسے میرے پاس لے آؤ! اُس چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! وہ بولا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کی۔

3125- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالَ اَسَرَقْتَ مَا اِخَالُهُ سَرَقَ . قَالَ بَلٰى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ . فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ حَسَمُوْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبْ . قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ .

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' جس نے چادر چوری کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے واقعی چوری کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو' پھر اسے داغ لگاؤ' لوگوں نے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا' پھر اسے داغ لگایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم توبہ کرو! وہ بولا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے

۳۱۲۴- اخرجه الحاكم في الحدود (۳۸۱/٤) من طريق ابراهيم بن حمزة' ثنا عبد العزيز ابن محمد' به- وقال: (صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه)-واخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۱/۸) من طريق الدارقطني ...... به- وقال: (و صله يعقوب عن عبد العزيز' و تابعه عليه غيره) قال: (واخرجه ابن المديني' فارسله لم يذكر ابا هريرة)-واخرجه ابن المديني عن عبد العزيز بن ابي حازم و سفيان الثوري عن ابن خصيفة)...... فذكره مرسلاً ثم قال: (لم يسنده و احد منهم فوق ابن ثوبان الى احد)- اه-

۳۱۲۵- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷/ ۳۸۹- ۳۹۰) باب: شهدوا لرايناه على بطنها (۱۳۵۸۳) عن ابن جريج و الثوري عن ابن خصيفة' به هكذا مرسلا -واخرجه ابو عبيد القاسم بن سلام في (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (۳۷۱/۳)- حدثنا اسماعيل بن جعفر عن يزيد بن خصيفة' به ايضاً مرسلاً- وقال: (ولم يسمع بالحسم في قطع السارق عن النبي صلى الله عليه وسلم الا في هذا الحديث)-قال الزيلعي: (واكرجه ابراهيم الحربي في كتابه (غريب الحديث) وقال: الحسم ان يكوى؛ لينقطع الدم' و كذلك قال ابو عبيد- وقال ابن القطان في كتابه: و يزيد بن خصيفة هو منسوب الى جده؛ فانه يزيد بن عبد الله بن خصيفة' و هو ثقة' بلا خلاف)- اه -قلت: واخرجه ابو داود في المراسيل: كما في تحفة الاشراف-

اللہ! اس کی توبہ قبول کر لے!

3126- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا جُمْهُورُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

★★ محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3127- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمَّنْتُهُ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّىْ لَاَسْتَحْيِى اللّٰهَ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِى بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِى عَلَيْهَا.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چوری کرے' تو اُس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے' اگر وہ دوبارہ چوری کرے' تو اُس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے' اگر وہ پھر چوری کرے' تو میں اُسے قید کر دوں گا اور اُس وقت تک قید رکھوں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا' مجھے اس بات سے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اُس (چور) کو ایسی حالت میں کر دوں کہ اُس کا کوئی بھی ہاتھ نہ ہو' جس کے ذریعہ وہ کچھ کھا سکے یا استنجاء کر سکے' یا اُس کا کوئی پاؤں نہ ہو جس کے ذریعہ وہ چل سکے۔

3128- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَاُمُّهُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا قَتَلَ زَوْجِى فَقَالَ الْاِبْنُ اِنَّ عَبْدِىْ وَقَعَ عَلٰى اُمِّى. فَقَالَ عَلِيٌّ خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا اِنْ تَكُوْنِىْ صَادِقَةً يُقْتَلِ ابْنُكِ وَاِنْ يَكُنِ ابْنُكِ صَادِقًا نَرْجُمْكِ. ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلصَّلَاةِ فَقَالَ الْغُلَامُ لِاُمِّهِ مَا تَنْظُرِينَ اَنْ يَقْتُلَنِىْ اَوْ يَرْجُمَكِ فَانْصَرَفَا فَلَمَّا

٣١٢٦- اخرجه الحاكم (٤/٣٨١)، و البيهقي (٨/٢٧٥-٢٧٦) كتاب السرقة، باب ما جاء في الاقرار بالسرقة و الرجوع عنه- من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، اخبرني يزيد، به مرفوعًا، و صححه الحاكم على شرط مسلم- وراجع الذي قبله-

٣١٢٧- اخرجه محمد بن الحسن في (كتاب الآثار): اخبرنا ابو حنيفة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة...... به: كما في نصب الراية (٣/٣٧٤)- قال الزيلعي: (واخرجه عبد الرزاق في (مصنفه): اخبرنا معمر عن جابر عن الشعبي، قال: كان علي لا يقطع الا اليد و الرجل، و ان سرق بعد ذلك سجنه، و يقول: (اني لا ستحي من الله الا ادع له يدًا ياكل بها و يستنجي)- انتهى- و اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه): حدثنا حاتم بن اسماعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال: كان علي لا يزيد على ان يقطع السارق يدًا و رجلاً، فاذا اتي به بعد ذلك، قال: (اني لا ستحي ادعه لا يتطهر لصلاته، و لكن احبسوه)- انتهى- واخرجه البيهقي عن عبد الله بن سلمة عن علي انه اتي بسارق فقطع يده، ثم اتي به فقطع رجله، ثم اتي به فقال: اقطع يده! باي شيء يتمسح! و باي شيء ياكل! اقطع رجله: على اي شيء يمشي! اني لا ستحي من الله، ثم ضربه و خلده في السجن- انتهى)- الا- وهذا الذي نقله الزيلعي عن البيهقي، في السنن الكبرى (٨/٢٧٥) كتاب السرقة، باب: السارق يعود فيسرق ثانياً و ثالثاً و رابعاً-

٣١٢٨- اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٢٣٢) كتاب: الاشربة والحد فيها، باب: ماجاء في الشفاعة بالحدود من طريق الدارقطني، به-

صَلَّى سَأَلَ عَنْهُمَا فَقِيلَ انْطَلَقَا.

☆☆ میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اور اُس کی والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ عورت بولی: میرے اس بیٹے نے میرے شوہر کو قتل کر دیا ہے تو بیٹا بولا: (مقتول) میرا غلام تھا جس نے میری ماں کے ساتھ زنا کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں رسوا ہوئے اور خسارے کا شکار ہوئے (اے عورت!) اگر تم سچی ہو تو تمہارے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے تو ہم تمہیں سنگسار کروا دیں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے تو اُس لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے' یہ مجھے قتل کروا دیں یا آپ کو سنگسار کروا دیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر وہ دونوں چلے گئے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے اُن دونوں کے بارے میں دریافت کیا' تو بتایا گیا: وہ دونوں جا چکے ہیں۔

3129- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالاَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ - قَالَ بِشْرٌ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ عُقْبَةُ بْنُ أَوْسٍ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ أَلاَ إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ غَيْرَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ أَلاَ وَإِنَّ قَتِيلَ خَطَإِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا .

☆☆ عقبہ بن اوس' ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا' اسی نے اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (دشمنوں کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! ہر وہ چیز جو (معاشرے میں) بڑائی (اور فضیلت) سمجھی جاتی ہو اور شمار کی جاتی ہو' (زمانۂ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی)' وہ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُسے کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے بیت اللہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے (کیونکہ یہ فضیلت کا معیار ہوں گی)' یاد رکھنا! قتلِ خطاء شبہ عمد یہ ہے کہ لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (کسی کو مارا گیا ہو) اُس کی دیت سو اونٹ ہیں' جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی''۔

3130- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذَلِكَ . كَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبَ بْنَ أَوْسٍ وَأَسْنَدَهُ

۳۱۲۹-تقدم- ۳۱۳۰-تقدم-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ . وَخَالَفَهُمَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ . وَرَوَاهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3131- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ تُعَدُّ اَوْ تُدْعٰى تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا السِّدَانَةَ وَالسِّقَايَةَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا . يَعْنِيْ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا' اس نے اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (دشمنوں کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! ہر وہ چیز جو (معاشرے میں) بڑائی (اور فضیلت) سمجھی جاتی ہو اور شمار کی جاتی ہو' (زمانۂ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی)' وہ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُسے کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے بیت اللہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت کے (کیونکہ یہ فضیلت کا معیار ہوں گے)' یاد رکھنا! قتلِ خطاء شبہ عمد یہ ہے کہ لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (کسی کو مارا گیا ہو) اُس کی دیت مغلظہ ہے' جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس کی دیت سو اونٹ ہے۔

3132- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُقْبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ ابْنُ سُكَيْنٍ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاِ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا . نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عقبہ بن اوس' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

٣١٣١- تقدم- ٣١٣٢- تقدم-

تشریف لائے (اُس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ابن سکین نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: خطاء عمد کا مقتول وہ ہے جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعہ (قتل کیا گیا ہو)۔

3133- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِىْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَدَمٍ وَّمَالٍ تَحْتَ قَدَمَىَّ هَاتَيْنِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ اَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ فَاِنِّىْ اَمْضَيْتُهَا لِاَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ (میں داخلے کی) سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا' اپنے بندے کی مدد کی' اُسی نے (کفار کے) لشکروں کو پسپا کیا' یاد رکھنا! قتلِ خطاء کا مقتول وہ ہے' جسے لاٹھی یا عصا کے ذریعہ مارا گیا ہو' اُس کی دیت مغلظہ یعنی 100 اونٹ ہوگی' جس میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی' زمانہ جاہلیت کی ہر ترجیحی وجہ' (زمانہ جاہلیت کا ہر) خون (کا بدلہ) اور مال (یعنی ادائیگی) میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اُنہیں کالعدم قرار دیتا ہوں) ماسوائے (دو چیزوں کے) خانہ کعبہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت' میں انہیں متعلقہ لوگوں کیلئے برقرار رکھتا ہوں جیسے یہ پہلے (زمانہ جاہلیت میں) تھیں''۔

3134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (اُس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3135- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے۔

۳۱۳۳- تقدم- ۳۱۳٤- راجع الذي قبله- ۳۱۳۵- تقدم-

3136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ . قَالَ يُوْنُسُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ.

☆☆ حسن (بصری) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: قصاص صرف تلوار کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے۔

یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

3137- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّاَبُوْ قُتَيْبَةَ وَابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ خَطَاٌ اِلَّا السَّيْفَ وَفِيْ كُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ . تَابَعَهٗ زُهَيْرٌ وَّقَيْسٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنْ جَابِرٍ . وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ اَرَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ فَاِنْ كَانَ حَفِظَ فَهُوَ اسْمُ اَبِيْ عَازِبٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تلوار کے علاوہ' ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3138- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ خَطَاٌ اِلَّا السَّيْفَ وَلِكُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ . كَذَا قَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَّالَّذِيْ قَبْلَهٗ اَصَحُّ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: تلوار کے علاوہ' ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

راوی نے اسے جابر نامی راوی کے حوالے سے' عامر نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

3139- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَّقَيْسٌ عَنْ

٣١٣٦-تقدم-

٣١٣٧-اخرجه البيهقي في سننه (٨/٤٢) من طريق سفيان' به- قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٣٣٣): اخرجه بهذا اللفظ احمد في مسنده' فقال: حدثنا وكيع' ثنا سفيان عن جابر الجعفي عن ابي عازب عن النعمان بن بشير' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- و اخرجه ايضاً من حديث ورقاء عن جابر عن مسلم بن اراك عن النعمان بن بشير مرفوعًا: (كل شيء خطا الا ما كان بحديدة' و لكل خطا ارش)- انتهى- و مسلم بن اراك هو ابو عازب ليس بمعروف- قال في (التنقيح): وقال ابو حاتم: اسمه: مسلم بن عمرو- قال: و على كل حال فابو عازب ليس بمعروف- انتهى -قال البيهقي في المعرفة: والحديث مداره على جابر الجعفي و قيس بن الربيع' و هما غير محتج بهما)- انتهى كلام الزيلعي- و انظر -ايضا-: نصب الراية (٤/٢٤٤)-

٣١٣٨-راجع الذي قبله- ٣١٣٩-راجع الذي قبله-

جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ سِوٰی الْحَدِيْدَةِ فَهُوَ خَطَأٌ وَّفِیْ كُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوہے (کے ہتھیار) کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

3140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3141- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ حَبَّانَ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَرَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ خَطَأٌ اِلَّا مَا كَانَ اُصِيْبَ بِحَدِيْدَةٍ وَّلِكُلِّ خَطَإٍ اَرْشٌ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوہے (کے ہتھیار) کے علاوہ ہر چیز (کے ذریعہ کیا جانے والا قتل) قتلِ خطاء شمار ہوگا' اور قتلِ خطاء میں دیت (کی ادائیگی لازم) ہوگی۔

3142- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ اَبِیْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ وَالْخَطَأُ عَلَی الْعَاقِلَةِ. كَذَا قَالَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قصاص صرف اُس وقت لیا جائے گا جب تلوار کے ذریعہ قتل کیا گیا ہو اور قتلِ خطاء میں (دیت کی ادائیگی قاتل کے) خاندان پر عائد ہوگی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

3143- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ بِالنَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ. وَكُنْتُ اَقْتُلُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۱۴۰-راجع الذي قبله- ۳۱۴۱-راجع الذي قبله- ۳۱۴۲-تقدم-

۳۱۴۳-اخرجه البخاري في الجهاد (۶/۱۷۳) باب: لا يعذب بعذاب الله (۳۰۱۷) و ابو داود في الحدود (۲/۵۳۰) باب: الحكم فيمن ارتد (۴۳۵۱) و النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۴) باب: الحكم في المرتد' و ابن ماجه في الحدود (۲/۸۴۸) باب: المرتد عن دينه (۲۵۳۵) و كذلك عبد الرزاق (۹۴۱۳) و الحميدي (۵۳۳) و احمد (۱/۲۸۲) و ابن الجارود (۸۴۳) و ابو يعلى (۲۵۳۲) و ابن حبان (۴۴۵۹) و الحاكم (۳/۵۳۸-۵۳۹) و البيهقي (۸/۱۹۵) من طرق عن عكرمة' به- و غفل الحاكم' فصححه على شرط البخاري! وقد سبق عزوه للبخاري- واخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۵) باب: الحكم في المرتد' و احمد (۱/۳۲۲) و ابو يعلى (۲۵۳۳) و ابن حبان (۴۴۷۳) و البيهقي (۸/۲۰۲) من طريق انس بن مالك عن ابن عباس' بنحوه-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ . قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ . هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: میں اُن لوگوں کو آگ میں نہ جلواتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کے طریقے کی طرح (یعنی آگ میں جلا کر) کسی کو عذاب (یعنی سزا) نہ دو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) میں اُن لوگوں کو قتل کروا دیتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنا دین (یعنی اسلام) تبدیل کر لے' اُسے قتل کر دو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ستیاناس ہو!

یہ روایت ثابت ہے اور صحیح ہے۔

3144- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيلاً فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ . فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ . قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ .

★★ بشیر بن یسار' حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: یہ ''دونوں حضرات خیبر تشریف لے گئے' اُن دنوں (مسلمانوں اور یہودیوں کی) صلح چل رہی تھی' یہ دونوں حضرات اپنے' اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ (اپنے دوسرے ساتھی) حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ خون میں لت پت تھے' اور قتل ہو چکے تھے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دفن کیا' بعد میں

۳۱۴۴- اخرجه الشافعي (۳/ ۱۱۳-۱۱۴)، و عبد الرزاق (۱۸۲۵۹) و الحميدي (۴۰۳)، و احمد (۴/ ۲)، و البخاري في الصلح (۲۷۰۲) باب: الصلح مع المشركين، و في الجهاد (۳۱۷۳) باب: الموادعة و المصالحة مع المشركين بالمال وغيره، و مسلم في القسامة (۱۶۶۹) باب: القسامة، و النسائي في القسامة (۸/ ۹-۱۱) باب: تبرئة اهل الدم في القسامة، و الترمذي في الديات (۱۴۲۲) باب: ما جاء في القسامة، و البيهقي في الكبرى (۸/ ۱۱۸، ۱۱۹) من طرق عن يحيى بن سعيد، به۔

جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو عبدالرحمٰن بن سہل' حویصہ بن مسعود اور محیصہ بن مسعود' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل گفتگو کرنے لگے' وہ ان تینوں میں سب سے کم عمر تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! تو وہ خاموش ہو گئے' بقیہ دونوں حضرات نے بات کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پچاس افراد حلف اُٹھا کر اپنے ساتھی کے خون (کے بدلے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے قاتل کے خون کے مستحق بننے کے لیے تیار ہو جائیں گے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیسے حلف اُٹھا سکتے ہیں؟ جبکہ ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے' ہم نے (قتل ہوتے) دیکھا ہی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہودیوں کے پچاس افراد قسم اُٹھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے' اُنہوں نے عرض کی: ہم کفار کی قسموں کا کیسے اعتبار کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اُن لوگوں کو دیت ادا کی۔

شرح:

علامہ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

''جب کسی جگہ پر کوئی شخص مقتول پایا جائے اس کے ورثاء کسی متعین شخص یا کسی متعین جماعت کے خلاف قتل کا دعویٰ کر دیں اور ان لوگوں کے درمیان آپس میں دشمنی بھی ہو لیکن قتل کا قرینہ موجود نہ ہو تو اس کا حکم بھی دوسرے دعوی جات کی طرح ہوگا اگر مقتول کے ورثاء کے پاس گواہ موجود ہوں گے تو ان کی گواہی کی بنیاد پر ان کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا ورنہ انکار کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام منذر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ مقتول کے ورثاء کسی محلے کے افراد یا کسی متعین شخص کے خلاف قتل کا دعویٰ کر دیں تو مقتول کے ولی کے لیے اس محلے کے پچاس آدمیوں سے قسم لینا جائز ہوگا۔ وہ اس طرح سے قسم اٹھائیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا ہے اور ہمیں اس کے قاتل کا علم بھی نہیں ہے جب وہ اہل محلہ قسم اٹھالیں گے تو ان پر دیت کی ادائیگی واجب ہو جائے گی اگر وہ قسم نہیں اٹھائیں گے تو انہیں قید کر دیا جائے گا جب تک وہ قسم نہیں اٹھاتے یا قتل کا اقرار نہیں کر لیتے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص کو دو قبیلوں کے درمیان مقتول پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پچاس قسمیں لی تھیں اور جو قبیلہ زیادہ قریب تھا اس پر دیت کی ادائیگی کو لازمی قرار دیا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے یہ کہا تھا خدا کی قسم! نہ تو ہماری قسمیں ہمارے مال کو بچا سکی ہیں اور نہ ہی ہمارے مال نے ہماری قسموں کو بچایا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تمہارے مال نے تمہاری جانوں کو بچالیا ہے۔ (المغنی جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 383)

3145- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِى حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ وَكَانَ شَيْخًا فَقِيهًا كَبِيرًا وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ مِنْ

۳۱۴۵- راجع الذي قبله-

اَهْلِ دَارِهٖ مِنْ بَنِىْ حَارِثَةَ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَّسَهْلُ بْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثُوْهُ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِيْهِمْ فِىْ بَنِىْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ فِىْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُدْعَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ بِخَيْبَرَ فَذَكَرَ بُشَيْرٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ مِّنْ بَنِىْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَّاَهْلُهَا الْيَهُوْدُ فَتَفَرَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَيِّصَةُ بِخَيْبَرَ فِىْ حَوَائِجِهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَقَالَ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ.

★★ بنوحارثہ کے آزادکردہ غلام بشیر بن یسار جو ایک بزرگ اور سمجھدار آدمی تھے اور اُنہوں نے اپنے (آقا کے) خاندان بنوحارثہ سے تعلق رکھنے والے کچھ صحابہ کرام کی زیارت بھی کی ہوئی تھی؛ جن میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ شامل ہیں؛ بشیر بن یسار اُن حضرات کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: قسامت کا حکم بنوحارثہ کے بارے میں آیا تھا؛ انصار کے ایک فرد حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر میں قتل کر دیے گئے۔

بشیر نے یہ بات ذکر کی: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق بنوحارثہ سے تھا، یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خیبر تشریف لے گئے؛ اُن دنوں (مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان) صلح چل رہی تھی؛ خیبر میں یہودی ہی رہتے تھے؛ خیبر میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنے اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم کفار کی قوم کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟

3146- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَوْ حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ اَتَيَا خَيْبَرَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ.

★★ بشیر بن یسار؛ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ خیبر گئے (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3147- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَرَجَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ

۳۱۴۶- اخرجه احمد ۱۴۲/۴۰، و البخاري في الادب (۶۱۴۲، ۶۱۴۳) بباب: اكرام الكبير و يبدا الاكبر بالكلام و السوال، و مسلم في القسامة (۱۶۶۹) باب: القسامة، و ابو داود في الديات (۴۵۲۰) باب: القتل بالقسامة، و النسائي في القسامة (۸/۸-۹) باب: تبرئة اهل الدم في القسامة، والبيهقي في الكبرى (۸/۱۱۸-۱۱۹) من طرق عن حماد بن يزيد، به-

۳۱۴۷- اسناده ضعيف: فيه الحجاج بن ارطاة، تقدمت ترجمته مرارًا-

وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى خَيْبَرَ يَمْتَارُوْنَ فَتَفَرَّقُوْا لِحَاجَتِهِمْ فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيلاً فَرَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً تَسْتَحِلُّوْنَ بِهٖ قَاتِلَكُمْ . فَكَرِهُوا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ نَحْلِفُ عَلٰى اَمْرٍ غِبْنَا عَنْهُ قَالَ فَتَحْلِفُ الْيَهُوْدُ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَيَبْرَءُ وْنَ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ مِنْ مَّالِ الصَّدَقَةِ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (بن سہل) اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر گئے' وہاں یہ حضرات اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر انہیں حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مقتول ملے' یہ حضرات واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم پچاس افراد قسامت کے طور پر قسم اُٹھا کر اپنے قاتل (کو سزا) دے سکتے ہو' تو اُن حضرات کو یہ گوارا نہیں ہوا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم غیب کے بارے میں کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں' ہم ایک ایسے معاملے کے بارے میں قسم اُٹھائیں جس میں ہم موجود ہی نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودیوں کے پچاس افراد قسم اُٹھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اُن حضرات نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کفار کی قسموں کو قبول کر لیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس (مقتول) کی دیت ادا کی۔

3148- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيلاً فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا . قَالُوْا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلاً . فَانْطَلَقُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيلاً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ . فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ . قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ . قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ . قَالُوْا لَا نَرْضٰى اَيْمَانَ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی' جن کا نام حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے: وہ اپنے قبیلے کے کچھ افراد کے ہمراہ خیبر گئے' وہاں وہ لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر اُنہوں نے اپنے ایک فرد کو مقتول پایا تو جن لوگوں کے پاس اُنہوں نے مقتول کو پایا تھا' اُن لوگوں سے اُنہوں نے کہا: تم نے

۳۱۴۸- راجع الذي قبله-

ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے' تو وہ لوگ بولے: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کے بارے میں علم ہے' پھر یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم خیبر گئے تھے' وہاں ہم نے اپنے ایک فرد کو مقتول پایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اس بارے میں ثبوت پیش کرو کہ کس نے اسے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ (یہودی) قسم اُٹھالیں (اور بری الذمہ ہو جائیں گے)' اُن حضرات نے عرض کی: ہم یہودیوں کے قسم اُٹھانے پر راضی نہیں ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے' اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ دیت کے طور پر ادا کیے۔

3149- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3150- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ خَرَجَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَقُتِلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكُمْ . قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَتُنَفِّلُكُمْ أَيْمَانُهُمْ . قَالُوا إِذًا تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ . قَالَ فَأَيْمَانُكُمْ أَنْتُمْ . قَالُوا لَمْ نَشْهَدْ . قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالٍ أَتَاهُ.

☆☆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کے کچھ افراد خیبر گئے' وہاں اُن میں سے ایک شخص قتل ہو گیا' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ثبوت (کہاں ہیں)؟ اُنہوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اُن (یہودیوں کا) قسم اُٹھانا (معاملہ ختم کر دے گا) اُنہوں نے عرض کی: پھر تو یہودی (ایک ایک کر کے) ہمیں قتل کر دیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قسم اُٹھالو! اُنہوں نے عرض کی: ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال آیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں سے اُس (مقتول) کی دیت ادا کی۔

3151- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

۳۱۴۹- راجع الذي قبله- ۳۱۵۰- راجع الذي قبله-

۳۱۵۱- مسلم بن خالد الزنجي ضعيف' و ابن جريج لم يصرح بالتحديث' و هو مدلس- وقد اختلف فيه على الزنجي' فقال هنا عن ابن جريج عن عطاء' و في الرواية الآتية عنه قال: عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب' و خالفه عبد الرزاق و حجاج في اسناده-

خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

3152- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَاَبُوْ عَلِىٍّ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِىُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِىُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ ۔

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے''۔

3153- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الزَّنْجِىِّ بْنِ خَالِدٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٌ رَوَيَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا۔

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالرزاق نے اس کے برعکس اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3154- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِىَ بِاَخِىْ بَنِىْ عِجْلٍ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ قَبِيْصَةَ تَنَصَّرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِىٌّ مَا حُدِّثْتُ عَنْكَ قَالَ مَا حُدِّثْتَ عَنِّىْ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْكَ اَنَّكَ تَنَصَّرْتَ ۔فَقَالَ اَنَا عَلٰى دِيْنِ الْمَسِيْحِ ۔فَقَالَ لَهُ عَلِىٌّ وَّاَنَا عَلٰى دِيْنِ الْمَسِيْحِ ۔فَقَالَ لَهُ عَلِىٌّ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِىَ عَلَىَّ فَقَالَ عَلِىٌّ طَئُوْهُ ۔فَوُطِءَ حَتّٰى مَاتَ فَقُلْتُ لِلَّذِىْ يَلِيْنِىْ مَا قَالَ قَالَ الْمَسِيْحُ رَبُّهُ ۔

۳۱۵۲—الحديث معروف بالعرزمي عن عمرو بن شعيب' اخرجه الترمذي في الاحكام (۳/۶۳۶) باب: ما جاء في ان البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه (۱۳۴۱) عن علي ابن حجر' وانبانا علي بن مسهر وغيره عن محمد بن عبيد الله - و هو العرزمي - عن عمرو بن شعيب' به- وقال الترمذي: (هذا حديث في اسناده مقال- و محمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه؛ ضعفه ابن المبارك وغيره)- اه-

۳۱۵۳—راجع الذي قبله-

۳۱۵۴—اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۲۰۶) من طريق الدارقطني' به- و اسناده حسن؛ عبد الملك بن عمير ثقة لكنه تغير حفظه' و ربما دلس- انظر التقريب (۴۲۳۸)-

☆☆ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس بنوعجل کا ایک شخص مستورد بن قبیصہ لایا گیا' جو اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تمہارے بارے میں مجھے کیا بتایا گیا ہے؟ اُس نے دریافت کیا: آپ کو میرے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم عیسائی ہو گئے ہو' اُس نے کہا: میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر قائم ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر قائم ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم اُن (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اُس شخص نے جو جواب دیا وہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اسے قتل کر دو! اُسے قتل کر دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: اس نے کیا کہا تھا؟ تو اُس نے جواب دیا: اُس نے کہا تھا: حضرت مسیح علیہ السلام اُس کے پروردگار ہیں۔

3155- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ سَمِيْنَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِىْ وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَبَرَ اَنْ قَامَ اِلَى مِعْوَلٍ فَوَضَعَهٗ فِىْ بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ ۔ لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک اُم ولد تھی' جس سے اُس شخص کے دو بیٹے تھے جو دونوں موتیوں کی طرح تھے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی' اُس شخص نے اُسے منع کیا' لیکن وہ باز نہیں آئی' اُس شخص نے اُسے جھڑکا لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی' ایک رات اُس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر (گستاخی کے الفاظ کے ساتھ) کیا تو اُس شخص سے صبر نہیں ہوا' اُس نے پھاوڑا لیا اور اُس عورت کے پیٹ میں گھونپ دیا (جس سے وہ عورت مرگئی' جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ! اُس عورت کا خون رائیگاں گیا''۔

یہ الفاظ ابن کرامت نامی راوی کے ہیں۔

شرح:

جہاں تک انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کا تعلق ہے تو اس بارے میں متقدمین ائمہ کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا تھا کہ کیا ایسے شخص کو بطور حد قتل کیا جائے گا یا اسے کوئی دوسری سزا دے کر چھوڑ ابھی جا سکتا ہے تاہم

۳۱۵۵- اخرجه النسائي في تحريم الدم (۷/۱۰۷) باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم (٤٠٨١): اخبرنا عثمان بن عبد الله ' ثنا عباد بن موسى ' ثنا اسماعيل بن جعفر ' حدثني اسرائيل ' به-

متاخرین کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ انبیاء کرام کی شان میں تنقیص کرنے والے شخص کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بطور حد قتل کر دیا جائے گا اور اس بات پر متاخرین کا اجماع منعقد ہو گیا ہے۔

امام ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص نبی اکرم کو برا کہے اسے قتل کر دیا جائے گا جن حضرات نے یہ بات بیان کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہو یہ شامل ہیں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے ان حضرات کے نزدیک اس شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ ان کے اصحاب سفیان ثوری اور امام اوزاعی نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے) مسلمان کے بارے میں بھی یہی فتوی دیا ہے تاہم یہ حضرات یہ کہتے ہیں ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے (اس لیے اسے قتل کر دیا جائے گا) ولید بن مسلم نے اس کی مانند روایت امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے جب کہ طبرانی اس کے مانند روایت امام ابوحنیفہ اور ان اصحاب کے حوالے سے نقل کی ہے یعنی جو شخص نبی اکرم کی شان میں تنقیص کرتا ہے یا آپ سے بری الذمہ ہوتا ہے یا آپ کی تکذیب کرتا ہے۔ (فتاویٰ شامی، جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 282)

3156- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ. فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهٗ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ الْاَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِيْ رَفِيْقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَقَتَلْتُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص تھا، جس کی اُم ولد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، اُس شخص نے اُس عورت کو منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئی، اُس شخص نے اُس عورت کو ڈانٹ ڈپٹ کی لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی، ایک رات جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ گفتگو کرنے لگی تو اُس شخص نے اُس عورت کو قتل کر دیا۔ صبح اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا، اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اُس عورت کا مالک ہوں، وہ آپ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، میں نے اُسے روکا لیکن وہ باز نہیں آئی، میں نے اُسے ڈانٹ ڈپٹ کی لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آئی، میرے اُس عورت سے دو بچے ہیں جو دونوں موتیوں کی طرح ہیں،

۳۱۵۶- ساقه المصنف من طريق ابي داود، وهو في سننه في الحدود (۱۲۷/٤) باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم (٤٣٦١)-

وہ میری رفیقہ (محبوبہ) تھی گزشتہ رات اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو میں نے اُسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ! اُس عورت کا خون رائیگاں گیا۔

3157- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِىْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حدود (کی اطلاع) کو اپنی حد تک رکھو جب یہ مجھ تک پہنچ جائے گی تو (اسے جاری کرنا) لازم ہو جائے گا۔

شرح:

اس مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے

عمر بن شعیب نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

''آپس میں حدود کو معاف کر دو لیکن جو مجھ تک پہنچ جائے گی وہ واجب ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابوداؤد، امام احمد اور امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دینے کے ہمراہ اسے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کس حد کے درمیان حائل ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کے خلاف کر دیتا ہے''

جب کہ امام طبرانی نے یہ بات روایت کی ہے

''وہ اس کی ملکیت میں اس کی مخالفت کر دیتا ہے''

امام ابویعلی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''نبی اکرم کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا اس کے بعد صاحب حق نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا! تم نے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا تھا''

''وہ برا حاکم ہے جو حدود کو پیش ہونے کے بعد معاف کر دے''۔

امام مالک نے اپنی موطا میں ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حاکم کے پاس مقدمہ پہنچنے کے بعد جو سفارش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سفارش کرنے والے اور سفارش قبول کرنے والے

۳۱۵۷- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۴۸۲) في ترجمة اسماعيل بن عياش من طريقه عن ابن جريج به-واشار الى تفرد ابن عياش به هكذا عن ابن جريج -قلت: ولم ينفرد ابن عياش هكذا' بل تابعه ابن وهب عن ابن جريج' به- اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۵۴۰) باب: العفو عن الحدود ما لم تبلغ السلطان (۴۳۷۶) و من طريقه البيهقي (۸/۳۳۱) و النسائي في قطع السارق (۸/۷۰) باب: ما يكون حرزًا و ما لا يكون' و الحاكم في الحدود (۴/۳۸۳)- و تابعهما الوليد' حدثنا ابن جريج' به-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۷۰) باب: ما يكون حرزًا و ما لا يكون-

دونوں لوگوں پر لعنت کرتا ہے"۔

امام دار قطنی نے حضرت زبیر کے حوالے سے موصول اور مرفوع روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"جب تک معاملہ حاکم کے پاس نہیں پہنچتا اس وقت تک اس کی سفارش کرو لیکن جب وہ حاکم کے پاس پہنچ جائے تو پھر اگر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے"

امام ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"حدود کے علاوہ معاملات میں معزز لوگوں کی لغزشوں کے بارے میں سفارش کو قبول کرو"

اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ تعزیرات میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

حافظ ابن عبدالبر نے اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے کہ اس بارے میں فقہاء کا اتفاق پایا جاتا ہے اور جن احادیث میں مسلمانوں کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب تک امام تک مقدمہ نہیں پہنچتا۔

3158- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ كُلُّ حَدٍّ رُفِعَ إِلَيَّ فَقَدْ وَجَبَ . اتَّفَقَ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَيَّاشٍ فَوَصَلَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَعَنِ الْمُثَنَّى وَتَابَعَهُ ابْنُ عُلَيَّةَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں:

"جب حد (کا مقدمہ) میرے سامنے لایا جائے گا' تو (اسے جاری کرنا) لازم ہو جائے گا"۔

مسلم اور ابن عیاش اس روایت کو "موصول" کے طور پر نقل کرنے میں متفق ہیں' جبکہ عبدالرزاق نے اسے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ابن علیہ نے اُن کی متابعت کی ہے۔

3159- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَيَّاشٍ .

★★ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3160- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَافَوْا بَيْنَكُمْ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ . مُرْسَلٌ.

۳۱۵۸- راجع الذي قبله-

۳۱۵۹- ساقه المصنف من طريق عبد الرزاق' و هو في مصنفه (۱۰/۲۲۹) باب ستر المسلم (۱۸۹۳۷)' و هو مرسل-

۳۱۶۰- مرسل- و انظر الذي قبله-

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حدود میرے پاس لانے سے پہلے ہی آپس میں معاف کردو مجھ تک حد (کا جو مقدمہ) پہنچ جائے گا (اُس حد کو) جاری کرنا لازم ہو جائے گا۔

(یہ حدیث "مرسل" ہے)

3161- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ . قَالَ يَزِيْدُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرلے اُسے قتل کردو۔

(اس روایت کے ایک راوی) یزید نے یہ بات بیان کی ہے: مرتد عورت کو بھی قتل کردیا جائے گا۔

شرح:

شریعت کی اصطلاح میں مرتد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد یا مسلمان ہونے کے باوجود اسلام کو چھوڑ کر کفر کو اختیار کرے، کفر کو اختیار کرنا نیت کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے اور کسی کفریہ فعل کے ارتکاب سے بھی ہوسکتا ہے اور کسی کفریہ قول کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے یہ کفریہ قول مذاق اڑانے کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے دشمنی کے طور پر بھی کہا جاسکتا ہے اور عقیدے کے اظہار کے طور پر بھی ہوسکتا ہے۔

اس تعریف کے اعتبار سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرتا ہے یا کسی رسول کی نفی کرتا ہے یا کسی رسول کی تکذیب کرتا ہے یا کسی حرام قطعی کو جائز قرار دیتا ہے وہ مرتد شمار ہوگا اس طرح جو شخص اجماع سے ثابت ہونے والی حلال چیز کا انکار کرتا ہے وہ بھی مرتد شمار ہوگا۔

مرتد کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے دین کو تبدیل کردے تم لوگ اسے قتل کردو"

تمام اہل علم کا مرتد کو قتل کرنے کے لازم ہونے پر اجماع ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت خالد بن ولید اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مرتد کو قتل کرنے کا حکم جاری کرنے کی روایات منقول ہیں اور ان حضرات کے اس عمل کا انکار نہیں کیا گیا' لہٰذا اس پر اجماع شمار ہوگا۔

مرتد کے احکام پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

"جب کوئی مسلمان شخص مرتد ہو جائے تو اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی اگر وہ مسلمان ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسی جگہ پر قتل کردیا جائے گا البتہ اگر وہ مہلت طلب کرتا ہے تو معاملہ مختلف ہوگا، اگر وہ مہلت طلب کرتا ہے تو

۳۱۶۱-اخرجه احمد (۲۱۷/۱، ۲۱۹-۲۲۰، ۲۸۲-۲۸۳) و الحميدي (۵۳۳) و ابن ابي شيبة (۱۳۹/۱۰) و البخاري (۳۰۱۷) وابو داود (۴۳۵۱) و الترمذي (۱۴۵۸) والنسائي (۱۰۴/۷) و ابن ماجه (۲۵۳۵) و ابو يعلى (۲۵۳۲) و الحاكم (۵۳۸/۳-۵۳۹) و البيهقي (۱۹۵/۸، ۲۰۲) (۷۱/۹) و البغوي في شرح السنة (۲۵۶۰، ۲۵۶۱) من طرق عن ايوب به- و بعضهم يزيد في الحديث على بعض-

اسے تین دن کی مہلت دی جائے گی"۔ (مبسوط سرخسی، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 98)

3162- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ قَالَ وَاَخْبَرَنَا يُوْسُفُ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

★★ عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3163- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَتَلَ اُمَّ قِرْفَةَ الْفَزَارِيَّةَ فِىْ رِدَّتِهَا قِتْلَةً مُثْلَةً شَدَّ رِجْلَيْهَا بِفَرَسَيْنِ ثُمَّ صَاحَ بِهِمَا فَشَقَّاهَا وَاُمُّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْهَا الشَّهِيْدَةَ فَلَمَّا كَانَ فِىْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَتَلَهَا غُلَامُهَا وَجَارِيَتُهَا فَاُتِىَ بِهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا.

★★ سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے "اُم قرفہ فزاریہ" نامی عورت کو مرتد ہونے کی وجہ سے مثلہ کے طور پر قتل کروا دیا تھا' اُنہوں نے اُس کے دونوں پاؤں' دو گھوڑوں سے بندھوا کے اُس کے دو ٹکڑے کروا دیئے تھے۔

سیّدہ اُم ورقہ انصاریہ' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "شہیدہ" کا نام دیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس خاتون کے غلام اور کنیز نے اسے قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو مصلوب کروا کے' قتل کروایا۔

3164- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلٰى عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ جَدَّتِهِ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ عَنْ عُمَرَ بِذٰلِكَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3165- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِىُّ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

٣١٦٢- راجع الذي قبله-

٣١٦٣- الشطر الاول اخرجه البيهقي (٢٠٤/٨) من طريق الليث بن سعد عن سعيد بن عبد العزيز' به نحوه- واخرجه من طريق خالد بن يزيد بن ابي مالك الدمشقي' حدثني ابي ان ابا بكر الصديق - رضي الله عنه- قتل امراة يقال لها: ام قرفة في الردة- قال البيهقي: فروي ذلك عن يزيد بن ابي مالك عن شهر بن حوشب عن ابي بكر رضي الله عنه- و اما قصة ام ورقة: فاخرجها احمد (٤٠٥/٦) و ابو داود في سننه (٥٩١) من طريق الوليد ابن عبد الله بن جميع' حدثني عبد الرحمن بن خلاد الانصاري' و حدثني عن ام ورقة بنت عبد الله بن الحارث...... الحديث- و انظر: الاصابة (٤٨٩/٨) ترجمة ام ورقة-

٣١٦٤- راجع الذي قبله-

٣١٦٥- اخرجه الترمذي في الحدود (٤٩/٤) باب: ما جاء في حد الساحر (١٤٦٠) و ابن عدي في الكامل (٤٦٢/١) و الحاكم في الحدود (٣٦٠/٤) و البيهقي في الكبرى (١١٤/٣) (١٣٦/٨) من طريق ابي معاوية' به- و اعله ابن عدي و البيهقي باسماعيل بن مسلم المكي' وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و ان كان الشيخان تركا اسماعيل بن مسلم' فانه غريب صحيح' وله شاهد صحيح على شرطهما جميعًا في ضد هذا)- اه- وقال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من هذا الوجه' و اسماعيل بن مسلم المكي يضعف في الحديث' و اسماعيل بن مسلم العبدي البصري: قال وكيع: هو ثقة' ويروى عن الحسن ايضاً' و الصحيح عن جندب موقوف' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم' و هو قول مالك بن انس- و قال الشافعي: انما يقتل الساحر اذا كان يعمل في سحره ما يبلغ به الكفر' فاذا عمل عملاً دون الكفر فلم نر عليه قتلاً)- اه-

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ.

★★ حضرت جندب الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جادو کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اُسے تلوار کے ذریعہ قتل کر دیا جائے۔

3166- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ اَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا كَانَ عِنْدَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ثُمَّ قَالَ اَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ.

★★ جندب بجلی کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے ولید بن عقبہ کے پاس موجود ایک جادو کرنے والے شخص کو قتل کروادیا تھا' پھر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

"اَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ"۔

3167- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ اَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کر دینے) کا تاوان ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر کی ادائیگی' مقرر کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فریق کے خلاف فیصلہ دیا تھا' اُن کے ایک فرد نے کہا: کیا میں اُس کی دیت ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' کوئی آواز نہیں نکالی' وہ رویا نہیں' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو شاعروں کی طرح کی گفتگو کر رہا ہے' اس بارے میں ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر تاوان کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔

۳۱۶۶-اخرجه البيهقي في السنن (۱۳٦/۸) من طريق الدارقطني' به- و ذكره السيوطي في الدر المنثور (۵٦۳/٤) و زاد نسبته الى ابن منده و ابي نعيم في المعرفة' و ابن عدي-

۳۱٦۷-اخرجه ابو داود في الديات (٤۵۷۹) باب: دية الجنين' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۱۱۵/۸) و ابن حبان في الديات (٦۰۲۲) من طريق عيسى بن يونس' به-قال الخطابي في المعالم (٤/۳٦-۳۷): (يقال: ان عيسى بن يونس قد وهم فيه' و هو يغلط احياناً فيما يرويه' الا انه قد روي عن طاوس و مجاهد و عروة بن الزبير انهم قالوا: الغرة عبد او امة او فرس' و يشبه ان يكون الاصل عندهم فيما ذهبوا اليه حديث ابي هريرة هذا- و الله اعلم)- اه- قلت: اخرجه ابن ابي شيبة (۹/۲۵۰- ۲۵۱) و احمد (۲/٤۲۸' ٤۹۸) و الترمذي في الديات (۱٤۱۰) باب: في دية الجنين' و ابن ماجه في الديات (۲٦۳۹) باب: دية الجنين' و الطحاوي في شرح المعاني (۲۰۵/۳) من طرق عن محمد بن عمرو' به- و ليس عندهم: (او فرس او بغل)- و حسنه الترمذي- واصله من حديث ابي هريرة عند البخاري في الديات (٦۹۱۰) باب: جنين المراة' و مسلم في القسامة (۱٦۸۱) باب: دية الجنين-

3168- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِیُ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنِى طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ لِىْ فَاَخَذَتْ اِحْدَاهُمَا لِلْاُخْرٰى مِسْطَحًا فَضَرَبَتْ بِهٖ رَاْسَهَا فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَّاَنْ تُقْتَلَ بِهَا . وَقَالَ ابْنُ بُهْلُوْلٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ مَا تَعْلَمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَّاَمَرَ اَنْ تُقْتَلَ بِهَا . وَقَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ فَقَامَ حَمَلَةُ اَوْ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کرنے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ انصاری کھڑے ہوئے' انہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری' اُس نے وہ لکڑی اُس کے سر میں ماری' جس کے نتیجہ میں وہ دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ مر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اُس کے تاوان میں ایک غلام یا کنیز ادا کیا جائے گا اور عورت کے بدلے میں (قتل کرنے والی) عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: پیٹ میں موجود بچے (کو ضائع کرنے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ دیا تھا؟ تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ انصاری کھڑے ہوئے' انہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری' اُس نے وہ لکڑی اُس کے سر میں ماری' جس کے نتیجہ میں وہ دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ مر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ اُس کے تاوان میں ایک غلام یا کنیز ادا کیا جائے گا اور عورت کے بدلے میں (قتل کرنے والی) عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

ابن جنید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حملہ بن مالک یا شاید حمل بن مالک کھڑے ہوئے (یعنی اُن کے نام کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

3169- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۱۶۸- اخرجه الدارمي (۲/۱۹۶-۱۹۷) و ابو داود في الديات (۴۵۷۲) باب: دية الجنين' و ابن ماجه في الديات (۲۶۴۱) باب: دية الجنين' و ابن الجارود (۷۷۹) و ابن حبان (۶۰۲۱) و البيهقي في الكبرى (۸/۱۱۴) من طريق ابي عاصم' به-

بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ شَهِدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَجَآءَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كَانَ شَيْءٌ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَّاَنْ تُقْتَلَ بِهَا .فَقُلْتُ لِعَمْرٍو لَا اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ شَكَّكْتَنِيْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ دینے کے وقت موجود تھے' حمل بن مالک بن نابغہ انصاری آئے اور بتایا: دو عورتوں کے درمیان لڑائی ہوگئی' اُن میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی مار کر دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کا تاوان ادا کرنے اور مقتول عورت کے بدلے میں قاتل کو قتل کر دیئے جانے کا فیصلہ دیا۔

راوی (ابن جریج) بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو (بن دینار) سے دریافت کیا: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے مجھے اس طرح نہیں بتایا' تو عمرو بن دینار بولے: تم نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔

3170- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اُذَكِّرُ اللّٰهَ امْرَاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ - يَعْنِيْ ضُرَّتَيْنِ - فَجَرَحَتْ اَوْ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحِ عَمُوْدِ ظُلَّتِهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِهٖ.

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ فِي الْمَرْاَةِ وَفِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں' جس نے پیٹ میں موجود بچے (کو قتل کیے جانے) کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سنا ہے' تو حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی کھڑے ہوئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! میں دو عورتوں (یعنی

۳۱۶۹- اخرجه احمد (۱/ ۳۶٤) عن ابن بكر' به- و اخرجه احمد (٤/ ۷۹-۸۰) عن عبد الرزاق' انبانا ابن جريج' به مثل قول محمد بن بكر البرساني-

۳۱۷۰- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۸۳٤۲) و من طريقه الطبراني (۳٤۸۲) و الحاكم (۳/ ۵۷۵) عن سفيان' به- و اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱۰۳-۱۰٤) و في الرسالة (۱۱۷٤) عن سفيان' به-

دوسوکنوں) کے درمیان تھا' اُن میں سے ایک نے دوسری کولکڑی مار کر اُس دوسری عورت اور اُس کے پیٹ میں موجود بچہ کو قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کی (دیت) ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر ہم یہ حدیث نہ سنتے تو مختلف فیصلہ دیتے۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کنیز یا گھوڑے (کی بطور دیت ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ طلب کیا (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کے طور پر غلام یا کنیز یا گھوڑے کی ادائیگی کا حکم دیا۔

3171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى الْخَزَرِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ الْمَرْاَةُ اِذَا ارْتَدَّتْ . عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى هٰذَا كَذَّابٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ عَلٰى عَفَّانَ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَوَاهُ شُعْبَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب عورت مرتد ہو جائے' تو اُسے قتل نہ کیا جائے۔

اس روایت کا راوی عبداللہ بن عیسیٰ "کذاب" ہے' اس نے عفان اور دیگر راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی درست روایت منقول نہیں ہے' شعبہ نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔

شرح:

علامہ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: مرتد کو قتل کرنے کے لازم ہونے میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہوگا، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی سے اسی طرح کی روایت منقول ہے، حسن بصری، زہری، نخعی، حماد، مالک، لیث، اوزاعی، شافعی اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن بصری اور قتادہ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ مرتد ہونے والی عورت کو کنیز بنا دیا جائے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنوحنیفہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے بچوں اور عورتوں کو غلام بنالیا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں سے ایک کنیز عطا کی تھی جس سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے تھے۔ یہ واقعہ صحابہ کرام کے سامنے رونما ہوئے تھے انہوں نے اس بات کا انکار نہیں کیا تھا تو اس پر اجماع شمار ہوگا۔

٣١٧١- اخرجه ابن الجوزي في الموضوعات (٢/٢٥٧) رقم (١٥٩٦) من طريق الدارقطني به- قال الشوكاني في الفوائد ص (٢٠٢): في اسناده وضاع' ولم يتعقب السيوطي ابن الجوزي في هذا الحديث في اللآلي- وقال ابن عراق في التنزيه (٢/٢٢٥): بيض في (النكت البديعات) للتعقب عليه' ولم يبد شيئًا- وذكره ابن القيم في (المنار المنيف) ص (١٣٥) فالحديث موضوع بهذا الاسناد-

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرتد ہونے والی عورت کو قید کر دیا جائے گا اور اسے مار پیٹ کر دوبارہ اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ ایسی عورت کو قتل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نبی اکرم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم لوگ عورت کو قتل نہ کرو''

ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ عورت کو کفر اصلی کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا اس لیے عارضی طور پر طاری ہونے والے کفر کی وجہ سے بھی اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اس کا حکم بچوں کی مانند ہوگا۔

3172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُحْبَسُ وَلَاتُقْتَلُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے قید کر دیا جائے گا' اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3173 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ اَبِىْ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُرْتَدَّةُ عَنِ الْاِسْلَامِ تُحْبَسُ وَلَاتُقْتَلُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کو قید کیا جائے گا اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

3174 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ ارْتَدَّتِ امْرَاَةٌ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسْتَتَابَ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ایک عورت مرتد ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اُسے توبہ کرنے کیلئے کہا جائے' اگر وہ توبہ کر لیتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔

3175 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ حَدَّثَنَا نَجِيحُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ مَرْوَانَ ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرَضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ رَجَعَتْ وَاِلَّا

۳۱۷۲- اخرجه البيهقي (۸/ ۲۰۳) من طريق ابي حنيفة' به- و ابو حنيفة مع امامته و علمه فهو ضعيف في الرواية-

۳۱۷۳- راجع الذي قبله-

۳۱۷۴- فيه محمد بن عبد الملك الانصاري متهم بالوضع؛ لذلك ضعفه البيهقي في السنن (۸/ ۲۰۳) عقب حديث جابر قال: وروي من وجه آخر ضعيف عن الزهري عن عروة عن عائشة- رضي الله عنها- و هذا مذهب الزهري صحيح عنه)- اه-

۳۱۷۵- اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۲۰۳) من طريق الدارقطني' به-

قُتِلَتْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت جس کا نام ''اُم مروان'' تھا' وہ اسلام سے مرتد ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا: اُس کے سامنے اسلام پیش کیا جائے' اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کر لے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔

3176- حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3177- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ اَنْ تُذْبَحَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام چھوڑ کر مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اُسے ذبح کر دیا جائے!

3178- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُكَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَلْمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْكِنْدِيُّ بِعَبَادَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُذَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ارْتَدَّتِ امْرَاَةٌ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْرِضُوْا عَلَيْهَا الْاِسْلَامَ فَاِنْ اَسْلَمَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ فَعُرِضَ عَلَيْهَا فَاَبَتْ اَنْ تُسْلِمَ فَقُتِلَتْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک عورت اسلام سے مرتد ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا: لوگ اُس کے سامنے اسلام پیش کریں! اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس عورت کے سامنے اسلام پیش کیا گیا تو اُس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو اُسے قتل کر دیا گیا۔

3179- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ اِسْلَامِهَا قَالَ تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ .

وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ .

☆☆ زہری' ایسی خاتون کے بارے میں جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کر لے' یہ فرماتے ہیں: اُسے توبہ کیلئے

٣١٧٦-راجع الذي قبله-

٣١٧٧-علقه البيهقي (٨/٢٠٣)، و فيه جهالة ابن اخي الزهري-

٣١٧٨-اخرجه البيهقي في السنن (٨/٢٠٣) من طريق عبد الله بن اذينة' به- و عبد الله بن اذينة: قال فيه ابن حبان في المجروحين (٢/١٨): منكر الحديث جدا' يروي عن ثور ما ليس من حديثه؛ لا يجوز الاحتجاج به بحال)- اهـ-

٣١٧٩-اخرجه البيهقي (٨/٢٠٣) من طريق الدارقطني' به- و اثر ابراهيم اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٢٩٠٠٠)-

کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کر لے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اُسے توبہ کیلئے کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

3180- حَدَّثَنَا ابْنُ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْ اَسْلَمَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ.

☆☆ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اسلام قبول کر لے تو ٹھیک ہے' ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

3181- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُلُّ مُرْتَدٍّ عَنِ الْاِسْلَامِ مَقْتُوْلٌ اِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ مرتد جو دوبارہ اسلام قبول نہ کرے' اُسے قتل کر دیا جائے گا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔

3182- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ قَالُوْا اِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حد (ثابت ہونے) کا معاملہ تمہارے سامنے مشتبہ ہو جائے' تو جہاں تک ہو سکے تم حد کو پرے کرو (یعنی جاری کرنے سے بچو)۔

3183- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيٰی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَبِيْبَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ اُتِیَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ مَصْلِيَّةٍ اَهْدَتْهَا لَهُ امْرَاَةٌ يَهُوْدِيَّةٌ فَاَكَلَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَرِضَا مَرَضًا شَدِيْدًا عَنْهَا .ثُمَّ اِنَّ بِشْرًا تُوُفِّیَ فَلَمَّا تُوُفِّیَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَاُتِیَ بِهَا فَقَالَ وَيْحَكِ مَاذَا اَطْعَمْتِنَا قَالَتْ اَطْعَمْتُكَ السَّمَّ عَرَفْتُ اِنْ كُنْتَ نَبِيًّا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُبَلِّغُ فِيْكَ اَمْرَهٗ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيْحَ النَّاسَ مِنْكَ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُلِبَتْ .

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا' یہ گوشت ایک یہودی عورت نے تحفہ کے طور پر پیش کیا تھا' نبی اکرم

۳۱۸۰- اسنادہ حسن: و قد اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف (۵/۵۶۳) (۲۹۰۰۱) من طریق ھشام عن حماد عن ابراھیم قال: یقتل-

۳۱۸۱- اسنادہ حسن- ۳۱۸۲- تقدم تخریجہ- ۳۱۸۳- تقدم-

صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں سے کچھ کھایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ نے بھی اُسے کھایا تو یہ دونوں حضرات شدید بیمار ہو گئے' پھر حضرت بشر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب اُن کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی عورت کو بلایا' اُسے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے ہمیں کیا کھلایا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں نے آپ کو زہر کھلایا ہے' میں نے یہ سوچا اگر آپ واقعی نبی ہوئے تو یہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے حوالے سے اپنے فیصلہ کو پورا کرے گا (یعنی اسلام کے غالب ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم حیات رہیں گے) اور اگر آپ نبی نہ ہوئے تو میری یہ خواہش ہے کہ میں لوگوں کو آپ سے نجات دلوا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے مصلوب کر دیا گیا۔

3184 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلٰى بْنَ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ ۔ قَالَ لَا ۔قَالَ فَلَعَلَّكَ ۔ قَالَ نَعَمْ ۔قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے چھوا ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم نے (زنا ہی کیا ہے)' اُس نے عرض کی: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

3185 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا يَعْلٰى بْنُ حَكِيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلٰى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ ۔ فَقَالَ لَا ۔ قَالَ فَكَذَا ۔ قَالَ نَعَمْ ۔قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ۔قَالَ ابْنُ سِنَانٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ ۔ قَالَ لَا ۔قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا ۔ لَا يَكْنِىْ ۔قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے زنا کرنے کا اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صرف بوسہ لیا ہو یا صرف چھو لیا ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایسا ہی ہے! (یعنی تم نے زنا ہی کیا ہے) اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں سنگسار کر دیا گیا۔

ابن سنان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: شاید تم نے بوسہ لیا ہو' یا تم نے ہاتھ لگایا ہو' یا دیکھا ہو؟ اُنہوں نے عرض کی:

۳۱۸۴- تقدم- ۳۱۸۵- تقدم-

نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے یہ یہ (یعنی زنا) کیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنایہ کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا' تو اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! (راوی بیان کرتے ہیں:) اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

3186 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَبُّلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَسْلَمِيِّ الَّذِىْ اَتَاهُ وَقَدْ زَنَا لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ اَوْ نَظَرْتَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلہ کا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' جس نے زنا کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ہوسکتا ہے تم نے صرف بوسہ لیا ہو' یا صرف چھو لیا ہو' یا صرف دیکھا ہو؟

3187 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَىَّ الْحَدَّ . فَقَالَ انْطَلِقِىْ حَتّٰى تَفْطِمِىْ وَلَدَكِ . فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِىَّ الْحَدَّ . فَقَالَ هَاتِ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَا اَكْفُلُ وَلَدَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَرَجَمَهَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' آپ مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اُس وقت آنا جب تمہارا بچہ دودھ پینا چھوڑ چکا ہوگا' جب اُس عورت کے بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' آپ مجھ پر حد جاری کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا شخص لے کر آؤ جو تمہارے بچے کا کفیل بن سکے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے بچے کا کفیل بنتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو سنگسار کروا دیا۔

3188 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِىْ وَابْنُ قَحْطَبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ اُتِىَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِزَانٍ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيْلَ لَهُ جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدَّيْنِ . فَقَالَ جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شادی شدہ زانی کو لایا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اُسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اُسے سنگسار کروا دیا۔ تو اُن سے کہا گیا: آپ نے دو سزائیں اکٹھی

۳۱۸۶- تقدم- ۳۱۸۷- تقدم-

۳۱۸۸- اخرجه البخاري (۶۸۱۲) عن الشعبي، به في امراة زنت، فقال: (رجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ......)- اه-

کر دی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

شرح:

علامہ ابن رشد نے یہ بات بیان کی ہے:

علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس شخص کو سنگسار کرنا لازم ہو گیا ہو اسے سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے لگائے جاسکتے ہیں؟

جمہور اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کو سنگسار کرنا لازم ہو، اسے کوڑے نہیں لگائے جاسکتے، جبکہ حسن، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں: شادی شدہ زانی کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے، اس کے بعد اسے سنگسار کیا جائے گا۔

جمہور نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تھا، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو بھی سنگسار کروایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک عورت کو بھی سنگسار کروایا تھا، یہ تمام روایات مستند طور پر منقول ہیں، اور ان میں سے کسی بھی روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنگسار کروانے سے پہلے کوڑے لگوائے ہوں۔

قیاس کے اعتبار سے دیکھا جائے، تو یہ بات سامنے آتی ہے، چھوٹی حد، بڑی حد میں ضمنی طور پر شامل ہوتی ہے، پھر ایک پہلو یہ بھی ہے، حد کا بنیادی مقصد یہ ہے، دوسرے لوگوں کو اس جرم کے ارتکاب سے روکا جائے، تو سنگسار کرنے کے ہمراہ کوڑے مارنے کی صورت میں مزید روکنے کی صورت نہیں پائی جاتی ہے۔

3189- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَابْنُ قَحْطَبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَدْ فَجَرَتْ فَضَرَبَهَا مِائَةً ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سعید بن قیس کی کنیز کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے سو کوڑے لگوائے' پھر اُسے سنگسار بھی کروا دیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3190- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ

۳۱۸۹- اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱۱۶/۱) من طريق هشيم' وانبانا حصين...... به- وراجع الذي قبله-

۳۱۹۰- اخرجه احمد (۱۱۶/۱) من طريق هشيم' حدثنا اسماعيل بن سالم...... به- وانظر الذي قبله-

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ وَّحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اُسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اُسے سنگسار کروادیا۔ تو اُن سے کہا گیا: آپ نے دو سزائیں اکٹھی کردی ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3191- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةِ سَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ فَجَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سعید بن قیس کی کنیز کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے سو کوڑے لگوائے' پھر اُسے سنگسار بھی کروادیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کروایا ہے۔

3192- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشُرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَدْ فَجَرَتْ فَرَدَّهَا حَتّٰى وَلَدَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَقْرَبِ النِّسَاءِ مِنْهَا فَاَعْطَاهَا وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا وَرَجَمَهَا وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ .ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُعِيَ عَلَيْهَا وَلَدُهَا اَوْ كَانَ اعْتِرَافٌ فَالْاِمَامُ اَوَّلُ مَنْ يَّرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ فَاِنْ نَعَاهَا شُهُوْدٌ فَالشُّهُوْدُ اَوَّلُ مَنْ يَّرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ''شراحہ ہمدانیہ'' (نامی عورت) کو لایا گیا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے واپس بھیج دیا کہ وہ پہلے بچے کو جنم دے' جب اُس عورت نے بچے کو جنم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی سب سے قریبی رشتہ دار خاتون کو میرے پاس لاؤ' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کا بچہ اُس خاتون کو دیا اور اُس عورت کو پہلے کوڑے لگوائے پھر سنگسار کروایا اور فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے ہیں اور سنت کے حکم کے تحت اسے سنگسار کیا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت ناجائز بچے کو جنم دے یا (زنا کرنے کا) اعتراف کرلے' تو اُسے پہلے امام (یعنی حاکمِ وقت یا قاضی) پتھر مارے گا' پھر دوسرے لوگ پتھر ماریں گے' لیکن جس عورت کا جرم گواہوں کے ذریعہ ثابت ہو' اُسے پہلے گواہ پتھر ماریں گے' پھر دوسرے لوگ پتھر ماریں گے۔

3193- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۳۱۹۱-تقدمت رواية حصين عن الشعبي قريباً-

۳۱۹۲-تقدم من طرقه عن الشعبي: به-

اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو پاؤ جو قومِ لوط کا سا عمل کررہا ہو تو یہ عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو دونوں کو قتل کردو۔

3194- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْبِكْرِ يُوْجَدُ عَلَى اللُّوْطِيَّةِ قَالَ يُرْجَمُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے کنوارے شخص کے بارے میں' جو قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پکڑا جائے' یہ فرماتے ہیں: اُسے سنگسار کیا جائے گا۔

3195- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ سَوْطًا وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِىُّ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یہ کہے: اے ہیجڑے! تو (کہنے والے شخص کو) بیس لاٹھیاں مارو' جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یہ کہے: اے یہودی! (تو کہنے والے شخص کو) بیس لاٹھیاں مارو' اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ صحبت کرلے' اُسے قتل کردو' جو شخص کسی

۳۱۹۳-اخرجه ابو داود في الحدود (۱۵۸/٤) باب: فيمن عمل عمل قوم لوط (٤٤٦٢) و الترمذي في الحدود (٤٧/٤) باب: ما جاء في حد اللوطي (١٤٥٦) و ابن ماجه في الحدود (٨٥٦/٢) باب: من عمل عمل قوم لوط (٢٥٦١) و احمد (٣٠٠/١) و الحاكم (٣٥٥/٤) من طريق الدراوردي' به-وهكذا ذكره ابن عدي في الكامل (٢٠٦/٦) في ترجمة عمرو بن ابي عمرو' من طريق الدراوردي' به-واخرجه ابن عدي (٢٠٦/٦) من طريق محمد بن اسحاق عن عمرو' به بلفظ: (ملعون من عمل عمل قوم لوط)- و لم يذكر (القتل) و اشار الترمذي الى هذا الرواية' و اخرجها النسائي' و اعل بعمرو بن ابي عمرو' وله شاهد من حديث ابي هريرة' بنحوه في (القتل) ' قال الترمذي: (وهو حديث في اسناده مقال' و لا نعلم احدا اخرجه عن سهيل بن ابي صالح غير عاصم بن عمر العمري' و هو يضعف في الحديث من قبل حفظه)- اه- و راجع: نصب الراية للزيلعي (٣٣٩/٣- ٣٤٠)-

۳۱۹٤-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٣٦٤/٧) رقم (١٣٤٩١) عن ابن جريج' به' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا و ابو داود في السنن (١٥٩/٤) كتاب الحدود' باب: فيمن عمل عمل قوم لوط ' الحديث (٤٤٦٣)-و من طريق ابي داود- ايضاً- اخرجه البيهقي في السنن (٢٣٢/٨) كتاب: الحدود: باب ما جاء في حد اللوطي-

۳۱۹۵-اخرجه الترمذي في الحدود (١٤٦٢) باب: ما جاء فيمن يقول لآخريا مخنث: حدثنا محمد بن رافع' حدثنا ابن ابي فديك...... به نحوه-قال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه' و ابراهيم بن اسماعيل يضعف في الحديث)- اه- و اخرجه ابن ماجه في الحدود (٢٥٦٤) باب: من اتى ذات محرم و من اتى بهيمة' و في باب: حد القذف' الحديث (٢٥٦٨) من طريق عبد الرحيم بن ابراهيم' ثنا ابن ابي فديك' به نحوه- و اخرجه البيهقي في السنن (٢٥٢/٨-٢٥٣) كتاب الحدود: باب: ما جاء في الشتم دون القذف' من طريق ابراهيم بن عبد الله الهروي' ثنا محمد بن اسماعيل بنابي فديك' به-

جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اُس شخص کو قتل کر دو اور اُس جانور کو بھی مار دو۔

3196- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ مَعَهُ . فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَانُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا شَىْءٌ اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اُسے قتل کر دو اور اُس کے ساتھ اُس جانور کو بھی مار دو! راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جانور کا کیا قصور ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نہیں سنے تاہم میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ جس جانور کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو اُس کا گوشت کھایا جائے یا اُس سے کوئی اور نفع حاصل کیا جائے۔

3197- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الطِّيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا فَقَالَتْ اِنِّىْ حُبْلٰى . فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِىْ بِهَا . فَفَعَلَ فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبِىْ فَاَرْضِعِيْهِ . فَفَعَلَتْ ثُمَّ جَاءَتْ فَاَمَرَ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّىْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ هَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلہ کی ایک عورت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' اُس نے بتایا: میں حاملہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اُس شخص نے ایسا ہی کیا' جب اُس عورت نے بچے کو جنم دیا تو وہ اُس عورت کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس عورت سے) فرمایا: تم جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ' اُس عورت نے ایسا ہی کیا' وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت (اُس کے جسم پر) کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

۳۱۹۶- جزء من الحديث السابق-

۳۱۹۷- تقدم-

کی: یارسول اللہ! آپ نے پہلے اسے سنگسار کیا پھر اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کر لی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہلِ مدینہ کے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے' تو اُن سب کیلئے کافی ہو' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص مل سکتا ہے کہ اُس نے اپنی جان قربان کر دی؟

3198- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ تُصَلِّىْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ

☆☆ حضرت عمران رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے حالانکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے؟

3199- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا .قَالَ اُحْصِنْتَ .قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلہ کا ایک فرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا' اُس نے پھر اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے اعراض کیا' یہاں تک کہ اُس نے چار مرتبہ اپنے بارے میں یہ گواہی دی (کہ وہ زنا کر چکا ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجنون ہو؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا' جب اُسے پتھر لگے تو وہ بھاگا لیکن لوگ اُس تک پہنچ گئے اور اُسے سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں اچھے الفاظ ذکر کیے' تاہم آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

3200- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِى الْيَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا

۳۱۹۸-انظر الذي قبله- ۳۱۹۹-تقدم-

۳۲۰۰-اخرجه النسائي في القسامة (۸/۵۵) باب: العين العوراء السادة لمكانها اذا طمست (۴۸۵۵) اخبرنا احمد بن ابراهيم بن محمد' اخبرنا ابن عائذ...... به-واخرجه ابو داود في الديات (۴۵۶۷) باب: ديات الاعضاء' من وجه آخر عن الهيثم بن حميد' به-

قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا شخص کی آنکھ کو اُس کی مخصوص جگہ سے نکال دینے کی دیت (جان کی دیت) کا تہائی حصہ جب کہ شل (مفلوج) ہاتھ والے شخص کے ہاتھ کاٹے جانے کی دیت (جان کی دیت) کا تہائی حصہ مقرر کی ہے۔

3201- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُوْ مُوْسٰى الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَعَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ ثَمَانِيْنَ فَكَانَتِ الدِّيَةُ ثَمَانِيَةَ الْاٰفٍ وَّجَعَلَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ النِّصْفَ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَانَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْاِبِلُ فَقَوَّمَهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَجَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا هِىَ وَجَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹوں (کی ادائیگی کو جان کی) دیت مقرر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے ہر اونٹ کی قیمت اسّی درہم مقرر کی تو دیت کی مجموعی رقم آٹھ ہزار درہم ہوئی، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں یہی رقم رہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی قیمت ایک سو بیس درہم (فی اونٹ) مقرر کی، تو دیت کی رقم بارہ ہزار درہم ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ کتاب کی وہی دیت رہنے دی جو پہلے تھی، اُنہوں نے مجوسی کی دیت بھی آٹھ سو درہم مقرر کر دی۔

3202- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوْسٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرْزٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَدَى ذِمِّيًّا دِيَةَ مُسْلِمٍ .اَبُوْ كُرْزٍ هٰذَا مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُهٗ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ

۳۲۰۱-اخرجه ابو داود في الديات (۱۸٤/٤) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤٢) و من طريقه البيهقي في المعرفة (١١١/١٢) باب: اعواز الابل (٦٠٧٥) من طريق حسين المعلم عن عمرو بن شعيب، بنحوه- و اخرجه البيهقي في السنن الكبرى ايضاً (٧٧/٨)- و تقدم نحوه من حديث عمرو ابن حزم الشهير-

۳۲۰۲-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (١٠٢/٨) كتاب : الديات، باب: دية اهل الذمة، من طريق احمد بن يحيى الحلواني، ثنا علي بن الجعد...... به- بلفظ: (دية ذمي دية مسلم)-وقال البيهقي: (وقال غيره عن علي بن الجعد: (ودى ذمياً دية مسلم) و فيه ابو كرز و هو ضعيف: كما ذكر المصنف هنا-

وسلم نے ایک ذمی کو مسلمان کی دیت جتنی دیت ادا کروائی تھی۔

اس روایت کا راوی ابوکرز "متروک الحدیث" ہے نافع کے حوالے سے اس روایت کو صرف اُسی نے نقل کیا ہے۔

3203- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا زَحْمُوَيَةُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَجْعَلَانِ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِذَا كَانَا مُعَاهَدَيْنِ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ وَكَانَ عُثْمَانُ وَمُعَاوِيَةُ لَا يُقِيْدَانِ الْمُشْرِكَ مِنَ الْمُسْلِمِ۔

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت آزاد مسلمان شخص کی دیت جتنی مقرر کی بشرطیکہ وہ شخص "معاہد (یعنی ذمی)" ہو جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مشرک کو مسلمان سے دیت نہیں دلواتے تھے۔

3204- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا فِى الدِّيَةِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّاِنَّمَا قَالَ لَنَا فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

محمد بن میمون نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے استاد نے اسے ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہمارے سامنے بیان کیا تاہم اکثر مرتبہ اُنہوں نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل) روایت کے طور پر نقل کیا۔

3205- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا

٣٢٠٣-نقله الزيلعي في نصب الراية (٣٦٨/٤) عن الدارقطني، ثم قال: (واخرجه ابن ابي شيبة نحوه عن علقمة و مجاهد وعطاء و الشعبي و النخعي و الزهري)- اه-واخرجه البيهقي في السنن (١٠٢/٨) كتاب: الديات باب: دية اهل الذمة، من طريق جعفر ابن عون، انبا ابن جريج عن الزهري، قال: كانت دية اليهودي و النصراني في زمن النبي صلى الله عليه وسلم مثل دية المسلم و ابي بكر، و عمر، و عثمان-رضي الله عنهم-فلما كان معاوية، اعطي اهل المقتول النصف، و القى النصف في بيت المال- قال: ثم قضى عمر بن عبد العزيز في النصف و القى ما كان جعل معاوية)- اه-و نقل البيهقي عن الشافعي-رحمهما الله- تضعيفه بكونه مرسلاً، و بان الزهري قبيح المرسل-

٣٢٠٤-اخرجه النسائي في القسامة (٤٤/٨) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٨): اخبرنا محمد بن ميمون به كما هنا-واخرجه الترمذي في الديات (٧/٤) باب: ما جاء في الدية كم هي من الدراهم؟ (١٣٨٩)عن سعيد بن عبد الرحمن المخزومي، حدثنا سفيان بن عيينة...... باسناده لم يذكر ابن عباس-وقال ابو داود (٤٥٤٦): (اخرجه ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم، لم يذكر ابن عباس)- وقال النسائي-كما في نصب الراية (٣٦١/٤)-: (و محمد بن ميمون ليس بالقوي في الحديث)- وقال-ايضاً-: (الصواب مرسل)-قلت: وصوب المرسل- هكذا ايضاً- ابو حاتم الرازي كما في علل ابن ابي حاتم (٤٦٢/١-٤٦٣) (١٣٩٠) و قال ابن حبان: (المرسل اصح) كما في نصب الراية (٣٦١/٤)-

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ (اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ) بِاَخْذِهِمُ الدِّيَةَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''ماسوائے اس صورت کے کہ اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے اُنہیں غنی کر دیں''۔

یعنی وہ لوگ دیت وصول کر کے (غنی ہو جائیں)۔

3206- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِیِّ ثَمَانِمَائَةٍ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت 4,4 ہزار درہم ہوگی' جب کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

3207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتٍ اَبِی الْمِقْدَامِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ كِلاَهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُوْدِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ اَرْبَعَةَ الاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِیِّ ثَمَانِمَائَةٍ.

۳۲۰۵- اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٧) اخبرنا محمد بن المثنى' به- و اخرجه الترمذي في الديات (٤/ ٦-٧) باب: ما جاء في الدية كم هي من الدراهم؟ (١٣٨٨) و ابن ماجه في الديات (٢/ ٨٧٨) باب: دية الخطا (٢٦٢٩) كلاهما قال: حدثنا محمد بن بشار' حدثنا معاذ بن هانیء' به- و اخرجه النسائي في القسامة (٨/ ٤٤) باب: ذكر الدية من الورق (٤٨١٧) اخبرنا ابو داود حدثنا معاذ بن هانیء به- و اخرجه ابو داؤد في الديات (٤/ ١٨٣) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤٦) من طريق زيد بن الحباب' و ابن ماجه في الديات (٢/ ٨٧٩) باب: دية الخطا (٢٦٣٢) من طريق محمد بن سنان' كلاهما عن محمد بن مسلم' به-و ذكره ابن ابي حاتم في العلل (١/ ٤٦٢-٤٦٣) (١٣٩٠) من رواية محمد بن سنان العوفي عن محمد بن مسلم' به- قال الترمذي: (ولا نعلم احدًا يذكر في هذا الحديث: (عن ابن عباس)- غير محمد بن مسلم' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم' و هو قول احمد و اسحاق' ورای بعضهم اهل العلم الدية عشرة آلاف' و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة- وقال الشافعي: لا اعرف الدية الا من الابل: و هي مائة من الابل او قيمتها)- اه- قلت: و الصواب في هذا الحديث الارسال بدون ذكر ابن عباس: كما سبق فيما قبله-

۳۲۰٦- قال البيهقي في المعرفة (١٢/ ١٤٢) باب: دية اهل الذمة (١٦٢١٨): (و كذلك اخرجه ابن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن عمر- وهو في كتاب الدارقطني باسناد صحيح)- اه- وراجع: نصب الراية (٤/ ٣٦٥)-

۳۲۰۷- اخرجه الشافعي في الام (٦/ ١٠٥) و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٢/ ١٤٢) باب: دية اهل الذمة (١٦٢١٧) من طريق منصور بن المعتمر عن ثابت الحداد' به-واخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/ ٩٢) باب: دية اهل الكتاب (١٨٤٧٩) عن الثوري عن ابي المقدام' به- واخرجه البيهقي في الكبرى (٨/ ١٠٠) من طريق الثوري' به بلفظ: (ان عمر قضى في دية المجوسي بثمانمائة درهم- و راجع: نصب الراية (٤/ ٣٦٥)-

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت 4,4 ہزار درہم مقرر کی تھی جب کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

3208- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَانِ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا فِي الْأَرْضِ رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهٖ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهٖ وَرَجُلٌ تَوَلّٰى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهٖ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا . وَفِي الْاٰخَرِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ وَلَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ . مُخْتَصَرٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں یہ دو باتیں پائی گئی تھیں: زمین میں سب سے زیادہ نافرمان وہ شخص ہے جو اپنے مارنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کو مار دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اپنے قتل کرنے والے کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دے (مراد یہ ہے جو کسی کو ناحق قتل کر دے) اور وہ شخص جو اپنے (آزاد کرنے والے) آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے گا اُس نے (گویا) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا انکار کیا' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

(دوسری بات یہ ہے:) اہلِ ایمان کی جان یکساں حیثیت کی حامل ہے اور اُن کے عام فرد کی دی ہوئی پناہ کا احترام کیا جائے گا' کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی معاہد (ذمّی) کو قتل نہیں کیا جائے گا' اور دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

(یہ روایت مختصر ہے)

3209- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى أَصْحَابَهُ أَنْ يَّنْبَسِطُوْا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتّٰى يُحْدِثُوْا حَدَثًا فَمَرُّوْا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَمَرُّوْا عَلٰى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِّنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا بَعْضُهُمْ فَأَلْقَاهَا فِي فِيْهِ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُهُمْ تَمْرَةُ مُعَاهَدٍ فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ هُوَ أَعْظَمُ حُرْمَةً عَلَيْكُمْ مِّنْ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ أَنَا . فَقَتَلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَقِيْدُوْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ . قَالُوْا كَيْفَ نُقِيْدُكَ بِهٖ وَكُلُّنَا قَتَلَهٗ قَالَ وَكُلُّكُمْ قَتَلَهٗ قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَّنْبَسِطُوْا عَلَيْهِمْ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ

۳۲۰۸- اخرجه الحاكم في الحدود (۳۴۹/۴) من طريق ابي اليمان الحكم بن نافع' انبا عبيد الله بن عبد الرحمن بن موهب' به- الى قوله: (ولا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً)- و قال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه)- اه- و اخرجه البيهقي في الكبرى ايضاً (۳۶/۸)-

۳۲۰۹- اخرجه البيهقي في السنن (۱۸۴/۸-۱۸۵) كتاب: قتال اهل البغي' باب: الخوارج يعتزلون جماعة الناس...... من طريق الدارقطني' به- وقال صاحب التعليق المغني: (رجاله موثقون)-

وَلَايَفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ قَالَ فَقَتَلُوْهُمْ .قَالَ فَقَالَ اطْلُبُوْا فِيهِمْ ذَا الثُّدَيَّةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس بات سے منع کیا تھا کہ وہ خوارج کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں' اُن لوگوں کا گزر عبداللہ بن خباب کے پاس سے ہوا تو اُن لوگوں نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے لے کر روانہ ہوئے' اُن کا گزر ایک کھجور کے پاس سے ہوا جو درخت سے نیچے گری تھی' اُن میں سے ایک شخص نے کھجور اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تو دوسرے شخص نے اُسے کہا: تم نے معاہد کی کھجور لی ہے' تم نے کس بنیاد پر اسے (اپنے لیے) حلال قرار دیا ہے؟ تو عبداللہ بن خباب نے کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ قابلِ احترام ہے' لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو عبداللہ بن خباب نے کہا: وہ میں ہوں' پھر اُن لوگوں نے عبداللہ بن خباب کو قتل کر دیا' اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو پیغام بھیجا: تم ہمیں عبداللہ بن خباب کی دیت ادا کرو! تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس کی دیت آپ کو کیسے ادا کریں؟ جبکہ ہم میں سے ہر ایک شخص نے اُسے قتل کیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگوں نے اُسے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا' پھر آپ نے یہ حکم دیا: (کہ آپ کے ساتھی) اُن لوگوں پر بھرپور حملہ کر دیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے دس افراد بھی شہید نہیں ہوں گے اور ان میں سے دس افراد بھی زندہ نہیں بچیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سب لوگوں کو قتل کروا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: ان میں اُبھرے ہوئے گوشت والے کو تلاش کرو!

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ ذکر کیا ہے۔

3210- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ كُنَّا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ النَّهْرِ فَجَآءَ تِ الْحَرُوْرِيَّةُ حَتّٰى نَزَلُوْا مِنْ وَرَائِهِ قَالَ عَلِىٌّ لَا تُحَرِّكُوْهُمْ حَتّٰى يُحْدِثُوْا حَدَثًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ فَقَالُوْا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا حَدَّثَكَ بِهٖ اَبُوْكَ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِىْ . فَقَدَّمُوْهُ اِلَى الْبَحْرِ فَذَبَحُوْهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَاُتِىَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ نَادُوْهُمْ اَنْ اَخْرِجُوْا اِلَيْنَا قَاتِلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ .فَقَالُوْا كُلُّنَا قَتَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَصْحَابِهٖ دُوْنَكُمُ الْقَوْمَ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَتَلَهُمْ عَلِىٌّ وَّاَصْحَابُهٗ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

٣٢١٠- في اسناده الحكم بن عبدة: قال الحافظ في التقريب (١٩١/١): مستور' وقد روى عبد الرزاق (١١٨/١٠) رقم (١٨٥٧٨) عن معمر قال: اخبرني غير واحد من عبد القيس عن حميد بن هلال عن ابيه قال: لقد اتيت الخوارج' و انهم لاحب قوم على وجه الارض الي' فلم ازل فيهم حتى اختلفوا' فقيل لعلي: قاتلهم' فقال: لا حتى يقتلوا...... فذكر القصة نحوما رواها المصنف هنا-

☆☆ ابواحوص بیان کرتے ہیں: جنگِ نہروان کے دن ہم لوگ نہر کے ایک طرف حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے اسی دوران خارجی آئے اور انہوں نے نہر کے دوسری طرف پڑاؤ کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے انہیں متحرک نہیں کرنا جب تک وہ خود کوئی غلطی نہ کریں' وہ لوگ عبداللہ بن خباب کے پاس آئے اور بولے: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ کے والد نے آپ کو سنائی ہو' جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو عبداللہ بن خباب نے بتایا: میرے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا فتنہ آئے گا' جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ لوگ (یعنی خارجی لوگ) انہیں (یعنی عبداللہ بن خباب کو) دریا کے کنارے لے گئے اور انہیں اس طرح ذبح کر دیا جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے' اس کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: انہیں بلند آواز میں پکار کر یہ کہو کہ وہ عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہماری طرف بھیج دیں! تو ان لوگوں نے جواب میں تین مرتبہ یہ کہا: ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اب ان پر حملہ کر دو!

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (روایت نقل کرنے والے نے) باقی روایت نقل کی ہے۔

3211- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آزاد شخص کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

3212- حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ قَوَدٌ .لَا تَقُوْمُ بِهٰذَا حُجَّةٌ لِاَنَّهُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد شخص کسی غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دے' تو اس (صورت میں قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ) دیت ادا کی جائے گی۔

(امام دارقطنی کہتے ہیں:) اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ یہ "مرسل" ہے۔

3213- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

۳۲۱۱- اخرجه البيهقي (۸/۳۵) و قال ابن حجر في (التلخيص) (۴/۱۶): (اخرجه الدارقطني و البيهقي' و فيه جويبر و غيره من المتروكين)- اھ-

۳۲۱۲- اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۵) كتاب: الجنايات' باب: لا يقتل حر بعبد من طريق الدارقطني' به- و نقل البيهقي عن الدارقطني اعلاله بالارسال- و اخرجه ابن ابي شيبة (۵/۴۱۳) رقم (۲۷۵۱۶) قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن ليث' به-

۳۲۱۳- اخرجه البيهقي في سننه (۸/۳۴) كتاب: الجنايات' باب: لا يقتل حر بعبد من طريق الدارقطني' به- و قال ابن حجر في (التلخيص): (وفي اسناده جابر الجعفي' و هو ضعيف جدا)- اھ-

إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَّمِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہ کیا جائے۔

3214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يَقْتُلَانِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی غلام کو قتل کرنے کی وجہ سے (قصاص کے طور پر) آزاد شخص کو قتل نہیں کرواتے تھے۔

3215- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَّالْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3216- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَكَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِذِىْ عَهْدٍ وَّلَا حُرٌّ بِعَبْدٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت (کا حکم) یہ ہے: کسی "معاہد" (یعنی غیر مسلم) کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ قَالَ فِيْهِ ثَمَنُهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد شخص کے غلام کو قتل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس میں قیمت (بطور دیت) ادا کی جائے گی۔

3218- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِىُّ اَخْبَرَنِىْ جَدِّىْ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّهَاوِىُّ اَنَّ عَمَّارَ

۳۲۱۴—اخرجه ابن ابي شيبة (۵/ ۴۱۳) رقم (۲۷۵۱۵)، و من طريقه الدارقطني هنا، و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۳۴) كتاب: الجنايات باب: لا يقتل حر بعبد- و اخرجه البيهقي في البيهقي ايضاً من طريق عباد بن العوام عن عمر بن عامر والحجاج عن عمرو بن شعيب، به- وحجاج: هو ابن ارطاة ضعيف- و عمر بن عامر: هو البجلي، قال الحافظ في التقريب (ت ۴۹۶۰): (ضعيف)-

۳۲۱۵—راجع الذي قبله-

۳۲۱۶—تقدم قبل حديثين من طريق وكيع، نا اسرائيل، به-

۳۲۱۷—اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۳۷) كتاب: الجنايات، باب: العبد يقتل فيه قيمته بالغة ما بلغت من طريق الدارقطني، به- و فيه ايضاً- الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف-

بْنَ مَطَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهَدٍ وَّقَالَ اَنَا اَكْرَمُ مَنْ وَّفٰى بِذِمَّتِهِ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ ضَعِيْفٌ لَا تَقُوْمُ بِهِ حُجَّةٌ اِذَا وَصَلَ الْحَدِيْثَ فَكَيْفَ بِمَا يُرْسِلُهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معاہد (ذمی) کے بدلہ میں مسلمان کو قتل کروادیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

اس روایت کو صرف ابراہیم بن ابویحییٰ نے ''مسند'' کے طور پر نقل کیا ہے' یہ شخص متروک الحدیث ہے' درست یہ ہے: یہ روایت ابن بیلمانی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔ ابن بیلمانی' ضعیف ہے' ایسی روایت کو بھی حجت قرار نہیں دیا جاسکتا' جسے اُس نے ''موصول'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو۔ چہ جائیکہ وہ روایت جو اُس نے ''مرسل'' کے طور پر نقل کی ہو' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!

3219- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ يَرْفَعُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مُسْلِمًا قَتَلَ يَهُوْدِيًّا . وَقَالَ الرَّمَادِيُّ اَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِيْ .

★★ عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو قصاص میں قتل کروادیا تھا' اُس مسلمان نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا۔

رمادی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کروادیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنی دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔

۳۲۱۸- اخرجه البيهقي في الجنايات (۸/ ۳۰) من طريق عمار بن مطر' به- وقال: (حديث عمار بن مطر هذا خطا من وجهين: احدهما: وصله' و ذكر ابن عمر فيه' و انما هو عن ابن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم ' مرسل- و الآخر: روايته عن ابراهيم عن ربيعة' و انما يرويه عن ابن المنكدر' و الحمل فيه على عمار بنمطر الرهاوي؛ فانه كان يقلب الاسانيد و يسرق الاحاديث حتى كثر ذلك في معاياته' و سقط عن حد الاحتجاج به)- اه-و اخرجه البيهقي في طريق يحيى بن آدم' ثنا ابراهيم بن ابي يحيى عن محمد بن المنكدر عن عبد الرحمن بن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و قال: (هذا هو الاصل في الباب' و هو منقطع' و راويه غير ثقة)- اه- و راجع: نصب الراية للزيلعي (٤/ ٣٣٦)-

۳۲۱۹- اخرجه عبد الرزاق (۱۸۵۱٤) و ابن ابي شيبة (۹/ ۲۹۰) و ابو داود في المراسيل ص(۲۰۷) (۲۵۰) والطحاوي في المعاني (۳/ ۱۹۵) و البيهقي (۸/ ۳۰-۳۱) و كذلك الدارقطني في غرائب مالك؛ كما في التعليق المغني (۳/ ۱۳٦) جميعاً من طرق عن ربيعة' به- وله شاهد مرسل من مراسيل محمد بن المنكدر عند الطحاوي في المعاني (۳/ ۱۹۵) و في اسناده محمد بن ابي حميد؛ رماه ابو زرعة وغيره بالكذب- و قال البخاري: فيه نظر-وله شاهد آخر مرسل عند ابي داود في المراسيل (۲۵۱) من مرسل عبد الله بن عبد العزيز بن صالح الحضرمي' و في اسناده عبد الله بن يعقوب' و هو و شيخه عبد العزيز: قال ابن القطان: (مجهولان' ولم اجد لهما ذكراً)؛ كما في نصب الراية (٤/ ٣٣٦)-

3220- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ.

★★ عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ قبلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو ایک ذمّی کے بدلے میں قتل کروادیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے ذمہ کو پورا کروں۔

3221- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3222- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ يَعْنِي الْعُرَنِيِّيْنَ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن (مرتد ہونے والے لوگوں) کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادی تھیں کیونکہ اُن لوگوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے) چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیردی تھیں۔

ابن صاعد کہتے ہیں: اُن (مرتد ہونے والے لوگوں) سے مراد "عرینہ" قبیلہ کے لوگ ہیں۔

3223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شُقَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَتَلَ خِرَاشُ بْنُ اُمَيَّةَ بَعْدَ مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَتْلِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ قَاتِلاً مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ لَقَتَلْتُ خِرَاشًا بِالْهُذَلِيِّ. يَعْنِي لَمَّا قَتَلَ خِرَاشٌ رَجُلاً مِنْ هُذَيْلٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

۳۲۲۰-راجع الذي قبله- ۳۲۲۱-انظر السابق- ۳۲۲۲-تقدم-

۳۲۲۳-اخرجه الحازمي في الاعتبار ص (۴۵۲-ط قلعجي) من طريق الدارقطني به- و اخرجه البيهقي في السنن (۸/۲۹) كتاب: الجنايات باب: فيمن لا قصاص بينه باختلاف الدينين من طريق يزيد بن عياض عن عبد الملك بن عبيد به-وقال الحازمي: هذا الاسناد و ان كان واهياً فهو امثل من حديث ابن البيلماني- و هذا الحديث طرف من حديث الفتح و هو حديث طويل ثابت؛ ولا شتهاره و طوله و كثرة رواته يوجد فيه تغاير الفاظ و زيادات معان و احكام و ذلك لا يوجب وهناً؛ لان اصل الحديث محفوظ)- اه- واخرجه البزار (۱۵۴۶- كشف) من طريقين عن يعقوب بن عبد الله بن نجيد بن عمران بن حصين عن ابيه عن عمران بن حصين قال: (قتل رجل من هذيل رجلاً من خزاعة في الجاهلية و كان الهذلي متوارياً فلما كان يوم الفتح ظهر الهذلي فلقيه رجل من خزاعة فذبحه كما تذبح الشاة فقال: اقتلته قبل النداء او بعد النداء؟ فقال: بعد النداء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لو كنت قاتلاً مومناً بكافر لقتلته فاخرجوا عقله)- فاخرجوا عقله و كان اول عقل في الاسلام)-قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۶/۲۹۵): (اخرجه البزار و رجاله و ثقهم ابن حبان- و اخرجه الطبراني باختصار)- اه-

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خراش بن اُمیہ (نے ایک غیر مسلم کو) قتل کر دیا' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے ہی غیر مسلم کو) قتل کرنے سے منع کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل کرنا ہوتا' تو ہذیل قبیلہ کے اُس شخص کے بدلے میں خراش کو قتل کروا دیتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ اُس وقت ہوا جب فتح مکہ کے موقع پر خراش بن اُمیہ نے ہذیل قبیلہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔

3224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَرَقَ مَمْلُوكٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الرَّابِعَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الْخَامِسَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ السَّادِسَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ السَّابِعَةَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ الثَّامِنَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ بِاَرْبَعٍ .

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک غلام نے چوری کی' اُس کا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے معاف کر دیا' پھر اُس کا مقدمہ دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا کہ اُس نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُسے معاف کر دیا' پھر اُس کا مقدمہ تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ نے پھر اُسے معاف کر دیا' پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا کہ اُس شخص نے چوری کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے معاف کر دیا' پھر جب پانچویں مرتبہ اُس کے چوری کرنے کا مقدمہ پیش ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا' پھر جب چھٹی مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک پاؤں کٹوا دیا' پھر جب ساتویں مرتبہ آپ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اُس کا دوسرا ہاتھ کٹوا دیا' جب آٹھویں مرتبہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دوسرا پاؤں کٹوا دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اُن چار (مرتبہ معاف کرنے) کے بدلے چار (مرتبہ سزا دے دی گئی)۔

3225- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

۳۲۲۴- اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق الفضل بن المختار عن عبيد الله بن موهب' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۶/۲۷۸): (اخرجه الطبراني' وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف)- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷۳): وهم عبد الحق في (احكامه) فعزاه للنسائي' وتعقبه ابن القطان في (كتابه) وقال: ليس هذا الحديث بوجه عند النسائي انتهى- وهو حديث ضعيف: قال عبد الحق: هذا لا يصح: للارسال وضعف الاسناد- وقال شيخنا الذهبي في (ميزانه)- انه يشبه ان يكون موضوعاً' وضعف الفضل بن المختار عن جماعة من غير توثيق)- اه- وانظر: الميزان (۵/۴۳۶- بتحقيقنا)-

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِى الْمُحَارِبِ (اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ) اِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ فَاِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالاً قُتِلَ فَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ هَرَبَ وَاَعْجَزَهُمْ فَذٰلِكَ نَفْيُهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ آیت ''محاربیوں'' کے بارے میں نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں' اُن کی سزا یہ ہے''۔

جب وہ لوگ جرم کرتے ہوئے ڈاکہ ڈالیں اور لوگوں کو قتل کر دیں اور مال بھی ہتھیالیں تو اُنہیں مصلوب کیا جائے گا' اگر وہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں لیکن مال نہیں ہتھیاتے ہیں تو اُنہیں قتل کیا جائے گا' اگر وہ مال ہتھیا لیتے ہیں' کسی کو قتل نہیں کرتے تو اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے۔اور اگر وہ لوگ بھاگ جاتے ہیں اور قابو نہیں آتے تو یہ ان کا جلاوطن ہونا ہوگا۔

شرح:

علامہ کاسانی نے یہ بات تحریر کی ہے ڈاکہ ''کارکن'' یہ ہے کہ کوئی شخص غلبے کے ساتھ مسافروں کا مال لوٹنے کے لے نکلے وہ اس طرح کہ مسافروں کا اس راستے پر سفر کرنا مشکل ہو جائے خواہ ڈاکہ ڈالنے والا شخص اک فرد ہو یا ایک جماعت ہو۔جب کہ اس کے پاس ڈاکہ ڈالنے کی قوت موجود ہو خواہ وہ ہتھیاروں کے ذریعے قوت ہو،لاٹھی ہو یا اینٹ ہو یا پتھر ہوں کیونکہ ان میں سے ہر ایک چیز کے ساتھ ڈاکہ ڈالا جا سکتا ہے خواہ وہ سب لوگ مل کر حملہ کریں یا کچھ لوگ حملہ کریں اور کچھ لوگ ان کی معاونت کریں۔

فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص ڈاکہ ڈالتا ہے اس پر حد کو قائم کرنا واجب ہے اگر چہ وہ لوٹا ہوا مال بعد میں واپس بھی کر دے تو بھی اس سے حد ساقط نہیں ہوگی۔

اس کے بعد علامہ کاسانی نے ڈاکہ کے لیے مختلف شرائط کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ اجمالی طور پر درج ذیل ہے۔

ڈاکہ ڈالنے والے شخص کو عاقل اور بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی پاگل شخص یا بچہ ڈاکہ ڈال دے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ڈاکو کا مرد ہونا شرط ہے اگر عورت ڈاکہ ڈالے گی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی البتہ امام طحاوی کی رائے مختلف ہے ان کے مطابق اگر عورت ڈاکہ ڈالتی ہے تو اس پر بھی حد جاری ہوگی

ایک اصول یہ ہے کہ ڈاکہ ڈالنے والا شخص مسلمان یا ذمی ہونا چاہیے اگر مستامن شخص ڈاکہ ڈالتا ہے تو اس پر ڈاکوؤں کی حد

۳۲۲۵-اخرجه البيهقي في سننه (۲۸۳/۸) كتاب : السرقة، باب: قطاع الطريق، من طريق الدارقطني، به- و هو عند عبد الرزاق في المصنف (۱۰۹/۱۰) رقم (۱۸۵٤٤) عن ابراهيم، به-والحديث ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲/ ٤٩٣) و زاد نسبته الى الشافعي في الام و الفريابي و ابن ابي شيبة و عبد بن حميد و ابن جرير و ابن المنذر و ابن ابي حاتم- اھ-

جاری نہیں ہوگی البتہ تعزیری سزا دی جاسکتی ہے، ایک شرط یہ بھی ہے جس چیز پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے وہ قیمتی مال ہونا چاہیے اور اسے محفوظ ہونا چاہیے ایک شرط یہ بھی کہ جس جگہ ڈاکہ ڈالا جائے وہ اسلامی سلطنت کا حصہ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم ریاست میں ڈاکہ ڈالتا ہے تو اسلامی ریاست میں اس پر حد جاری کرنا واجب نہیں ہوگا۔

آگے چل کر علامہ کاسانی نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک یہ بات شرط ہے کہ جس جگہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے وہ جگہ شہر نہیں ہونی چاہیے (بلکہ تجارتی قافلوں کے راستے میں ڈالا جانے والا ڈاکہ قابل حد جرم شمار ہوگا) اگر کوئی شخص شہر میں ڈاکہ ڈال لیتا ہے تو اس پر حد واجب نہیں ہوگی خواہ دن کے وقت میں ڈاکہ ڈالتا ہے یا رات میں ایسا کرتا ہے خواہ ہتھیاروں کے ذریعے ڈاکہ ڈالتا ہے یا ہتھیاروں کے بغیر ایسا کرتا ہے اور یہ قول "استحسان" کے پیش نظر ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا موقف ہے لیکن قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شہر میں ڈاکہ ڈالنے پر بھی حد واجب ہونی چاہیے جیسا کہ امام ابو یوسف اسی بات کے قائل ہیں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ حد جاری ہونے کا سبب ڈاکہ ڈالنے کا عمل ہے تو جب ڈاکہ ثابت ہو جائے تو حد واجب ہو جائے گی خواہ اسے شہر میں ڈالا جائے (یا ویران راستے میں ڈالا جائے)

اس کے بعد ڈاکے کی جزوی تفصیلات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اسی حوالے سے ائمہ کے درمیان ڈاکو کی سزا کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا اس جرم کی سزا نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوگی یا قاضی کی صوابدید پر موقوف ہوگا۔

علماء نے اجمالی طور پر اس کو درج ذیل صورتوں میں تقسیم کیا ہے اگر ڈاکو صرف مسافروں کو اور لوگوں کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں کسی کو قتل نہیں کرتے اور مال نہیں لوٹتے۔

دوسری صورت یہ ہے اگر ڈاکو صرف مال لوٹتے ہیں لیکن وہ قتل نہیں کرتے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ڈاکو صرف قتل کرتے ہیں مال نہیں لوٹتے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ وہ مال بھی لوٹ لیتے ہیں اور قتل بھی کر دیتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک جرم کے لیے ائمہ کے نزدیک الگ الگ سزا ہے ائمہ اس بات کے قائل ہیں اگر ڈاکو قتل نہیں کرتا تو قاضی قتل یا پھانسی کی سزا اپنے اختیار کے ذریعے اسے دے سکتا ہے اس کی سزا قتل بھی ہوسکتی ہے اور پھانسی بھی ہوسکتی ہے ان سزاؤں کے بارے میں قاضی کو اختیار ہے البتہ باقی سزاؤں کے بارے میں قاضی کو اختیار نہیں ہے۔

3226- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِىْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ فَاَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِيٌّ وَّقَالَ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ

۳۲۲۶- تقدم۔

حَتّٰى يَحْتَلِمَ ۔ قَالَ صَدَقْتَ ۔فَخَلّٰى عَنْهَا ۔

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر فلاں قبیلہ کی پاگل عورت کے پاس سے ہوا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسے لے کر واپس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں رہا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اُٹھالیا گیا ہے' ایسا پاگل جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو' سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے' اور بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

شرح:

ہم پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ زناء کی حد جاری کرنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ زناء کا مرتکب شخص عاقل اور بالغ ہونا چاہیے اس لیے اگر کوئی پاگل یا مجنون شخص زناء کے مرتکب ہو جاتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی اس طرح اگر کسی پاگل عورت کے ساتھ کوئی زناء کر لیتا ہے اگرچہ وہ اس کی رضامندی کے ساتھ ہی کیوں نہ کرے پھر بھی اس پاگل عورت پر حد جاری نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ پاگل عورت شرعی احکام کی مکلف نہیں ہے۔

3227- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا قَتَلَ وَالْاٰخَرُ اَمْسَكَ فَقَتَلَ الَّذِىْ قَتَلَ وَحَبَسَ الْمُمْسِكَ ۔

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کو پیش کیا گیا' جن میں سے ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے (مقتول کو) پکڑ کے رکھا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے والے کو (سزا کے طور پر) قتل کروا دیا اور (مقتول کو) پکڑ کے رکھنے والے کو قید کروا دیا۔

3228- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ- رَفَعَ الْحَدِيْثَ- اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ ۔

۳۲۲۷- علقه البيهقي في السنن (۸/۵۰) كتاب: الجنايات' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله' قال: و قد قيل عن اسماعيل بن امية عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم - ثم قال: و الصواب ما اخبرنا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انبا علي بن عمر الحافظ' ثنا ابو عبيد...... فذكر اثر اسماعيل بن امية مرسلاً-

۳۲۲۸- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/۴۲۷-۴۲۸) باب: النبي يمسك الرجل على الرجل' فيقتله (۱۷۸۹۲' ۱۷۸۹۵)' و في باب: الرجل يمسك الرجل فيقتله الآخر (۹/۴۸۱) (۱۸۰۹۲)-

☆☆ اسماعیل بن امیہ "مرفوع" حدیث کے طور پر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور (مقتول کو) پکڑ کے رکھنے والے کو قید کیا جائے گا۔

3229- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِىْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِىْ اَمْسَكَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص کسی کو پکڑ کے رکھے اور دوسرا اُسے قتل کر دے' تو قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

3230- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَجُلٍ اَمْسَكَ رَجُلًا وَّقَتَلَهُ الْاٰخَرُ قَالَ يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقدمے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جس میں ایک شخص نے دوسرے کو پکڑ کے رکھا' اور تیسرے شخص نے اُسے قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑ کے رکھنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

عامر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ دیا تھا۔

3231- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهِ لَقَتَلْتُكَ اَوْ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹-اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۵۰) كتاب: الحدود و الديات و غره' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله' من طريق احمد و ابراهيم ابنا محمد بن ابراهيم بن جعفر الصيرفيان' ثنا عبدة بن عبد الله الصفار' به-

۳۲۳۰-اخرجه البيهقي (۸/ ۵۰-۵۱) كتاب: الجنايات' باب: الرجل يحبس الرجل للآخر فيقتله من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم تخريجه-

۳۲۳۱-اخرجه عبد بن حميد في المنتخب (٤١)' و ابن ابي عاصم في (الديات) ص (۹۷)' واحمد (۱/ ٤۹)' و الترمذي في الديات (٤/ ۱۸) باب: الرجل يقتل ابنه (۱٤۰)' و ابن ماجه في الديات (۲/ ۸۸۸) باب: لا يقتل الوالد بالولد (۲٦٦۲)' من طريق الحجاج بن ارطاة...... به- واعله صاحب التنقيح بكلام ابن معين وغيره في رواية الحجاج عن عمرو بن شعيب: كما في نصب الراية (٤/ ۳۳۹)- و اخرجه ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب...... به- اخرجه احمد (۱/ ۲۲)' و ابن لهيعة لم يسمع من عمرو بن شعيب شيئًا ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم (۱۱٤)-

نے قتادہ بن عبداللہ سے یہ فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''اولاد کا قصاص والد سے نہیں لیا جائے گا'' تو میں تمہیں قتل کر دیتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں تمہاری گردن اُڑا دیتا۔

3232- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّابْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَارَةَ- يَعْنِىْ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقَادُ الْاَبُ مِنِ ابْنِهِ .

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: باپ سے اُس کے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3233- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِى الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3234- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3235- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ

۳۲۳۲—اخرجه ابن الجارود (۷۸۸) و البيهقي في الجنايات (۳۸/۸) باب: الرجل يقتل ابنه' من طريق محمد بن عجلان...... به- و قال البيهقي: (وهذا اسناد صحيح)-قال ابن حجر: (وصحح البيهقي سنده؛ لان رواته ثقات) كما في (التلخيص) لابن حجر (١٦/٤)-

۳۲۳۳—اخرجه الدارمي في الديات (۱۹۰/۲) و الترمذي في الديات (۱۹/٤) باب: الرجل يقتل ابنه' هل يقاد منه ام لا؟ (۱٤۰۱) و ابن ماجه في الديات (۸۸۸/۲) باب: لا يقتل الوالد بولده (۲٦٦۱) و البيهقي في الجنايات (۳۹/۸) و ابو نعيم في الحلية (۱۸/٤) و السهمي في (تاريخ جرجان) ص (٤۲۹—٤۳۰) من طريق اسماعيل بن مسلم...... به-وقال الترمذي: (لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث اسماعيل بن مسلم- و اسماعيل تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه)- اه- و قال ابو نعيم: (غريب من حديث طاوس؛ تفرد به اسماعيل عن عمرو)- اه-واعله ابن القطان باسماعيل بن مسلم' وقال: انه ضعيف؛ كما في نصب الراية (۳٤۰/٤)- واخرجه سعيد بن بشير عن عمرو بن دينار...... به- اخرجه الحاكم (۳٦۹/٤)- و تابعهما: قتادة عن عمرو' به- اخرجه البزار كما في نصب الراية (۳٤۰/٤)-

۳۲۳٤—تقدم قريباً-

۳۲۳۵—ذكره الزيلعي (۳٤۱/٤) و قال: (و يحيى بن ابي انيسة ضعيف جداً)- اه-

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهٖ وَاِنْ قَتَلَهٗ عَمْدًا .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا' خواہ (باپ نے بیٹے کو) قتلِ عمد کے طور پر قتل کیا ہو۔

3236- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِىٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ- كَذَا قَالَ- عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا نُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ .

★★ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم بیٹے سے باپ کا قصاص لیں گے' لیکن بیٹے کا قصاص اُس کے باپ سے نہیں لیں گے۔

3237- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَمَّامٍ عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ اَبُوْ حَفْصٍ السَّعْدِىُّ- وَكَانَ يَنْزِلُ فِىْ بَنِىْ رِفَاعَةَ- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِى الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهٖ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسجد میں حد قائم نہیں کی جائے گی اور بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

3238- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

۳۲۳۶- اخرجه الترمذي في الديات (۱۸/٤) باب: الرجل يقتل ابنه (۱۳۹۹) من طريق اسماعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح' به- و قال الترمذي: (فيه اضطراب' و ليس اسناده بصحيح - و المثنى بن الصباح يضعف في الحديث)- و قال في العلل الكبير ص (۲۲۰): سألت محمدًا عن هذا الحديث؟ فقال: هو حديث اسماعيل بن عياش' و حديثه عن اهل العراق و اهل الحجاز كانه شبه لا شيء' و لا يعرف له اصل)- اه- و قال صاحب التنقيح -كما في نصب الراية (٤/۳٤۰)-: (حديث سراقة فيه المثنى بن الصباح- و في لفظه اختلاف)- اه-

۳۲۳۷- اخرجه البيهقي في الجنايات (۸/۳۹) باب: الرجل يقتل ابنه' من طريق عقبة بن مكرم' به- و تقدم قريباً من غير وجه عن عمرو بن دينار-

۳۲۳۸- راجع الذي قبله-

3289- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَادُ الْاَبُ بِالْاِبْنِ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

3240- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُوْنِيِّ الْاَنْطَاكِيُّ قَاضِي الثُّغُوْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَجُلاً قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّنَفَاهُ سَنَةً وَّمَحَا سَهْمَهُ مِنْ دِيْوَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يُقِدْهُ بِهٖ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی سرکاری ادائیگی (تنخواہ) کو روک دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کا قصاص اُس سے نہیں لیا' تاہم اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔

3241- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّنَفَاهُ سَنَةً وَّمَحَا سَهْمَهُ مِنْ دِيْوَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يُقِدْهُ بِهٖ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا' اُس نے اپنے غلام کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اُسے ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی سرکاری ادائیگی (تنخواہ) کو روک دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کا قصاص اُس سے نہیں لیا۔

۳۲۳۹-تقدم من وجه آخر عن عمر بن الخطاب- و راجع: المعرفة للبيهقي (۱۲/۳۹-۴۱) باب الرجل يقتل ابنه (۱۵۷۸۵-۱۵۷۹۵)-

۳۲۴۰-تقدم قريباً من غير هذا الوجه عن عمرو بن شعيب' و قد روي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر- و قيل: عنه عن ابيه عن جده عن سراقة- و قيل: عنه عن ابيه عن جده' لم يتعداه-

۳۲۴۱-اخرجه ابن ماجه في السنن (۲/۸۸۸) كتاب: الديات باب: هل يقتل الحر بالعبد؛ الحديث (۲۶۶۴): حدثنا محمد بن يحيى' حدثنا ابن الطباع' حدثنا اسماعيل بن عياش' به-واخرجه ابن ابي شيبة (۵/۴۱۳) رقم (۲۷۵۱۰): حدثنا اسماعيل بن عياش' به؛ و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/۳۶-۳۷)-قال البوصيري في الزوائد (۲/۳۴۴): (هذا اسناد ضعيف: لضعف اسحاق بن ابي فروة و تدليس اسماعيل بن عياش) اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۶۵): (وهو معضل)-

3242- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

وَعَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3243- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَرْبَعَةَ الاٰفِ دِرْهَمٍ وَّاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الْمُسْلِمِ.

★★ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جو مسلمان کسی اہلِ کتاب شخص کو قتل کر دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کیلئے چار ہزار درہم (بطورِ تاوان) ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب یہودی اور عیسائی کی دیت' مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

3244- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرْزٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ ذِمِّيٍّ دِيَةُ مُسْلِمٍ . لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُ اَبِىْ كُرْزٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكٌ وَّاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِىُّ .

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ذمّی کی دیت مسلمان کی دیت جتنی ہوگی۔

اس روایت کو ابوکرز کے علاوہ اور کسی نے بھی نافع کے حوالے سے نقل نہیں کیا' اور یہ شخص ''متروک'' ہے' اس کا نام عبداللہ بن عبدالملک فہری ہے۔

3245- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۴۲- راجع الذي قبله- وقد اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۵/۴۱۳) رقم (۲۷۵۱۱): حدثنا اسماعيل بن عياش...... عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده-

۳۲۴۳- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۹۲) رقم (۱۸۴۷۴) (۱۸۴۷۵) عن ابن جريج' به- و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا' و اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/۱۰۱) كتاب: الديات باب: دية اهل الذمة من طريق جعفر بن عون' انبا ابن جريج' اخبرني عمرو بن شعيب...... به مقتصراً على شطره الاول- و اما شطره الآخر فاخرجه ايضاً في (۸/۱۰۱) من طريق سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب' به بلفظ: عقل اهل الكتابين نصف عقل المسلمين و هم اليهود و النصارى-

۳۲۴۴- سبق عند المصنف من وجه آخر عن علي بن الجعد' به- و ذكر هناك نحوا مما هنا عقب الحديث-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْمُعَاهَدِ كَدِيَةِ الْمُسْلِمِ .عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''معاہد'' (ذمّی) کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر قرار دی ہے۔

عثمان نامی راوی ''وقاصی'' ہے اور ''متروک الحدیث'' ہے۔

3246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا فَرُفِعَ اِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان نے ایک ذمّی کو قتلِ عمد کے طور پر قتل کر دیا' یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اُس (قاتل کو قصاص کے طور پر) قتل نہیں کروایا اور اُس (مقتول کی) دیت مغلظہ مقرر کی' جو مسلمان کی دیت جتنی تھی۔

3247- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ زَعَمَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الآفٍ وَّالْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ .قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِلْحَكَمِ سَمِعْتَهُ مِنْ سَعِيْدٍ قَالَ لاَ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمِعْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنِىْ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ فَلَقِيْتُ ثَابِتًا الْحَدَّادَ فَحَدَّثَنِىْ بِهِ.

☆☆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم مقرر کی تھی' جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر کی تھی۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد حکم سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود سعید کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! ویسے اگر میں چاہتا تو اُن کی زبانی بھی اسے سن سکتا تھا' مجھے یہ حدیث ثابت حداد نے سنائی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: پھر میں ثابت حداد سے ملا تو اُنہوں نے بھی مجھے یہ حدیث سنائی۔

3248- حَدَّثَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ

۳۲۴۵-ذكره الزيلعي في نصب الراية (۳۶۷/۴) و عزاه الى الدارقطني' و نقل كلام الدارقطني عقبه- و عثمان الوقاصي: ترجمته في الميزان (۵/۵۶-۵۷) و نقل عن البخاري' قال: تركوه-وقال ابن عدي في الكامل (۵/۱۶۰): (عامة احاديثه مناكير: اما اسناده او متنه منكرًا)- اه-

۳۲۴۶-ساقه المصنف من طريق عبد الرزاق' وهو في مصنفه (۹۶/۱۰) باب: دية المجوسي (۱۸۴۹۲)- و قال ابن حزم: (هو في غاية الصحة عن عثمان)- اه-

۳۲۴۷-روى عبد الرزاق في المصنف (۹۵/۱۰) باب: دية المجوسي (۱۴۸۹) عن ابراهيم ابن محمد عن سليمان بن سعيد عن سليمان بن يسار: ان عمر بن الخطاب جعل دية المجوسي ثمانمائة درهم- و هذا الحديث اخرجه الشافعي في الام (۱۰۵/۶) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۴۳/۱۲) باب: دية اهل الذمة (۱۶۲۱۷): اخبرنا الفضيل بن عياض عن منصور بن المعتمر عن ثابت الحداد' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹۳/۱۰) باب: دية اهل الكتاب (۱۸۴۷۹) عن الثوري عن ابي المقدام-ثابت الحداد-به' و صحح للبيهقي اسناده-

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہوگی جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہوگی۔

3249- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الدَّقَاقِ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ثَابِتٍ اَبِى الْمِقْدَامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3250- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ التَّغْلِبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُحْصِنُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا . وَهِمَ عَفِيفٌ فِىْ رَفْعِهِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھنا' کسی (شخص) کو محصن نہیں بناتا"۔

اس حدیث کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کرنے میں عفیف بن سالم نامی راوی کو وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

3251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى

۳۲۴۸-علقه الترمذي في السنن (٤/٣٦) كتاب: الديات' باب٩ ما جاء في دية الكفار' عقب الحديث (١٤١٣) قال: وروي عن عمر بن الخطاب انه قال:(دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم' و دية المجوسي ثمانمائة درهم)- اه- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ٢٥٦- ترتيب) قال : اخبرنا فضيل بن عياض عن منصور' عن ثابت به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٨/١٠٠) كتاب: الديات' باب: دية اهل الذمة' و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/٩٣) رقم (١٨٤٧٩) عن الثوري عن ابي المقدام عن ابن المسيب قال: جعل عمر بن الخطاب دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم-

۳۲۴۹-راجع الذي قبله-

۳۲۵۰-قال الزيلعي في نصب الراية (٣/٣٢٧): (قال ابن القطان في كتابه: و عفيف بن سالم الموصلي ثقة: قاله ابن معين و ابو حاتم! و اذا رفعه الثقة لم يضره وقف من وقفه' و انما علته انه من رواية احمد بن ابي نافع عن عفيف المذكور- و هو ابو سلمة الموصلي' و لم تثبت عدالته- قال ابن عدي: سمعت احمد بن علي بن المثنى يقول: لم يكن موضعاً للحديث' و ذكر له فيما ذكر هذا الحديث' قال: هو منكر من حديث الثوري- انتهى -وقال الدارقطني في كتاب (العلل): هذا حديث يرويه موسى بن عقبة' و اختلف عنه: فاخرجه عفيف بن سالم عن الثوري عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و خالفه ابو احمد الزبيري: فاخرجه عن الثوري عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' و هو اصح - وروي عن اسحاق بن راهويه عن الدراوردي عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً' و الصحيح : موقوف- انتهى)-قلت: و الحديث اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٢١٦) و ساقه ابن عدي في ترجمة احمد بن ابي نافع (١/٢٧٦) من وجهين عنه عن عفيف بن سالم' به- وقال ابن عدي: (وهذا حديث روي عن احمد بن ابي نافع عن معافى بن عمران عن الثوري' و هو منكر من حديث الثوري عن موسى بن عقبة' بهذا الاسناد)- اه-

بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو وہ ''محصن'' نہیں ہوگا۔

3252- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اِسْحَاقَ وَيُقَالُ اِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ .وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو وہ ''محصن'' نہیں ہوگا۔

اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر صرف اسحاق نامی راوی نے نقل کیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اُنہوں نے بعد میں اس سے رجوع کرلیا تھا۔ درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3253- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُدَيْسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَرْقَمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ .قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُ حُسَيْنَ بْنَ مَيْمُونٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ اَبِي الْجَنُوبِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدِمَائِنَا .خَالَفَهُ اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ رَوَاهُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الْجَنُوبِ .وَاَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کیلئے ہمارا ذمہ ہو' اُس کا خون ہمارے خون کی طرح (قابلِ احترام) ہوگا۔

ابان بن تغلب نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' اُنہوں نے اپنی سند کے ہمراہ اسے ابوجنوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوجنوب نامی راوی ''ضعیف الحدیث'' ہیں۔

3254- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّهَا لَا تُحْصِنُكَ . اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ . وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ لَمْ يُدْرِكْ كَعْبًا .

۳۲۵۱- اخرجه البيهقي في السنن (۸/۲۱٦) كتاب: الحدود' باب: من قال: من اشرك بالله فليس بمحصن من طريق الدارقطني- و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۵/۵۳٦) رقم (۲۸۷۵٤): قال : حدثنا وكيع ......به-

۳۲۵۲- ساقه الدارقطني هنا من طريق اسحاق بن راهويه' و هو في مسنده؛ كما في نصب الراية (۳/۳۲۷) و عقب الزيلعي على قول الدارقطني: (ويقال انه رجع عنه) بقوله: (وهذا لفظ اسحاق بن راهويه في مسنده-كما تراه -ليس فيه رجوع' و انما اعال التردد على الراوي في رفعه ووقفه- و الله اعلم)- اه-

۳۲۵۳- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۸۱) و نقل عقبه قول الدارقطني هنا' و ابو الجنوب ضعفه الحافظ في التقريب (۲/۲۷)-

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک یہودی (راوی کو شک ہے یا شاید) ایک عیسائی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت تمہیں ''محصن'' نہیں کرے گی۔

اس روایت کا راوی ابوبکر بن ابومریم ضعیف ہے' جبکہ دوسرے راوی علی بن ابوطلحہ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

3255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً يَهُوْدِيًّا قُتِلَ غِيلَةً فَقَضٰى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی کو دھوکے کے ساتھ قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقدمہ میں بارہ ہزار درہم (بطور دیت) ادا کرنے کا حکم دیا۔

3256- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ يَاْثِرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِى دِيَةِ كُلِّ مُعَاهَدٍ مَجُوْسِيٍّ اَوْ غَيْرِهِ الدِّيَةُ وَافِيَةٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ - وَقَالَ ذٰلِكَ عَلِىٌّ اَيْضًا.

۳۲۵۴-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۴۳۲): ثنا عيسى بن يونس' به- و من طريق ابن ابي شيبة: اخرجه الطبراني في المعجم الكبير (۱۹/۱۰۳)' و ابن عدي في الكامل (۲/۲۱۲)' و البيهقي في الكبرى (۸/۲۱٦)' و سعيد بن منصور (۷۱۵)-وقد ساقه ابن عدي مع غيره من الاحاديث في ترجمة ابي بكر بن ابي مريم ثم قال: (وللابي بكر بن ابي مريم غير ما ذكرت من الحديث' و الغالب على حديثه الغرائب' و قل من يوافقه عليه من الثقات' و احاديثه صالحة' و هو ممن لا يحتج بحديثه' و لكن يكتب حديثه)- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۲۸): (و اخرجه ابو داود في المراسيل عن بقية بن الوليد عن عتبة بن تميم عن علي بن ابي طلحة عن كعب بن مالك' به......فذكره- قال ابن القطان في كتابه: هذا حديث ضعيف و منقطع' فانقطاعه فيما بين علي بن ابي طلحة' و كعب بن مالك' و ضعفه من جهة عتبة بن تميم: فانه ممن لا يعرف حاله' و قد اخرجه عنه بقية' و هو ممن عرف ضعفه' و لا يعلم روى عن عتبة بن تميم الا بقية' و اسماعيل- انتهى- قال في التنقيح: و عتبة وثقه ابن حبان- انتهى- و قال عبد الحق في احكامه: لا اعلم اخرجه عن علي بن ابي طلحة غير عتبة بن تميم' و ابي بكر بن ابي مريم' و هو ضعيف الاسناد منقطع- انتهى-وقال البيهقي في المعرفة: هذا حديث يرويه ابو بكر بن ابي مريم' و هو ضعيف' عن علي بن ابي طلحة عن كعب' و هو منقطع: فان علي بن ابي طلحة لم يدرك كعبًا: قاله الدارقطني فيما اخبرني عنه ابو عبد الرحمن السلمي' و اخرجه بقية بن الوليد عن عتبة بن تميم عن علي بن ابي طلحة عن كعب' و هو ايضاً منقطع- انتهى)- اه-

۳۲۵۵-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۹۷) باب: دية المجوسي (۱۸۴۹۵)' و قواه ابن التركماني في الجوهر النقي (۸/۱۰۰) بما اخرجه الطحاوي عن عمر انه جعل دية يهودي قتل بالشام عشرة آلاف درهم' و اسناده على شرط مسلم: قاله الطحاوي- و اعله ابن حجر في التلخيص برباح' فقال: (ورباح بن عبد الله ضعيف)- اه-

۳۲۵٦-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۹۷) باب: دية المجوسي (۱۸۴۹٦' ۱۸۴۹۷)' و قواه ابن التركماني في الجوهر النقي (۸/۱۰۰) برواية القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود' قال ابن التركماني: (وكلاهما منقطع' لكن يعضد كل منهما الآخر و يقويه)- اه-

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر معاہد (ذمّی) خواہ وہ مجوسی ہو یا کوئی اور ہو' اُس کی دیت پوری ہو گی۔

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معاہد کی دیت مسلمان کی دیت جتنی ہو گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

3257- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہو گی۔

ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: اے ابومحمد! کیا اُن کے ساتھ ابوسلمہ بھی تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ اُن کے ساتھ ہوتے تو اُن کے ساتھ (ذکر بھی) ہوتے۔

شرح:

علامہ لیاقت علی رضوی تحریر کرتے ہیں:

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

خواہ قلیل یا کثیر۔ غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مسئلہ : مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے۔

غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کُل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں، مسافروں کے لئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کا۔

اس دن سے روز بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے

۳۲۵۷- اخرجه الترمذي (۳/۶۵۲) كتاب: الاحكام' باب: ما جاء في العجماء جرحها جبار' الحديث (۱۳۷۷) و النسائي (۵/۴۴) و ابن ماجه (۲/۸۹۱) كتاب: الديات' باب: الجبار' الحديث (۲۶۷۳) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري' به- واخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۴/۴۶) رقم (۲۳۲۶) من طريق ابن جريج عن الزهري به- و سياتي عن ابي سلمة و سعيد عن ابي هريرة-

انہیں ہزیمت دی ان میں سے ستّر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ (خزائن العرفان، الانفال ۴۱)

جو مال غنیمت کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اس میں پانچواں حصہ خدا کی نیاز ہے، جس کو خدا کی نیابت کے طور پر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام وصول کر کے پانچ جگہ خرچ کر سکتے ہیں۔ اپنی ذات پر اپنے ان قرابت داروں (بنی ہاشم و بنی المطلب) پر جنہوں نے قدیم سے خدا کے کام میں آپ کی نصرت و امداد کی اور اسلام کی خاطر یا محض قرابت کی سبب سے آپ کا ساتھ دیا اور مدزکوۃ وغیرہ سے لینا ان کے لیے حرام ہوا۔ یتیموں پر، حاجت مند مسلمانوں پر، مسافروں پر۔ پھر غنیمت میں جو چار حصے باقی رہے، وہ لشکر پر تقسیم کیے جائیں۔ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خمس کے پانچ مصارف میں سے "حنفیہ " کے نزدیک صرف تین اخیر کے باقی رہ گئے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خرچ نہیں رہا اور نہ اہل قرابت کا وہ حصّہ رہا جو ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت قدیمہ کی بناء پر ملتا تھا البتہ مساکین اور حاجت مندوں کا جو حصہ ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار مساکین اور اہل حاجت کو مقدم رکھا جانا چاہیے۔ بعض علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امیر المومنین کو اپنے مصارف کے لیے خمس الخمس ملنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔ بعض روایات میں ہے کہ جب "غنیمت "میں سے خمس (اللہ کے نام کا پانچواں حصہ) نکالا جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول اس کا کچھ حصہ بیت اللہ (کعبہ) کے لیے نکالتے تھے۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جہاں سے کعبہ بعید ہے، وہاں مساجد کے لیے نکالنا چاہیے۔

شیخ نظام الدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کردیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دوگنا پائے گا یعنی ایک اس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردارِ لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اوتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو ان کی سبب سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الجہاد)

(شرح ہدایہ: از علامہ لیاقت علی رضوی، جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 120)

3258- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3259- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ

۳۲۵۸- اخرجه البخاري في صحيحه (۴/ ۱۳۴) كتاب : الزكاة، باب: في الركاة الخمس، الحديث (۱۴۹۹)، و في (۱۴/ ۲۵۰) كتاب: الديات، باب: المعدن جبار و البئر جبار، الحديث (۶۹۱۲)- و مسلم في صحيحه (۱۷۱۰)، و ابو داود (۳۰۸۵)، و النسائي (۵/ ۴۵)، و الترمذي (۶۴۲)، و الدارمي (۱/ ۳۳۱)، و احمد (۲/ ۲۳۹، ۲۵۴، ۲۷۴، ۲۸۵، ۴۱۵، ۴۷۵، ۴۹۵، ۵۰۱)، و الطيالسي (۲۳۰۵)، و الحميدي (۱۰۷۹)، و ابن الجارود في المنتقى (۳۷۳)، و البيهقي في السنن (۴/ ۱۵۵) من طريق سعيد بن المسيب، و ابي سلمة...... به- قال الترمذي: (حسن صحيح)- اه-

۳۲۵۹- راجع الذي قبله-

ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنِىْ سَلاَمَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ . وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . اِلَّا اَنَّ الزُّبَيْدِيَّ وَجَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ لَمْ يَذْكُرَا اَبَا سَلَمَةَ فِى الْاِسْنَادِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زبیدی اور جعفر بن برقان نے اس کی سند میں ابوسلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3260 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيْمَةُ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِىْ اِسْنَادِهٖ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرَ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''الجبار'' کا مطلب ہے: اُس کا خون رائیگاں جائے گا۔ اور لفظ ''العجماء'' کا مطلب جانور ہے۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یونس بن یزید کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے اس کی سند میں عبیداللہ بن عبداللہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

۳۲۶۰-اخرجه مسلم في صحيحه (۱۳۳۵/۳) كتاب: الحدود' باب: جرح العجماء و المعدن و البئر جبار' الحديث (۱۷۱۰): حدثني ابو الطاهر و حرملة و النسائي (۴۵/۵) قال: اخبرنا يونس بن عبد الاعلى' ثلاثتهم - ابو الطاهر و حرملة' و يونس - عن ابن وهب به-

3261- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلُ جُبَارٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا' رائیگاں جائے گا۔

3262- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . لَمْ يُتَابِعْ سُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ عَلٰى قَوْلِهِ الرِّجْلُ جُبَارٌ . وَهُوَ وَهَمٌ لِاَنَّ الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ قَدَّمْنَا اَحَادِيْثَهُمْ خَالَفُوْهُ فَلَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيْهِ الرِّجْلُ جُبَارٌ . وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا رائیگاں جائے گا۔

3263- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ جُبَارٌ . قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ لَا اُرَاهُ اِلَّا وَهَمًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آگ میں جل کر مرنا رائیگاں جائے گا۔

3264- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ فِىْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِى النَّارُ جُبَارٌ . لَيْسَ بِشَىْءٍ لَمْ يَكُنْ فِى الْكُتُبِ بَاطِلٌ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ .

۳۲۶۱- اخرجه ابو داود (۱۹٦/٤) كتاب: السنة باب: في الدابة تنفح برجلها' الحديث (٤٥۹۲) و النسائي في الكبرى كما في تحفة الاشراف (۱۰/رقم ۱۳۱۲۰) و البيهقي (۳٤۳/۸) و الطبراني في الصغير ص (۱۵۳): من طريق سفيان بن حسين......به-وقال الطبراني: (لم يروه عن الزهري الا سفيان بن حسين)- قال الالباني في الارواء (۳٦۲/۵): و هو ضعيف في الزهري-قال الزيلعي في نصب الراية (۳۸۷/٤): (وقال الخطابي: تكلم الناس في هذا الحديث- و قيل: انه غير محفوظ- و سفيان بن حسين ابو محمد السلمي الواسطي استشهد به البخاري' و اخرج له مسلم في (المقدمة) و لم يحتج به و احد منهما' و فيه مقال)- اه-

۳۲٦۲- راجع الذي قبله-

۳۲٦۳- اخرجه ابو داود (۱۹۷/٤) كتاب: السنة' باب: في النار تعدى' الحديث (٤۵۹٤) و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف رقم (۱٤٦۹۹) و ابن ماجه (۸۹۲/۲) كتاب: الديات' باب الجبار' الحديث (۲٦۷٦) و البيهقي (۳٤٤/۸) من طريق معمر عن همام' به-

☆☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت: ''آگ میں جل کر مرنا رائیگاں جائے گا'' کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ روایت درست نہیں ہے۔

3265- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُوْنَ النَّارَ النِّيرَ وَيَكْتُبُوْنَ الْبِيرَ يَعْنِىْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا لُقِّنَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالنَّارُ جُبَارٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' جس میں کچھ لفظی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

3266- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ .

☆☆ ہزیل روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' جانور (کے مارنے کے نتیجہ میں آدمی کا مر جانا) رائیگاں جائے گا (جانور کے) پاؤں (مارنے سے) مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3267- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِىُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ- اَظُنُّهُ مَرْفُوْعًا- قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

٣٢٦٤-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٤/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها ' باب: علة الحديث الذي روي فيه: (النار جبار)- اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد' انبا ابو عمرو بن السماك' ثنا حنبل بن اسحاق' به-

٣٢٦٥-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٥/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها' باب: علة الحديث الذي روي فيه: (النار جبار) من طريق الدارقطني' به-

٣٢٦٦-اخرجه البيهقي في السنن (٣٤٤/٨) كتاب: الاشربة و الحد فيها باب: الدابة تنفح برجلها من طريق الدارقطني' به- وقال : هذا مرسل لا تقوم به حجة' و اخرجه قيس بن الربيع موصولاً بذكر عبد الله بن مسعود فيه- قال و قيس لا يحتج به)- اه- و هزيل: هو بن شراحبيل الازدي؛ قال ابن الاثير في (اسد الغابة) (ت ٥٣٧١-بتحقيقنا): (من تابعي اهل الكوفة قيل: ادرك الجاهلية)- قال ابن حجر في الاصابة (٩٠٧٠/٥): (له رواية عن ابي ذر و ابن مسعود و عثمان و علي و طلحة و سعد بن ابي وقاص و قيس بن سعد بن عبادة......وثقه الدارقطني- و قال العجلي: يعد من اصحاب عبد الله بن مسعود)- اه-

٣٢٦٧-فيه عبد الرحمن بن ثروان قال الحافظ في التقريب (ت ٣٨٤٧): (صدوق ربما خالف)- اه-و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (١٠٦/١٠) رقم (١٠٠٣٩): حدثنا اسحاق بن داود الصواف ثنا يحيى بن غيلان' ثنا عبد الله بن بزيع عن الحسن بن عمارة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:(العجماء جبار' و المعدن جبار' و السائمة جبار' و في الركاز الخمس)- اه- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (٨١/٣): (فيه عبد الله بن بزيع' و هو ضعيف)- اه-

☆☆ ہزیل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر ہی اسے نقل کیا ہے۔ جانور (کے مارنے کے نتیجہ میں آدمی کا مرجانا) رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا (جانور کے) پاؤں (مارنے) کے نتیجے میں مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3268- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّابَّةُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ اٰدَمَ قَوْلَهُ الرِّجْلُ جُبَارٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کا زخمی کرنا (یا اُس کے نتیجہ میں آدمی کا مرجانا) رائیگاں جائے گا' (جانور نے) پاؤں مارنے کے نتیجے میں مرنا رائیگاں جائے گا۔ کنوئیں میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں گر کر مرنا رائیگاں جائے گا اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3269- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّقَعَتْ فِىْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَ اَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ .خَالَفَهٗ وُهَيْبٌ وَّاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الزَّجَّاجُ عَنْ مَّعْمَرٍ فَلَمْ يَقُوْلَا عَنْ اَبِيْهِ .

☆☆ حرام بن محیصہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی کے باغ میں داخل ہوئی اور وہاں کچھ چیزوں کو نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا: اموال (یعنی زمین اور باغات) کی دن کے وقت حفاظت' اُن (باغات) کے مالکان کے ذمے ہے' اور جانوروں کی رات کے وقت حفاظت' اُن (جانوروں) کے مالکان کے ذمے ہے۔

وہیب اور ابومسعود زجاج نے معمر کے حوالے سے نقل کرنے میں کچھ اختلاف کیا ہے' اُنہوں نے اسے اُن کے والد کے حوالے سے منقول ذکر نہیں کیا۔

3270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

۳۲۶۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۳٤۳) كتاب: الاشربة' باب: الدابة تنفح برجلها من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: (كذا قال- اى: الدارقطني - و هو و هم' و لم يتابعه عليه احد عن شعبة: وقد روى هذا الحديث عن شعبة محمد بن جعفر غندر' و هو الحكم في حديث شعبة و معاذ بن معاذ العنبري و مسلم بن ابراهيم و ابو عمر الحوضي و غيرهم دون هذه الزيادة- و كذلك اخرجه الربيع ابن مسلم عن محمد بن زياد دون هذه الزيادة)- اه-

۳۲٦۹- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۸۲) رقم (۱۸٤۳۷) و من طريقه احمد في المسند (٥/ ٤۳٦) و ابو داود (۳٥٦۹) و ابن حبان في صحيحه (۱۳/ ۳٥٤) رقم (٦۰۰۸) و البيهقي (۸/ ۳٤۳)- قال ابن التركماني في الجوهر النقي (۸/ ۳٤۳- على هامش السنن الكبرى): (و ذكر ابن عبد البر بسنده عن ابي داود قال: لم يتابع احد عبد الرزاق على قوله في هذا الحديث- (عن ابيه)- و قال ابو عمر - اي ابن عبد البر -: انكروا عليه قوله فيه: (عن ابيه)- وقال ابن حزم: هو مرسل' اخرجه الزهري عن حرام بن سعد بن محيصة عن ابيه)- اه-

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي مَا اَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ .قَالَ يُوْنُسُ سَمِعَهُ الشَّافِعِيُّ مِنْ اَيُّوْبَ لِاَنَّهُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور وہاں نقصان پہنچایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: باغات کے مالکان دن کے وقت اُن کی حفاظت کے ذمے دار ہیں' جبکہ مویشیوں کے مالکان اُس بات کے ذمے دار ہوں گے جو اُن کے جانور رات کے وقت نقصان پہنچاتے ہیں۔

یونس بیان کرتے ہیں: شافعی نے اس روایت کو ایوب سے سنا ہے' لیکن اُنہوں نے اسے زہری کے حوالے سے' حرام کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3271- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ اَبِيهِ- اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا .فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حرام بن محیصہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی' اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

3272- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ وَغَيْرُهُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَاَفْسَدَتْ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .وَقَالَ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ .وَخَالَفَهُمَا الْفِرْيَابِيُّ وَاَيُّوْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فَقَالُوْا عَنْ حَرَامٍ اِنَّ الْبَرَاءَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ.

☆☆ حرام بن محیصہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن کی ایک اونٹنی تھی' اُس نے (کسی کے باغ کو) نقصان پہنچایا۔

اُس کے بعد اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

۳۲۷۰-اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲/۲۰۳) باب: ما اصابت البهائم في الليل و النهار- قال: حدثنا يونس به...... (عن حرام عن البراء) و لم يقل: (عن ابيه)-

۳۲۷۱-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/۱۰۷آ) رقم (۳۵۹): اخبرنا ايوب بن سويد' به- و من طريقه اخرجه المصنف هنا' و البيهقي في السنن (۸/۳٤۱) كتاب: الاشربة' باب: الضمان على البهائم- و اخرجه النسائي في الكبرى؛ كما في (التحفة) (۸/۳٦٦) و الحاكم في المستدرك (۲/٤۷-٤۸) من طريق محمد بن كثير عن الاوزاعي' به-

۳۲۷۲-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳٤۱) من طريق الدارقطني' به- و اما الرواية المرسلة' فاخرجها البيهقي في الكبرى (۸/۳٤۱) من رواية ابي المغيرة عن الاوزاعي' لكن الصواب عن الاوزاعي مرفوعاً- و قد اخرجه مالك في الموطا (۲/۷٤۷-۷٤۸) في الاقضية' باب: القضاء في الضواري و الحريسة' و من طريقه الشافعي في مسنده (۲/۱۰۷) رقم (۳۵۸) و البيهقي في السنن (۸/۳٤۱) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/۲۰۳): عن الزهري' به مرسلاً-

یہاں راوی نے حرام کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔
فریابی، ایوب بن خالد اور دیگر محدثین نے امام اوزاعی کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے، ان حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حرام بیان فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی تھی۔

3273- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ نَاقَةً لِاٰلِ الْبَرَاءِ اَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حِفْظَ الثِّمَارِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَضَمَّنَ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ مَا اَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ.

☆☆ حرام بن محیصہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کے خاندان کی اونٹنی نے کسی چیز کو نقصان پہنچایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: پھلوں (یعنی باغات اور پیداوار) کی دن کی وقت حفاظت کرنا اُن کے مالکان کے ذمہ ہے اور مویشیوں کے مالکان اُس چیز کا تاوان ادا کریں گے جو نقصان وہ مویشی رات کے وقت کسی چیز کو پہنچاتے ہیں۔

3274- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ حَرَامٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ نَاقَةً لَهُمْ .

☆☆ حرام بن محیصہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن لوگوں کی اونٹنی۔

3275- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَصْحَابِهَا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَاللَّيْثُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَعُقَيْلٌ وَشُعَيْبٌ وَمَعْمَرٌ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامٍ جَمِيْعًا اِنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ . وَقَالَ قَتَادَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحْدَهٗ . وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ نَاقَةً

۳۲۷۳- اخرجه ابن ماجه رقم (۲۳۳۲) و النسائي في الكبرى، كما في (التحفة) رقم (۱۷۵۳) و البيهقي في السنن (۸/ ۳۴۱) من طريق عبد الله بن عيسى عن الزهري، به-وعبد الله بن عيسى ثقة محتج به في الصحيحين - قال الالباني في الصحيحة رقم (۲۳۸): (وعبد الله بن عيسى: هو ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى و هو ثقة محتج به في الصحيحين، فهي متابعة قوية للاوزاعي على وصله: فصح بذلك الحديث، ولا يضره ارسال من ارسله: لان زيادة الثقة مقبولة، فكيف اذا كانا ثقتين، و قد قال الحاكم: عقب رواية الاوزاعي: (صحيح الاسناد على خلاف فيه بين معمر و الاوزاعي) و وافقه الذهبي: كذا قالا - و خلاف معمر مما لا يلتفت اليه: لمخالفته لروايات جميع الثقات في قوله: (عن ابيه) على انه لم يتفقوا عليه في ذلك كما سبق، فلو انهما اشارا الى خلاف مالك و الليث و ابن عيينة في وصله، لكان اقرب الى الصواب، ولو ان هذا لا يعل به الحديث لثبوته موصولاً من طريق الثقتين: كما تقدم)- اه-

۳۲۷۴- راجع الذي قبله- ۳۲۷۵- راجع الذي قبله-

لِلْبَرَاءِ .قَالَهُ حَجَّاجٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ .

☆☆ حرام بن سعد بن محیصہ نقل کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور وہاں (پیداوار کو) نقصان پہنچایا' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: باغات کی دن کے وقت حفاظت کرنا اُن کے مالکان کے ذمہ ہے اور مویشی رات کے وقت جو نقصان پہنچاتے ہیں' اُس کا تاوان ادا کرنا اُن مویشیوں کے مالکان کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3276- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ عِنْدَهُ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ وَحَثَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ التُّرَابَ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِسَكْرَانَ قَالَ فَتَوَخَّى الَّذِي كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ أَرْبَعِينَ .قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَ أَرْسَلَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى عُمَرَ- قَالَ- فَأَتَيْتُهُ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَهُمْ مَعَهُ مُتَّكِئُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوا فِي الْخَمْرِ وَتَحَاقَرُوا الْعُقُوبَةَ فِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ .فَقَالَ عَلِيٌّ نُرَاهُ إِذَا سَكِرَ هَذٰى وَإِذَا هَذٰى افْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُونَ .فَقَالَ عُمَرُ أَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ .قَالَ فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ .قَالَ وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيفِ الَّذِي كَانَتْ مِنْهُ الزَّلَّةُ ضَرَبَهُ أَرْبَعِينَ قَالَ وَجَلَدَ عُثْمَانُ أَيْضًا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جائے قیام کے بارے میں دریافت کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نشے میں مدہوش ایک شخص کو لایا گیا تو آپ کے حکم کے تحت آپ کے آس پاس موجود لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اس شخص کی پٹائی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس پر مٹی پھینکی۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے عہدِ خلافت میں اُن کے سامنے) ایک مدہوش شخص کو لایا گیا تو اُنہوں نے اسے سزا دیتے ہوئے' چالیس (کوڑے) لگوائے۔

۳۲۷۶- اخرجه البيهقي في السنن (۳۲۰/۸) كتاب الاشربة و الحدفيها' باب: ما جاء في عدد حد الخمر: من طريق الدارقطني' به- و الحديث اخرجه احمد (۸۸/۴' ۳۵۰' ۳۵۱)' و ابو داود رقم (۴۴۸۷' ۴۴۸۹)' و النسائي في الكبرى (۲۵۱/۳) رقم (۵۲۸۱)' والبيهقي في الكبرى (۳۲۰/۸) من طريق اسامة بن زيد' به- و راجع الذي قبله-

ابن وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' وہ کہتے ہیں: جب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو اُس وقت اُن کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ یہ سب لوگ مسجد میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' میں نے کہا: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' اُنہوں نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ گزارش کی ہے: لوگ شراب زیادہ پینے لگ گئے ہیں اور وہ اس کی سزا کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرات یہاں تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں' تم ان سے اس بارے میں دریافت کرو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ خیال ہے جب (شراب پینے والا شخص) مدہوش ہوگا' تو ہذیان بکے گا اور ہذیان بکے گا' تو افتراء (زنا کا جھوٹا الزام) لگائے گا اور افتراء کی سزا اسّی کوڑے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے جو کہا ہے' وہ اپنے صاحب (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) تک پہنچا دینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (شراب پینے کی سزا میں) اسّی کوڑے لگوائے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسّی کوڑے لگوائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی کمزور شخص کو لایا جاتا جس نے یہ جرم کیا ہوتا' تو وہ اُسے چالیس کوڑے لگواتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی (کسی کو) اسّی اور (کسی کو) چالیس کوڑے لگواتے تھے۔

3277- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3278- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3279- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

۳۲۷۷-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۲۰) من طريق الدارقطني' به' و اخرجه ابو داود في الحدود (٤/١٦٥) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (٤٤٨٩) عن الحسن بن علي ' ثنا عثمان بن عمر' به-وقال ابو داود: (ادخل عقيل بن خالد بين الزهري و بين ابن الازهر في هذا الحديث: عبد الله ابن عبد الرحمن بن الازهر عن ابيه)- اه-

۳۲۷۸-اخرجه البيهقي في سننه (۸/۳۲۰) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود في الحدود (٤/١٦٤) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (٤٤٨٧) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۳/۱۵۵-۱۵٦) و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۲۹۲): اخبرنا معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن ازهر' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۱۹) و اخرجه الحميدي (۸۹۷) و احمد (٤/٨٨' ٣٥٠' ٣٥١) من طريق معمر' به-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلَيْهِ . فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اس کی پٹائی کرو! تو لوگ اُٹھے اور اُنہوں نے اپنے جوتوں کے ذریعہ اُس کی پٹائی کی۔

3280- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ قَرَاْتُ فِيْ كِتَابِ خَالِيْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَارِبٍ وَّهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَبِمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى قَالَ لَهُمُ ارْفَعُوْهُ . فَرَفَعُوْهُ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلْكَ سُنَّةٌ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ اَرْبَعِيْنَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ فِيْ اٰخِرِ وِلَايَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ جَمِيْعًا ثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْجَلْدَ ثَمَانِيْنَ.

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ''حنین'' میں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے چہرے پر مٹی پھینکی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے جوتوں اور ہاتھ میں جو بھی چیز موجود ہے' اُس کے ذریعہ اُس شخص کی پٹائی کریں' یہاں تک کہ (کچھ دیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: اب بس کرو! تو وہ لوگ رک گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک (شرابی کو سزا دینے کا) یہی طریقہ رہا' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے کی سزا میں چالیس کوڑے لگوائے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت کے ابتدائی حصہ میں چالیس کوڑے لگوائے اور آخری حصہ میں اسّی کوڑے لگوانا شروع کر دیئے' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) دونوں طرح کی سزا دی' لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) اسّی کوڑوں کی سزا کو برقرار رکھا۔

3281- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقِ بْنِ دِيْنَارٍ بِمِصْرَ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

۳۲۷۹- اخرجه النسائي في الكبرى؛ كما في التحفة (۱۹۲/۷) من طريق ابي سلمة، و محمد ابن ابراهيم التيمي عن عبد الرحمن بن ازهر، به- و سبق تخريجه من طريق الزهري-

۳۲۸۰- اخرجه ابو داود في الحدود (۴/ ۱۶۴-۱۶۵) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (۴۴۸۸) و النسائي في الكبرى، كما في النكت الظراف بحاشية التحفة (۱۹۱/۷) عن احمد بن عمرو بن السرح، به- وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۴۴۶-۴۴۷) (۱۳۴۴) من طريق اسامة ابن زيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن ازهر، به- و نقل عن ابيه و ابي زرعة قالا: (لم يسمع الزهري هذا الحديث من عبد الرحمن بن ازهر، بينهما عبد الله بن عبد الرحمن بن ازهر- قلت لهما: من يدخل بينهما ابن عبد الرحمن بن الزهر؟ قالا: عقيل بن خالد)- اه-

جَارِيَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَتْ مِنْ زِنًا قَالَ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَاِذَا هِىَ لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ قَالَ فَاِذَا طَهُرَتْ فَاَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ . وَقَالَ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ . اَيْمَانُكُمْ . تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ وَاَبُوْ وَكِيْعٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز نے زنا کے نتیجہ میں بچے کو جنم دیا'
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں اُس پر حد جاری کروں' اُس کنیز کی حالت یہ تھی ابھی اُس کا نفاس ختم نہیں ہوا تھا اور وہ پاک نہیں ہوئی تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابھی اس کا نفاس ختم نہیں ہوا اور یہ پاک نہیں ہوئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہ پاک ہو جائے' تو اس پر حد جاری کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اپنے زیرِ ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) پر حد قائم کرو!

شعبہ' اسرائیل' شریک' ابراہیم بن طہمان اور ابو وکیع نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

3282- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّىُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاضْرِبُوْا اَرِقَّاءَ كُمْ اِذَا زَنَوْا مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ فَاِنَّ وَلِيْدَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغَتْ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَضْرِبَهَا- قَالَ- فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِىَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِالنِّفَاسِ فَخَشِيْتُ اَنْ تَمُوْتَ اِنْ اَنَا ضَرَبْتُهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَمُوْتَ اِنْ اَنَا ضَرَبْتُهَا فَاَدَعُهَا حَتّٰى تَبْرَاَ ثُمَّ اَضْرِبُهَا قَالَ اَحْسَنْتَ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اور تمہارے غلام یا کنیزیں' اگر زنا کا ارتکاب کریں تو اُن کو (کوڑے) مارو' خواہ وہ محصن ہوں یا محصن نہ ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز نے اس جرم کا ارتکاب کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا: میں اُسے (کوڑے) ماروں' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اُس کنیز کے پاس آیا تو اُس کے نفاس (یعنی بچے کو جنم دینے) کو

۳۲۸۱—اخرجه الشافعي في الام (۱۳۵/٦) باب: ما جاء في حد الرجل امته اذا زنت' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۳٤۱/۱۲) باب: حد الرجل امته اذا زنت (٦٩٣٦) و اخرجه احمد (۹٥/۱) والنسائي في الرجم من الكبرى: كما في التحفة (٤٤٨/۷) من طرق عن سفيان' به- واخرجه الشافعي في الموضع السابق' و ابو داود في الحدود (۱٦۰/٤) باب: في اقامة الحد على المريض (٤٤۷۳) من طريق اسرائيل عن عبد الاعلى' به- و اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (٤٤٨/۷) من طريق شعبة و ابي الاحوص' كلاهما عن عبد الاعلى' به-

۳۲۸۲—اخرجه مسلم في الحدود (۱۳۳۰/۳) باب: تاخير الحد عن النفساء (۱۷۰٥) و الترمذي في الحدود (۳۷/٤) باب: ما جاء في اقامة الحد على الاماء (۱٤٤۱) من طريق ابي داود الطيالسي' حدثنا زائدة......به- و اخرجه مسلم في الحدود (۱۳۳۰/۳) باب: تاخير الحد عن النفساء (۱۷۰٥) من طريق اسرائيل عن السدي' به- و زاد في الحديث: (اتركها حتى تماثل)-وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' و السدي اسمه: اسماعيل بن عبد الرحمن' و هو من التابعين' قد سمع من انس بن مالك' ورای حسين بن علي بن ابي طالب' رضي الله عنه)- اه-

زیادہ وقت نہیں گزرا تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا اگر میں نے اُسے (کوڑے) مارے تو وہ مر جائے گی۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں نے اُسے مارا تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مر جائے گی' میں نے اُسے رہنے دیا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی' پھر اُسے (کوڑے) ماروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔

3283- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فَوَدَعْتُهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ وَتَشْتَدَّ .

☆☆ ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تو میں نے اُس کنیز کو چھوڑ دیا جب تک وہ ٹھیک اور صحت یاب نہیں ہو جاتی۔

3284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا فَاِنْ عَادَتْ فِی الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ اَوْ بِضَفِيْرٍ مِّنْ شَعَرٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو آدمی اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ پھر اس جرم کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے لگائے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اُسے فروخت کر دے' خواہ (جانور کے) بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض کر دے (یہاں راوی کو شک ہے رسّی کیلئے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟ ''حبل'' یا ''ضفیر'')۔

3285- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۲۸۳—اخرجه مسلم في الحدود (۳/۱۳۳۰) باب: تاخير الحد من النفساء (۱۷۰۵) من طريق يحيى بن آدم' حدثنا اسرائيل' به-

۳۲۸۴—اخرجه البخاري في صحيحه رقم (۲۱۵۲) (۲۲۳٤) (٦٨٣٩) و مسلم في صحيحه (۳/۱۳۳۰/۱۷۰۳) و ابو داود رقم (٤٤٧١) و النسائي في الكبرى؛ كما في تحفة الاشراف رقم (١٤٣١١) (١٤٣١٩) و احمد (٢/٢٢' ٤٢١' ٤٩٤) من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة' به- و سياتي من طريق سعيد عن ابي هريرة بعد حديث-

۳۲۸۵—راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3286- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ الرَّمَادِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ الْمَيْمُوْنِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُوْلُوْا عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں اُنہوں نے یہ بیان نہیں دیا کہ اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

3287- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3288- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3289- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنْ عَادَتِ الرَّابِعَةَ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ لْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اُسے (کوڑے) مارے' زبانی طور پر بُرا نہ کہے' اگر وہ دوبارہ ایسا کرے' تو پھر ایسا ہی کرے' اگر وہ پھر ایسا کرے' تو وہ شخص بھی ایسا ہی کرے' اگر وہ کنیز چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اُسے (کوڑے) مارے اور پھر اُسے فروخت کر دے' خواہ بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض

۳۲۸۶- اخرجه مسلم في صحيحه (۳۱/ ۱۷۰۳) و ابو داود (۴۴۷۰) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۲۹۵۳) (۱۲۹۷۹) (۱۲۹۸۵) (۱۳۰۵۲) من طرق عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة' به ليس فيه: (عن ابيه)-

۳۲۸۷- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷/ ۳۹۲) رقم (۱۳۵۹۷) عن عبيد الله بن عمر' به-

۳۲۸۸- راجع الذي قبله-

۳۲۸۹- اما رواية سعيد عن ابيه عن ابي هريرة فقد تقدمت- و اما رواية ابن اسحاق حدثني محمد بن مسلم...... الخ: فاخرجها مالك في الموطا (۲/ ۸۲۶) و البخاري (۲۱۵۳) (۶۸۳۷) و مسلم رقم (۱۷۰۴) و ابو داود (۴۴۶۹) و علقه الترمذي (۱۴۳۳) و ابن ماجه (۲۵۶۵) و الدارمي (۲/ ۱۰۱) و احمد (۴/ ۱۱۶، ۱۱۷) و الطيالسي (۲۵۱۳، ۱۳۳۴) و الحميدي (۸۱۲) و ابن الجارود (۸۲۱) و ابن حبان في صحيحه (۴۴۴۴) والبيهقي (۸/ ۲۴۲) من طريق عبيد الله' به- و اخرجه الطيالسي (۹۵۲) عن زيد بن خالد وحده و قد تقدم تخريجه من طريق ابي هريرة وحده-

میں (فروخت) کرے۔

3290- وَعَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ سَمْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَايُثَرِّبْ عَلَيْهَا . حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ مِّنْ شَعَرٍ . وَالضَّفِيْرُ هُوَ الْحَبْلُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اُس کا زنا ثابت ہو جائے' تو وہ شخص اُس کنیز کو حد کے طور پر کوڑے مارے' لیکن زبانی طور پر اُسے بُرا نہ کہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ اُسے فروخت کر دے' خواہ بالوں سے بنی ہوئی رسّی کے عوض میں (فروخت) کرے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ضفیر'' سے مراد رسّی ہے۔

3291- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلَوْ بِنَقِيْضٍ مِّنْ شَعَرٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''وَلَوْ بِنَقِيْضٍ مِّنْ شَعَرٍ'' (یہاں ''نقیض'' کا مطلب بھی رسّی ہے)۔

3292- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نُذَيْرٍ اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْاَمَةِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ لِعَانٌ وَّلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ . عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الْوَقَّاصِىُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کے لوگوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا' آزاد مرد (شوہر ہو) اور کنیز (بیوی ہو' تو ان کے درمیان لعان

۳۲۹۰- تقدم تخریجه-

۳۲۹۱- تقدم-

۳۲۹۲- اخرجه البيهقي في الكبرى في اللعان (۷/ ۳۹۷) باب: من يلاعن من الازواج ومن لا يلاعن' من طريق عثمان بن عبد الرحمن الزهري' به-

نہیں ہوگا)' آزاد عورت (بیوی ہو) اور غلام (شوہر ہو تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا)' مسلمان (شوہر) اور یہودی (بیوی)' مسلمان (شوہر) اور عیسائی (بیوی) کے درمیان بھی لعان نہیں ہوگا۔

عثمان بن عبدالرحمٰن نامی راوی وقاصی ہیں اور متروک الحدیث ہیں۔

شرح:

لعان کا بنیادی اصول

صاحبِ ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور دونوں میاں بیوی گواہی دینے کے اہل ہوں اور عورت بھی ایسی ہو' اگر کوئی شخص اس پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے تو اس پر حد قذف جاری ہو سکتی ہو' یا شوہر اس عورت کے بچے کے نسب کی نفی کر دے' اور عورت اس بات پر حد قذف ہونے کا مطالبہ کر دے' تو مرد پر لعان کرنا لازم ہوگا۔

اصل یہ ہے: ہمارے نزدیک لعان ایسی گواہی ہے جس کو قسم کے ذریعے مؤکد کیا جاتا ہے اور جس کے ساتھ لعنت ملی ہوئی ہوتی ہے اور یہ حد قذف کے قائم مقام ہوگی۔ شوہر کے حق میں' اور عورت کے حق میں زنا کی حد کے قائم مقام ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہو''۔

استثناء صرف جنس میں سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو ان میں سے کسی ایک شخص کی گواہی' اللہ تعالیٰ کے نام کی' چار گواہیوں کے برابر ہوگی''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے: گواہی بھی ہوگی اور یمین (قسم) بھی ہوگی' تو ہم یہ کہیں گے: لعان کا رکن گواہی ہے' جسے قسم کے ذریعے مؤکد کیا گیا ہے' پھر مرد کی طرف میں' اس رکن کے ساتھ لعنت کو شامل کیا گیا ہے' اگر وہ جھوٹا ہو اور یہ شوہر کے حق میں حد قذف کے قائم مقام ہوگی' اور عورت کی طرف میں غضب کو شامل کیا گیا ہے' جو حد زنا کے قائم مقام ہوگا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی' تو ہم یہ کہیں گے: یہ بات ضروری ہے' دونوں میاں بیوی شہادت کے اہل ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے: اس کے بارے میں رکن شہادت ہے اور یہ بھی ضروری ہے' وہ عورت ایسی ہو کہ اس پر پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے پر حد قذف جاری ہو سکتی ہو اس کی وجہ یہ ہے: یہ چیز مرد کے حق میں حد قذف کے قائم مقام ہوگی' اس لئے عورت کا محصنہ ہونا ضروری ہے۔

یہ بھی لازم ہے۔ بچے کی نفی کی گئی ہو' اس کی وجہ یہ ہے: جب مرد عورت کے بچے کی نفی کر دے گا' تو وہ اس پر زنا کا الزام لگانے والا شمار ہوگا' جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے اور یہاں یہ احتمال معتبر نہیں ہوگا' وہ بچہ کسی دوسرے کا ہو' اور شبہہ کے نتیجے میں وطی کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔

یہ بالکل اسی طرح ہے: جیسے کوئی اجنبی اس کے باپ کے معروف نسب کا انکار کر دے' اس کی وجہ یہ ہے: نسب میں اصل یہی ہے: فراش صحیح ہو' اور فاسد فراش کو اس کے ساتھ ملایا جائے گا۔ تو شوہر کا صحیح فراش کی نفی کرنا' تہمت (زنا کا الزام لگانے) کے مترادف ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے جسے (اس فراش صحیح) کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

لعان کرنے کے لئے بیوی کا مطالبہ کرنا شرط ہے' کیونکہ لعان کروانا عورت کا حق ہے' تو دوسرے حقوق کی طرح اس میں بھی مطالبہ کرنا اور دعویٰ کرنا ضروری ہوگا۔

اگر عورت کے مطالبہ کرنے پر' شوہر لعان کرنے سے انکار کر دے' تو حاکم وقت اسے قید کر دے گا' یہاں تک کہ وہ لعان کرے گا یا پھر یہ اقرار کرے گا' میرا دعویٰ جھوٹا تھا' تا کہ اس پر حد قذف جاری کی جا سکے۔

اس کی وجہ یہ ہے: لعان کرنا شوہر پر لازم اور ضروری ہے اور مرد کو اس بات کو پورا کرنے کی قدرت بھی حاصل ہے' لہٰذا اسے قید کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس حق کو پورا کرے یا پھر اپنی بات کی تکذیب کرے' تا کہ جس بنیاد پر یہ حق لازم ہوا تھا' اسے ختم کیا جا سکے۔

اگر شوہر لعان کرتا ہے' تو عورت پر بھی لعان کرنا لازم ہوگا' کیونکہ نص کا تقاضا یہی ہے' البتہ لعان کا آغاز مرد کرے گا' کیونکہ دعویٰ اسی نے کیا ہے۔

اگر عورت لعان سے انکار کر دیتی ہے' تو حاکم اسے قید کر دے گا یہاں تک کہ وہ لعان کرے گی' یا پھر مرد کے دعوے کی تصدیق کر دے گی' کیونکہ لعان کرنا عورت پر لازم ہے اور یہ بھی اس کی ادائیگی پر قادر ہے' (انکار پر) عورت کو قید کیا جائے گا۔

اگر شوہر غلام ہو' یا اس پر حد قذف جاری ہو چکی ہو' اور وہ اپنی بیوی پر الزام لگائے' تو اس مرد پر ہی حد قذف جاری ہوگی' کیونکہ شوہر میں ایک ایسا سبب پایا جاتا ہے' جو لعان کے لئے رکاوٹ ہے' تو وہ اصل سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

اس کا حکم اس نص سے ثابت ہے: جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں' اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہو' تو انہیں اسی کوڑے لگائے جائیں گے' اور ان کی گواہی کبھی بھی قبول نہیں کی جائے گی' تو لعان دراصل اسی سزا کا قائم مقام ہے۔

اگر شوہر گواہی دینے کا اہل ہو مگر اس کی بیوی کنیز ہو یا کافر ہو یا اس پر حد قذف جاری ہو چکی ہو' یا وہ ان عورتوں میں سے ہو جن پر الزام لگانے پر سزا نہیں دی جاتی جیسے وہ نابالغ ہو پاگل ہو' یا فاحشہ عورت ہو' تو عورت پر نہ حد جاری ہوگی نہ لعان کرنا لازم ہوگا' کیونکہ عورت شہادت کی اہلیت نہیں رکھتی ہے کیونکہ وہ محصنہ نہیں ہے' تو اب چونکہ لعان میں رکاوٹ عورت کی طرف سے ہے' اس لئے مرد سے حد ساقط ہو جائے گی۔ جیسے اس وقت ساقط ہو جاتی جب عورت مرد کی بات کی تصدیق کر دیتی۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''چار آدمی ایسے ہیں جن کے بیویوں اور ان کے درمیان لعان نہیں ہو سکتا (بیوی) یہودی ہو یا عیسائی ہو (اور اس کا شوہر) مسلمان ہو (بیوی) کنیز ہو جس کا شوہر آزاد شخص ہو' (بیوی) آزاد عورت ہو (جس کا شوہر غلام ہو)

اگر میاں بیوی دونوں پر پہلے حد قذف جاری ہو چکی ہو' تو مرد پر حد لازم آئے گی' کیونکہ یہاں لعان میں رکاوٹ اس مرد کی

وجہ سے آئے گی۔ کیونکہ وہی لعان کرنے کا اہل نہیں ہے۔(ہدایہ کتاب الطلاق باب لعان کا بیان)

3293- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ قُتَيْبَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمُ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ . وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ جِدًّا . وَتَابَعَهُ يَزِيْدُ بْنُ بَزِيْعٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَّهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا .

وَرُوِيَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَّهُمَا اِمَامَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کی خواتین (اور اُن کے شوہروں کے درمیان) لعان نہیں ہوگا' وہ عیسائی عورت جو مسلمان کی بیوی ہو' وہ یہودی عورت جو مسلمان کی بیوی ہو' وہ کنیز جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' وہ آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو۔

عثمان بن عطاء نامی راوی خراسانی ہیں اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہیں۔

یزید بن بزیع رملی نامی راوی نے اسے عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم یہ بھی ضعیف ہیں۔

یہ روایت امام اوزاعی اور ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے' یہ دونوں حضرات امام ہیں اور ان دونوں نے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے

۳۲۹۳- اخرجه ابن ماجه في الطلاق (۱/ ۶۷۰) باب: اللعان (۲۰۷۱) و البيهقي في اللعان (۷/ ۳۹۶-۳۹۷) باب: من يلاعن من الازواج و من لايلاعن' من طريق ابن عطاء' به- وقال البوصيري في (مصباح الزجاجة) (۲/ ۱۳۶): (هذا اسناد ضعيف: ابن عطاء اسمه: عثمان بن عطاء' متفق على تضعيفه)- اه- و اخرجه البيهقي في اللعان (۷/ ۳۹۶-۳۹۷) من طريق يزيد بن زريع عن عمرو بن شعيب' به- وقال الشافعي: (لا يثبت عن عمرو بن شعيب ولا عبد الله بن عمرو' ولا يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم الا رجل غلط): كما في الام (۵/ ۱۳۲) باب: الخلاف في اللعان' و نقل ذلك عنه البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۵-۳۹۶) و المعرفة (۱۱/ ۱۳۰) (۱۵۰۳۷)- وقال البيهقي في المعرفة (۱۱/ ۱۳۱) باب: اللعان (۱۵۰۴۰): (هذا حديث اخرجه عثمان بن عطاء' و يزيد بن زريع الرملي' عن عطاء الخراساني' عن عمرو بن شعيب' عن ابيه' عن جده' عن النبي صلى الله عليه وسلم ......) فذكره- ثم قال: (وعطاء الخراساني معروف بكثرة الغلط: كما قال الشافعي- و ابنه عثمان ضعيف جداً: قاله الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن عنه' و كذلك قاله غيره من حفاظ اهل الحديث)- و اخرجه عثمان الوقاصي عن عمرو بن شعيب' و هو متروك الحديث: ضعفه يحيى بن معين وغيره من الائمة- و اخرجه عباد بن مطر عن حماد بن عمرو عن زيد بن رفيع- و عباد بن مطر' و حماد بن عمرو' و زيد بن ربيع ضعفاء: قاله الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن عنه' و قاله ايضاً غيره من الائمة- قال الدارقطني: و روي عن ابن جريج و الاوزاعي -وهما امامان- عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قوله' لم يرفعاه الى النبي صلى الله عليه وسلم- قال البيهقي: و في ثبوته عن عبد الله موقوفاً ايضاً نظر: و ذلك لانه انما اخرجه عن ابن جريج والاوزاعي: عمر بن هارون' و ليس بالقوي- و اخرجه ايضاً يحيى بن ابي انيسة عن عمرو موقوفاً' و يحيى بن ابي انيسة: متروك' و نحن نحتج بروايات عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' اذا كان الراوي عنه ثقة' و انضم اليه ما يؤكده' و لم نجد لهذا الحديث طريقاً الى عمرو- و الله اعلم- و روي عن يحيى بن صالح الايلي باسناد آخر' و هو بذلك الاسناد باطل ليس له اصل)- اه- و انظر -ايضاً- نصب الراية (۳/ ۲۴۸)-

طور پر نقل نہیں کی۔

3294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِسَائِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَرْبَعٌ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِنَّ لِعَانٌ اَلْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ وَالْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (اور اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے: اُنہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔)

ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار طرح کی خواتین اور اُن کے شوہروں کے درمیان لعان نہیں ہوگا' وہ یہودی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو' وہ عیسائی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو' وہ آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو' وہ کنیز جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو۔

3295- حَدَّثَنَا الرُّهَاوِيُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ فَرْوَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ اَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيْدٍ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ وَّزَيْدُ بْنُ رُفَيْعٍ ضُعَفَاءُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید کو بھیجا (اس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے)۔

اس روایت کے راوی حماد بن عمرو' عمار بن مطر اور زید بن رفیع ضعیف ہیں۔

3296- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ يَزْعُمُ اَنَّ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ كَانَ

٣٢٩٤- اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٩٧/٧) كتاب: اللعان' باب: من يلاعن من الازواج و من لا يلاعن' من طريق الدارقطني' به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٣٩/٧) رقم (١٢٥٠٨): اخبرنا ابن جريج' به-قال البيهقي في المعرفة (١٣٢/١١) باب: اللعان (١٥٠٤٦) بعد ذكره لهذه الرواية: (وفي ثبوته عن عبد الله موقوفاً- ايضاً-نظر؛ وذلك لانه انما اخرجه عن ابن جريج و الاوزاعي' عمر ابن هارون' و ليس بالقوي)- اه-

٣٢٩٥- اخرجه البيهقي في الكبرى (٣٩٦/٧) من طريق عمار' به- و علقه من هذا الوجه في المعرفة (١٣٢/١١) (١٥٠٤٤) و نقل تضعيف الدارقطني لعمار و حماد و زيد-

٣٢٩٦- اخرجه البيهقي في السنن (٤١١/٧) كتاب: اللعان' باب: الرجل يقر بحبل امراته او بولدها مرة' فلا يكون له نفيه بعده: من طريق الدارقطني' به-و اخرجه عبد الرزاق (١٠٠/٧) رقم (١٢٣٧٤) عن المجالد عن الشعبي عن عمر قال: اذا اعترف بولده ساعة واحدة' ثم انكر بعد' لحق به-و اخرجه البيهقي في سننه (٤١١/٧-٤١٢) كتاب: اللعان' باب الرجل يقر بحبل امراته او بولدها مرة' فلا يكون له نفيه بعده: من طريق ابي معاوية عن مجالد بن سعيد' به- و مجالد ضعيف تقدم الكلام عليه غير مرة-

يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ لَهُ وَلَمْ يُطَلِّقْهَا الْعَبْدُ كَانَتْ تَحْتَ الْعَبْدِ وَقَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ اَنْكَرَ وَلَدًا مِّنِ امْرَاَةٍ وَّهُوَ فِيْ بَطْنِهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهٖ وَهُوَ فِيْ بَطْنِهَا حَتّٰى اِذَا وُلِدَ اَنْكَرَهُ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً لِفِرْيَتِهٖ عَلَيْهَا ثُمَّ اَلْحَقَ بِهٖ وَلَدَهَا .

☆☆ قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سو کوڑے لگوائے' جس نے اپنی ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی جو ایک غلام کی بیوی تھی اور اُس غلام نے اُسے طلاق نہیں دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں بھی فیصلہ دیا تھا: جس نے ایک عورت کے بچے (کا اپنی اولاد ہونے) کا پہلے انکار کیا' وہ بچہ اُس وقت اُس عورت کے پیٹ میں تھا' پھر اعتراف بھی کر لیا' وہ بچہ اُس وقت بھی اُس عورت کے پیٹ میں تھا' جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اُس شخص نے پھر اُس کا انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اس نے اس عورت پر جو الزام لگایا ہے اُس کی سزا میں (حدِ قذف کے طور پر) اسے اسّی کوڑے مارے جائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس بچے کا نسب اُس عورت کے ساتھ لاحق کر دیا۔

3297- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لَا اَجِدُ اَحَدًا يُّصِيْبُ حَدًّا اُقِيْمُهٗ عَلَيْهِ فَيَمُوْتُ فَاَرٰی اَنْ اَدِيَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيْهِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور میں اُس پر حد جاری کروں اور اس وجہ سے وہ مر جائے' تو میں یہ سمجھتا ہوں مجھے اُس کی دیت ادا کرنی ہوگی' سوائے اُس شخص کے' جس پر شراب پینے کی حد جاری ہوئی ہو' کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھی (باقاعدہ سزا) مقرر نہیں کی۔

3298- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِیْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الشُّرَّابَ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَيْدِیْ وَالنِّعَالِ وَبِالْعِصِیِّ حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُمْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَجْلِدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰی تُوُفِّیَ ثُمَّ كَانَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهٖ فَجَلَدَهُمْ كَذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰی اُتِیَ بِرَجُلٍ مِّنَ

۳۲۹۷- اخرجه احمد (۱/۱۳۵) و ابو يعلى (۳۳۶) و البخاري في الحدود (۱۲/۶۶) باب: الضرب بالجريد و النعال (۶۷۷۸) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۳۲) باب: حد الخمر (۳۹/۱۷۰۷) و ابو داود في الحدود (۴/۶۳۶) باب: اذا تتابع في شرب الخمر (۴۴۸۶) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۷/۴۳۸) و ابن ماجه في الحدود (۲/۸۵۸) باب: حد السكران (۲۵۶۹) و الطحاوي في شرح المعاني' باب: حد الخمر' و البيهقي في الكبرى (۸/۳۲۱) باب: الشارب يضرب زيادة على الاربعين' من طريق عمير بن سعيد' به-

۳۲۹۸- اخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۳۷۵-۳۷۶): اخبرنا ابو جعفر ابن جعفر محمد بن محمد ابن عبد الله البغدادي' ثنا يحيى بن عثمان بن صالح' ثنا سعيد بن كثير عفير...... به-واخرجه البيهقي في السنن (۸/۳۲۰) كتاب: الاشربة' باب: ما جاء في عدد حد الخمر من طريق سعيد بن عفير ايضاً- قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- اه-قال الذهبي: (صحيح سمعه منه سعيد بن عفير)- اه-

الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ وَقَدْ شَرِبَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُجْلَدَ فَقَالَ لِمَ تَجْلِدُنِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ - فَقَالَ عُمَرُ وَاَيُّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ اَنْ لَا اَجْلِدَكَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا) الْآيَةَ فَاَنَا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَا تَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ اُنْزِلْنَ عُذْرًا لِمَنْ صَبَرَ وَحُجَّةً عَلَى النَّاسِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) الْآيَةَ ثُمَّ قَرَاَ حَتّٰى اَنْفَذَ الْآيَةَ الْاُخْرٰى فَاِنْ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الْآيَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَهَاهُ اَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَدَقْتَ مَاذَا تَرَوْنَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِيْنَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں شراب پینے والوں کو ہاتھوں' جوتوں اور لاٹھیوں کے ذریعہ مارا جاتا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے زیادہ تعداد میں شراب پینے کے مقدمات پیش ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو چالیس کوڑے لگوائے' جب ان کا انتقال ہوگیا تو اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی (شراب پینے والوں کو) چالیس کوڑے لگوائے' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ''مہاجرینِ اوّلین'' سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کو لایا گیا جنہوں نے شراب پی تھی' اُنہیں کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا تو وہ بولے: آپ مجھے کیسے کوڑے مار سکتے ہیں' جبکہ آپ کے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم موجود ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا وہ حکم کہاں ملا ہے کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن پر اُس چیز کے حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا جو اُنہوں نے کھایا پیا''۔

(وہ صاحب بولے:) میں اُن لوگوں میں شامل ہوں جو ایمان لائے' اُنہوں نے نیک اعمال کیے' پرہیزگاری اختیار کی اور مؤمن ہوئے' پھر پرہیزگار رہے اور انہوں نے اچھائی کی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے جو اس نے کہا ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت گزرے ہوئے لوگوں کے عذر کے طور پر اور منافقین کے خلاف حجت کے طور پر نازل ہوئی تھیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا......"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دو آیات کو مکمل پڑھا اور بولے: اگر یہ اُن لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ نے تو انہیں شراب پینے سے منع کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے (پھر دوسرے لوگوں سے دریافت کیا:) آپ لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ (میں اسے کیا سزا دوں؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص شراب پیئے وہ مدہوش ہو جاتا ہے جب مدہوش ہو تو ہذیان بکتا ہے اور جب ہذیان بکتا ہے تو زنا کا جھوٹا الزام لگا سکتا ہے اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کو اسّی کوڑے مارے جاتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُن صاحب کو اسّی کوڑے لگائے گئے۔

3299- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنِيْ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ رَجُلًا وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ ۔

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جب اُنہوں نے اُس شخص کو (کوڑے) لگوائے جس سے شراب کی بُو آئی تھی۔

3300- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ شَرَابِ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کوڑے لگوائے اور مکمل حد (یعنی اسّی کوڑے لگوائے) اُس شخص سے اُنہیں شراب کی بو آئی تھی۔

3301- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنُ اَخِيْ حَزْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا مَرَّ بِجَارِيَةٍ عَلَيْهَا حُلِيٌّ لَهَا فَاَخَذَ حُلِيَّهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ بِئْرٍ فَاُخْرِجَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَقِيْلَ مَنْ قَتَلَكِ قَالَتْ فُلَانٌ الْيَهُوْدِيُّ فَانْطُلِقَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ فَاُمِرَ بِهِ فَقُتِلَ.

۳۲۹۹- اخرجه مالك في الموطا (۸٤۲/۲) كتاب: الاشربة' باب: الحد في الخمر' الحديث(۱) و من طريقه النسائي في السنن (۳۲٦/۸) كتاب: الاشربة' باب: ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر- عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد' به- و علقه البخاري في صحيحه (٦۲/۱۰) كتاب: الاشربة' باب: الباذق' و من نهى عن كل مسكر من الاشربة- قال الحافظ في تغليق التعليق (۳٦/٥): و اخرجه سعيد بن منصور عن ابن عيينة عن الزهري سمع السائب بن يزيد يقول: قال عمر على المنبر: ذكر لي ان عبيد الله بن عمر و اصحابه شربوا شراباً' و انا سائل عنه: فان كان يسكر حددتهم- قال سفيان: فاخبرني معمر عن الزهري عن السائب قال: فرايت عمر يحدهم)- اه- و انظر- ايضا- عمدة القاري (۱۸۲/۲۱)-

۳۳۰۰- راجع الذي قبله-

۳۳۰۱- اخرجه احمد (۱۹۳/۳): عن بهز' ثنا حماد' ثنا قتادة' به- و اخرجه احمد ايضاً (۱٦۳/۳): عن حسين' ثنا ابان عن قتادة' ثنا انس' به- و اخرجه احمد (۱۷۰/۳) و البخاري في الديات (٦۸۸٥) باب: قتل الرجل بالمراة' و النسائي في القسامة (۲۲/۸) باب: القود من الرجل للمراة من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی شخص ایک لڑکی کے پاس سے گزرا' اُس لڑکی نے کوئی زیور پہنا ہوا تھا' اُس نے (وہ زیور چھین کر لڑکی کو زخمی کر کے) ایک کنوئیں میں ڈال دیا' جب اُس لڑکی کو باہر نکالا گیا تو اُس میں زندگی کی رمق تھی' اُس سے دریافت کیا گیا: تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ اُس نے بتایا: فلاں یہودی نے' اُس یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' اُس نے (اپنے جرم کا) اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے بھی قتل کر دیا گیا۔

3302- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلَكِ فُلَانٌ . فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ . فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ قَالَتْ بِرَاْسِهَا اَىْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اُس کے زیورات (چھین کر) قتل کر دیا' اُس یہودی نے اُس لڑکی کو پتھر مار کر قتل کیا' جب اُس لڑکی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اُس میں زندگی کی رمق موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ اُس نے جواب میں سر کے اشارے کے ذریعہ کہا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ اُس نے جواب میں سر کے اشارے کے ذریعہ کہا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسری مرتبہ اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اُس نے سر کے اشارے کے ذریعہ جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (یہودی کا سر) دو پتھروں کے درمیان (رکھوا کر یعنی کچل کر) اُسے قتل کروا دیا۔

3303- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَاعْتَرَفَ الْيَهُوْدِيُّ.

۳۳۰۲-اخرجه احمد (۳/۱۷۱، ۲۰۳) و البخاري في الديات (٦٨٧٧) باب: اذا قتل بحجر او عصا' و (٦٨٧٩) باب: من اقاد بحجر او عصا' و مسلم في القسامة (١٦٧٢) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره' و ابو داود في الديات (٥٤٢٩) باب: يقاد من القاتل' و ابن ماجه في الديات (٢٦٦٦) باب: يقتاد من القاتل كما قتل' و البيهقي في الكبرى (٨/٤٢) من طريق عن شعبة' به-

۳۳۰۲-اخرجه احمد (۳/۱۸۳، ۲٦۹) و الدارمي (۲/۱۹۰) و البخاري في الخصومات (٢٤١٣) باب: ما يذكر في الاشخاص و الخصومة بين المسلم و اليهودي' و في الوصايا (٢٧٤٦) و في الديات (٦٨٧٦) و (٦٨٨٤) و مسلم في القسامة (١٦٧٢) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره' و ابو داود في الديات (٤٥٢٧) باب: يقاد من القاتل' و (٤٥٩٥) باب: القود بغير حديد' و الترمذي في الديات (١٣٩٤) باب: ما جاء فيمن رضخ راسه بصخرة' و النسائي في القسامة (٨/٢٢) باب: القود من الرجل للمراة' و بن ماجه في الديات (٢٦٦٥) باب: ما يقتاد من القاتل كما قتل' و ابن الجارود (٨٣٨) و البيهقي (٨/٤٢) و الطحاوي في المعاني (٣/١٩٠) من طرق عن همام بن يحيى' به-

وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' و العمل على هذا عند بعض اهل العلم' و هو قول احمد و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: لا قود الا بالسيف)- اه-

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم قتادہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس یہودی نے (اپنے جرم کا) اعتراف کیا تھا۔

3304- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى تَمَائِمَ لَهَا وَرَمٰى بِهَا فِىْ قَلِيْبٍ فَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو اُس کے ہار (چھین کر زخمی کر کے) ایک گڑھے میں پھینک دیا اور اُس لڑکی کا سر پتھر کے ذریعہ کچل دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: اس (یہودی) کو سنگسار کر کے مارا جائے! تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

3305- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً زَنَا فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ قَدْ كَانَ اُحْصِنَ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے حد کے طور پر کوڑے لگائے گئے' پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ شخص "محصن" ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کیا گیا۔

3306- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً زَنَا بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ اُحْصِنَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا تو

٣٣٠٤- اخرجه عبد الرزاق (١٠١٧١) و (١٨٣٣٣) و (١٨٥٢٥) و احمد (١٦٣/٣) و مسلم في القسامة (١٦٧٢/١٦) باب: ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره' و ابو داود في الديات (٤٥٢٨) باب: يقاد من القاتل' و الطحاوي في المعاني (١٨١/٣) من طريق معمر' به-

٣٣٠٥- اخرجه ابو داود في الحدود (١٤٩/٤) باب: رجم ماعز بن مالك (٤٤٣٨) و النسائي في الكبرى' كما في التحفة (٢٣٢/٢) عن قتيبة عن ابن وهب به مرفوعاً- وقال النسائي: (لا اعلم ان احدًا رفع هذا الحديث غير ابن وهب)- و اخرجه ابو داود في الحدود (١٤٩/٤) باب: رجم ماعز بن مالك' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (٢٣٢/٢) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج' باسناده موقوفاً- وقال النسائي: (هذا هو الصواب' و الذي قبله خطا)- اه-

٣٣٠٦- راجع ما قبله' و راجع: نصب الراية للزيلعي (٣٢٩/٢-٣٣٠)-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے حد کے طور پر کوڑے لگائے گئے' پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ شخص ''محصن'' ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کیا گیا۔

3307- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَنْدَةَ حَدَّثَنِيْ خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ فَتَخَطَّى النَّاسَ حَتّٰى اقْتَرَبَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ . قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ . فَانْتَهَرَهٗ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ . فَقَالَ اجْلِسْ . فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ . قَالَ وَمَا حَدُّكَ . قَالَ اَتَيْتُ امْرَاَةً حَرَامًا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ انْطَلِقُوْا بِهٖ فَاجْلِدُوْهُ . وَلَمْ يَكُنِ اللَّيْثِيُّ تَزَوَّجَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْلِدُ الَّتِيْ خَبَثَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِهٖ مَجْلُوْدًا . فَلَمَّا اُتِيَ بِهٖ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبَتُكَ . قَالَ فُلَانَةُ- لِامْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ بَكْرٍ- فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَدَعَاهَا فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُهٗ وَاِنِّيْ مِمَّا قَالَ لَبَرِيْئَةٌ اللّٰهُ عَلٰى مَا اَقُوْلُ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شُهَدَاؤُكَ عَلٰى اَنَّكَ خَبَثْتَ بِهَا فَاِنَّهَا تُنْكِرُ اَنْ تَكُوْنَ خَابَثْتَهَا فَاِنْ كَانَ لَكَ شُهَدَاءُ جَلَدْتُهَا وَاِلَّا جَلَدْتُكَ حَدَّ الْفِرْيَةِ . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيْ شُهَدَاءُ . فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' بنولیث بن بکر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص وہاں آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ڈانٹا تو وہ بیٹھ گیا' وہ پھر کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' وہ پھر تیسری مرتبہ کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر حد جاری کریں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کون سے قابلِ حد (جرم کا ارتکاب کیا ہے)؟ اُس نے عرض کی: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام صحبت کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے' فرمایا: اسے لے جا کر کوڑے لگاؤ! بنولیث سے تعلق رکھنے والا وہ شخص شادی شدہ نہیں تھا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو کوڑے کیوں نہیں لگواتے جس

۳۳۰۷- اخرجه ابو داؤد في الحدود (٤/١٥٨) باب: اذا اقر الرجل بالزنا' ولم تقر المراة (٤٤٦٧) والنسائي في الكبرى؛ كما في التحفة الاشراف (٤/٤٦٤) من طريق موسى بن هارون البردي' ثنا هشام بن يوسف' به مختصرًا- و قال النسائي: (هو منكر)- اه-

کے ساتھ اس شخص نے گناہ کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے لگا کر پھر میرے پاس لے کر آؤ!
جب اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: تمہاری ساتھی عورت کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں عورت' اُس نے بنوبکر سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کا نام لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو بُلوایا اور اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولی: اس نے جھوٹ کہا ہے' اللہ کی قسم! میں تو اسے نہیں جانتی اور اس نے جو الزام لگایا ہے میں اُس سے بَری ہوں' اور میں جو کہہ رہی ہوں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس شخص سے) دریافت کیا: اس بارے میں تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم نے اس عورت کے ساتھ گناہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ عورت تو اس بات کا انکار کر رہی ہے کہ تم نے اس کے ساتھ کوئی گناہ کیا ہے' اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے' تو میں اس عورت کو کوڑے لگواؤں گا اور اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' تو میں زنا کا جھوٹا الزام لگانے (کی سزا کے طور پر) تمہیں کوڑے لگواؤں گا۔ اُس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد (کی سزا کے طور پر) اسّی کوڑے لگائے گئے۔

3308- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا حَجَّ عُمَرُ حَجَّتَهُ الْأَخِيرَةَ الَّتِي لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا غُودِرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتِيلاً فِي بَنِي وَادِعَةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا قَضَى النُّسُكَ وَقَالَ لَهُمْ هَلْ عَلِمْتُمْ لِهَذَا الْقَتِيلِ قَاتِلاً مِنْكُمْ قَالَ الْقَوْمُ لاَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ شَيْخًا فَأَدْخَلَهُمُ الْحَطِيمَ فَاسْتَحْلَفَهُمْ بِاللَّهِ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبِّ هَذَا الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبِّ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ أَنَّكُمْ لَمْ تَقْتُلُوهُ وَلاَ عَلِمْتُمْ لَهُ قَاتِلاً فَحَلَفُوا بِذَلِكَ فَلَمَّا حَلَفُوا قَالَ أَدُّوا دِيَتَهُ مُغَلَّظَةً فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ أَوْ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ دِيَةً وَثُلُثًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ سِنَانٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تُجْزِئُنِي يَمِينِي مِنْ مَالِي قَالَ لاَ إِنَّمَا قَضَيْتُ عَلَيْكُمْ بِقَضَاءِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَخَذُوا دِيَتَهُ دَنَانِيرَ دِيَةً وَثُلُثَ دِيَةٍ .عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

۳۳۰۸-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۲۵/۸) في اول كتاب القسامة' قال: (رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم منكر' هو مع انقطاعه' في رواته من اجمعوا على تركه)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۳۹۵/٤): وقال البيهقي في (المعرفة): اجمع اهل الحديث على ترك الاحتجاج بعمر بن صبح' و قد خالفت روايته هذه رواية الثقات الاثبات' انتهى- واخرجه البيهقي في (المعرفة) عن الشافعي' ثنا سفيان عن منصور عن الشعبي ان عمر بن الخطاب كتب في قتيل وجد بين (خيوان) و (وادعة): ان يقاس ما بين القريتين' فالى ايهما كان اقرب اخرجه اليه منهم خمسين رجلاً' حتى يوافوه مكة' فادخلهم الحجر' فاحلفهم' ثم قضى عليهم بالدية' فقالوا: ما دفعت اموالنا عن ايماننا' و لا ايماننا عن اموالنا! فقال عمر: كذلك الامر- قال البيهقي: قال الشافعي: وقال غير سفيان عن عاصم الاحول عن الشعبي' فقال عمر: حقنتم دمائكم بايمانكم' ولا يطل دم امرى مسلم- انتهى- و اخرجه البيهقي عن ابن عبد الحكم' قال سمعت الشافعي يقول: سافرت (خيوان) و (وادعة) اربعة عشر سفرة' و انا اسالهم عن حكم عمر بن الخطاب في القتيل' و انا احكي لهم ما روي عنه فيه' فقالوا: هذا شيء ما كان ببلدنا قط- قال الشافعي: و نحن نروي بالاسناد الثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه بدا بالمدعين' فلما لم يحلفوا' قال: فتبرئكم يهود بخمسين يميناً' و اذ قال: تبرئكم' فلا تكون عليهم غرامة' فلما لم يقبل الانصار ايمانهم' وداه النبي صلى الله عليه وسلم' ولم يجعل على يهود- و القتيل بين اظهرهم- شيئًا- انتهى-

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری مرتبہ حج کیا' جس کے بعد انہیں حج کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس (حج کے دوران) بنووداعہ کے رہائشی علاقے میں ایک مسلمان شخص مقتول پایا گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا' یہ حج ادا کر لینے کے بعد ہوا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارے درمیان میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن میں سے پچاس بزرگ افراد کو لیا اور انہیں "حطیم" میں کھڑا کر دیا اور اُن سے یہ قسم لی: (کہ وہ یہ قسم اٹھائیں:) اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم! جو اس حرمت والے گھر کا پروردگار ہے' اس حرمت والے شہر کا پروردگار ہے' اس حرمت والے مہینے کا پروردگار ہے' تم لوگوں نے اسے قتل نہیں کیا اور تمہیں اس کے قاتل کے بارے میں بھی علم نہیں ہے' اُن لوگوں نے یہ قسم اُٹھالی' جب اُن لوگوں نے یہ قسم اُٹھالی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یا تو اونٹوں کے حساب سے اس شخص کی دیتِ مغلظہ ادا کرو' یا درہم و دینار کے حساب سے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت (کی رقم) ادا کرو' تو اُن میں سے ایک شخص' جس کا نام سنان تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب ہم نے قسم اُٹھالی ہے' تو کیا یہ اُس ادائیگی کی جگہ کافی نہیں ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! میں نے تمہارے بارے میں' تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق' فیصلہ دیا ہے۔ تو اُن لوگوں نے دیناروں کے حساب سے ایک مکمل دیت اور ایک تہائی دیت (کی رقم) ادا کرنے کو اختیار کیا۔

اس روایت کا راوی عمر بن صبیح متروک الحدیث ہے۔

3309 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ ثَابِتٍ يُكْنَى اَبَا الْمِقْدَامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَّالْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار ہزار (درہم) اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر کی ہے۔

3310 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتٍ اَبِی الْمِقْدَامِ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اَرْبَعَةَ الْاٰفٍ وَّدِيَةَ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی شخص کی دیت چار' چار ہزار (درہم) اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر کی ہے۔

3311 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ

۳۳۰۹-تقدم- ۳۳۱۰-تقدم-

تَمْرٍ فَجَلَدَهٗ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جو کھجور کی نبیذ پینے کی وجہ سے مدہوش ہوگیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوڑے لگوائے۔

3312- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْعَامِرِيَّيْنِ دِيَةَ الْمُسْلِمِ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِيَةَ مُسْلِمٍ كَانَ لَهُمَا عَهْدٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر قبیلہ کے دو افراد کی دیت' مسلمان کی دیت جتنی قرار دی۔

شیخ ابوبکر فرماتے ہیں: یعنی اُن میں سے ہر ایک کی دیت مسلمان جتنی تھی' جبکہ وہ دونوں افراد ''ذمی'' تھے۔

3313- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ .وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ دِيَةَ الْكَافِرِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب کی دیت' مسلمان کی دیت کا نصف مقرر کی ہے۔

۳۳۱۱- نقله الزيلعي (۳۵۰/۳) عن المصنف' ثم قال: و عمران بن داود- بفتح الدال والواو- فيه مقال- و اخرجه في الاشربة عن ابي العوام القطان: حدثني عمرو بن دينار عن ابن عمرو' به- و اخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده' اخبرنا و كيع' ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن النجراني عن ابن عمر' قال: اتي النبي صلى الله عليه وسلم بسكران فضربه الحد' وقال له: ما شرابك؟ قال: تمر و زبيب' فقال: لا تخلطوهما جميعًا' يكفي احدهما من صاحبه)- اه- واخرجه البيهقي في السنن (۳۱۷/۸) من طريق شعبة عن ابي اسحاق' قال: سمعت رجلاً من اهل نجران عن ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل سكران' فقال: يا رسول الله' اني لم اشرب الخمر' انما شربت خليط بسر و تمر' فامر به فجلد' ثم نهى عنهما ان يخلطا-

۳۳۱۲- اخرجه الترمذي في الديات (۱۲/۴) بعد باب: ما جاء فيمن يقتل نفسًا معاهدة (۱۴۰۴) من طريق يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش' به- و قال الترمذي: (هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه' و ابو سعد البقال اسمه: سعيد بن المرزبان)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۶۶/۴): (وسعيد بن المرزبان' فيه لين- قال الترمذي في علله الكبير: قال البخاري: هو مقارب الحديث- وقال ابن عدي: هو من جملة الضعفاء الذين يكتب حديثهم)- اه-

۳۳۱۳- اخرجه الطيالسي (۲۲۶۸) و احمد (۱۸۰/۲' ۱۸۳' ۲۰۵' ۲۲۴) و ابو داود في الديات (۷۰۷/۴) باب: دية الذمي (۴۵۸۳) و النسائي في القسامة (۴۵/۸) باب: كم دية الكافر؟ و الترمذي في الديات (۱۸/۴) باب: دية الكافر (۱۴۱۳) و ابن ماجه في الديات (۸۸۳/۲) باب: دية الكافر (۲۶۴۴) و ابن الجارود (۱۰۵۲) و البيهقي في الكبرى (۱۰۱/۸) باب: دية اهل الذمة' من طرق عن عمرو بن شعيب' به- وقال الترمذي: (حديث حسن- و اختلف اهل العلم في دية اليهودي و النصراني: فذهب بعض اهل العلم في دية اليهودي و النصراني الى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم - و قال عمر بن عبد العزيز: دية اليهودي و النصراني دية المسلم' و بهذا يقول احمد بن حنبل- وروي عن عمر بن الخطاب انه قال: دية اليهودي و النصراني اربعة آلاف درهم' و دية المجوسي ثمانمائة درهم' و بهذا يقول مالك ابن انس و الشافعي و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: دية اليهودي و النصراني مثل دية المسلم' و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة)- اه-

ابن وہب نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف جتنی مقرر کی ہے۔

3314- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: دونوں قسم کے اہلِ کتاب (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) کی دیت' مسلمانوں کی دیت جتنی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔

3315- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَإِ أَخْمَاسًا عِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں (اونٹوں کی) پانچ قسمیں ہوں گی' بیس "جذعہ" ہوں گے' بیس "حقہ" ہوں گے' بیس "بنات لبون" ہوں گی' بیس "بنولبون" ہوں گے اور بیس "بنات مخاض" ہوں گی۔

3316- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ح

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

وَأَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الشِّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ دِيَةُ الْخَطَإِ خَمْسَةُ أَخْمَاسٍ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ . لَفْظُ دَعْلَجٍ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوُ هَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں (اونٹوں کی) پانچ قسمیں ہوں گی' بیس "جذعہ" ہوں گے' بیس "حقہ" ہوں گے' بیس "بنات لبون" ہوں گی' بیس "بنات مخاض" ہوں گی اور بیس "بنولبون" نر ہوں گے۔

۳۳۱۴-راجع ما قبله-

۳۳۱۵-كذا ساقه الدارقطني هنا موقوفاً' و ياتي عن ابن مسعود مرفوعًا-

۳۳۱۶-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/۲۸۵) باب: شبه العمد (۱۷۲۲٤) عن الثوري عن ابن التيمي عن ابيه عن ابي مجلز' به- و اخرجه البيهقي (۸/۷۹) من طريق يزيد بن هارون عن سليمان التيمي' به-

اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3317- حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3318- وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ فِي الْخَطَإِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بَنِي مَخَاضٍ . هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيفٌ غَيْرُ ثَابِتٍ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ أَحَدُهَا أَنَّهُ مُخَالِفٌ لِمَا رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ عَنْهُ الَّذِي لَا مَطْعَنَ فِيهِ وَلَا تَأْوِيْلَ عَلَيْهِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَبِيهِ وَبِمَذْهَبِهِ وَفُتْيَاهُ مِنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ وَنُظَرَائِهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَتْقَى لِرَبِّهِ وَأَشَحُّ عَلٰى دِيْنِهِ مِنْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضٰى بِقَضَاءٍ وَيُفْتِيَ هُوَ بِخِلَافِهِ . هٰذَا لَا يُتَوَهَّمُ مِثْلُهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الْقَائِلُ فِي مَسْأَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا وَلَمْ يَبْلُغْنِي عَنْهُ فِيهَا قَوْلٌ أَقُوْلُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي ثُمَّ يَبْلُغُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ فُتْيَاهُ فِيهَا وَافَقَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِهَا فَرَآهُ أَصْحَابُهُ فَرِحَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَرَحًا لَمْ يَرَوْهُ فَرِحَ مِثْلَهُ مِنْ مُوَافَقَةِ فُتْيَاهُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَانَتْ هٰذِهِ صِفَتُهُ وَهٰذِهِ حَالُهُ كَيْفَ يَصِحُّ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَيُخَالِفُهُ .

وَيَشْهَدُ أَيْضًا لِرِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيهِ مَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَإِ أَخْمَاسًا .

۳۳۱۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۷٤)، و المعرفة (۱۰۳/۱۲) باب: اسنان الابل في الخطأ، من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق، به- و كذلك من طريق الثوري عن ابي اسحاق، و من طريق ابي عبيدة عن ابن مسعود السابق قبل هذه الرواية، وقال: (وعلل حديث ابن مسعود بانه منقطع: و ذلك لان ابا اسحاق راى علقمة، و لم يسمع منه شيئًا)، و ساق ما يويد ذلك من قول ابي اسحاق، ثم قال: (واما ابو عبيدة: فانه لم يسمع من ابيه شيئًا)، و ساق ما يويد ذلك من قول ابي عبيدة، ثم قال: (و اما ابراهيم عن عبد الله، فهو منقطع لا شك فيه)- اه- و اخرجه ابن ابي ، كما في نصب الراية (٤/ ۳۵۷-۳۵۸)- عن وكيع، به موقوفاً-

۳۳۱۸- اخرجه ابو داود في الحدود (٤/ ۱۸۳) باب: الدية كم هي؟ (٤۵٤۵)، و النسائي في القسامة (۸/ ٤٤) باب: ذكر اسنان دية الخطا (٤۸۱٦)، و الترمذي في الديات (٤/ ۵) باب: ما جاء في الدية كم هي من الابل؟ (۱۳۸٦)، و ابن ماجه في الديات (۲/ ۸۷۹) باب: دية الخطا (۲٦۳۱) من طرق عن حجاج بن ارطاة، به- وقال الترمذي: (حديث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعًا الا من هذا الوجه، و قد روي عن عبد الله موقوفاً)- اه- وقال البيهقي في المعرفة (۱۲/ ۱۰٤) باب: اسنان الابل في الخطا (۱٦۰٤۱): (وخشف بن مالك مجهول، و قد اختلف فيه على الحجاج بن ارطاة، و الحجاج غير محتج به- و الله اعلم)- اه- و انظر نصب الراية (٤/ ۳۵۸-۳٦۰)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت میں ایک سو اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' جن میں سے بیس ''حقہ'' ہوں گے' بیس ''جذعہ'' ہوں گے' بیس ''بنات لبون'' ہوں گی' بیس ''بنات مخاض'' ہوں گی اور بیس ''بنو مخاض'' ہوں گے۔

یہ حدیث ضعیف ہے اور علمِ حدیث کے ماہرین کے نزدیک یہ کئی اعتبار سے ثابت نہیں ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ روایت اُس روایت کی مخالف ہے' جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس سند پر طعن نہیں کیا جا سکتا اور اُس روایت کی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ ابوعبیدہ اپنے والد کی نقل کردہ حدیث اور اُن کے مذہب اور اُن کے فتویٰ کے بارے میں' خشف بن مالک اور اُس جیسے دیگر افراد سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار سے بہت ڈرنے والے تھے اور اپنے دین میں نہایت پختہ تھے' اُن کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نقل کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے اور پھر اُس کے خلاف فتویٰ دیں' یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے بارے میں گمان نہیں کی جا سکتی' حالانکہ جب اُن کے سامنے ایک مسئلہ آیا تو اُنہوں نے اُس کا جواب دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں سنی ہے اور مجھے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کسی روایت کا بھی علم نہیں ہے' اس لیے میں اس مسئلہ میں اپنی رائے پیش کروں گا' اگر وہ ٹھیک ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ہوگی' اور اگر اس میں کوئی غلطی ہوئی تو وہ میری طرف سے ہوگی' پھر اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا کہ اُس مسئلہ کے بارے میں اُن کا دیا ہوا فتویٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہے' تو اُن کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ اس بات سے اتنے خوش ہوئے کہ اُن کا دیا ہوا فتویٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق ہے' کہ اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا' تو جن کی یہ صفت ہو اور یہ حالت ہو' اُن کے بارے میں یہ بات کس طرح درست ہو سکتی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نقل کریں اور پھر اُس کے خلاف (فتویٰ دیں)۔

اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے' جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ نے نقل کیا ہے' اور یہ روایت وکیع' عبداللہ بن وہب اور دیگر محدثین نے سفیان ثوری' منصور' ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت کی ادائیگی پانچ قسموں کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

3319- حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَحَامِلِيِّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا ثُمَّ فَسَّرَهَا كَمَا فَسَّرَهَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةُ عَنْهُ سَوَاءً فَهٰذِهِ

الرِّوَايَةُ

وَاِنْ كَانَ فِيْهَا اِرْسَالٌ فَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ هُوَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَبِرَاْيِهٖ وَبِفُتْيَاهُ قَدْ اَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ اَخْوَالِهٖ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ يَزِيْدَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُبَرَاءِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ

وَهُوَ الْقَائِلُ اِذَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَنْهُ وَاِذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ وَّاحِدٍ سَمَّيْتُهُ لَكُمْ

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ الْخَبَرَ الْمَرْفُوْعَ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ بَنِي الْمَخَاضِ لَا نَعْلَمُهُ رَوَاهُ اِلَّا خِشْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ اِلَّا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَرْمَلٍ الْجُشَمِيُّ وَاَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِخَبَرٍ يَنْفَرِدُ بِرِوَايَتِهٖ رَجُلٌ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَّاِنَّمَا يَثْبُتُ الْعَمَلُ عِنْدَهُمْ بِالْخَبَرِ اِذَا كَانَ رَاوِيْهِ عَدْلًا مَشْهُوْرًا اَوْ رَجُلٌ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَارْتِفَاعُ اسْمِ الْجَهَالَةِ عَنْهُ اَنْ يَّرْوِيَ عَنْهُ رَجُلَانِ فَصَاعِدًا فَاِذَا كَانَتْ هٰذِهٖ صِفَتَهُ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَصَارَ حِيْنَئِذٍ مَعْرُوْفًا فَاَمَّا مَنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ انْفَرَدَ بِخَبَرٍ وَّجَبَ التَّوَقُّفُ عَنْ خَبَرِهٖ ذٰلِكَ حَتّٰى يُوَافِقَهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ خَبَرَ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْهُ اِلَّا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَالْحَجَّاجُ فَرَجُلٌ مَشْهُوْرٌ بِالتَّدْلِيْسِ وَبِاَنَّهٗ يُحَدِّثُ عَنْ مَّنْ لَمْ يَلْقَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ ۔

قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ قَالَ لِيْ حَجَّاجٌ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ عَنِ الْخَبَرِ - يَعْنِيْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مَنْ اَخْبَرَكَ بِهٖ- وَقَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ كُنْتُ عِنْدَ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ يَوْمًا فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ ثُمَّ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَا مِنَ الشَّعْبِيِّ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَلَا مِنْ فُلَانٍ وَلَا مِنْ فُلَانٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ بِضْعَةَ عَشَرَ كُلُّهُمْ قَدْ رَوٰى عَنْهُ الْحَجَّاجُ ثُمَّ زَعَمَ بَعْدَ رِوَايَتِهٖ عَنْهُمْ اَنَّهٗ لَمْ يَلْقَهُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ

وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ بَعْدَ اَنْ جَالَسُوْهُ وَخَبَرُوْهُ وَكَفَاكَ بِهِمْ عِلْمًا بِالرِّجَالِ وَنُبْلًا

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ وَسَمِعْتُ كَلَامَهُ فَذَكَرَ شَيْئًا اَنْكَرْتُهُ فَلَمْ اَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا ۔وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ رَاَيْتُ حَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ بِمَكَّةَ فَلَمْ اَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ اَحْمِلْ اَيْضًا عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ كَانَ عِنْدَهُ مُضْطَرِبًا ۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا يَنْبُلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَدَعَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ ۔وَقَالَ

۳۳۱۹—قال البيهقي في المعرفة (۱۲/۱۰٤) (۱۶۰۳۹): (واما ابراهيم عن عبد الله، فهو منقطع لا شك فيه)- اه- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/۲۸٤—۲۸۵) باب: شبه العمد (۱۷۲۲۳) عن الثوري، به-

عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ اَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ يُزَاحِمُنِى الْحَمَّالُوْنَ وَالْبَقَّالُوْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ اَهْلَكَنِىْ حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ .

وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الثِّقَاتِ رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فِيْهِ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَلَى اللَّفْظِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا عَنْهُ . وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ .

وَخَالَفَهُمَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِىُّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَطَاِ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ جِذَاعًا وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنِىْ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنِىْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ فَجَعَلَ مَكَانَ الْحِقَاقِ بَنِىْ لَبُوْنٍ .

☆☆ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت کی ادائیگی پانچ قسموں کے اونٹوں (کی شکل میں ہوگی)۔

پھر اس کے بعد ابراہیم نے اس کی وضاحت میں وہی الفاظ نقل کیے ہیں جیسے ابوعبیدہ اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

اگر اس روایت میں ''ارسال'' کو تسلیم کر لیا جائے' تو بھی ابراہیم نخعی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' اُن کی آراء اور اُن کے فتاویٰ کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' کیونکہ اُنہوں نے اس چیز کا علم اپنے ماموں علقمہ' اسود اور عبدالرحمٰن سے حاصل کیا ہے اور ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اکابر شاگردوں سے حاصل کیا ہے۔

ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: جب میں آپ کے سامنے یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے وہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہے۔ لیکن اگر میں نے کوئی بات کسی ایک شخص سے سنی ہو' تو میں اُس کا نام آپ کے سامنے بیان کر دوں گا۔

اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے: وہ ''مرفوع'' روایت جس میں ''بنو مخاض'' کا ذکر ہے' ہمارے علم کے مطابق اُسے صرف خشف بن مالک نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ ایک مجہول شخص ہے' اس کے حوالے سے صرف زید بن جبیر جشمی نے احادیث روایت کی ہیں اور علمِ حدیث کے ماہرین ایسی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کرتے جسے نقل کرنے میں کوئی ایک مجہول راوی منفرد ہو' ان حضرات کے نزدیک کسی بھی روایت پر عمل کرنا اُس وقت ثابت ہوگا جب اُسے روایت کرنے والا شخص عادل اور مشہور ہو' یا کوئی ایسا شخص ہو جسے مجہول قرار نہ دیا جا سکے اور پھر اُس کے حوالے سے دو یا دو سے زیادہ افراد اُس روایت کو نقل کریں' کیونکہ اس صورت میں اُس راوی کو مجہول قرار نہیں دیا جا سکے گا اور وہ معروف شمار ہوگا' لیکن اگر اُس شخص کے حوالے سے صرف ایک فرد نے روایت کو نقل کیا ہو اور وہ بھی اُس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو ایسی روایت کے

بارے میں توقف کیا جائے گا' یہاں تک کہ دوسری روایت اُس کے موافق (سامنے) آ جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اس کا ایک پہلو یہ ہے: حشف بن مالک کی روایت کو ہمارے علم کے مطابق' زید بن جبیر کے حوالے سے صرف حجاج بن ارطاۃ نے نقل کیا ہے اور حجاج ایک ایسا شخص ہے' جو ''تدلیس'' کے حوالے سے مشہور ہے' اور وہ اُن حضرات کے حوالے سے بھی روایت نقل کر دیتا ہے جن سے اُس کی ملاقات نہ ہوئی ہو اور جن سے اُس نے احادیث کا سماع نہ کیا ہو۔

شیخ ابومعاویہ ضریر فرماتے ہیں: حجاج نے مجھ سے یہ کہا تھا: کوئی شخص مجھ سے روایت کے بارے میں سوال نہ کرے' یعنی میں جب تمہارے سامنے کوئی روایت بیان کروں تو مجھ سے یہ نہ پوچھو: آپ کو اس بارے میں کس نے بتایا ہے؟

یحییٰ بن زکریا بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس موجود تھا' اُس نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا' پھر بولا: میں نے زہری سے کوئی روایت نہیں سنی۔ ابراہیم نخعی اور شعبی سے صرف ایک' ایک روایت سنی ہے' میں نے فلاں سے بھی کوئی روایت نہیں سنی' فلاں سے بھی کوئی روایت نہیں سنی' اس طرح اُس نے سترہ کے لگ بھگ افراد کا نام لیا' یہ سب حضرات وہ تھے جن کے حوالے سے حجاج روایات نقل کرتا ہے اور پھر اُن کے حوالے سے روایات نقل کرنے کے بعد اُس نے یہ کہا کہ اُس نے ان حضرات سے ملاقات نہیں کی اور ان حضرات سے کوئی روایت نہیں سنی۔

سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید القطان اور عیسیٰ بن یونس نے اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے بارے میں جان کر اس کی روایات کو متروک قرار دیا۔ اور آپ کیلئے ان حضرات کا ''علم رجال'' میں ماہر ہونا کافی ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس گیا' میں اُس کا کلام سن رہا تھا' اُس نے ایک ایسی بات کا ذکر کیا جو میرے نزدیک غلط تھی' تو میں نے اُس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: میں نے مکہ میں حجاج بن ارطاۃ کو دیکھا' لیکن میں نے اُس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی' میں نے کسی شخص کے حوالے سے بھی اُس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے: یحییٰ بن سعید کے نزدیک حجاج روایات میں ''اضطراب'' نقل کرتا ہے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ کی نقل کردہ روایت کو استدلال کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: آدمی اُس وقت تک سمجھدار نہیں ہوتا جب تک باجماعت نماز پڑھنا نہ چھوڑ دے۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نماز پڑھنے کے لیے نکلتا ہوں تو راستے میں مزدور اور سبزی فروش رکاوٹ ڈال دیتے ہیں۔

جریر بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا: مال اور مرتبہ کی محبت نے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا۔

اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ ہے: کئی ثقہ راویوں نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اُس کے حوالے سے نقل کرنے میں اس روایت میں اختلاف کیا ہے۔ عبدالرحیم بن سلیمان نے حجاج کے حوالے سے اسے اُن الفاظ میں

نقل کیا ہے جو ہم اُن کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں اس بارے میں عبدالواحد بن زیاد نے اُن کی موافقت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اس میں پانچ طرح کے اونٹ ادا کیے جائیں گے بیس ''جذعہ'' ہوں گے بیس ''بنات لبون'' ہوں گی بیس ''بنولبون'' ہوں گے بیس ''بنات مخاض'' ہوں گی بیس نر ''بنومخاض'' ہوں گے۔

انہوں نے ''حقہ'' کی بجائے ''بنولبون'' ذکر کیا ہے۔

3320- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ اَبِىْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ.

وَرَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دِيَةِ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا خُمُسًا جِذَاعًا وَخُمُسًا حِقَاقًا وَخُمُسًا بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخُمُسًا بَنَاتِ مَخَاضٍ وَخُمُسًا بَنِىْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ .فَجَعَلَ مَكَانَ بَنِى الْمَخَاضِ بَنِى اللَّبُوْنِ .وَوَافَقَ رِوَايَةَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: وہ پانچ قسم (کے اونٹوں) پر مشتمل ہوگی ایک قسم ''جذعہ'' ایک قسم ''حقہ'' ایک قسم ''بنات لبون'' ایک قسم ''بنات مخاض'' اور ایک قسم نر ''بنولبون'' ہوگی۔

انہوں نے ''بنومخاض'' کی جگہ ''بنولبون'' کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت ابوعبیدہ کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے موافق ہے۔

3321- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَنَزِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَرَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِىُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ كُلُّهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ تَفْسِيْرَ الْاَخْمَاسِ.

☆☆ اس روایت کو احمد بن محمد اور دیگر راویوں نے اپنی سند کے ہمراہ خشف بن مالک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت میں پانچ اقسام (کے اونٹوں کی ادائیگی) کو مقرر کیا۔

ان حضرات نے اس کے علاوہ لفظ نقل نہیں کیا اور اُن پانچ اقسام کی وضاحت والا جملہ نقل نہیں کیا۔

۳۳۲۰- تقدم-

۳۳۲۱- تقدم-

3322- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ جَمِيْعًا عَنْ حَجَّاجٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ طَيْفُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ .وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ فَاخْتُلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عَنْهُ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ بِمُوَافَقَةِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ .وَخَالَفَهُ اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْهُ بِمُوَافَقَةِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرِ وَمَنْ تَابَعَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا لَمْ يُفَسِّرْهُ فَقَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ عَنِ الْحَجَّاجِ كَمَا تَرٰى فَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الصَّحِيْحُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَاِ اَخْمَاسًا كَمَا رَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ وَاَبُوْ خَالِدٍ وَّابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْهُ لَيْسَ فِيْهِ تَفْسِيْرُ الْاَخْمَاسِ لِاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَجَّاجُ رُبَّمَا كَانَ يُفَسِّرُ الْاَخْمَاسَ بِرَاْيِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَهَّمُ السَّامِعُ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَجَّاجِ وَيُقَوِّيْ هٰذَا اَيْضًا اخْتِلَافُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدِ الرَّحِيْمِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيِّ عَنْهُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ اَحَادِيْثِهِمْ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيَّ حَفِظَ عَنْهُ عِشْرِيْنَ بَنِيْ لَبُوْنٍ مَكَانَ الْحِقَاقِ وَاَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ وَعَبْدَ الرَّحِيْمِ حَفِظَا عَنْهُ عِشْرِيْنَ حِقَّةً مَكَانَ بَنِيْ لَبُوْنٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ .وَوَجْهٌ اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ اَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ لَا نَعْلَمُ رُوِيَ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ بَنِيْ مَخَاضٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا .فَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَوٰى اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ بَنِيْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ .وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ .اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَاً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَّثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّعَشْرٌ بَنُوْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ .

☆☆ محمد بن قاسم بن زکریا نے ہشام بن یونس کے حوالے سے ابو مالک جنبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

محمد بن قاسم بن زکریا نے ابوسعید اشج کے حوالے سے ابوخالد احمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۳۳۲۲- راجع الذي قبله-

ان سب حضرات نے حجاج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اسماعیل بن محمد صفار نے سعدان بن نصر کے حوالے سے ابومعاویہ کے حوالے سے حجاج سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابوبکر نیشاپوری نے محمد بن یزید بن طیفور کے حوالے سے ابومعاویہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

احمد بن نجدہ نے حمانی کے حوالے سے حفص اور ابومعاویہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ نے حجاج کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

پھر اُن سے نقل کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

سریج بن یونس نے عبدالرحیم اور عبدالواحد بن زیاد کی موافقت کی ہے۔

ابوہشام رفاعی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے اُنہوں نے اسے ابومعاویہ ضریر اور اُن کی متابعت کرنے والوں کی موافقت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت (میں اونٹوں کی ادائیگی) پانچ حصوں میں مقرر کی ہے۔ان حضرات نے اپنی روایت میں اس کی وضاحت نقل نہیں کی۔

تو حجاج کے حوالے سے نقل کرنے میں اس روایت میں اختلاف ہوا ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا ہے لہٰذا یہاں یہ امکان ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت (میں اونٹوں کی ادائیگی) پانچ اقسام میں مقرر کی ہے جیسا کہ ابومعاویہ حفص ابومالک جنبی ابوخالد ابن ابی زائدہ نے ابوہشام کی اُن کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں اُن پانچ اقسام کی وضاحت نقل نہیں کی ہے۔ان سب حضرات پر اس پر اتفاق ہے ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور یہ سب ثقہ بھی ہیں۔

یہاں یہ امکان بھی ہوسکتا ہے: حجاج نامی راوی بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے کے بعد اپنی رائے کے طور پر اُن پانچ اقسام کی وضاحت کرتے ہوں جس کے نتیجہ میں سننے والے کو یہ وہم ہوا کہ شاید یہ بھی حدیثِ نبوی کا حصہ ہے حالانکہ وہ الفاظ حدیث کا حصہ نہ ہوں بلکہ وہ حجاج کا کلام ہوں۔

اس احتمال کو اس بات سے تقویت حاصل ہوتی ہے: عبدالواحد بن زیاد عبدالرحیم اور یحییٰ بن سعید اموی نے ان کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ ان حضرات کی روایات کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اموی نے ان کے حوالے سے بیس "حقہ" کی جگہ بیس "بنولبون" کو ذکر کیا ہے۔ جبکہ عبدالواحد اور عبدالرحیم نے "بنولبون" کی جگہ بیس "حقہ" کے الفاظ نقل کیے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار سے تعلق رکھنے والی صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں قتلِ خطاء کی دیت کے مسئلے میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی اُس میں "بنومخاض" کا تذکرہ نہیں ہے ان کا تذکرہ خشف بن مالک کی اس روایت میں ہے۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اسے اسحاق بن یحییٰ بن ولید بن عبادہ نے حضرت

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' قتلِ خطاء کی دیت میں تیس ''حقہ'' ہوں گے' تیس ''جذعہ'' ہوں گے' بیس ''بنات لبون'' ہوں گی اور بیس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے' اسحاق بن یحییٰ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو قتلِ خطاء کے طور پر قتل کیا جائے اُس کی دیت ایک سو اونٹ ہوگی' جن میں تیس ''بنات مخاض'' ہوں گی' تیس ''بنات لبون'' ہوں گی' تیس ''حقے'' ہوں گے اور دس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

3323- حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَّهٰذَا اَيْضًا فِيْهِ مَقَالٌ مِنْ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَّمْ يُخْبِرْ فِيْهِ بِسَمَاعِ اَبِيْهِ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْوَجْهُ الثَّانِىْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَادَةَ .

وَرُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا فِىْ دِيَةِ الْخَطَاِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بَنُو لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ .

☆☆ اس حدیث میں بھی دو احتمال سے کلام کیا جا سکتا ہے' ایک پہلو یہ ہے: عمرو بن شعیب نے اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ اُن کے والد نے اُن کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے (یا نہیں)؟

دوسرا پہلو یہ ہے: محمد بن راشد نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے' جو اسحاق بن یحییٰ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں تیس ''حقے'' ہوں گے' تیس ''بنات لبون'' ہوں گی' بیس ''بنات مخاض'' ہوں گی اور بیس نر ''بنولبون'' ہوں گے۔

3324- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول

۳۳۲۳- اخرجه ابو داود في الديات (١٨٢/٤) باب: الدية كم هي؟ (٤٥٤١) و النسائي في القسامة (٨/ ٤٢-٤٣) باب: كم دية شبه العمد؟ و ابن ماجه في الديات (٨٧٨/٢) باب: دية الخطا (٢٦٣٠) من طريق محمد بن راشد' به- و قال الترمذي: (حسن غريب)- و قال البيهقي في المعرفة (١٠٥/١٢): (و محمد بن راشد غير محتج به)- اه-

۳۳۲۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٢٨٥/٩) باب: شبه العمد (١٧٢٢٥) عن عثمان ابن مطر عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب ان عثمان و زيدا' قالا فذكره- و اخرجه البيهقي في الكبرى (٧٩/٨) من وجه آخر عن سعيد' به-

ہے۔

3325- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِذٰلِكَ.

وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاِ اَرْبَاعٌ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت میں چار قسم کے اونٹ (ادا کیے جائیں گے)' پچیس ''جذعہ'' ہوں گے' پچیس ''حقہ'' ہوں گے' پچیس ''بنات لبون'' ہوں گی اور پچیس ''بنات مخاض'' ہوں گی۔

3326- حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ.

وَعَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3327- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ خطاء کی دیت چار قسم کے (اونٹوں کی شکل میں) ادا کی جائے گی' پچیس ''حقہ'' ہوں گے' پچیس ''جذعہ'' ہوں گے' پچیس ''بنات لبون'' ہوں گی اور پچیس ''بنات مخاض'' ہوں گی۔

3328- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُ وْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُ وْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ تَشْدِيْدُ الْعَقْلِ .

۳۳۲۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۲۸٤) باب: شبه العمد (۱۷۲۲۰) من وجه آخر عن الشعبي' به- و كذلك اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۷۹) من طريق الشعبي' به-

۳۳۲٦-راجع الذي قبله-

۳۳۲۷-اخرجه الشافعي في الام (۷/ ۱۷۷)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲/ ۱۰۲) باب: اسنان الابل في الخطا (۱٦۰۲٦)' و اخرجه البيهقي في الكبرى ايضاً (۸/ ۷٤) من طريق سفيان الثوري' به-

۳۳۲۸-تقدم-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قتل عمد کے طور پر کسی کو قتل کر دے اُسے مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا جائے گا' اگر وہ چاہیں تو اُسے قتل کر دیں' اور اگر چاہیں تو دیت وصول کر لیں' جو تیس ''حقہ'' تیس ''جذعہ'' چالیس ''خلفہ'' ہوں گے اور اس کے علاوہ وہ جس چیز کی ادائیگی پر مصالحت کریں گے وہ اُنہیں ملے گی' یہ اُن کی شدید دیت گی۔

3329- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنٍ اَبِىْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْعَمْدُ وَالْعَبْدُ وَالصُّلْحُ وَالاِعْتِرَافُ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل عمد' غلام (کے قتل کرنے)' صلح اور اعتراف کی صورتوں میں' خاندان دیت ادا نہیں کرے گا۔

3330- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَبْدًا وَلَا عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اعْتِرَافًا .

☆☆ شعبی فرماتے ہیں: خاندان کسی غلام' قتل عمد (کے قاتل)' صلح (کے طور پر طے پائی جانے والی ادائیگی) اور (اپنے ذمہ کسی ادائیگی کے) اعتراف کو ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

3331- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْ دِيَةِ الْمُعْتَرِفِ شَيْئًا .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اعتراف کرنے والے شخص کی دیت کے کسی حصہ (کی ادائیگی) خاندان پر عائد نہ کرو۔

3332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ

۳۳۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۱۰٤) عن الشعبي عن عمر- و قال البيهقي: (وهذا منقطع' و المحفوظ انه من قول الشعبي)- اه- ثم اخرجه عن الشعبي من قوله' و هو الآتي- و راجع: نصب الراية (٤/۲۸۰)-

۳۳۳۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۱۰٤) و ابو عبيد القاسم بن سلام في آخر كتابه: (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (٤/۲۷۹)- من قول الشعبي-

۳۳۳۱- اخرجه الطبراني في (مسند الشاميين)؛ كما في نصب الراية (٤/۲۸۰) عن ابن وهب' به- و قال الزيلعي: (والحارث بن نبهان: قال ابن القطان: متروك الحديث ٠ قال عبد الحق في احكامه: و محمد بن سعيد هذا اظنه المصلوب- قال ابن القطان: و اصاب في ظنه)- اه-

۳۳۳۲- تقدم-

وَّالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّجْلُ جُبَارٌ . يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ يَقُوْلُ هَدَرٌ .

☆☆ حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معدنیات (کی کان) میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' جانور کے مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' ''رکاز'' میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی اور جانور کے پاؤں مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ پاؤں سے مراد جانور کا پاؤں مارنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ خون رائیگاں جائے گا۔

3333- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3334- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ . مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے مرنے والے) کا خون رائیگاں جائے گا۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے۔

3335- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ

٣٣٢٣—تقدم-

٣٣٢٩—اخرجه البيهقي في الكبرى (١٠٤/٨) عن الشعبي عن عمر- و قال البيهقي: (وهذا منقطع' والمحفوظ انه من قول الشعبي)- اه- ثم اخرجه عن الشعبي من قوله' و هو الآتي- و راجع: نصب الراية (٣٨٠/٤)-

٣٣٣٠—اخرجه البيهقي في الكبرى (١٠٤/٨) و ابو عبيد القاسم بن سلام في آخر كتابه: (غريب الحديث)- كما في نصب الراية (٣٧٩/٤)- من قول الشعبي-

٣٣٣١—اخرجه الطبراني في (مسند الشاميين)؛ كما في نصب الراية (٣٨٠/٤) عن ابن وهب' به- و قال الزيلعي: (والحارث بن نبهان: قال ابن القطان: متروك الحديث' قال عبد الحق في احكامه: و محمد بن سعيد هذا اظنه المصلوب- قال ابن القطان: و اصاب في شكه)- اه-

٣٣٣٢—تقدم-

٣٣٣٣—تقدم-

٣٣٣٤—تقدم-

٣٣٣٥—تقدم-

سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جانور کے) پاؤں (مارنے سے مرنے والے) کا خون رائیگاں جائے گا۔

3337- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ وَّلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُهُمْ كُلُّهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالُوْا الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرِّجْلَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جانور کے مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' معدنیات (کی کان) میں مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا۔

ان راویوں نے اس میں جانور کے پاؤں مارنے سے مرنے والے کا ذکر نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

3338- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَيٍّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَيٍّ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِيْ سَبِيْلٍ مِّنْ سُبُلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ فِيْ سُوْقٍ مِّنْ اَسْوَاقِهِمْ فَاَوْطَاَتْ بِيَدٍ اَوْ رِجْلٍ فَهُوَ ضَامِنٌ.

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے جانور کو مسلمانوں کے راستے یا بازار میں ٹھہرائے اور وہ جانور اپنے ہاتھ یا پاؤں کے نیچے کسی کو روند دے' تو وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

3339- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ اَبَا جَهْمِ بْنَ غَانِمٍ عَلَى الْمَغَانِمِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَصَابَ رَجُلاً بِقَوْسِهٖ فَشَجَّهُ مُنَقِّلَةً فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً .

۳۳۳۷—الذي قبله۔

۳۳۳۸—اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/۳۴٤) و المعرفة (۱۳/۹۸) باب: الضمان على البهائم (۱۷۵۹٤) من طريق ابي جزي' به- و قال البيهقي: (وهذا لا يصح: ابو جزي' و السري: ضعيفان)- اه-

۳۳۳۹—اسناده ضعيف جدا خالد بن الياس: هو ابن صخر امام المسجد النبوي متروك الحديث: كما في التقريب (۱/۲۱۱)-

★★ سیّدہ اُم سلیمان شفاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت ابوجہم بن غانم رضی اللہ عنہ کو مالِ غنیمت کا نگران مقرر کیا' اُنہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان کے ذریعہ مار کر اُس کا سر زخمی کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی مقرر کی۔

3340- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهٗ ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ قَدْ سَرَقَ فَاَمَرَ بِهٖ اِلَى السِّجْنِ وَقَالَ دَعُوْا لَهٗ رِجْلاً يَمْشِي عَلَيْهَا وَيَدًا يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا.

★★ عامر (شعبی) بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' دوبارہ چوری کرنے کے جرم میں اُسے پھر لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا پاؤں کٹوا دیا' پھر جب اُسے تیسری دفعہ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے قید کرنے کا حکم دیا' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ایک پاؤں رہنے دو جس کے ذریعہ یہ چل سکے اور ایک ہاتھ رہنے دو جس سے یہ کچھ کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔

3341- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قَطَعْتُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمَّنْتُهُ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اَدَعَهٗ .ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی چور' چوری کرے گا' تو میں اُس کا دایاں ہاتھ کٹوا دوں گا' اگر وہ دوبارہ ایسا کرے گا' تو میں اُس کا بایاں پاؤں کٹوا دوں گا' اگر وہ پھر ایسا کرے گا' تو میں اُسے اُس وقت تک قید رکھوں گا جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے' کیونکہ مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں اُسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں' (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3342- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۳۳۴۰- راجع الذي بعده-

۳۳۴۱- اخرجه الدارقطني من طريق محمد بن الحسن' و هو عنده في (كتاب الآثار)؛ كما في نصب الراية (۳/۳۷۴)؛ و اخرجه ابن ابي شيبة و عبد الرزاق و غيرهما من طرق عن علي- راجع نصب الراية للزيلعي (۳/۳۷۴)-

۳۳۴۲- اخرجه الدارقطني هنا من طريق محمد بن يزيد بن سنان: قال الحافظ في التقريب (ت ۶۳۹۹): ليس بالقوي- و قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷۲): فيه مقال' و اخرجه في الذي بعده من طريق عائذ بن حبيب عن هشام' به- قال ابن عدي في الكامل (۷/۶۲-۶۳): (روى عنه اهل الكوفة' وروى هو عن هشام بن عروة احاديث انكرت عليه و سائر احاديثه مستقيمة)- اه- قال الزيلعي: شيعي له مناكير- قال ابن حجر في التقريب (ت ۳۱۱۷): صدوق رمي بالتشيع- قلت: التشيع غير المفرط لا يوجب رد رواية الصدوق' خصوصاً اذا كانت فيما لا تعلق له ببدعته- و الحديث اخرجه ابو داود في الحدود (۴/۵۶۵) باب: السارق يسرق مراراً (۴۴۱۰) و النسائي في قطع السارق (۸/۹۰) باب: قطع اليدين و الرجلين' و البيهقي (۸/۲۷۲) باب: السارق يعود فيسرق' من طريق مصعب بن ثابت عن محمد بن المنكدر' بنحوه- و قال النسائي: (هذا الحديث منكر' و مصعب بن ثابت ليس بالقوي في الحديث)- اه- و انظر: نصب الراية (۳/۳۷۲)-

اللّٰهِ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا' اُسے دوبارہ چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ایک پاؤں کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دوسرا ہاتھ بھی کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا (دوسرا) پاؤں بھی کٹوا دیا' اُسے پھر چوری کے جرم میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے قتل کر دیا گیا۔

3343- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3344- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَبْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3345- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا الْوَاقِدِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ اُرَاهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ . كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی چور چوری کرے' تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو' اگر وہ دوبارہ کرے' تو اُس کا پاؤں کاٹ دو' اگر وہ پھر کرے' تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو' اگر وہ پھر کرے' تو اُس کا پاؤں کاٹ دو۔

خالد بن سلمہ نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے اُن کے ماموں حارث کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

3346- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَطَعَ بَعْدَ يَدٍ وَّرِجْلٍ يَدًا .

۳۳۴۳—عائذ بن حبيب فيه مقال- و راجع الذي قبله-

۳۳۴۴—قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۷۲): (سعيد بن يحيى: هو ابن صالح اللخمي: فيه مقال)- اه- و انظر الذي قبله-

۳۳۴۵—عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۶۸، ۳۷۲) للدارقطني، و قال: (و الواقدي فيه مقال)- اه-

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے (چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں (پہلے سے) کٹا ہونے کے باوجود (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

3347- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ بِرَجُلٍ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَا عَلَيْهِ بِالسَّرِقَةِ فَقَطَعَهُ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَا هُوَ هٰذَا غَلِطْنَا بِالْاَوَّلِ . فَلَمْ يَقْبَلْ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ وَغَرَّمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

★★ شعبی بیان کرتے ہیں: دو آدمی ایک شخص کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُن دونوں نے اس شخص کے بارے میں یہ گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' پھر وہ دونوں آدمی ایک اور شخص کو لے کر آئے اور بولے: پہلی مرتبہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی' یہ اصل چور ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس دوسرے شخص کے بارے میں اُن کی گواہی کو قبول نہیں کیا اور پہلے شخص (کے ہاتھ کو ضائع کرنے) کی دیت کی ادائیگی اُن پر لازم کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے یہ پتا ہو کہ تم نے جان بوجھ کر (پہلے شخص کا ہاتھ کٹوایا تھا) تو میں تم دونوں کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

3348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۳۳۴۶- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۸/۲۷٤) كتاب : السرقة' باب: السارق يعود فيسرق ثانياً و ثالثاً و رابعاً من طريق هشيم' انبا خالد به- و روى البيهقي من طريق اخرى ان علياً اشار على عمر في رجل اقطع اليد و الرجل سرق: ان يودعه السجن' ففعل- قال البيهقي: (الرواية الاولى عن عمر- رضي الله عنه- اولى ان تكون صحيحة' و كيف تصح هذه عن عمر- رضي الله عنه- وقد انكر في الرواية الاولى قطع الرجل بعد اليد و الرجل و اشار باليد! ورواية ابن عباس موصولة تشهد للرواية الاولى بالصحة)- اه-

۳۳۴۷- اخرجه البيهقي في السنن (۸/٤۱) كتاب: الجنايات' باب: الاثنين او اكثر يقطعان يد رجل معاً' و الحافظ في تغليق التعليق (۵/۲۵۰) من طريق الشافعي عن سفيان عن مطرف عن الشعبي ان رجلين اتيا علياً- رضي الله عنه- فشهدا على رجل انه سرق' فقطع علي- رضي الله عنه- يده' ثما اتياه بآخر' فقالا: هذا الذي سرق' و اخطانا على الاول- فلم يجز شهادتهما' على الآخر و غرمهما دية الاول' وقال: (لو اعلمكما تعمدتما لقطعتكما)- قال البيهقي: (اخرجه البخاري في ترجمة الباب)- قلت: علقه البخاري في صحيحه (۱٤/۲٦٦) كتاب: الديات' باب: اذا اصاب قوم من رجل- قال: وقال مطرف عن الشعبي...... فذكره-

۳۳۴۸- اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۹۳) باب: تعليق يد السارق في عنقه (٤۹۹۹)' و ابو نعيم في الحلية (۸/۳۲۲)' و البيهقي في السرقة (۸/۲۷۷) باب: غرم السارق' من طرق عن المفضل بن فضالة' به- و عزاه الزيلعي (۳/۳۷۵-۳۷٦) للبزار و الطبراني في الاوسط- و سياتي عزوه للاوسط' ان شاء الله تعالى- وقال النسائي: (وهذا مرسل' و ليس بثابت)- اه- وقال ابو حاتم الرازي: (هذا حديث منكر' و مسور لم يلق عبد الرحمن' هو مرسل ايضاً)- اه- ينظر: علل الحديث لا بن ابي حاتم (۱/٤۵۲) (۱۳۵۷)- وذكره البيهقي في المعرفة (۱۲/٤۳۲) باب: غرم السارق (۱۷۳۳۷)' ثم قال: (ان ثبت قلنا به' لكنه تفرد به المفضل بن فضالة قاضي مصر' و اختلف عليه فيه: فقيل: عنه عن يونس بن يزيد بن سعد هكذا- وقيل: عنه عن يونس عن الزهري عن سعد عن المسور- و قيل: المسور بن مخرمة- و قيل: عنه عن يونس عن سعد بن ابراهيم عن اخيه المسور- فان كان سعد هذا هو ابن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف' فقد قال اهل العلم بالحديث: لا نعرف له في التواريخ اخا معروفاً بالرواية يقال له: المسور- و ان كان غيره' فلا نعرفه' و لا نعرف اخاه' ولا يحل لا حد من مال اخيه الا ما طابت به نفسه- وقد وجدت حديثا لسعد بن محمد بن المسور بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف' فان كان هذا لانتساب صحيحاً' وثبت كون المسور لسعد بن ابراهيم اخا- فلم يثبت له سماع منجده عبد الرحمن و لا رؤية...... فهو مع الجهالة منقطع' و بمثل هذا الرواية لا تترك اموال المسلمين تذهب باطلاً- و بالله التوفيق- قال ابو بكر بن المنذر: و لا يثبت خبر عبد الرحمن بن عوف في هذا الباب- اه-

بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ الْمِسْوَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ وَّاَبُوْ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ مِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ بَعْدَ قَطْعِ يَمِيْنِهِ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3350- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ الْمِسْوَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چور پر حد جاری کردی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3351- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِىُّ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قِصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِى السَّارِقِ. قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَقُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ يَا اَبَا مُعَاوِيَةَ اِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ. فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِىْ اَوْ قَالَ فِىْ كِتَابِىْ. سَعِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَجْهُوْلٌ وَّالْمِسْوَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّاِنْ صَحَّ اِسْنَادُهُ كَانَ مُرْسَلًا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں ایک راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اور اُسے مجہول قرار دیا گیا ہے اور اس احتمال کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ روایت

۳۳۴۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۹۲۷٤) من طريق عبد الله بن صالح - و هو ابو صالح - عن مفضل بن فضالة' به- و قال الطبراني: (لا يروي هذا الحديث عن عبد الرحمن ابن عوف الا بهذا الاسناد' تفرد به مفضل بن فضالة- و ليس متصل الاسناد: لان المسور لم يسمع من جده)- اه-

۳۳۵۰- انظر الحديث قبل السابق-

۳۳۵۱- كذا وقع في هذا الاسناد: (سعيد بن ابراهيم) بدلاً من (سعد)- قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۳۷٦): (قال في التنقيح: يوجد في بعض النسخ: سعيد بن ابراهيم' و المعروف: سعد- قال ابن ابي حاتم: مسور بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف اخو صالح' و سعد' ابني ابراهيم- روى عن عبد الرحمن بن عوف مرسلاً- وقال ابن المنذر: سعد بن ابراهيم هذا مجهول- و قيل: انه الزهري قاضي المدينة' و هو احد الثقات الاثبات' لكن قال البيهقي: ان الزهري لا يعرف له اخ معروف بالرواية' يقال له: المسور- و الله اعلم)- اه-

"مرسل" ہو سکتی ہے۔

3352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَنْدَقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ وَقَالَ لَا غُرْمَ عَلَيْهِ . هٰذَا وَهَمٌ مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ تاوان ادا نہیں کرے گا۔

اس میں کئی اعتبار سے وہم پایا جاتا ہے۔

3353- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَخِيْهِ الْمِسْوَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ . قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ اِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ . فَقَالَ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِيْ اَوْ هٰكَذَا قَالَ . الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ صَالِحٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب چور پر حد جاری کر دی جائے' تو اب وہ (چوری شدہ سامان) کا تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

3354- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلاً اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ نَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ مَنْ قَطَعَكَ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ ظَالِمًا . قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ لَاَكْتُبَنَّ اِلَيْهِ . وَتَوَعَّدَهٗ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ فَقَدُوْا حُلِيًّا لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ - قَالَ - فَجَعَلَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَ فَوُجِدَ عِنْدَ صَائِغٍ فَاُلْجِئَ حَتّٰى اُلْجِئَ اِلَى الْاَقْطَعِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَغِرَّتُهٗ بِاللّٰهِ كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِمَّا صَنَعَ اقْطَعُوْا رِجْلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نَقْطَعُ يَدَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ دُوْنَكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں (چوری کی سزا میں) کٹا ہوا تھا' وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا' وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم کسی چور کی طرح رات نہیں گزارتے (تم تو نیک آدمی ہو)' تمہارا ہاتھ کس نے کٹوا دیا؟ اُس نے جواب دیا: یعلی بن منیہ نے ظلم کے

۳۳۵۲-راجع الذي قبله- ۳۳۵۳-راجع الذي قبله-

۳۳۵٤-اخرجه مالك في الحدود (۲/۶۳۷) باب: جامع القطع (۳۰) عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن ابي بكر' بنحوه- وقال مالك: (الامر عندنا في الذي يسرق مرارًا ثم يستعدى عليه' انه ليس عليه الا ان تقطع يده لجميع من سرق منه' اذا لم يكن اقيم عليه الحد- فاذا كان قد اقيم عليه الحد قبل ذلك' ثم سرق ما يجب فيه القطع -قطع ايضاً)- اه-وقال ابو عمر بن عبد البر في الاستذكار (۲٤/۱۸۵) (۳۵۹۶۸): (اختلف في هذا الحديث......) ثم عدد رواياته- و ستاتي عند المصنف هنا-

طور پر اسے کاٹا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں اُسے اس بارے میں خط لکھوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے وعدہ کرلیا' اسی دوران (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیّدہ اسماء بنت عمیس کا ایک ہار گم ہو گیا' تو اُس شخص نے یہ کہنا شروع کیا: یا اللہ! اُس چور کو پکڑوا دے! راوی بیان کرتے ہیں: وہ ہار ایک سنار کے پاس مل گیا' جب اُس کی تحقیق کی گئی تو پتا چلا کہ اُسی ہاتھ' پاؤں کٹے ہوئے شخص نے اُسے فروخت کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے نزدیک اُس کی اس حرکت سے زیادہ شدید (ناپسندیدہ) بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کر رہا تھا (کہ چور پکڑا جائے)' تم لوگ اس کا پاؤں کاٹ دو! (تاکہ وہ ہاتھ کے ساتھ کسی کام کے قابل رہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس کا ہاتھ کاٹیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے!

3355- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِىْ قَطَعَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ وَكَانَ مَقْطُوْعَ الْيَدِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کا پاؤں کٹوا دیا تھا یعلیٰ بن اُمیہ نے جس (کا ہاتھ) کاٹا تھا' اس سے پہلے ہی اُس شخص کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔

3356- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلٌ اَسْوَدُ يَاْتِىْ اَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيْهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ حَتّٰى بَعَثَ سَاعِيًا- اَوْ قَالَ سَرِيَّةً- فَقَالَ اَرْسِلْنِىْ مَعَهُ .قَالَ بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا فَاَبَى فَاَرْسَلَهُ مَعَهُ وَاسْتَوْصَاهُ بِهِ خَيْرًا فَلَمْ يَغْبُرْ عَنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً حَتّٰى جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ مَا زِدْتُ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يُوَلِّيْنِىْ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهِ فَخُنْتُهُ فَرِيضَةً وَّاحِدَةً فَقَطَعَ يَدِى .فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَجِدُوْنَ الَّذِىْ قَطَعَ هٰذَا يَخُوْنُ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ فَرِيضَةً وَّاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَاُقِيْدَنَّكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ اَدْنَاهُ وَلَمْ يُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِىْ كَانَتْ لَهُ مِنْهُ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بِاللَّيْلِ فَيَقْرَاُ فَاِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ يَا لَلّٰهِ لِرَجُلٍ قَطَعَ هٰذَا قَالَ فَلَمْ يَغْبُرْ اِلَّا قَلِيْلاً حَتّٰى فَقَدَ آلُ اَبِىْ بَكْرٍ حُلِيًّا لَهُمْ وَمَتَاعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ طَرَقَ الْحَىَّ اللَّيْلَةَ فَقَامَ الْاَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ الصَّحِيْحَةَ وَالْاُخْرَى الَّتِىْ قُطِعَتْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُمْ اَوْ نَحْوَ هٰذَا- وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ عَلٰى مَنْ سَرَقَ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِيْنَ- قَالَ فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى عَثَرُوْا عَلَى الْمَتَاعِ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّيْلَكَ اِنَّكَ لَقَلِيْلُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ .فَاَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ.

قَالَ مَعْمَرٌ وَّاَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ اِذَا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتَهُ قَالَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ .

۳۳۵۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰/۱۸۷) باب: قطع السارق (۱۸۷۷۱)-

۳۳۵۶-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰/۱۸۸) باب: قطع السارق (۱۸۷۷٤)-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ لَرَاَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدٍ وَّرِجْلٍ سَرَقَ الثَّالِثَةَ.

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک سیاہ فام شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن کے ساتھ رہنے لگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسے قرآن سکھانے لگے' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (زکوٰۃ وغیرہ کی) وصولی کرنے والے شخص کو بھجوانے لگے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مہم کو روانہ کرنے لگے تو وہ شخص بولا: مجھے بھی اس کے ساتھ بھیج دیں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ رہو! لیکن اُس نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی اُس (وصولی کرنے والے شخص) کے ساتھ بھیج دیا اور اُسے (اُس سیاہ فام) کا خیال رکھنے کی تاکید کی' کچھ عرصے کے بعد وہ (سیاہ فام) شخص آیا تو اُس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اُس (سرکاری اہلکار) نے جو کام میرے ذمہ لگایا تھا میں نے اُس میں سے ایک ''فریضہ'' (یعنی کسی جانور یا کوئی چیز) کی خیانت کی تو اُس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے اُس نے خود بیس سے زیادہ ''فریضوں'' میں خیانت کی ہوئی ہے' اللہ کی قسم! اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو' تو میں اِس وجہ سے اُسے قید کر دوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے ساتھ رکھا اور اُس کے ساتھ پہلے سا سلوک کرتے رہے' وہ شخص رات کے وقت کھڑا ہو کر (نوافل کے دوران) قراءت کرنے لگا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اُس کی آواز سنی تو دعا کی: یا اللہ! جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے' اُسے سزا دے! تھوڑے ہی عرصے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کسی کا ہار یا شاید اور کوئی چیز چوری ہو گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گزشتہ رات ہمارے ہاں چوری ہو گئی۔ وہ ہاتھ کٹا ہوا (سیاہ فام) کھڑا ہوا' اُس نے قبلہ کی طرف رخ کیا' اُس نے اپنا صحیح ہاتھ اور کٹا ہوا ہاتھ دونوں بلند کیے اور دعا کی: یا اللہ! جس نے یہ چوری کی ہے اُسے پکڑوا دے! (یا اس کی مانند لفظ استعمال کیے)

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (اُس سیاہ فام نے یہ دعا کی:)

''یا اللہ! اُس شخص کو پکڑوا دے جس نے اس نیک گھرانے کے ہاں چوری کی ہے!''

راوی بیان کرتے ہیں: اگلا دن ابھی آدھا بھی نہ گزرا تھا کہ وہ سامان اُس شخص کے پاس سے مل گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت تھوڑا علم ہے۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُس شخص کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس کی آواز سنی تو فرمایا: تم کسی چور کی طرح رات نہیں گزارتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے

شخص کا پاؤں کٹوادیا تھا جس نے تیسری مرتبہ چوری کی تھی' اس سے پہلے اُس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جاچکا تھا۔

3358- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم قیمت والی چیز (کی چوری پر) ہاتھ کٹوادیا تھا۔

3359- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ بِهٰذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3360- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ - وَكَانَ حَافِظًا - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ .

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں یعنی ہاتھ) پانچ (درہم قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

3361- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ.

★★ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ (انگلیاں یعنی ہاتھ) پانچ (درہم قیمت والی چیز کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

3362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ شَيْءٍ قِيْمَتُهٗ

٣٣٥٧- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/١٨٧) باب: قطع السارق (١٨٧٦٨)؛ و اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٢٧٤) ايضاً- و اخرجه ابن ابي شيبة (٩/٥١١) (٨٣١٥) من وجه آخر عن خالد الحذاء' به-

٣٣٥٨- اخرجه ابو داود في المراسيل- كما في التحفة (٧/٦٣) (٩٣٢٤)؛ و النسائي في القطع (٨/٨٢) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث- يعني: حديث عائشة في هذا الباب- (٤٩٥٧)- من طريق عبد الرحمن بن مهدي' به-

٣٣٥٩- تقدم و ينظر السابق-

٣٣٦٠- اخرجه ابن ابي شيبة في الموضع السابق' و من طريقه البيهقي (٨/٢٦٣) كتاب: السرقة' باب: ما جاء عن الصحابة رضي الله عنهم- و اخرجه ابن المنذر- كما في التعليق المغني من طريق منصور عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن عمر' به-

٣٣٦١- هكذا اخرجه منصور بن زاذان عن قتادة' و اخرجه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' فقال عنه عن سعيد بن المسيب عن عمر؛ كما في الرواية السابقة- و اخرجه همام عن قتادة' فقال عنه عن عبد الله الداناج عن سليمان بن يسار من قوله- اخرجه النسائي في قطع السارق (٨/٨٢) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد' و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث' يعني: حديث عائشة في هذا الباب (٤٩٥٥)- و تابعه همام عن عبد الله الداناج عن سليمان بن يسار من قوله- اخرجه النسائي في الموضع السابق-

خَمْسَةُ دَرَاهِمَ .قَالَ اَبُوْ هِلَالٍ فَقَالُوْا لِيْ اِنَّ ابْنَ اَبِيْ عَرُوْبَةَ يَقُوْلُ هُوَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ .قَالَ فَلَقِيْتُ هِشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ اَبُوْ هِلَالٍ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز (کی چوری) پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

ابوہلال نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعض محدثین نے مجھے یہ بتایا: ابن ابوعروبہ نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ میری ملاقات بعد میں ہشام سے ہوئی' میں نے اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوہلال فرماتے ہیں: اگر یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو' تو یہ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوگی یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوگی۔

3363- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ .

۳۳۶۲-اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۵۵۲): حدثنا ابو مسلم' نا سليمان بن حرب' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۲٤۲۸) من طريق عبيدة بن الاسود عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' به- وقال الطبراني: (لم يرفعه عن سعيد الا عبيدة) - اه- واخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۷۷) باب: القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده (٤۹۱۱) من طريق ابي علي الحنفي' حدثنا هشام عن قتادة عن انس' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قطع في مجن- اه- و قال النسائي: (هذا خطا)- اه- ثم ساقه (٤۹۱۲) من طريق شعبة عن قتادة عن انس' قال: (قطع ابو بكر -رضي الله عنه- في مجن قيمته خمسة دراهم- وقال النسائي: (هذا الصواب)- ثم ساقه (٤۹۱۳) من وجه آخر عن شعبة عن قتادة سمعت انسا يقول: (سرق رجل مجنا على عهد ابي بكر' فقوم خمسة دراهم' فقطع)- اه- وله شاهد من حديث سعد عند الطبراني في الاوسط (۵۹٤٦) من طريق وهيب عن ابي واقد عن عامر بن سعد عن ابيه: (ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قيمته خمسة دراهم)- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابي واقد الا وهيب' ولا يروى عن سعد الا بهذا الاسناد)- اه-

۳۳۶۳-اخرجه ابو داود في الحدود (٤/۵۵۱-۵۵۲) باب: القطع في الخلسة (٤۳۹۱) و الترمذي في الحدود (٤/۵۲) باب: الخائن و المختلس و المنتهب (۱٤٤۸) و النسائي في قطع السارق (۸/۸۸-۸۹) باب: ما لا قطع فيه' و ابن ماجه في الحدود (۲/۸٦٤) باب: المنتهب و الخائن والسارق (۲۵۹۱) و الطحاوي (۳/۱۷۱) و البيهقي (۸/۲۷۹) و احمد (۳/۳۸۰) من طرق عن ابن جريج' به-وقال الترمذي: (حسن صحيح)-وقال الزيلعي في نصب الراية (۳/۳٦٤): (سكت عنه عبد الحق في احكامه' و ابن القطان بعده' فهو صحيح عندهما)- اه- قلت: اخرجه عن ابن جريج هكذا بدون تصريحه بالسماع: ابن وهب' و عيسى بن يونس' و الفضل بن موسى' و محمد بن ربيعة' و مخلد بن يزيد' وسلمة بن سعيد- و خالفهم عبد الرزاق' فاخرجه مجودًا بالتصريح بسماع ابن جريج من ابي الزبير كما في المصنف (۱۸۸٤٤) و اخرجه ابن حبان (٤٤۵٦' ٤٤۵۷) من طريق مومل بن اهاب عن عبد الرزاق' و لم يذكر فيه تصريح ابن جريج بالسماع- و اخرجه ابو عاصم عند الدارقطني في الحدود (۲/۱۷۵) باب: ما لا يقطع من السراق' و تابعه مكي بن ابراهيم عند الخطيب في التاريخ (۱/۲۵٦)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خیانت کرنے والے' اُچک لینے والے اور (سرعام) ڈاکہ ڈالنے والے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

3364- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِغُلَامٍ لِّيْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْطَعْ هٰذَا قَالَ وَمَا شَانُهُ قُلْتُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَاَتِيْ خَيْرٌ مِّنْ سِتِّيْنَ دِرْهَمًا قَالَ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ۔

☆☆ عبداللہ بن عمرو حضرمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لے کر آیا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس کا ہاتھ کٹوا دیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چرالیا ہے' جو ساٹھ درہم سے زیادہ قیمت کا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے خادم نے تمہارا سامان چرایا ہے' اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔

3365- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخُوْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا فِي الْاِثْمِ۔

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے جتنا گناہ ہے''۔

3366- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخِيْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا۔

۳۳٦٤- اخرجه مالك في الحدود (۲/۸۳۹- ۸٤۰) باب: ما لا قطع فيه (۳۳) و عنه الشافعي في الام (٦/۱۵۱) باب: ما لا يقطع فيه من جهة الخيانة' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲/٤۳۲) باب: العبد يسرق من مال سيده او من مال امراة سيده (۱۷۲٦۳) و في الكبرى ايضاً (۸/۲۸۲)- من طريق مالك عن الزهري' به-

۳۳٦۵- اخرجه احمد (٦/۵۸' ۱٦۸- ۱٦۹' ۲۰۰' ۲٦٤) و ابو داود في الجنائز (۳۲۰۷) باب: في الحفار يجد العظم يتنكب ذلك المكان' و ابن ماجه في الجنائز (۱٦۱٦) باب: في النهي عن كسر عظام الميت' و الطحاوي في المشكل (۲/۱۰۸) و ابو نعيم في اخبار اصبهان (۲/۱۸۸) و البيهقي (٤/۵۸) و ابن حبان (۳۱٦۷) من طرق عن سعد بن سعيد' به-

۳۳٦٦- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/٤٤٤) رقم (٦۲۵٦): اخبرنا ابن جريج و داود ابن قيس' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٤/۵۸) كتاب: الجنائز' باب: من كره ان يحفر له قبر غيره......واخرجه احمد في مسنده (٦/۱٦۸): حدثنا عبد الرزاق' قال: اخبرنا داود في قيس' به- و اخرجه احمد (٦/۱۰۵) و الخطيب في التاريخ (۱۲/۱۰٦) و ابو نعيم في الحلية (۷/۹۵) من طريق ابي الرجال عن عمرة عن عائشة' به-

يَعْنِىْ فِى الْإِثْمِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی مردہ مسلمان کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی اُس جتنا گناہ ہے)۔

3367- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مردہ شخص کی ہڈی کو توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔

3368- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الزُّبَيْرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْمَا دُوْنَ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . قَالَ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ . وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم قیمتی چیز کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: ڈھال کی قیمت کیا ہوتی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک چوتھائی دینار۔

ایک اور سند کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان منقول ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز) کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3369- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعُمَرِكِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

۳۳۶۷-لم اقف عليه ابهذا الاسناد عند غير المصنف- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۳۷۲): سالت ابي عن حديث اخرجه ابن لهيعة عن بكير بن الاشج عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ' قال: (ان الميت يوذيه في قبره ما يوذيه في بيته)! قال ابي: هذا حديث منكر' الذي يشبه حديث سعد بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم : (كسر عظم الميت ميتاً ككسره وهو حي)؛ فارى انه دلس له هذا الاسناد؛ لان ابن لهيعةلم يسمع من سعد بن سعيد)- اه-

۳۳۶۸-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/ ۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (۴۹۵۰): حدثنا عبيد الله بن سعد' به-و اما طريق مخرمة بن بكير؛ فاخرجه مسلم في الحدود (۲/ ۱۳۱۲-۱۳۱۳) باب: حد السرقة و نصابها (۲/ ۱۶۸۴) و النسائي في القطع (۸/ ۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد' و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث (۴۹۵۱) و الطحاوي في شرح معاني الآثار (۳/ ۱۶۴) من طرق عن ابن وهب' به-

مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِىْ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِىْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز) کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3370- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنِىْ قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِىُّ حَدَّثَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِى الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِى الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ. وَزَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ.

قَالَ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِىْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ڈھال یا اُس کی قیمت (جتنی قیمتی چیز) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: ڈھال کی قیمت چار درہم ہوتی ہے۔

سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: چوتھائی دینار یا اُس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3371- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِىْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۳۳۶۹-اخرجه مسلم في الحدود (۳/۱۳۱۲-۱۳۱۳)باب: حد السرقة و نصابها (۱۶۸٤) و النسائي في قطع السارق (۸/۸۱) من طرق عن عروة' بنحوه-

۳۳۷۰-اخرجه النسائي في قطع السارق (۸/۸۱) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث' من طريق محمد بن قدامة' به-

۳۳۷۱-اخرجه مالك في الحدود (۲/۸۳۱) باب: ما يجب في القطع' و من طريقه: اخرجه الشافعي (۲/۸۳) و الطيالسي (۱۸٤۷) و احمد (۲/٦٤) و البخاري في الحدود (٦۷۹۵) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۱۳) باب: حد السرقة و نصابها (۱٦۸٦) و ابو داود في الحدود (٤۳۸۵) باب: ما يقطع فيه السارق' و النسائي في قطع السارق (۸/۷٦-۷۷) باب: القدر الذي اذا سرقه السارق قطعت يده' و الطحاوي في المعاني (۳/۱٦۲) و البيهقي في الكبرى (۸/۲۵٦) من طرق عن مالك' به- و اخرجه الطيالسي (۱۸٤۷) و مسلم في الحدود (۳/۱۳۱٤) باب: حد السرقة و نصابها (۱٦۸٦) و الترمذي في الحدود (۱٤٤٦) باب: ما جاء في كم تقطع يد السارق؛ و النسائي في قطع السارق (۸/۷٦) و الطحاوي (۳/۱٦٤) و ابن حبان (٤٤٦۱) من طرق عن نافع' به-

3372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِجَنًّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهُ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے ایک ڈھال چوری کرلی، جس کی قیمت پانچ درہم تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کٹوادیا۔

3373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3374- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ

قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِىْ مَنْ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

عطاء فرماتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3375- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

٣٣٧٢-اخرجه النسائي من طريق شعبة باسناده، لم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم، و قد تقدم تخريجه-

٣٣٧٣-اخرجه النسائي في القطع (٨/ ٨٤) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد وعبد الله ابن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث، يعني: حديث عائشة السابق: اخبرنا خلاد بن اسلم عن عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحاق، به- و اخرجه ابن ابي شيبة-كما في نصب الراية (٣/ ٣٥٩)-: حدثنا عبد الاعلى عن محمد بن اسحاق، به-

٣٣٧٤-راجع الذي قبله-

٣٣٧٥-اخرجه عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحاق عن عطاء هنا- و عبد الله بن ادريس ثقة، لكن محمد بن اسحاق مدلس، و يبدو انه دلس هذا الاسناد؛ فقد اخرجه احمد بن خالد الوهبي و ابن مير عن ابن اسحاق عن ايوب عن عطاء، به- و سياتي من الطريقين-

3376- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يُقَوَّمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3377- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3378- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ. خَالَفَهُ مَنْصُورٌ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ. وَأَيْمَنُ لَا صُحْبَةَ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُن دنوں میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3379- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۳۷۶- اسناده حسن، و راجع الذي قبله-

۳۳۷۷- اخرجه النسائي في قطع السارق (۸۳/۸) باب: ذكر اختلاف ابي بكر بن محمد و عبد الله بن ابي بكر عن عمرة في هذا الحديث، يعني: حديث عائشة (۴۹۶۶) عن يحيى بن موسى البلخي، حدثنا ابن نمير، به-

۳۳۷۸- اخرجه النسائي في القطع (۸۲/۸-۸۳) الباب السابق ذكره (۴۹۵۸) عن منصور عن مجاهد عن عطاء عن ايمن، و (۴۹۵۹) عن منصور عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۰) عن منصور عن مجاهد عن عطاء عن ايمن، و (۴۹۵۹) عن منصور عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۰) عن منصور عن الحكم عن مجاهد عن ايمن، و (۴۹۶۱) (۴۹۶۲) عن منصور عن الحكم عن مجاهد و عطاء عن ايمن، و (۴۹۶۳) عن منصور عن عطاء و مجاهد عن ايمن-

۳۳۷۹- عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳۵۹/۳) لا حمد و ابن راهويه في مسنديهما من طريق حجاج بن ارطاة، به- ثم قال: (قال في التنقيح: و الحجاج بن ارطاة مدلس، و لم يسمع هذا الحديث من عمرو) اه-

ارشاد فرمایا ہے: (کم از کم) دس درہم کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

3380- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْحَجَّاجِ بِإِسْنَادِهٖ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: ڈھال کی قیمت سے کم (قیمت والی) چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں:) ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

3381- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی۔

3382- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَرْبِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ - هُوَ اَبُوْ نَشِيْطٍ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3383- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَاَبُوْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ الدَّرَاهِمِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم قیمت والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

شرح:

علماء کے درمیان اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا چوری کی حد جاری کرنے کے لیے چوری شدہ مال کا نصاب ہونا شرط ہے یا نہیں ہے؟ اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ شرط ہے اس لیے نصاب سے کم قیمت کی چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

حسن بصری سے یہ بات منقول ہے کہ ان کے نزدیک نصاب کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ تھوڑی یا زیادہ (یعنی کم قیمت والی یا

۳۳۸۰-راجع الذي قبله-

۳۳۸۱-تقدم-

۳۳۸۲-انظر السابق-

۳۳۸۳-اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۱٤۲) من طريق ابي مطيع البلخي عن ابي حنيفة، به- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن ابي حنيفة الا ابو مطيع: الحكم بن عبد الله)- اه-قلت: بل تابعه محمد بن الحسن؛ كما في رواية الدارقطني هنا- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/٢٧٤)، وقال: (اسناده ضعيف)- اه- و ابو حنيفة ضعف بعضهم روايته مع امامته في الفقه- و راجع نصب الراية (٣٦٠/٣)-

زیادہ قیمت والی) چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ خوارج بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ ان حضرات کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ظاہری مفہوم ہے۔

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو''

یہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس میں نصاب کی شرط عائد نہیں ہوئی ہے جن حضرات کے نزدیک چوری کی حد جاری کرنے کے لیے چوری شدہ مال کا نصاب ہونا یا اس سے زیادہ ہونا شرط ہے ان کے درمیان نصاب کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ مقدار ایک چوتھائی دینار ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک ایک چوتھائی دینار یا تین درہم ہے۔ بعض کے نزدیک یہ مقدار دس درہم ہے جب کہ بعض حضرات نے اس کی مقدار مختلف بیان کی ہے۔

بہر حال جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ ہاتھ صرف اس صورت میں کاٹا جا سکتا ہے جب اس نے کوئی ایسی شے چوری کی ہو جو حد نصاب جتنی قیمتی ہو جبکہ اہل ظاہر خوارج اور متکلمین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ چوری شدہ چیز کی قیمت کم ہو یا زیادہ ہو اسے چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے

3384- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِثْلَهُ .اَرْسَلَهُ الْمَسْعُوْدِيُّ .وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم (قیمت والی چیز کی) چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

3385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُبَيْعٍ اَوْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَصَلَّى بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِءُ فِيْهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .اَسْنَدَهُ عَطَاءٌ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُبَيْعٍ اَوْ تُبَيْعٍ .وَاَيْمَنُ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ دِيْنَارٌ .وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَلَمْ يُدْرِكْ زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْخُلَفَاءِ بَعْدَهُ.

☆☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعت (نوافل) ادا کرے جن میں رکوع اور سجدے مکمل ادا کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ان میں کیا پڑھ رہا ہے تو

۳۳۸۴- اخرجه ابو داود في المراسيل: كما في التحفة (۷/ ۶۳) و النسائي في القطع (۸/ ۸۲) من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن عيسى عن الشعبي عن عبد الله مرفوعاً-

۳۳۸۵- حديث ايمن في القتل سبق قريباً-

اُس شخص کو شبِ قدر میں یہ رکعات ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

اس روایت کو عطاء نے ایمن کے حوالے سے تبیع یا تبیع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایمن نامی راوی وہی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں) ڈھال کی قیمت ایک دینار تھی۔ یہ تابعین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے خلفاء (راشدین) کا زمانہ نہیں پایا۔

3386 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ اَيْمَنَ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ وَّمُجَاهِدٌ قَدْ رَوَيَا عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد کے حوالے سے اسے ذکر کیا ہے۔

عطاء اور مجاہد دونوں نے اُن کے والد کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

كَتَبَ اِلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمِ الْبَعْلَبَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِى الْاَرْضِ الْمَسْكُوْنَةِ وَالسَّبِيلِ الْمِيتَاءِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَهِىَ لَكَ . وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِىْ اَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَالَ فِيهَا وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ .

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِىَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ . قَالَ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَ هَا وَسِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ .

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ قَالَ يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَّيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . وَقَالَ اِذَا كَانَ مِنَ الْمَرَاحِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ - وَهُوَ الدِّيْنَارُ - فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَاِنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَّاُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . وَسُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ فِىْ اَكْمَامِهَا قَالَ يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَّيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ . قَالَ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ - وَهُوَ دِيْنَارٌ - فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَاِذَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَّضُعِّفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی رہائشی جگہ یا عام گزرگاہ سے ملتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک سال تک اُس کا اعلان کرتے رہو اگر اُس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تمہاری ہو گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دشمن کی سرزمین سے ملتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس میں اور "رکاز" میں سے پانچویں حصے کی (بیت المال کو) ادائیگی لازم ہے۔

☆☆ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی

۳۳۸۶- یاتی تخریجه ان شاء الله تعالی-

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے پکڑلو کیونکہ وہ یا تمہیں ملیں گی یا تمہارے کسی بھائی کومل جائے گی یا پھر بھیڑیے کو ملے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے چھوڑ دو! اُس کے پاؤں اور اس کا پیٹ اُس کے ساتھ ہیں وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت (کے پتے) کھالے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہاڑ سے چوری کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: اس کی اچھی طرح پٹائی کی جائے اور اس سے دُگنا تاوان لیا جائے۔ اگر مویشیوں کی حفاظت کی جگہ سے جانور چرایا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت جتنی یعنی ایک دینار ہو' تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ آپ سے شگوفے میں سے پھل چوری کر لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: اس (چور) کی پٹائی کی جائے گی اور اس سے دُگنا تاوان وصول کیا جائے گا' آپ نے فرمایا: اگر کھجوریں خشک کرنے کی جگہ سے چوری کی جائے' (اور چوری شدہ سامان) کی قیمت ڈھال جتنی ہو' تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر اس سے کم ہو' تو (چور کی) پٹائی کی جائے گی اور اس سے دُگنا تاوان وصول کیا جائے گا۔

3387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابِ الدَّلَّالُ حَدَّثَنَا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ بَيْضَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ قِيْمَتُهَا اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کے ایک خود (کی چوری) پر ہاتھ کٹوا دیا تھا' جس کی قیمت اکیس درہم تھی۔

3388- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطِّبُّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کا علاج کرے اور وہ معالج نہ ہو (اور اُس کے علاج کی وجہ سے مریض کو نقصان ہو) تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

3389- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

٣٣٨٧- في اسناده مختار بن نافع التيمي' قال الحافظ في التقريب (ت ٦٥٦٩): ضعيف-قال البخاري: منكر الحديث- و انظر ميزان الاعتدال (٦/ ٣٨٦)- و الحديث اخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٠/ ٢٣٧) رقم (١٨٩٧٥) عن ابن جريج قال: اخبرني جعفر بن محمد عن ابيه: ان عليا قطع في بيضة من حديد- و اخرجه البيهقي (٨/ ٢٦٠) من طريق سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه ان عليا- رضي الله عنه- قطع يد سارق في بيضة من حديد ثمن ربع دينار-

٣٣٨٨- اخرجه ابو داؤد في الديات (٤/ ٧١٠) باب: فيمن تطبب بغير علم (٤٥٨٦) و النسائي في القسامة (٨/ ٥٢-٥٣) باب: صفة شبه العمد' و ابن ماجه في الطب (٢/ ١١٤٨) باب: من تطبب' و لم يعلم منه طب (٣٤٦٦) و ابن عدي في الكامل (٥/ ١١٥) و الحاكم في المستدرك (٤/ ٢١٢) و البيهقي في القسامة (٨/ ١٤١) من طريق الوليد بن مسلم' به- و قال ابو داؤد: (لم يروه الا الوليد' لا ندري صحيح ام لا ؟)- و صححه الحاكم-

الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوْفًا فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُوْنَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ .وَغَيْرُهٗ يَرْوِيْهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کا علاج کرے اور وہ معالج نہ ہو (اور اُس کے علاج کی وجہ سے مریض کو) جانی یا اس سے کم نقصان ہو تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَّحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْتُ خَالِيْ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ . زَادَ حَفْصٌ وَّآتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری اپنے ماموں سے ملاقات ہوئی' میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں اُس کی گردن اُڑا دوں۔

حفص نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں اُس کا سر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آؤں۔

3391- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ يُّضْرَبَ عُنُقُهٗ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شخص کو) ایک ایسے فرد کی طرف بھیجا' جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تھی' تا کہ اُس شخص کی گردن اُڑا دی جائے۔

3392- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ

۳۳۸۹- راجع الذی قبله-

۳۳۹۰- اخرجه الترمذي (۶۳۴/۲) كتاب: الاحكام' باب: فيمن تزوج امراة ابيه' الحديث (۱۳۶۲) و ابن ماجه (۸۶۹/۲) كتاب: الحدود' باب من تزوج امراة ابيه من بعده الحديث (۲۶۰۷) و البيهقي (۲۳۷/۸) من طريق اشعث بن سوار عن عدي بن ثابت عن البراء' قال: مر خالي ابو بردة بن نيار و معه لواء...... الحديث- الا ان البيهقي خالف في سنده و متنه' فقال: (عن اشعث بن سوار عن عدي بن ثابت عن يزيد بن البراء عن البراء عن خاله: ان رجلا تزوج امراة ابيه او ابنه- كذا قال ابو خالد- فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم' فقتله)- اه- و اشعث بن سوار ضعيف: كما في التقريب- قال الترمذي: (حديث غريب' و قد روى محمد ابن اسحاق هذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء- وقد روي هذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه' وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد ابن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه-

۳۳۹۱- اخرجه احمد (۲۹۵/۴' ۲۹۷) و ابو داود (۱۵۷/۴) كتاب: الحدود' باب: في الرجل يزني بحريمه' الحديث (۴۴۵۶) و الطحاوي (۱۴۹/۳) من طرق عن مطرف عن ابي الجهم عن البراء' به- و راجع الذي قبله-

۳۳۹۲- تقدم-

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ جَاءَ الْاَسْلَمِىُّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِى الْخَامِسَةِ فَقَالَ كَلِمَةً اَنِكْتَهَا . قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِى الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِى الْبِئْرِ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ هَلْ تَدْرِى مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ حَلَالًا . قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ . قَالَ اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِىْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ . قَالَا نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ سَهْمًا . فَقَالَا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِىْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اسلم'' قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے چار مرتبہ اپنے بارے میں یہ گواہی دی کہ اُس نے ایک عورت کے ساتھ ناجائز طور پر تعلق قائم کیا ہے' ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس سے منہ پھیر لیا' جب وہ پانچویں مرتبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (اس طرح سے کہ) تمہاری شرمگاہ اُس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی' جیسے سلائی سرمہ دانی کے اندر چلی جاتی ہے' یا ڈول کنوئیں کے اندر چلا جاتا ہے' اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کسے کہتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُس عورت کے ساتھ حرام طریقے سے وہ عمل کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس بات کے ذریعہ کیا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو گفتگو کرتے ہوئے سنا' اُن میں سے ایک نے دوسرے سے یہ کہا: بھلا اس شخص کو دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا لیکن اس نے خود اُسے نہیں رہنے دیا اور اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کی ایک ٹانگ اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں یہاں اُترو! تم دونوں نے اس مردار گدھے میں سے اپنے حصے (کا گوشت) لینا ہے۔ اُن دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! اس کا گوشت کون کھائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا ہے

وہ مردار کھانے سے زیادہ شدید ہے' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

3393- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ- وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ .

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا' جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں' کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو' اگر وہ دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو' اگر وہ پھر اس کا ارتکاب کرے' تو اُسے کوڑے مارو اور پھر اُسے فروخت کردو خواہ ایک رسّی (کے عوض میں فروخت کرو)۔

3394- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَهِىَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا- قَالَ وَاِحْدَاهُمَا اللِّحْيَانِيَّةُ- قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِىْ بَطْنِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَاشَرِبَ وَلَااسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ . وَجَعَلَ عَلَيْهَا الدِّيَةَ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی کے ذریعے ضرب لگائی' وہ دوسری عورت حاملہ تھی وہ مر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میں سے ایک عورت کا تعلق بنولحیان سے تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی' قاتل عورت کے خاندان پر عائد کی اور اُس مقتول کے پیٹ میں موجود

۳۳۹۳- تقدم-

۳۳۹٤- اخرجه مسلم (۱٦۸۲) (۳۸) في القسامة : باب: دية الجنين' و الطيالسي (٦۹٦)' و الدارمي (۱۹٦/۲)' و ابو داود (٤٥٦۸) في الديات: باب دية الجنين' و الترمذي (۱٤۱۱)' و النسائي (۸/٤۹-٥۱)' و الطحاوي (۲/۲۰٥-۲۰٦)' و ابن الجارود رقم (۷۷۸)' و ابن حبان في صحيحه رقم (٦۰۱٦) من طرق عن شعبة عن منصور' به-واخرجه ابن ماجه (۲٦۳۳) في الديات: باب الدية على العاقلة: حدثنا علي بن محمد' حدثنا وكيع' حدثنا ابي عن منصور عن ابراهيم عن عبيد بن نضلة عن المغيرة بن شعبة' قال: (قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالدية على العاقلة)- و اخرجه النسائي (۵۱/۸) عن محمد بن رافع قال: حدثنا مصعب' قال: حدثنا داود عن الاعمش عن ابراهيم......مرسلاً- و اخرجه عبد الرزاق (۱۸۳٥۳)' و احمد (۲٤٤/٤)' و البخاري (٦۹۰٥)' (٦۹۰٦)' (٦۹۰۷)' (٦۹۰۸)' في الديات' باب: جنين المراة' و (۷۳۱۷)' (۷۳۱۸) في الاعتصام' باب: ما جاء في اجتهاد القضاء بما انزل الله' و ابو داود (٤٥۷۱)' والبيهقي (۱۱٤/۸) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن المغيرة بن شعبة قال: سال عمر بن الخطاب عن املاص المراة- و هي التي يضرب بطنها فتلقي جنينًا-فقال: ايكم سمع من النبي صلى الله عليه وسلم فيه شيئًا؟ فقلت: انا' فقال: ما هو ؟ قلت: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (فيه غرة: عبد او امة' فقال: لا تبرح حتى تجيئني بالمخرج' فوجدت محمد بن مسلمة فجئت به' فشهد معي انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (فيه غرة: عبد او امة)- اه-

بچے کے تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا' تو قاتل عورت کے خاندان میں سے ایک شخص بولا: کیا ہم اُس (بچے) کا تاوان ادا کریں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' جو رویا نہیں (یعنی پیدا ہی نہیں ہوا) اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَفِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَتَدِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ . وَقَضٰى فِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو عورتیں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی مار کر اُسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی' قاتل عورت کے خاندان پر عائد کی اور اُس مقتول عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا' تو ایک دیہاتی بولا: کیا میں اُس کا تاوان ادا کروں؟ جس نے کچھ کھایا نہیں' کچھ پیا نہیں' وہ چیخ مار کر رویا نہیں' اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے تاوان کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ امْرَأَتَانِ فَغَارَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ وَلِيُّهَا أَنَدِي مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ . وَجَعَلَهَا عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی دو بیویاں تھیں' اُن میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا شاید خیمہ کی لکڑی مار کر اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تاوان کی ادائیگی کا حکم دیا تو اُس (قاتل عورت) کے سرپرست نے کہا: کیا ہم اُس کا تاوان ادا کریں گے؟ جو چیخ مار کر رویا نہیں (یعنی پیدا ہی نہیں ہوا)' جس نے کچھ پیا نہیں' کچھ کھایا نہیں' یا اس کی مانند الفاظ نقل کیے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح مقفع و مسجع گفتگو کر

۳۳۹۵- راجع الذي قبله- ۳۳۹۶- راجع الذي قبله-

رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے رشتے داروں پر تاوان کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3397 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلاً مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلُهُ . قَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (النَّفْسَ بِالنَّفْسِ) (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (مدینہ منورہ میں) بنوقریظہ اور بنونضیر دو قبیلے تھے بنونضیر بنوقریظہ سے زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے جب بنونضیر کا کوئی شخص بنوقریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ کھجور کے ایک سو وسق (دیت کے طور پر) ادا کرتے تھے اور جب بنوقریظہ کا کوئی شخص بنونضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو (دیت وصول نہ کی جاتی بلکہ قصاص کے طور پر) اُسے قتل کر دیا جاتا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے) تو بنونضیر کے ایک شخص نے بنوقریظہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا' بنوقریظہ نے کہا: اسے ہمارے حوالے کرو تا کہ ہم اسے بھی (قصاص کے طور پر) قتل کر دیں! تو اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تم نے فیصلہ کرنا ہو' تو انصاف کے ساتھ اُن کے درمیان فیصلہ کرو''۔

''جان کا بدلہ جان ہے''۔

''کیا وہ لوگ زمانۂ جاہلیت (کے رواج کے مطابق) فیصلہ چاہتے ہیں''۔

3398 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُوْدٰى بِمَا اَدّٰى مِنْ كِتَابَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِىَ دِيَةَ الْعَبْدِ.

٣٣٩٧—اخرجه ابو داود في الديات (١٦٦/٤) باب: النفس بالنفس (٤٤٩٤)' و النسائي في القسامة (١٨/٨) باب: تاويل قول الله تعالى: (وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط) (٤٧٤٦) من طريق عبيد الله بن موسى' به- واخرجه ابو داود في الاقضية (٣٠١/٣) باب: الحكم بين اهل الذمة (٣٥٩١)' و النسائي في القسامة (١٩/٨) في الباب السابق (٤٧٤٧) من طريق ابن اسحاق' اخبرني داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه- و اخرجه الطبراني في الصغير (١٦٩)' و الاوسط (٢٠٣٧) من طريق ابي موسى: اسحاق بن موسى الانصاري' حدثنا عاصم ابن عبد العزيز الاشجعي' حدثنا ابو سهيل بن مالك عن ابيه عن ابي هريرة' بنحوه- وقال الطبراني: (لم يروه عن ابي سهيل-: نافع بن مالك' عم مالك بن انس—الا عاصم' تفرد به ابو موسى: اسحاق بن موسى الانصاري)- اه- و اخرجه ابو داود في الاقضية (٣٥٩٠) باب: الحكم بين اهل الذمة (٣٥٩٠) من وجه آخر عن عكرمة' بنحوه-

٣٣٩٨—اخرجه ابو داود في الديات (١٩٢/٤) باب: في دية المكاتب (٤٥٨١)' والنسائي في القسامة (٤٦/٨) باب: دية المكاتب (٤٨٢٤) من طريق يعلى بن عبيد' به-

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے: اُس نے کتابت کے معاہدے میں سے' جس شرح کے ساتھ ادائیگی کی ہوگی' اُسی حساب سے اُس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی' اور جتنی ادائیگی اُس کے ذمہ باقی ہوگی' اُسی حساب سے اُس کی دیت غلام کی دیت جتنی ہوگی۔

3399- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مکاتب شخص کا جتنا حصہ آزاد ہوگا' اُس اعتبار سے اُس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی اور جتنا حصہ غلام ہوگا' اُس اعتبار سے اُس کی دیت غلام کی دیت ہو گی۔

3400- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ) قَالَ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِى الْعَمْدِ (ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ) مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ اَنْتُمْ فَ (ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ) اَنْ تَقْبَلُوا الدِّيَةَ فِى الْعَمْدِ قَالَ (فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ) يَتَّبِعُ ذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّىْ ذَا (بِاِحْسَانٍ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا' اُن میں دیت کا حکم نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت سے یہ فرمایا:

''مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص کا حکم مقرر کیا گیا ہے' آزاد کے بدلے میں آزاد کو' غلام کے بدلے میں غلام کو' عورت کے بدلے میں عورت کو (قتل کر دیا جائے گا) اور جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے معاف کر دیا جائے''۔

یہاں معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ دوسرا شخص قتلِ عمد کے مقدمے میں دیت قبول کرنے پر تیار ہو جائے۔

۳۳۹۹-اخرجه ابو داود في الديات (۴/۱۹۲) باب: في دية المكاتب (۴۵۸۱) والنسائي في القسامة (۸/۴۶) باب: دية المكاتب' من طريق يحيى بن ابي كثير' به-واخرجه النسائي في الكبرى-كما في التحفة (۵/۱۷۴)- من طريق يحيى' به-

۳۴۰۰-اخرجه البخاري في التفسير (۴۴۹۸) باب: (يايها الذين آمنوا كتب عليكم القصاص......) الى قوله: (عذاب اليم) و في الديات (۶۸۸۱) باب: من قتل له قتيل فهو بخير النظرين' و النسائي في القسامة (۸/۳۷) باب: تاويل قوله- عزوجل-: (فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف و اداء اليه باحسان) (۴۷۹۵) من طرق عن سفيان' به-ورواه ورقاء عن عمرو عن مجاهد' بنحوه' و لم يذكر فيه ابن عباس- اخرجه النسائي في القسامة (۸/۳۷) الباب السابق-ورواه حماد بن سلمة عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس- اخرجه الطبري (۲/۶۵)-قال ابن حجر في النكت الظراف (۵/۲۳۳-بحاشية التحفة): (والاول هو المحفوظ)- اه-قلت: و قد اخرجه محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار بمثل رواية ابن عيينة عنه' و كذا اخرجه ابن ابي نجيح عن مجاهد- راجع تفسير الطبري (۲/۶۵) و النكت الظراف لابن حجر (۵/۲۳۳)-

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف ہے''۔

یعنی یہ اُس حکم کے مقابلے میں تخفیف ہے' جو تم سے پہلے لوگوں پر عائد کیا گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے حوالے سے تخفیف عطاء کی۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں یہ تخفیف ملی ہے کہ تم قتلِ عمد کے مقدمے میں دیت قبول کرلو۔ (اُس نے فرمایا:) ''تو تم مناسب طریقہ سے پیروی کرو' یعنی مناسب طریقہ سے اس کے پیچھے جاؤ اور احسان کے ساتھ اسے ادا کرو۔

3401- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلاَ دِيَةَ وَلاَ قِصَاصَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی سے اجازت لیے بغیر اُس کے گھر میں جھانک کر دیکھے اور وہ (گھر کا مالک) اُس (جھانکنے والے) شخص کی آنکھ میں کوئی چیز مار کر اُسے پھوڑ دے' تو اس کی کوئی دیت یا کوئی قصاص نہیں ہوگا۔

3402- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْيَسَعِ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ اِلاَّ فِي عَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَلاَيَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا۔

3403- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ السَّعْدِيُّ سَلَمَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيهِ اَنْ يُضْرَبَ عُنُقُهُ.

۳۴۰۱—اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ٦١) باب: من اقتص و اخذ حقه دون السلطان' و الطحاوي في المشكل (۱/ ٤٠٥) و ابن حبان (٦٠٠٤) و ابن الجارود (۷۹۰) و البيهقي في الكبرى (۸/ ۳۳۸) من طريق معاذ بن هشام' به- و اخرجه البخاري في الديات (٦٨٨٨) باب: من اخذ حقه او اقتص دون السلطان' و في الادب المفرد (۱۰٦۸) و مسلم في الآداب (۲۱٥۸) باب: تحريم النظر في بيت غيره' و ابو داود في الادب (٥۱۷۲) باب: في الاستئذان' و النسائي في القسامة (۸/ ٦١) الموضع السابق' و عبد الرزاق (۱۹٤۳۲) و ابن ابي شيبة (۸/ ۷٥۸) و احمد (۲/ ۲٦٦' ٤١٤' ٥۲۷) و ابن حبان (٦٠٠۲) و الطحاوي في المشكل (۱/ ٤٠٤) و البيهقي في الكبرى (۸/ ۳۳۸) كلهم - عدا البخاري و ابن حبان - من طرق عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة-ورواية البخاري و ابن حبان من طريق شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة-

۳۴۰۲—اخرجه البيهقي في الكبرى (۸/ ۲٦١) من طريق الدارقطني' به- و سياتي في باب المهر-

۳۴۰۳—اخرجه ابن ماجه (۲٦٠۸) و النسائي في كتاب: الرجم من الكبرى: كما في زوائد ابن ماجه (۲/ ۳۲٤) و البيهقي في السنن (۸/ ۲٠۸) والطحاوي (۳/ ۱٥٠) من طريق يوسف بن منازل' به- قال البوصيري: (له شاهد من حديث البراء بن عازب' اخرجه اصحاب السنن الاربعة)- اه- وقد تقدم تخريج حديث البراء قريباً-

☆☆ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایسے شخص کی طرف بھیجا، جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تھی، تا کہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے۔

3404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْمُرْتَدَّةُ تُسْتَأْنَى وَلَا تُقْتَلُ .

خِلَاسٌ عَنْ عَلِيٍّ لَا يُحْتَجُّ بِهِ لِضَعْفِهِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والی عورت کو مہلت دی جائے گی، اُسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

خلاس نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں، اُنہیں دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ راوی ضعیف ہے۔

3405- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَأَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَحْيَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے زندہ رکھا جائے گا۔

3406- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُوْلُ كَانَ الثَّوْرِيُّ يَعِيبُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ حَدِيثًا كَانَ يَرْوِيهِ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ .

☆☆ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سفیان ثوری ایک حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا کرتے تھے، جسے امام ابوحنیفہ نے عاصم کے حوالے سے ابورزین سے نقل کیا ہے اور اُسے امام ابوحنیفہ کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

3407- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ أَبُوْ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُسے قید کیا جائے گا اور قتل نہیں کیا جائے گا۔

3408- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ أَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَنِيفَةَ

۳۴۰۴- خلاس بن عمرو ثقة، لكنه كثير الارسال، وفي سماعه من علي، خلاف، والراجح - والله اعلم - انه لم يسمع منه- انظر: التهذيب لابن حجر (۳/۱۷۷)، وقد تقدم عن علي خلاف ذلك، قال: (كل مرتد عن الاسلام مقتول، اذا لم يرجع ذكرًا او انثى)- اه-

۳۴۰۵- تقدم تخريجه-

۳۴۰۶- روى ابن عدي في الكامل في ترجمة ابي حنيفة (۸/۲۳۵- بتحقيقنا) عن يحيى بن سعيد قال: سالت سفيان، قلت: سمعت حديث المرتدة من عاصم؟ قال: قلت: سمعت من اخذ عنه، قال: اما من ثقة فلا- وروي ايضًا عن ابن مهدي، سالت سفيان عن حديث عاصم في المرتدة؟ قال: اما من ثقة فلا-

۳۴۰۷- تقدم- ۳۴۰۸- تقدم-

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تُقْتَلُ النِّسَاءُ اِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب خواتین مرتد ہو جائیں تو اُنہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

3409- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَحْيَا ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا فَلَمْ اَكْتُبْهُ وَقُلْتُ قَدْ حُدِّثْنَا بِهِ عَنْ سُفْيَانَ يَكْفِيْنَا فَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ نُرٰى اَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ اِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ فَكَتَبْتُهُمَا جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُسے زندہ رکھا جائے گا۔

ابو عاصم فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے عاصم کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا' لیکن میں نے اُسے نوٹ نہیں کیا۔ میں نے کہا: یہ روایت سفیان کے حوالے سے ہمیں سنائی جا چکی ہے' وہی ہمارے لیے کافی ہے۔

ابو عاصم فرماتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے سفیان ثوری نے امام ابوحنیفہ سے اس کے منقول ہونے میں تدلیس کی ہے' اس لیے میں نے ان دونوں کے حوالے سے اسے نوٹ کر لیا ہے۔

3410- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِى الدَّامِيَةِ بَعِيْرٌ وَّفِى الْبَاضِعَةِ بَعِيْرَانِ وَفِى الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى السِّمْحَاقِ اَرْبَعٌ وَّفِى الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ وَّفِى الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ وَّفِى الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِى الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِى الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتّٰى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ يُضْرَبَ حَتّٰى يَغُنَّ وَلَا يُفْهِمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَوْ حَتّٰى يَنِحَّ فَلَا يُفْهِمَ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَّفِىْ جَفْنِ الْعَيْنِ رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِىْ حَلَمَةِ الثَّدْىِ رُبُعُ الدِّيَةِ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''دامیہ'' میں اونٹ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''باضعہ'' میں دو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''متلاحمہ'' میں تین اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''سمحاق'' میں چار اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''موضحہ'' میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''ہاشمہ'' میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

۳٤۰۹- تقدم-

۳٤۱۰- اخرجه البيهقي في السنن (۸/ ۸۲' ۸٦) من طريق الدارقطني مختصراً' و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹/ ۳۰۷) رقم (۱۷۳۳۱) و في (۹/ ۳۱۲) رقم (۱۷۳٤۲) و في (۹/ ۳۱٦) (۱۷۳٦۲) و في اسناده محمد بن راشد و هو ضعيف- و انظر: نصب الراية (٤/ ۳۷٥)-

''منقلہ'' میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

''مامومہ'' میں (جان کی دیت کے) تہائی حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب کسی شخص کو مارنے کے نتیجہ میں اُس کی عقل رخصت ہو جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب کسی شخص کو مارنے کے نتیجہ میں اُس کی یہ حالت ہو کہ وہ ناک سے آواز نکال کر یوں بولتا ہو کہ اس کی بات سمجھ نہ آتی ہو' تو اُس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر (اس ضرب کے نتیجے میں) وہ کھانس کر (یا ہچکی لے کر) یوں بولتا ہو کہ اس کی بات سمجھ نہ آتی ہو۔ تو اس صورت میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

آنکھ کا پپوٹا زخمی کرنے کی صورت میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

پستان کا سرا زخمی کرنے کی صورت میں ایک چوتھائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً مِنْ جُذَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَدِيٌّ اَنَّهُ رَمٰى امْرَاَةً لَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَتْ فَتَبِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ فَقَصَّ عَلَيْهِ اَمْرَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْقِلُهَا وَلَا تَرِثُهَا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے جذام قبیلے کے ایک فرد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُس نے اپنے قبیلہ کے ایک فرد عدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی: حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو پتھر مارا جس کے نتیجہ میں وہ عورت فوت ہوگئی۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تبوک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُس عورت کی دیت ادا کرو گے اور تم اُس کے وارث نہیں بنو گے۔

3412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اِذْ كَانَ عَامِلاً عَلَى الْمَدِيْنَةِ اُتِىَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيْعُهُمْ فِىْ اَرْضٍ اُخْرٰى فَاسْتَشَارَ مَرْوَانُ فِىْ اَمْرِهٖ فَحَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيْعُهُمْ فِىْ اَرْضٍ اُخْرٰى فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ

۳۴۱۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۴۰۷/۹) باب: ليس للقاتل ميراث (۱۷۸۰۲)- و عزاه ابن حجر في الاصابة (۴۷۳/۲) لسعيد بن منصور و الطبراني وغيرهما-

۳۴۱۲- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱۸۴/۴) في ترجمة عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة بن الزبير- قال: حدثنا الحسين بن عبد الله القطان' ثنا اسحاق بن موسى' ثنا عبد الله بن محمد بن يحيى' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۲۶۸/۸)- قال البيهقي: قال ابو احمد: هذا غير محفوظ عن هشام الا من رواية عبد الله بن محمد بن يحيى عنه)- اه- وعبد الله هذا: قال ابن عدي: (احاديثه عامتها مما لا يتابعه الثقات عليها' و لم اجد من المتقدمين فيه كلاماً' و لم اجد بدا من ذكره لما رايت من احاديثه انها غير محفوظة)- اه-

يَدُهُ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالَّذِىْ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ .تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ كَثِيْرُ الْخَطَإِ عَلٰى هِشَامٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: جب مروان بن حکم مدینہ منورہ کا گورنر تھا' تو اُس کے سامنے ایک ایسے شخص کولایا گیا جو بچے اُٹھا کر لے جاتا تھا اور کسی دوسری جگہ پر اُنہیں فروخت کر دیتا تھا' اُس شخص کے بارے میں مروان نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کولایا گیا جو بچے اُٹھا کر لے جاتا تھا اور اُنہیں دوسری جگہ فروخت کر دیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

بچے چوری کرنے والے کے بارے میں مروان نے بھی یہی حکم دیا اور اُس شخص کا ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔

عبداللہ بن محمد اس روایت کو ہشام سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور انہوں نے ہشام کے حوالے سے (روایات نقل کرنے میں) بہت غلطیاں کی ہیں' یہ ''منکر الحدیث'' ہیں۔

3413- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ وَاَنَّ عُمَرَ قَتَلَ بِهٖ سَبْعَةَ نَفَرٍ وَّقَالَ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهٖ جَمِيعًا .

☆☆ سعید بن میسب فرماتے ہیں: ایک شخص کو (یمن کے شہر) صنعاء میں قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بدلے میں (قتل میں شریک) سات افراد کو قتل کروا دیا اور فرمایا: اگر اس شخص کے قتل میں صنعاء کے رہنے والے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں اس شخص کے بدلے میں اُن سب کو قتل کروا دیتا۔

3414- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ الْوَازِعِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِى الْمُهَاجِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ مِنْ بَنِىْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ يَسْبِقُ النَّاسَ كُلَّ سَنَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ وَجَدَ مَعَ وَلِيْدَتِهٖ سَبْعَةَ رِجَالٍ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَلْقَوْهُ فِىْ بِئْرٍ فَجَآءَ الَّذِىْ مِنْ بَعْدِهٖ فَسُئِلَ عَنْهُ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ مَضٰى بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ اِلَى الْخَلَاءِ فَرَاَى ذُبَابًا يَلِجُ فِىْ خَرْقِ الرَّحٰى ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ فَعَرَفَ اَنَّ فِيْهَا لَحْمًا فَرَفَعَ الرَّحٰى وَاَرْسَلَ

۳۴۱۳-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۵/۴۲۹) رقم (۲۷۶۹۲) و من طريقه المصنف هنا- واخرجه مالك في الموطا (۲/۸۷۱) عن يحيى عن سعيد به- و من طريقه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۳۳۳- ترتيب) و منطريقه البيهقي في السنن (۸/۴۰- ۴۱)- و اخرجه البخاري في صحيحه (۶۸۹۶) من طريق يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر- رضي الله عنهما- ان غلاماً قتل غيلة، فقال عمر: ......فذكر نحوه-

۳۴۱۴-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۸۰۷۹) عن معمر، قال: اخبرني زياد بن جبل عمن شهد ذلك، قال: كانت امراة بصنعاء لها ربيب...... فذكر القصة مطولة-واخرجه البيهقي في سننه (۸/۴۱) من طريق جرير بن حازم ان المغيرة بن حكيم الصنعاني حدثه عن ابيه ان امراة بصنعاء غاب عنها زوجها...... فذكره نحو رواية عبد الرزاق-

إِلَى سُرِّيَّةِ الرَّجُلِ فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقَوْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنِ اضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ أَجْمَعِينَ وَاقْتُلْهَا مَعَهُمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَهْلُ صَنْعَاءَ اشْتَرَكُوا فِي دَمِهِ قَتَلْتُهُمْ .

☆☆ عبیداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: ''صنعاء'' کا رہنے والا ایک شخص تھا جو ہر سال لوگوں سے پہلے (گھر واپس) آیا کرتا تھا' ایک دن وہ اپنے گھر واپس آیا تو اُس نے اپنی کنیز (یا بیوی) کے ساتھ سات آدمیوں کو شراب پیتے ہوئے پایا' اُن ساتوں نے اُسے پکڑ کر قتل کر کے ایک کنوئیں میں پھینک دیا' جب اُس کے بعد والا شخص آیا اور اُس نے پہلے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا تو اُن لوگوں نے بتایا کہ وہ پہلے ہی جا چکا ہے' پھر وہ (بعد میں آنے والا) شخص قضائے حاجت کے لیے گیا تو اُس نے دیکھا کنوئیں کی چکی میں سے کچھ مکھیاں آ جا رہی ہیں' جس سے اُسے اندازہ ہوا کہ اس میں گوشت موجود ہے' اُس نے اُس چکی کو اٹھایا اور (مقتول) شخص کے خاندان والوں کو بلوایا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے خط لکھا (مقتول کو قتل کرنے والے) اُن سب افراد کی گردنیں اُڑا دو اور اُن کے ساتھ اُس عورت کو بھی قتل کر دو! اگر ''صنعاء'' کے رہنے والے سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں اُن سب کو قتل کروا دیتا۔

3415- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ ح وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنَ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ أَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ .

☆☆ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا' اُس چادر کی قیمت تیس درہم تھی' ایک شخص آیا اور اُس نے میرے نیچے سے اُسے نکال لیا (اور چوری کر کے لے جانے کی کوشش کی)' اُسے پکڑ لیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' میں آپ

۳۴۱۵-اخرجه ابو داود في الحدود (۱۳۶/٤) باب: من سرق من حرز (٤٣٩٤) و النسائي في القطع (۷۰/۸) باب: ما يكون حرزا و ما لا يكون (٤٨٩٨) والحاكم في المستدرك (۳۸۰/٤) كلهم من طريق عمرو بن حماد بن طلحة' به- و اخرجه احمد في مسنده (۴۰۱/۳) من طريق سليمان يعني: ابن قوم عن سماك' به-وقال ابو داود :(واخرجه زائدة عن سماك عن جعيد بن حجير' قال: نام صفوان...... و اخرجه مجاهد و طاوس: (انه كان نائماً فجاء سارق فسرق خميصة من تحت راسه......) و اخرجه ابو سلمة بن عبد الرحمن' قال: (فاستله من تحت راسه فاستيقظ فصاح به فاخذ......) و اخرجه الزهري عن صفوان بن عبد الله قال: (فنام في المسجد و توسد رداء ه فجاء ه سارق فاخذ رداء ه فاخذ السارق فجيء به اله النبي صلى الله عليه وسلم ' الخ-واخرجه ابن ماجه في الحدود (۸٦٥/۲) باب: من سرق من الحرز (۲۵۹۵) من طريق مالك عن الزهري عن عبد الله بن صفوان عن ابيه انه نام في المسجد...... بنحوه-واخرجه احمد (۴۰۱/۳) من طريق محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن صفوان عبد الله ابن صفوان عن ابيه ان صفوان بن امية بن خلف...... بنحوه- وله طرق اخرى ذكرها النسائي في الموضع السابق-وقد صححه صاحب التنقيح' و اعله عبد الحق في احكامه' و ابن القطان في كتابه- راجع: نصب الراية للزيلعي (۳٦۹/۳)-

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ تیس درہم کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ میں یہ اسے فروخت کرتا ہوں اور اس کی قیمت کا ادھار کر لیتا ہوں (یعنی وہ بعد میں وصول کر لوں گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

3416 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ ثِيَابُهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ فَجَآءَ سَارِقٌ فَاَخَذَهَا فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَرَّ السَّارِقُ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْطَعُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِيْ ثَوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوْا مَا لَمْ يَصِلْ اِلَى الْوَالِيْ فَاِذَا وَصَلَ اِلَى الْوَالِيْ فَعَفَا فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اَمَرَ بِقَطْعِهٖ مِنَ الْمِفْصَلِ ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اُن کی چادر اُن کے سر کے نیچے تھی ایک چور آیا اور اُس نے وہ چادر نکال لی پھر اُس چور کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' چور نے اپنے جرم کا اقرار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے کپڑے کی وجہ سے ایک عربی کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں سوچا؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تک (مجرم کو معاف کرنے کی) سفارش کرو جب تک معاملہ حاکم (یا قاضی) تک نہیں پہنچتا' جب وہ حاکم تک پہنچ جائے اور حاکم اُسے معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اُس حاکم کو معاف نہیں کرے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ جوڑ کے پاس سے کاٹنے کا حکم دیا۔

3417 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَفَعَ الزُّبَيْرُ فِيْ سَارِقٍ فَقِيْلَ حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْاِمَامُ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْاِمَامَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک چور کے بارے میں سفارش کی' تو کسی نے کہا: پہلے یہ مقدمہ قاضی کے سامنے پیش ہونے دیں (پھر سفارش کر دیجئے گا)' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ قاضی تک پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ سفارش کرنے والے پر بھی لعنت کرے گا اور جس سے سفارش کی جائے گی (یعنی

۳۴۱۶-العرزمي متروك' لكن ورد الحديث من غير هذا الوجه عن صفوان كما في الرواية السابقة' و اخرجه النسائي في القطع (۸/۶۸-۷۰) باب: الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته بعد ان ياتي به الامام' و باب: ما يكون حرزًا و ما لا يكون' من طرق عن صفوان' بنحوه-

۳۴۱۷-اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۲۸۴) من طريق عمر بن شبة' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن هشام بن عروة الا عبد الرحمن بن ابي الزناد)-

جو اُسے قبول کرے گا) اُس پر بھی لعنت کرے گا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

3418- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَشَفَعَ لَهُ فَقَالُوا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَشْفَعُ لِلسَّارِقِ قَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِهِ مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ الْاِمَامُ فَاِذَا اُتِىَ بِهِ الْاِمَامُ فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ عَفَا عَنْهُ.

☆☆ فرافصہ حنفی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ ایک چور کو ساتھ لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑنے کیلئے کہا' تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جب تک معاملہ قاضی کے سامنے پیش نہیں ہوتا' جب یہ قاضی کے سامنے پیش ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف نہیں کرے گا' خواہ قاضی اُسے معاف کر بھی دے۔

3419- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَبْهُ لِي .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' جس نے اُن کا حلّہ چوری کیا تھا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا کا فیصلہ سنایا) تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ (وہ حلّہ میری طرف سے) اسے ہبہ شمار کریں (اور سزا نہ دیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟

3420- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزَ حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّؤُهَا فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّاْهَا حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ اَقِمْ

٣٤١٨-اخرجه ابن ابي شيبة (٥/٤٧٣) كتاب الحدود' باب ما جاء في التشفع للسارق' الحديث (٢٨٠٧٥) قال: حدثنا وكيع عن هشام...... به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (٨/٣٣٣) من طريق جعفر بن عون' انبانا هشام بن عروة' به-واخرجه عبد الرزاق (١٨٩٢٨) عن معمر عن هشام بن عروة' و اخرجه ايضاً (١٨٩٢٧) عن ابن جريج' قال: سمعت عبد الله بن عروة بن الزبير......به-

٣٤١٩-واخرجه الحاكم في الحدود (٤/٣٨٠) من وجهين آخرين عن ابي عاصم' به- وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- اه-

٣٤٢٠-اخرجه مسلم في الحدود (٣/١٣٣١) باب: حد الخمر (١٧٠٧)' و ابو داود في الحدود (٤/١٦٣) باب: في الحد في الخمر (٤٤٨٠)' و النسائي في الكبرى: كما في النكت الظراف (٧/٣٦٨) بحاشية التحفة' و ابن ماجه في الحدود (٢/٨٥٨) باب: حد السكران (٢٥٧١) من طريق عبد الله بن فيروز' به-واخرجه الدارمي في الحدود (٢/١٧٥) باب: في حد الخمر' و الطحاوي في المعاني (٣/١٥٣)' و البيهقي في الكبرى (٨/٣١٦-٣١٧) من هذا الوجه-

عَلَيْهِ الْحَدَّ. فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا. قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ فَلَمَّا بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً قَالَ اَمْسِكْ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَحْسَبُهُ قَالَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ. وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ.

✪✪ حصین بن منذر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُن کے سامنے ولید بن عقبہ کو لایا گیا۔ حمران نے اور ایک دوسرے شخص نے ولید کے خلاف گواہی دی' اُن میں سے ایک نے یہ کہا: اُس نے ولید کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے یہ کہا: اُس نے ولید کو (شراب پینے کے بعد) قے کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قے اُسی وقت کرے گا جب اس نے شراب پی رکھی ہوگی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس پر حد جاری کریں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس پر حد جاری کرو! تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام وہ کرے جس کی یہ ذمہ داری ہے۔ اُنہوں نے عبداللہ بن جعفر سے کہا: تم اس پر حد جاری کرو! عبداللہ بن جعفر نے کوڑا پکڑا اور اُسے کوڑے مارنے لگے' حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتی کرتے رہے' جب چالیس کوڑے ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب رک جاؤ! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شراب پینے والے کو) چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

عبدالعزیز نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگوائے تھے' ان میں سے ہر ایک سنت ہے (یعنی قابلِ عمل ہے)۔ البتہ میں اسے (چالیس کوڑوں کی سزا کو) پسند کرتا ہوں۔

3421- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ عُمَرَ فَمَرَّ عَلٰى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّرَكِبَ حِمَارًا لَهُمْ فَاُتِيَ بِهٖ ابْنُ عُمَرَ فَبَعَثَ بِهٖ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَا نَقْطَعُ اٰبِقًا وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَائِشَةُ اِنَّمَا غِلْمَتِيْ غِلْمَتُكَ وَاِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْحِمَارَ يَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فَلَا تَقْطَعْهُ فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ.

✪✪ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ گیا' اُس کا گزر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ غلاموں کے پاس ہوا' اُس نے اُن غلاموں کی ایک تھیلی چرا لی' جس میں کھجوریں موجود تھیں' پھر وہ اُن غلاموں کے گدھے پر سوار ہوا (اور بھاگ گیا)' پھر اُسے پکڑ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا' جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ سعید نے کہا: میں مفرور غلام کا ہاتھ نہیں کاٹوں گا۔ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) پیغام بھیجا: میرے غلام بھی آپ کے غلام ہیں' وہ غلام بھوکا تھا (اس لیے اُس نے کھجوروں کی تھیلی چوری کر لی)' وہ گدھے پر اس لیے سوار ہوا تا کہ وہاں سے فرار ہو جائے' اس لیے آپ

۳۴۲۱-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰/۲۴۱-۲۴۲) رقم (۱۸۹۸۶) و من طريقه المصنف هنا- و اخرجه مالك في الموطا (۲/۸۳۳) عن نافع ان عبداً لعبد الله بن عمر سرق و هو آبق...... فذكره نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۸/۲۶۸) و اسناده صحيح-

اُس کا ہاتھ نہ کاٹیں' لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

3422- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ فِىْ خُطْبَتِهٖ وَفِى الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا:

''موضحہ'' زخم کی دیت پانچ' پانچ (اونٹ) ہوگی''۔

3423- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (معاشرتی اعتبار سے) صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کیا کرو' البتہ حدود کا حکم مختلف ہے (ان پر حد جاری ہوگی)

3424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ- يَعْنِىْ ابْنَ نِيَارٍ- يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۴۲۲-اخرجه ابو داود في الديات (۶۹۵/۴) باب: ديات الاعضاء (۴۵۶۶) و الترمذي في الديات (۷/۴) باب: ما جاء في الموضحة (۱۳۹۰) و النسائي في القسامة (۵۷/۸) باب: المواضح' و ابن ماجه في الديات (۸۸۶/۲) باب: الموضحة (۲۶۵۵) و البيهقي في الكبرى (۸۱/۸) من طريق عمرو بن شعيب' بنحوه-وقال الترمذي: (هذا حديث حسن' و العمل على هذا عند اهل العلم' و هو قول سفيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق : ان في الموضحة خمساً من الابل)- اه-

۳۴۲۳-اخرجه احمد (۱۸۱/۶) و ابو نعيم في الحلية (۴۳/۹) و الطحاوي في المشكل (۱۲۹/۳) و البيهقي في الكبرى (۸/۲۶۷' ۳۳۴) من طرق عن عبد الملك' به- و اخرجه ابو داود في الحدود (۴۳۷۵) باب: في الحد يشفع فيه' من طريق محمد بن اسماعيل بن ابي فديك عن عبد الملك بن زيد عن محمد بن ابي بكر عن عمرة' به- كذا لم يقل فيه: (عن ابيه)- و هكذا اخرجه ابو بكر بن نافع العمري عن محمد بن ابي بكر عن عمرة' به- اخرجه البخاري في الادب المفرد (۴۶۵) و الطحاوي في المشكل (۱۲۶/۳) و البيهقي في الكبرى (۳۳۴/۸) و ابن حبان في العلم (۹۴) من طريق عن ابي بكر بن نافع' به-وله شاهد من حديث ابن مسعود' بنحوه: عند الخطيب في تاريخ بغداد (۸۵/۱۰-۸۶) و ابي نعيم في تاريخ اصبهان (۳۲۴/۲)-

۳۴۲۴-اخرجه البخاري في الحدود (۶۸۵۰) باب: كم التعزير و الادب؛ و مسلم في الحدود (۱۷۰۸) باب: قدر اسواط التعزير' و ابو داود في الحدود (۴۴۹۲) باب: في التعزير' و الطحاوي في المشكل (۱۶۵/۳) و الحاكم في المستدرك (۳۶۹/۴-۳۷۰) و البيهقي في الكبرى (۳۲۷/۸) و ابن حبان (۴۴۵۲) و كذلك احمد في مسنده (۴۵/۴) من طرق عن ابن وهب' به- و استدركه الحاكم على الشيخين' و صححه على شرطهما' و هو عندهما كما ترى!-واخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة (۶۶/۹) و الطحاوي في المشكل (۱۶۵/۳) من غير هذا الوجه عن بكير بن الاشج' به-

★★ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دس سے زیادہ کوڑے صرف حدود میں مارے جائیں''۔

3425- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح وَاَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِيَدِهٖ فَقُطِعَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ.

★★ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: میں نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے کہ چور کے ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکانا' کیا یہ سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت وہ ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

3426- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيْضِ الْحَدَّ.

★★ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعریض کے طور پر (زنا کا الزام لگانے) پر کوڑے مارا کرتے تھے۔

3427- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِي التَّعْرِيْضِ الْحَدَّ تَامًّا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعریض کے طور پر (زنا کا الزام لگانے) پر مکمل حد جاری کرتے تھے۔

۳۴۲۵-اخرجه ابو داود في الحدود (۴۴۱۱) باب: في تعليق يد السارق في عنقه' و الترمذي في الحدود (۴۱/۴) باب: ما جاء في تعليق يد السارق (۱۴۴۷)' و النسائي في القطع (۹۲/۸) باب: تعليق يد السارق في عنقه (۴۹۹۸)' و ابن ماجه في الحدود (۲۵۸۷) باب: تعليق اليد في العنق' من طرق عن عمر بن علي المقدمي' به- و اخرجه النسائي في القطع (۹۲/۸) باب: تعليق يد السارق في عنقه (۴۹۹۷) من طريق ابي بكر بن علي عن الحجاج' به- وقال النسائي- (الحجاج بن ارطاة ضعيف' ولا يحتج بحديثه)- اه-وقال الترمذي: (هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عمر بن علي المقدمي عن الحجاج بن ارطاة' و عبد الرحمن بن محيريز هو اخو عبد الله بن محيريز شامي)- اه-

۳۴۲۶-اخرجه عبد الرزاق (۴۲۱/۷) رقم (۱۳۷۰۳) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر: ان عمر كان يحد في التعريض بالفاحشة- و اخرجه البيهقي (۲۵۲/۸) من طريق ابن ابي ذئب عن ابن شهاب...... به-

۳۴۲۷-راجع الذي قبله-

شرح:

اس بات پر فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص صحیح لفظ کے ساتھ کسی پر قذف عائد کر دے (یعنی زناء کا الزام لگائے) تو اس پر حد واجب ہو گی لیکن اگر کوئی شخص تعریض یعنی اشارے کنایئے کے ساتھ کسی پر زناء کا الزام لگائے تو اس کا حکم کیا ہو گا تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس کی مثال یوں دی جاتی ہے جیسے کوئی شخص جھگڑا کرتے ہوئے کسی سے کہے: لوگوں کو تمہارے زانی ہونے کا علم نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ تعریض کی صورت میں کس پر زناء کا الزام لگانے سے حد واجب نہیں ہوتی اگر چہ قائل نے قذف کی یعنی زناء کا الزام لگانے کی نیت کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام محاورہ اور رواج میں تعریض میں خفیف درجے کی اذیت پائی جاتی ہے اور اس کی مثال کنایہ کی طرح ہے جس میں قذف کا احتمال ہوتا ہے اور اصول یہ ہے کہ جب احتمال موجود ہو تو پھر حد جاری نہیں کی جا سکتی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''شبہ کی وجہ سے حد کو پرے کر دو''۔

اس لیے ایسا کوئی بھی لفظ استعمال کرنے کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی جو زناء اور کسی دوسرے معاملے میں مشترکہ ہو فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں کہ تعریض کی صورت میں کسی پر زناء کا الزام لگانے پر حد واجب ہو جاتی ہے جب کہ قرائن کے ذریعے یہ بات سمجھ میں آ رہی ہو کہ تعریض کے ان الفاظ کے ذریعے زناء کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

تعریض کے طور پر زناء کا الزام عائد کرنے کے بارے میں امام احمد بن حنبل سے مختلف روایات منقول ہیں، ایک روایت کے مطابق ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہو گی۔

3428 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ يَا ابْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اِنَّمَا عَنَيْتُ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَاَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: اے مرد کی شرمگاہ سونگھنے والی عورت (یعنی زنا کرنے والی عورت) کے بیٹے! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑ لیا' اُس نے کہا: میں نے اس کے ذریعہ یہ معنی مراد لیا ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے کوڑے لگائے گئے۔

3429 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ

۳۴۲۸- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٥/٥٠٠) كتاب: الحدود، باب: من كان يرى في التعريض عقوبة رقم (٢٨٣٧٧) و من طريقه المصنف هنا- و في اسناده الجلد بن ايوب ضعيف- انظر: الميزان (٢/١٥٢- بتحقيقنا)-

۳۴۲۹- اخرجه ابن ابي شيبة (٥/٥٠٠) رقم (٢٨٣٧٦) و من طريقه المصنف هنا- واخرجه مالك في الموطا (٢/٨٢٩) عن ابي الرجال...... به- و من طريقه اخرجه البيهقي (٨/٢٥٢)- و اخرجه عبد الرزاق (١٣٧٢٥) عن ابن جريج قال: اخبرني يحيى بن سعيد قال: ان رجلا في زمن عمر بن الخطاب قال لرجل: ما امي بزانية ولا ابي بزان...... فذكره نحوه-

يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ قَالَتِ اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَا اُمِّي بِزَانِيَةٍ وَلَا اَبِي بِزَانِي. فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ. فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هٰذَا. فَضَرَبَهُ.

☆☆ عمرہ بیان کرتی ہیں: دو آدمیوں کے درمیان گالی گلوچ ہوگئی تو اُن میں سے ایک نے کہا: میری ماں زانیہ نہیں تھی' میرا باپ بھی زانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا تو اُنہوں نے کہا: اس شخص نے اپنے والد اور والدہ کی تعریف کی ہے (کہ وہ زانی نہیں تھے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعریف کرنے کیلئے ان دونوں میں اور بھی خوبیاں تھیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو (کوڑے) لگوائے۔

3430- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ فِيْ كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فِيْ كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَصَابِعِ فِيْ كُلِّ مَا هُنَالِكَ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاُذُنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اسْتُؤْصِلَ الْمَارِنُ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَّفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ.

☆☆ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کو "نجران" بھیجا تو آپ کے مکتوب میں یہ بھی تحریر تھا:

"ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی' سب انگلیوں کی دیت دس' دس اونٹ ہوگی' کان کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہوگی' اگر ناک کو بانسے سے (یعنی پوری ناک کو) کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت ہوگی۔ "مامومہ" زخم میں جان کی دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا اور "جائفہ" کی دیت میں جان کی دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا"۔

3431- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُ اِذْ وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّ فِي الْاَنْفِ اِذَا اسْتُوْعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَّالْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَالرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَالْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَالْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُنہیں یمن بھیجا تھا تو اُنہیں مکتوب میں یہ لکھا تھا:

"جب ناک کو بانسے سے کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' آنکھ (ضائع کرنے پر) نصف

۳۴۳۰- تقدم تخریج کتاب عمرو بن حزم مطولاً۔

۳۴۳۱- راجع الذی قبله۔

دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' پاؤں میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' ''جائفہ'' زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' ''مامومہ'' زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' ''منقلہ'' زخم میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ''موضحہ'' زخم میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں سے لے کر وہاں تک (تمام انگلیوں میں سے ہر ایک) کی دیت دس اونٹ ہوگی''۔

3432- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِى الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِى الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِى الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِى الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَنْفِ اِذَا اُوعِىَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً وَفِى السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِى كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (خط لکھا یا تحریر کروا کر دیا):

''موضحہ'' زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ''مامومہ'' میں ایک تہائی دیت لازم ہوگی' ''منقلہ'' میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' آنکھ میں پچاس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ناک کو بانسے سے کاٹ دیا جائے' تو اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' دانت کی دیت پانچ اونٹ ہوگی' پاؤں کی پچاس اونٹ ہوگی' ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں سے ہر ایک کی دیت دس' دس اونٹ ہوگی۔

3433- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَّطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''موضحہ'' زخموں میں پانچ' پانچ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا' جبکہ دانتوں (کی دیت میں) پانچ' پانچ اونٹوں کی ادائیگی' اور انگلیوں میں (سے ہر ایک انگلی کی دیت) دس' دس اونٹ کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

3434- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَيْضًا

۳۴۳۲-انظر السابق-

۳۴۳۳-تقدم قریباً-

۳۴۳۴-اخرجه البيهقي في الكبرى (۹۲/۸) و ابن ابي شيبة (۱۹۲/۹) من طريق محمد بن بشر' عن سعيد بن ابي عروبة' به- و اخرجه ابن ماجه في الديات (۲۶۵٤) باب: دية الاصابع' من طريق النضر بن شميل' به-واخرجه ابو داود في الديات (٤۵۵٦) باب: ديات الاعضاء' من طريق عبدة بن سليمان' و النسائي في القسامة (۵٦/۸) باب: عقل الاصابع' من طريق حفص بن عبد الرحمن البلخي (۵٦/۸) و ابن ابي شيبة (۱۹۲/۹) من طريق ابي اسامة' جميعًا عن سعيد بن ابي عروبة' باسناده-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَصَابِعِ بِعَشْرٍ عَشْرٍ. وَقَالَ النَّضْرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ. كَذَا رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ غَالِبٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ. وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ وَخَالِدُ بْنُ يَحْيَى فَرَوَوْهُ عَنْ غَالِبٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا حُمَيْدًا وَذَكَرَ شُعْبَةُ فِيهِ سَمَاعَ غَالِبٍ مِنْ مَسْرُوقٍ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں (کی دیت میں) دس' دس کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

نضر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں دس' دس اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ دیا تھا۔

سعید نے غالب کے حوالے سے' حمید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

شعبہ' اسماعیل' علی اور خالد نے اس سے مختلف نقل کیا ہے' انہوں نے غالب کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے' انہوں نے حمید نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

شعبہ نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: غالب نے مسروق سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

3435- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مَسْرُوقُ بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الأَصَابِعُ سَوَاءٌ". قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمْ. وَرَوَاهُ وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ شَكَّ فِي مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ مَسْرُوقٍ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: (ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

۳۴۳۵-اخرجه ابن الجعد (۱۵۲۵) و من طريقه ابن حبان (۶۰۱۳): اخبرنا شعبة' به-واخرجه الدارمي (۲/۱۹۴) و ابو داود في الديات (۴۵۵۷) باب: ديات الاعضاء' عن ابي الوليد الطيالسي عن شعبة' به- واخرجه ابو داود الطيالسي (۵۱۱) و من طريقه البيهقي في الكبرى (۸/۹۲) عن شعبة' به-واخرجه احمد (۴/۳۹۷) عن هاشم بن القاسم' و (۴/۳۹۸) عن حسين بن محمد' عن شعبة' به-

ابونعیم' عفان' مسلم اور دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔
وکیع' وہب بن جریر' ابونضر نے شعبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اُنہیں ایک راوی کے نام کے بارے میں شک ہے' اُس کا نام مسروق بن اوس ہے' یا اوس بن مسروق ہے۔

3436- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا غَالِبٌ التَّمَّارُ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ . لَفْظُ الْمَحَامِلِيِّ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انگلیاں (برابر کی حیثیت رکھتی ہیں' ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی۔

3437- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں' (ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی۔

3438- قُرِءَ عَلَى أَبِي وَهْبٍ يَحْيَى بْنِ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ حَدَّثَكُمْ أَبُو مَحْذُورَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اُن کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی۔

3439- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا . تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو الْأَشْعَثِ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمَحْفُوظٍ عَنْ قَتَادَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اُن کی دیت) دس' دس اونٹ ہوگی۔

۳۴۳۶—اخرجه ابن ابي شيبة (۹/۱۹۲) و البيهقي في الكبرى (۸/۹۲) من طريق اسماعيل ابن علية' به-
۳۴۳۷—راجع الروايات الثلاثة السابقة-
۳۴۳۸—انظر السابق-
۳۴۳۹—اخرجه النسائي في القسامة (۸/۵۶) باب: عقل الاصابع (۴۸۵۸): اخبرنا ابو الاشعث' به-

اسے نقل کرنے میں ابواشعث نامی راوی منفرد ہیں' اور میرے نزدیک یہ قتادہ سے نقل کرنے میں محفوظ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3440- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْاَصَابِعِ سَوَاءُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمام انگلیوں کی دیت برابر ہو گی' خواہ وہ ہاتھوں کی (انگلیاں ہوں) یا پاؤں کی (انگلیاں ہوں' ان میں سے ہر ایک کی دیت) دس' دس اونٹ یا سونے یا چاندی کے حساب سے (دس اونٹوں کی) قیمت ہوگی۔

3441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمِفْصَلِ وَحَسَمَهَا فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى اَيْدِيهِمْ كَاَنَّهَا اُيُورُ الْحُمُرِ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ وَيَدَعُ الْعَقِبَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَطَعَ الْيَدَ وَالرِّجْلَ.

وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَقْطَعَ رِجْلًا بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ فَقَالَ عُمَرُ السُّنَّةُ الْيَدُ.

☆☆ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے ہاتھ جوڑوں سے کٹوا دیئے تھے اور (خون کا بہاؤ روکنے کے لیے) ان پر داغ لگوائے تھے' ان لوگوں کے ہاتھوں کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ گویا گدھوں کے عضو مخصوص کی طرح تھے۔

شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کٹوا دیتے تھے لیکن ایڑی چھوڑ دیتے تھے' تاکہ آدمی اُس کا سہارا لے

۳۴۴۰- اخرجه ابو داود في الديات (٤٥٦٠) باب: ديات الاعضاء' و احمد (٢٨٩/١) ' و ابن حبان (٦٠١٤) من طريق ابي حمزة عن يزيد' به- و اخرجه البخاري في الديات (٦٨٩٥) باب: دية الاصابع' و احمد (٢٢٧/١) ' و ابن ابي شيبة (١٩٠/٩) ' و الدارمي (١٩٤/٢) ' و ابن الجعد (٩٩٢) ' و ابو داود في الديات (٤٥٥٨) باب: في ديات الاعضاء' و الترمذي في الديات (١٣٩٢) باب: في دية الاصابع' و النسائي في القسامة (٥٦/٨-٥٧) باب: عقل الاصابع' و ابن ماجه في الديات (٢٦٥٢) باب: دية الاصابع' و البيهقي في الكبرى (٩١/٨-٩٢) ' و ابن حبان (٦٠١٥) ' و ابن الجارود (٧٨٤) من طرق عن شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً' بنحوه-

۳۴۴۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢٧١/٨) من طريق الدارقطني' به- و علقه البخاري في صحيحه (٥٠/١٤) كتاب: الحدود' باب: (١٣) قال: (وقطع علي من الكف) -واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٥٢٢/٥) رقم (٢٨٦٠٦) قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن عبد الملك بن ابجر' به نحوه- و حجية بن عدي و ان كان ثقة الا انه يخطيء: كما في التقريب (١١٥٩)-

سکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُنہوں نے (چور کے) ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے تھے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (چور کا دوسرا) پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا' (اُس چور کا) ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے کاٹا جا چکا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سنت یہ ہے (کہ اب تیسری مرتبہ میں) اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹا جائے۔

3443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبَانَ الْكَرَابِيسِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ اَبَاهُ فَاقْتُلُوْهُ.

☆☆ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے باپ کو قتل کر دے' تو تم (قصاص کے طور پر) اُسے قتل کر دو۔

3443- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِىْ حَازِمٍ. وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهٗ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ- وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيِّ وَذَكَرَ سُفْيَانَ فِىْ اٰخِرِهٖ كَمَا ذَكَرَهٗ اِبْرَاهِيمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ سفیان ثوری سے کیا' تو وہ بولے: میں نے ابوحازم کی زبانی یہ حدیث سن رکھی ہے' ابومحمد بن صاعد نے بھی اسے اسی طرح ذکر کیا ہے' جیسے میں نے یہ اُن سے نہیں سنی' کہ یہ روایت محمد بن عبداللہ مخرمی سے منقول ہے۔

سفیان نے اس کے آخر میں اُسی طرح ذکر کیا ہے' جیسے ابراہیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

3444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّابَّةُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالرِّجْلُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ. كَذَا قَالَ وَالرِّجْلُ. وَهُوَ وَهَمٌ وَّلَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ اَحَدٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کا زخمی

۳۴۴۲- اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۳۳۵) رقم (۴۸۵) قال: حدثنا محمد بن عبد الله المخرمي' حدثنا زكريا بن عدي......به- و الحديث رجاله ثقات رجال الصحيح: فابو حازم: هو سلمة بن دينار التمار-

۳۴۴۳- راجع الذي قبله-

۳۴۴۴- تقدم-

کرنا رائیگاں جائے گا' کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' معدنیات کی کان میں دب کر مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' (جانور کے) پاؤں مارنے سے مرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا' ''رکاز'' میں پانچویں حصے کہ ادائیگی لازم ہو گی۔

راوی نے اسی طرح (جانور کے) پاؤں مارنے کا ذکر کیا ہے' لیکن یہ وہم ہے۔ شعبہ سے اس لفظ کے منقول ہونے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

3445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَصَابَتِ الْإِبِلُ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ اَهْلُهَا وَمَا اَصَابَتْ بِالنَّهَارِ فَلَا شَىْءَ فِيهِ وَمَا اَصَابَتِ الْغَنَمُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ غَرِمَهُ اَهْلُهَا وَالضَّوَارِى يُتَقَدَّمُ اِلَى اَهْلِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تُعْقَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ رات کے وقت جو نقصان پہنچائے گا' تو اُس کا مالک اس کا تاوان ادا کرے گا' لیکن وہ دن کے وقت جو نقصان پہنچائے گا اُس کا تاوان (اونٹ کا مالک) ادا نہیں کرے گا' بکریاں رات کے وقت یا دن کے وقت جو نقصان پہنچائیں گی اُن کا مالک اُس کا تاوان ادا کرے گا' اور پالتو جانوروں کو تین مرتبہ اُن کے مالکان کے سپرد کیا جائے گا (اگر پھر وہ کوئی نقصان پہنچاتے ہیں) تو اُن کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے۔

3446- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى نُعْمٍ حَدَّثَنِى اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ نَبِىَّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا قَالَ جَلَدَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو القاسم ''نبی التوبہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے زیر ملکیت (غلام یا کنیز) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے اور وہ (غلام یا کنیز) اُس سے بری ہو' جو اُس شخص نے الزام لگایا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس الزام لگانے والے شخص کو حد جتنے کوڑے لگوائے گا' البتہ اگر وہ (غلام یا کنیز) واقعی مجرم ہوں (تو حکم مختلف ہے)۔

3447- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِى نُعْمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِى الْقَاسِمِ نَبِىِّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِىْءٌ مِمَّا قَالَ اَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِينَ.

۳۴۴۵- تقدم- ۳۴۴۶- تقدم- ۳۴۴۷- تقدم-

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوالقاسم ''نبی التوبہ'' صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے زیرِ ملکیت (غلام یا کنیز) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے اور وہ (غلام یا کنیز) اُس سے بَری ہو' جو اُس شخص نے الزام لگایا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس الزام لگانے والے شخص کو حد کے طور پر اسّی کوڑے لگوائے گا۔

3448- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ كُلُّهُ بِالْعَقْلِ كَامِلًا وَّاِذَا جُدِعَتْ اَرْنَبَتُهٗ فَنِصْفُ الْعَقْلِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب اُسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے' تو اس کی دیت مکمل (پوری جان کی دیت جتنی) ہوگی' اور اگر اس کے آگے کے حصے کو کاٹا جائے' تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

3449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ فِى الْيَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَا خَسَفَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شل ہاتھ کو (کاٹنے کی سزا) ایک تہائی دیت ہوگی' جو آنکھ بے نور ہو چکی ہو لیکن اپنی جگہ پر موجود ہو' تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3450- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنٍ لِخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا اُقِيْمَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهٖ.

★★ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرے اور اُس پر حد جاری ہو جائے' تو یہ اُس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔

3451- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ وَّعَلِيُّ بْنُ

٣٤٤٨- تقدم-

٣٤٤٩- اخرجه ابن ابي شيبة (٥/٣٧٤) رقم (٢٧٠٦٣) (٥/٣٧٨) رقم (٢٧١٠٧): حدثنا وكيع عن ابي هلال ...... به- و اخرجه عبد الرزاق (٩/٣٣٤) رقم (١٧٤٤٢) من طريق قتادة عن عبد الله بن بريدة ...... به- واخرجه ابن ابي شيبة (٢٧٠٦٤) و عبد الرزاق (١٧٤٤١) و البيهقي (٨/٩٨) من طريق قتادة عن ابن بريدة عن يحيى بن يعمر عن ابن عباس عن عمر' به-

٣٤٥٠- اخرجه احمد (٥/٢١٤، ٢١٥) عن روح' ثنا اسامة بن زيد' به- و اخرجه الحاكم (٤/٣٨٨) من طريق ابن وهب عن اسامة' به- وذكر الهيثمي في مجمع الزوائد (٦/٢٦٨) وقال: (اخرجه الطبراني و احمد' بنحوه- و فيه راو لم يسم: و هو ابن خزيمة' و بقية رجاله ثقات' واخرجه موقوفاً ايضاً)- اه-

٣٤٥١- راجع الذي قبله-

شُعَیْبٍ وَّعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی بْنِ عَلِیِّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ الْھَاشِمِیُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنِ ابْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَاُقِیْمَ عَلَیْہِ حَدُّ ذٰلِکَ الذَّنْبِ فَھُوَ کَفَّارَتُہٗ۔

☆☆ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور پھر اُس پر اُس جرم کی حد جاری کی جائے تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

3452- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ خَلَّادٍ اَبُوْ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَیْفٍ حَدَّثَنَا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَصَابَ شَیْئًا مِمَّا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ اُقِیْمَ عَلَیْہِ حَدُّہٗ کُفِّرَ ذٰلِکَ الذَّنْبُ عَنْہُ ۔ وَتَابَعَھُمَا الْوَاقِدِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ۔

☆☆ اسی سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے عمل کا ارتکاب کرے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہوا اور پھر اُس شخص پر اُس کی حد جاری کر دی جائے تو یہ اُس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔

اُسامہ بن زید نامی راوی سے نقل کرنے میں واقدی نے ان دونوں کی متابعت کی ہے۔

3453- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُکْرَمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ فَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْہُ۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو، تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے تم چوری نہیں کرو گے تم زنا نہیں کرو گے تم اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے تم کسی پر زنا کا جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے تم بھلائی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔

تم میں سے جو شخص اس (عہد کو) پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا اور جو شخص ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کر لے اور اُسے سزا دے دی جائے تو یہ اُس کے لیے کفارہ ہو گی اور اگر کوئی شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کا پردہ رکھ لے تو اب اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا اگر وہ چاہے گا تو (آخرت میں) اُسے سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو

۳۴۵۲- راجع الذی قبلہ۔

۳۴۵۳- اخرجہ البخاری فی الاحکام (۷۲۱۳) باب: بیعۃ النساء، و الدارمی (۲/۲۲۰) باب: فی بیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، من طریق یونس بہ۔

اُسے معاف کر دے گا۔

3454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا - يَعْنِي - فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ لَهُ طُهُوْرٌ وَّمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چند ساتھیوں سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے تم چوری نہیں کرو گے تم زنا نہیں کرو گے تم اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے تم کسی پر زنا کا جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے تم بھلائی کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو شخص (اس عہد کو) پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا ارتکاب کرلے یعنی اُس پر اس کی حد بھی جاری ہو جائے تو یہ اُس کے لیے پاکی کا باعث بنے گی اور جس شخص کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرلے تو اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے گا تو (آخرت میں) اُسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اُس کی مغفرت کر دے گا۔

3455- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ - وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ - اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور "شب عقبہ" کے نقباء میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

۳۴۵۴- اخرجه احمد (۵/ ۳۲۰) و البخاري في التفسير (۴۸۹۴) باب: (اذا جاءك المومنات يبايعنك) و في الحدود (۶۷۸۴) باب: الحدود كفارة' و في التوحيد (۷۴۶۸) باب: في المشيئة و الارادة' و مسلم في الحدود (۱۷۰۹) باب: الحد كفارة' و النسائي في البيعة (۷/ ۱۴۸) باب: البيعة على فراق المشرك' من طريق معمر' به-

۳۴۵۵- اخرجه البخاري في المغازي' و في الاحكام (۷۲۱۳) باب: بيعة النساء' عن ابي اليمان' به- و اخرجه البخاري في الايمان (۱۸) و في مناقب الانصار (۳۸۹۲) و مسلم في الحدود (۱۷۰۹) و الترمذي في الحدود (۱۴۳۹) باب: ما جاء ان الحدود كفارة لاهلها' و النسائي في البيعة (۷/ ۱۴۱-۱۴۲) باب: البيعة علي الجهاد' و (۷/ ۱۶۱-۱۶۲) باب: ثواب من وفي بما بايع عليه' و في الايمان (۸/ ۱۰۸-۱۰۹) باب: البيعة على الاسلام' و ابن الجارود (۸۰۳) والبيهقي في الكبرى (۸/ ۳۲۸) من طرق عن الزهري' به-واخرجه احمد (۵/ ۳۲۰) و مسلم (۱۷۰۹) و ابن ماجه في الحدود (۲۶۰۳) باب: الحد كفارة' و ابن حبان (۴۴۰۵) منطريق خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن عبادة' به-

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا ارتکاب کرلے اور اُسے دنیا میں اُس کی سزا دے دی جائے تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

3456- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْنَبَ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهٖ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّىَ عُقُوْبَتَهٗ عَلٰى عَبْدِهٖ وَمَنْ اَذْنَبَ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِىْ شَىْءٍ عَفَا عَنْهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اُسے سزا دے دی جائے' تو اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند تر ہے کہ وہ اُس بندے کو دوبارہ اُس کی سزا دے اور جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرلے اور اُسے معاف کردے' تو اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ اُسے دوبارہ اُس چیز کی سزا دے' جسے وہ پہلے معاف کرچکا ہے۔

٣٤٥٦-اخرجه الترمذي في الايمان (١٧/٥) باب: ما جاء لا يزني الزاني وهو مومن (٢٦٢٦): حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر' و اسمه: احمد بن عبد الله الهمداني الكوفي.......به-و اخرجه ابن ماجه في الحدود (٨٦٨/٢) باب: الحد كفارة (٢٦٠٤) عن هارون بن عبد الله الحمال' ثنا حجاج بن محمد' به-وقال الترمذي: (حديث حسن غريب صحيح)-

15- کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کا بیان

1 نکاح کا لغوی معنی:

نکاح کا لغوی مطلب ''ضم کر دینا'' اور ''ایک چیز کو دوسرے میں داخل کر دینا ہے''۔

جیسے عربی کا مقولہ ہے: ''نکحت البر فی الارض'' (گندم زمین میں داخل ہو گئی)۔

یعنی وہ اُس کے اندر داخل ہو گیا' یہ جملہ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آپ اُسے زمین میں بو دیں'

اسی طرح عربی کا مقولہ ہے: ''نکح المطر الارض'' (بارش نے زمین سے نکاح کر لیا)۔

یہ جملہ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب بارش زمین میں جذب ہو جائے۔

اسی طرح عربی میں یہ جملہ استعمال ہوتا ہے: ''نکحت الحصی اخفاف الابل'' (سنگریزے اونٹ کے کھروں میں داخل ہو گئے)۔

ان تمام صورتوں میں ایک چیز محسوس طور پر دوسری چیز میں داخل ہو گئی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز معنوی اعتبار سے دوسری چیز میں داخل ہو جاتی ہے' جیسے عربی کا مقولہ ہے:

''نکح النعاس العین'' (اونگھ نے آنکھ کے ساتھ نکاح کر لیا)۔

یعنی آنکھوں میں نیند داخل ہو گئی۔

لغوی اعتبار سے لفظ نکاح' حقیقت میں' وطی (یعنی صحبت کرنے) کیلئے استعمال ہوتا ہے اور مجازی طور پر ''عقد'' پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

جیسے مشہور عرب شاعر فرزدق کا یہ شعر ہے:

التارکین علی طهر نساء هم   والناکحین بشطی دجلة البقرا

''وہ لوگ اپنی عورتوں کے طہر (شرمگاہیں) چھوڑ کر دریائے دجلہ کے کنارے گائے کے ساتھ نکاح کرتے ہیں''۔

لفظ نکاح' مجازی طور پر ''عقد'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' کیونکہ عقد میں ''ضم کرنے'' کا مفہوم پایا جاتا ہے' اور نکاح کا حقیقی معنی ''ضم کرنا'' ہے۔

لفظ نکاح کے "ضم کرنے" کے مفہوم پر دلالت کرنے کی دلیل شاعر کا یہ شعر ہے:

ضممت الى صدرى معطر صدرها كما نكحت ام الغلام حبيبها

"میں نے اُس کے معطر سینہ کو اپنے سینہ کے ساتھ یوں ضم کر لیا' جیسے بچے کی ماں اپنے محبوب (بچے) کو اپنے ساتھ لگا لیتی ہے"۔

یہاں دوسرے مصرعے میں نکاح "ضم کرنے" کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: لفظ نکاح' حقیقت کے اعتبار سے "عقد" کا مفہوم واضح کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے' جبکہ وطی کا مفہوم واضح کرنے کیلئے اس کا استعمال مجازی اعتبار سے ہوتا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: لفظ نکاح' وطی اور عقد دونوں مفاہیم کیلئے مشترک کی حیثیت رکھتا ہے' اس لیے قرائن کے ذریعے اس بات کا تعین کیا جائے گا کہ کسی عبارت میں اس سے مراد وطی ہے' یا عقد ہے۔ کیونکہ یہ ان دونوں مفاہیم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء کے درمیان بھی اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا لفظ نکاح' وطی اور عقد دونوں کیلئے حقیقی اعتبار سے استعمال ہوتا ہے' یا یہ ان دونوں میں سے کسی ایک مفہوم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے اور دوسرے مفہوم کیلئے مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

یہ حضرات اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں: کتاب وسنت کی نصوص میں یہ لفظ کسی قرینہ کی وضاحت کے بغیر کبھی عقد کے مفہوم کیلئے استعمال ہوا اور کبھی وطی کے مفہوم کیلئے استعمال ہوا ہے۔

بعض حنابلہ نے یہ بات بیان کی ہے: زیادہ مناسب یہی ہے کہ لفظ نکاح کو وطی اور عقد دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال کیا جائے۔

- فقہاء کے اس اختلاف کا ثمرہ اس وقت سامنے آتا ہے' جب ہم قرآن مجید کی اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں:

"وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ"۔

(اور تم اُن عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرو' جن کے ساتھ تمہارے باپ' دادا نے نکاح کیا ہو)۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں مفاہیم کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے' اُن کے نزدیک آدمی کیلئے ایسی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا' جائز نہیں ہوگا جس کے ساتھ اُس کے باپ' دادا میں سے کسی نے "عقدِ نکاح" کیا ہو' اور اسی طرح ایسی کسی عورت کے ساتھ بھی نکاح کرنا جائز نہیں ہوگا جس عورت کے ساتھ اُس کے باپ' دادا میں سے کسی ایک نے وطی کی ہو' کیونکہ لفظ نکاح' عقد اور وطی دونوں کیلئے حقیقی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ کسی شخص کے باپ' دادا میں سے کسی ایک نے حرام طور پر وطی کی ہو' تو ایسی

عورت کے ساتھ نکاح کرنا بھی اُس شخص کیلئے جائز نہیں ہوگا۔

شافعیہ مالکیہ کے نزدیک نکاح کا حقیقی معنی عقد ہے اور وطی کیلئے یہ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

فقہاء احناف کے نزدیک نکاح کا حقیقی معنی وطی ہے جبکہ عقد کیلئے یہ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے درمیان بڑی تفصیلی بحث پائی جاتی ہے اور اس بحث کے نتیجے میں بہت سی جزئیات میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم نے سابقہ سطور میں ایک مسئلہ کے بارے میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نکاح کا حکم

نکاح کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نکاح کرنا مستحب ہے۔

اصحاب ظواہر کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے۔

مالکی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے متاخرین فقہاء نے یہ رائے پیش کی ہے:

بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا واجب ہے بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے بعض لوگوں کے حق میں نکاح کرنا مباح ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص کو زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اُس کیلئے نکاح کو واجب قرار دیا جائے گا لیکن اگر کسی شخص کو اپنے حوالے سے ایسے کسی گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اُس کیلئے نکاح کو واجب قرار نہیں دیا جائے گا۔

فقہاء کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے کہ قرآن نے نکاح کے بارے میں "فعلِ امر" کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ" (النساء:۳)

(تمہیں جو عورتیں پسند ہوں تم اُن کے ساتھ نکاح کرلو)۔

اس آیت میں لفظ "فَانْكِحُوْا" عربی گرائمر کے اعتبار سے فعلِ امر کا صیغہ ہے یعنی ایک ایسا لفظ جس کے ذریعہ مخاطب کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی "فعلِ امر" کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انکحوا فانی مکاثر بکم" (تم نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا)۔

اس طرح دیگر تمام احادیث و آثار جن میں صیغہ امر کے ذریعہ نکاح کا حکم دیا گیا ہے وہاں "امر" سے مراد "وجوب" لیا جائے گا یا استحباب مراد لیا جائے گا یا پھر اُسے اباحت پر محمول کیا جائے گا؟

جن فقہاء نے صیغہ "امر" کو وجوب کے معنی میں مراد لیا اُنہوں نے نکاح کو واجب قرار دے دیا۔ جنہوں نے استحباب یا

اباحت پر محمول کیا' اُنہوں نے نکاح کرنے کو مستحب یا مباح قرار دے دیا۔

اُصولِ فقہاء کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ "امر" کا صیغہ بعض اوقات وجوب کیلئے استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات اسے استحباب یا اباحت پر محمول کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے سابقہ سطور میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بعض فقہاء نے نکاح کے حکم کے بارے میں قیاس کو دلیل بنایا ہے' یعنی اُنہوں نے اپنے قیاس کے ذریعہ یہ حکم بیان کیا ہے کہ ہر شخص کی کیفیت اور حالت کے اعتبار سے اُس کیلئے نکاح کا حکم مقرر کیا جائے گا۔

کیونکہ اس قیاس کے ذریعہ لوگوں کی مصلحت کا خیال رکھا گیا ہے' اس لیے بعض فقہاء کی اصطلاح میں اسے "قیاسِ مرسل" کہا جاتا ہے۔

بہت سے علماء نے قیاس کی اس قسم کا انکار کیا ہے' تاہم فقہاء مالکیہ نے اس مسئلہ میں اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نکاح کا پیغام دینا

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجنا واجب ہے' یا نہیں ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کے ساتھ نکاح کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خواتین کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ اصحابِ ظواہر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو وجوب پر محمول کرتے ہوئے' یہ بات بیان کی: نکاح کا پیغام بھیجنا واجب ہے۔

تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نکاح کا پیغام بھیجنا واجب نہیں ہے۔

دوسرے کے پیغام کی موجودگی میں نکاح کا پیغام دینا

اگر کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیتا ہے اور عورت کے سرپرست اُس رشتہ کے بارے میں غور وفکر کر رہے ہوتے ہیں' تو کیا اس دوران کوئی دوسرا شخص اپنا رشتہ پیش کر سکتا ہے' یا نہیں؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے:

"کوئی شخص کسی دوسرے کے پیغامِ نکاح کی موجودگی میں اپنے نکاح کا پیغام نہ بھیجے"۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کا پیغام بھیجے اور لڑکی کے سرپرست اُس رشتہ کے بارے میں

کسی فیصلہ پر نہ پہنچے ہوں' اس دوران کوئی دوسرا شخص اپنا رشتہ بھیج سکتا ہے۔

ان فقہاء نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ حدیث پیش کی ہے:

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان' ان دونوں حضرات نے اُسے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اما ابو جهم' فرجل لا يرفع عصاه عن النساء' واما معاوية فصعلوك لا مال له' ولكن انكحى اسامة۔

(جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو وہ شخص بیویوں کو مارتا ہے' اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ کنگال ہے' اُس کے پاس مال نہیں ہے' تم اُسامہ کے ساتھ شادی کرلو)۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان' دونوں نے ایک ہی وقت میں اُس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا' اگر بہ یک وقت دو آدمیوں کا نکاح کا پیغام بھیجنا مطلق طور پر ممنوع ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمادیتے کہ ان دونوں میں سے جس شخص نے پہلے نکاح کا پیغام بھیجا تھا' وہ درست شمار ہوگا اور بعد والے شخص کا نکاح کا پیغام کالعدم قرار دیا جائے گا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرنے کا مشورہ دیا' بالواسطہ طور پر یہ بھی رشتہ پیش کرنے کے مترادف ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جن احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجنے سے منع کیا ہے' اُس سے مراد وہ صورتِ حال ہے جب لڑکی والے کسی ایک رشتے کی طرف مائل ہوچکے ہوں۔

ایک ذیلی اختلاف

سابقہ سطور میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب لڑکی والے کسی ایک رشتہ کی طرف مائل ہوچکے ہوں تو اب کسی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا رشتہ بھیج دے۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرلیتا ہے اور لڑکی والے اپنی بیٹی کی شادی اُس دوسرے شخص کے ساتھ کردیتے ہیں تو دوسرے شخص کا عمل' حدیث کے حکم کے خلاف ہے' تو پھر اُس کے نکاح کا حکم کیا ہوگا؟

داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں اُس دوسرے شخص کے ساتھ کیا ہوا نکاح' فسخ ہوجائے گا۔

امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسی صورت میں نکاح' فسخ نہیں ہوگا۔

امام مالک سے اس بارے میں دونوں طرح کی روایات منقول ہیں' ایک روایت کے مطابق اُن کے نزدیک' ایسی صورت میں نکاح' فسخ ہوجائے گا' اور دوسری روایت کے مطابق اُن کے نزدیک' ایسی صورت میں نکاح' فسخ نہیں ہوگا۔

پیغام نکاح کے وقت عورت کو دیکھنا

جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو تو کیا اُس کیلئے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ عورت کو ایک نظر دیکھ لے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

نکاح کے پیغام کے وقت مطلق طور پر عورت کو دیکھنے کے بارے میں احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''کنت عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فاتاہ رجل فاخبرہ انه تزوج امرأة من الانصار' فقال رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم انظرت الیها؟ قال لا' قال فاذهب فانظر الیها فان فی اعین الانصار شیئا''۔

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اُس نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے (شادی کرنے سے پہلے) اُسے دیکھ لیا تھا؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اُسے دیکھ لو' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے''۔

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اذا خطب احدکم المرأة فقدر ان یری منها بعض ما یدعوہ الی نکاحها فلیفعل''۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اُس کیلئے ممکن ہو کہ وہ عورت کا وہ حصہ (یعنی چہرہ) دیکھ سکے' جس کے نتیجہ میں وہ نکاح کا فیصلہ کر سکے تو اُس شخص کو ایسا کر لینا چاہیے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ان المغیرہ بن شعبة خطب امرأة فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذهب فانظر الیها فانه احری ان یؤدم بینکما قال فذهب فنظر الیها فذکر من موافقتها''۔

''حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جا کر اُسے دیکھ لو! کیونکہ اس کے نتیجہ میں تمہارے درمیان محبت پیدا ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اُس عورت کو دیکھا۔

پھر راوی نے اُس کی موافقت کا ذکر کیا ہے''۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''خطبت امراة فذكرتها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي هل نظرت اليها؟ فقلت لا ۔ قال فانظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما''۔

''میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا' میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دیکھ لو' کیونکہ یہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے نتیجے میں تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو''۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''خطبت امراة فجعلت اتخبا لها حتى نظرت اليها في نخل لها' فقيل له اتفعل هذا وانت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا القى الله في قلب امرى خطبة امراة فلا باس ان ينظر اليها''۔

''میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' میں اُسے دیکھنا چاہتا تھا' یہاں تک کہ میں نے اُسے (چھپ کر) اُس کے باغ میں دیکھ لیا' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں (یعنی عورت کو چھپ کر دیکھ رہے ہیں)؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے ذہن میں یہ بات ڈال دے کہ وہ کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اُس شخص کے اُس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کوئی شخص اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے' تو اُس کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس عورت کو دیکھ لے۔

ایسا شخص اُس عورت کے جسم کے کس حصہ کو دیکھ سکتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک کے نزدیک ایسی عورت کے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسی عورت کے چہرہ اور پاؤں دیکھے جا سکتے ہیں۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ احادیث میں مطلق طور پر یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ آدمی جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے' وہ اُسے دیکھ سکتا ہے' جبکہ عورت کو دیکھنے کی ممانعت کا حکم بھی مطلق ہے۔

چہرہ اور دونوں ہاتھوں یا پاؤں کے استثناء کی وجہ قرآن کی اس آیت کے مدلول میں اختلاف ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' (النور: ۳۱)۔

(اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اُس کے جو اُس سے ظاہر ہو)۔

یہاں ''ماسوائے اُس کے جو اُس سے ظاہر ہو'' سے مراد فقہاء کے نزدیک چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں۔

قیاسی طور پر اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ حالتِ احرام میں عورت کیلئے چہرہ اور دونوں ہاتھ کھلے رکھنا جائز ہے۔

اذنِ نکاح کا حکم

یہاں اذنِ نکاح سے مراد نکاح کے فریقین کا اپنے نکاح کے بارے میں رضامندی کا اظہار ہے۔

مردوں کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ زبانی طور پر نکاح سے راضی ہونے کا اظہار کریں۔

یہاں مردوں کا حکم اس لیے بیان کیا گیا ہے' کیونکہ عرب معاشرہ میں یہ رواج تھا کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی مرد کا کوئی ولی' کسی عورت کے ساتھ اُس مرد کا ''عقدِ نکاح'' کر دیتا۔

ہمارے زمانہ میں اس کی صورت یوں ہو سکتی ہے کہ جیسے کوئی شخص بیرونِ ملک مقیم ہو اور ملک میں اُس کا کوئی سرپرست کسی عورت کے ساتھ اُس کا نکاح کر دے۔

ایسی صورت میں جب مرد کو اُس نکاح کی اطلاع ملے' تو اُس کیلئے زبانی طور پر اس کا اعتراف کرنا' یا اس کی اجازت دینا ضروری ہوگا۔

ثیبہ عورت' یعنی وہ عورت جس کی پہلے شادی ہو چکی ہو اور پھر وہ مطلقہ یا بیوہ ہو جائے' نکاح کے اِذن میں اُس کا حکم بھی مردوں کا سا ہے' یعنی ثیبہ عورت کی طرف سے زبانی اجازت ضروری ہو گی۔

کنواری لڑکی کے اذن کا طریقہ کیا ہو گا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ جب کسی کنواری لڑکی سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ خاموش رہے' تو اُس کی یہ خاموشی' رضامندی شمار ہو گی' جیسا کہ بعض احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔

لیکن اگر کنواری لڑکی نکاح کو مسترد کرنا چاہے' تو اُسے لفظی طور پر' یعنی کلام کے ذریعہ اسے مسترد کرنا ہوگا۔

بعض متاخرین شوافع نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا نکاح' باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور شخص نے کروایا ہو' تو اب اس صورت میں اُس کی لفظی رضامندی کا حصول ضروری ہوگا۔

ثیبہ کیلئے لفظی رضامندی ضروری ہونا اور کنواری کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہونا' یہ حکم درج ذیل حدیث سے ثابت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''الايم احق بنفسها من وليها' والبكر تستامر في نفسها واذنها صماتها''۔

''ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) عورت اپنے ولی کی بہ نسبت' اپنے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے' اور باکرہ (کنواری) لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کی اجازت شمار ہو گی''۔

کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟ اور کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے؟

کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟ اور کن الفاظ کے ذریعہ نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے؟
اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور حنفیہ فقیہہ امام ابوالحسن علی بن ابوبکر فرغانی اپنی مشہور تصنیف ''الہدایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

''یہ (نکاح) لفظ نکاح' تزویج' ہبہ' تملیک اور صدقہ کے ذریعے بھی منعقد ہو جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صرف لفظ نکاح اور تزویج کے ذریعے ہی منعقد ہوتا ہے' کیونکہ لفظ تملیک اس کے بارے میں حقیقی مفہوم نہیں رکھتا اور اسے مجازی طور پر بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ (لفظ) تزویج' تلفیق (ملانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور لفظ نکاح' ضم (ملانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے' لیکن مالک اور مملوک کے درمیان اصل کے اعتبار سے زوج ہونے کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔
ہماری دلیل یہ ہے: جب تملیک' ملک رقبہ کے واسطے سے' ملک متعہ کے' اس کے محل میں ہونے کا' سبب ہے اور یہ بات نکاح میں بھی ثابت ہوتی ہے اور یہ سببیت' مجاز کے اعتبار سے ہوگی''۔

(حوالہ: الہدایہ (مع ترجمہ وتشریح) مطبوعہ: شبیر برادرز' اُردو بازار لاہور)

کیا غلام کو نکاح پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

کیا غلام کو نکاح پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ آقا اپنے غلام کو نکاح کرنے پر مجبور کر سکتا ہے' یعنی زبردستی اُس کا نکاح کر سکتا ہے' امام ابوحنیفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام شافعی نے یہ رائے پیش کی ہے کہ آقا اپنے غلام کا نکاح زبردستی نہیں کر سکتا۔
ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب یہ ہے کہ آیا غلام کا نکاح' آقا کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے' یا یہ آقا کے حقوق سے تعلق نہیں رکھتا؟

نکاح میں کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار ہوگا؟

نکاح میں کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار ہوگا؟ اور کن خواتین کی رضامندی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ''ثیبہ بالغہ'' یعنی وہ عورت جو بالغ ہو اور اُس کی ایک مرتبہ شادی ہو چکی ہو' جس کے بعد وہ

بیوہ یا مطلقہ ہو چکی ہو' اُس کی رضامندی کا اعتبار کیا جائے گا' اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

عدی بن عدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والثیب تعرب عن نفسها''۔

''ثیبہ عورت اپنی رضامندی (کالفظی طور پر) اظہار کرے گی''۔

جولڑکی بالغ ہو اور کنواری ہو' یا جولڑکی ثیبہ ہو لیکن نابالغ ہو' اُس کی رضامندی کا حکم کیا ہوگا؟

امام مالک' امام شافعی اور شیخ ابن ابی لیلیٰ اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی لڑکی کا صرف باپ' اُس کی زبردستی شادی کرسکتا ہے' دوسرے کسی بھی سرپرست کو اُس کی زبردستی شادی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' امام ابوعبدالرحمٰن الاوزاعی اور فقہاء کے ایک گروہ کے نزدیک بالغ لڑکی کی رضامندی ضروری ہے' اُس کی رضامندی کے بغیر اُس کا باپ بھی اُس کی شادی زبردستی نہیں کرسکتا۔

امام مالک سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ جس کنواری لڑکی کی عمر زیادہ ہو چکی ہو' شادی میں اُس کی رضامندی ضروری ہوگی۔

فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا تنكح المرأة اليتيمة الا باذنها''۔

''کنواری لڑکی کی شادی اُس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے''۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تستامر اليتيمة في نفسها''۔

''کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی''۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کنواری لڑکی کی اجازت کے بغیر اُس کی شادی نہیں کی جاسکتی اور اس میں ایسا کوئی استثناء ذکر نہیں ہے کہ باپ یا کوئی اور ولی' کنواری لڑکی کی شادی زبردستی کرسکتا ہے۔

نابالغ ثیبہ کا حکم

جولڑکی نابالغ ہو' لیکن ثیبہ ہو' کیا اُس کی زبردستی شادی کی جاسکتی ہے؟

امام مالک اور امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ کا والد' اُس کی شادی' زبردستی کرسکتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک اُس لڑکی کا باپ بھی اُس کی زبردستی شادی نہیں کرسکتا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک اس بارے میں تین آراء ہیں:

(i) شیخ اشہب مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی جب تک بالغ نہیں ہو جاتی' اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے۔

(ii) شیخ سحنون مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی' بالغ ہو بھی جائے' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے۔

(iii) شیخ ابوتمام مالکی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ ثیبہ لڑکی' بالغ نہ بھی ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی نہیں کر سکتا ہے۔

زبردستی کی علت کیا ہے؟

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے' اُن فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ زبردستی کی اس اجازت کی علت کیا ہے؟ لڑکی کا نابالغ ہونا' یا کنواری ہونا؟

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا نابالغ ہونا' اس حکم کی علت ہے' اُن کے نزدیک اگر بالغ لڑکی کنواری ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی زبردستی' شادی نہیں کر سکتا۔

جن فقہاء کے نزدیک لڑکی کا کنواری ہونا' اس حکم کی علت ہے' اُن کے نزدیک اگر کوئی ثیبہ لڑکی' نابالغ ہو' تو بھی اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی نہیں کر سکتا۔

جبکہ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دونوں چیزیں اس حکم کی علت قرار دی جا سکتی ہیں اور ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی اگر انفرادی طور پر پائی جائے' تو وہ زبردستی کے حکم کی علت بن سکتی ہے۔ اس اعتبار سے اگر کوئی لڑکی کنواری ہو' یا نابالغ ہو' تو اُس کا باپ اُس کی شادی زبردستی کر سکتا ہے' خواہ وہ کنواری لڑکی بالغ ہو' یا وہ نابالغ لڑکی' ثیبہ ہو۔

ثیبہ ہونے کا معیار کیا ہے؟

وہ ثیبہ ہونا' جس کی موجودگی میں لڑکی کا سرپرست اُس کی شادی' زبردستی نہیں کر سکتا' اس سے مراد کیا ہے؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ جو عورت صحیح نکاح' شبہ نکاح' یا ملکیت کی وجہ سے ثیبہ ہو' اُس کا سرپرست اُس کی شادی' زبردستی نہیں کر سکتا اور اُس کیلئے لفظی طور پر رضامندی کا اظہار ضروری ہوگا۔

اگر کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیا جائے' یا کسی کی کنیز کو غصب کر کے اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جائے' تو اس وجہ سے وہ عورت ثیبہ شمار نہیں ہوگی۔

یہ حکم امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ہے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: عورت خواہ کسی بھی وجہ سے ثیبہ ہو جب وہ ثیبہ ہو جائے گی تو اب اُس کی زبردستی شادی نہیں کی جاسکتی۔

ان فقہاء کے درمیان اختلاف کا سبب یہ ہے کہ جن احادیث میں لفظ ''ثیبہ'' استعمال ہوا ہے وہاں اس سے مراد اس کا شرعی مفہوم ہے یا لغوی مفہوم ہے؟

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس سے مراد شرعی مفہوم ہوگا اور زنا اور غصب' کیونکہ اس شرعی مفہوم میں شامل نہیں ہوتے' اس لیے ان کے ذریعہ ثیبہ ہونا ثابت نہیں ہوگا۔ جبکہ امام شافعی لغوی حکم کا اعتبار کرتے ہیں' اس لیے زنا اور غصب کے نتیجہ میں اُن کے نزدیک ثیبہ ہونے کا حکم ثابت ہو جائے گا۔

نابالغ لڑکی کے نکاح کا حکم

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ باپ اپنے نابالغ بیٹے کی شادی' زبردستی کر سکتا ہے۔

اسی طرح باپ اپنی نابالغ بیٹی کی شادی' زبردستی کر سکتا ہے' یعنی اُسے اس بارے میں اپنے نابالغ بیٹے یا نابالغ بیٹی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور باپ کا کیا ہوا یہ نکاح ثابت شمار ہوگا' جس پر نکاح سے متعلق تمام احکام جاری ہوں گے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست' نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی کی شادی' اُس کی اجازت کے بغیر کر سکتا ہے' یا نہیں؟

یہ دو مسئلے ہیں' باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست نابالغ لڑکے کی شادی' زبردستی کر سکتا ہے؟

امام مالک کے نزدیک نابالغ لڑکے کے باپ نے جس شخص کو اپنا وصی مقرر کیا ہو' وہ اُس نابالغ لڑکے کی شادی' اُس کی اجازت کے بغیر کر سکتا ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکے کا کوئی بھی سرپرست اُس کی شادی کر سکتا ہے' لیکن اس صورت میں حکم یہ ہوگا کہ جب وہ لڑکا بالغ ہو جائے گا' تو اُسے اپنے سرپرست کی کروائی ہوئی اُس شادی کو برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار ہوگا۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ باپ کے علاوہ اور کوئی بھی سرپرست' نابالغ لڑکے کی شادی نہیں کروا سکتا۔

یہاں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا باپ کے علاوہ کوئی اور سرپرست' نابالغ لڑکی کی شادی کروا سکتا ہے' یا نہیں؟

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا صرف باپ اُس کی شادی کروا سکتا ہے' اور کوئی بھی سرپرست اُس کی شادی نہیں کروا سکتا۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا باپ اور دادا اُس کی شادی کروا سکتے ہیں' ان دونوں کے علاوہ کوئی دوسرا

رشتہ دار اُس کی شادی نہیں کرواسکتا۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نابالغ لڑکی کا کوئی بھی سرپرست' اُس کی شادی کرواسکتا ہے' البتہ جب وہ لڑکی بالغ ہوجائے گی تو اُسے اُس نکاح کو برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار ہوگا۔

سرپرستوں کے احکام

نکاح کی درستگی کیلئے ولی کا ہونا شرط ہے

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ولی کی موجودگی' نکاح کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے' یا نہیں ہے؟

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ (عورت کے) ولی کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' اور ولی کی موجودگی نکاح میں شرط ہے۔

امام شافعی بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابن شہاب زہری' امام شعبی' امام ابوحنیفہ اور امام زفر کے نزدیک جب کوئی عورت ولی کے بغیر اپنی شادی خود کرلے اور مرد اُس کا کفو ہو' تو یہ نکاح درست ہوگا۔

داؤد ظاہری کے نزدیک کنواری لڑکی کی شادی میں اُس کے ولی کی موجودگی ضروری ہے' جبکہ ثیبہ کی شادی میں ولی کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔

جن فقہاء نے ولی کی موجودگی کو شرط قرار دیا ہے' اُنہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی ہے:

''وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ'' (البقرہ:۲۳۲)۔

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دیدو اور اُن کی عدت پوری ہوجائے' تو تم اُن عورتوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے سابقہ شوہروں کے ساتھ (دوبارہ) شادی کرلیں''۔

اس آیت میں لڑکی کے اولیاء کو مخاطب کیا گیا ہے' اگر لڑکی کے سرپرست کا نکاح میں کوئی اثر نہ ہوتا' تو اُن لوگوں کو اُن خواتین کو روکنے سے منع نہ کیا جاتا' بلکہ براہِ راست خواتین کو یہ حکم دیا جاتا۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا'' (البقرہ:۲۲۱)۔

''تم (اپنی خواتین کا) مشرکین کے ساتھ نکاح نہ کرو' جب تک وہ مؤمن نہ ہوجائیں''۔

اس آیت میں بھی لڑکی کے اولیاء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

اس مؤقف کی قائلین کی تیسری بنیادی دلیل وہ حدیث ہے' جسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیہ فنکاحھا باطل ثلاث مرات وان دخل بھا فالمھر لھا بما اصاب منھا فان اشتجروا' فالسلطان ولی من لا ولی لہ''۔

''جس عورت کا نکاح اُس کے ولی کی اجازت کے بغیر کر دیا جائے' تو اُس کا نکاح باطل شمار ہوگا' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا:) اگر مرد نے (ایسے نکاح کے بعد) اُس عورت کے ساتھ صحبت کر لی' تو اُس صحبت کی وجہ سے اُس عورت کو مہر ملے گا اور اگر (لڑکی کے سرپرستوں کے درمیان) اختلاف ہو جائے' تو جس (عورت) کا کوئی ولی نہ ہو' حاکمِ وقت اُس کا ولی ہوتا ہے''۔

شیخ ابن جریج نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے امام ابن شہاب زہری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو ابن شہاب اس سے واقف نہیں تھے۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابن شہاب زہری' جنہوں نے عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' خود اُن کے نزدیک بھی عورت کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے۔

اسی طرح خود سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بھی عورت کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے۔

بعض حضرات ولی کی موجودگی شرط ہونے کی دلیل کے طور پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

''لا نکاح الا بولی' وشاھدی عدل''۔

''ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

لیکن اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ روایت ''مرفوع'' ہے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے؟ یا یہ ''موقوف'' ہے' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر منقول ہے؟

جن حضرات کے نزدیک لڑکی کے نکاح میں ولی کی موجودگی شرط نہیں ہے' اُنہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں قرآن کی یہ آیت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

''فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ'' (البقرہ:۲۴۰)۔

''اور تم پر اُس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو وہ عورتیں اپنی ذات کے بارے میں مناسب طور پر کرتی ہیں''۔

اس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ عورت اپنا عقدِ نکاح خود کر سکتی ہے۔

اسی طرح دوسری آیات میں نکاح کرنے کے فعل کی نسبت' خواتین کی طرف کی گئی ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ''۔

''وہ عورتیں اپنے (سابقہ) شوہروں کے ساتھ نکاح کر لیں''۔

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ" (البقرہ:۲۳۰)۔

"یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے"۔

جن حضرات نے عورت کے نکاح میں اُس کے ولی کی موجودگی کو شرط قرار نہیں دیا' اُنھوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"الايم احق بنفسها من وليها' والبكر تستامر فی نفسها' واذنها صماتها"۔

"ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں' اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' جبکہ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی اجازت ہوگی"۔

(اس حدیث کی تخریج پہلے گزر چکی ہے)

شیخ داؤد ظاہری نے اسی حدیث کی بنیاد پر ولی کے مسئلہ میں ثیبہ اور باکرہ کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔

جن حضرات نے نکاح میں ولی کی موجودگی کو شرط قرار نہیں دیا' وہ اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر شارع کے نزدیک نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہوتی تو شارع ولی کی اجناس' اصناف اور مراتب کے احکام بیان کر دیتے' کیونکہ نکاح ایک ایسا عقد ہے' جو اسلامی معاشرہ کا ایک اہم جز ہے' اس لیے اس سے متعلق ضروری احکام کی وضاحت کو ترک کرنا ممکن نہیں ہے' اگر ولی کی موجودگی شرط ہوتی تو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہونی چاہیے تھی' حالانکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے۔

ولی کی بحث

کتب فقہ میں ولی کے حوالے سے کچھ مباحث مذکور ہیں۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ولی کیلئے مسلمان ہونا' بالغ ہونا' آزاد ہونا اور مرد ہونا شرط ہے۔

کوئی غیر مسلم' نابالغ یا کوئی خاتون ولی نہیں بن سکتے۔

غلام' فاسق شخص اور سفیہہ (یعنی ایسا شخص جس کا ذہنی توازن ٹھیک نہ ہو) ولی بن سکتے ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اکثر فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ کوئی غلام ولی نہیں بن سکتا' جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے درست قرار دیا ہے۔

اسی طرح فقہاء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ولی کیلئے سمجھدار ہونا ضروری ہے؟

امام شافعی کے نزدیک یہ ضروری ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے۔

امام مالک، ایک روایت کے مطابق، امام شافعی کا سا مؤقف رکھتے ہیں۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اس ولایت کو مال میں تصرف کی ولایت پر قیاس کیا جائے گا؟

ولی کی اصناف

جو حضرات ولایت کو شرط قرار دیتے ہیں، اُن کے نزدیک ولی کی چار بنیادی قسمیں ہیں۔

نسب، حاکمِ وقت، مولیٰ اعلیٰ، مولیٰ اسفل۔

جو لڑکی کسی بڑے خاندان کی نہ ہو، امام مالک کے نزدیک کوئی بھی مسلمان اُس کا ولی بن سکتا ہے۔

اگر لڑکی کے والد نے کسی شخص کو وصی مقرر کیا ہو، تو کیا وہ شخص بھی اُس لڑکی کا ولی شمار ہوگا، یا نہیں؟

امام مالک کے نزدیک وصی، ولی بن سکتا ہے، جبکہ امام شافعی نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

نسب میں ولایت کی ترتیب

جو لوگ نسب کے اعتبار سے ولی بن سکتے ہوں، اُن میں ولایت کی ترتیب کیا ہوگی؟

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ ولایت میں ''عصبہ'' ہونے کا اعتبار کیا جائے گا، البتہ بیٹے کا حکم مختلف ہوگا۔

جو شخص ''عصبہ'' ہونے میں قریبی رشتہ دار ہوگا، وہ اس ولایت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

امام مالک کے نزدیک ''عصبہ'' رشتہ دار کے مقابلے میں عورت کا بیٹا، ولی بننے کا زیادہ حق دار ہوگا، خواہ وہ لڑکا، عورت کی اولاد ہو، یا اولاد کی اولاد ہو۔

اُس کے بعد عورت کے آباء واجداد، پھر سگے بھائی، پھر صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی، پھر سگے بھائی کے بیٹے، پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی کے بیٹے، پھر باپ کے باپ دادا، خواہ وہ اوپر کے مرتبہ کے ہوں، وغیرہ ولی بنیں گے۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ بیٹا، ولی نہیں بن سکتا۔

اس مسئلہ میں، یعنی اولیاء کی ترتیب میں فقہاء کے درمیان بہت سے جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

امام مالک نے بیٹے کے ولی بننے کے جواز کی دلیل میں، یہ حدیث پیش کی ہے:

''عن ثابت البنانی عن ابن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ام سلمة قالت لما خطبها النبی صلی الله علیه وسلم قالت لیس احد من اولیائی شاهدا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس احد من اولیائك شاهد ولا غائب یکره ذلك . فقالت لابنها عمر قم فزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم ''۔

''ثابت بنانی، حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے، اُن کے والد کے حوالے سے، سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے سرپرستوں میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بھی سرپرست' خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو' اس رشتہ کو ناپسند نہیں کرے گا' تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے صاحبزادے' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میرا نکاح) کروادو"۔

یہاں فقہاء کے درمیان ایک ذیلی مسئلہ یہ مختلف فیہ ہے' قریبی ولی کی موجودگی میں دور کا ولی اگر لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں' ایک قول کے مطابق امام مالک کے مطابق وہ نکاح فسخ شمار ہوگا' ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک یہ نکاح درست ہوگا' اور ایک قول کے مطابق قریبی ولی کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اگر وہ چاہے' تو اس نکاح کو برقرار رہے' اور اگر چاہے' تو اسے کالعدم قرار دے۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر لڑکی کا باپ موجود ہو تو لڑکی کا کوئی بھی دوسرا عزیز اُس کا نکاح نہیں کرواسکتا۔

یہاں فقہاء کے درمیان ایک ذیلی مسئلہ کے بارے میں یہ اختلاف بھی ہے' اگر لڑکی کا قریبی ولی موجود نہ ہو' تو حکم کیا ہوگا؟

امام مالک یہ فرماتے ہیں: اگر لڑکی کا قریبی ولی موجود نہ ہو' تو یہ ولایت دور کے ولی تک منتقل ہو جائے گی۔

جبکہ امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ یہ ولایت حاکمِ وقت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

کفو کے احکام

کفو کا لغوی معنیٰ' ہم پلہ ہونا ہے۔

تمام فقہاء اس بارے میں متفق ہیں کہ نکاح میں دین کے حوالے سے کفو کا اعتبار کیا جائے گا' یہاں دین سے مراد نیک ہونا ہے' اگر کسی لڑکی کا باپ اُس کی شادی کسی شرابی یا کسی فاسق شخص کے ساتھ کر دیتا ہے' تو عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح سے انکار کر دے' اور قاضی اس معاملہ کا جائزہ لے کر اُس نکاح کو کالعدم قرار دے گا۔

اسی طرح اگر لڑکی کا باپ اُس کی شادی کسی ایسے شخص کے ساتھ کر دیتا ہے' جس کا ذریعہ آمدن حرام ہو' یا جو بکثرت طلاقیں دیتا ہو' تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔

کیا کفو میں نسب کا اعتبار کیا جائے گا؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں کہ کسی غیر عرب شخص کی شادی' کسی عرب عورت سے ہو سکتی ہے۔

امام مالک اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" (الحجرات:۱۳)۔

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، تم میں زیادہ معزز وہ شخص ہے، جو زیادہ پرہیزگار ہے''۔

امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے نزدیک کفو میں نسب کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہاء احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''خواتین کی شادی صرف اُن کے سرپرست کریں اور اُن کی شادی صرف ہم پلہ لوگوں میں کی جائے''۔

(سنن دار قطنی، سنن بیہقی)

فقہاء احناف اس بات کے قائل ہیں کہ قریش کے مختلف قبائل ایک دوسرے کے کفو شمار ہوں گے، لیکن عربوں کے جو قبائل قریش کے ہم پلہ نہیں سمجھے جاتے، وہ نسبی طور پر اُن کا کفو قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ اسی طرح (قریش کے علاوہ) دیگر عرب ایک دوسرے کا کفو ہوں گے، لیکن کوئی غیر عربی، کسی عرب کا کفو نہیں ہوگا۔

غیر عرب، ایک دوسرے کا کفو شمار ہوں گے۔

اسی طرح احناف کے نزدیک مال کے اعتبار سے کفو ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت کی شادی ایسے شخص کے ساتھ کی جائے گی، جو مہر کی رقم بھی ادا کر سکتا ہو اور عورت کا خرچ بھی ادا کر سکتا ہو۔

تاہم فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ خوشحالی کا اعتبار کیا جائے گا، یا نہیں؟

امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس بات کا اعتبار کیا جائے گا، یعنی جو شخص صرف عورت کو مہر اور خرچ فراہم کر سکتا ہے، وہ کسی خوشحال گھرانے سے تعلق رکھنے والی عورت کا کفو شمار نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ خوشحالی کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور تنگدستی کے حوالے سے عار محسوس کرتے ہیں، تاہم امام ابویوسف کے نزدیک اس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

اسی مسئلہ کی ایک ذیلی شق یہ ہے کہ آیا کفو میں پیشے کا اعتبار کیا جائے گا؟ اس اختلاف کی وجہ بھی یہی ہے کہ بعض پیشے ایسے ہیں جنہیں معاشرے میں کمتر حیثیت دی جاتی ہے۔

نکاح میں گواہی کا حکم

نکاح کیلئے گواہی شرط ہے، اس بارے میں فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔ لیکن فقہاء کے درمیان اس حوالے سے اختلاف یہ ہے کہ گواہی، نکاح کی درستگی کیلئے شرط ہے، یا یہ نکاح کی تکمیل کیلئے شرط ہے؟

اس بارے میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ خفیہ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جب میاں بیوی دونوں مسلمان ہوں، تو اُن کا نکاح دو آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان گواہوں کی موجودگی میں ہو سکتا ہے، خواہ وہ دونوں مرد ہوں، یا اُن دونوں میں سے ایک مرد ہو اور دوسرے مرد کی جگہ دو خواتین ہوں۔

احناف کے نزدیک نکاح کے گواہوں کا عادل ہونا شرط نہیں ہے۔ جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: گواہ بنانا، عزت افزائی کا باعث ہے اور فاسق شخص، اہانت کا مستحق ہوتا ہے۔

امام شافعی کے نزدیک دونوں گواہوں کا مرد ہونا ضروری ہے۔

احناف کے نزدیک کوئی غلام نکاح میں گواہ نہیں ہوسکتا' اسی طرح کوئی پاگل یا نابالغ شخص بھی نکاح میں گواہ نہیں بن سکتا' کیونکہ انہیں تصرف کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام مالک کے نزدیک عقدِ نکاح کے وقت گواہوں کی موجودگی شرط نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

عقدِ نکاح کے ایجاب وقبول کے بعد اگر میاں بیوی نکاح کا اعلان کردیں تو یہ گواہوں کی جگہ کافی ہوگا۔

امام مالک کے نزدیک نکاح کا اعلان کرنا شرط ہے' اُنہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ حدیث پیش کی ہے:

''اعلنوا هذا النكاح' واضربوا عليه بالدفوف''۔

''نکاح کا اعلان کرو اور اُس پر دف بجاؤ''۔

(اخرجہ الترمذی (۳/ ۳۹۸) کتاب النکاح' باب اعلان النکاح' حدیث (۱۰۸۹)۔ البیہقی (۷/ ۲۹۰) کتاب الصداق' باب اظہار النکاح واباحۃ الضرب بالدف۔ ابونعیم فی تاریخ اصبہان (۱/ ۱۷۴)۔ ابن الجوزی فی العلل المتناہیہ (۲/ ۶۲۷)

3457- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا قَالَتْ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهِ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَلْقَتِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِيْ مِنْهُ وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ قَالَتْ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيْبُهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّتْ لَيَالِيْ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا فَتَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُهُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ فَتُسَمِّيْ مَنْ اَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْتَنِعَ مِنْهُ الرَّجُلُ وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا وَكُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُنَّ عَلَمًا فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوْا لَهَا وَدَعَوُا الْقَافَةَ لَهُمْ ثُمَّ اَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِيْ يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدَعَاهُ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ اِلَّا نِكَاحَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ الْيَوْمَ .

۳۴۵۷- اخرجه البخاري في النكاح (۹/ ۸۸-۸۹) باب: من قال: لا نكاح الا بولي. (۵۱۲۷) حدثنا يحيى بن سليمان' حدثنا ابن وهب' به- واخرجه البخاري في هذا الموضع ايضاً: حدثنا احمد بن صالح' حدثنا عنبسة' حدثنا يونس' به- واخرجه ابو داود في الطلاق (۴/ ۲۹۰) باب: في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها اهل الجاهلية (۲۲۷۲): حدثنا احمد بن صالح' ثنا عنبسة بن خالد' حدثني يونس' به-

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زمانۂ جاہلیت میں نکاح چار طرح کے ہوتے تھے ایک نکاح کا طریقہ وہ تھا جو آج کل لوگوں میں رائج ہے آدمی کسی دوسرے شخص کو اُس کی بیٹی کیلئے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے اور اُس کو مہر دیتا ہے اور اُس کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نکاح کا دوسرا طریقہ یہ تھا کوئی شخص اپنی بیوی سے جب وہ اُس شخص سے طلاق لینے کے بعد پاک ہو جاتی تھی' یہ کہتا تھا: تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو اور اُس کے ساتھ صحبت کر لو وہ شخص اس دوران اپنی بیوی سے الگ رہتا تھا اور اُس بیوی کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کرتا تھا جب تک اُس دوسرے شخص سے اُس عورت کا حمل ظاہر نہیں ہو جاتا تھا' جس کے ساتھ اُس عورت نے صحبت کی تھی' جب عورت کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اُس کا اصل شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا' اگر اُسے اس کی خواہش ہوتی' وہ شخص ایسا اس لیے کرتا تھا تا کہ اُس کی اولاد کسی بڑے خاندان کے فرد کا نطفہ ہو۔ اس نکاح کو "نکاح استبضاع" کا نام دیا جاتا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نکاح کا تیسرا طریقہ یہ تھا کہ کچھ لوگ اکٹھے ہوتے' اُن کی تعداد دس سے کم ہوتی' وہ سب کسی عورت کے پاس جاتے اور وہ سب اُس کے ساتھ صحبت کرتے' پھر وہ حاملہ ہو جاتی اور آخر کار بچے کو جنم دیتی' بچے کو جنم دینے کے کچھ دن بعد وہ اُن سب لوگوں کو بلواتی' اُن سب میں سے کوئی بھی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا' جب وہ لوگ اُس عورت کے پاس اکٹھے ہوتے تو وہ عورت اُن سے کہتی: تم لوگ جانتے ہو! کہ تم نے کیا کیا تھا؟ میں نے ایک بچے کو جنم دیا ہے' اے فلاں! یہ تمہارا بیٹا ہے' وہ عورت اُن افراد میں سے جس کا چاہتی اُس شخص کا نام لیتی' تو اُس کے بچے کا نسب اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دیا جاتا' وہ شخص اب اُس بچے کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔

چوتھا طریقہ یہ تھا: بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے' وہ عورت اپنے ہاں آنے والے کسی شخص کو روک نہیں سکتی تھی' یہ جسم فروش عورتیں ہوا کرتی تھیں' انہوں نے اپنے دروازوں پر مخصوص جھنڈے لگائے ہوئے ہوتے تھے جو ان (کے پیشے) کا علامتی نشان ہوتا تھا' جو شخص ان کے ہاں جانا چاہتا وہ چلا جاتا' جب ان میں سے کوئی ایک عورت حاملہ ہوتی اور بچے کو جنم دیتی تو سب لوگوں کو اُس کے پاس اکٹھا کیا جاتا' پھر کسی قیافہ شناس کو بلایا جاتا وہ اُس عورت کے بچے کو اُس شخص کے ساتھ لاحق کر دیتا جس کے ساتھ وہ بچہ مشابہت رکھتا' پھر لوگ اُس بچے کو اُس شخص کے بیٹے کے طور پر بلاتے اور وہ شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا تو زمانۂ جاہلیت کے تمام اقسام کے نکاح کا حکم ختم کر دیا' صرف وہ نکاح باقی رہ گیا جو آج کل مسلمانوں میں رائج ہے۔

3458- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا ابْنُ وَهْبٍ . زَعَمُوْا اَنَّ يَحْيَى بْنَ

۳۴۵۸- راجع الذي قبله-

مَعِيْنٍ حِيْنَ حَدَّثَنَا بِهِ اَصْبَغُ بَوْكَ مِنَ الْفَرَحِ وَقَالَ اَصْبَغُ فِيْ حَدِيْثِهِ اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ .

قَالَ الصَّاغَانِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ اَصْبَغَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَرْضِعِي مِنْهُ وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَرْضِعُ مِنْهُ وَكَانَ هٰذَا يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِرْضَاعِ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَهٰذَا الصَّوَابُ - وَقَالَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانۂ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح ہوتے تھے (اُس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: (شوہر اپنی بیوی سے یہ کہتا:) تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو' پھر تم اُس کے ساتھ صحبت کر لو' اس دوران اُس عورت کا شوہر اُس سے الگ رہتا' اور عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہ کرتا جب تک اُس شخص سے حمل ظاہر نہ ہو جاتا جس کے ساتھ عورت نے صحبت کی تھی' جب عورت کا حمل ظاہر ہو جاتا تو شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا' اگر اُسے اس کی خواہش ہوتی' وہ ایسا اس لیے کرتا تھا تاکہ اُس کی اولاد نجیب ہو' اس نکاح کو "نکاح استبضاع" کا نام دیا گیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (شوہر بیوی سے کہتا:) تم فلاں شخص کو پیغام بھیجو اور اُس سے حاملہ ہو جاؤ' عورت کا شوہر عورت سے الگ رہتا اور اُس وقت تک اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا جب تک دوسرے شخص سے عورت کا حمل ظاہر نہیں ہو جاتا' اس نکاح کو "نکاح استرضاع" کا نام دیا گیا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: یہ درست ہے۔

(اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا تو زمانۂ جاہلیت کے نکاح (کے مختلف طریقوں) کو ختم کر دیا۔

3459- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الْبَدَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ تَنْزِلُ لِيْ عَنِ امْرَاَتِكَ وَاَنْزِلُ لَكَ عَنِ امْرَاَتِيْ وَاَزِيْدُكَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ) قَالَ فَدَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ فَاَيْنَ الْاِسْتِئْذَانُ . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ مُّضَرَ مُنْذُ

۳۴۵۹- عزاه ابن حجر في (الفتح) (۹/ ۹۰) للدارقطني' وقال: (ولكن اسناده ضعيف جدا)- اه- قلت: و اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة متروك الحديث- و عزاه السيوطي في الدر المنثور (۵/ ۴۰۰) للبزار و ابن مردويه-

اَدْرَكْتُ قَالَ مَنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَاءُ الَّتِىْ اِلٰى جَنْبِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ . قَالَ اَفَلَا اَنْزِلُ لَكَ عَنْ اَحْسَنِ الْخَلْقِ قَالَ يَا عُيَيْنَةُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ . قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اَحْمَقُ مُطَاعٌ وَّاِنَّهٗ عَلٰى مَا تَرَيْنَ لَسَيِّدُ قَوْمِهٖ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں بدل یہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہتا: تم مجھے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے دو میں تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے دیتا ہوں' میں تمہیں مزید (فائدہ) دوں گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے' عیینہ اجازت لیے بغیر اندر آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عیینہ! تم نے اجازت کیوں نہیں لی؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب سے میں بالغ ہوا ہوں' میں نے مضر قبیلے کے کسی فرد کے ہاں اندر داخل ہونے کی اجازت طلب نہیں کی۔ اُس نے یہ بھی کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود یہ خوبصورت خاتون کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عائشہ ہے' جو تمام اہلِ ایمان کی ماں ہے' اُس نے کہا: کیا میں اس کی جگہ تبدیل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ خوبصورت عورت نہ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عیینہ! اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو حرام قرار دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ کون تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک احمق رہنما تھا' تم نے اس کی (جو ذہنی حالت) دیکھی ہے' اس کے باوجود یہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

3460- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ .

★★ ابو بردہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

•••———•••———•••

نکاح میں ولی کا حکم

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: آزاد عاقل اور بالغ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے' اگرچہ ولی نے

۳۴۶۰- اخرجه احمد (۴/۳۹۴) و الترمذي في النكاح (۱۱۰۱) باب: ما جاء لا نكاح الا بولي' وابن حبان في النكاح (۴۰۸۳) من طريق عبد الرحمن بن مهدي به- واخرجه ابن ابي شيبة (۴/۱۳۱) و احمد (۴/۳۹۴، ۴۱۳) والدارمي (۲/۱۳۷) و ابو داود في النكاح (۲۰۸۵) باب: في الولي' و الطحاوي (۳/۹۰۸) و الحاكم (۲/۱۷۰) و البيهقي (۷/۱۰۷) من طرق عن اسرائيل' به-

اسے منعقد نہ کروایا ہو خواہ وہ لڑکی باکرہ ہو یا ثیبہ ہو
یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور ظاہر الروایت کے مطابق امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: نکاح صرف ولی کی موجودگی میں منعقد ہوگا۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ منعقد ہو جائے گا (لیکن ولی کے اجازت دینے پر) موقوف ہوگا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خواتین کی عبارت کے ذریعے نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگا' کیونکہ نکاح سے مراد اس کے مخصوص مقاصد ہوتے ہیں اور یہ معاملہ ان خواتین کے سپرد کرنے کے نتیجے میں' ان مقاصد میں خلل لازم آتا ہے۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ خلل' ولی کے اجازت دینے سے ختم ہو جاتا ہے۔
(ایسے نکاح کو) جائز قرار دینے کی وجہ یہ ہے: اس عورت نے خالص اپنے حق میں تصرف کیا ہے اور وہ اس کی اہل بھی ہے' کیونکہ وہ عاقل ہے اور سمجھدار ہے' یہی وجہ ہے: اسے اپنے مال میں بھی تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اسے شوہر منتخب کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے۔
ولی کے ذریعے شادی کرنے کا مطالبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ اسے بے شرمی کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔
پھر ظاہر الروایت میں یہ بھی منقول ہے: اس بارے میں کفو اور غیر کفو کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے' تاہم غیر کفو کے بارے میں اعتراض کرنے کا حق' ولی کو حاصل ہوگا۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: غیر کفو میں ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' کیونکہ کتنے ہی ایسے واقعات ہیں جو مشہور نہیں ہو پاتے (یا جو عدالت تک نہیں پہنچ پاتے)۔
یہ بھی روایت کیا گیا ہے: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حضرات کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3461 - حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوسٰى يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُثْبِتُ حَدِيْثَ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَقَالَ اِنَّمَا فَاتَنِىْ مَا فَاتَنِىْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ مَا فَاتَنِىْ اِتِّكَالاً مِّنِّىْ عَلٰى حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمَذَانِىُّ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ السَّعْدِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِنَانٍ .قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۳۴۶۱- قال صاحب التعليق المغني (۳/ ۲۲۰): (روى الترمذي من طريق ابن مهدي قال: ما فاتني الذي فاتني من حديث الثوري عن ابي اسحاق الا لما اتكلت به على اسرائيل' الا انه ياتي به اتم)- الخ وانظر ترجمة ابي اسحاق السبيعي: عمرو بن عبد الله في تهذيب الكمال (۲۲/ ۱۰۲- وما بعدها) طبقات ابن سعد (۶/ ۳۱۳) و تاريخ البخاري (ت ۲۵۹۴) و الجرح و التعديل الترجمة رقم (۱۳۴۷) و ثقات ابن حبان (۵/ ۱۷۷) و تهذيب التهذيب (۸/ ۶۳- ۶۷) و التقريب (۲/ ۷۳)- و قد تقدمت ترجمته مختصراً مراراً-
۳۴۶۲- راجع ترجمة ابي اسحاق-

مَخْلَدٍ فَقِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ يُوقِفَانِهِ عَلٰى اَبِىْ بُرْدَةَ .فَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ .

★★ عبدالرحمٰن ہمذانی نے اپنی سند کے حوالے سے اسے اسرائیل سے اُسی طرح نقل کیا ہے جیسے ابن سنان نے نقل کیا ہے۔

محمد بن مخلد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن ہمذانی سے کہا گیا: شعبہ اور سفیان دونوں نے اسے ابوبردہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تو اُنہوں نے فرمایا: اسرائیل نے ابواسحاق کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ میرے نزدیک سفیان اور شعبہ سے منقول روایت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3463- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا صَالِحٌ جَزَرَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ كَانَ اِسْرَائِيْلُ يَحْفَظُ حَدِيْثَ اَبِىْ اِسْحَاقَ كَمَا يَحْفَظُ سُوْرَةَ الْحَمْدِ .قَالَ صَالِحٌ اِسْرَائِيْلُ اَتْقَنُ فِىْ اَبِىْ اِسْحَاقَ خَاصَّةً.

★★ دعلج بن احمد نے اپنی سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ فرمان نقل کیا ہے: اسرائیل کو ابواسحاق کی روایات اُسی طرح یاد تھیں جس طرح اُنہیں سورۂ فاتحہ یاد تھی۔

صالح فرماتے ہیں: اسرائیل بطور خاص ابواسحاق کی روایات کو زیادہ محفوظ طور پر (نقل کرتے ہیں)۔

3464- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ .

★★ ابوبردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

٣٤٦٣- راجع مصادر ترجمة ابي اسحاق-

٣٤٦٤- كذا ساقه المصنف من طريق شعبة موصولاً' و اخرجه الطحاوي في المعاني (٩/٣) من طريق شعبة عن ابي اسحاق عن ابي بردة مرسلاً- و ذكر الترمذي شعبة فيمن اخرجه مرسلاً؛ كما سياتي- و اخرجه شريك عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى' به موصولاً' اخرجه الترمذي في النكاح (١١٠١) باب: ما جاء لا نكاح الا بولي' و البيهقي في الكبرى (١٠٧/٧-١٠٨)- و اخرجه زهير بن معاوية عن ابي اسحاق موصولاً: اخرجه ابن حبان (٤٠٧٧) و ابن الجارود (٧٠٣) و الحاكم (١٧١/٢) و البيهقي (١٠٧/٧)-و تابعهم على وصله عن ابي اسحاق: ابو عوانة: عند الترمذي في النكاح (١١٠١) باب: ما جاء : لا نكاح الا بولي' و ابن ماجه في النكاح (١٨٨١) باب: لا نكاح الا بولي' و الحاكم (١٧١/٢) و البيهقي (١٠٧/٧) و الطحاوي في المعاني (٩/٣)-و يونس عند: ابي داود في النكاح (٢٠٨٥) باب: في الولي' و الترمذي في النكاح (١١٠١) باب: ما جاء لا نكاح الا بولي' و الحاكم (١٧١/٢) و البيهقي (١٠٩/٧)-و اخرجه شعبة و الثوري و اختلف عليهما' و سبق بيان ذلك بالنسبة لشعبة' و اما الثوري فاخرجه عن ابي اسحاق مرسلاً عند عبد الرزاق (١٠٤٧٥) و الطحاوي (٩/٣) و البيهقي (١٠٨/٧)- و اخرجه عن ابي اسحاق موصولاً: عند ابن الجارود (٧٠٤) و الطحاوي (٩/٣) و الحاكم (١٦٩/٢) و البيهقي (١٠٩/٧)- و قال ابن حبان (٣٩٥/٩): (سمع هذا الخبر ابو بردة عن ابي موسى مرفوعاً: فمرة كان يحدث به عن ابيه مسنداً' و مرة يرسله' و سمعه ابو اسحاق من ابي بردة مرسلاً و مسنداً معاً: فمرة كان يحدث به مرفوعاً' و تارة مرسلاً: فالخبر صحيح مرسلاً و مسنداً معاً لا شك' و لا ارتياب في صحته)- اﻫ- قال الترمذي (٤٠٨/٣):

کرتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3465- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشُهُوْدٍ وَّمَهْرٍ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

ابوسعید فرماتے ہیں: ولی' گواہوں اور مہر کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا' البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کا نکاح ان کے بغیر بھی ہوسکتا ہے)۔

شرح: مہر کا ذکر کیے بغیر نکاح درست ہوتا ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: نکاح درست ہوتا ہے' اگرچہ اس میں مہر طے نہ کیا گیا ہو'اس کی وجہ یہ ہے: لغت کے اعتبار سے لفظ نکاح کا مطلب انضمام (ملنے) یا ازدواج (شادی ہونے) کے عقد کا نام ہے اور وہ زوجین (میاں بیوی) سے مکمل ہو جاتا ہے۔

پھر شریعت کے اعتبار سے مہر واجب ہے' یہ اس محل کی عزت واحترام کو ظاہر کرنے کے لئے ہے اس لیے نکاح کے درست ہونے میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرتا ہے کہ اس (عورت) کو مہر نہیں ملے گا (تو وہ نکاح درست ہوگا) اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں' اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3466- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَهٗ .

۳۴۶۵- اخرجه البیهقی فی السنن (۵٦/۷) کتاب: النکاح' باب: ما ابیح له من النکاح بغیر ولی و بغیر شاهدین: اخبرنا ابو طاهر الفقیه و ابو سعید بن ابی عمرو' قالا: ثنا ابو العباس محمد ابن یعقوب' ثنا محمد بن اسحاق' انبا ابن الاصبهانی' ثنا شریك عن ابی هارون عن ابی سعید' به- و نقله الزیلعی فی نصب الرایة (۹۳/٤) عن الدارقطنی قال: (عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید...... فذكره) قال: (و ابو هارون فیه مقال)- الا- و الذی هنا فی سنن الدارقطنی (شریك عن الزهری عن ابی سعید)-

۳۴٦٦- اخرجه عبد الرزاق فی النکاح (۱۹۵/۵) باب: النکاح بغیر ولی (۱۰٤۷۲) و من طریقه البیهقی فی الکبری (۱۰۵/۷)- و اخرجه ابن ابی شیبة (۱۲۸/٤) و الطیالسی (۱٤٦۳) و احمد (٤۷/٦' ۱٦۵-۱٦٦) و ابو داود فی النکاح (۲۰۸۳) باب: فی الولی' و الترمذی فی النکاح (۱۱۰۲) باب: ما جاء: لا نکاح الا بولی' و النسائی فی الکبری؛ کما فی التحفة (٤۳/۱۲) و ابن ماجه فی النکاح (۱۸۷۹) باب: لا نکاح الا بولی' و الطحاوی فی المعانی (۸۰۷/۲) و ابن حبان (٤۰۷٤' ٤۰۷۵) و الحاکم (۱٦۸/۲) و البیهقی فی الکبری (۱۰۵/۷' ۱۱۳' ۱۲٤' ۱۲۵' ۱۲۸) من طرق عن ابن جریج' به- و صححه الحاکم علی شرطهما- و فی روایة لاحمد (۲۷/٦) و سنن البیهقی (۱۰۷/۷) و تلخیص الحبیر (۱۵۷/۳)- و قد توبع سلیمان بن موسی علی روایته عن الزهری' فاخرجه الترمذی فی العلل الکبیر (٤۳۰/۱) من طریق زمعة بن صالح' و احمد (٦٦/٦) و ابو داود (۲۰۸٤) و الطحاوی (۷/۳) و البیهقی (۱۰٦/۷) عن جعفر بن ربیعة' و احمد (۲۵۰/۱) (۲٦۰/٦) و ابن ابی شیبة (۱۳۰/٤) و ابن ماجه (۱۸۸۰) و الطحاوی (۷/۳) و البیهقی (۱۰٦/۷' ۱۰۷) عن حجاج بن ارطاة' و الطحاوی (۷/۳) عن عبید الله بن ابی جعفر' جمیعاً عن الزهری' به- و سیاتی عند الدارقطنی قریباً من طریق محمد بن یزید بن سنان عن ابیه عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة-

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے اُس کا نکاح باطل ہوگا' اُس کا نکاح باطل ہوگا' اُس کا نکاح باطل ہوگا' اگر مرد اُس کے ساتھ صحبت کرلے' تو مرد کے اس عمل کی وجہ سے اُس عورت کو مہر ملے گا' اگر اُن کے درمیان آپس میں اختلاف ہو جائے' تو جس کا کوئی ولی نہ ہو' حاکم وقت اُس کا ولی ہوتا ہے۔

3467- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّارُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اَبِى حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَنْكَحَهَا وَلِيٌّ مَسْخُوْطٌ عَلَيْهِ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ . رَفَعَهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُهُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' جس عورت کا نکاح ایسا ولی کروائے' جس سے ناراضگی ہو' تو اُس عورت کا نکاح باطل ہوگا۔

عدی بن فضل نامی راوی نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3468- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ اِصْدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهُ فَقَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا .قَالَتْ هَلْ تَدْرِى مَا النَّشُّ هُوَ نِصْفُ الْاُوقِيَّةِ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ

★★ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کو کتنا مہر ادا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بارہ اوقیہ اور ''نش''۔

٣٤٦٧- اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٢١) من طريق عبيد الله بن عمر القواريري عن عبد الله بن داود' و بشر بن المفضل' و عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان - وهو الثوري - عن عبد الله بن عثمان بن خثيم' باسناده بلفظ: (لانكاح الا باذن ولي مرشد او سلطان)- الا- وقال: (لم يرو هذا الحديث مسندًا عن سفيان الا ابن داود' و بشر' و ابن مهدي' تفرد به القواريري)- اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط ايضاً (٤٢٦٨) (٦١٦٩) من طريق الربيع بن بدر' و عبد الرحمن بن قيس الضبي - فرقهما - عن النهاس بن قهم عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس مرفوعاً- و لفظ الربيع: (لا يجوز نكاح الا بولي و شاهدين' و مهر ما كان: قل ام كثر)- اه- وقال: لم يرو هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس الا النهاس بن قهم' ولا عن النهاس الا الربيع و عبد الرحمن بن قيس الضبي' اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط ايضاً (٢٤٧٥) مختصرًا من طريق سهل بن عثمان' نا ابن المبارك عن خالد الحذاء عن الحجاج بن ارطاة عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعًا- وقال: (لم يرو عن ابن المبارك عن خالد الحذاء الا سهل بن عثمان عن الحجاج بن ارطاة عن عكرمة- و اخرجه الناس عن ابن المبارك عن الحجاج بن ارطاة)- اه- وفي الباب عن جماعة من الصحابة منهم: جابر و ابو هريرة رضي الله عنهما-

٣٤٦٨- اخرجه مسلم في النكاح (٢/١٠٤٢) باب: الصداق و جواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد' و غير ذلك من قليل و كثير- و استحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به (١٤٢٦) و ابو داود في النكاح (٢١٠٥) باب: الصداق' و النسائي في النكاح (٦/١١٦) باب: القسط في الاصدقة (٣٣٤٧) و ابن ماجه في النكاح (١٨٨٦) باب: صداق النساء' من طرق عن عبد العزيز ابن محمد الدراوردي' به-

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو "نش" سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد نصف اوقیہ ہے اور (مہر کی مجموعی رقم) پانچ سو درہم بنتی ہے۔

امام دارقطنی نے آگے چل کر وہ روایات نقل کی ہیں' جن میں یہ مذکور ہے کہ دس درہم سے کم مہر نہیں ہوسکتا۔

شرح: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ چیز جو سودے میں قیمت بن سکتی ہے وہ عورت کا مہر بھی بن سکتی ہے' کیونکہ مہر عورت کا حق ہے' لہٰذا اس کا تعین بھی عورت کے سپرد ہوگا۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا"۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: یہ شریعت کا حق ہے' جو واجب کیا گیا ہے تاکہ اس محل کے عزت و احترام کو واضح کیا جاسکے۔ لہٰذا اس کا اندازہ اس چیز کے مطابق ہوگا جو صاحب حیثیت ہو اور وہ کم از کم دس (درہم) ہے اور اس کا استدلال (یا قیاس) چوری کے نصاب پر کیا جائے گا۔

اگر دس درہم سے کم مہر مقرر کیا گیا ہو' تو ہمارے نزدیک اس عورت کو دس درہم ملیں گے۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کو مہر مثل ملے گا اس کی وجہ یہ ہے: جو چیز مہر ہونے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اگر اسے طے کرلیا جائے تو گویا وہ معدوم ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: یہ طے شدہ مقدار شریعت کے حق کے اعتبار سے فاسد ہے' لہٰذا دس کے عدد کے ساتھ یہ درست ہو جائے گی۔ رہی وہ بات جو عورت کے حق کی طرف لوٹتی ہے' تو وہ عورت دس درہم پر راضی ہو جائے گی' کیونکہ وہ اس سے کم پر بھی راضی ہوچکی تھی۔

اس بارے میں طے شدہ مقدار نہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' کیونکہ بعض اوقات عورت عزت و احترام کے پیش نظر کسی عوض کے بغیر بھی ملکیت بننے (یعنی بیوی بننے) پر راضی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس بارے میں تھوڑے عوض پر راضی نہیں ہوگی۔ (الہدایہ: کتاب النکاح)

3469- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ صَدَاقُنَا اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ اَوَاقٍ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَذٰلِكَ اَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ.

٣٤٦٩- اخرجه النسائي في النكاح (١١٧/٦) باب: القسط في الاصدقة (٣٣٤٨) من طريق عبد الرحمن بن مهدي' حدثنا داود بن قيس' به- و اخرجه احمد في المسند (٣٦٧/٢): حدثنا اسماعيل بن عمر عن داود بن قيس' به-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم دس اوقیہ مہر ادا کرتے تھے' پھر اُنہوں نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے ہوئے فرمایا: یہ چار سو درہم ہوتے ہیں۔

3470 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ زَوَّجَ اُخْتًا لَهُ فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ اَنْشَا يَخْطُبُهَا فَقَالَ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَتِي فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ اَنْشَاْتَ تَخْطُبُهَا فَاَبٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ وَهَوِيَتْهُ الْمَرْاَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) .هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ .وَعَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ .

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی شادی کی' اُن کے شوہر نے اُنہیں طلاق دے دی' اُس کے بعد اُس شخص نے دوبارہ اُس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کیلئے نکاح کا پیغام بھیجا' تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی معزز (بہن) کے ساتھ تمہاری شادی کی اور تم نے اُسے طلاق دے دی' اب پھر تم نے نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے (اپنی بہن کی شادی) اُس کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن وہ خاتون اُس شخص کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے' تو تم اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ شادی کر لیں''۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ امام بخاری نے اسے ابومعمر کے حوالے سے' عبدالوارث کے حوالے سے' یونس سے نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ احمد بن ابوعمرو کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے' یونس سے نقل کیا ہے۔

3471 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ) قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ .قَالَ كُنْتُ زَوَّجْتُ اُخْتًا لِّىْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْهَا اَبَدًا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۴۷۰- اخرجه البخاري في التفسير (۴۵۲۹) باب: (اذا طلقتم النساء......) الى قوله: (ينكحن ازواجهن) و في النكاح (۵۱۳۰) باب: من قال: لا نكاح الا بولي' و في الطلاق (۵۳۳۰) باب: (و بعولتهن احق بردهن) و ابو داود في النكاح (۲۰۷۸) باب: في العضل' و الترمذي في التفسير (۲۹۸۱) باب: و من سورة البقرة' و الطبري (۲/ ۲۹۷) و الطيالسي (۹۳۰) و الطبراني (۲۰/ رقم ۴۶۷' ۴۷۵' ۴۷۷) و الحاكم (۲/ ۱۷۴' ۲۸۰) و البيهقي (۷/ ۱۳۸) و الواحدي في اسباب النزول ص (۵۶-۵۸) و البغوي في تفسيره (۱/ ۲۱۰) من طرق عن الحسن عن معقل' به- و صححه الحاكم' وقال الترمذي: (حسن صحيح)- وقد صرح الحسن بالتحديث في طرق الحديث.

۳۴۷۱- رواية ابراهيم بن طهمان عن البخاري في الموضع السابق ذكره في النكاح-

هٰذِهِ الْآيَةَ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَوَّجْتُهَا إِيَّاهُ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ . وَسَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ .

★★ حسن بصری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''تو تم اُن عورتوں کو اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ شادی کرلیں' اگر وہ مناسب طور پر آپس میں (دوبارہ شادی کرنے پر) راضی ہوں''۔

حسن بصری نے فرمایا: حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: یہ آیت اُن کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اُنہوں نے اپنی بہن کی شادی ایک شخص کے ساتھ کی' اُس شخص نے اُس خاتون کو طلاق دے دی' یہاں تک کہ اُس عورت کی عدت گزر گئی' پھر اُسی شخص نے دوبارہ اُس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا پیغام بھیجا' تو میں نے اُس سے کہا: میں نے تمہارے ساتھ (اپنی بہن کی) شادی کی' اُسے تمہاری بیوی بنایا' تمہاری عزت افزائی کی اور تم نے اُسے طلاق دے دی! اور اب پھر تم نکاح کا پیغام لے کر آگئے ہو' نہیں! اللہ کی قسم! تم اُسے دوبارہ کبھی بھی حاصل نہیں کرسکو گے' حضرت معقل فرماتے ہیں: اُس شخص میں اور کوئی خرابی نہیں تھی اور وہ عورت بھی اُس کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

(حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: یارسول اللہ! اب میں ایسا ہی کروں گا' پھر میں نے عورت کی شادی اُس شخص کے ساتھ کردی۔

عباد بن راشد نے حسن بصری کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

سعید نے قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3472- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ فَخُطِبَتْ إِلَيَّ وَكُنْتُ أَمْنَعُهَا النَّاسَ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَخَطَبَهَا فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَاصْطَحَبَا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقُلْتُ مَنَعْتُهَا النَّاسَ وَزَوَّجْتُكَ إِيَّاهَا ثُمَّ طَلَّقْتَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكْتَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَيْتَنِي تَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ لَا أُزَوِّجُكَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ قَالَ أُنْزِلَتْ (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ) فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ . الْمَعْنٰى قَرِيبٌ.

★★ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ایک بہن تھی' اُس کے ساتھ شادی کیلئے کچھ لوگوں کے رشتے آئے' لیکن میں نے اُنہیں منع کردیا' پھر میرا چچازاد بھائی میرے پاس آیا' اُس نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' تو میں نے لڑکی کی شادی اُس کے ساتھ کردی' جب تک اللہ کو منظور تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہے

۳۴۷۲- روایة عباد بن راشد هذه عند البخاري في التفسير عن ابي عامر العقدي عن عبادة- و رواها النسائي في التفسير من طريق ابي داود الطيالسي عن عباد بن راشد' به- و تقدم ذكر هذه المواضع كلها-

پھر اُس شخص نے اس لڑکی کو طلاق دے دی، جس میں اُسے رجوع کرنے کی گنجائش تھی، لیکن اُس شخص نے رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ لڑکی کی عدت گزر گئی، اُس کے بعد دوسرے لوگوں کے ساتھ اُس نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا، تو میں نے کہا: میں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی نہیں کی اور تمہارے ساتھ اس کی شادی کر دی، لیکن تم نے اسے طلاق دے دی، جس میں رجوع کی گنجائش تھی، لیکن تم نے رجوع بھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی، اب جب اس کے رشتے آ رہے ہیں تو تم نے بھی رشتہ بھیج دیا ہے، میں تمہارے ساتھ اس کی شادی کبھی نہیں کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آیت نازل ہوئی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے، تو اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ (اپنے سابقہ) شوہروں کے ساتھ دوبارہ شادی کر لیں''۔

(حضرت معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور اُس لڑکی کی شادی اُس شخص کے ساتھ کر دی۔

اس روایت کا مفہوم (ایک دوسرے کے) قریب ہے۔

3473- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِىْ اُخْتٌ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَا عَنْهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَحَمِىَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ خَلَا عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ) الْاٰيَةَ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک شخص کی بیوی تھی، اُس شخص نے اُسے طلاق دے کر چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی، پھر اُس شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر غصہ آ گیا، اُنہوں نے فرمایا: اس نے اُس لڑکی کو چھوڑ دیا تھا حالانکہ یہ اُس سے رجوع کر سکتا تھا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ اُس لڑکی اور اُس کے سابقہ شوہر کے درمیان رکاوٹ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے، تو اُنہیں اس بات سے منع نہ کرو کہ وہ دوبارہ شادی کر لیں''۔

3474- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ عَنْ عَمَّتِهِ سُكَيْنَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَىَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ وَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتِىْ مِنْ

۳۴۷۳- رواية سعيد بن ابي عروبة هذه عند البخاري في الطلاق، و رواها غيره ايضاً- راجع مصادر التخريج السابق-

۳۴۷۴- اخرجه البيهقي (۱۷۸/۷) كتاب: النكاح، باب: جماع ابواب الخطبة، باب: التعريض بالخطبة- من طريق ابي الوليد الطيالسي، ثنا عبد الرحمن بن حنظلة الغسيل...... به نحوه- و عبد الرحمن بن سليمان بن عبد الله بن حنظلة و ان كان صدوقاً الا ان فيه ليناً كما في التقريب (ت ۳۹۱۲) و ايضاً محمد بن علي لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم : فخبره مرسل-

مُهْلِكُ زَوْجِي فَقَالَ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِي مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَوْضِعِي فِي الْعَرَبِ. قُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ تَخْطُبُنِي فِي عِدَّتِي قَالَ إِنَّمَا أَخْبَرْتُكِ بِقَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ مُتَأَيِّمَةٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَخِيَرَتُهُ وَمَوْضِعِي فِي قَوْمِي . كَانَتْ تِلْكَ خِطْبَتَهُ

★★ عبدالرحمٰن بن سلیمان اپنے پھوپھی سکینہ بنت حنظلہ کا بیان نقل کرتے ہیں: امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' اُس وقت میری' شوہر کے انتقال کی' عدت نہیں گزری تھی' انہوں نے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے رشتے سے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے رشتے سے اور عربوں کے درمیان میری حیثیت سے واقف ہو' (میں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں)' میں نے کہا: اے ابوجعفر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے! آپ سے استفادہ کیا جاتا ہے اور آپ میری عدت کے دوران مجھے نکاح کا پیغام دے رہے ہیں' تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں تمہیں بتایا ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ اُم سلمہ (کو نکاح کا پیغام دینے کیلئے) اُن کے پاس تشریف لے گئے تھے' وہ اُس وقت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (کے انتقال کے بعد بیوگی کی) عدت گزار رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: (اے اُم سلمہ!) تم جانتی ہو' میں اللہ کا رسول اور اُس کا برگزیدہ بندہ ہوں' میری قوم میں میری جو حیثیت ہے (تم اُس سے بھی واقف ہو)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ نکاح کے الفاظ یہ تھے (اور میں نے بھی یہی الفاظ استعمال کیے ہیں)۔

3475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلَةَ الْمَرْوَزِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ وَلَدِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ بُدَّ فِي النِّكَاحِ مِنْ أَرْبَعَةٍ الْوَلِيِّ وَالزَّوْجِ وَالشَّاهِدَيْنِ .

أَبُو الْخَصِيبِ نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ مَجْهُولٌ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نکاح میں چار چیزیں ضروری ہیں: ولی' شوہر (یا بیوی) اور دو گواہ۔

ابوالخصیب نافع بن میسرہ نامی راوی مجہول ہیں۔

3476- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

۳۴۷۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۵۷) من طريق الدارقطني' به- و علقه البيهقي في الكبرى (۷/۱۴۳) بعد ان روى الحديث من طريق هشام عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة- و سياتي هذا الطريق قريباً- قال: (وروي ذلك- ايضاً- من وجه آخر ضعيف عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً' و من وجه آخر ضعيف عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة- رضي الله عنها- مرفوعاً)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۸۷): (وهذا حديث منكر' و الاشبه انيكون موضوعاً- و ابو الخصيب اسمه: نافع بن ميسرة و هو مجهول)- اه-

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رَكْبًا فَجَعَلَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ ثَيِّبٌ اَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ فَاَنْكَحَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهُمَا.

☆☆ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: راستے میں میری ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی' اُن میں سے ایک ثیبہ عورت نے اپنے نکاح کا معاملہ ایسے شخص کو سونپا جو اُس کا ولی نہیں تھا (کہ وہ اُس عورت کا نکاح کروا دے) تو اُس شخص نے اُس عورت کا نکاح کروادیا' جب اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے نکاح کرنے والے مرد اور نکاح کروانے والے مرد کو کوڑے لگوائے اور اُن دونوں (میاں بیوی) کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

3477- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3478- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَّافُ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى سَعْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ هِشَامٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3479- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

۳۴۷٦-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۱) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/۱۹۸-۱۹۹) رقم (۱۰۴۸٦) عن ابن جريج' به-واخرجه الشافعي في المسند (۲/رقم ۲۱-ترتيب): اخبرنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عبد الرحمن بن معبد ان عمر- رضي الله عنه- رد نكاح امراة نكحت بغير ولي' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۱)- و عمرو بن دينار عن عبد الرحمن بن معبد منقطع؛ كما في الجرح و التعديل (۵/۲۸۵)-

۳۴۷۷-كذا اخرجه المصنف من طريق عبد الله بن محرر' فقال فيه: (عمران بن حصين عن عبد الله بن مسعود)- و لم اجده هكذا' و انما وجدته من طريق عبد الله بن محرر' باسناده لم يذكر فيه: (ابن مسعود)- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/۱۹٦) باب: النكاح بغير ولي (۱۰۴۷۳) و الطبراني في الكبير (۱۸/۱۴۲) (۲۹۹) و البيهقي في الكبرى (۷/۱۲۵)- و عزاه الهيثمي في المجمع (۴/۲۸۹) للطبراني' و قال: (و فيه عبد الله بن محرر) و هو متروك)- اه-

۳۴۷۸-ذكره الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۸۹) و قال: (ثابت بن زهير: قال البخاري فيه: منكر الحديث: قاله ابن عدي)-اه-

۳۴۷۹-تقدم قريباً-

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ فَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِىُّ مَنْ لَا وَلِىَّ لَهٗ . تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ مِثْلَهٗ سَوَاءً . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَنُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيْمٍ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالُوْا فِيْهِ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا . قَالُوْا فِيْهِ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' اگر وہ ولی آپس میں اختلاف کریں تو جس کا کوئی ولی نہ ہوگا' حاکمِ وقت اُس کا ولی ہوتا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

3480 - حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ النَّسَائِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

3481 - حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَزَارِىُّ مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ اَبُو الْحَسَنِ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِىَ الَّتِىْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کروائے' کوئی عورت خود نکاح نہیں کرسکتی' زنا کرنے والی عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

3482 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الطَّلْحِىُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْرُوْقِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ

۳۴۸۰- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۵۶) من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم حديث عائشة-

۳۴۸۱- اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱/۶۰۵-۶۰۶) باب: لا نكاح الا بولي (۱۸۸۲): حدثنا جميل ابن الحسن العتكي' به- و في الزوائد: (في اسناده جميل بن الحسن العتكي: قال فيه عبدان: انه فاسق يكذب' يعني: في كلامه- وقال ابن عدي: لم اسمع احدًا تكلم فيه غير عبدان' انه لا باس به' و لا اعلم له حديثاً منكرًا- و ذكره ابن حبان في الثقات- وقال: يغرب- و اخرجه له في صحيحه هو و ابن خزيمة و الحاكم- وقال مسلمة الاندلسي: ثقة- و باقي رجال الاسناد ثقات)- اه- واخرجه البيهقي (۷/۱۱۰) من هذا الوجه- و راجع النقل الآتي عن نصب الراية للزيلعي (۳/۱۸۸)-

۳۴۸۲- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۰) كتاب: النكاح' باب: لا نكاح الا بولي من طريق يحيى بن موسى ثنا عبد الرحمن بن محمد' به- قال البيهقي: وكذا اخرجه هناد بن السري و عبيد بن يعيش عن المحاربي- و راجع الذي قبله-

قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا . وَكُنَّا نَقُولُ إِنَّ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا هِيَ الْفَاجِرَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کروائے' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم یہ کہا کرتے تھے: جو عورت اپنا نکاح خود کر لیتی ہے' وہ فاجرہ (زانیہ' بدکردار) ہوتی ہے۔

3483- حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ بِإِسْنَادِهِ الْأَوَّلِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3484- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الَّتِي تَنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الزَّانِيَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کروا لیتی ہے وہ زانیہ ہوتی ہے۔

3485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا وَالزَّانِيَةُ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کروا سکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خود نہیں کروا سکتی' زانیہ عورت ہی اپنا نکاح' اپنے ولی کی اجازت کے بغیر' خود کرتی ہے۔

3486- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ . قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هِيَ الزَّانِيَةُ .

۳۴۸۳-تقدم في الرواية قبل السابقة-

۳۴۸۴-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۲) كتاب : النكاح' باب: لا نكاح الا بولي من طريق عباد بن العوام عن هشام؛ وهو ابن حسان' به- و هذا اسناد صحيح؛ عباد بن العوام ثقة؛ كما في التقريب (۳۱۵۵)- و هشام بن حسان: قال الحافظ في التقريب (۷۳۲۹): (ثقة من اثبت الناس في ابن سيرين' و في روايته عن الحسن و عطاء مقال؛ لانه قيل: كان يرسل عنهما)- اه-

۳۴۸۵-راجع الذي قبله-

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کرواسکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خودنہیں کرواسکتی' فاحشہ عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

ابن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے لیے لفظ ''زانیہ'' استعمال کرتے تھے۔

3487- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا تُنْكِحُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَاتُنْكِحُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا . وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ يُقَالُ الزَّانِيَةُ تُنْكِحُ نَفْسَهَا.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا نکاح نہیں کرواسکتی' کوئی عورت اپنا نکاح خودنہیں کرواسکتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کہا جاتا تھا: زانیہ اپنا نکاح خود کروالیتی ہے۔

3488- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ .

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اپنے ولی کی اجازت کے ساتھ ہی نکاح کرسکتی ہے (اگر ولی نہ ہو) تو اپنے خاندان کے کسی سمجھدار شخص یا حاکم وقت (کی اجازت سے نکاح کرسکتی ہے)۔

3489- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا كَانَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ فِى النِّكَاحِ بِغَيْرِ

۳۴۸۶-عزاه الزيلعي (۳/۱۸۸) للدارقطني' و قال: (قال ابن الجوزي: و جميل' و مسلم هذان لا يعرفان- قال في التنقيح: اما جميل: فهو ابن الحسن الازدي العتكي الاهوازي مشهور' وروى عنه ابن خزيمة و ابن ابي داود و خلف- وروى عنه ابن ماجه و ابن خزيمة هذا الحديث- ووثقه ابن حبان- و تكلم فيه غيره- و مسلم الجرمي: هو ابن عبد الرحمن' قال ابن ابي حاتم: هو من الثقات' روى عن مخلد بن حسين' وروى عنه الحسن بن سفيان ايضاً هذا الحديث' وقال: سالت يحيى بن معين عن رواية مخلد بن حسين عن هشام بن حسان؟ فقال: ثقة- قلت: تذكرت له هذا الحديث؟ فقال: نعم؛ كان عندنا شيخ يرفعه عن مخلد' و اخرجه بحر بن نصر عن بشر بن بكر عن الاوزاعي عن ابن سيرين عن ابي هريرة موقوفاً' و هو اشبه- و كذلك قال ابن عيينة: عن هشام بن حسان عن ابن سيرين؛ و ذكر ابن الجوزي احاديث و اهية ضعيفة اضربنا عن ذكرها- و الله اعلم)- اه-

۳۴۸۷-تقدم قريباً من رواية عبيد بن يعيش عن عبد الرحمن بن محمد المحاربي......به مرفوعاً ايضاً-

۳۴۸۸-اخرجه البيهقي في السنن الكبير (۷/۱۱۱) من طريق الدارقطني' به- و سعيد بن المسيب ولد في خلافة عمر- وقال ابو حاتم: لا يصح له سماع الا رؤية: راه على المنبر ينعي النعمان بن مقرن- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۱۸۴-۱۸۵): (حديثه عن عمر- رضي الله عنه- في السنن الاربعة)- اه-قلت: و سعيد- رحمه الله- كان لا يرسل الا عن ثقة؛ فمراسيله صحاح- والله اعلم-

۳۴۸۹-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۳/۴۵۴) رقم (۱۵۹۲۲): حدثنا ابو خالد الاحمر عن مجالد' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۱)- و مجالد: هو ابن سعيد' قال الحافظ في التقريب (۶۵۲۰): (ليس بالقوي' وقد تغير في آخر عمره)- اه-

وَلِيٍّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ فِيْهِ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: ولی کے بغیر (عورت کے) نکاح کرنے کے معاملہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سب سے زیادہ سخت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ اس (حرکت کے ارتکاب پر) سزا دیا کرتے تھے۔

3490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيٍّ فَمَنْ نَكَحَ اَوْ اَنْكَحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' جو شخص ولی کے بغیر نکاح کرے یا کروائے تو اُس کا نکاح باطل ہوگا۔

3491- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ خَالِهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ فَذَهَبَتْ اُمُّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تَكْرَهُ ذَاكَ . فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَفَارَقَهَا . وَقَالَ لَا تَنْكِحُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى تَسْتَاْمِرُوْهُنَّ فَاِذَا سَكَتْنَ فَهُوَ اِذْنُهَا . فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ . رَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ مُخْتَصَرًا مُّرْسَلًا . وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعٍ وَّاِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے اپنے ماموں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُس لڑکی کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میری بیٹی اس رشتے کو ناپسند کرتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن

۳۴۹۰- اخرجه البيهقي (۱۱۱/۷) من طريق الدارقطني' به- و جويبر ضعيف تقدمت ترجمته مرارًا' و للآثر طرق اخرى عن علي- انظر: سنن البيهقي (۱۱۱/۷)' و مصنف عبد الرزاق (۱۹۶/۶)-

۳۴۹۱- اخرجه الحاكم في النكاح (۱۶۷/۲) من طريق محمد بن اسماعيل بن ابي فديك' به-واخرجه البيهقي في الكبرى(۱۲۱/۷) ; باب: ما جاء في انكاح اليتيمة' من هذا الوجه- وصححه الحاكم على شرطهما- وقال الزيلعي في نصب الراية (۱۹۱/۳): (قال ابن الجوزي: لم يسمعه ابن ابي ذئب من نافع' انما سمعه من عمر بن حسين' و سئل احمد عن هذا الحديث؟ فقال: باطل- انتهى- و قال في التنقيح: سئل الدارقطني عن هذا الحديث؟ فقال: يرويه صدقة بن عبد الله ' و الوليد بن مسلم عن ابن ابي ذئب عن عمر بن حسين عن نافع عن ابن عمر بلفظ آخر- و بين فيه ان ابن ابي ذئب سمعه من نافع' واتى به بطوله على الصواب- و كذلك اخرجه محمد بن اسحاق' و عبد العزيز بن المطلب عن عمر- و من قال فيه: عمر بن علي بن حسين' فقد وهم- وقد اخرجه يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن نافع- و الصحيح: عن ابن اسحاق عن عمر بن حسين عن نافع -و في هذه الاحاديث بيان ان التزويج كان من قدامة بن مظعون: اخي عثمان بن مظعون لابيه' و هو عمها' و هو اصح ممن قال: زوجها ابوها: لان ابن عمر كان انما تزوجها بعد وفاة ابيها: عثمان بن مظعون' و هو خال ابن عمر- انتهى كلامه)-

عمر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس عورت سے علیحدگی اختیار کر لیں (یعنی اُسے طلاق دے دیں)۔تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے علیحدگی اختیار کر لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: لڑکیوں کی شادی اُس وقت تک نہ کرو جب تک اُن کی رائے معلوم نہ کر لو' اگر وہ (جواب میں) خاموش رہیں تو یہ اُن کی اجازت (شمار) ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' مختصر طور پر اور ''مرسل'' روایت کے طور پر' نافع سے منقول ہے۔

ابن ابی ذئب نامی راوی نے نافع سے اس کا سماع نہیں کیا ہے' اُنہوں نے عمر بن حسین کے حوالے سے' اسے نافع سے روایت کیا ہے۔

3492- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ زَوَّجَنِى خَالِى قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ بِنْتَ اَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلٰى اُمِّهَا فَاَرْغَبَهَا فِى الْمَالِ وَخَطَبَهَا اِلَيْهَا فَرُفِعَ شَاْنُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُدَامَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ اَخِى وَاَنَا وَصِىُّ اَبِيهَا وَلَمْ اُقَصِّرْ بِهَا زَوَّجْتُهَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ فَضْلَهُ وَقَرَابَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا يَتِيمَةٌ وَالْيَتِيمَةُ اَوْلٰى بِاَمْرِهَا . فَنُزِعَتْ مِنِّى وَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ . قَالَ الشَّيْخُ لَمْ يَسْمَعْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ مِنْ نَافِعٍ وَاِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ.

كَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی شادی میرے ساتھ کر دی' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس لڑکی کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے زیادہ مال کی پیشکش کر کے اُس لڑکی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری بھتیجی ہے' میں اس کے والد کا وصی ہوں' میں نے اس لڑکی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی' میں نے اس کی شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے' جس کی فضیلت' اور (ہمارے ساتھ) رشتہ داری سے آپ بھی واقف ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑکی یتیم ہے اور لڑکی اپنے معاملہ کی زیادہ حق دار ہوتی ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) پھر اُس کا مجھ سے رشتہ توڑ دیا گیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ شادی کر لی۔

شیخ فرماتے ہیں: محمد بن اسحاق نے اس روایت کو نافع سے نہیں سنا ہے' اُنہوں نے اسے عمر بن حسین سے سنا ہے۔

ابراہیم بن سعد نے ان کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے

۳۴۹۲- لم يسمعه محمد بن اسحاق من نافع' بل سمعه من عمر بن حسين: كما ذكر ذلك المصنف هنا- و هذا شاهد قوي على تدليس محمد بن اسحاق' و هو مشهور بذلك' و قد تقدمت ترجمته مرارًا- و انظر الحديث التالي-

عمر بن حسین سے منقول ہونے کے طور پر اس کی متابعت کی ہے۔

3493- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ حَاطِبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّىَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَّتَرَكَ بِنْتًا لَهٗ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَوْصٰى اِلٰى اَخِيْهِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَّهُمَا خَالَاىَ فَخَطَبْتُ اِلٰى قُدَامَةَ بِنْتَ عُثْمَانَ فَزَوَّجَنِيْهَا وَدَخَلَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى اُمِّهَا فَاَرْغَبَهَا فِى الْمَالِ فَحَطَّتْ اِلَيْهِ وَحَطَّتِ الْجَارِيَةُ اِلٰى هَوٰى اُمِّهَا حَتّٰى ارْتَفَعَ اَمْرُهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُدَامَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنَةُ اَخِىْ وَاَوْصٰى بِهَا اِلَىَّ فَزَوَّجْتُهَا ابْنَ عُمَرَ وَلَمْ اُقَصِّرْ بِالصَّلَاحِ وَالْكَفَاءَةِ وَلٰكِنَّهَا امْرَاَةٌ وَّاِنَّمَا حَطَّتْ اِلٰى هَوٰى اُمِّهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ يَتِيْمَةٌ لَا تُنْكَحُ اِلَّا بِاِذْنِهَا . فَانْتُزِعَتْ مِنِّىْ وَاللّٰهِ بَعْدَ اَنْ مَلَكْتُهَا فَزَوَّجُوْهَا الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' اُنہوں نے (پسماندگان میں) ایک بیٹی چھوڑی' جس کی والدہ سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا تھیں' حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت قدامہ بن مظعون کو وصیت کی' یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ) میرے ماموں تھے' میں نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کیلئے نکاح کا پیغام دیا' تو اُنہوں نے اُس لڑکی کے ساتھ میری شادی (طے) کر دی۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اُس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور اُسے زیادہ مال کی پیشکش کی تو وہ عورت اُن کی طرف مائل ہو گئی' لڑکی نے بھی اپنی والدہ کی خواہش کو ترجیح دی' ان لوگوں کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری بھتیجی ہے' میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی' میں نے اس کی شادی ابن عمر کے ساتھ کی ہے' میں نے اس کی بہتری (اور رشتہ کے) ہم پلّہ ہونے میں کوئی کمی نہیں کی' لیکن یہ اپنی ماں (کی خواہش کو) ترجیح دے رہی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑکی ہے' اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی نہیں کی جا سکتی۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! میں اُس کا مالک ہو چکا تھا (یعنی نکاح ہو چکا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے) اُسے مجھ سے الگ کر دیا گیا اور اُس (کے گھر والوں) نے اُس کی شادی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی۔

3494- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ تَرَكَ ابْنَتَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَوَّجَنِيْهَا خَالِىْ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَّلَمْ يُشَاوِرْهَا فِىْ ذٰلِكَ وَهُوَ عَمُّهَا وَكَلَّمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۳- اخرجه البيهقي في سننه (۷/ ۱۲۰) كتاب: النكاح، باب: ما جاء في انكاح اليتيمة من طريق الدارقطني، به- و اخرجه احمد في المسند (۱/ ۱۳۰)، و البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۳) كتاب النكاح: باب: لا ولاية لوصي في نكاح من طريق يعقوب بن ابراهيم، به-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ فَاَحَبَّتْ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے (پسماندگان میں) ایک لڑکی چھوڑی' میرے ماموں حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے اُس کے ساتھ میری شادی کر دی' اُنہوں نے اس بارے میں لڑکی کی مرضی معلوم نہیں کی' وہ اُس لڑکی کے چچا تھے' اُس لڑکی نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دے دیا۔ وہ لڑکی یہ چاہتی تھی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُس کے ساتھ شادی کریں' تو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے) اُس لڑکی کی شادی اُن (یعنی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کر دی۔

3495- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ زَيْنَبَ بِنْتَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِيْهَا زَوَّجَهُ اِيَّاهَا عَمُّهَا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَرْغَبَهُمُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي الصَّدَاقِ فَقَالَتْ اُمُّ الْجَارِيَةِ لِلْجَارِيَةِ لَا تُجِيْزِي فَكَرِهَتِ الْجَارِيَةُ النِّكَاحَ وَاَعْلَمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ هِيَ وَاُمُّهَا فَرَدَّ نِكَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَهَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد' اُن کی صاحبزادی زینب بنت عثمان کے ساتھ شادی کر لی' یہ نکاح اُس لڑکی کے چچا حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کروایا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں زیادہ مہر کی پیشکش کی' تو اُس لڑکی کی والدہ نے اُس لڑکی سے کہا: تم (اپنے چچا کے کیے ہوئے نکاح کو) برقرار نہ رکھو' اُس لڑکی نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ) نکاح کو پسند نہیں کیا' پھر اُس لڑکی اور اُس کی والدہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نکاح کو کالعدم قرار دیا' بعد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔

3496- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ الْاَبْرَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْيَتِيْمَةُ اِلَّا بِاِذْنِهَا . عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ حَاطِبٍ.

۳۴۹۴-اخرجه ابن ماجه في سننه (۱/ ۶۰۴) كتاب: النكاح' باب: نكاح الصغار يزوجهن غير الآباء' الحديث (۱۸۷۸): حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي' ثنا عبد الله بن نافع الصائغ ......به- قال البوصيري (۲/ ۸۱): (هذا اسناد ضعيف موقوف: عبد الله بن نافع مولى ابن عمر متفق على تضعيفه' لكن لم ينفرد به عبد الله بن نافع عن ابيه؛ فقد اخرجه الدارقطني في سننه' و الحاكم في المستدرك' و البيهقي في سننه من طريق عمر بن حسين عن نافع عن ابن عمر' و سياقهم اتم)- اه-

۳۴۹۵-اسناده حسن- و قد تقدمت القصة مرارًا-

۳۴۹۶-تقدم تخريجه من طريق ابن اسحاق به- و في اسناده هنا (علي بن قرين) قال العقيلي في الضعفاء الكبير (۳/ ۲۴۹): كان يضع الحديث' وروي عن ابن معين انه قال لعثمان ابن سعيد: لا تكتب عن علي بن قرين شيخ ببغداد؛ فانه كذاب خبيث- و قال ابن عدي في الكامل (۶/ ۳۶۷): (و علي بن قرين هذا رسمه يسرق الحديث عن الثقات)- اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لڑکی کی شادی اس کی اجازت سے کی جائے۔ اس روایت کا راوی عمر بن حسین' آل حاطب کا آزاد کردہ غلام ہے۔

3497- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَىْ يَزِيْدَ قَالَا اَنْكَحَ خِذَامٌ ابْنَتَهُ خَنْسَاءَ وَهِيَ كَارِهَةٌ رَجُلًا وَّهِيَ ثَيِّبٌ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ اور حضرت مجمع بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خذام رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی "خنساء" کی شادی کر دی' وہ خاتون اُس شخص کو پسند نہیں کرتی تھیں' وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

3498- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدَّتِهٖ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَانَتْ اَيِّمًا مِّنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا اَبُوْهَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَوْفٍ فَحَنَّتْ اِلٰى اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَارْتَفَعَ شَاْنُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهَا اَنْ يُّلْحِقَهَا بِهَوَاهَا فَتَزَوَّجَتْ اَبَا لُبَابَةَ.

☆☆ سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: وہ بیوہ تھیں' اُن کے والد نے بنوعوف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ساتھ اُن کی شادی کر دی' وہ خاتون' ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھیں' اُس کا معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے والد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کی شادی اُس کی خواہش کے مطابق کریں' تو اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی۔

3499- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ

۳۴۹۷- اخرجه احمد (۶/۳۲۸)، و البخاري في النكاح (۵۱۳۸، ۵۱۳۹) باب: اذا زوج الرجل ابنته و هي كارهة، فنكاحه مردود، و في الاكراه (۶۹۴۵) باب: لا يجوز نكاح المكره، و في الحيل (۶۹۶۹) باب: في النكاح، و ابو داود في النكاح (۲۱۰۱) باب: في الثيب، و النسائي في النكاح (۶/۸۶) باب: الثيب يزوجها ابوها و هي كارهة (۳۲۶۸)، و في الكبرى: كما في التحفة (۱۱/۲۹۶)، و ابن ماجه في النكاح (۱۸۷۳) باب: من زوج ابنته و هي كارهة، من طريق القاسم بن محمد عن عبد الرحمن و مجمع ابني يزيد عن خنساء بنت خدام: ان اباها زوجها و هي ثيب، فكرهت ذلك...... الحديث بنحوه-

۳۴۹۸- اخرجه احمد (۶/۳۲۸) من طريق ابن اسحاق، حدثني حجاج بن السائب بن ابي لبابة بن عبد المنذر الانصاري: ان جدته ام السائب خناس بنت خدام...... بنحوه- و هو عند البيهقي في السنن (۷/۱۱۹) من طريق الدارقطني، به-

۳۴۹۹- قال الحافظ ابن حجر في الاصابة (۸/۱۰۸): (اخرج ابن مندة من طريق اسحاق بن يونس المستملي عن هشيم عن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة ان خنساء بنت خدام انكحها ابوها...... قال ابن مندة، و اخرجه غيره عن هشيم عن عمرو بن ابي سلمة مرسلاً، و كذا قال ابو عوانة عن عمر- و اخرجه ابن سعد عن وكيع عن الثوري عن ابي الحويرث عن نافع بن جبير قال: تايمت خنساء بنت خدام من زوجها، فزوجها ابوها، فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله ان ابي تفوت علي فزوجني و لم يشعر بي- قال: (لا نكاح له انكحي من شئت فنكحت ابا لبابة ......)- اه-

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ یُقَالُ لَهَا خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ ثَیِّبٌ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ الْاَمْرُ اِلَيْكِ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِيْهِ فَرَدَّ نِكَاحَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَآءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: انصار کے خاندان بنوعمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جن کا نام خنساء بنت خذام تھا' اُن کے والد نے اُن کی شادی کر دی' وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھیں' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا حق تمہیں حاصل ہے' اُس نے عرض کی: میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔ اُس کے بعد اُس خاتون نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ شادی کی اور اُس کے ہاں حضرت ابولبابہ کے صاحبزادے "سائب" پیدا ہوئے۔

3500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ یَحْیٰی كُرَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْقُوْبَ الْاَفْطَسُ اَخُوْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِیِّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَرَدَّ نِكَاحَهَا فَتَزَوَّجَهَا اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَآءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ وَكَانَتْ ثَيِّبًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے والد نے اُس کی شادی کر دی' (اُس شوہر کو) وہ خاتون پسند نہیں کرتی تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔ پھر حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر نے اُس کے ساتھ شادی کی' اور اُس کے ہاں حضرت ابولبابہ کے صاحبزادے "سائب" پیدا ہوئے۔ وہ خاتون ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) تھی۔

3501- حَدَّثَنَا الْقَاضِیْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَتَاةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ - وَنِعْمَ الْاَبُ هُوَ - زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِیْ مِنْ خَسِيْسَتِهٖ قَالَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ فَاِنِّیْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِیْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ اَنْ لَيْسَ اِلَى الْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ.

۳۵۰۰-قال صاحب التعليق المغني (۲۳۲/۲): (اخرجه الطبراني ايضاً من طريق هشيم عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة' نحوه ولم يقل فيه: (بكراً) ولا (ثيباً)- و راجع الذي قبله-

۳۵۰۱-اخرجه النسائي (۸۶/۶-۸۷) كتاب: النكاح' باب: البكر يزوجها ابوها وهي كارهة' و ابن ماجه (۶۰۲/۱) كتاب: النكاح' باب: من زوج ابنته و هي كارهة' الحديث (۱۸۷۴)' و احمد (۱۳۶/۶)' و ابن ابي شيبة (۱۳۷/۴-۱۳۸) كتاب: النكاح' باب: الرجل يزوج ابنته من طريق كهمس بن الحسن عن ابن بريدة' به- و اخرجه ايضاً البيهقي في السنن (۱۱۸/۷) من نفس الطريق' وقال: (وهذا مرسل' ابن بريدة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۱۹۲/۳): (قال ابن الجوزي: و جمهور الاحاديث في ذلك محمول على انه زوج من غير كفء)- اه-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد' جو ایک بہترین باپ ہیں' اُنہوں نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے تا کہ میری وجہ سے اُس کی کم حیثیت' بہتر ہو جائے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو اختیار دیا (کہ وہ نکاح کو کالعدم کر سکتی ہے)۔ اُس نے عرض کی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ خواتین کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اس بارے میں باپ کو اختیار نہیں ہوتا۔

3502- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا ح

وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَوْنٌ - يَعْنِيْ ابْنَ كَهْمَسٍ - حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَتْ فَتَاةٌ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ يَرْفَعُ بِيْ خَسِيْسَتَهُ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ ذٰلِكَ . قَالَتِ اقْعُدِيْ حَتّٰى يَجِيْءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرَ ذٰلِكَ لَهُ . فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَاءَ اَبُوْهَا وَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الْاَمْرَ جُعِلَ اِلَيْهَا قَالَتْ فَاِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ اِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ . قَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَمْ لَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی اُن کے پاس آئی' (اُس کے بعد روایت اگلی حدیث میں ہے)۔

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے تا کہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت بہتر ہو جائے' مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے تک تم بیٹھی رہو' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش کروں گی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کے والد کو بلایا' اُس کا والد آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح برقرار رکھنے یا کالعدم کرنے) کا اختیار لڑکی کو دیا۔ جب اُس لڑکی نے یہ دیکھا کہ اُسے اختیار دیا گیا ہے' تو وہ بولی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ مجھے اس بات کا پتہ چل جائے کہ کیا خواتین کو اس بارے میں اختیار ہوتا ہے۔

ابن جنید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کیا ہے میں اُسے برقرار رکھتی ہوں' میں یہ چاہتی تھی کہ مجھے یہ پتہ چل جائے کہ خواتین کو اس بارے میں اختیار ہوتا ہے' یا نہیں ہوتا؟

۳۵۰۲- اخرجه النسائي (۶/۸۶-۸۷): اخبرنا زياد بن ايوب' به- وراجع الذي قبله-

3503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَلْقَهُ فَجَلَسَتْ تَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ اِلَيْكَ حَاجَةً .فَقَالَ لَهَا حَاجَتُكِ .قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ زَوَّجَنِىْ ابْنَ اَخٍ لَهُ لِيَرْفَعَ بِىْ خَسِيْسَتَهُ وَلَمْ يَسْتَأْمِرْنِىْ فَهَلْ لِىْ فِىْ نَفْسِىْ اَمْرٌ قَالَ نَعَمْ . قَالَتْ مَا كُنْتُ لَارُدَّ عَلٰى اَبِىْ شَيْئًا صَنَعَهُ وَلٰكِنِّىْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ اَلَهُنَّ فِىْ اَنْفُسِهِنَّ اَمْرٌ اَمْ لَا قَالَ الشَّيْخُ هٰذِهِ كُلُّهَا مَرَاسِيْلُ .ابْنُ بُرَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کیلئے آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے' وہ عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اُس نے بتایا: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردی' تاکہ میری وجہ سے اُس کی کمتر حیثیت کو بہتر کردے' میرے والد نے اس بارے میں میری مرضی معلوم نہیں کی' تو کیا مجھے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اُس عورت نے عرض کی: میرے والد نے جو کیا ہے میں اُسے مسترد نہیں کرنا چاہوں گی' البتہ میں یہ چاہتی تھی کہ خواتین کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اُنہیں اپنی ذات کے بارے میں اختیار ہوتا ہے' یا نہیں ہوتا؟

شیخ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات ''مراسیل'' ہیں' کیونکہ ابن بریدہ نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3504- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِىُّ .وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ وَاَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الصُّوْفِىُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا وَلَمْ يَسْتَاْذِنْهَا فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا .لَفْظُ اَبِىْ بَكْرٍ .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّهِىَ بِكْرٌ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهَا فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

۳۵۰۳—راجع الذي قبله-

۳۵۰٤—اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۱۷/۷) من طريق محمد بن اسحاق' انبا الحكم بن موسى' به- و عزاه الزيلعي (۱۹۱/۳) للدارقطني' و قال: (وقال في التنقيح: وقال ابو علي الحافظ: لم يسمعه الاوزاعي من عطاء- و الحديث في الاصل مرسل لفظا' انما اخرجه الثقات عن الاوزاعي عن ابراهيم بن مرة عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا- وقد روي من اوجه اخرجه ضعيفة عن ابي الزبير عن جابر)- اه- و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى- كما في التحفة (۲۲۷/۲)- من طريق الحكم بن موسى' به- و اخرجه النسائي ايضاً من طريق ابي حفص: عمرو بن ابي سلمة التنيسي' سمعت الاوزاعي' حدثني ابراهيم بن مرة عن عطاء بن ابي رباح' قال: (زوج رجل ابنته و هي بكر......) فساق الحديث مرسلاً-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی' اُس نے اُس لڑکی سے اجازت نہیں لی' وہ لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ لڑکی کنواری تھی (اور اُس کی شادی) اُس کی اجازت کے بغیر ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروادی۔

3505- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کی (اُس کے بعد حسب سابق حدیث منقول ہے)۔

3506- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى - يَعْنِى ابْنَ مَنْصُوْرٍ - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُسْتَمْلِىْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ بِكْرًا وَهِىَ كَارِهَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . قَالَ الشَّيْخُ الصَّحِيْحُ مُرْسَلٌ وَّقَوْلُ شُعَيْبٍ وَّهَمٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی' وہ لڑکی اس رشتے کو پسند نہیں کرتی تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے اور شعیب نامی راوی کا قول وہم ہے۔

3507- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْاَثْرَمُ قَالَ ذَكَرْتُ لِاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثَ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلاً . مِثْلُ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ كَالْمُنْكَرِ اَنْ يَكُوْنَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں (اُس کے بعد حسب سابق

۳۵۰۵- راجع الذي قبله-

۳۵۰۶- راجع الذي قبله-

۳۵۰۷- علقه البيهقي في السنن (۷/ ۱۱۷- ۱۱۸) قال: و ذكره الاثرم لاحمد بن حنبل' وانكره' و قد روي من وجه آخر ضعيف عن ابي الزبير عن جابر وليس بمشهور- و ان صح ذلك: فكانه كان وضعها في غير كفاء فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وراجع الذي قبله-

حدیث ہے)۔

راوی نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے "مرسل" حدیث کے طور پر نقل کی ہے بالکل اُسی طرح جیسے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3508- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّزَوْجِهَا وَهِىَ بِكْرٌ اَنْكَحَهَا اَبُوهَا وَهِىَ كَارِهَةٌ.

★★ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت اور اُس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی وہ عورت کنواری تھی اُس کے والد نے اُس کی شادی کی تھی اُس عورت کو (یہ رشتہ) پسند نہیں تھا۔

شرح: بالغ باکرہ لڑکی کو نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: ولی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرے۔

اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔

ان کی دلیل نابالغہ پر قیاس کرنا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے: وہ نکاح کے معاملات سے ناواقف ہوتی ہے چونکہ اسے تجربہ نہیں ہوتا' اسی لیے اس کا باپ اس کا مہر اس کی اجازت کے بغیر قبضے میں لے سکتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: وہ آزاد ہے' تو کسی دوسرے شخص کو اس کے ساتھ زبردستی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

نابالغہ پر تصرف کا حق اس کی عقل میں کمی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ (کمی) بلوغت کے ہمراہ مکمل (یعنی ختم) ہو جاتی ہے' اس کی دلیل یہ ہے: خطاب اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے (یعنی وہ شرعی احکام کی پابند ہوجاتی ہے) تو اس کی مثال نابالغ لڑکے کی طرح ہوگی اور مال میں تصرف کرنے کے حکم کی طرح ہوگی۔

باپ اس کی رضامندی کے ساتھ اس کا مہر قبضے میں لے سکتا ہے یہی وجہ ہے: اگر وہ اس سے منع کردے' تو باپ اس (مہر) کا مالک نہیں ہوگا۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

3509- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيّ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ

۳۵۰۸–راجع الذي قبله-

۳۵۰۹–اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۶۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۱۷) من طريق ابي سلمة مسلم بن محمد بن عمار الصنعاني' ثنا عبد الملك بن عبد الرحمن الزماري......به- وقد نقل البيهقي قول الدارقطني عقبه' ثم قال: (هو في (جامع الثوري) عن الثوري؛ كما ذكره ابو الحسن الدارقطني –رحمه الله– مرسلاً' و كذلك اخرجه عامة اصحابه عنه' و كذلك اخرجه غير الثوري عن هشام- وعندي من غير وجه اخطا فيه الراوي)-اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۱۹۲): (قال في التنقيح: اسحاق بن ابراهيم هذا: هو ابن جوتي الطبري' و هو ضعيف' لكنه لم يتفرد به عن الذماري؛ فقد اخرجه البيهقي من حديث ابي سلمة: مسلم بن محمد بن عمار الصنعاني عن الذماري)- اه-

اِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَّارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ نِكَاحَ بِكْرٍ وَثَيِّبٍ اَنْكَحَهُمَا اَبُوهُمَا وَهُمَا كَارِهَانِ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ هٰذَا وَهَمٌ مِنَ الذِّمَارِيِّ وَتَفَرَّدَ بِهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالصَّوَابُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ وَهِمَ فِيهِ الذِّمَارِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنواری لڑکی اور ایک ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت' دونوں کے نکاح کو کالعدم قرار دیا تھا۔ اُن کے والد نے اُن دونوں کی شادی کی تھی' اُن دونوں کو (یہ رشتے) پسند نہیں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: اسے نقل کرنے میں ذماری نامی راوی کو وہم ہوا ہے' وہ اس سند کے ساتھ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ صحیح یہ ہے' یہ روایت یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

3510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنَ جَوْتِي' حَدَّثَنَا اَبِي بِاِسْنَادِهٖ' مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3511- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقُومَسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ مہاجر بن عکرمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3512- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۳۵۱۰- راجع الذي قبله-

۳۵۱۱- راجع الذي قبله-

۳۵۱۲- اخرجه احمد (۱/۲۷۳) و ابو داود رقم (۲۰۹۶) و ابن ماجه رقم (۱۸۷۵) و النسائي في الكبرى (۶۰۰۱- تحفة) و البيهقي في السنن (۱۱۷/۷) من طريق عن حسين بن محمد......به- من طريق معمر بن سليمان الرقي عن زيد بن حبان عن ايوب......به- و اخرجه ابو داود (۲۰۹۷) و من طريق البيهقي في السنن (۱۱۷/۷) من طريق حماد بن زيد عن ايواب عن عكرمة مرسلاً- قال ابو داود: لم يذكر ابن عباس و كذلك اخرجه الناس مرسلاً- معروف-قال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند: (يريد ابو داود تعليل الموصول بالمرسل' و تبعه على ذلك البيهقي' و هو تعليل غير مقبول' و قد رد ابن القيم هذا التعليل فقال: (وعلى طريقه البيهقي واكثر الفقهاء و جميع اهل الاصول- هذا حديث صحيح: لان جرير بن حازم ثقة ثبت' و قد وصله' و هم يقولون: (زيادة الثقة مقبولة) فما بالها تقبل في موضع' بل في اكثر المواضع التي توافق مذهب المقلد' و ترد في موضع يخالف مذهبه!؟ وقد قبلوا زيادة الثقة في اكثر من مائتي حديث: رفعاً' ووصلاً' و زيادة لفظ' و نحوه- هذا لو انفرد به جرير' فكيف وقد تابعه على رفعه عن ايوب زيد بن حبان! ذكره ابن ماجه في سننه)- اهـ-

اَبُوْ خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَنْكَحَهَا اَبُوهَا وَهِىَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ اَبُوْ خُرَاسَانَ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِهَا فَفَرَّقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ الرَّقِّىُّ عَنْ اَيُّوبَ وَتَابَعَهُ اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَالصَّحِيحُ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی کے والد نے اُس کی شادی کر دی' اُس لڑکی کو (یہ رشتہ) پسند نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو (نکاح برقرار کرنے یا کالعدم قرار دینے کا) اختیار دیا۔

ابوخراسان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا تذکرہ کیا: اُس کے والد نے اُس کی اجازت کے بغیر اُس کی شادی کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروادی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور درست یہی ہے کہ یہ ''مرسل'' ہے۔

3513- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِىٍّ الرَّقِّىُّ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ يَعْنِى ابْنَ سُلَيْمَانَ الرَّقِّىَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ قَالَ اَنْكَحَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى الْمُنْذِرِ ابْنَتَهُ وَهِىَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا .

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: بنومنذر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی' اُس لڑکی کو (وہ رشتہ) پسند نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3514- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِىُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِىَ كَارِهَةٌ

٣٥١٣- اسناد رواية ابي سلمة: فقد تقدمت قريباً- و رواية زيد بن حبان عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس: راجع تخريجها في الحديث السابق-

٣٥١٤- راجع الحديث قبل السابق-

فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی' اُس لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

3515- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ- يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ- قَالَ قَالَ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا . لَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ وَّالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ وَّقَدْ تَقَدَّمَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کی' اُس لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

یہ روایت ابن ابی ذئب کے حوالے سے' نافع سے منقول ہونے کے اعتبار سے ثابت نہیں ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ ابن ابی ذئب کے حوالے سے' عمر بن حسین سے منقول ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

3516- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ بِابْنَتِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ ابْنَتِي اَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَ . فَقَالَ اَطِيعِي اَبَاكِ اَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ لَوْ كَانَ بِاَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا اَدَّتْ حَقَّهُ . فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا نَكَحْتُ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُوهُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہ میری بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپ کا حکم مان لو' کیا تم جانتی ہو؟ شوہر کا بیوی پر حق کیا ہے؟ اگر شوہر کی ناک میں پھوڑا نکلا ہو' جس میں سے پیپ اور مواد خارج ہوتا ہو اور وہ عورت زبان کے ذریعہ اُسے چاٹ لے' تو بھی وہ شوہر کا حق ادا نہیں کرے گی۔ تو اُس خاتون نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں تو شادی نہیں کروں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (لڑکیوں) کی شادی ان کی مرضی کے ساتھ کیا کرو۔

۳۵۱۵- تقدم قریباً-

۳۵۱۶- اخرجه ابن ابي شيبة (۳۰۳/٤) والنسائي في الكبرى؛ كما في التحفة (۴۷۵/۳) و الحاكم (۱۸۸/۲) و البزار (۱٤٦٥) و ابن حبان (٤١٦٤) و البيهقي في الكبرى (۲۹۱/۷) من طرق عن جعفر بن عون ' به- و ربيعة بن عثمان ضعيف' بل قال ابو حاتم: منكر الحديث' يكتب حديثه-

3517- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا اَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَقَّابٍ وَّاَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ امْرَاَةٌ اَنَا وَلِيُّهَا تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ اِذْنِي .فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَنْظُرُ فِيْمَا صَنَعَتْ اِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ كُفْؤًا اَجَزْنَا ذٰلِكَ لَهَا وَاِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ مَنْ لَيْسَ لَهَا بِكُفْؤٍ جَعَلْنَا ذٰلِكَ اِلَيْكَ .

☆☆ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ایک لڑکی ہے، میں اُس کا ولی ہوں اُس نے میری اجازت کے بغیر شادی کر لی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس لڑکی نے جو حرکت کی ہے اُس کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر اُس نے "کفو" میں شادی کی ہے تو ہم اسے برقرار رکھیں گے اور اگر اُس نے کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کی ہے جو اُس کا کفو نہیں ہے تو ہم (اُسے برقرار رکھنے یا کالعدم قرار دینے کا اختیار) تمہیں دیں گے۔

3518- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَلِلثَّيِّبِ نَصِيْبٌ مِنْ اَمْرِهَا مَا لَمْ تَدْعُ اِلَى سَخْطَةٍ فَاِنْ دَعَتْ اِلَى سَخْطَةٍ وَّكَانَ اَوْلِيَاؤُهَا يَدْعُوْنَ اِلَى الرِّضَا رُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى السُّلْطَانِ .قَالَ اِسْحَاقُ قُلْتُ لِعِيْسٰى اٰخِرُ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا الْحَدِيْثُ فَلَا اَدْرِي .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کنواری لڑکی کی شادی اُس وقت تک نہ کی جائے جب تک اُس سے اجازت نہ لی جائے اور ثیبہ کو اپنی ذات کے بارے میں اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ناراضگی کی طرف دعوت نہ دے اگر وہ ناراضگی کی طرف بلاتی ہے اور اس کے سرپرست رضامندی کی طرف بلاتے ہیں تو یہ مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہوگا۔

اسحاق کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ سے دریافت کیا: روایت کا آخری حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں ویسے روایت اسی طرح ہے۔

3519- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ

٣٥١٧- لم اجده عن علي، لكن روى سعيد بن منصور في سننه (١٧٦/١) رقم (٥٢٥): نا هشيم، انا اسماعيل بن سالم، قال الشعبي: و سئل عن امراة تزوجت و وليها غائب؛ فقال الشعبي ان كانت تزوجت في غير كفاءة و صحة، فنكاحها باطل- و ان كانت تزوجت في كفاءة، فان الامر الى الولي، ان شاء اجاز، و ان شاء رد-

٣٥١٨- تقدم قريباً-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوْتُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس کی مرضی نہ معلوم کر لی جائے اور کنواری کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس سے اذن نہ لیا جائے اور اُس کا اذن' خاموشی ہے۔

3520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِاَمْرِهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا. تَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَخَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ فِىْ اِسْنَادِهٖ فَاَسْقَطَ مِنْهُ رَجُلًا وَّخَالَفَهُمَا اَيْضًا فِىْ مَتْنِهٖ فَاَتٰى بِلَفْظٍ اٰخَرَ وَوَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَكُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ خَالَفُوْا مَعْمَرًا وَاتِّفَاقُهُمْ عَلٰى خِلَافِهٖ دَلِيْلٌ عَلٰى وَهْمِهٖ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) اپنے معاملہ کی زیادہ حق دار ہے' اور کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی' اُس کا اذن' اُس کی خاموشی ہے۔

سعید بن سلمہ نے صالح بن کیسان کے حوالے سے اس کی متابعت کی ہے۔

معمر نے اس کی سند میں ان دونوں سے مختلف بات بیان کی ہے' اُنہوں نے سند میں سے ایک شخص کا ذکر ساقط کر دیا ہے۔

اسی طرح معمر نے اس روایت کے متن میں بھی ان دونوں سے مختلف بات نقل کی ہے اور روایت کو دوسرے الفاظ میں نقل کیا ہے' تاہم اس میں اُنہیں وہم ہوا ہے' کیونکہ ہر وہ راوی جس نے اسے عبداللہ بن فضل کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہر وہ راوی جس نے اسے عبداللہ بن فضل کے ساتھ نافع بن جبیر سے نقل کیا ہے' اُن سب نے معمر سے مختلف روایت نقل کی ہے اور ان سب راویوں کا معمر سے مختلف روایت کرنے پر اتفاق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معمر کو اس بارے میں وہم ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3521- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَاَخْبَرَنَا

۳۵۱۹- اخرجه مسلم في النكاح (۱۴۱۹) باب: استئذان الثيب في النكاح' و الترمذي في النكاح (۱۱۰۷) باب: ما جاء في استئمار البكر و الثيب' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۷۱) باب: استئمار البكر و الثيب و ابو يعلى في مسنده رقم (۶۰۱۳) من طرق عن الاوزاعي' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري في النكاح (۵۱۳۶) باب: لا ينكح الاب وغيره البكر و الثيب الا برضاهما' و في الحيل (۶۹۶۸) باب: في النكاح' و مسلم في النكاح (۱۴۱۹) باب: استئذان الثيب في النكاح' والنسائي (۸۶/۶) في النكاح' باب: اذن البكر' و البيهقي (۱۱۹/۷) كتاب: النكاح' باب: ما جاء في انكاح الثيب من طريق هشام ثنا يحيى ' به- و اخرجه البخاري (۶۹۷۰)' و مسلم (۱۴۱۹) من طريق شيبان عن يحيى بن ابي كثير' به- واخرجه مسلم (۱۴۱۹)' و احمد (۲/ ۲۵۰' ۴۲۵) من طريق الحجاج بن ابي عثمان عن يحيى' به- و ابو داود في النكاح (۲۰۹۲) باب: في الاستئمار من طريق ابان عن يحيى' به- و النسائي (۸۵/۶) من طريق ابي اسماعيل عن يحيى به-

۳۵۲۰- تقدم قريباً-

الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْبَصْرِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَامِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا السُّكُوتُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت اپنی ذات کے بارے میں' اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی' اُس کی اجازت' خاموشی ہوگی۔

3522- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کو ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی۔

3523- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْهَرَوِيُّ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا رِضَاهَا. كَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ فِي الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ لِأَنَّ صَالِحًا لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْهُ اتَّفَقَ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ. سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ الَّذِي عِنْدِي أَنَّ مَعْمَرًا أَخْطَأَ فِيهِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کو ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا اور کنواری سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی خاموشی اُس کی رضا ہوگی۔

۳۵۲۱-اخرجه مسلم في صحيحه (۱۰۳۷/۲) كتاب : النكاح' باب: استئذان الثيب في النكاح بالنطق و البكر بالسكوت' الحديث (۱۴۲۱)- و ابو داود (۲۳۲/۲) كتاب: النكاح ' باب: في الثيب الحديث (۲۰۹۸' ۲۰۹۹) و الترمذي (۴۰۷/۳) كتاب : النكاح' باب: ما جاء في استئمار البكر و الثيب' الحديث (۱۱۰۸) و النسائي (۸۴/۶' ۸۵) و ابن ماجه (۶۰۱/۱) كتاب: النكاح' باب: استئمار البكر و الثيب' الحديث (۱۸۷۰) و الدارمي رقم (۲۱۹۵-ط- هاشمي) و الحميدي رقم (۵۱۷) و احمد (۲۱۹/۱' ۲۱۹' ۲۴۱' ۲۶۱' ۳۶۲) من طرق عن عبد الله بن الفضل بن ربيعة' به-

۳۵۲۲-اخرجه البيهقي في السنن (۱۱۸/۷) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۴۵/۶) رقم (۱۰۲۹۹) و من طريقه ابو داود (۲۳۳/۲) كتاب: النكاح' باب: في الثيب' الحديث (۲۱۰۰) و النسائي (۸۵/۶) و احمد في المسند (۳۳۴/۱)- و راجع الذي قبله-

۳۵۲۳-راجع الذي قبله-

معمر نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اس سے پہلے جو روایت گزر چکی ہے وہ سند اور متن کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' کیونکہ صالح نامی راوی نے اسے نافع بن جبیر سے نہیں سنا ہے' اُنہوں نے اسے عبداللہ بن فضل سے سنا ہے۔

اس بارے میں صالح سے نقل کرنے میں ابن اسحاق اور سعید بن سلمہ متفق ہیں۔

میں نے شیخ ابوبکر نیشاپوری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نزدیک اس بارے میں معمر نے غلطی کی ہے۔

3524- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ مِّنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا وَصُمُوتُهَا رِضَاهَا .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّالِكٍ نَحْوَ هٰذَا اللَّفْظِ .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کی خاموشی اُس کی رضامندی شمار ہوگی۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3525- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمِصْرَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَّلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا .

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے مرضی معلوم کی جائے گی' اُس کی اجازت' اُس کی خاموشی ہوگی۔

3526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْسُفُ فِىْ حَدِيْثِهِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا فِىْ نَفْسِهَا . زَادَ عَمْرٌو وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا .

وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۵۲۴- اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۲۴) كتاب: النكاح، باب: استئذان البكر و الايم في انفسهما، الحديث (۴) عن عبد الله بن الفضل، به- و من طريقه اخرجه مسلم وغيره- انظر التخريج قبل السابق-

۳۵۲۵- تقدم تخريجه- ۳۵۲۶- تقدم-

الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا . مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ الْمِصْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کا والد (اُس کے بارے میں) اُس کی مرضی معلوم کرے گا۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہو گی۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے۔

3527- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَلَّادٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ قَالَ الثَّيِّبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کے تمام راویوں نے لفظ "الثیب" نقل کیا ہے۔

3528- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَوْلٰى بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اُس کی رضامندی شمار ہو گی۔

3529- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا

۳۵۲۷- تقدم۔

۳۵۲۸- تقدم۔

۳۵۲۹- تقدم۔

وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا ۔ لَفْظُ ابْنِ سِنَانٍ وَّهٰذَانِ خِلَافُ لَفْظِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ۔قَالَ الشَّيْخُ وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ ۔ اِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الْبِكْرُ الْيَتِيْمَةُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِى رِوَايَةِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَمَنْ تَابَعَهٗ مِمَّنْ رَوٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ ۔ وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمِرُهَا اَبُوْهَا ۔ فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا وَافَقَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَلَعَلَّهٗ ذَكَرَهٗ مِنْ حِفْظِهٖ فَسَبَقَهٗ لِسَانُهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ الْيَتِيْمَةَ تُسْتَاْمَرُ۔

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی اُس کا اذن اُس کی خاموشی ہوگی۔

یہ الفاظ ابن سنان نامی راوی کے ہیں اور یہ دونوں اُس روایت سے مختلف ہیں جسے فضل بن موسیٰ نے ابن مہدی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''کنواری لڑکی'' سے مراد کنواری یتیم لڑکی ہو۔ ویسے اللہ بہتر جانتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم صالح بن کیسان اور اُس کی متابعت میں منقول دیگر روایات میں یہ ذکر کر چکے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔

ابن عیینہ نے زیاد بن سعد کے حوالے سے جو یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کنواری لڑکی سے اُس کا والد اجازت لے گا تو ہمارے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے ان الفاظ کے بارے میں ابن عیینہ کی موافقت نہیں کی ہے ہوسکتا ہے کہ اُنہوں نے اپنی یادداشت کے حوالے سے یہ روایت ذکر کی ہو اور اُن کی زبان غلطی کر گئی ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی۔

3530- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ وَاِنْ اَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ ۔ قَالَ اَبُوْ قَطَنٍ فَقُلْتُ لِيُوْنُسَ سَمِعْتَهٗ مِنْهُ اَوْ مِنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ نَعَمْ۔

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم لڑکی سے

۳۵۳۰- اخرجه احمد (۴/ ۳۹۴، ۴۱۱) من طریق وکیع و ابی قطن: ثنا یونس بن ابی اسحاق به-واخرجه الدارمی (۲/ ۱۳۸) کتاب: النکاح: باب: فی الیتیمة تزوج نفسها؛ و البیهقی (۷/ ۱۲۰) کتاب : النکاح: باب: ما جاء فی انکاح الیتیمة من طریق ابی نعیم عن یونس: به-واخرجه ابو یعلی رقم (۷۳۲۷) و من طریقه ابن حبان: کما فی الموارد رقم (۱۲۳۸) من طریق یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن یونس: به- و اخرجه البزار (۲/ ۱۶۰) رقم (۱۴۲۳-کشف) من طریق اسرائیل عن ابی اسحاق: حدثنی ابو بردة: به- و ذکره الهیثمی فی المجمع الزوائد (۴/ ۲۸۰) وقال: (اخرجه احمد و ابو یعلی و البزار و الطبرانی: و رجال احمد رجال الصحیح)- اه-

اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ خاموش رہی تو اُس نے اجازت دے دی' لیکن اگر وہ انکار کر دے تو اُسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

ابوقطن نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یونس سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ روایت اُن سے سنی ہے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابوبردہ سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3531- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْاِصْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنٌ وَّاِنْ اَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ وَّوَكِيْعٌ وَّيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَاَبُوْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ .

☆☆ ابوبردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ خاموش رہے' تو یہ اجازت شمار ہوگی' اور اگر وہ انکار کردے' تو اُسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔

ابن فضیل' وکیع' یحییٰ بن آدم' عبداللہ بن داؤد' ابوقتیبہ اور دیگر راویوں نے اسے یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3532- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا .

☆☆ ابوبردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اور اُس کا اذن' اُس کی خاموشی ہو گی۔

3533- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا فَاِنْ رَضِيَتْ زُوِّجَتْ وَاِنْ لَمْ تَرْضَ لَمْ تُزَوَّجْ .

☆☆ ابوبردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی' اگر وہ راضی ہو' تو اُس کی شادی کر

۳۵۳۱- راجع الذی قبلہ-

۳۵۳۲- راجع الذی قبلہ-

۳۵۳۳- انظر السابق و ما قبلہ-

دی جائے گی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو اُس کی شادی نہیں کی جائے گی۔

3534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) اپنے معاملہ کی اپنے ولی سے زیادہ مالک (حق دار) ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اُس کی خاموشی اُس کا اقرار ہوگی۔

٣٥٣٤- تقدم قريباً۔

2- باب الْمَهْرِ.

باب: مہر کے احکام

3535- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَنْكِحُ الْمَرْاَةَ عَلَى الْحَفْنَةِ وَالْحَفْنَتَيْنِ مِنَ الدَّقِيْقِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آٹے کے ایک یا دولپ کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتے تھے۔

3536- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَدَاقِ النِّسَاءِ فَقَالَ هُوَ مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ اَهْلُوْهُمْ.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مقدار وہی ہوگی جو وہ لوگ آپس میں طے کر لیں۔

۳۵۳۵-كذا ساقه المصنف هنا موقوفاً على جابر، و سياتي قريباً من وجه آخر عن جابر مرفوعًا نحوه- وعبد الله بن واقد و ابن المومل: ضعيفان، و الاول اشد ضعفاً من الثاني-

۳۵۳۶-قال الزيلعي في نصب الراية (۲۰۱/۳) : قال ابن الجوزي: و ابو هارون العبدي اسمه: عمارة بن جوين: قال حماد بن زيد: كان كذاباً- وقال السعدي: كذاب مفتر- انتهى)-

مہر کے احکام

مہر اُس معاوضے کو کہتے ہیں جو نکاح (یا شبہ نکاح کی صورت میں) وطی کے نتیجہ میں ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔
عربی زبان میں مہر کیلئے مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔
صداق' نحلہ ' فریضہ' اجر' عقر' علیقہ ' وجباء' طول' خرس۔
یہ الفاظ کتاب وسنت کی مختلف نصوص میں استعمال ہوئے ہیں۔
ایک قول کے مطابق جب عقد کے وقت ادائیگی کو مقرر کیا جائے' تو اُسے اصطلاح کے اعتبار سے ''صداق'' کہا جائے گا' اور اگر عقد کے وقت ادائیگی کو مقرر نہ کیا جائے' لیکن عقدِ نکاح کی وجہ سے جو ادائیگی لازم ہوتی ہے' اُسے ''مہر'' کا نام دیا جائے گا۔
تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ نکاح کے صحیح ہونے کیلئے مہر شرط ہے' یہاں تک کہ اگر میاں بیوی چاہیں کہ مہر کے بغیر نکاح کرلیں' تو ایسا درست نہیں ہوگا۔
کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً'' (النساء:۴)۔
''اور تم خواتین کو اُن کے مہر خوشدلی کے ساتھ ادا کرو''۔
دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ'' (النساء:۲۵)۔
''اُن (عورتوں) کے سرپرستوں کی اجازت سے اُن کے ساتھ نکاح کرو اور اُنہیں اُن کے مہر ادا کردو''۔
البتہ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی مل کر یہ طے نہیں کرسکتے کہ ہمارے نکاح میں مہر سرے سے ہوگا ہی نہیں۔ ایسا ہوسکتا ہے کہ عقدِ نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا جائے' اس کی وجہ یہ ہے کہ احناف کے نزدیک مہر کا ذکر کرنا' نکاح کی شرائط میں شامل نہیں ہے۔ اگر عقدِ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ کیا گیا ہو' تو بعد میں مہر مثل کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مہر کی مقدار

اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی کوئی حد نہیں ہے۔
البتہ فقہاء اس بارے میں مختلف فیہ ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار ہوگی' یا نہیں؟ اور اگر ہوگی تو کتنی ہوگی؟

امام شافعی' امام احمد' امام اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں کہ مہر کی کم از کم مقدار کی' کوئی حد نہیں ہے' ہر وہ چیز جو کسی چیز کی قیمت یا معاوضہ بن سکتی ہو' اُس چیز کو مہر کے طور پر ادا کیا جاسکتا ہے۔

احادیث و آثار سے اس مؤقف کی تائید ہوتی ہے' جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے:

''ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء تہ امراۃ فقالت یا رسول اللّٰہ' انی قد وھبت نفسی لک' فقامت قیاما طویلا' فقام رجل فقال یا رسول اللّٰہ زوجنیھا ان لم یکن لک بھا حاجۃ' فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من شی تصدقھا ایاہ؟ فقال ما عندی الا ازاری فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعطیتھا ایاہ جلست لا ازار لک' فالتمس شیئا' فقال لا اجد شیئا فقال علیہ الصلٰوۃ والسلام التمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا' فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک شیء من القران؟ قال نعم سورۃ کذا' وسورۃ کذا لسور سماھا فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکحتکھا بما معک من القران''۔

''ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کرتی ہوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ شادی کرلیں)' وہ خاتون کافی دیر کھڑی رہی (لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا)۔ ایک شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ اس کی شادی کردیں' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جسے تم مہر کے طور پر اسے ادا کردو؟ اُس نے جواب دیا: میرے پاس صرف میرا یہ تہبند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ تم نے اسے دیدیا تو تم خود تہبند کے بغیر رہ جاؤ گے' تم کوئی چیز تلاش کرو۔ اُس نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ اُس نے تلاش کیا' لیکن اُسے کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! فلاں' فلاں

اخرجہ البخاری (۹/۱۹۰) کتاب النکاح' باب السلطان ولی' حدیث (۵۱۳۵)۔ مسلم (۲/۱۰۴۱) کتاب النکاح' باب الصداق' حدیث (۷۶/۱۴۲۵)۔ مالک (۲/۵۲۶) کتاب النکاح' باب فی الصداق والحباء' الحدیث (۸)۔ احمد (۵/۳۳۰-۳۳۶)۔ الدارمی (۲/۱۴۲) کتاب النکاح' باب مایجوز ان یکون مہرا۔ ابن ابی شیبۃ (۴/۱۸۷)۔ الحمیدی (۲/۴۱۴) رقم (۹۲۸)۔ ابوداؤد (۲/۵۸۶) کتاب النکاح' باب التزویج علی العمل یعمل' الحدیث (۲۱۱۱)۔ الترمذی (۳/۴۲۱) کتاب النکاح' باب فی مھور النساء' الحدیث (۱۱۱۴)۔ النسائی (۶/۱۲۳) کتاب النکاح' باب ھبۃ المرأۃ نفسھا لرجل بغیر صداق۔ ابن ماجہ (۱/۶۰۸) کتاب النکاح' باب صداق النساء' حدیث (۱۸۸۹)۔ ابن الجارود' ص (۲۴۰) کتاب النکاح' حدیث (۷۱۶)۔ ابویعلیٰ (۱۳/۵۱۴-۵۱۵) رقم (۷۵۲۱)۔ الطحاوی فی شرح معانی الآثار (۳/۱۶) کتاب النکاح' باب التزویج علی سورۃ من القرآن۔ الدارقطنی (۳/۲۴۷) کتاب النکاح' باب المہر' حدیث (۲۱)۔ البیہقی (۷/۲۳۶) کتاب الصداق' باب مایجوز ان یکون مہرا۔ البغوی فی شرح السنۃ (۸/۹۰)

سورتیں یاد ہیں' اُس نے اُن سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے' میں نے اُس کے عوض میں اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کر دی ہے''۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''تم تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو'' اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مہر کی کم از کم کوئی شرعی مقدار مقرر نہیں ہے' کیونکہ لوہے کی انگوٹھی ایک بالکل بے حیثیت چیز ہوتی ہے۔ اگر مہر کی کم از کم مقدار ضروری ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس موقعہ پر یہ فرما دیتے کہ تم کوئی ایسی چیز تلاش کرو' جس کی کم از کم اتنی قیمت ہو۔

اس حدیث سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ کوئی عورت' ولی کے بغیر' اپنا نکاح خود کر سکتی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والی اُس عورت نے خود اپنے آپ کو نکاح کیلئے پیش کیا تھا۔

احناف اور مالکیہ کے نزدیک مہر کی کم از کم مقدار ہوگی' جس سے کم قیمت والی چیز کو مہر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

نکاح میں عورت کے ایک عضو سے نفع حاصل کیا جاتا ہے' تو اسے اس بات پر قیاس کیا جائے کہ شرعی طور پر کسی عضو کے معاوضہ کی مقدار کیا ہے؟ اس کے لئے ہمیں چوری کے نصاب کا جائزہ لینا ہوگا' کیونکہ چوری کا مخصوص نصاب ہے' اگر اُس سے کم قیمت کی چیز چُرائی جائے' تو چوری کی حد جاری نہیں ہوگی' ورنہ چوری کی حد جاری ہوگی اور انسان کے ایک عضو کو کاٹ دیا جائے گا۔

پھر چوری کے نصاب کے بارے میں فقہاء احناف اور فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک چوری کا نصاب ایک چوتھائی دینار' یا تین درہم ہیں۔

احناف کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرتے ہیں' جسے امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا تنكحوا النساء الا الاكفاء' ولا يزوجهن الا اولياء' ولا مهر دون عشرة دراهم''۔

''عورتوں کی شادی صرف کفو میں کی جائے' اُن کی شادی اُن کے سرپرست ہی کریں اور (اُن کا) مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہیے''۔

کیونکہ احناف کے نزدیک مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے' تو یہاں یہ سوال سامنے آئے گا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ دس

(اخرجه الدارقطنی (۳/۲۴۴) کتاب النکاح' باب المهر حدیث (۱۱)۔ العقیلی فی الضعفاء الکبیر (۴/۲۳۵)۔ ابن عدی فی الکامل (۶/۲۱۸)۔ البیهقی (۷/۲۴۰) کتاب الصداق' باب مایجوز ان یکون مهرا)

درہم سے کم مہر مقرر کر کے شادی کر لی جاتی ہے' تو عورت کو کتنا مہر ملے گا؟

امام زفر یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں عورت کو مہر مثل دیا جائے گا۔ اُنہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس مسئلہ میں مہر کی جس مقدار کا ذکر کیا گیا ہے' وہ شرعی طور پر مہر بننے کی اہل نہیں ہے اور جب کسی ایسی چیز کو مہر مقرر کیا جائے' جو شرعی طور پر مہر بننے کی اہل نہ ہو' تو ایسی صورت میں مہر مثل کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: مذکورہ بالا صورت میں مہر کی مقدار کم از کم دس درہم ہونا شریعت کا حق ہے اور جو مقدار طے کی گئی ہے' اُس کے نتیجہ میں شریعت کا حق فاسد ہو رہا ہے' تو اسے اُس مقدار پر لایا جائے گا جس کے ذریعہ شریعت کا حق باقی رہے۔ جہاں تک عورت کے حق کا تعلق ہے' تو وہ دس درہم سے کم پر بھی پہلے ہی راضی ہے۔

3537- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُوْمَانَ الْمَكِّىُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى مِلْءِ كَفٍّ مِنْ طَعَامٍ كَانَ ذٰلِكَ صَدَاقًا . قَالَ النَّيْسَابُوْرِىُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَعْطٰى امْرَاَةً مِلْءَ يَدَيْهِ طَعَامًا كَانَتْ بِهٖ حَلَالًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ مٹھی بھر اناج (مہر ہونے کی شرط) پر نکاح کر لیتا ہے' تو یہ مہر (تسلیم) ہوگا۔

نیشاپوری نے اپنی حدیث میں محمد بن مسلم کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص دونوں مٹھیاں بھر کے اناج (مہر کے طور پر) عورت کو دے دیتا ہے' تو وہ عورت اُس شخص کے لیے حلال ہو جائے گی (یعنی وہ اناج نکاح میں مہر تسلیم کیا جائے گا)۔

3538- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا

۳۵۳۷- اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲۴۲) باب: قلة المهر (۲۱۱۰) عن اسحاق بن جبريل البغدادي' اخبرنا يزيد' اخبرنا موسى بن مسلم بن رومان عن ابي الزبير عن جابر' بنحوه-وقال ابو داود: (اخرجه عبد الرحمن بن مهدي عن صالح بن رومان عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً- واخرجه ابو عاصم عن صالح بن رومان عن ابي الزبير عن جابر' قال: كنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نستمتع بالقبضة من الطعام' على معنى المتعة- قال ابو داود: اخرجه ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر على معنى ابي عاصم)- اه- وقال الزيلعي (۳/۲۰۰): (وقال عبد الحق: لا يعول على من اسنده- قال الذهبي في الميزان: اسحاق هذا لا يعرف' و ضعفه الازدي' و مسلم بن رومان: يقال: ان اسمه: صالح' و هو مجهول' فروى عن ابي الزبير' و عنه يزيد بن هارون فقط- انتهى)-قلت: و رواية ابن جريج التي اشار اليها ابو داود: رواها مسلم في النكاح (۲/۱۰۲۳) باب: نكاح المتعة' و بيان انه ابيح ثم نسخ' ثم ابيح ثم نسخ' و استقر تحريمه الى يوم القيامة (۱۶/۱۴۰۵) عن محمد بن رافع' حدثنا عبد الرزاق' اخبرنا ابن جريج' اخبرني ابو الزبير' قال: سمعت جابر بن عبد الله يقول: كنا نستمتع بالقبضة من التمر و الدقيق الايام' على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم' و ابي بكر' حتى نهى عنه عمر في شان عمرو بن حريث-

يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَنْكِحُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مٹھی بھر اناج (مہر ہونے) کے عوض میں شادی کر لیتے تھے۔

3539- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ نِكَاحٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ فَقَدِ اسْتَحَلَّ- قَالَ- مِنْ دَقِيْقٍ اَوْ طَعَامٍ اَوْ سَوِيْقٍ .قَالَ ابْنُ سِنَانٍ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقٍ- وَقَالَ- تَمْرًا اَوْ سَوِيْقًا اَوْ دَقِيْقًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نکاح میں دونوں مٹھیاں بھر کر دے' تو اُس نے (نکاح کو) حلال کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں شاید آٹے' اناج یا ستو کے الفاظ ہیں۔

ابن سنان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو شخص مہر میں دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں شاید کھجور' ستو یا آٹے کے الفاظ ہیں۔

(روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اُس نے حلال کر لیا۔

3540- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ بِقَلِيْلٍ مِّنْ مَّالِهِ تَزَوَّجَ اَمْ بِكَثِيْرٍ بَعْدَ اَنْ يُّشْهِدَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گواہ بنا لے' تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ تھوڑے مال (کے بطور مہر) ہونے کے عوض میں نکاح کرے یا زیادہ مال کے

۳۵۳۸—اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/۱۴۳) في ترجمة يعقوب بن عطاء' من طرق عن ابي سعيد الاشج' به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۳۸)-قال ابن عدي: (لا اعلم يروي هذا عن يعقوب الا اسحاق بن سليمان)- و قال البيهقي: (ويعقوب بن عطاء غير محتج به)- اه-

۳۵۳۹—اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲۴۲) باب: قلة المهر (۲۱۱۰) عن اسحاق بن جبريل البغدادي' اخبرنا يزيد' به- و راجع: تخريج الرواية قبل السابقة-

۳۵۴۰—اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۱۹) من طريق بشر بن الوليد الكندي' نا اسماعيل ابن عياش' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن برد الا اسماعيل بن عياش)- اه- وذكر ايضاً المتقي الهندي في كنز العمال (۴۴۷۳۲) و عزاه ايضاً لابن عساكر- و عزاه الزيلعي (۳/۲۰۰-۲۰۱) للدارقطني' وقال: (قال ابن الجوزي: و ابو هارون العبدي اسمه: عمارة بن جوين: قال حماد بن زيد كان كذاباً- وقال السعدي: كذاب مفتر- انتهى)-

عوض میں کرے۔

3541- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ جُنَاحٌ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِمَالِهٖ بِقَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ اِذَا اَشْهَدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3542- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ جُنَاحٌ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنْ مَّالِهٖ بِقَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ اِذَا اَشْهَدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3543- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُو الْفَضْلِ النَّبِيْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّالِبِيُّ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ اَبِقَلِيْلٍ مِّنْ مَّالِهٖ تَزَوَّجَ اَمْ بِكَثِيْرٍ بَعْدَ اَنْ يُّشْهِدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: آدمی جب گواہ بنالے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ اپنے تھوڑے مال (کے بطور مہر ہونے) کے عوض میں شادی کرتا ہے یا زیادہ (مال کے مہر ہونے کے عوض میں شادی کرتا ہے)۔

3544- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۵۴۱-اخرجه البيهقي في السنن (۸/۲۳۹) من طريق يحيى بن آدم عن شريك' به- و اخرجه ايضاً من طريق حسن بن صالح عن ابي هارون موقوفاً- قال البيهقي: (ابو هارون العبدي غير محتج به' وقد روي من وجه آخر ضعيف عن ابي سعيد مرفوعاً)- اه-

۳۵۴۲-راجع الذي قبله-

۳۵۴۳-في اسناده عبد بن سلمة بن اسلم: قال الذهبي في الميزان (۱۱۱/۴- بتحقيقنا): ضعفه الدارقطني وغيره- وقال ابو نعيم: متروك)- اه-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى ثَلَاثًا قِيْلَ مَا الْعَلَائِقُ بَيْنَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ الْاَهْلُوْنَ وَلَوْ قَضِيْبٌ مِنْ اَرَاكٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کی شادی کردو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کا مہر کیا ہونا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر گھر والے راضی ہوں' خواہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی ہو۔

3545- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ الرَّسْعَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُوا النِّسَاءَ اِلَّا الْاَكْفَاءَ وَلَا يُزَوِّجُهُنَّ اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ وَلَا مَهْرَ دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ اَحَادِيْثُهُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین کا نکاح صرف کفو میں کرو' اور اُن کی شادی صرف اولیاء کریں اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

اس روایت کا راوی مبشر بن عبید متروک الحدیث ہے' اُس کی نقل کردہ احادیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3546- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَطْبِقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَدَاقَ دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3547- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ

۲۵۴۴- كذا اخرجه المصنف' و البيهقي في الكبرى (۷/۲۳۹)' و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۰۰) للدارقطني و الطبراني عن محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر مرفوعاً' نحوه كذا- وقال: (وهو معلول بمحمد بن عبد الرحمن البيلماني - قال ابن القطان: قال البخاري: منكر الحديث' و اخرجه ابو داود في المراسيل عن عبد الرحمن البيلماني عن النبي صلى الله عليه وسلم' نحوه- قال ابن القطان: و مع ارساله' فيه عبد الرحمن ابو محمد لم تثبت عدالته' و هو ظاهر الضعف- انتهى)- و هو عند ابي داود في المراسيل- كما في التحفة (۱۳/۲۷۰)- عن هناد عن وكيع عن سفيان عن عمير الخثعمي عن عبد الملك بن المغيرة الطائفي' عن عبد الرحمن بن البيلماني مرسلاً-وعزاه ابن حجر في (التلخيص) (۳/۲۱۵) للدارقطني و البيهقي من طريق محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عن ابن عباس' وقال: (واسناده ضعيف جدا: فانه من رواية محمد ابن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه عنه-واختلف فيه: فقيل: عنه عن ابن عمر' اخرجه الدارقطني ايضاً و الطبراني- واخرجه ابو داود في المراسيل من طريق عبد الملك بن المغيرة الطائفي عن عبد الرحمن بن البيلماني مرسلا' و حكى عبد الحق ان المرسل اصح - و اخرجه الدارقطني من حديث ابي سعيد الخدري' و اسناده ضعيف ايضاً' و اخرجه البيهقي من حديث عمر باسناد ضعيف ايضاً)- اهـ-

۲۵۴۵- تقدم-

۲۵۴۶- راجع الذي قبله-

الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَا يَكُوْنُ مَهْرًا اَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3548- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا صَدَاقَ اَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .

☆☆ شعبی فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3549- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَنْجُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا مَهْرَ اَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3550- حَدَّثَنِي دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَيَّارٍ الْبَغْدَادِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَقَّنَ غِيَاثُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دَاوُدَ الْاَوْدِيَّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ لَا مَهْرَ اَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .فَصَارَ حَدِيْثًا .

☆☆ (ایک اور سند کے ہمراہ یہ منقول ہے:) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دس درہم سے کم مہر نہیں ہونا چاہیے۔

3551- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الصَّدَاقُ مَا تَرَاضٰى بِهِ الزَّوْجَانِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت علی

۳۵۴۷-قال الزيلعي في نصب الراية (۱۹۹/۳): (قال ابن الجوزي في التحقيق: قال ابن حبان: داود الاودي ضعيف، كان يقول بالرجعة، ثم ان الشعبي لم يسمع من علي - انتهى - واخرجه الدارقطني ايضاً في الحدود عن جويبر عن الضحاك عن النزال بن سبرة عن علي ...... فذكره- و جويبر ايضاً ضعيف-واخرجه ايضاً من طريق آخر عن الضحاك بسنده، و فيه محمد بن مروان ابو جعفر- قال الذهبي: لا يكاد يعرف- انتهى كلامه)- الا-ويأتي عند الدارقطني قريباً عن عبيد الله الاشجعي قال: قلت لسفيان: حديث داود الاودي عن الشعبي عن علي: (لا مهر اقل من عشرة دراهم)؟ فقال سفيان: داود ما زال هذا ينكر عليه- فقلت: ان شعبة روى عنه؟ فضرب جبهته، وقال: داود ! داود!-وروى البيهقي في السنن (۲۴۰/۷-۲۴۱) عن ابي سيار قال: سمعت احمد بن حنبل يقول: لقن غياث بن ابراهيم داود الاودي عن الشعبي عن علي -رضي الله عنه- قال: (لا يكون مهر اقل من عشرة دراهم)؟ فصار حديثاً-

۳۵۴۸-فيه عبيد الله بن موسى الربذي و هو متروك، تقدم مراراً- و راجع الذي قبله-

۳۵۴۹-تقدم-

۳۵۵۰-اخرجه البيهقي (۲۴۰/۷-۲۴۱) كتاب : الصداق، باب: ما يجوز ان يكون مهراً- من طريق ابي العباس محمد بن اسحاق قال: سمعت ابا سيار...... فذكره- و انظر تخريج اثر علي قبل روايتين-

۳۵۵۱-اخرجه البيهقي في السنن (۲۴۱/۷) كتاب: الصداق، باب: ما يجوز ان يكون مهراً من طريق الدارقطني، به-

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہر وہی ہوگا جس پر میاں بیوی راضی ہوں گے۔

3552- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ . قَالَ الرَّمَادِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِنَّمَا هُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي مَاتَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ .

☆☆ عروہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ پہلے عبداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں اُن کا انتقال ہوگیا' سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کی حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی تھی' تو نجاشی نے اُن کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردی' وہ اُس وقت اُن لوگوں کے پاس حبشہ میں مقیم تھیں۔

عبدالرزاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کا پہلا شوہر عبیداللہ بن جحش تھا جو عیسائی ہو کر مرا تھا۔

3553- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ الْآفٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ .

☆☆ عروہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ عبیداللہ بن جحش کی اہلیہ تھیں' عبیداللہ کا انتقال حبشہ میں ہوگیا تو نجاشی نے سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کردی' اور اپنی طرف سے چار ہزار درہم مہر کے طور پر اُنہیں ادا کیے' اور پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مدینہ منورہ) بھجوایا۔

3554- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْبَصِيرِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ حَدِيثُ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ لَا مَهْرَ أَقَلُّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ . فَقَالَ سُفْيَانُ دَاوُدُ دَاوُدُ مَا زَالَ هَذَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ . فَقُلْتُ إِنَّ شُعْبَةَ رَوَى

٣٥٥٢-اخرجه ابو داود في النكاح (٢/٢٣٦) باب: في الولي (٢٠٨٦) عن محمد بن يحيى ابن فارس' ثنا عبد الرزاق' به-

٣٥٥٣-اخرجه ابو داود في النكاح (٢/٢٤١) باب: الصداق (٢١٠٧) عن حجاج بن ابي يعقوب الثقفي' ثنا معلى بن منصور' به- و اخرجه النسائي في النكاح (٦/١١٩) باب: القسط في الاصدقة (٣٣٥٠) عن العباس بن محمد الدوري عن علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك' به- و اخرجه ابو داود في النكاح (٢/٢٤٢) باب: الصداق (٢١٠٨) عن محمد بن حاتم بن بزيع' ثنا علي بن الحسن بن شقيق عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري: ان النجاشي زوج ام حبيبة...... مرسلاً بنحوه- قلت: كذا قال محمد بن حاتم عن علي بن الحسن بن شقيق في اسناده و متنه' و خالفه العباس الدوري عن علي بن الحسن' فاخرجه عن ابن شقيق عن ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن عروة عن ام حبيبة موصولاً' كما سبق عند ابي داود- و راجع ايضاً: طبقات ابن سعد (٨/٧٨-٧٩)-

٣٥٥٤-اخرجه البيهقي (٧/٢٤٠) من طريق الدارقطني' به-

عَنْهُ .فَضَرَبَ جَبْهَتَهُ وَقَالَ دَاوُدُ دَاوُدُ .

☆☆ عبیداللہ اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: داؤد نے شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا' تو سفیان بار بار داؤد داؤد کہتے رہے' گویا وہ اُن کا انکار کر رہے تھے۔ میں نے کہا: شعبہ نے اُن کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' تو اُنہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور داؤد داؤد کہتے رہے۔

3555- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيْهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا . قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِىْ مِنْ شَيْءٍ . قَالَ وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ . قَالَ وَلَا الْخَاتَمُ مِنَ الْحَدِيْدِ وَلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِىْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ .قَالَ لَا . قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ . قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو نکاح کے لیے پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر جھکائی' پھر اُٹھائی لیکن مثبت ردِعمل نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میری شادی اس کے ساتھ کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (مہر کے طور پر ادا کرنے کیلئے) کوئی چیز ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ہے' البتہ میں اپنی اس چادر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھی اسے دے دیتا ہوں اور آدھی اپنے پاس رکھ لوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! تمہیں جو قرآن آتا ہے اُس (کی تعلیم دینے کے مہر ہونے) کے عوض میں' میں نے تمہاری شادی اس کے ساتھ کی۔

شرح: شوہر کی خدمت یا قرآن کی تعلیم کو مہر مقرر کرنا

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی آزاد مرد کسی عورت کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے' وہ مرد ایک برس تک اس عورت کی خدمت کرتا رہے گا یا قرآن پاک کی تعلیم دینے کی شرط پر شادی کر لے تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کو اس مرد کی خدمت کے معاوضے جتنا مہر ملے گا۔

۳۵۵۵-اخرجه عبد الرزاق (۷۵۹۲) و الحميدي (۹۲۸) و احمد (۳۳۰/۵) و البخاري في فضائل القرآن (۵۰۲۹) باب: خيركم من تعلم القرآن و علمه' و (۵۰۳۰) باب: القراءة عن ظهر قلب' و في النكاح (۵۰۸۷) (۵۱۲۱) (۵۱۳۲) و مسلم في النكاح (۱۴۲۵) باب: الصداق' و النسائي في النكاح (۱۱۳/۶) باب: التزويج على سور من القرآن' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۸۹) باب: صداق النساء' و البيهقي في الكبرى (۱۴۴/۷) من طرق عن ابي حازم' به-

اگر کوئی غلام کسی عورت کے ساتھ اس کے آقا کی اجازت کے تحت اس شرط پر شادی کرے کہ وہ ایک سال تک اس عورت کی خدمت کرتا رہے گا تو یہ درست ہوگا اور عورت کو یہ حق حاصل ہوگا' وہ مرد اس کی خدمت کرتا رہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دونوں صورتوں میں اس عورت کو قرآن پاک کی تعلیم دینے اور خدمت کروانے کا حق حاصل ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: شرط کے ذریعے جس چیز کو بطور معاوضہ لینا درست ہو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس چیز کو مہر بنانا بھی درست ہوتا ہے کیونکہ اس طرح معاوضہ لینا متحقق ہو جاتا ہے اور یہ اس طرح ہو جائے گا: جب شوہر نے اس کی رضامندی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے خدمت کرنے پر اس عورت سے نکاح کر لیا ہو' یا اس عورت کی بکریاں چرانے کی شرط پر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ہو۔

ہماری دلیل یہ ہے: شرعی طور پر حکم یہ ہے: مال کو حاصل کیا جائے اور تعلیم دینا' مال نہیں ہے' اسی طرح ہمارے اصول کے مطابق' دیگر طرح کا نفع حاصل کرنا بھی مال نہیں ہے۔

البتہ غلام کا خدمت کرنا مال کے حصول کے مترادف ہے' کیونکہ اس ضمن میں اس کا اپنی غلامی کو سپرد کرنے کا مفہوم پایا جا رہا ہے'

لیکن آزاد شخص میں ایسی صورت حال نہیں ہوتی ہے نیز عقد نکاح کی وجہ سے آزاد شخص کی خدمت کا استحقاق جائز نہیں ہوگا' کیونکہ اس میں ''قلب موضوع'' پایا جاتا ہے'

جبکہ دوسرے آزاد شخص کا اپنی رضامندی کے ساتھ خدمت کرنے کا حکم اس سے مختلف ہے' کیونکہ یہاں مناقضہ نہیں پایا جا رہا۔

غلام کی خدمت کرنے کا حکم بھی اس کے برخلاف ہے' کیونکہ وہ معنوی طور پر اپنے آقا کی خدمت کر رہا ہے' کیونکہ وہ اس عورت کی خدمت اپنے آقا کی اجازت اور اس کے حکم کے تحت کر رہا ہے۔

اسی طرح بکریاں چرانے کا حکم بھی اس سے مختلف ہے' کیونکہ اس کا تعلق امور زوجیت کی ادائیگی کے ساتھ ہے' لہٰذا یہاں مناقضہ نہیں پایا جائے گا' تاہم ایک روایت کے مطابق یہ بھی ممنوع ہے۔

تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق خدمت کی قیمت (یعنی معاوضے) کی ادائیگی واجب ہوگی' کیونکہ جو چیز طے کی گئی ہے' وہ مال ہے' تاہم وہ شخص اس کی ادائیگی سے قاصر ہے' کیونکہ مناقضہ پایا جا رہا ہے' لہٰذا یہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے غلام کو (مہر مقرر کر) دیتا ہے)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق' مہر مثل کی ادائیگی واجب ہوگی' کیونکہ خدمت مال نہیں ہے' کیونکہ نکاح میں کسی بھی حالت میں اس کا استحقاق نہیں ہو سکتا' تو یہ خنزیر اور شراب کو مقرر کرنے کی مانند ہوگی۔

اور یہ حکم اس وجہ سے ہے: عقد کی وجہ سے اس کا قیمت والا ہونا ضرورت کے پیش نظر ہے' تو جب عقد میں اس کی ادائیگی

واجب نہیں ہوگی' تو اس کا قیمت والا ہونا بھی ظاہر نہیں ہوگا' تو حکم اپنی اصل کے اعتبار سے باقی رہے گا' اور وہ مہر مثل ہے۔(ہدایہ کتاب النکاح)

3556- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَّالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ جَمِيعًا عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .وَقَالَ الثَّوْرِيُّ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔

اس میں ثوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تمہیں جو قرآن آتا ہے' اُس (کی تعلیم دینے کے مہر ہونے) پر میں اس کے ساتھ تمہارا نکاح کرتا ہوں۔

3557- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَاْيَكَ .فَقَالَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ .فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ عَاقِدُهَا فِىْ عُنُقِهِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ لَكَ مَالٌ . قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ لَهُ اجْلِسْ .ثُمَّ جَاءَتْ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَاْيَكَ .فَقَالَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ .فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ .قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ اجْلِسْ .ثُمَّ جَاءَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأْفِيَّ رَاْيَكَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْكِحُ هٰذِهِ .فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ .فَقَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ هَلْ تَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا .قَالَ نَعَمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ الْمُفَصَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى اَنْ تُقْرِئَهَا وَتُعَلِّمَهَا وَاِذَا رَزَقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَوَّضْتَهَا .فَزَوَّجَهَا الرَّجُلَ عَلٰى ذٰلِكَ .تَفَرَّدَ بِهٖ عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت

۳۵۵٦-اخرجه مالك في النكاح (۲/۵۳٦) باب: ما جاء في الصداق و الحباء' عن ابي حازم' به- و من طريق مالك اخرجه الشافعي (۲/۸۷)' و احمد (۵/۳۳٦)' و البخاري في الوكالة (۲۳۱۰)' و في النكاح (۵۱۳۵) باب: السلطان ولي' و ابو داود في النكاح (۲۱۱۱) باب: في التزويج على العمل يعمل' و الترمذي في النكاح (۱۱۱٤)' و ابن حبان (٤۰۹۳)' و البيهقي (۷/۱٤٤) من طرق عن مالك به-

۳۵۵۷-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲٤۲) كتاب: الصداق' باب: النكاح على تعليم القرآن من طريق الدارقطني' به- و نقل عقبه قول الدارقطني: تفرد به عتبة و هو متروك الحديث' ثم قال-اي: البيهقي-: (عتبة بن السكن منسوب الى الوضع' و هذا باطل لا اصل له- و الله اعلم)- اه-

کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ ایک صاحب کھڑے ہوئے' جنہوں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جو اُنہوں نے اپنی گردن میں باندھی ہوئی تھی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر وہ خاتون دوبارہ آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ وہی صاحب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر وہ خاتون دوبارہ آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بارے میں اپنی رائے (بیان کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے ساتھ کون شادی کرے گا؟ وہی صاحب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (اس کے ساتھ شادی کروں گا)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں قرآن (زبانی) آتا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! سورۂ بقرہ اور مفصل سورتیں (زبانی یاد ہیں)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شرط پر تمہاری شادی اس کے ساتھ کرتا ہوں کہ تم اسے قرآن پڑھنا سکھاؤ گے' اسے تعلیم دو گے اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطاء کرے گا' تو تم اس کا مہر اسے دے دو گے' تو اُن صاحب نے اس شرط پر اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عتبہ بن سکن نامی راوی منفرد ہیں' اور یہ "متروک الحدیث" ہیں۔

3558- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْهَا وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيْدٍ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ شادی کر لو خواہ لوہے کی انگوٹھی (مہر ہونے) کے عوض میں کرو۔

3559- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ امْرَاَةً فِىْ مَرَضِهِ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ وَهٰذِهِ مِنَ الثُّلُثِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَا يَكُوْنُ مِنَ الثُّلُثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے بیماری کے دوران ایک عورت کے

۳۵۵۸- تقدم-

۳۵۵۹- اخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۱۱/ ۱۸۴) من طرق عن اسماعيل بن زرارة...... به- و الحديث ذكره المتقي الهندي في الكنز (۴۴۷۷۰) و عزاه الى (ابي نعيم و الخطيب)-

ساتھ شادی کر لی' لوگوں نے کہا: یہ جائز نہیں ہے اور یہ (وراثت) تہائی حصہ میں شمار ہوگی' یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نکاح جائز ہے اور یہ تہائی حصے میں شمار نہیں ہوگا۔

شرح

اس حدیث میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے' اُس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے' جس کے نتیجہ میں اُس کے مر جانے کا امکان زیادہ ہو' تو اب وہ اپنے مال کے صرف ایک تہائی حصے میں تصرف کر سکتا ہے' اس سے زیادہ میں تصرف نہیں کر سکتا' اگر وہ چاہے' تو اُس تہائی حصے کو صدقہ کر سکتا ہے یا ہبہ کر سکتا ہے' وغیرہ۔

انصار میں یہ صورت پیش آئی کہ ایک صاحب نے ایسی حالت میں ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' لازمی بات ہے کہ اُس شادی کے نتیجہ میں اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو گئی تھی' لوگوں نے یہ کہا: کیونکہ یہ شخص اتنا بیمار ہے کہ اس کے مرنے کا امکان زیادہ ہے' اور ایسی حالت میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ شخص صرف ایک تہائی حصے میں تصرف کر سکتا ہے' لہٰذا اُس کی بیوی کو اُس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے مہر ادا کیا جائے گا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ نکاح درست ہے اور مہر کی ادائیگی ایک تہائی حصے میں سے نہیں ہوگی' بلکہ اُس شخص کے اصل مال میں سے ہوگی' اور اُس ادائیگی کے بعد جو مال بچے گا' ایک تہائی حصے میں تصرف کا حکم اُس میں داخل ہوگا۔

لوگوں کا یہ کہنا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے' اس میں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ لوگوں نے یہ سمجھا' اس صورت میں اُس شخص نے یہ شادی صرف اس لیے کی ہے' تاکہ اُس کے ورثاء زیادہ ہو جائیں اور اس طرح وہ اپنے ورثاء میں سے کسی ایک کو اس حوالے سے نقصان نہ پہنچا سکے۔

3560- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فِىْ سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَاِذَا هِىَ حُبْلٰى فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَاِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوْهَا . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ .

☆☆ سعید بن مسیب ایک انصاری صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ' اُسے دیکھے بغیر' شادی کر لی' (رخصتی کے بعد) جب میں اُس کے پاس آیا تو وہ حاملہ تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

۳۵۶۰- اخرجه عبد الرزاق (۶/ ۲۴۹-۲۵۰) في النكاح' باب: ما رد من النكاح' الحديث (۱۰۷۰۵) عن ابن جريج قال: حديث عن صفوان بن سليم...... به- و من طريقه الدارقطني ههنا' و ابو داود في سننه (۲/ ۲۴۱-۲۴۲) كتاب: النكاح' باب: ما يقال للمتزوج' الحديث (۲۱۳۱)' و البيهقي (۷/ ۱۵۷) قال ابو داود: (روى هذا الحديث قتادة عن سعيد بن يزيد عن ابن المسيب- و اخرجه يحيى بن ابي كثير عن يزيد بن نعيم عن سعيد بن المسيب وعطاء الخراساني عن سعيد بن المسيب' ارسلوه كلهم- و في حديث يحيى ابن ابي كثير ان بصرة بن اكثم نكح امراة- و كلهم قال في حديثه: جعل الولد عبدًا له)- اه-

ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شرمگاہ کو جو حلال کیا گیا ہے اس کی وجہ سے اُس کو مہر ملے گا' اس کا بچہ تمہارا غلام ہو گا اور جب یہ بچے کو جنم دے' تو تم لوگ اسے سنگسار کر دینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے صفوان بن سلیم سے منقول ہے۔

شرح

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' اور بعد میں وہ عورت حاملہ ثابت ہوتی ہے' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

احناف اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی عورت زنا کے نتیجہ میں حاملہ ہو' اور پھر کوئی شخص اُس کے ساتھ شادی کر لے' تو یہ نکاح درست ہوگا۔ تاہم شوہر' اُس عورت کے ساتھ اُس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا' جب تک وہ عورت' بچے کو جنم نہ دے۔ یہ حکم امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ہے۔

امام ابویوسف اس بات کے قائل ہیں کہ یہ نکاح' فاسد ہوگا۔

یہاں ایک ذیلی صورت یہ ہوگی کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی' جو پہلے بیوہ یا مطلقہ ہو چکی تھی' اور شادی ہونے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ وہ عورت اپنے سابقہ شوہر سے حاملہ ہے' تو اب اُس عورت کا حمل' ثابت النسب ہوگا۔ اور اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس دوسرے شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کیا تھا' وہ نکاح باطل قرار پائے گا۔

مذکورہ بالا حدیث سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُس شخص نے حاملہ عورت کے ساتھ جو نکاح کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے درست قرار دیا' اور عورت کیلئے مہر کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

3561 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَصْرَةَ بْنِ اَبِىْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِكْرًا فِىْ سِتْرِهَا فَوَجَدَهَا حَامِلًا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَعْطَاهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتُحِلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَقَالَ اِذَا وَضَعَتْ فَاَقِيْمُوْا عَلَيْهَا الْحَدَّ.

☆☆ حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ' اُسے دیکھے بغیر' شادی کر لی' بعد میں اُنہوں نے اُس لڑکی کو حاملہ پایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو مہر دلوایا' کیونکہ اُس کی شرمگاہ کو حلال کیا گیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۳۵۶۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷۰٤): اخبرنا ابراهيم بن محمد عن صفوان' به- و اخرجه البيهقي (۷/۱۵۷) من طريق بسطام بن جعفر بن المختار' ثنا ابراهيم بن محمد' به-قلت: و ابراهيم بن محمد: هو ابو اسحاق الاسلمي: قال البيهقي: (وقد روي هذا من وجه آخر عن ابن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً)- اه-قلت: هذا المرسل اخرجه ابو داود في سننه (۲/۲٤۲) كتاب: النكاح' باب في القسم بين النساء' الحديث (۲۱۳۲): حدثنا محمد بن المثنى' ثنا عثمان بن عمر- يعني: ابن المبارك- عن يحيى عن يزيد بن نعيم عن سعيد بن المسيب ان رجلاً يقال له: بصرة بن اكثم نكح امراة...... فذكر معناه' اي: معنى حديث ابن المسيب السابق- و راجع الذي قبله-

جب یہ بچے کو جنم دے تو اس پر حد جاری کر دینا۔

3562- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ . قَالُوْا بَلٰى . قَالَ هُوَ الْمُحِلُّ . ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ''کرائے کے سانڈ'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا شخص ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلالہ کرے اور جس کیلئے حلالہ کیا گیا ہو' اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو!

شرح

یہاں حدیث میں لفظ ''محلل'' استعمال ہوا ہے' یعنی کسی چیز کو حلال کرنے والا شخص۔

مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے' تو اب وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لینے کے بعد بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی۔

ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیتا ہے اور وہ دوبارہ اُسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے' تو وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ یہ طے کرتی ہے کہ تم میرے ساتھ اس شرط پر شادی کرو کہ ایک مرتبہ صحبت کرنے کے بعد تم مجھے طلاق دیدو گے' تاکہ میں پہلے شوہر کیلئے حلال ہو جاؤں۔

سوال یہ ہے کہ طلاق دینے کی شرط کے ساتھ شادی کرنے کا حکم کیا ہوگا؟

امام ابوحنیفہ اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں کہ یہ نکاح درست ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نزدیک نکاح میں فاسد شرط مقرر کرنے سے شرط' کالعدم تصور ہوتی ہے' اور نکاح' درست شمار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت میں بھی طلاق دینے کی شرط فاسد ہے' اس لیے اُسے کالعدم قرار دیا جائے گا اور نکاح اپنی جگہ درست ہوگا۔

۳۵۶۲- اخرجه ابن ماجه في النكاح (۶۲۳/۱) باب: المحلل و المحلل له (۱۹۳۶)' و الحاكم (۱۹۹/۲)' و البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۷)' و ابن الجوزي في العلل المتناهية (۶۴۶/۲) من طريق الليث' به- و سال الترمذي البخاري عن هذا الحديث ' فقال البخاري: (عبد الله بن صالح لم يكن اخرجه في ايامنا' ما ارى الليث سمعه من مشرح بن هاعان؛ لان حيوة روى عن بكر بن عمرو عن مشرح)- اه- من (العلل الكبير) للترمذي (۲۷۴)- و انكر يحيى ابن عبد الله بن بكير رواية ابي صالح هذه انكارًا شديدًا' وقال : (لم يسمع الليث من مشرح شيئًا' ولا روى عنه شيئًا' و انما حدثني الليث بهذا الحديث عن سليمان بن عبد الرحمن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ......) فذكره- و قال ابو زرعة: (الصواب عندي حديث يحيى' يعني: ابن عبد الله بن بكير)- اه- من علل ابن ابي حاتم (۴۱۱/۱) (۱۲۳۳)-وهذا يقضي بخطا التصريح بسماع الليث من مشرح الواقع في روايات الحديث عند المصنف وغيره- و مشرح بن هاعان: مقبول: كما قال ابن حجر في (التقريب) (۲۵۰/۲)' و لم يتابع؛ و لذلك قال البوصيري في مصباح الزجاجة (۱۰۲/۲): (هذا اسناد مختلف فيه: من اجل ابي مصعب)- اه- وابو مصعب: هو مشرح بن هاعان-

امام شافعی کے نزدیک بھی یہ نکاح درست ہوگا' البتہ امام مالک کے نزدیک اسے فسخ قرار دیا جائے گا۔
ان فقہاء کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے شخص پر لعنت کی ہے۔
جن فقہاء کے نزدیک اس لعنت سے مراد اُس شخص کا گناہگار ہونا ہے' اُنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ نکاح درست ہوگا اور وہ شخص گناہگار ہوگا۔ اور جن فقہاء کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے' وہ فاسد ہو جائے گی' اُن کے نزدیک ایسا نکاح' فاسد شمار ہوگا۔

3563- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُسَيْلَةُ هِيَ الْجِمَاعُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عسیلہ'' سے مراد صحبت کرنا ہے۔

3564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَشْرَجٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى .

☆☆ حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام سربلند ہوتا ہے' اُسے مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔

3565- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْتَ اِلَيْهَا . قُلْتُ لَا . قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . وَقَالَ اَبُوْ شِهَابٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَطَبْتُ امْرَاَةً . وَالْبَاقِيْ مِثْلَهُ .

۳۵٦۳-اخرجه احمد (٦/ ٦٢): ثنا مروان' به-قال الزيلعي (۳/ ۲۲۸): (والمكي: مجهول)- اھ- و راجع: حلية الاولياء (۹/ ۳۳٦) و مجمع الزوائد (٤/ ۲٤۱)-

۳۵٦٤-اخرجه البيهقي في سننه (٦/ ۲۰۵) كتاب: اللقطة' باب: ذكر بعض من صار مسلماً باسلام ابويه او احدهما...... من طريق ابي العباس السراج' ثنا شباب بن خياط...... به-و عزاه الحافظ في الفتح (۳/ ۲۲۰) للروياني' و اخرجه باسناده اليه في تغليق التعليق (۲/ ٤۸۹) عن محمد بن اسحاق' ثنا شباب العصفري-: هو خليفة بن خياط- ثنا حشرج بن عبد الله' به- وعزاه ايضاً الى الخليلي في (فوائده) عن يحيى بن محمد العربي بخربته بنيسابور عن محمد ابن اسحاق السراج' ثنا شباب بن خياط' به- و انظر: نصب الراية (۳/ ۲۱۳)-

۳۵٦۵-اخرجه احمد (٤/ ۲٤٤-۲٤۵' ۲٤٦) و الدارمي (۲/ ۱۳٤)' و ابن ابي شيبة (٤/ ۲۵۵)' و سعيد بن منصور (۵۱٦- ۵۱۸) و الترمذي في النكاح (۱۰۸۷) باب: ما جاء في النظر الى المخطوبة' و النسائي في النكاح (٦/ ٦۹-۷۰) باب: اباحة النظر قبل التزويج' و ابن ماجه في النكاح (۱۸٦٦) باب: النظر الى المرأة اذا اراد ان يتزوجها' و ابن الجارود (٦۷۵) و البيهقي في الكبرى (۷/ ۸٤' ۸۵) و الطحاوي في المعاني (۳/ ۱٤) من طريق ثابت و عاصم الاحول عن بكر بن عبد الله المزني' به-

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دیکھ لو' کیونکہ اس طرح تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔

ابوشہاب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے' اس کے بعد کے الفاظ حسب سابق ہیں۔

3566- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنْ يَتَزَوَّجَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . قَالَ فَفَعَلَ فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مُوَافَقَتَهَا . الصَّوَابُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کرنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جا کر اُس عورت کو دیکھ لو' کیونکہ اس کے نتیجہ میں تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایسا ہی کیا' پھر اُس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' اُس کے بعد راوی نے اُن کی موافقت کا ذکر کیا ہے۔

صحیح یہ ہے: یہ روایت ثابت کے حوالے سے بکر مزنی سے منقول ہے۔

3567- حَدَّثَنَاهُ ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اُس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3568- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ - وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ

۳۵۶۶- اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱۸٦۵) باب: النظر الى المراة اذا اراد ان يتزوجها' و ابن الجارود (٦٧٦)' و ابن حبان (٤٠٤٢)' و الحاكم (۲/۱٦۵)' و صححه على شرطهما' و البيهقي في الكبرى (۷/۸٤) من طرق عن عبد الرزاق' به-

۳۵٦٧- اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱/٦۰۰) باب: النظر الى المراة اذا اراد ان يتزوجها (۱۸٦٦) عن الحسن بن ابي الربيع' انبانا عبد الرزاق' به- وقال في الزوائد: (اسناده صحيح' وقد روى الترمذي وغيره بعضه) اه- وراجع: مصادر تخريج الرواية قبل السابقة-

۳۵٦۸- اخرجه سعيد بن منصور (۵۲۳)' و الحميدي (۱۱۷۲)' و احمد (۲/۲۹۹)' و مسلم في النكاح (۱٤۲٤) باب: ندب النظر الى وجه المراة و كفيها لمن يريد تزوجها' و النسائي في النكاح (٦/٧٧) باب: اذا استشار رجل رجلاً في المراة هل يخبره بما يعلم' و الطحاوي في المعاني (۳/۱٤)' و ابن حبان (٤٠٤١)' و البيهقي في الكبرى (۷/۸٤) من طرق عن سفيان' به- و هو عند مسلم و النسائي من غير هذا الوجه عن يزيد بن كيسان' به-

شَيْئًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی خواتین کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

3569- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .هٰذَا لَا يَثْبُتُ .وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھوایا تھا۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے' حجاج نامی راوی (کی نقل کردہ روایت کو) دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

درست روایت وہ ہے' جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ نکاح کی بنیاد پر ہی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کو (اُن کے شوہر کے پاس) بھیج دیا تھا۔

امام مالک نے زہری کے حوالے سے' صفوان بن اُمیہ کے واقعہ میں اسے نقل کیا ہے۔

3570- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۵۶۹-اخرجه الترمذي في النكاح (۳/۴۴۷-۴۴۸) باب: ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما (۱۱۴۲) و ابن ماجه في النكاح (۱/۶۴۷) باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر (۲۰۱۰) من طريق ابي معاوية' به- و قال الترمذي: (هذا حديث في اسناده مقال- و في الحديث الآخر- ايضاً-مقال- و العمل على هذا الحديث عند اهل العلم: ان المراة اذا اسلمت قبل زوجها' ثم اسلم زوجها و هي في العدة: ان زوجها احق بها ما كانت في العدة-و هو قول مالك بن انس و الاوزاعي و الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- و قال الترمذي ايضاً (۳/۴۴۹) (۱۱۴۴): (قال يزيد بن هارون: حديث ابن عباس اجود اسنادًا- و العمل على حديث عمرو بن شعيب)- اه-

۳۵۷۰-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/۲۷۹) باب: الى متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها (۲۲۴۰) من طريق محمد بن سلمة' به- و اخرجه ابو داود في نفس الموضع' و الترمذي في النكاح (۳/۴۴۸) باب: ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما (۱۱۴۳) و ابن ماجه في النكاح (۱/۶۴۷) باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر (۲۰۰۹) من طرق عن ابن اسحاق' به- و قد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند الترمذي- و قال الترمذي: (هذا حديث ليس باسناده باس' و لكن لا نعرف وجه هذا الحديث' و لعله قد جاء هذا من قبل داود بن حصين' من قبل حفظه)- اه-وروى الترمذي (۱۱۴۴) عن اسرائيل' و ابن ماجه (۲۰۰۸) عن حفص بن جميع' كلاهما عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس: ان رجلاً جاء مسلماً على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ' ثم جاءت امراته مسلمة' فقال: يا رسول الله' انها كانت اسلمت معي فردها علي- فردها عليه) و السياق للترمذي- و قال الترمذي: (هذا حديث صحيح ؛ سمعت عبد بن حميد يقول: سمعت يزيد بن هارون يذكر عن محمد بن اسحاق هذا الحديث)- اه-

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ کو پہلے نکاح کی بنیاد پر ہی حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا دوبارہ نکاح نہیں پڑھوایا تھا۔

3571- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ أَبُو حَفْصٍ الْحَدَثِيُّ حَدَّثَنَا مَسْرُوحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ أُخْتِي تَحْتَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَهَا عَلَى حَدِيقَةٍ فَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَيُطَلِّقُكِ . قَالَتْ نَعَمْ وَأَزِيدُهُ . قَالَ رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَزِيدِيهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن ایک انصاری کی اہلیہ تھی' اُس انصاری نے ایک باغ (کی بطورِ مہر) ادائیگی کی شرط پر اُس کے ساتھ شادی کی تھی' اُن دونوں کے درمیان ناچاقی ہوئی' اُنہوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اس کا باغ واپس کر دو' یہ تمہیں طلاق دے دیتا ہے۔ تو وہ عورت بولی: ٹھیک ہے' میں اسے مزید بھی دے سکتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا باغ واپس کرواور اسے مزید ادائیگی بھی کر دو۔

3572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَّلَا دِينٍ وَّلٰكِنْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ . فَقَالَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ يَا ثَابِتُ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان کے اخلاق یا دین کے حوالے سے ان سے ناراض نہیں ہوں' لیکن میں مسلمان ہونے کے بعد (شوہر کی) ناشکری کو پسند نہیں کرتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کا

۳۵۷۱- اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۳۱۴) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: الوجه الذي تحل به الفدية: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو الحسين محمد بن احمد بن تميم الاصم القنطري ببغداد ' انا ابو جعفر محمد بن سعد بنمحمد بن الحسن بن عطية بن سعد العوفي' قال: حدثني ابي' قال: نا الحسين بن الحسن بن عطية عن ابيه عن جده عن ابي سعيد قال: ارادت اختي تختلع من زوجها' فاتت النبي صلى الله عليه وسلم مع زوجها' فذكرت له ذلك' فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم : (تردين عليه حديقته و يطلقك!) قالت : نعم' و ازيده...... الحديث- قال البيهقي: (وكذلك اخرجه الحسين بن عمارة عن عطية و الحديث المرسل صحيح)- اه-

۳۵۷۲-اخرجه البخاري في الطلاق (۵۲۷۳' ۵۲۷۴) باب: الخلع' و كيف الطلاق فيه! و النسائي في الطلاق (۶/ ۱۶۹) باب: ما جاء في الخلع (۳۴۶۳) عن ازهر بن جميل' به- و راجع: تحفة الاشراف للمزي (۵/ ۱۳۶-۱۳۷)-

باغ اسے واپس کرنے کیلئے تیار ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثابت! تم اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو!

3573 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَّكَانَ اَصْدَقَهَا حَدِيْقَةً فَكَرِهَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَهُ الَّتِيْ اَعْطَاكِ . قَالَتْ نَعَمْ وَزِيَادَةً . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا وَلٰكِنْ حَدِيْقَتَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . فَاَخَذَهَا لَهُ وَخَلّٰى سَبِيْلَهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . سَمِعَهُ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی شادی زینب بنت عبداللہ سے ہوئی حضرت ثابت نے اُس خاتون کو مہر کے طور پر ایک باغ دیا تھا' وہ خاتون اُنہیں پسند نہیں کرتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے جو باغ تمہیں دیا تھا' کیا تم اُسے واپس کرنے کیلئے تیار ہو؟ اُس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! (میں اُس کے ساتھ) مزید بھی دے سکتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزید ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے' صرف اُس کا باغ واپس کر دو۔ اُس خاتون نے عرض کی: ٹھیک ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو باغ واپس ملنے اور عورت کو طلاق ہونے کا فیصلہ دیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کرتا ہوں۔

ابوزبیر نے یہ روایت کئی راویوں سے سنی ہے۔

شرح: جب میاں بیوی ایک ساتھ نہ رہ سکتے ہوں تو خلع جائز ہے

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو جائے' اور ان دونوں کو یہ خوف ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے تو اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت' اپنی ذات کے فدیہ کے طور پر' کچھ مال دے کے' اس کے عوض میں خلع حاصل کرے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اس کے بارے میں جو وہ عورت فدیہ دیتی ہے''۔

جب وہ دونوں ایسا کریں گے' تو اس خلع کے نتیجے میں' ایک بائنہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ عورت کے ذمے مال کی ادائیگی لازم ہوگی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''خلع بائنہ طلاق ہے''۔

۳۵۷۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۱۳/۷) و قال ابن حجر - كما في التعليق المغني (و سنده قوي مع ارساله' و حجاج - فيه -: حجاج بن محمد' لا حجاج بن ارطاة)- اه - وراجع: تلخيص الحبير لابن حجر (۲۳۱/۳) - وله شاهد من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' بنحوه عند ابن ماجه في الطلاق (۶۶۳/۱) باب: المختلعة تاخذ ما اعطاها (۲۰۵۷) من طريق حجاج عن عمرو بن شعيب' به - وقال في الزوائد: (في اسناده حجاج بن ارطاة' مدلس' وقد عنعنه)- اه -

دوسری بات یہ ہے: خلع میں طلاق کا احتمال موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ لفظ خلع کے ذریعے کنایہ مراد لیا جاسکتا ہے اور کنایہ کے ذریعے ہمیشہ بائنہ طلاق واقع ہوتی ہے البتہ خلع میں جب مال کا ذکر کر دیا جائے تو پھر (طلاق کی) نیت کی ضرورت نہیں رہتی۔

تیسری بات یہ ہے: عورت صرف اسی وجہ سے اپنے ذمے مال کی ادائیگی کو لازم کرتی ہے کہ اس کی ذات اس کے قبضے میں آجائے (یعنی اسے طلاق بائنہ مل جائے) اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ بائنہ ہو جائے۔

اگر یہ ناپسندیدگی مرد کی طرف سے ہو تو مرد کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ عورت سے عوض وصول کرے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اگر تم ایک بیوی کی بجائے دوسری بیوی لانا چاہتے ہو تو اگر چہ تم پہلی بیوی کو ایک ڈھیر کے برابر (مال) دے چکے ہو تو پھر بھی اس سے کچھ (واپس) نہ لو''۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے: شوہر اس عورت کو چھوڑ کر دوسری بیوی لانے کے ذریعے اسے پریشانی کا شکار کرسکتا ہے تو اب وہ اس سے مال لے کر اسے مزید پریشان نہ کرے۔

لیکن اگر ناپسندیدگی عورت کی طرف سے ہو تو ہمارے نزدیک یہ بات مکروہ ہے کہ مرد عورت سے اس سے زیادہ وصول کرے جو (اس نے مہر کے طور پر) دیا تھا۔

''الجامع الصغیر'' کی ایک روایت میں یہ بات ہے: اضافی ادائیگی لینا بھی جائز ہوگا اس کی دلیل وہ روایت ہے ہم نے جو روایت آغاز میں نقل کی ہے وہ مطلق ہے۔

دوسری وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے بارے میں ہے۔

''جہاں تک اضافی ادائیگی کا تعلق ہے تو وہ نہیں''۔

اس مسئلے میں ناپسندیدگی خاتون کی طرف سے تھی۔

اگر مرد زیادہ وصولی کر لیتا ہے تو قضا کے اعتبار سے یہ جائز ہوگا اسی طرح اگر وہ عوض وصول کر لیتا ہے اور ناپسندیدگی بھی اس کی طرف سے ہو تو (یہ بھی جائز) ہوگا کیونکہ ہم نے جو آیت تلاوت کی ہے اس کا مقتضیٰ دو چیزیں ہیں۔ حکم کے اعتبار سے جائز ہونا اور مباح ہونا اس لئے اباحت کے حق میں عمل ترک کر دیا جائے گا کیونکہ اس کے مقابلے میں چیز موجود ہے تو باقی پر عمل کرنا باقی رہ جائے گا۔

اگر شوہر نے مال کے عوض طلاق دی اور عورت نے اسے قبول کرلیا تو طلاق ہو جائے گی اور عورت کے ذمے مال کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے: شوہر کو اس وقت فوری طور پر یا بعد میں معلق طور پر طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور مذکورہ صورت میں اس نے طلاق کو عورت کی قبولیت کے ساتھ معلق کر دیا ہے۔

اس طرح عورت چونکہ اپنی ذات کے بارے میں اختیار رکھتی ہے تو اسے اپنے ذمے مال کی ادائیگی لازم کرنے کا بھی

اختیار ہونا چاہئے اور ملک نکاح ایک ایسی چیز ہے جس میں عوض لینا جائز ہے اگر چہ وہ مال نہیں ہے جیسا کہ قصاص کا یہی حکم ہے اور طلاق بائنہ ہو جائے گی اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ جان کے بدلے میں مال کا معاوضہ ہے' تو جب مرد ایک بدل کا مالک بن جائے گا' تو دوسرے بدل یعنی نفس کی مالک عورت ہو جائے گی' تا کہ برابری کا حکم ہو سکے۔

فرماتے اگر خلع میں عوض باطل ہو' جیسے کوئی مسلمان شراب' خنزیر یا مردار کے عوض خلع کرے' تو شوہر کو کچھ نہیں ملے گا' اور علیحدگی بائنہ طور پر ہوگی' لیکن اگر طلاق میں عوض باطل ہو' تو رجعی طلاق ہوتی ہے۔

البتہ دونوں صورتوں میں طلاق کا وقوع قبول کرنے پر ہوگا اور حکم میں دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: عوض باطل ہوگا' تو پہلی صورت میں عمل کرنے والا لفظ خلع ہوگا جو کہ ''کنایہ'' ہے اور دوسری صورت میں لفظ ''صریح'' ہوگا جو رجعت لے کر آتا ہے البتہ عورت کے ذمے کسی بھی چیز کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو شوہر کو ادا کی جائے اس کی وجہ یہ ہے: اس نے ایسی کسی چیز کو مقرر نہیں کیا جو قیمت رکھتی ہو' اسے مرد کے ساتھ دھوکے کرنے والی قرار دیا جائے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے: اس نے جس چیز کو معاوضہ مقرر کیا ہے' وہ اسلام کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے اور اس چیز کے علاوہ' کسی دوسری چیز کی ادائیگی بھی عورت کے ذمے لازم نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے کسی اور چیز کی ادائیگی کو اپنے ذمے نہیں لیا۔

البتہ جب شوہر نے کسی متعین سرکے کے عوض خلع کیا ہو' اور بعد میں وہ شراب نکل آئے (تو حکم مختلف ہوگا) اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے مال متعین کر لیا تھا اور اس طرح شوہر کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔

اس کے برخلاف جب کوئی شخص اپنے غلام کو شراب کے عوض میں آزاد کر دے یا مکاتب بنا لے تو اس صورت میں مالک غلام کی قیمت کو وصول کرے گا' کیونکہ آقا جس چیز کا مالک ہے وہ ایک قیمت والی چیز ہے اور وہ اپنی ملکیت کو کسی معاوضہ کے بغیر زائل کرنے پر رضامند نہیں ہوگا۔

جہاں تک ملک بضع کا تعلق ہے' تو وہ طلاق کی وجہ سے باقیمت مال نہیں رہتا' اس کی تفصیل ہم عنقریب بیان کریں گے۔

جبکہ شراب کے عوض نکاح کرنے کا حکم اس سے مختلف ہے' کیونکہ عورت سے تمتع کا حق رکھنا ایک باقیمت چیز شمار ہوگا۔

اس میں مفہوم یہ ہے: عورت سے تمتع قابل احترام ہے اور شریعت نے اس چیز کو درست قرار نہیں دیا کہ عوض کے بغیر اس کا مالک بنا جائے اس کی وجہ یہ ہے' اس کے شرف واحترام کو نمایاں کیا جا سکے' لیکن اگر شوہر عورت سے اس کے حق کو زائل کر دے' تو وہ از خود قابل احترام ہے اس لئے مال کو واجب کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

فرماتے ہیں: جو بھی چیز مہر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے' اسے خلع میں معاوضے کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے' کیونکہ ہر وہ باقیمت چیز تمتع کے حق کا عوض بن سکتی ہے' وہ اس چیز کا عوض بدرجہ اولیٰ بن سکتی ہے' جو باقیمت نہ ہو۔

(ہدایہ' کتاب الطلاق' خلع کا بیان)

3574- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی خلع حاصل کرنے والی عورت سے اُس سے زیادہ وصول نہ کرے، جو اُس نے (مہر کے طور پر) اُس عورت کو دیا تھا۔

3575- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَزَّازُ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً وَّنِصْفًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر کی۔

3576- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عدت ایک حیض مقرر کی۔

3577- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اُن سے خلع حاصل کرلیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو یہ ہدایت کی، وہ ایک حیض تک عدت بسر کرے۔

3578- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ سَمِعْتُ

٣٥٧٤-اخرجه ابو داود في المراسيل- كما في التحفة (٣٠٢/١٣)- من طريق سفيان، بنحوه- وقال ابو داود: (قال وكيع: سالت ابن جريج عنه؛ فانكره و لم يعرفه)- اه-

٣٥٧٥-اخرجه ابو داود في الطلاق (٢٧٦/٢) باب: في الخلع (٢٢٢٩)، و الترمذي في الطلاق (٤٩١/٣) باب: ما جاء في الخلع (١١٨٥م)، من طريق علي بن بحر، وانبانا هشام بن يوسف، به- وقال ابو داود: (و هذا الحديث اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً)- اه- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب)- اه-

٣٥٧٦-اشار ابو داود الى هذا الرواية؛ كما سبق في كلامه على الرواية السابقة؛ فراجعه-

٣٥٧٧-تقدم قريباً-

٣٥٧٨-اخرجه النسائي في الطلاق (١٨٦/٦) باب: عدة المختلعة (٣٤٩٧) من طريق محمد بن عبد الرحمن عن الربيع، بنحوه- و اخرجه النسائي (٣٤٩٨)، و ابن ماجه في الطلاق (٦٦٣/١-٦٦٤) باب: عدة المختلعة (٢٠٥٨) من طريق عبادة بن الصامت عن الربيع، بنحوه-

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ حِيْنَ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً.

★★ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ایک حیض تک عدت گزاریں' جب اُس خاتون نے (اپنے شوہر) سے خلع حاصل کر لیا تھا۔

3579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَرْدَكَ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' نکاح' طلاق اور رجوع کرنا۔

3580- حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3581- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجوع کرنا۔

3582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

۳۵۷۹-اخرجه الترمذي في الطلاق (۳/ ۴۹۰) باب: ماجاء في الجد و الهزل في الطلاق (۱۱۸۴)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/ ۶۵۷-۶۵۸) باب: من طلق او نكح او رجع لا عباً (۲۰۳۹) من طريق حاتم بن اسماعيل عن عبد الرحمن بن اردك' به- و قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم- و عبد الرحمن: هو ابن حبيب بن اردك المدني- و ابن ماهك: هو -عندي- يوسف بن ماهك)- اه-

۳۵۸۰-اخرجه الحاكم في الطلاق (۲/ ۱۹۷-۱۹۸) من طريق الربيع بن سليمان' ثنا عبد الله بن وهب' اخبرني سليمان بن بلال' به- وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد' و عبد الرحمن بن حبيب: هو ابن اردك من ثقات المدنيين' و لم يخرجاه)- اه- و تعقبه الذهبي' فقال: (قلت: فيه لين)- اه- يعني: ابن اردك-

۳۵۸۱-راجع الذي قبله-

۳۵۸۲-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/ ۲۶۵-۲۶۶) باب: في الطلاق على الهزل (۲۱۹۴) حدثنا القعنبي' ثنا عبد العزيز- يعني: ابن محمد الدراوردي- به- وراجع: نصب الراية للزيلعي (۳/ ۲۹۳-۲۹۴)-

عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجوع کرنا۔

3583- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرٰى رِعَاءُ الشَّاءِ رُءُوسَ النَّاسِ وَاَنْ يُرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْجُوَّعُ يَتَبَارَوْنَ فِي الْبُنْيَانِ وَاَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے: بکریوں کے چرواہے لوگوں کے حکمران بن جائیں گے اور برہنہ پاؤں' برہنہ جسم (یعنی کم لباس والے) بھوکے لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے' اور کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔

3584- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْجَنَدِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوطَاَ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ اَوْ حَائِلٌ حَتّٰى تَحِيضَ .

قَالَ لَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّمَا قَالَ لَنَا فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ اَحَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْعَابِدِيُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کی جائے' جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے' یا کسی کم سن لڑکی کے ساتھ صحبت کی جائے جب تک اُسے حیض نہ آجائے (یعنی وہ بالغ نہ ہوجائے)۔

شرح: زنا کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت سے شادی کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص زناء کے نتیجے میں حاملہ ہونے والی عورت کے ساتھ شادی کرلے تو وہ نکاح درست ہوگا' تاہم مرد اس عورت کے ساتھ اس وقت تک وطی نہیں کرے گا جب تک وہ عورت بچے کو جنم نہ دے۔

یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نکاح فاسد شمار ہوگا۔

۳۵۸۳- جزء من حدیث طویل تقدم تخریجہ۔

۳۵۸۴- روی احمد في مسنده (۱۰۸/۴): ثنا یحیی بن اسحاق' انا ابن لهيعة عن الحارث ابن یزید عن حنش الصنعانی عن رویفع بن ثابت' قال: (نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان توطا الامة حتی تحیض' و عن الحبالی حتی یضعن ما في بطونهن)۔

اگر وہ حمل "ثابت النسب" ہو تو یہ نکاح بالاجماع باطل شمار ہوگا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: اصل میں منع کرنے کی وجہ "حمل" کی حرمت ہے اور یہ "حمل" قابل احترام ہے کیونکہ اس سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے: اسے ساقط کرنا جائز نہیں ہے۔

ان دونوں حضرات کی دلیل یہ ہے: ایسی عورت ان عورتوں میں شامل ہے جو نص کے ذریعے حلال ثابت ہوتی ہیں۔

وطی کو حرام اس لیے قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے پانی کے ذریعے دوسرے کے کھیت کو سیراب نہ کرے۔

ثابت النسب میں ممانعت' پانے والے شخص (یعنی جس سے وہ حمل ہے) کے ساتھ لاحق ہوگی' اس حرمت کا زناء کرنے والے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص (جنگ کے بعد) قیدی عورتوں میں سے' کسی حاملہ عورت کے ساتھ' شادی کر لیتا ہے' تو یہ نکاح فاسد شمار ہوگا' کیونکہ وہ (حمل) ثابت النسب ہے۔

اگر کوئی شخص اپنی "ام ولد" کی کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر دے' اور وہ عورت اس شخص سے حاملہ ہو' تو یہ نکاح بھی باطل ہوگا' کیونکہ وہ عورت اپنے آقا کی ہم بستر تھی۔ یہاں تک کہ اس عورت کے بچے کا نسب اس آقا سے ثابت ہوگا' کسی بھی دعوے کے بغیر' اور اگر اس نکاح کو درست قرار دے دیا جائے تو اس صورت میں دو بستروں کو اکٹھا کرنا لازم آئے گا۔

تاہم اس میں تاکید نہیں ہے' یہاں تک کہ وہ شخص لعان کے بغیر بچے کے نسب کی نفی کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ اس وقت تک معتبر نہیں ہوگا جب تک حمل اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

3585- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ الصَّرِيفِينِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْاَنْطَاكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُتْعَةِ .

☆☆ حسن بن محمد اور عبداللہ بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت (کو کھانے) اور متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔

3586- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ اَوْطَاسٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا.

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگِ اوطاس کے موقع

۳۵۸۵-تقدم-

۳۵۸۶-تقدم-

پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کیلئے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

شرح: نکاحِ متعہ کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: نکاح ''متعہ'' باطل ہے۔

اس سے مراد یہ ہے: مرد عورت سے یہ کہے: میں اتنے مال کے عوض میں اتنے عرصے تک تم سے تمتع کرتا رہوں گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے: یہ پہلے مباح تھا' تو اس کی یہ صورت حال باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کو منسوخ کرنے والی چیز ظاہر ہو جائے۔

ہم یہ کہتے ہیں: اس کا منسوخ ہونا صحابہ کرام کے اجماع کے ذریعے ثابت ہے۔

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے' تو ان کا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' موقف کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے' لہٰذا اجماع پختہ ہو جائے گا۔ (ہدایہ' کتاب النکاح)

یہاں صاحب ہدایہ نے نکاح متعہ کے بارے میں یہ حکم بیان کیا ہے: ایسا نکاح باطل قرار دیا جائے گا' اور مصنف نے اس کی مثال یہ دی ہے: مرد عورت سے یہ کہے:

''میں اتنی مدت تک اتنی مال کے میں تم سے تمتع (صحبت) کرتا رہوں گا''۔

مصنف نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو یہ بات منسوب کی ہے کہ ان کے نزدیک متعہ کرنا جائز ہے' تو یہ روایت درست نہیں ہے' کیونکہ دیگر تمام فقہاء کی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی متعہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

مصنف نے یہ بات بیان کی ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح متعہ باطل ہوتا ہے۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ اس کو جائز قرار دیتے تھے

تو اس کا جواب مصنف نے یہ دیا ہے: ان کا رجوع' یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا رجوع' ان حضرات کے قول کی طرف' یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کی طرف رجوع کرنا مستند طور پر ثابت ہے' لہٰذا جب ان کا بھی رجوع ثابت ہو گیا' تو اب اجماع پختہ ہو جائے گا' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے نتیجے میں اس کو باطل قرار دیا جائے گا۔

3587 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ اَخْبَرَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ الَّتِىْ فِى النِّسَاءِ وَقَالَ اِنَّمَا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ ثُمَّ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ وَلَا اَقْدِرُ عَلٰى اَحَدٍ يَفْعَلُ مِنْ

۳۵۸۷- تقدم۔

ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَحِلَّ بِهِ الْعُقُوبَةُ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کردیا' اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اسے لوگوں کیلئے حلال قرار دیا تھا' اُس وقت خواتین کی تعداد کم تھی' پھر اسے لوگوں کیلئے حرام قرار دے دیا گیا' اب اگر کوئی شخص اس فعل کا ارتکاب کرے گا' تو اُسے سزا ملے گی۔

3588 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ - اَوْ هَدَمَ - الْمُتْعَةَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح' طلاق' عدت' وراثت کے احکام نے متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کالعدم قرار دیا ہے۔

3589 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ اَيُّوبَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ .قَالَ وَاِنَّمَا كَانَتْ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا اُنْزِلَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ نُسِخَتْ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع کیا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: یہ اجازت اُن لوگوں کے لیے تھی' جو نکاح نہیں کر سکتے تھے' جب میاں بیوی کے درمیان نکاح' طلاق' عدت اور وراثت کے احکام نازل ہو گئے (تو متعہ کی اجازت) منسوخ ہو گئی۔

3590 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي غَطَفَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا .يَعْنِي رَجُلًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُدَامَةَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُحْرِمٍ تَزَوَّجَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: اُنہوں نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔
راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے حالتِ احرام میں شادی کر لی تھی۔
قدامہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے حالتِ احرام والے شخص کے شادی کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو

۳۵۸۸- تقدم- ۳۵۸۹- تقدم-

۳۵۹۰- اخرجه مالك (۱/۳۴۹) كتاب: الحج' باب: نكاح المحرم' الحديث (۷۱) عن داود بن الحصين' به- و من طريقه اخرجه الشافعي في مسنده ص (۲۵۴- ط الريان) و البيهقي في السنن (۷/۲۱۳) كتاب: النكاح' باب: من عقد النكاح مطلقاً لا يشرط فيه......

اُنہوں نے فرمایا: اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3591- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے' نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے۔

شرح: حالتِ احرام میں شادی کرنے کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: حالت احرام والے مرد اور حالت احرام والی عورت کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ حالت احرام میں شادی کرلیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جائز نہیں ہے۔

حالت احرام والا ''ولی'' اپنی ''ولیہ'' کی شادی کرسکتا ہے (یا نہیں کرسکتا) اور اس کی بنیاد بھی سابقہ اختلاف ہے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''حالت احرام والا شخص نہ نکاح کرے اور نہ ہی کسی دوسرے کا نکاح کروائے''۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' تو آپ حالت احرام میں تھے۔

وہ روایت جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ وطی کرنے پر محمول ہوگی۔

3592- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ وَاَرَادَ اَنْ يَعْتَمِرَ اَوْ يَحُجَّ فَقَالَ لَا تَزَوَّجْهَا وَاَنْتَ مُحْرِمٌ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ.

☆☆ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ساتھ کوئی ایسا شخص شادی کرنا چاہتا ہے' جو مکہ سے باہر ہے اور وہ عمرہ یا حج کرنے کیلئے جارہا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم حالتِ احرام میں ہو' تو شادی نہ کرو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

3593- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ

۳۵۹۱- تقدم- ۳۵۹۲- تقدم-

لَا يَنْكِحُ وَلَايُنْكِحُ وَلَايَخْطُبُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

3594- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَاسِبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَايُنْكِحُ وَلَايَخْطُبُ وَلَايَخْطُبُ عَلٰى غَيْرِهٖ .

☆☆ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر یہ بات نقل کی ہوگی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا ہے: حالتِ احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی کا نکاح کرواسکتا ہے نہ کسی کو (اپنی) شادی کا پیغام دے سکتا ہے نہ کسی کی طرف سے شادی کا پیغام دے سکتا ہے۔

3595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ وَلَايُزَوِّجُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالتِ احرام والا شخص نہ خود شادی کرسکتا ہے نہ کسی کی شادی کرواسکتا ہے۔

3596- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطِّيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السُّرِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ اللَّهَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3597- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا .

☆☆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی، آپ

۳۵۹۳-فیہ مسلم بنخالد الزنجي، و هو مختلف فیہ- وقد اخرجہ مالك في الموطا (۱/۳۴۹) کتاب: الحج، باب: النکاح المحرم عن نافع: ان عبد اللہ بن عمر کان یقول: (لا ینکح المحرم و لا یخطب علی نفسہ ولا علی غیرہ)- و من طریقہ اخرجہ الشافعي في مسندہ (۱/رقم ۸۲۳-ترتیب)- و اسنادہ صحیح-

۳۵۹۴-راجع الذي قبلہ-

۳۵۹۵-تقدم-

۳۵۹۶-تقدم-

۳۵۹۷-تقدم-

صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3598- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِى فَزَارَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَّبَنَى بِهَا حَلَالًا وَّمَاتَتْ بِسَرِفَ.

★★ یزید بن اصم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ''سرف'' کے مقام پر ہوا۔

3699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ.

★★ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سرف'' کے مقام پر میرے ساتھ شادی کی' ہم دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3600- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ يَعْنِى ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ.

★★ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ شادی کی تو وہ دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3601- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَّبَنَى بِهَا حَلَالًا وَّكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا.

★★ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے

٣٥٩٨-راجع الذي قبله-

٣٥٩٩-اخرجه ابو داود (١٨٤٣) في المناسك' باب: المحرم يتزوج' و الدارمي (٢/ ٣٨) و ابن حبان صحيحه (٤١٣٧)' (٤١٣٨) و الطحاوي (٢/ ٢٧٠)' و الطبراني في الكبير (٢٣/ رقم ١٠٥٨)' (٢٤/ رقم ٤٤)' و البيهقي في السنن (٧/ ٢١٠-٢١١) من طريق حماد بن سلمة' به-

٣٦٠٠-راجع الذي قبله-

٣٦٠١-اخرجه احمد (٦/ ٣٩٢-٣٩٣)' و الترمذي (٨٤١) كتاب: الحج' باب: ما جاء في كراهية تزوج المحرم' و الدارمي (٢/ ٣٨)' و ابن حبان في صحيحه رقم (٤١٣٠)' (٤١٣٥)' و البيهقي في السنن (٥/ ٦٦)' (٧/ ٢١١)' و الطحاوي في شرح المعاني (٢/ ٢٧٠)' و الطبراني (٩١٥)' و البغوي في شرح السنة (١٩٨٢)' كلهم منطريق حماد بن زيد' حدثنا مطر الوراق......به-

ساتھ شادی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے، میں نے اُن دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔

3602- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرِقَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ دَاوُدَ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا .دَاوُدُ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں نہیں تھے، میں نے اُن دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔

داؤد ابوعمرو نامی راوی داؤد بن زبرقان ہے۔

3603- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ .قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَحْمِيَّةَ بْنَ جَزْءٍ وَّرَجُلَيْنِ اٰخَرَيْنِ اِلٰى مَيْمُوْنَةَ يَخْطُبُهَا وَهِیَ بِمَكَّةَ فَرَدَّتْ اَمْرَهَا اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ الْفَضْلِ فَرَدَّتْ اُمُّ الْفَضْلِ اِلَى الْعَبَّاسِ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ بن جزء اور دو افراد کو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ اُنہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نکاح کا پیغام دیں، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اُس وقت مکہ میں مقیم تھیں، اُنہوں نے یہ ذمہ داری اپنی بہن سیّدہ اُمِ فضل رضی اللہ عنہا کو سونپی، سیّدہ اُمِ فضل رضی اللہ عنہا نے یہ ذمہ داری (اپنے شوہر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سونپی، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

3604- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

۳۶۰۲- داود ابو عمر او اداود بن الزبرقان، و هو متروك، كما قال الحافظ في التقريب (۲۳۳/۱) ولكن توبع عليه- راجع الذي قبله-

۳۶۰۳- اخرجه ابن سعد في الطبقات (۹۵/۸) من طريق داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس- و اخرجه احمد في مسنده (۲۷۰/۱-۲۷۱) من طريق مقسم عن ابن عباس: ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب ميمونة بنت الحارث، فجعلت امرها الى العباس، فزوجها النبي صلى الله عليه وسلم - و صحح الشيخ احمد شاكر اسناد هذا الحديث-

۳۶۰۴- اخرجه الطبراني في الكبير- كما في نصب الراية (۱۷۳/۳)-: حدثنا احمد بن عمرو البزار، ثنا محمد بن عثمان، به- قلت: (احمد بن عمرو البزار): هو (احمد بن عمرو بن عبد الخالق)- و الصواب: عن ابن عباس الذي اخرجه عكرمة وغيره: ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة و هو محرم)- و مطر الوراق ضعيف، كماتقدم مرارًا-

مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَلَّامٍ اَبِی الْمُنْذِرِ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ . قَالَ الشَّيْخُ كَذَا قَالَ . تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَّامٍ اَبِی الْمُنْذِرِ وَهُوَ غَرِيْبٌ عَنْ مَّطَرٍ وَّعِنْدَ مَطَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ هٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا . وَرَوَاهُ اَبُو الْاَسْوَدِ يَتِيْمُ عُرْوَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَطَرٍ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3605- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' وہ دونوں اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3607- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3608- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

٣٦٠٥-تقدم-

٣٦٠٦-اخرجه النسائي (١٩١/٥) و احمد (٢٤٥/١) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٦٩/٢) من طريق حماد بن سلمة عن حميد' به- و الحديث اخرجه البخاري وغيره من طرق عن عكرمة' به-

٣٦٠٧-اخرجه ابو داود رقم (١٨٤٤) و الترمذي (٨٤٣) من طريق حماد بن زيد عن ايوب' به- و اخرجه احمد في المسند (٢٨٣/١) من طريق معمر عن ايوب' به- و راجع الذي قبله-

٣٦٠٨-راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3609- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِى الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تَزَوَّجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ) شادی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

3610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِىْ مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِىْ صَدَاقِهَا وَيُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا عَنْ اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اَوْ يَبْلُغُوْا لَهُنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِى الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ .قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ فِىْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) وَذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ الْاٰيَةَ الْاُوْلٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى (وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) قَالَتْ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَنْ رَغِبُوْا فِىْ مَالِهِ وَجَمَالِهِ مِنْ يَّتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ .تَابَعَهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِىُّ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ .

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کر لو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیرِ پرورش ہوتی تھی' وہ

۳۶۰۹- اخرجه احمد (۱/ ۲۲۱، ۲۲۸، ۲۷۰، ۲۸۵، ۳۲٤، ۳۳۷، ۳٦۲) و البخاري (۱۸۳۷) و مسلم (۱٤۱۰) و الترمذي (۸٤٤) و النسائي (۱۹۱/۵) و ابن ماجه (۱۹٦۵) و الدارمي رقم (۱۸۲۹- هاشمي) من طرق عن عمرو بن دينار' به-

۳٦۱۰- تقدم-

لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کرلیں' جو اُنہیں پسند آتی ہیں۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بتایا: اس آیت کے بعد لوگوں نے اس بارے میں مختلف سوالات کیے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرمادو: اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے' اور یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب کے جو احکام تلاوت کیے گئے ہیں' جن یتیم لڑکیوں کو تم وہ چیز ادا نہیں کرتے جو اُن کے لیے مقرر کی گئی ہے اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں جو یہ بات ذکر کی ہے کہ کتاب اللہ کی جو آیات تمہارے سامنے تلاوت کی گئی ہیں' اس سے مراد پہلے والی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو جو خواتین تمہیں اچھی لگتی ہیں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ اُنہیں جن یتیم لڑکیوں کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی ہے' وہ اُن کے ساتھ اُسی وقت شادی کر سکتے ہیں جب وہ انصاف کے مطابق اُنہیں ادائیگی کریں' اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر ایسی لڑکیاں تھوڑے مال یا کم خوبصورتی کی مالک ہوتیں تو ان سرپرستوں نے اُن میں دلچسپی نہیں لینی تھی۔

3611- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِىْ مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِىْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِىْ غَيْرُهُ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى (وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهِ الَّتِىْ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِهٖ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا

۳۶۱۱- راجع الذي قبله-

اَنْ يَّنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کرلو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی' وہ لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تاکہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کرلیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم اُن کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے''۔

یعنی کوئی شخص ایسی یتیم لڑکی کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی نہیں لیتا جو اُس کے زیر پرورش ہوتی ہے' جس کا مال اور خوبصورتی کم ہوتے ہیں' تو لوگوں کو اُن یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا گیا جن کے مال اور خوبصورتی میں لوگوں کو دلچسپی ہوتی ہے (کیونکہ دوسری صورت میں) اُن کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے' البتہ اگر وہ انصاف کے مطابق اُنہیں مہر ادا کریں تو (حکم مختلف ہوگا)۔

3612- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) قَالَتْ اَيِ ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا لَهُنَّ فِي اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ

۳۶۱۲- راجع الذي قبله-

اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَيَّنَ اللّٰهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا سُنَّتَهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْجَمَالِ وَالْمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ .مَعْنَاهُمْ مُتَقَارِبٌ.

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تمہیں جو خواتین پسند ہوں' دو یا تین یا چار' اُن کے ساتھ شادی کر لو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے' جو کسی شخص کی زیر پرورش ہوتی تھی' وہ لڑکی اُس شخص کے مال میں اُس کی شریک ہوتی تھی' تو اُس شخص کو اُس لڑکی کے مال اور خوبصورتی میں دلچسپی ہوتی تو وہ ولی اُس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ اُسے مہر کے طور پر انصاف کے مطابق ادائیگی نہ کرنی پڑے' وہ (انصاف کے مطابق یعنی عام رواج سے کم) مہر ادا کرتا۔ تو لوگوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اس طرح ان لڑکیوں کے ساتھ شادی کریں' یا پھر یہ ہے کہ وہ انصاف (یعنی عام رواج کے مطابق) اُنہیں مہر ادا کریں' اُن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ شادی کر لیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے' اور یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب کے جو احکام تلاوت کیے گئے ہیں' جن یتیم لڑکیوں کو تم وہ چیز ادا نہیں کرتے جو اُن کے لیے مقرر کی گئی ہے اور تم اُن کے ساتھ نکاح کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیلئے یہ حکم بیان کیا ہے: اگر کوئی لڑکی خوبصورت ہو اور مالدار ہو' تو یہ لوگ اُس کے ساتھ نکاح میں دلچسپی لیتے ہیں' لیکن عام رواج کے مطابق اُسے مکمل مہر ادا نہیں کرتے ہیں' لیکن اگر خوبصورتی اور مال کے اعتبار سے لڑکی میں کمی ہو' تو یہ اُس کے ساتھ شادی نہیں کرتے' بلکہ دوسری خواتین تلاش کرتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اُن لوگوں کو ایسی لڑکیوں میں دلچسپی محسوس نہیں ہوتی اور وہ اُنہیں ترک کر دیتے ہیں تو اب اُنہیں اس بات کا بھی حق نہیں ہوگا کہ جب اُنہیں اس طرح کی لڑکیوں میں دلچسپی محسوس ہو' تو وہ اُن کے ساتھ شادی

کر لیں، البتہ اگر مہر کے حوالے سے وہ ان کے ساتھ انصاف سے کام لیں اور پوری ادائیگی کریں (تو حکم مختلف ہوگا)۔
ان کا مضمون باہمی طور پر قریب ہے۔

3613- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) الآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تم اُن خواتین کے ساتھ شادی کر لو جو تمہیں پسند آتی ہیں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے، جو کسی شخص کی زیرِ پرورش ہوتی تھی، وہ شخص اُس لڑکی کا سرپرست ہوتا تھا اور پھر اُس کے مال کی وجہ سے اُس کے ساتھ شادی کر لیتا تھا، لیکن وہ اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا اور مال میں بھی اُس کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیتا تھا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ دوسری کسی خاتون کے ساتھ شادی کرے، خواہ دو شادیاں کرے یا تین کرے یا چار کرے۔

3614- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْخَصِيبِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا مِنَ النِّكَاحِ أَرْبَعَةً الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے لوگوں سے شادی کرنے سے بچو: جنون (پاگل پن)، جذام (کوڑھ)، برص (پھلبہری)۔

3615- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَمَحْبُوبٌ هٰذَا ضَعِيفٌ أَيْضًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت کو یہ ہدایت کی ہے کہ اگر وہ

۳۶۱۳- راجع الذي قبله۔

۳۶۱۴- الحسن بن عمارة متروك، و قد تقدم مرارًا- و الحديث اخرجه البيهقي (۸/۲۱۵) موقوفاً على ابن عباس-

۳۶۱۵- اسناده ضعيف؛ محبوب بن محرز لين؛ كما في التقريب (۲/۲۳۱)- و ابو مالك النخعي ضعيف ايضاً- تقدمت ترجمته-

چاہے' تو اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ عدت بسر کر سکتی ہے۔

اس روایت کو ابو مالک نخعی کے علاوہ اور کسی نے سند کے ساتھ نقل نہیں کیا' اور یہ راوی ضعیف ہے۔

اس روایت کا دوسرا راوی محبوب (بن محرز تیمی) بھی ضعیف ہے۔

3616- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ غَرَّ بِهَا رَجُلٌ بِهَا جُنُوْنٌ اَوْ جُذَامٌ اَوْ بَرَصٌ فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا وَصَدَاقُ الرَّجُلِ عَلٰى وَلِيِّهَا الَّذِيْ غَرَّهُ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کی شادی کسی شخص کے ساتھ دھوکے کے ساتھ کر دی جائے اور اُس عورت کو جنون' جذام یا برص ہو' تو عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اُس مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور مرد مہر کی وہ رقم عورت کے ولی سے وصول کرے گا جس نے دھوکے کے ساتھ اُس کی شادی کروائی۔

3617- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِي الْبَرْصَاءِ وَالْجَذْمَاءِ وَالْمَجْنُوْنَةِ اِذَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَالصَّدَاقُ لَهَا بِمَسِيْسِهِ اِيَّاهَا وَهُوَ لَهُ عَلٰى وَلِيِّهَا . قَالَ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برص' جذام' جنون کا شکار خاتون کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اگر اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اُن دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' عورت کو مرد کے صحبت کرنے کی وجہ سے' مہر ملے گا اور مرد وہ مہر عورت کے سرپرست سے وصول کرے گا۔

3618- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجُوْزُ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا نِكَاحٍ الْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چار طرح کی خواتین (کنیز ہوں) تو اُن کو فروخت کرنا' (اور آزاد یا کنیز ہوں) اُن کی شادی کرنا جائز نہیں ہے' مجنون عورت' جذام کا شکار عورت' برص کا شکار عورت اور شرمگاہ پھولی ہونے کی بیماری میں مبتلا عورت۔

3619- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مَجْنُوْنَةً اَوْ جَذْمَاءَ اَوْ بِهَا بَرَصٌ اَوْ بِهَا قَرْنٌ

٣٦١٦- اخرجه البيهقي في السنن (٢١٤/٧)- و في سماع سعيد بن المسيب من عمر خلاف: فقد ولد لسنتين من خلافته-

٣٦١٧- اخرجه البيهقي (٢١٤/٧) من طريق يحيى بن سعيد' به-

٣٦١٨- اخرجه البيهقي (٢١٥/٧) من طريق عبد الوهاب بن عطاء' به- وجابر بن يزيد ضعيف-

٣٦١٩- اخرجه البيهقي في سننه (٢١٥/٧) عن الشعبي' به-

فَهِيَ امْرَأَتُهُ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی پاگل' جذام کا شکار' پھلبہری کا شکار یا شرمگاہ میں رکاوٹ والی عورت کے ساتھ شادی کر لے' تو وہ عورت اُس کی بیوی شمار ہو گی' اگر وہ مرد چاہے' تو اُس عورت کو اپنے ساتھ رہنے دے' ورنہ اُسے طلاق دیدے۔

3620- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مُسَلْسَلٍ يُخَافُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ مِنْهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ يُّؤَجَّلَ سَنَةً فَاِنْ بَرَاَ وَاِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مسلسل کے بارے میں خط لکھا تھا' جس کی وجہ سے اُس کی بیوی کو نقصان ہونے کا اندیشہ تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جواب میں لکھا: اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے' اگر وہ ٹھیک ہو جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے۔

3621- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ لَا يَفْسُدُ بِالْحَرَامِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حلال چیز کسی حرام کی وجہ سے فاسد نہیں ہوتی۔

3622- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلٰى بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا ثُمَّ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا اَوْ يَتْبَعُ الْبِنْتَ ثُمَّ يَنْكِحُ اُمَّهَا قَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی عورت کے ساتھ حرام فعل کرتا ہے اور پھر بعد میں اُس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' یا کسی عورت کے ساتھ حرام فعل کرنے کے بعد' اُس کی ماں کے ساتھ بعد میں شادی کر لیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرام چیز کسی

۳۶۲۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف' وقد تقدم مرارًا-

۳۶۲۱- اخرجه البيهقي (۱۶۹/۷) من طريق جعفر بن محمد' به- و عثمان بن عبد الرحمن: هو الوقاصي متروك' تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۶۲۲- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲۷۱/۶)' و ابن حبان في المجروحين (۹۸/۲-۹۹)' و الطبراني في الاوسط (۴۸۰۳) (۷۲۲۴)' و البيهقي في الكبرى (۱۶۹/۷) من طريق اسحاق بن بهلول' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا عثمان' تفرد به- عبد الله بن نافع)- اه- قلت: و عثمان بن عبد الرحمن متروك الحديث' وقد ساق له ابن عدي و ابن حبان هذا الحديث في مناكيره-

حلال کو حرام نہیں کرتی ہے۔

شرح: زنا کے ذریعے حرمتِ مصاہرت کا ثبوت

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جو شخص کسی عورت کے ساتھ زناء کر لے تو اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زناء کے ذریعے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک نعمت ہے تو کسی ممنوعہ کام کے ذریعے یہ حاصل نہیں ہوگی۔

ہماری دلیل یہ ہے: وطی کرنا ''جزء'' ہونے کا سبب ہے اولاد کے واسطے کے ساتھ یہاں تک کہ اس کی نسبت کی جائے گی ان دونوں میں سے ہر ایک کی طرف مکمل طور پر تو عورت کے اصول اور فروع اس مرد کے اصول اور فروع کی طرح ہوں گے اسی طرح اس کے برخلاف ہوگا اور ''جزء'' سے نفع حاصل کرنا حرام ہے ماسوائے اس صورت کے جب ضرورت لاحق ہو۔

اور وہ موطوء ہ ہے۔ وطی حرمت کو ثابت کرتی ہے اس اعتبار سے کہ وہ اولاد کا سبب ہے نہ کہ اس اعتبار سے کہ وہ زنا ہے۔ (ہدایہ کتاب النکاح)

یہاں صاحب ہدایت ایک اہم مسئلے پر بحث کا آغاز کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ نکاح کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے لیکن کیا زنا کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے؟

جیسے کوئی شخص کوئی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو کیا بعد میں وہ اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا اس عورت کی ماں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: زنا کے نتیجے میں حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی ہے کیونکہ نکاح کے نتیجے میں پیدا ہونے والی حرمت ایک نعمت ہے اس لئے کسی گناہ کے نتیجے میں یہ ثابت نہیں ہوگی۔

احناف نے یہ بات بیان کی ہے: وطی جزء ہونے کا سبب بنتی ہے۔ اولاد کے واسطے کی وجہ سے یہاں تک کہ وطی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو میاں بیوی میں سے ہر ایک کی طرف مکمل طور پر منسوب کیا جا سکتا ہے اور اس اصول کے نتیجے میں جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے اس کے اصول وفروع پر زنا کرنے والے مرد کے اصول وفروع کی مانند ہو جائیں گے اور اس کے برخلاف بھی اسی طرح ہوگا اور کسی جزء سے تمتع کرنا حرام ہے۔

یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: جس طرح جزء ہونے تمتع کی وجہ سے زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کے اصول وفروع ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس زنا کرنے والے مرد پر وہ عورت بھی حرام ہونی چاہئے جس کے ساتھ زنا کیا گیا ہو کیونکہ بنیادی طور پر توجہ کرنے کا تعلق تو اس کے ساتھ ہے۔ جبکہ آپ کے نزدیک اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے؟

مصنف اس کے جواب میں یہ بات بیان کی ہے: ضرورت کے پیش نظر اس سے تمتع کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے: یہ ایک نعمت ہے اور وہ زنا کے نتیجے میں ثابت نہیں کی جاسکتی۔

مصنف نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: یہاں جس وطی کے نتیجے میں حرمت ثابت کی جارہی ہے تو اس میں جزئیت کا خیال رکھا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں بچہ ہوسکتا ہے۔ اس پہلو کو سامنے نہیں رکھا گیا کہ یہ زنا ہے۔

3623- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَامٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی حرام چیز کسی حلال کو حرام نہیں کرتی ہے۔

3624- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ زَنَا بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَوِ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ.

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ پہلے زنا کیا تھا اور پھر بعد میں وہ اُسی عورت کے ساتھ یا شاید اُس کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرام چیز کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتی' حرمت تب ثابت ہوتی ہے جب پہلے نکاح ہوا ہو۔

3625- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصِيبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ

۳۶۲۳-اخرجه ابن ماجه في النكاح (۱/۶۴۹) باب لا يحرم الحرام الحلال (۲۰۱۵) عن يحيى بن معلى بن منصور' ثنا اسحاق بن محمد الفروي' به- و اخرجه البيهقي (۷/۱۶۸) و الخطيب (۷/۱۸۲) من طريق عبد الله بن عمر عن نافع' به-وفي الزوائد: (في اسناده: عبد الله بن عمر؛ و هو ضعيف)- اه- و راجع: العلل المتناهية لابن الجوزي (۲/۶۲۵)- وروى عبد الرزاق نحوه من قول ابن المسيب وعروة بن الزبير؛ كما في مصنف عبد الرزاق (۷/۱۹۸) (۱۲۷۶۶)-

۳۶۲۴-كذا ساقه الدارقطني هنا' وفي اسناده (المغيره بن عبد الرحمن المخزومي) و سهو في الحديث قبل السابق' وفيه: (المغيره بن اسماعيل بن ايوب بن سلمة)-

۳۶۲۵-اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۱/۲۵۹) كتاب: النكاح' باب: الرجل يفجر بالمراة ثم يتزوجها رقم (۸۸۹) قال: نا خلف بن خليفة' به-واخرجه رقم (۸۹۰' ۸۹۱) من طريقين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' مثله-واخرجه سعيد بن منصور رقم (۸۹۲) و البيهقي (۷/۱۵۵) كتاب النكاح' باب: ما يستدل به على قصر الآية على ما نزلت فيه...... كلاهما من طريق داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس' مثله-

الْآخَرِ حَرَامًا ثُمَّ يَبْدُو لَهُمَا فَيَتَزَوَّجَانِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اَوَّلُهُ سِفَاحًا وَّآخِرُهُ نِكَاحٌ.

★★ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے مرد وعورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جو حرام فعل کا ارتکاب کرتے ہیں' پھر بعد میں وہ شادی کرنا چاہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُن کا پہلا فعل زنا تھا لیکن دوسرا عمل نکاح (قرار دیا جائے گا)۔

3626– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ نَظَرَ فِيْ فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا .مَوْقُوْفٌ . لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَّحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ضَعِيْفَانِ .

★★ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے کسی شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جس نے کسی عورت اور اُس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھا ہو۔

(یہ روایت) ''موقوف'' ہے۔ لیث بن ابوسلیم اور حماد بن ابوسلیمان نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

3627– حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمْسِكَ اَرْبَعًا وَّيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ قَالَ وَاَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمْسِكَ اَرْبَعًا وَّيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ.

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کر لیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُن میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کر لیں۔

3628– حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا .

۳٦۲٦–اخرجه ابن ابي شيبة (۱٦۵/۵) كتاب : النكاح' باب: الرجل يقع على ام امراته' ما حال امراته؟ عن حفص بن غياث......به- و علقه البيهقي في السنن (۱۷۰/۷) قال: وسدى ليث بن ابي سليم......فذكره' و نقل قول الدارقطني عقبه-

۳٦۲۷–اخرجه البيهقي في سننه (۱۸۳/۷): اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد' انبا ابو جعفر محمد بن عمرو الرزاز' ثنا احمد بن الخليل:......به- و في اسناده الواقدي' و هو متروك؛ كما تقدم مرارًا-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: تم اُن میں سے چار کو اختیار کرلو۔

3629- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخْتَارَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا .قَالَ الرَّمَادِيُّ هٰكَذَا يَقُوْلُ اَهْلُ الْبَصْرَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُن کی زمانۂ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں' اُن خواتین نے بھی اُن کے ساتھ اسلام قبول کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُن میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

رمادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اہلِ بصرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

3630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُوَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ .

☆☆ عثمان بن محمد بن ابوسوید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غیلان بن سلمہ سے یہ فرمایا' جب اُنہوں نے اسلام قبول کیا اور اُن کی اُس وقت دس بیویاں تھی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم ان میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھو اور بقیہ سے علیحدگی اختیار کرلو۔

۳۶۲۸-اخرجه ابن ابي شيبة (۴/۳۱۷)' و احمد (۲/۱۴)' و الترمذي في النكاح (۱۱۲۸) باب: ما جاء في الرجل يسلم وعنده عشر نسوة' و ابن ماجه في النكاح (۱۹۵۳) باب: الرجل يسلم و عنده اكثر من اربع نسوة' و الحاكم (۲/۱۹۲-۱۹۳)' و ابن حبان (۴۱۵۶) (۴۱۵۷)' و البيهقي (۷/۱۴۹' ۱۸۱) من طرق عن معمر' به-قال الحافظ في التلخيص (۳/۱۶۸): و حكى الحاكم عن مسلم ان هذا الحديث مما و هم فيه معمر بالبصرة قال: فان اخرجه عنه ثقة خارج البصرة حكمنا له بالصحة- و قد اخذ ابن حبان و الحاكم و البيهقي بظاهر هذا الحكم' فاخرجوه من طرق عن معمر من حديث اهل الكوفة و اهل خراسان و اهل اليمامة عنه- قلت: ولا يفيد ذلك شيئًا: فان هؤلاء كلهم انما سمعوا منه بالبصرة و ان كانوا من غير اهلها- و على تقدير تسليم انهم سمعوا منه بغيرها' فحديثه الذي حدث به في غير بلده مضطرب: لانه كان يحدث في بلده من كتبه على الصحة- و اما اذا رحل فحدث من حفظه باشياء' و هم فيها- اتفق على ذلك اهل العلم به: كابن المديني و البخاري و ابن ابي حاتم' و يعقوب بن شيبة وغيرهم......)- اه- و انظر: التعليق المغني (۳/۲۷۰-۲۷۱)-

۳۶۲۹-راجع الذي قبله-

۳۶۳۰-اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۸۶) كتاب: الطلاق' باب: جامع الطلاق رقم (۷۶) عن ابن شهاب انه قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من ثقيف اسلم و عنده عشر نسوة حين اسلم: (امسك منهن اربعاً و فارق سائر هن)' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۱۸۳)- قال البيهقي: واخرجه يونس بن يزيد عن الزهري عن محمد بن ابي سويد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لغيلان...... فذكره' ثم اخرجه بسنده الى عثمان بن عمر' انبا يونس' به-قال: و كذلك اخرجه ابن وهب وغيره عن يونس عن الزهري عن عثمان بن محمد بن ابي سويد' به-

3631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُوَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ مِثْلَهُ.

☆☆ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے یہ فرمایا تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

3633- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3634- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَيْرُوذِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلَى كِلَاهُمَا عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ وَفِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب اُنہوں نے اسلام قبول کیا تو اُن کی آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔

3635- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَالْكَلْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي اَسَدٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا . فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْبِلِي يَا فُلَانَةُ اَقْبِلِي يَا فُلَانَةُ اَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ اَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ.

☆☆ قیس بن حارث کلبی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں "مرفوع" حدیث نقل کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق

۳۶۳۱-راجع الذي قبله-

۳۶۳۲-تقدم تخريجه قبل حديث-

۳۶۳۳-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۳۶۳۱) عن معمر' به- و من طريقه البيهقي في السنن (۱۸۲/۷) و هو مرسل صحيح الاسناد-

۳۶۳۴-اخرجه ابو داؤد (۲۲۴۱): حدثنا مسدد قال: حدثنا هشيم- ح: و حدثنا و هب بن بقية قال: اخبرنا هشيم عن ابن ابي ليلى' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۱۴۹/۷)-واخرجه ابن ماجه (۱۹۵۲): حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال: حدثنا هشيم' به- واخرجه ابو داود ايضًا (۲۲۴۲) منطريق عيسى بن المختار عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى' به-

۳۶۳۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۳۶۲۴) عن معمر عن الكلبي عن رجل عن قيس ابن الحارث الاسدي' قال: اسلمت و تحتي ثمان نسوة: فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (اختر منهن اربعًا)-

رکھنے والے ایک شخص نے اسلام قبول کیا' اُس کی آٹھ بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔ تو وہ صاحب کہنے لگے: اے فلاں عورت! تم آ جاؤ! اے فلاں عورت! تم آ جاؤ! اے فلاں عورت! تم چلی جاؤ! اے فلاں عورت! تم چلی جاؤ!

3636- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ الأَسَدِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

☆☆ مغیرہ نامی راوی' حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

3637- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ جَدَّهُ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

☆☆ مغیرہ نامی راوی' ربیع بن قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اُن کے جدامجد حضرت حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی آٹھ بیویاں تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کرلیں۔

3638- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ أَبُو بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا سَرَّارُ بْنُ مُجَشِّرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْسِكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُمَرَ طَلَّقَهُنَّ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُرَاجِعَهُنَّ وَقَالَ لَوْ مُتَّ لَوَرَّثْتُهُنَّ مِنْكَ وَلَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ يُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ. وَقَالَ ابْنُ نُوحٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَاجِعْهُنَّ وَإِلَّا وَرَّثْتُهُنَّ مَالَكَ وَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ. زَادَ ابْنُ نُوحٍ فَأَسْلَمَ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کیا' اُس وقت اُن کی دس بیویاں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اس میں سے چار کو اپنے ساتھ رکھیں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت غیلان بن سلمہ نے اُن خواتین کو طلاق دے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۳۶-اخرجه البيهقي في سننه (۷/۱۸۲) من طريق سعيد بن منصور، ثنا هشيم' انا مغيرة...... به- قال: (واخرجه معلى بن منصور عن هشيم عن مغيرة عن الربيع بن قيس ان جده الحارث بن قيس اسلم...... الحديث-

۳۶۳۷-راجع الذي قبله-

۳۶۳۸-تقدم قريباً-

نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین سے رجوع کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مر گئے تو میں ان خواتین کو تمہارا وارث قرار دوں گا اور میں تمہاری قبر کو سنگسار کرواؤں گا' بالکل اُسی طرح جیسے ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم ان سے رجوع کر لو ورنہ میں انہیں تمہارے مال کی وارث قرار دوں گا اور تمہاری قبر کے بارے میں حکم دوں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُنہوں نے اسلام قبول کیا تو اُن کے ساتھ اُن خواتین نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

3639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ.

★★ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن میں سے ایک کو جسے تم چاہو' طلاق دو۔

3640- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُطَلِّقَ إِحْدَاهُمَا.

★★ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی: میں اُن دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دوں۔

3641- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَكَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3642- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ - أَوِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ - قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْأُخْرَى.

۳۶۳۹-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۲۴۳) باب: فيمن اسلم' و عنده نساء اكثر من اربع او اختان' و الترمذي في النكاح (۱۱۳۰) باب: ما جاء في الرجل يسلم و عنده اختان' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۱۸۴)' و ابن حبان (۴۱۵۵)' من طرق عن وهب بن جرير' به-

۳۶۴۰-اخرجه احمد (۴/ ۲۳۲)' والترمذي في النكاح (۱۱۲۹) باب: ما جاء في الرجل يسلم و عنده اختان' و ابن ماجه في النكاح (۱۹۵۱) باب: الرجل يسلم و عنده اختان' و الطبراني في الكبير (۱۸/رقم (۸۴۳)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۱۸۴)' من طرق عن ابن لهيعة' به-

۳۶۴۱-اخرجه احمد في مسنده (۴/ ۲۳۲): ثنا موسى بن داود' به- و راجع الذي قبله-

☆☆ دیلمی (راوی کو شک ہے یا شاید ابن دیلمی) بیان کرتے ہیں: میں نے اسلام قبول کیا' تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُن میں سے جسے چاہوں اپنے ساتھ رکھ لوں' اور دوسری کو الگ کر دوں۔

3643- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَ إِحْدَاهُمَا.

☆☆ ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا' تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی: میں اُن دونوں میں سے ایک سے علیحدگی اختیار کرلوں۔

3644- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ قَالَ لَوْلَا الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَهُ لَقُلْتُ يُمْسِكُ الْأُولَى.

☆☆ اوزاعی سے ایسے حربی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دو بہنوں کا شوہر ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اس بارے میں وہ حدیث نہ ہوتی جس میں یہ منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں شوہر کو (اُن دونوں بہنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا) اختیار دیا تھا' تو میں یہ فتویٰ دیتا: وہ شخص (اُس عورت کو ساتھ رکھے گا جس کے ساتھ) پہلے شادی ہوئی تھی۔

3645- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ خُيِّرَ أَيَّهُمَا شَاءَ فَإِنِ اخْتَارَ وَاحِدَةً ثَبَتَ نِكَاحُهَا وَانْفَسَخَ نِكَاحُ الْأُخْرَى وَسَوَاءٌ إِنْ كَانَ نَكَحَهُمَا فِي عُقْدَةٍ أَوْ فِي عُقَدٍ.

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مسلمان ہو اور اُس کی بیویاں سگی بہنیں ہوں تو وہ شخص اُن دونوں میں سے کسی ایک کو' جسے وہ چاہے' اختیار کرلے گا' تو اُس عورت کے ساتھ اُس کا نکاح برقرار رہے گا اور دوسری عورت کے ساتھ اُس کا

۳٦٤٢-اخرجه الشافعي (۲/رقم ٤٥-ترتيب): اخبرنا ابن ابي يحيى' به- و من طريقه الدارقطني هنا- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦٧)' و عبد الرزاق (۱۲٦۲۷)' و ابن ماجه في النكاح (۱۹٥۰) باب: الرجل يسلم و عنده اختان' و الطبراني في الكبير (۱۸/رقم (۸٤٤)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۱۸٤-۱۸٥) من طرق عن اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة' به-قال الحافظ في الاصابة (۸/ ۱۰٦): (وفي اسناده مقال)- اه- و قال ابن القيم في تهذيب السنن (۳/ ۱٥۸): وقال البخاري: في اسناده هذا الحديث نظر- ووجه قوله ان ابا وهب الضحاك مجهول حالهما' و فيه يحيى بن ايوب ضعيف)- اه-

۳٦٤۳-تقدم قريبًا-

۳٦٤٤-اسناده صحيح-

۳٦٤٥-انظر: الام (۲/ ۱۳۲)-

نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس میں اس حوالے سے فرق نہیں ہوگا (اسلام قبول کرنے سے پہلے) اُس نے ان دونوں کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی تھی یا یکے بعد دیگرے کی تھی۔

3646- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلاً اَيَقْتُلُهَا فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ شَاْنِهِمَا مَا ذُكِرَ فِی الْقُرْآنِ مِنْ اَمْرِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَفِیْ امْرَاَتِكَ . قَالَ فَتَلاعَنَا فِی الْمَسْجِدِ- وَاَنَا شَاهِدٌ- عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِيْهِمَا اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلاً فَاَنْكَرَهٗ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِیْ اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَيَرِثُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْهَا .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی فرد کو پاتا ہے' اگر وہ اُس عورت کو قتل کر دیتا ہے' تو آپ لوگ اُسے قتل کر دیں گے' ایسے شخص کو اُس عورت کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں حکم نازل کیا' جو لعان کرنے والوں کے بارے میں قرآن میں مذکور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ دے دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی وہاں موجود تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) اُس کے بعد ایسے میاں بیوی کے بارے میں یہ طریقہ رائج ہوا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادی جاتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: وہ عورت حاملہ تھی' مرد نے اُس کے حمل کا انکار کیا' تو اُس کے بعد اُس عورت کے بیٹے کو اُس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا۔

اُس کے بعد یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ ایسی عورت اپنے اُس بچے کی وارث بنتی تھی اور وہ بچہ اُس عورت کا وارث بنتا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے (بیٹے کی وراثت کے طور پر) مقرر کیا تھا۔

3647- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا

۳۶۴۶-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷/ ۱۱۵) باب: لا يجتمع المتلاعنان ابدًا (۱۲۴۴۶) (۱۲۴۴۷): اخبرنا ابن جريج' به- ومن طريق عبد الرزاق اخرجه البخاري في الصلاة (۱/ ۶۱۷) باب: القضاء و اللعان في المسجد بين الرجال و النساء (۴۲۳) و مسلم في اللعان (۱۴۹۲) من طريق عبد الرزاق' به-

۳۶۴۷-اسناده حسن: ثور بن يزيد ثقة الا انه كان يرى القدر: كما في التقريب (۸۶۹)- و الهيثم بن حميد صدوق رمي بالقدر ايضاً- انظر: التقريب (ت ۷۴۱۲)- والحديث لم اجده عند غيره- والله اعلم-

مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ .وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِىْ زُرَيْقٍ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْمُلاَعَنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ السَّائِلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ اللّٰهِ اَمْرٌ عَظِيْمٌ . فَاَبَى الرَّجُلُ اِلَّا اَنْ يُّلاَعِنَهَا وَاَبَتْ اِلَّا اَنْ تَدْرَاَ عَنْ نَفْسِهَا الْعَذَابَ قَالَ فَتَلاَعَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا هِىَ تَجِىْءُ بِهٖ اُصَيْفِرَ اُخَيْنِسَ مَنْسُوْلَ الْعِظَامِ فَهُوَ لِلْمُلاَعِنِ وَاِمَّا تَجِىْءُ بِهٖ اَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْاَوْرَقِ فَهُوَ لِغَيْرِهٖ فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْاَوْرَقِ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ لِعَصَبَةِ اُمِّهٖ وَقَالَ لَوْلاَ الْاَيْمَانُ الَّتِىْ مَضَتْ لَكَانَ لِىْ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا . لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اُسے واپس کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم حکم نازل ہوا ہے' پھر اُس شخص نے لعان کرنے پر اصرار کیا اور عورت نے بھی یہ طے کر لیا کہ اپنی ذات سے عذاب کو دور کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں نے لعان کیا' (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ عورت زرد رنگ' چوڑے ناک اور کمزور جسم کے مالک بچے کو جنم دے' تو یہ لعان کرنے والے شخص کی اولاد ہوگا' اور اگر یہ عورت خاکستری اونٹ جیسے (مضبوط جسم کے مالک) سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دے' تو یہ دوسرے شخص کی اولاد ہوگا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُس عورت نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا' جو خاکستری (یعنی گہرے رنگ) کے اونٹ جیسا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بچے کو بلوایا اور اُسے اُس کی ماں کے رشتہ داروں کے سپرد کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں قسم (یعنی لعان) نہ ہو چکا ہوتا' تو میرا رویہ اس بارے میں مختلف ہوتا۔

ان دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

3648- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ حَضَرْتُ الْمُتَلاَعِنَيْنِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْفَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِى

۳۶۴۸- اخرجه احمد (۵/۳۳۰- ۳۳۱، ۳۳۴، ۳۳۷)، و عبد الرزاق (۱۲۴۴۵)، و البخاري في الطلاق (۵۳۰۹) باب: التلاعن في المسجد، و في الاحكام (۷۱۶۵، ۷۱۶۶) باب: من قضى و لاعن في المسجد، و في الاعتصام (۷۳۰٤)، ومسلم في اللعان (۱۴۹۲)، و ابو داود في الطلاق (۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۵۱) باب: في اللعان، و ابن ماجه في الطلاق (۲۰۶۶) باب: اللعان، و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۹-۴۰۱) من طرق عن الزهري، بنحوه-

الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنے والے (میاں بیوی) کے واقعہ میں موجود تھا' اُس مرد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اُس عورت کو تین طلاقیں دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نافذ قرار دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو کچھ بھی کیا جائے (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا انکار نہ کریں) تو وہ سنت ہوتا ہے۔

اُس کے بعد لعان کرنے والوں کے درمیان یہی سنت رائج ہوئی کہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جاتی ہے اور پھر وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3649- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَعُمَرُ - يَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ - قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِیَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَذَكَرَ قِصَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ فِيْهِ فَتَلَاعَنَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عویمر عجلانی نے اپنے قبیلے کے ایک فرد سے یہ کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور فرد کو پاتا ہے۔

اُس کے بعد اُنہوں نے لعان کرنے والوں کا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اُن دونوں نے لعان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں میں علیحدگی کروا دی' اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

3650- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۶۴۹- اخرجه الدارمي (۲/۱۵۰) و البخاري في التفسير (۴۷۴۵) باب: (و الذين يرمون ازواجهم و لم يكن لهم شهداء الا انفسهم......) و ابو داود في الطلاق (۲۲۴۹) باب: في اللعان' و ابن الجارود (۷۵۶) و ابن حبان (۴۲۸۵) و الطبراني (۵۶۷۷) و البيهقي (۷/۴۰۰) من طرق عن محمد بن يوسف عن الاوزاعي عن الزهري' بنحوه- و اخرجه مالك عن الزهري بنحوه- اخرجه مالك في الطلاق (۲/۵۶۶-۵۶۷) باب: ما جاء في اللعان' و من طريقه الشافعي في المسند (۲/۴۴) و احمد (۵/۳۳۶-۳۳۷) و الدارمي (۲/۱۵۰) و البخاري في الطلاق (۵۲۵۹) باب: من جوز الطلاق الثلاث' و (۵۳۰۸) باب: اللعان و من طلق بعد اللعان' و مسلم في اللعان (۱۴۹۲) و ابو داود في الطلاق (۲۲۴۵) باب: في اللعان' و النسائي في الطلاق (۶/۱۴۳-۱۴۴) باب: الرخصة في ذلك- اي: في الثلاث مجموعة- و الطبراني (۵۶۷۶) و ابن حبان (۴۲۸۴) و البيهقي (۷/۳۹۸، ۳۹۹) من طرق عن مالك' به- و اخرجه فليح بن سليمان عن الزهري' بنحوه- اخرجه البخاري في التفسير (۴۷۴۶) و ابو داود في الطلاق (۲۲۵۲) باب: في اللعان' و ابن حبان (۴۲۸۳) و الطبراني (۵۶۸۳) و البيهقي (۶/۲۵۸) (۷/۴۰۱) من طرق عن ابي الربيع الزهراني' حدثنا فليح' به-

الْمُتَلَاعِنَانِ اِذَا تَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لعان کرنے والے (میاں بیوی) جب ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو پھر وہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3651- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

وَقَيْسٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ لَّا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (انہوں نے جو فرمایا ہے وہ اگلی روایت میں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں حضرات) فرماتے ہیں: لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی سنت رائج ہے کہ وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3652- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ لَّا يَجْتَمِعَ الْمُتَلَاعِنَانِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہی سنت رائج ہے کہ لعان کرنے والے (بعد میں کبھی) اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

3653- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِيْسَى الْقَارِءُ حَدَّثَنَا قَعْنَبُ بْنُ الْمُحَرَّرِ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ لَاعَنَ بَيْنَ عُوَيْمِرٍ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهِ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ وَاَنْكَرَ حَمْلَهَا الَّذِیْ فِیْ بَطْنِهَا وَقَالَ هُوَ مِنِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتِ امْرَاَتَكَ فَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ فِيْكُمَا . فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلٰى حَمْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی اور اُس کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس تشریف

۳۶۵۰-روى نحو هذا المعنى من حديث سعيد بن جبير عن ابن عمر مرفوعاً و فيه قصة- كل من: البخاري في الطلاق (۵۳۱۲) (۵۳۵۰) و مسلم في اول اللعان (۱۴۹۳) و ابو داود في الطلاق (۲۲۵۷) باب: في اللعان' و الترمذي في الطلاق (۱۲۰۲) باب: ما جاء في اللعان' و النسائي في الطلاق (۱۷۷/۶) باب: اجتماع المتلاعنين' و ابن الجارود (۷۵۲' ۷۵۳) و ابن حبان (۴۲۸۶- ۴۲۸۸) و البيهقي في الكبرى (۴۰۴/۷' ۴۰۵' ۴۰۹) من طرق عن سعيد بن جبير' بنحو معناه-

۳۶۵۱-اخرجه البيهقي في السنن (۴۱۰/۷)' و ابن الجوزي في التحقيق (۳۰۲/۲) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۹/۴) رقم (۱۷۲۷۰): حدثنا وكيع عن قيس عن عاصم عن زر عن علي و عن ابي وائل عن عبد الله' قالا: لا يجتمعان المتلاعنان ابداً-

۳۶۵۲-راجع الذي قبله-

۳۶۵۳-اخرجه البيهقي (۲۹۸/۷) كتاب: اللعان' باب: اين يكون اللعان؟ من طريق الدارقطني' به- و في اسناده الواقدي و هو متروك؛ كما تقدم مراراً-

لائے تو عویمر نے اُس عورت کے پیٹ میں موجود حمل (کا اپنی اولاد ہونے) سے انکار کر دیا' اور بولا: یہ ابن سحماء کی اولاد ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی کو لے کر آؤ' تم دونوں کے بارے میں (قرآن کا حکم) نازل ہو چکا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد منبر کے قریب' اُس حمل کے بارے میں' اُن دونوں سے لعان کروایا۔

3654- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3655- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حوالے سے لعان کروایا تھا۔

3656- حَدَّثَنَا اَبُوْ عِيسٰى يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِىْ ظَهْرِكَ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذَا رَاَى اَحَدُنَا الرَّجُلَ عَلٰى امْرَاَتِهِ يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ . قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِىْ ظَهْرِكَ . قَالَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّىْ لَصَادِقٌ وَّلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِىْ اَمْرِىْ مَا يُبَرِّءُ بِهِ ظَهْرِىْ مِنَ الْحَدِّ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ - قَالَ - فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ) حَتّٰى بَلَغَ (وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ) قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا قَالَ فَجَاءَ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ . فَقَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِّفُوهَا فَاِنَّهَا

٣٦٥٤-راجع الذي قبله-

٣٦٥٥-اخرجه البيهقي (٧/٤٠٥) كتاب: اللعان' باب: اللعان على الحمل من طريق الدارقطني به-و حديث ابن مسعود في الملاعنة مطولاً' و فيه قصة' اخرجه مسلم (٢/١١٣٢) كتاب: اللعان' الحديث (١٤٩٥)' و ابن ماجه (١/٦٦٩) كتاب: الطلاق' باب: اللعان' الحديث (٢٠٦٨) من طريق عبدة عن الاعمش' به- و اخرجه مسلم (١٤٩٥)' و ابو داود (٢٠٦٨)' و ابن حبان (٤٢٨١) من طريق جرير عن الاعمش' به- و اخرجه احمد ١٠/٤٢١) من طريق ابي عوانة عن الاعمش' به-واخرجه احمد (١/٢٥٥): حدثنا وكيع' حدثنا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لاعن بالحمل-

٣٦٥٦-اخرجه البخاري في الشهادات (٢٦٧١) باب: اذا ادعى او قذف فله ان يلتمس البينة' و ينطلق البينة' و اطرافه في (٤٧٤٧)' و (٥٣٠٧)' و ابو داود (٢٢٥٤)' و الترمذي (٣١٧٩)' و ابن ماجه (٢٠٦٧)' كلهم قالوا: حدثنا محمد بن بشار' قال: حدثنا ابن ابي عدي......به- و اخرجه ابو داود (٢٢٥٦)' و احمد (١/٢٣٨' ٢٤٥) من طريق عباد بنمنصور عن عكرمة......به-واخرجه احمد (١/٢٧٣)' و النسائي في فضائل الصحابة رقم (١٣٢) من طريق ايواب عن عكرمة' به-

مُوجِبَةٌ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا سَتَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ .قَالَ فَمَضَتْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ . قَالَ هِشَامٌ اَحْسَبُهٗ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ مُدَمْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ . فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر یہ الزام لگایا کہ اُس کے شریک بن سحماء کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری ہوگی۔ ہلال نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو دیکھتا ہے' تو کیا وہ ثبوت (گواہ) تلاش کرنے چل پڑے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: تم ثبوت پیش کرو ورنہ تم پر (زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی) حد جاری ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں سچ کہہ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا حکم ضرور نازل کرے گا' جس کی وجہ سے مجھ پر حد جاری نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''پانچویں مرتبہ وہ یہ کہے گی: اُس پر اللہ کا غضب نازل ہو' اگر وہ مرد سچا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو بلوایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہلال بن اُمیہ آئے' اُنہوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے' تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرے گا؟ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دے دی' جب وہ پانچواں جملہ استعمال کرنے لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکوا دو! کیونکہ یہ (پانچویں گواہی اس کے لیے آخرت میں عذاب کو) لازم کر دے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ عورت ہچکچائی' اُس نے اپنا سر جھکایا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ رجوع کر لے گی' لیکن پھر اُس نے کہا: میں اپنے قبیلے کو کبھی رسوا نہیں کروں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس نے (گواہی کو) پورا کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کا دھیان رکھنا اگر یہ ایسے بچے کو جنم دے۔

ہشام نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میرے استاد نے یہاں محمد نامی راوی کی مانند لفظ نقل کیے ہیں:

اور اگر اس عورت نے سرگیں آنکھوں' بھاری سرین اور مضبوط پنڈلی والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کی اولاد ہوگا' تو اُس عورت نے ایسے ہی بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم پہلے نہ آچکا ہوتا تو میرا اس عورت کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا۔

3657- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ قَالَ لِىْ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ (اَلَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) قُلْتُ وَلِىُّ الْمَرْاَةِ . قَالَ لَا بَلْ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)
"وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے"۔

میں نے پوچھا تھا: اس سے مراد عورت کا ولی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس سے مراد شوہر ہے۔

3658- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِىْ نَصْرٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِالصَّدَاقِ كَامِلًا وَّقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) وَاَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا .

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بنو نصر سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو پورا مہر بھجوایا اور فرمایا: میں معاف کرنے کا' اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں' (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے"۔

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں معاف کرنے کا' اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

3659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَّحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بِهٰذَا نَحْوَهٗ.

۳۶۵۷-اخرجه ابن جرير في تفسيره (۱۵۱/۵) رقم (۵۳۱۵، ۵۳۱۶ - لاشاكر) و البيهقي (۲۵۱/۷) كتاب: الصداق' باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... من طريق عبيد الله بن عبد المجيد' ثنا جرير بن حازم...... به-

۳۶۵۸-اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۷) كتاب: الصداق' باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... من طريق محمد بن عمرو عن ابي سلمة ان جبير بن مطعم تزوج امراة...... به-وذكره السيوطي في الدر المنثور (۵۲۲/۱) و زاد نسبته الى الشافعي و عبد الرزاق و عبد بن حميد و ابن جرير و ابن المنذر-

۳۶۵۹-راجع الذي قبله-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3660- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَزَوَّجَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَرَأَ (إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) قَالَ أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا فَسَلَّمَ لَهَا الْمَهْرَ كَامِلاً فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے''۔

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں معاف کرنے کا' اُس عورت سے زیادہ حق رکھتا ہوں' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو پورا مہر بھجوایا اور اُسے ادا کر دیا۔

3661- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ .قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ يَقُولُ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے'' اس سے مراد شوہر ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ الزَّوْجُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح کی گرہ کے ولی سے مراد شوہر ہے۔

3663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا

۳۶۶۰-راجع الذي قبله- ۳۶۶۱-تقدم اثر علي قريباً-

۳۶۶۲-اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۳۵۹) من طريق ابن لهيعة...... به- و علقه البيهقي في السنن الكبرى (۷/۲۵۱) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح...... فقال: وروي عنابن لهيعة عن عمرو بن شعيب...... فذكره، ثم قال: (وهذا غير محفوظ و ابن لهيعة غير محتج به)- اه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۶/۳۲۰): (فيه ابن لهيعة، و فيه ضعيف- اه-وذكره السيوطي في الدرالمنثور (۱/۵۲۱)، و زاد نسبته الى ابن جرير و ابن ابي حاتم-

۳۶۶۳-اخرجه البيهقي (۷/۲۵۲) كتاب: الصداق، باب: من قال: الذي بيده عقدة النكاح الولي: من طريق الدارقطني، به-

وَرْقَـاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهِ (اِلَّا اَنْ يَّعْفُونَ) قَالَ اَنْ تَعْفُوَ الْمَرْاَةُ (اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ) الْوَلِىُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

''ماسوائے اس صورت کے کہ وہ عورتیں معاف کر دیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی وہ عورت معاف کر دے۔

''یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

3664- حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3665- حَـدَّثَـنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الزَّوْجُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے۔

3666- حَـدَّثَـنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرْسَلَ بِالصَّدَاقِ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْعَفْوِ.

☆☆ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُن کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی اور پھر رخصتی سے پہلے اُسے طلاق دے دی' اُنہوں نے (اُس عورت کو) مہر بھجوایا اور بولے: میں معاف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

3667- حَـدَّثَـنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَـدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ.

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جس شخص کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے' اُس سے مراد شوہر ہے۔

3668- حَـدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ

٣٦٦٤-اخرجه ابن جرير الطبري (٢/ ٥٦٠-٥٦١) رقم (٥٣٢٠): حدثنا ابو هشام الرفاعي' به- و ابو هشام الرفاعي ضعيف' تقدم قبل ذلك-

٣٦٦٥-اخرجه ابن جرير في تفسيره (٢/ ٥٦١) رقم (٥٣٤٣) قال: حدثنا ابو هشام' حدثنا عبيد الله...... به-

٣٦٦٦-تقدم تخريجه قريباً-

٣٦٦٧-اخرجه البيهقي (٧/ ٢٥١) من طريق عبد الوهاب' انبا سعيد عن قتادة' به-

٣٦٦٨-اخرجه البيهقي (٧/ ٢٥١) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابو هشام الرفاعي (ضعيف)-

هُوَ الزَّوْجُ إِنْ شَاءَ اَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ .قَالَ الشَّيْخُ وَكَذٰلِكَ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَّطَاؤُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ .وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَعَلْقَمَةُ وَالْحَسَنُ هُوَ الْوَلِيُّ.

☆☆ قاضی شریح فرماتے ہیں: اس سے مراد شوہر ہے' یعنی اگر وہ چاہے' تو عورت کو مکمل مہرادا کرے۔

شیخ فرماتے ہیں: نافع بن جبیر' محمد بن کعب' طاؤس' مجاہد' شعبی اور سعید بن جبیر نے اسی کی مانند بیان کیا ہے۔

ابراہیم' علقمہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

3669- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ وَلَا اَنْهَاكَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَّحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ فَخَرَجَ السَّائِلُ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسَبُهُ قَالَ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ عُثْمَانَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا سَاَلَهُ وَبِمَا اَفْتَاهُ فَقَالَ لَهُ لٰكِنِّي اَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا.

☆☆ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسی دو بہنوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی کی ملکیت میں ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہدایت بھی نہیں کروں گا اور تمہیں منع بھی نہیں کروں گا' کیونکہ ایک آیت انہیں حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت انہیں حرام قرار دیتی ہے۔

وہ سائل وہاں سے باہر نکلا تو اُس کی ملاقات ایک صحابی سے ہوئی۔

معمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرا خیال ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا؟ اُس شخص نے اپنے سوال کے بارے میں بتایا اور اُن کے جواب کے بارے میں بھی بتایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: میں تمہیں منع کروں گا' اگر میرا تم پر کوئی (سرکاری تسلط) ہو اور پھر تم اس کا ارتکاب کرو تو میں تمہیں سزا دوں گا۔

3670- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَّيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ تُوطَاُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى فَقَالَ عُمَرُ لَا اُحِبُّ اَنْ تُجِيزَهُمَا جَمِيعًا .وَنَهَاهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا: اگر کوئی ماں اور بیٹی کسی شخص کی ملکیت میں آ جاتی ہیں تو کیا اُن میں سے ایک کے بعد' دوسری سے صحبت کی جا سکتی ہے؟ تو

٣٦٦٩- اخرجه مالك في الموطا (٢/٥٣٨)، و من طريقه الشافعي في مسنده (٢/رقم ٤٦- ترتيب)، و من طريقهما معاً اخرجه البيهقي في السنن (٧/١٦٣-١٦٤) عن الزهري به- و الرجل المبهم في الحديث: قال مالك: قال ابن شهاب: اراه علي بن ابي طالب-

٣٦٧٠- اخرجه مالك في الموطا (٢/٥٣٨) كتاب: النكاح، باب: ما جاء في كراهية اصابة الاختين بملك اليمين و المراة و ابنتها رقم (٣٣)، و من طريقه الشافعي في المسند (٢/رقم ٤٧- ترتيب)- و من طريقهما اخرجه البيهقي (٧/١٦٤)، و اسناده صحيح - و ذكره السيوطي في الدر (٢/٢٤٥)، و زاد نسبته الى عبد الرزاق و ابن ابي شيبة و عبد بن حميد-

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ تم اُن دونوں کے ساتھ صحبت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (سائل کو ایسا کرنے سے) منع کر دیا۔

3671 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عَرِيْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ عِنْدِىْ جَارِيَةً وَّاُمَّهَا وَقَدْ وَلَدَتَا لِىْ كِلْتَاهُمَا فَمَا تَرٰى قَالَ اٰيَةٌ تُحِلُّ وَاٰيَةٌ تُحَرِّمُ وَلَمْ اَكُنْ اَفْعَلُهُ اَنَا وَلَا اَهْلُ بَيْتِى.

☆☆ عریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ایک کنیز اور اُس کی ماں میری ملکیت میں ہیں' اُن دونوں نے میری اولاد کو جنم دیا ہے' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت اسے حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اسے حرام قرار دیتی ہے' میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے گا۔

شرح:

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: دو بہنوں کو نکاح میں یا ملک یمین میں' صحبت کرنے میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔

☆ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو''۔

☆ اس کی دلیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے نطفے کو دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے''۔

(ہدایہ' کتاب النکاح)

صاحب ہدایہ نے تو دو بہنوں کو نکاح یا ملک یمین میں جمع کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے' تو ماں اور بیٹی تو بدرجہ اولیٰ ملک یمین میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرے گا۔

3672 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُوْنَانِ مَمْلُوْكَيْنِ لَهُ قَالَ حَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ وَّاَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَّلَمْ اَكُنْ لِاَفْعَلَهُ .

☆☆ طارق بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنی کنیز اور اُس کی بیٹی دونوں کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' جبکہ وہ دونوں اُس کی ملکیت ہوں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

۳۶۷۱- اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۱۶۴) من طريق عكرمة عن ابن عباس' نحوه- وذكره السيوطي في الدر (۲/ ۲۴۵) وزاد نسبته الى عبد الرزاق-

۳۶۷۲- ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲/ ۲۴۵) وعزاه الى ابن ابي شيبة بهذا اللفظ-

ایک آیت نے ان دونوں کوحرام قرار دیا ہے اور ایک آیت نے انہیں حلال قرار دیا ہے' لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔

3673- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ فَلَهَا ثَلَاثٌ ثُمَّ يَقْسِمُ

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی ثیبہ عورت کے ساتھ شادی کرے' تو اُس عورت کے ساتھ تین دن رہے' اُس کے بعد (بیویوں کے درمیان) تقسیم شروع کرے۔

3674- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْبِكْرِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلٰى نِسَائِهٖ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کنواری کو سات دن ملیں گے اور ثیبہ کو تین دن ملیں گے' پھر آدمی اپنی بیویوں (کے درمیان برابری کی سطح پر وقت کی) تقسیم کرے گا۔

شرح: بیویوں کے درمیان تقسیم میں انصاف

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کسی شخص کی دو آزاد بیویاں ہوں تو تقسیم کے اعتبار سے ان میں برابری کرنا اس شخص پر لازم ہے' خواہ وہ دونوں باکرہ ہوں یا دونوں ثیبہ ہوں' یا ان دونوں میں سے ایک باکرہ ہو اور دوسری ثیبہ ہو' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ تقسیم میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داری کرے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان تقسیم کے معاملے میں انصاف سے کام لیتے تھے اور آپ یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس کے بارے میں' میں مالک ہوں' تو اس چیز کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ کرنا' جس کا میں مالک نہیں ہوں''۔

(صاحب ہدایہ فرماتے ہیں) یعنی کسی ایک کے ساتھ زیادہ محبت ہو' ہم نے جو روایت بیان کی ہے اس میں کوئی فصل نہیں ہے۔

۳٦۷۳- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۱۷۸): حدثنا ابن نمير عن حجاج عن عمرو بن شعيب...... به- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/ ۳۲٦) و قال: (اخرجه احمد' و فيه الحجاج بن ارطاة و هو مدلس: و بقية رجاله ثقات)- اه-

اس بارے میں پرانی اور نئی بیویوں کی حیثیت برابر ہوگی' کیونکہ ہم نے جو روایت نقل کی ہے وہ مطلق ہے۔
اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: تقسیم نکاح کے حقوق سے تعلق رکھتی ہے اور اس بارے میں بیویوں کے درمیان کوئی تفاوت نہیں ہے۔

بیوی کے پاس آنے جانے کی مقدار کتنی ہوگی اس کا اختیار شوہر کو ہے' کیونکہ اصل لازم چیز ان کے درمیان برابری رکھنا ہے' اس کا کوئی مخصوص طریقہ لازم نہیں ہے' اور جو برابری لازم ہے وہ رات بسر کرنے کے اعتبار سے ہے۔ صحبت کرنے کے حوالے سے نہیں ہے' کیونکہ اس کا تعلق طبیعت کی آمادگی کا ساتھ ہوتا ہے۔
اگر (ان دو بیویوں میں سے) ایک آزاد ہو اور دوسری کنیز ہو' تو تقسیم میں آزاد عورت کا حصہ دو تہائی ہوگا اور کنیز کا ایک تہائی ہوگا اس بارے میں ایک روایت منقول ہے۔
اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: کنیز کی حلت آزاد عورت کی حلت سے کم ہوتی ہے' لہٰذا اس کے حقوق میں کمی ظاہر ہوگی۔
مکاتب کنیز' مدبر کنیز اور ام ولد کنیز عام کنیز کی مانند ہوں گی' کیونکہ ملکیت کا پہلو ان میں موجود ہے۔ (ہدایہ کتاب النکاح)
اگر بیویوں میں سے کوئی ایک' اپنے مخصوص حصے کو اپنی سوکن کے لئے ترک کرنے پر راضی ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔
اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ان سے رجوع کر لیں اور وہ اپنی باری کا مخصوص دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیتی ہیں۔
تاہم بیوی کو اس بات کا اختیار ہے: وہ اس بارے میں اپنے مؤقف سے رجوع کر لے' کیونکہ اس نے اپنے ایک ایسے حق کو ساقط کیا ہے' جو واجب نہیں ہے' لہٰذا وہ ساقط نہیں ہوگا' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3675 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ بِثَوْبِهٖ كُنْ عِنْدِى الْيَوْمَ قَالَ اِنْ شِئْتِ كُنْتُ عِنْدَكِ الْيَوْمَ وَقَاصَصْتُكِ بِهٖ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ وَّلِلْبِكْرِ سَبْعُ لَيَالٍ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اُنہوں

۳۶۷۴- اخرجه الدارمي في النكاح (۲/ ۱۴۴) باب: الاقامة عند الثيب و البكر اذا بنى بها' و ابن ماجه في النكاح (۱/ ۶۱۷) باب: الاقامة على البكر و الثيب (۱۹۱۷)' و ابو نعيم في الحلية (۲/ ۲۸۸) (۳/ ۱۳) من طرق عن ابن اسحاق' به-واخرجه البخاري في النكاح (۹/ ۳۱۳-۳۱۴) باب: اذا تزوج البكر على الثيب (۵۲۱۳)' و (۵۲۱۴) باب: اذا تزوج الثيب على البكر' و مسلم في الرضاع (۲/ ۱۰۸۴) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج (۱۴۶۱)' و ابو داود في النكاح (۲/ ۵۹۵) باب: في المقام عند البكر (۲۱۲۳)' و الترمذي في النكاح (۳/ ۴۴۵) باب: ما جاء في القسمة للبكر و الثيب (۱۱۳۹)' و ابن ماجه في النكاح (۱/ ۶۱۷) باب: الاقامة على البكر و الثيب (۱۹۱۶)' و ابن الجارود (۷۲۴)' و الطحاوي في المعاني (۳/ ۲۷-۲۸)' و ابن حبان (۴۲۰۸)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۰۱-۳۰۲) من طرق عن ابي قلابة' بنحوه- واخرجه مالك في النكاح (۲/ ۵۳۰) باب: المقام عند البكر و الايم' و من طريقه الطحاوي في المعاني (۳/ ۲۸)' عن حميد بعن انس موقوفاً- و اخرجه الطحاوي (۳/ ۲۸)' و البيهقي (۷/ ۳۰۲) من طرق عن حميد' به موقوفاً- و رفعه سفيان عن حميد عن انس - اخرجه ابن حبان (۴۲۰۹)- ووقفه قتادة عن انس: اخرجه البيهقي (۷/ ۳۰۲) من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس موقوفاً عليه-

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام کر (یہ کہا:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کا دن میرے ہاں رہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں آج کا دن تمہارے پاس ٹھہر جاتا ہوں اور پھر تم سے اس کے بدلے میں (پھر کسی دن تقسیم میں سے تمہارا دن منہا کرلوں گا)۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثیبہ کو تین دن ملیں گے اور کنواری کو سات دن ملیں گے۔

3676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ فِى شَوَّالٍ وَّجَمَعَهَا فِى شَوَّالٍ وَّقَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ عِنْدَكِ وَاُسَبِّعَ عِنْدَ صَوَاحِبَاتِكِ وَاِلَّا فَثَلَاثَتُكِ ثُمَّ اَدُوْرُ عَلَيْكِ فِى لَيْلَتِكِ . قَالَتْ بَلْ ثَلَاثٌ لِّى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

☆☆ عبدالملک بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' شوال کے مہینے میں ہی اُن کی رخصتی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں اور پھر سات' سات دن تمہاری ساتھی خواتین (سوکنوں) کے ساتھ رہوں گا' ورنہ (دوسری صورت یہ ہے:) میں تین دن تمہارے ساتھ رہتا ہوں اور پھر تمہاری باری کے دن تمہارے پاس آ جاؤں گا' سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! (ابھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن میرے ساتھ رہیں!

3677- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا حِيْنَ دَخَلَ

٣٦٧٥-راجع الحديث التالي و الذي بعده-

٣٦٧٦-اخرجه مالك في النكاح (٢/٥٢٩) باب: المقام عند البكر و الايم' عن عبد الله بن ابي بكر' به- و من طريق مالك رواه الشافعي في المسند (٢/٣٦) و مسلم في الرضاع (١٤٦٠) (٤٢) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف' و ابن سعد في الطبقات الكبرى (٨/٩٢) و الطحاوي في المعاني (٣/٢٩) و البيهقي في الكبرى (٧/٣٠٠)- قال ابن عبد البر في التمهيد (١٧/٢٤٣): (هذا حديث ظاهر الانقطاع' و هو متصل مسند صحيح' وقد سمعه ابو بكر من ام سلمة)- اه- ثم اخذ في سرد طرق الحديث-

٣٦٧٧-اخرجه عبد الرزاق (١٠٦٤٦)' من طريقه الطبراني (٢٣/رقم ٥٩١) و ابن ابي شيبة (٤/٢٧٧) و احمد (٦/٢٩٢) و الدارمي (٢/١٤٤)' و مسلم في الرضاع (١٤٦٠/٤١) باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف' و ابو داود في النكاح (٢١٢٢) باب: في المقام عند البكر' و النسائي في عشرة النساء (٧٩) و ابن ماجه في النكاح (١٩١٧) باب: الاقامة على البكر و الثيب' و ابن سعد (٨/٩٤)' و الطحاوي في المعاني (٣/٢٩) و ابن حبان (٤٢١٠) و الطبراني في الكبير (٢٣/رقم ٥٩٢) و البيهقي في الكبرى (٧/٣٠١) من طريق ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ام سلمة' به- و اخرجه عمر بن ابي سلمة عن ام سلمة' بنحوه-اخرجه احمد في مسند (٦/٢٩٥' ٣١٤) و الطبراني في الكبير (٢٣/رقم ٥٠٦) و الطحاوي في المعاني (٣/٢٩) و ابن عبد البر في التمهيد (١٧/٢٤٤)-

بِهَا لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلٰى اَهْلِكِ اِنْ شِئْتِ اَقَمْتُ مَعَكِ ثَلَاثًا خَالِصَةً لَكِ وَاِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي . فَقَالَتْ تُقِيمُ مَعِي ثَلَاثًا خَالِصَةً .فَاَخَذَ مَالِكٌ وَّابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ بِسَبْعٍ لِلْبِكْرِ وَثَلَاثٍ لِلثَّيِّبِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالملک بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب اُن کی رخصتی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم حیثیت کی مالک نہیں ہو' اگر تم چاہو' تو میں تمہارے ساتھ تین دن قیام کرتا ہوں جو صرف تمہارے لیے ہوں گے' (دیگر ازواج کو اپنی باری کے حساب سے ایک' ایک دن ملے گا) اور اگر تم چاہو' تو میں تمہارے ساتھ سات دن رہتا ہوں لیکن پھر اپنی تمام بیویوں (میں سے ہر ایک کے ساتھ) سات' سات دن رہوں گا' تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تین دن رہیں!

امام مالک اور ابن ابی ذئب نے اس سے یہ حکم اخذ کیا ہے: کنواری کے ساتھ سات دن رہا جائے گا اور ثیبہ کے ساتھ تین دن رہا جائے گا۔

3678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَيْطَةَ بِنْتِ هِشَامٍ وَّاُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِكْرُ اِذَا نَكَحَهَا رَجُلٌ وَّلَهُ نِسَاءٌ لَهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَانِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حدیث کا متن اگلی سند کے بعد ہے)۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی کنواری کے ساتھ شادی کرے اور آدمی کی پہلے سے بیویاں موجود ہوں' تو اُس کنواری کو تین دن ملیں گے اور اگر ثیبہ (کے ساتھ شادی کرے' تو اُسے) دو دن ملیں گے۔

3679- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَلَّمَا كَانَ يَوْمٌ - اَوْ قَالَتْ قَلَّ يَوْمٌ - اِلَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ فِى مَجْلِسِهٖ فَيُقَبِّلُ وَيَمَسُّ مِنْ

۳۶۷۸-مدار الحديث على (محمد بن عمر الواقدي) و هو متروك- و الحديث لم اجده عند غير الدارقطني-

۳۶۷۹-اخرجه ابو داود في النكاح (۲۴۹/۲) باب: في القسم بين النساء (۲۱۳۵) عن احمد بن يونس' ثنا عبد الرحمن' يعني: ابن ابي الزناد...... به- و اخرجه احمد (۱۰۷/۶): حدثنا ابن سريج عن عبد الرحمن بن ابي الزناد...... به-

غَيْرِ مَسِيسٍ وَلَامُبَاشَرَةٍ .قَالَتْ ثُمَّ يَبِيتُ عِنْدَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اکثر ایسا ہوتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کو اپنے پاس بٹھاتے تھے' اُن کا بوسہ لیتے تھے' اُنہیں چھو لیتے تھے' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ صحبت یا مباشرت نہیں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس اہلیہ کے ہاں رات بسر کرتے تھے جس کی باری کا دن ہوتا تھا۔

3680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ اَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَيُقَبِّلُ وَيَلْمَسُ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحبت نہیں کرتے تھے' صرف چھو لیتے تھے۔

3681- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الصَّوَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ قَسَمَ لَهَا يَوْمَيْنِ وَلِلْاَمَةِ يَوْمًا اِنَّ الْاَمَةَ لَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْحُرَّةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرو اور تمہاری پہلی بیوی کنیز ہو' تو تم آزاد عورت کو دو دن دو گے اور کنیز کو ایک دن دو گے' البتہ اگر پہلی بیوی آزاد عورت ہو' تو کسی کنیز کے ساتھ شادی کرنا مناسب نہیں ہے۔

3682- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ قَسَمَ لِلْاَمَةِ الثُّلُثَ وَلِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پہلی بیوی کنیز ہو اور پھر کوئی آزاد عورت کے ساتھ شادی کرلے' تو تقسیم میں کنیز کا حصہ ایک تہائی ہوگا اور آزاد عورت کا حصہ دو تہائی ہوگا۔

۳۶۸۰-راجع الذي قبله-

۳۶۸۱-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۵/۷) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو ضعيف؛ كما تقدم- واخرجه سعيد بن منصور في سننه (۲۳۶/۱) رقم (۷۲۵)من طريق ان ابي ليلى عن المنهال بن عمرو نه و عباد بن عبد الله الاسدي عن علي ابن ابي طالب- رضي الله عنه- انه كان يقول اذا تزوج الحرة على الامة فقسم بينهما؛ (للامة الثلث و للحرة الثلثان)- وطريق عباد سياتي في الذي بعده-

۳۶۸۲-هو عند سعيد بن منصور في السنن رقم (۷۲۵) كما تقدم في الذي قبله- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۷۸/۳) عن الثوري عن ابن ابي ليلى' به-

3683- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3684- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُبَارَكِ يُعْرَفُ بِأَعْرَابِيٍّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ الدَّقِيقِيُّ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔

3686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اُن کے ساتھ شادی کر لی اور اُن کا مہر اُن کی آزادی کو قرار دیا۔

3687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ .فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے

۳۶۸۳-تقدم-
۳۶۸۴-تقدم-
۳۶۸۵-تقدم-
۳۶۸۶-انظر السابق-
۳۶۸۷-انظر السابق-

ساتھ شادی کر لی۔

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کیا مہر ادا کیا تھا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اُن کی ذات مہر کے طور پر ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں آزاد کر کے پھر اُن کے ساتھ شادی کی تھی۔

3688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فَقَالَ أَلَمْ يُعْتِقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ وَجَعَلَ عِتْقَهُمَا مَهْرَهُمَا وَتَزَوَّجَهُمَا.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی کنیز کو آزاد کر کے' اُس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو آزاد نہیں کیا تھا' اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دے کر اُن کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

3689- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں' جو اپنی بیوی کے حیض کے دوران' اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: وہ شخص ایک دینار (راوی کا شک ہے شاید) نصف دینار صدقہ کرے۔

3690- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ وَّخُصَيْفٍ وَّعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے حیض کے دوران' اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' وہ ایک دینار (راوی کو شک ہے شاید) نصف دینار صدقہ کرے۔

3691- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ

۳٦٨٨- انظر السابق- ۳٦٨٩- تقدم-

۳٦٩٠- تقدم- ۳٦٩١- تقدم-

وَخُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي الدَّمِ فَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ وَّفِي الصُّفْرَةِ نِصْفُ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا (حیض کا) خون (خارج ہو رہا ہو) اُس پر ایک دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا اور (اگر) زرد (مواد خارج ہو رہا ہو) تو نصف دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا۔

3692- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ وَّاِنْ كَانَ صُفْرَةً فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا (حیض کا) عبیط (گہرے سرخ رنگ کا مواد خارج ہو رہا ہو) اُس پر ایک دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا اور (اگر) زرد (مواد خارج ہو رہا ہو) تو نصف دینار (صدقہ کرنا) لازم ہوگا۔

3693- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْوَاطِءَ فِي الْعِرَاكِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ وَّاِنْ وَطِئَهَا بَعْدَ اَنْ تَطْهُرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ فَصَدَقَتُهُ نِصْفُ دِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (عورت کے) حیض کے دوران صحبت کرنے والے شخص (کیلئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار صدقہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور کوئی شخص عورت کے پاک ہو جانے کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے' عورت کے ساتھ صحبت کرلے' تو اُسے نصف دینار صدقہ کرنا ہوگا۔

3694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَحْيُوا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا يَحِلُّ مَاْتَاكَ النِّسَاءَ فِي حُشُوشِهِنَّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم حیاء کرتے رہو! بے

۳۶۹۲- تقدم-

۳۶۹۳- تقدم-

۳۶۹٤- ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٣٠٢/٤) وقال : رواه احمد من حديث علي بن ابي طالب' ورجاله ثقات' وقد اخرجه اصحاب السنن من طريق علي بن طلق الحنفي)- اه-قلت: حديث علي بن طلق اخرجه ابو داود (٢٠٥) و الترمذي (١١٦٤) و احمد (٨٦/١)- و انظر: نصب الراية (٦٢/٢)-

شک اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے حیاء نہیں کرتا' خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔

3695- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ فَاَرَادَتْ عِتْقَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْدَئِيْ بِالْغُلَامِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: اُن کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا: پہلے غلام کو آزاد کرو۔

3696- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ . وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْتِقَهُمَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْتَقْتِيهِمَا فَابْدَئِيْ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: اُن کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو' تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو۔

3697- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَرِيْرَةَ اِنْ شِئْتِ اَنْ تَسْتَقِرِّيْ تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ فَارِقِيْهِ فَفَارَقَتْهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: اگر تم اس غلام کی بیوی رہنا چاہتی ہو' تو ٹھیک ہے اور اگر تم اس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہو (تو بھی تمہاری مرضی ہے) تو بریرہ نے اُس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

3698- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَ

٣٦٩٥-اخرجه النسائي في الطلاق (١٦١/٦) باب: خيار المملوكين يعتقان (٣٤٤٦)؛ و في الكبرى: كما في التحفة (٢٨٠/١٢)؛ و ابن ماجه (٢٥٣٢) من طريق حماد بن مسعدة' به- و راجع الذي بعده-

٣٦٩٦-اخرجه ابو داود في سننه (٢٢٣٧) كتاب: الطلاق' باب: في المملوكين يعتقان معاً هل تخير امراته؟ و ابن ماجه (٢٥٣٢)؛ كلاهما من طريق عبيد الله بن عبد المجيد عن ابن موهب' به- و انظر الحديث السابق-

٣٦٩٧-اخرجه احمد (١٨٠/٦) قال: حدثنا عثمان بن عمر' حدثنا اسامة بن زيد' به- و من طريق عثمان بن عمر اخرجه البيهقي في السنن ايضاً (٢٢٠/٧)؛ و اخرجه احمد (٢٠٧/٦' ٢٠٩)؛ و ابنماجه في سننه (٦٧١/١) كتاب: الطلاق' باب: خيار الامة اذا اعتقت' الحديث (٢٠٧٦) من طريق وكيع عن اسامة بن زيد' به- و اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٤٤٩)؛ حدثنا محمد بن العلاء بن كريب' حدثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن عبد الرحمن بن القاسم' به-و قد تقدم تخريج حديث عائشة هنا من طرق-

عَبْدٍ فَلَمَّا اَعْتَقَتْهَا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ اَنْ تَمْكُثِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ اَنْ تُفَارِقِيهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ (بریرہ) ایک غلام کی بیوی تھی، جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے آزاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس غلام کی بیوی رہو اور اگر چاہو تو اس سے علیحدگی اختیار کرلو۔

3699 - حَدَّثَنَا اَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَاَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارِى اِنْ رَضِيتِ اَنْ تَكُوْنِى تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَاِنْ شِئْتِ فَارِقِيهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم اس غلام کی بیوی رہنے پر راضی ہو تو اسے اختیار کرلو اور اگر تم چاہو تو اس سے علیحدگی اختیار کرلو۔

3700 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَبْشُوْنُ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَلَوْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) اختیار دیا تھا، اُس کا شوہر غلام تھا، (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اگر اُس کا شوہر آزاد شخص ہوتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اختیار نہ دیتے۔

3701 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَالزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ بَرِيْرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَاُعْتِقَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ایک غلام کی بیوی تھی، جب اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) آزاد کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (بریرہ رضی اللہ عنہا) کی ذات کے بارے میں اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا

۳۶۹۸-راجع الذي قبله- ۳۶۹۹-راجع الذي قبله-

۳۷۰۰-اخرجه البخاري في البيوع، باب: اذا اشترط شروطا في البيع لا تحل (۲۱۶۸)، ومسلم (۲/۱۱۴۲) كتاب: العتق، الحديث (۸/۱۵۰٤)، و ابو داود (۳۲۳۳)، و الترمذي (۱۱۵٤)، و النسائي (٦/۱٦٤)، و ابن ماجه (۲۵۲۱)، و احمد (٦/۱۷۰، ۲۰٦، ۲۱۳)- و اخرجه البخاري في البيوع، باب: الشراء و البيع مع النساء (۲۱۵۵)، و مسلم (۲/۱۱٤۱) في العتق، الحديث (٦/۱۵۰٤)، و ابو داود (۳۹۲۹)، و الترمذي (۲۱۲٤)، و النسائي (۷/۳۰۵)، و في عمل اليوم و الليلة (۲۳۲)، و في الكبرى، كما في التحفة (۱٦٤٦٦)، من طرق عن الزهري عن عروة بن الزبير، به- و اخرجه مسلم (۱۳/۱۵۰٤)، و النسائي (٦/۱٦۵) من طريق عبيد الله بن عمر عن يزيد بن رومان عن عروة بن الزبير، به-

۳۷۰۱-اخرجه احمد في المسند (٦/۲٦۹): حدثنا يعقوب، حدثنا ابي عن ابن اسحاق، به- و ابن اسحاق مدلس، لكن صرح بالتحديث عند احمد - و راجع الذي قبله-

کو) اختیار دیا۔

3702- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَبِي صَخْرَةَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ مَمْلُوكًا لِآلِ اَبِي اَحْمَدَ .لَفْظُ ابْنِ مُجَاهِدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر آل ابواحمد کا غلام تھا۔

3703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ حُرًّا يَوْمَ اُعْتِقَتْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بریرہ کو آزاد کیا گیا' اُس وقت اُس کا شوہر آزاد شخص تھا۔

3704- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَرِيْرَةَ اذْهَبِي فَقَدْ عَتَقَ مَعَكِ بُضْعُكِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے یہ فرمایا: تم جاؤ! تمہارے ساتھ تمہاری شرمگاہ بھی آزاد ہوگئی ہے۔

3705- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ بَرِيْرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَعَتَقَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ ایک غلام کی بیوی تھی' وہ آزاد ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ذات کے بارے میں اُسے اختیار دیا۔

۳۷۰۲-في اسناده ابو جعفر الرازي و هو ضعيف؛ كما تقدم- و الحديث اخرجه الترمذي (۱۱۵۵)؛ و احمد (۶/ ۴۲) من طريق ابي معاوية، قال: حدثنا الاعمش...... به-واخرجه ابن ماجه (۲۰۷۴) من طريق حفص بن غياث عن الاعمش' به- و الحديث اخرجه البخاري في كتاب: الزكاة' باب: الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ' الحديث (۱۴۹۳)؛ و اخرجه في غير موضع من صحيحه؛ و مسلم (۲/ ۷۵۵) كتاب: الزكاة' باب: اباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ......الحديث (۱۰۷۵/ ۱۷۱)؛ و ابو داود (۲۲۳۵)؛ والترمذي (۱۲۵۶؛ ۲۱۲۵)؛ و النسائي (۵/ ۱۰۷)؛ (۶/ ۱۶۳)؛ (۷/ ۳۰۰) من طرق عن ابراهيم عن الاسود' به-

۳۷۰۳-راجع الذي قبله-

۳۷۰۴-اخرجه ابن سعد في الطبقات (۸/ ۱۸۹): اخبرنا عبد الوهاب بن عطاء عن داود بن ابي هند عن عامر الشعبي: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البريرة لما اعتقت: (قد عتق بضعك معك فاختاري)- الا-و اصل الحديث عند الشيخين و غيرهما؛ كما تقدم- و انظر: نصب الراية (۳/ ۲۰۴)-

۳۷۰۵-اخرجه البيهقي في السنن (۷/ ۲۲۱) من طريق الدارقطني' به- و ابن اسحاق و ان كان مدلسًا الا انه قد صرح بالتحديث' و قد تقدم قريبًا من طريق ابن اسحاق ايضا-

3706- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3707- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

3708- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَخُيِّرَتْ - يَعْنِىْ بَرِيْرَةَ - وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُسے (راوی کہتے ہیں: یعنی سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) اختیار دیا گیا' اُس کا شوہر غلام تھا۔

3709- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبَّادٍ اَخُو حَمْدُوْنَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ مَمْلُوْكًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُعْتِقَتِ اخْتَارِىْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر غلام تھا' جب اُسے (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو) آزاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے۔

3710- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنِ بْنِ هِشَامِ بْنِ مَعْنٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دیا تھا' اُس کا شوہر غلام تھا۔

۳۷۰۶- عبد الله بن عمر العمري ضعيف- و قد تقدم تخريج الحديث من طرق عن القاسم-

۳۷۰۷- تقدم تخريجه قريباً- ۳۷۰۸- تقدم-

۳۷۰۹- تقدم تخريجه-

۳۷۱۰- اخرجه البخاري في صحيحه (۲/ ۱۳۲-۱۳۳) كتاب: الصلاة، باب: ذكر البيع و الشراء على المنبر في المسجد، الحديث (٤٥٦)، و النسائي في الكبرى، كما في تحفة الاشراف (۱۷۹۳۸)، و احمد (٦/ ۱۳۵)، و الحميدي (۲٤۱) من طريق يحيى بن سعيد، به- واخرجه مالك (۲/ ۷۸۱) كتاب: العتق و الولاء، باب: مصير الولاء لمن اعتق، الحديث (۱۹) عن يحيى بن سعيد، به- و من طريق مالك اخرجه البخاري (٥/ ٥۰٦) كتاب: المكاتب، باب: بيع المكاتب اذا رضي، الحديث (۲٥٦٤) قال: حدثنا عبد الله بن يوسف، اخبرنا مالك...... فذكره-

3711- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' غلام تھا۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

3712- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِى الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَازِنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' غلام تھا۔

3713- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا.

☆☆ نافع' سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' غلام تھا۔

3714- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَرِيْرَةَ قَضٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ عَبْدٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا: (اُس کی عدت) تین (حیض) ہوگی' وہ ایک غلام کی بیوی تھی۔

3715- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' غلام تھا۔

3716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۳۷۱۱-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۳۲-ترتيب): اخبرنا القاسم...... به- وفي اسناده القاسم بن عبد الله بن عمر: و هو العمري متروك' رماه احمد بالكذب؛ كما في التقريب (۲/۱۱۲)-

۳۷۱۲-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۷/۲۲۳) كتاب: النكاح' باب: الامة تعتق و زوجها عبد' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه-ايضاً- من طريق سفيان الثوري عن ابن ابي ليلى عن عطاء قال: كان زوج بريرة عبدًا يقال له: مغيث-

۳۷۱۳-في اسناده محمد بن عبد الله المخزومي' و هو مجهول؛ كما في التقريب (۲/۱۷۷)- و لكن اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۲۳) من طريق عفان بن مسلم: ثنا وهيب؛ به- و قال البيهقي: (هذا اسناد صحيح)- اه-

۳۷۱۴-اسناده حسن' و متنه ثابت' له شواهد كثيرة' لكن في اسناده عبد الحميد بن عبد الرحمن الحماني صدوق لكنه يخطئ: كما في التقريب (۱/۴۶۹)-

۳۷۱۵-اسناده صحيح- و راجع الذي قبله-

۳۷۱۶-اخرجه البخاري في صحيحه (۵۲۸۳): حدثنا قتيبة بن سعيد' حدثنا عبد الوهاب عن ايوب عن عكرمة' به-

سَعِيدٍ عَنْ اَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِى الْمُغِيرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّى بِهٖ فِى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيهَا وَاِنَّ دُمُوعَهُ لَتَنْحَدِرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر' بنومغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا' جس دن بریرہ کو آزاد کیا گیا' اللہ کی قسم! مجھے آج بھی وہ منظر اچھی طرح یاد ہے' کہ وہ مدینہ منورہ کے راستے اور گلیوں جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' وہ بریرہ کو راضی کرنے کیلئے اُس کے پیچھے جا رہا تھا' تاکہ بریرہ اُسے اختیار کرلے' لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔

3717- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِى اَزِقَّةِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ- قَالَ- فَكُلِّمَ الْعَبَّاسُ لِيُكَلِّمَ فِيهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَرِيْرَةَ اِنَّهُ زَوْجُكِ . قَالَتْ فَتَاْمُرُنِى بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ . قَالَ فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا- قَالَ- وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِى الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو میں نے اُس کے شوہر کو دیکھا' وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اُس کے پیچھے جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ اس بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا: یہ تمہارا شوہر ہے (تمہیں اس کے ساتھ رہنا چاہیے)' بریرہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں! میں صرف) سفارش کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کو اختیار دیا تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اُس کا شوہر) بنومغیرہ کا غلام تھا' اُس کا نام "مغیث" تھا۔

3718- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ اِذْ خُيِّرَتْ كَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِى الْمُغِيْرَةِ لَكَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَيْهِ فِى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا وَاِنَّ دُمُوعَهُ تَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ وَهِىَ تَقُوْلُ لَا حَاجَةَ لِى فِيكَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو اُس کا شوہر بنومغیرہ کا غلام تھا' مجھے یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستوں میں بریرہ کو راضی کرنے کیلئے اُس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا' اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر گر رہے تھے' لیکن بریرہ یہی کہہ رہی تھی: مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۳۷۱۷- اخرجه البخاري (۵۲۸۳) و الدارمي (۲۲۹۷- ط: الهاشمي) من طريق خالد بن عبد الله' به-

۳۷۱۸- اسناده حسن' وقد تقدم هذا الطريق-

3719- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عَمْرٍو الشَّهْرُزُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَرِيْرَةَ اِنْ وَطِئَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ.
وَقَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا تھا: اگر اس نے تمہارے (آزاد ہونے کے بعد تمہارے) ساتھ صحبت کر لی ہے تو تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔

ابن مجاہد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگر اُس نے تمہارے ساتھ قربت کر لی ہے تو تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔

3720- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةَ بَرِيْرَةَ حِيْنَ فَارَقَهَا زَوْجُهَا عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بریرہ نے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی عدت، طلاق یافتہ عورت کی عدت (جتنی یعنی تین حیض) مقرر کی۔

3721- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَتِ الْوَلَاءَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ عَلَيْهَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ جَوَّدَ حَبَّانُ فِيْ قَوْلِهٖ عِدَّةَ الْحُرَّةِ لِاَنَّ عَفَّانَ بْنَ مُسْلِمٍ وَعَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ رَوَيَاهُ فَقَالَا وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ وَلَمْ يَذْكُرَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر اُسے آزاد کر دیا اور اُس کی ولاء کی شرط رکھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا، تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور بریرہ (کی عدت) آزاد عورت کی عدت (جتنی) مقرر کی۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے عدت گزارنے کی ہدایت کی۔

۳۷۱۹- اخرجه البيهقي (۲۲۵/۷) من طريق شعيب بن اسحاق، به- و رواية مجاهد اخرجها- ايضاً- البيهقي (۲۲۵/۷)، و اسناده حسن-

۳۷۲۰- اخرجه البيهقي في السنن (۴۵۱/۷) من طريق محمد بن اسحاق الصاغاني، نا محمد بن بكار...... به- قال البيهقي: و اخرجه ابو عامر العقدي عن ابي معشر، وقال: امرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعتد عدة الحرة- و الله اعلم-

۳۷۲۱- اخرجه البيهقي في السنن (۴۵۱/۷) من طريق الدارقطني، به-

ان راویوں نے ''آزاد عورت کی عدت'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

3722- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَأَمَرَهُمْ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا وَقَالَ لِلْحَكَمَيْنِ هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا إِنَّ عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا أَنْ تُفَرِّقَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِي. وَقَالَ الرَّجُلُ أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ حَتَّى تُقِرَّ بِمِثْلِ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ.

☆☆ عبیدہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اور اگر تمہیں آپس میں ناچاکی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک ثالث عورت کے گھر والوں میں سے بھیجو''۔

(عبیدہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص اور ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ لوگ تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ مرد کے گھر والوں میں سے ایک ثالث اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک ثالث مقرر کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ثالثوں سے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو تم پر کیا بات لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم یہ سمجھو کہ ان دونوں میں علیحدگی ہو جانی چاہیے' تو تم ان میں علیحدگی کروا دو۔ تو وہ عورت بولی: مجھ پر جو ادائیگی لازم ہے اور مجھے جو حق ملنا ہے' میں اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلے سے راضی ہوں (یعنی اُسے قبول کرنے کیلئے تیار ہوں)۔ وہ مرد بولا: میں علیحدگی کو تسلیم نہیں کروں گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' اللہ کی قسم! تمہیں بھی وہی اعتراف کرنا ہوگا جو اس عورت نے کیا ہے۔

3723- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّا بَعَثَ الْحَكَمَيْنِ قَالَ رُوَيْدَكُمَا حَتَّى أُعْلِمَكُمَا مَاذَا عَلَيْكُمَا هَلْ تَدْرِيَانِ مَاذَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ أَقَدْ رَضِيتِ بِمَا حَكَمَا قَالَتْ نَعَمْ قَدْ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَلَيَّ وَلِي. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ قَدْ رَضِيتَ بِمَا حَكَمَا فَقَالَ لَا

۳۷۲۲- اخرجه الشافعي في الام (۵/۱۷۷- ط: الشعب): اخبرنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي عن ايوب' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۳۰۵)- واخرجه عبد الرزاق في تفسيره (۱/۱۵۶) في تفسير الآية رقم (۳۵) من سورة النساء' الحديث (۵۷۷): انبانا معمر عن ايوب...... به- و اخرجه ابن جرير الطبري رقم (۹۴۰۷- ط: شاكر)- واخرجه سعيد بن منصور عن حماد بن زيد عن ايوب باسناده و معناه' و من طريقه اخرجه البيهقي (۷/۳۰۶)- قال الشافعي في الام: (حديث علي ثابت عندنا)- و الحديث ذكر السيوطي في الدر (۲/۲۷۹)' و زاد نسبته الى (سعيد بن منصور و عبد بن حميد و ابن المنذر و ابن ابي حاتم)- اه-

۳۷۲۳- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۳۰۶) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

وَلٰـكِنْ اَرْضٰـى اَنْ يَّـجْمَعَا وَلَا اَرْضٰى اَنْ يُّفَرِّقَا . فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَرْضٰى بِمِثْلِ الَّذِىْ رَضِيَتْ بِهٖ .

☆☆ عبیدہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اور ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو لوگوں کو ثالث مقرر کیا تو فرمایا: ابھی ٹھہرو! میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تم پر لازم کیا ہے' کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ تم پر کیا بات لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم دونوں یہ مناسب سمجھو کہ یہ دونوں میاں بیوی اکٹھے رہیں' تو تم ان کے اکٹھے رہنے کا فیصلہ دو' اور اگر تم یہ مناسب سمجھو کہ ان دونوں میں علیحدگی کروادی جائے' تو تم ان میں علیحدگی کروادینا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ' عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ دونوں جو فیصلہ کریں گے تم اُس پر راضی ہو گی؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! مجھ پر جو عائد ہوتا ہے اور مجھے جو ملے گا میں اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے فیصلے پر راضی ہوں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مرد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ دونوں ثالث جو فیصلہ کریں گے تم اُس پر راضی ہوگے؟ اُس نے جواب دیا: نہیں! اگر یہ دونوں اکٹھے رکھنے کا فیصلہ کریں گے تو میں راضی ہوں' اور اگر یہ علیحدگی کا فیصلہ دیں گے تو میں راضی نہیں ہوں گا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے' اللہ کی قسم! تمہیں بھی اُسی طرح راضی ہونا پڑے گا جس طرح یہ عورت اس پر راضی ہے۔

3724- حَدَّثَـنَـا الْـقَـاضِـى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ مُرَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِـمَـنْ تَعُوْلُ . قَالَ وَمَنْ اَعُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ امْرَاَتُكَ تَقُوْلُ اَطْعِمْنِىْ وَاِلَّا فَارِقْنِىْ خَادِمُكَ يَقُوْلُ اَطْعِمْنِىْ وَاسْتَعْمِلْنِىْ وَلَدُكَ يَقُوْلُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنِىْ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے بہترین صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یعنی صدقہ دینے کے بعد آدمی خود تنگدست نہ ہو) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' (تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے) اُس سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے زیر کفالت کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی' جو یہ کہے گی: تم مجھے کھانے کے لیے دو' ورنہ مجھ سے علیحدگی اختیار کرلو' تمہارا غلام جو یہ کہے گا: پہلے مجھے کھانے کے لیے دو پھر مجھ سے کام لینا' اور تمہاری اولاد جو یہ کہے گی: تم مجھے کس کے آسرے پر چھوڑ کر جارہے ہو۔

3725- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

٣٧٢٤- كذا اخرجه المصنف عن ابن عجلان' و اخرجه النسائي في الزكاة (٥/ ٦٢) باب: الصدقة عن ظهر غنى' و ابن حبان في الرضاع (٤٢٤٣) عن قتيبة' حدثنا بكر بن مضر عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة' بنحوه-و اخرجه احمد (٢/ ٤٧٦' ٥٢٤)' والبخاري في النفقات (٥٣٥٥) باب: وجوب النفقة على الاهل و العيال' و البيهقي في الكبرى (٧/ ٤٦٦' ٤٧١) من طرقه عن الاعمش عن ابي صالح' به-

سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ لِزَوْجِهَا اَطْعِمْنِیْ اَوْ طَلِّقْنِیْ وَيَقُوْلُ عَبْدُهُ اَطْعِمْنِیْ وَاسْتَعْمِلْنِیْ وَيَقُوْلُ وَلَدُهُ اِلٰى مَنْ تَكِلُنَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت اپنے شوہر سے یہ کہے گی: تم مجھے کھانے کے لیے دو ورنہ مجھے طلاق دے دو آدمی کا غلام یہ کہے گا: پہلے تم مجھے کھانے کے لیے دو پھر مجھ سے کام لینا اور اولاد یہ کہے گی: تم مجھے کس کے آسرے پر چھوڑ رہے ہو؟

3726- قَالَ وَاَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَاَتِهِ قَالَ اِنْ عَجَزَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کا خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے تو اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3727- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ وَعَبْدُ الْبَاقِیْ بْنُ قَانِعٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِیٍّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَاوَرْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِى الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى امْرَاَتِهِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ سعید بن مسیب ایسے شخص جو اپنی بیوی کا خرچ ادا کرنے کے قابل نہ رہے اُس کے بارے میں فرماتے ہیں: اُن میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

۳۷۲۵-اخرجه ابن حبان في الزكاة (۳۳٦۲) باب: صدقة التطوع عن عبد الواحد بن غياث و البيهقي في الكبرى (۴۷۰/۷) عن اسحاق بن منصور كلاهما-عبد الواحد و اسحاق- عن حماد بن سلمة به- وقال ابن حجر في (الفتح) (۵۰۱/۹): (لا حجة فيه: لا في حفظ عاصم شيئاً)- اه-واخرجه سعيد بن المسيب عن ابي هريرة بنحوه- اخرجه احمد (۲/۲۷۸،۴۰۲) و البخاري في الزكاة (۱۴۳٦) والنفقات (۵۳۵٦) و النسائي في الزكاة (٦۹/۵) باب: اي الصدقة افضل؟ و البيهقي في الكبرى (۱۸۰/۴،۴۸۰) من طرق عن ابن المسيب به- قال ابن حبان (۱۵۰/۸): (قوله صلى الله عليه وسلم : (اليد العليا خير من اليد السفلى) عندي ان اليد المتصدقة افضل من اليد السائلة لا الآخذة دون السوال: اذا محال ان تكون اليد التي ابيح لها استعمال فعل باستعماله احسن من آخر فرض عليه اتيان شيءٍ فاتى به او تقرب الى بارئه متنفلاً فيه- و ربما كان المعطي في اتيانه ذلك اقل تحصيلاً في الاسباب من الذي اتى بما ابيح له و ربما كان هذا الآخذ بما ابيح له افضل و اورع من الذي يعطي- فلما استحال هذا على الاطلاق دون التحصيل بالتفصيل: صح ان معناه: ان المتصدق افضل من الذي يسالها)- اه-

۳۷۲٦-اخرجه البيهقي في السنن (۴۷۰/۷) من طريق الدارقطني به- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۳۱۲-ترتيب): اخبرنا سفيان عن ابي الزناد قال: سالت سعيد بن المسيب عن الرجل الذي لا يجد ما ينفق على امراته قال: يفرق بينهما - قال ابو الزناد: قلت: سنة؟ فقال سعيد: سنة- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي (۴٦۹/۷) و ذكره ابن حزم في المحلى (۳۲۳/۱۱) من طريق عبد الرزاق عن ابن عيينة به- ثم قال: (ولم يقل سعيد انها سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم و حتى لو قاله لكان مرسلاً لا حجة فيه فكيف و انما اراد- بلا شك- انه سنة من دونه- عليه الصلاة و السلام!!)- اه-و الاثر اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۹٦/۷) رقم (۱۲۳۵٦) عن الثوري عن يحيى بن سعيد عن ابن المسيب قال: (اذا لم يجد الرجل ما ينفق على امراته جبر على ان يفارقها)-قال الثوري: و نحن لا ناخذ بهذا القول؛ هو بلاء ابتليت به فلتصبر-

۳۷۲۷-راجع الذي قبله-

3728- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ وَعَبْدُ الْبَاقِى بْنُ قَانِعٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3729- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِمَّنْ ذِى الدِّينِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِى الْحَسَبِ مِثْلَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَامْنَعَنَّ فُرُوجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ.

☆☆ اسحاق بن بہلول فرماتے ہیں: عبداللہ بن داؤد سے کہا گیا: اگر آدمی کو اپنی زیر پرورش لڑکی کے لیے ہم پلہ خاندان کا رشتہ نہیں ملتا تو کیا وہ اس کی شادی (کم تر خاندان) کے دیندار شخص سے کروا دے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اچھے خاندانوں کی خواتین کی صرف ہم پلہ خاندان میں شادی کی اجازت دوں گا"۔

3730- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِى الرُّطَيْلِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارُوْا لِنُطَفِكُمُ الْمَوَاضِعَ الصَّالِحَةَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نطفے کیلئے صالح مقامات (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو۔

3731- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ

٣٧٢٨- اخرجه البيهقي (٤٧٠/٧) من طريق الدارقطني' به- قال ابن ابي حاتم في العلل (٤٣٠/١): سالت ابي عن حديث اخرجه اسحاق بن منصور عن حماد بن سلمة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب في الرجل لا يقدر ان ينفق على امراته قال: يفرق بينهما- قال ابي: وهم اسحاق في اختصار هذا الحديث' وذلك ان الحديث انما هو عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم (ابدا بمن تعول: تقول امراتك انفق علي او طلقني......) فتناول هذا الحديث- اه-

٣٧٢٩- اخرجه البيهقي في الكبرى (١٣٣/٧) من طريق عبد الوهاب' انبا جعفر بن عون' انبا مسعر عن سعد بن ابراهيم' باسناده الى عمر قال: (لا ينبغي لنساء الاحساب تزوجهن الا من الاكفاء)-

٣٧٣٠- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (٦١٣/٢) رقم (١٠١٠) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ابن ماجه (٦٣٣/١) كتاب: النكاح' باب: الاكفاء' الحديث (١٩٦٨)' و الحاكم (١٦٣/٢)' و البيهقي (١٣٣/٧)' و ابن حبان في المجروحين (٣٢٥/١)' و الخطيب في التاريخ (٢٦٤/١)' و ابن الجوزي في العلل (٦١٣/٢) رقم (١٠٠٩) من طريق الحارث بن عمران به- و اخرجه الحاكم (١٦٣/٢) من طريق عكرمة بن ابراهيم عن هشام بن عروة' به مثله-و صحح الحاكم اسناده' و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: الحارث متهم' و عكرمة ضعفوه)- اه- وذكره ابن ابي حاتم في العلل (٤٠٣/١-٤٠٤)' و قال: قال ابي: الحديث ليس له اصل' وقد اخرجه مندل ايضاً' ثم قال: قال ابي: الحارث ضعيف الحديث و هذا الحديث منكر- اه- و ذكره الخطيب من طرق كثيرة عن هشام به- ثم قال: (و كل طرقه واهية- قال: و اخرجه ابو المقدام هشام بن زياد عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و هو اشبه بالصواب)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (١٩٧/٣): (روي من حديث عائشة' و من حديث انس' و من حديث عمر بن الخطاب' من طرق عديدة كلها ضعيفة)- اه-

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوا اِلَى الْاَكْفَاءِ وَاَنْكِحُوهُمْ وَاخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالزَّنْجَ فَاِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ. تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفو میں نکاح کرواوران کا نکاح کرواؤ' اپنے نطفے کے لیے (صالح بیویاں) اختیار کرو' اور حبشیوں سے اجتناب کرو' کیونکہ ان کی ظاہری ہیئت اچھی نہیں ہوتی۔

3732- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِىُّ. وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِىُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ لَا تَضَعُوْهَا اِلَّا فِى الْاَكْفَاءِ. وَقَالَ الْاَشَجُّ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَاَنْكِحُوا الْاَكْفَاءَ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِمْ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفے کیلئے بہترین (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو' اور اُسے صرف کفو میں رکھو۔

اشج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اپنے نطفے کیلئے بہترین (یعنی نیک بیویاں) اختیار کرو اور کفو میں نکاح کرو' اور ان (کفو والوں) کے ساتھ نکاح کرواؤ۔

3733- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّىُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْكُفُوُ فِى الْحَسَبِ وَالدِّيْنِ.

☆☆ سفیان کہتے ہیں: حسب اور دین میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔

3734- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُوْلِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيْمَتَهُ مِنْ ذِى الدِّيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَنْصِبُ مِثْلَهُ فَقَالَ نَعَمْ.

☆☆ اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: اگر منصب کے اعتبار سے کوئی شخص لڑکی کا ہم پلہ نہ ہو' تو کیا کوئی شخص کسی دیندار (کمتر مالی یا خاندانی حیثیت کے مالک) شخص کے ساتھ اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کرسکتا ہے؟ اُنہوں

۳۷۳۱- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۲/ ۶۱۴) رقم (۱۰۱۱) من طريق الدارقطني' به-

قال عبد الحق في (احكامه) كما في (تخريج احاديث الكشاف) للزيلعي (۱/ ۲۷۴): انه حديث لا اصل له- اخرجه الحارث بن عمران الجعفري و ابو امية الثقفي و مندل بن علي و عكرمة ابن ابراهيم و ايوب بن واقد' و كلهم ضعفاء- واخرجه ابو المقدام بن زياد عن هشام بن عروة عن ابيه مرسلاً' و هو اشبه بالصواب)- اه- و انظر الذي قبله-

۳۷۳۲- تقدم تخريجه-

۳۷۳۳- اسناده صحيح الى سفيان-

۳۷۳۴- اسناده صحيح-

نے جواب دیا: جی ہاں!

3735- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ سَأَلْتُ وَكِيعًا عَنِ الْكُفْوِ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى قَالَ الْكُفْوُ فِى الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ .قَالَ وَكِيعٌ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ الْكُفْوُ فِى الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ وَالْمَالِ .

☆☆ شیخ ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: دین اور منصب میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔
وکیع بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: دین' منصب اور مال میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا۔

3736- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُ الْمِقْدَادَ وَزَيْدًا لِيَكُونَ اَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا .

☆☆ شعبی روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مقداد اور زید (کے ساتھ تمہاری خواتین کی) شادی کروائی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم میں زیادہ معزز وہ ہو' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

3737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِىِّ وَابْنِ سَمْعَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا هِنْدٍ مَوْلَى بَنِىْ بَيَاضَةَ كَانَ حَجَّامًا فَحَجَمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْاِيمَانَ فِىْ قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى اَبِىْ هِنْدٍ . وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحُوهُ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنو بیاضہ کا غلام ابوہند' پچھنے لگانے کا کام کرتا تھا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص کسی ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو' جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو نقش کر دیا ہے' وہ ابوہند کو دیکھ لے۔

۳۷۳۵- اسنادہ ضعیف: لضعف ابن ابي ليلى- وقد تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۷۳۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۳۷/۷) من طريق الدارقطني' به- ثم قال: (هذا منقطع و فيما قبله كفاية و المقداد: هو ابن عمرو بن ثعلبة بن مالك حليف الاسود' رجل من بني زهرة' فنسب اليه و لم يكن من صلبهم' وقد زوجت منه ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب ابن هاشم)- اه-

۳۷۳۷- اخرجه الطبراني في الاوسط (٦٥٤٤): حدثنا محمد بن رزيق بن جامع' ثنا عبد الواحد بن اسحاق الطبراني' نا ضمرة بن ربيعة' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا الزبيدي)- اه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۷۷/۹): (فيه عبد الواحد بن اسحاق الطبراني' و لم اعرفه' و بقية رجاله ثقات)- اه- و اخرجه ابن عدي في الكامل (۱٦۳٦/٤) من طريق خالد بن يزيد الرملي' قال: نا ضمرة...... به- و من طريقه اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۲۹۹/۱) رقم (٤۸۰)- قال ابن الجوزي: (قال مالك: ابن سمعان كذاب' و كذلك قال يحيى- و قال ابن حبان: لما كبر اسماعيل تغير حفظه؛ فكثر الخطا في حديثه' و لا يعلم؛ فخرج عن حد الاحتجاج به)- اه-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ (اپنی رشتہ دار خاتون) کا نکاح کرو اور اس سے رشتہ قائم کرو۔

3738 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْيَافُوخِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِىْ بَيَاضَةَ اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ وَّاَنْكِحُوا اِلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں پچھنے لگائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابوہند کی شادی کروا دو اور (اپنی کسی لڑکی کے ساتھ) اس کی شادی کردو۔

3739 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ نَوَّرَ الْاِيْمَانُ قَلْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِىْ هِنْدٍ . وَقَالَ اَنْكِحُوْهُ وَاَنْكِحُوا اِلَيْهِ وَكَانَ حَجَّامًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے منور کر دیا ہو، وہ ابوہند کو دیکھ لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شادی کروا دو اور (اپنی کسی لڑکی کا) اس کے ساتھ رشتہ کردو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص پچھنے لگانے کا کام کرتا تھا۔

3740 – حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِىُّ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ اَبِى السَّرِىِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسَدِىُّ عَنِ الْكُمَيْتِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِىْ مَذْكُوْرٌ مَوْلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ خَطَبَنِىْ عِدَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَرْسَلْتُ اُخْتِىْ حَمْنَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيْرُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ هِىَ مِمَّنْ يُّعَلِّمُهَا كِتَابَ رَبِّهَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهَا قَالَتْ وَمَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ . فَغَضِبَتْ حَمْنَةُ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُزَوِّجُ ابْنَةَ عَمِّكَ مَوْلَاكَ قَالَتْ وَجَاءَ تْنِىْ فَاَخْبَرَتْنِىْ فَغَضِبْتُ اَشَدَّ مِنْ غَضَبِهَا وَقُلْتُ اَشَدَّ مِنْ قَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ

۳۷۳۸–اخرجه ابو داود في النكاح (۲/۲٤۰) باب: في الاكفاء (۲۱۰۲): حدثنا عبد الواحد بن غياث، ثنا حماد، به- و اخرجه الحاكم في النكاح (۲/۱٦٤) من طريق اسد بن موسى، ثنا حماد بن سلمة، به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي (۷/۱۳٦)، و قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه)- اه- و الحديث اخرجه ابن حبان في صحيحه (٤۰٦۷)-

۳۷۳۹–تقدم عند المصنف قريباً من هذا الوجه-

۳۷٤۰–تقدم-

وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ) فَاَرْسَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوِّجْنِىْ مَنْ شِئْتَ فَزَوَّجَنِىْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَاَخَذْتُهٗ بِلِسَانِىْ فَشَكَانِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ . وَذَكَرَ بَاقِىَ الْحَدِيْثِ .

☆☆ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے چند افراد نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا' تو میں نے اپنی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: وہ اُس شخص کے ساتھ شادی کیوں نہیں کرتی' جس نے اُسے' اُس کے پروردگار کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت کی تعلیم دی ہے' حمنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ۔ تو حمنہ کو غصہ آ گیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچازاد کی شادی اپنے (آزاد شدہ' سابقہ) غلام کے ساتھ کریں گے؟

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: حمنہ میرے پاس آئی اور مجھے اس بارے میں بتایا' تو مجھے اُس سے زیادہ غصہ آیا اور میں نے اُس سے زیادہ سخت الفاظ استعمال کیے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''کسی بھی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کو (اس بارے میں اختیار نہیں ہے کہ) جب اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ دیں تو اُنہیں اپنے اُس معاملے میں (اُس فیصلے سے مختلف کام کرنے) کا اختیار ہو''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ چاہیں میری شادی کروا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری شادی کروادی۔ میں نے اُن کے ساتھ تیز مزاجی کا مظاہرہ کیا تو اُنہوں نے میری شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھو (یعنی اُسے طلاق دینے کا نہ سوچو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

اس کے بعد اُنہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

3741- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ رَاَيْتُ اُخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ تَحْتَ بِلَالٍ .

☆☆ حنظلہ بن ابوسفیان اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔

3742- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيْعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

۳۷۴۱- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۷/ ۱۳۷) من طريق الدارقطني به- و اسناده حسن؛ الحسن بن عياش صدوق؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت ۱۲۸۴)-

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسب' مال ہے اور کرم' تقویٰ ہے۔

3743- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب' مال ہے اور کرم' تقویٰ ہے۔

3744- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مُشْتَرَكَةٌ قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ . قَالَ قُلْتُ (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) اَلْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس آیت کا حکم طلاق یافتہ عورت اور بیوہ عورت کیلئے مشترک طور پر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: (یہ آیت:)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام اُن کے ہاں بچے کی پیدائش پر ہوگا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

3745- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

۳۷۴۲-اخرجه احمد (۱۰/۵)، و الترمذي في تفسير القرآن (۳٦۳/۵) باب: و من سورة الحجرات (۳۲۷۱)، و ابن ماجه في الزهد (۱۴۱۰/۲) باب: الورع و التقوى (۴۲۱۹)، و الحاكم في النكاح (۱٦۳/۲)، و البيهقي (۱۳٦/۷)، و البغوي في شرح السنة (۲۴۳۹-بتحقيقنا)، و ابو نعيم في الحلية (۱۹۰/٦)، و صححه الحاكم على شرط البخاري، من طريق يونس بن محمد المودب عن سلام بن ابي مطيع به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سلام بن ابي مطيع)- اه- وقال ابن عدي في الكامل (۳۲۰/۴) في ترجمة سلام: (ولسلام عن قتادة عن الحسن عن سمرة احاديث لا يتابع عليها، فمنها...... (الحسب المال، و الكرم التقوى)، و كذلك عن قتادة عن انس احاديث لا يتابع عليها غير ما ذكرت)- اه-

۳۷۴۳-راجع الذي قبله-

۳۷۴۴-اخرجه ابن جرير في تفسيره (۱۳۵/۱۲) رقم (۳۴۳۱۷): حدثنا ابو كريب قال: ثنا موسى بن داود عن ابن لهيعة......به- و في اسناده ابن لهيعة- و هو ضعيف، تقدم مرارًا-و اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱۱٦/۵): حدثنا ابو بكر المقدمي، قال: اخبرنا عبد الوهاب الثقفي عن المثنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن ابي بن كعب قال: قلت للنبي صلى الله عليه وسلم: (واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن) للمطلقة ثلاثاً و للمتوفى عنها! قال: (هي للمطلقة ثلاثاً و للمتوفى عنها)- و الحديث من الطريق الاول ذكره السيوطي في الدر (۳۵۹/٦) وزاد نسبته الى ابن ابي حاتم و ابن مردويه، و ذكره من الطريق الثاني و نسبه الى عبد الله بن احمد و ابن مردويه-

۳۷۴۵-راجع الذي قبله-

الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) اَمُبْهَمَةٌ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَوْ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''اور حاملہ عورتوں کی عدت کا اختتام اُن کے ہاں بچے کی پیدائش پر ہوگا''۔

یہ مبہم ہے کہ یہ تین طلاق یافتہ عورت کیلئے ہے؟ یا بیوہ کیلئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تین طلاق یافتہ عورت اور بیوہ عورت دونوں کیلئے ہے۔

3746- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَدِيْنِهَا وَجَمَالِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اُس کا مال' اُس کا نسب' اُس کی دینداری اور اُس کی خوبصورتی' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت (کو ترجیح دے کر) کامیابی حاصل کرو۔

3747- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ عَلٰى مَالِهَا وَجَمَالِهَا وَدِيْنِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کے ساتھ تین وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اُس کا مال' اُس کی خوبصورتی اور اُس کا دین' تو تم دیندار عورت کو ترجیح دو' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں!

3748- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا

۳۷۴۶-اخرجه البخاري في النكاح (۵۰۹۰) باب: الاكفاء في الدين' و مسلم في الرضاع (۱۴۶۶) باب: استحباب نكاح ذات الدين' و ابو داود في النكاح (۲۰۴۷) باب: ما يومر به من تزويج ذات الدين' و النسائي في النكاح (۶۸/۶) باب: كراهية تزويج الزناة' و ابن ماجه في النكاح (۱۸۵۸) باب: تزويج ذات الدين' و احمد (۴۲۸/۲) و الدارمي (۱۳۳/۲-۱۳۴)' و البيهقي في الكبرى (۷۹/۷-۸۰) من طرق عن يحيى بن سعيد' به-

۳۷۴۷-اخرجه احمد (۸۰/۳)' و ابو يعلى (۱۰۱۲)' و ابن حبان (۴۰۳۷)' و الحاكم (۱۶۱/۲)' و البزار (۱۴۰۳) من طريق محمد بن موسى الفطري' به- وقال الهيثمي في المجمع (۲۵۴/۴): (ورجاله ثقات)- اه-

مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَمُرُوءَ تُهُ عَقْلُهُ وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی عزت اُس کا دین ہے اُس کی بزرگی اُس کی عقل ہے اور اُس کی خوبی اُس کا اخلاق ہے۔

3749- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَابُ اَهْلِ الدُّنْيَا هٰذَا الْمَالُ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہلِ دنیا کے نزدیک فضیلت کا معیار مال ہوتا ہے۔

3750- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَمُرُوءَ تُهُ خُلُقُهُ وَاَصْلُهُ عَقْلُهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی فضیلت اس کا دین' اسکی مروت اس کا اخلاق اور اس کی اصل (خوبی) اس کی عقل ہے۔

3751- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ الشَّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِی الرِّجَالِ وَالْكَرَمَ وَالْحَسَبَ فَكَرَمُ الرَّجُلِ دِيْنُهُ وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ وَاِنْ كَانَ فَارِسِيًّا اَوْ نَبَطِيًّا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: بہادری اور بزدلی مردوں میں سمائی ہوتی ہے' جبکہ کرم اور حسب (کی بھی یہی صورت ہے) آدمی کا کرم اُس کا دین ہے اور آدمی کا حسب اُس کا اخلاق ہے' خواہ وہ کوئی ایرانی شخص ہو یا شامی ہو۔

3752- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ الْفَرْغَانِیُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ

۳۷۴۸-اخرجه احمد (۲/۳۶۵) و ابن حبان (۴۸۳) و الحاكم (۱/۱۲۳) و البيهقي في الكبرى (۷/۱۳۶) (۱۰/۱۹۵) و ابو الشيخ في (اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم) منطرق عن مسلم بن خالد الزنجي به- و صححه الحاكم على شرط مسلم قال الذهبي: (قلت- بل مسلم-اي: الزنجي- ضعيف و ما خرج له)- اه-

۳۷۴۹-اخرجه احمد (۵/۳۵۳، ۳۶۱) و النسائي في النكاح (۶/۶۴) باب: الحسب و ابن حبان (۶۹۹، ۷۰۰) و الحاكم (۲/۱۶۳) و البيهقي في الكبرى (۷/۱۳۵) و الخطيب في التاريخ (۱/۳۱۸) من طريق الحسين بن واقد به- و صححه الحاكم على شرطهما-

۳۷۵۰-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۰/۱۹۵) كتاب: الشهادات باب: بيان مكارم الاخلاق...... اخبرنا ابو عبد الله الحافظ و ابو صادق محمد بن احمد العطار قالا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسحاق به- قال البيهقي: (هذا الموقف اسناده صحيح)- اه-

۳۷۵۱-اسناده حسن-

الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَحَجْرِي لَهُ حِوَاءً وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي قَالَ لَا أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کیلئے برتن تھا' میری گود اس کیلئے پناہ گاہ تھی' میری چھاتی اس کیلئے سیرابی کا ذریعہ تھی' اور اب اس کا باپ اسے مجھ سے جدا کرنا چاہتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' تم (اس کی پرورش) کی زیادہ حق دار ہو' جب تک تم (دوسری شادی) نہیں کر لیتی۔

3753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون کا اپنے بچے کے بارے میں اپنے (سابقہ) شوہر سے جھگڑا ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت اپنی اولاد (کی پرورش کرنے) کی زیادہ حق دار ہوتی ہے' جب تک وہ (دوسری) شادی نہ کرے۔

3754- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطْنِي كَانَ لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي كَانَ لَهُ سِقَاءً وَحَجْرِي كَانَ لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَتَزَوَّجِي.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میرا پیٹ اس کیلئے برتن تھا' میری چھاتی اس کیلئے سیرابی کا ذریعہ تھا اور میری گود اس کیلئے پناہ گاہ تھی' اب اس کا باپ اسے مجھ سے الگ کرنا چاہتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس (کی پرورش) کی زیادہ حق دار ہو' جب تک تم (دوسری) شادی نہیں کر لیتی۔

3755- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۳۷۵۲-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۵۳/۷) باب: اي الابوين احق بالولد (۱۲۵۹۶): اخبرنا المثنى بن الصباح' به-

۳۷۵۳-اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۹۲/۲) باب: من احق بالولد (۲۲۷۶) و الحاكم في الطلاق (۲۰۷/۲) من طريق الاوزاعي' حدثني عمرو بن شعيب' به- وقال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- اه-

۳۷۵٤-اخرجه عبد الرزاق (۱۵۳/۷) باب: اي الابوين احق بالولد (۱۲۵۹۷): اخبرنا ابن جريج' به- و اخرجه احمد (۱۸۲/۲): ثنا روح' ثنا ابن جريج' به-

۳۷۵۵-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۵۳/٦) باب: اجل العنين (۱۰۷۲۰) عن معمر' به-واخرجه قتادة عن ابن المسيب' بنحوه- اخرجه ابن ابي شيبة (۱٦۵۰۲)' و البيهقي (۲۲٦/۷)-

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عنین'' شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

شرح: عنین کو دی جانے والے مہلت کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب شوہر عنین (نامرد) ہو' تو قاضی اسے ایک سال کی مہلت دے گا اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ قاضی ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا۔ جب عورت اس کا مطالبہ کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: صحبت کرنے میں عورت کا حق ثابت ہے اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ رکاوٹ کسی عارضی علت کی وجہ سے ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہ اصل آفت ہو اس لیے کوئی مدت ضروری ہوگی جس میں اس بات کا پتہ چل سکے تو وہ مدت ہم نے ایک سال مقرر کی ہے' کیونکہ وہ چاروں موسموں پر مشتمل ہوتی ہے۔

جب یہ مدت گزر جائے گی اور پھر بھی مرد عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکے گا تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس کا عاجز ہونا اصل آفت کے اعتبار سے ہے اس لیے امساک بالمعروف کا پہلو فوت ہو جائے گا' اور تسریح بالاحسان اس پر لازم ہو جائے گا۔

اگر وہ اس سے انکار کرتا ہے' تو قاضی اس کا قائم مقام بن جائے گا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے گا' لیکن اس کے لئے عورت کا مطالبہ کرنا ضروری ہے' کیونکہ یہ عورت کا حق ہے۔

یہ علیحدگی ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: قاضی کے فعل کی نسبت شوہر کے فعل کی طرف کی جائے گی گویا کہ مرد نے بذات خود اسے طلاق دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ فسخ شمار ہوگا' لیکن ہمارے نزدیک فسخ نہیں ہوگا۔

نیز قاضی کی تفریق اس لیے بھی بائنہ شمار ہوگی' کیونکہ اصل مقصد عورت کے ساتھ ہونے والی زیادتی کو ختم کرنا ہے اور یہ بائنہ طلاق کے ذریعے ہی پورا ہو سکتا ہے' کیونکہ اگر عورت بائنہ نہیں ہوگی' تو شوہر اس سے پھر رجوع کر لے گا' اور وہ پھر معلق ہو جائے گی۔

اگر عنین شخص' عورت کے ساتھ خلوت کر چکا ہو' تو عورت کو پورا مہر ملے گا' کیونکہ عنین شخص کی خلوت' خلوت صحیحہ شمار ہوگی اور (علیحدگی ہو جانے کے بعد) عورت پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی' جیسا کہ ہم یہ مسئلہ مہر کے باب میں بیان کر چکے ہیں۔

یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب شوہر یہ اقرار کرے کہ میں نے بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے۔

اگر صحبت کرنے کے بارے میں مرد اور عورت کے بیان کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو اگر عورت ثیبہ ہو' تو مرد سے قسم لے کر اس کی بات کو تسلیم کر لیا جائے گا' کیونکہ وہ علیحدگی کے حق کو ثابت کرنے سے انکار کر رہا ہے اور اس میں اصل یہی ہے: عضو سالم ہونا چاہیے۔

اگر شوہر نے قسم اٹھالی تو عورت کا حق باطل ہو جائے گا' اور اگر شوہر نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

اگر عورت باکرہ ہو' تو دوسری عورتیں اس کا جائزہ لیں گی اگر وہ عورتیں اس کے باکرہ ہونے کی تصدیق کر دیتی ہیں' تو مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی تاکہ اس کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔

اگر اس کا جائزہ لینے والی عورتیں کہیں: یہ ثیبہ ہے' تو اس کے شوہر سے قسم لی جائے گی' اگر وہ قسم اٹھالے تو عورت کا دعویٰ باطل ہو جائے گا' اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے' تو پھر اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

اگر شوہر کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہو' تو اسی وقت ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی' لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے عورت نے مطالبہ کیا ہو' کیونکہ ایسی صورت میں مہلت دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خصی مرد کو بھی نامرد کی طرح مہلت دی جائے گی' کیونکہ اس سے بھی یہ امید کی جاسکتی ہے: وہ صحبت کرنے کے قابل ہو جائے' نیز جب خصی مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے اور پھر وہ عدالت میں آ کر یہ کہہ دے: میں نے صحبت کر لی ہے' لیکن بیوی اس بات کا انکار کر دے' تو عورتیں اس کا معائنہ کریں گی اگر وہ یہ کہہ دیں: یہ باکرہ ہے' تو عورت کو اختیار حاصل ہوگا' کیونکہ بکارت کی وجہ سے عورتوں کی شہادت مکمل ہو گئی۔

لیکن اگر عورتیں یہ کہہ دیں: یہ ثیبہ ہے' تو اس صورت میں خاوند سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے' تو اس عورت کو (علیحدگی کا) اختیار ہوگا' کیونکہ شوہر نے قسم سے انکار کر کے عورت کے دعوے کی تائید کر دی ہے۔

اگر شوہر قسم اٹھالیتا ہے' تو بیوی کو اختیار نہیں رہے گا' اگرچہ وہ پہلے ہی سے ثیبہ ہو' صرف مرد سے قسم لے کر اس کا قول قبول کیا جائے گا۔ اس بات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اگر بیوی ایک مرتبہ شوہر کو اختیار کر لے' تو اس کے بعد اسے کبھی بھی اختیار نہیں ہوگا' کیونکہ اس نے اپنے حق کو ختم کرنے پر خود رضامندی ظاہر کی ہے۔ (ہدایہ' کتاب الطلاق' عنین کا بیان)

3756- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3757- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهُ قَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً.

۳۷۵۶- راجع الذي قبله-

۳۷۵۷- اخرجه مالك عن الزهري عن سعيد بن المسيب انه كان يقول: من تزوج امراة فلم يستطع ان يمسها: فانه يضرب له اجل سنة' فان مسها والا فرق بينهما- واخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۳/۵۰۲) رقم (۱۶۴۹۸): حدثنا وكيع عن هشام عن قتادة عن ابن المسيب' قال: يوجل العنين' و الذي يوخذ عن امراته سنة-

☆☆ سعید بن میتب' ایسے شخص کے بارے میں' جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرسکتا ہو' یہ فرماتے ہیں: اُسے ایک سال تک کی مہلت دی جائے گی۔

3758- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ وَحُصَيْنَ بْنَ قَبِيصَةَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً فَاِنْ اَتَاهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سال تک مہلت دی جائے گی' اگر وہ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

3759- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِى النُّعْمَانِ قَالَ اَتَيْنَا الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِى الْعِنِّينِ فَقَالَ يُؤَجَّلُ سَنَةً.

☆☆ ابونعمان بیان کرتے ہیں: ہم عنین شخص کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

3760- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِىْ طَلْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ الْعِنِّينُ يُؤَجَّلُ سَنَةً .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

3761- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَجَّلَهُ سَنَةً مِنْ يَوْمِ رَافَعَتْهُ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَذٰلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنین شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اور یہ اُس دن کے حساب سے ہوگی جب عورت نے مقدمہ دائر کیا تھا۔

عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: سفیان ثوری اور امام مالک نے یہی فتویٰ دیا ہے (اس مہلت کا حساب اُس دن سے شروع ہوگا جس دن) عورت نے مقدمہ دائر کیا تھا۔

3762- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

۳۷۵۸-اخرجه البيهقي (۲۲٦/۷) كتاب: النكاح' باب: اجل العنين من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة (۵۰۲/۳) رقم (١٦٤٩٠): حدثنا وكيع عن سفيان عن الركين' به- و اخرجه عبد الرزاق (۲۵۲/٦) رقم (۱۰۷۲۲) عن الثوري عن الركين' به-

۳۷۵۹-اخرجه البيهقي (۲۲٦/۷) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷۲٤) عن الثوري عن ابي النعمان' به- ووقع في المصنف (ابن النعمان) بدلاً من (ابي النعمان)' و هو خطا-واخرجه ابن ابي شيبة (۵۰۲/۳) رقم (١٦٤٩١): حدثنا وكيع عن سفيان عن الركين عن ابي حنظلة التيمي عن المغيرة بن شعبة انه اجل العنين سنة-

۳۷٦۰-راجع الذي قبله-

۳۷٦۱-الحجاج بن ارطاة ضعيف- و راجع الذي قبله-

اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِذَا أُجِيفَ الْبَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دروازہ بند کر دیا جائے اور پردہ گرا دیا جائے' تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

3763- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا أَوْ رَأَى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے' تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

3764- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے' تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

3765- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد دروازہ بند کر دے اور پردہ گرا دے یا عورت کے ستر کو دیکھ لے' تو اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے اور عورت پر عدت گزارنا لازم ہوتا ہے اور اُسے وراثت میں حصہ ملتا ہے۔

۳۷٦۲-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۵۵) كتاب: الصداق' باب: من قال: من اغلق باباً او ارخى ستراً' فقد وجب الصداق...... من طريق الدارقطني' به-

۳۷٦۳-اخرجه البيهقي (۷/۲۵۵) من طريق سعيد بن سليمان' ثنا شريك عن ميسرة' به-من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن الاحنف بن قيس ان عمر و عليا- رضي الله عنهما- قال: اذا اغلق باباً و ارخى ستراً' فلها الصداق كاملاً و عليها العدة-

۳۷٦٤-اخرجه مالك في الموطا (۲/۵۲۸) كتاب: النكاح' باب: ارخاء الستور' الحديث (۱۲) عن يحيى بن سعيد' به- ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷/۲۵۵)-

۳۷٦۵-تقدم تخريجه من طريق الحسن عن الاحنف عن عمر و علي-

3766- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ خِمَارَ امْرَاَةٍ وَّنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ.

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عورت کی چادر ہٹا کر اُسے دیکھ لے' اُس پر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے' خواہ اُس نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی ہو یا صحبت نہ کی ہو۔

3767- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَزَوَّجَ الْحَارِثُ بْنُ الْحَكَمِ امْرَاَةً وَّاَغْلَقَ عَلَيْهَا الْبَابَ ثُمَّ خَرَجَ فَطَلَّقَهَا وَقَالَ لَمْ اَطَاْهَا . وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ قَدْ وَطِئَنِىْ . فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مَرْوَانَ فَدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ كَيْفَ تَرٰى فَاِنَّ الْحَارِثَ عِنْدَنَا مُصَدَّقٌ . قَالَ زَيْدٌ اَكُنْتَ رَاجِمَهَا لَوْ حَبِلَتْ قَالَ لَا . قَالَ فَكَذٰلِكَ تُصَدَّقُ الْمَرْاَةُ فِىْ مِثْلِ هٰذَا.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حارث بن حکم نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی' اُنہوں نے دروازہ بند کر لیا' پھر وہ کمرے سے باہر نکلے اور اُس عورت کو طلاق دے دی۔ اُنہوں نے یہ بیان دیا: میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی' اُس عورت کا یہ کہنا تھا: انہوں نے میرے ساتھ صحبت کی ہے۔ وہ لوگ مقدمہ لے کر مروان کے پاس گئے' مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ہمارے نزدیک تو حارث کی تصدیق کی جانی چاہیے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر یہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے' تو کیا تم اسے سنگسار کرو گے؟ مروان نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کی صورتِ حال میں عورت کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔

3768- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اِذَا بَتَّ طَلَاقَ امْرَاَتِهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَامِلًا كَانَتِ امْرَاَتُهٗ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ.

۳۷۶۶-اخرجه البيهقي (۲۵۶/۷) من طريق صفوان بن سليم عن عبد الله بن يزيد عن محمد بن ثوبان' به- قال البيهقي: و اخرجه ابن لهيعة عن ابي الاسود عن محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً...... و هذا منقطع و بعض رواته غير محتج به' و الله اعلم)- اهـ- و اخرجه ابو داود في المراسيل(۲۱۴) من طريق صفوان بن سليم عن عبد الله بن يزيد عن محمد ابن ثوبان' به مرسلاً-

۳۷۶۷-اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۶/۷) تعليقاً' و اخرجه موصولا من طريق سفيان الثوري عن ابي الزناد عن سليمان بن يسار' بمعناه-

۳۷۶۸-اخرجه عبد الرزاق (۱۰۵۷۲)' و سعيد بن منصور في سننه (۱۷۴۰)' كلاهما عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن ابن المسيب قال في الاربع: (اذا طلق منهن واحدة فلا يتزوج حتى تنقضي عدة الرابعة)- هذا لفظ عبد الرزاق' و لفظ سعيد: (عن عبد الكريم الجزري انه سال سعيد بن المسيب عن رجل له اربع نسوة فطلق واحدة؟ قال: لا ينكح حتى تنقضي عدة المطلقة- و بهذا اللفظ اخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۰۵۷۱) عن ابن جريج' حدثني عبد الكريم الجزري' به-

☆☆ سعید بن مسیب کے نزدیک اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی (چوتھی) بیوی کو طلاقِ بتہ دینے کے بعد پانچویں شادی کر لے خواہ وہ (مطلقہ عورت) حاملہ ہو یا حاملہ نہ ہو۔

3769- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو ح.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ اِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا فِيْ عِدَّتِهَا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ.

☆☆ حسن بصری، سعید بن مسیب اور خلاس بن عمرو فرماتے ہیں، (جو فرماتے ہیں وہ اگلی روایت میں ہے)۔

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے، اور وہ عورت حاملہ بھی ہو، تو بھی اگر وہ شخص چاہے، تو اُس عورت کی عدت کے دوران اُس کی بہن کے ساتھ شادی کر سکتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3770- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ اِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ يَتَزَوَّجُ اِذَا شَاءَ وَلَا يَنْتَظِرُ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

☆☆ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جس شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن میں سے کسی ایک کو "طلاقِ بتہ" دیدے، وہ جب چاہے (چوتھی) شادی کر سکتا ہے، وہ اس بات کا انتظار نہیں کرے گا (کہ اُس کی سابقہ بیوی) کی عدت گزر جائے۔

3771- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَنْكِحُ الْعَبْدُ امْرَاَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ فَاِنْ لَمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ اَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: غلام شخص (بیک وقت زیادہ سے زیادہ) دو شادیاں کر سکتا ہے اور وہ دو طلاقیں دے سکتا ہے، کنیز کی عدت دو حیض ہوگی اور اگر اُسے حیض نہ آتا ہو، تو دو ماہ ہوگی، (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ڈیڑھ ماہ ہوگی۔

۳۷۶۹- لم اجده عند غير الدارقطني، و اسناده حسن۔

۳۷۷۰- اخرجه مالك في الموطا (۵٤۸/۲) كتاب: النكاح، باب: جامع النكاح، الحديث (٥٤) و من طريقه المصنف هنا۔

۳۷۷۱- اخرجه الشافعي في الام (٤١/٥) و من طريقه البيهقي في الكبرى (٤٢٥/٧) كتاب: العدد، باب: العدة من الموت...... و في المعرفة (۹۲/۱۰) باب: نكاح العبد (۱۳۷۹۰): اخبرنا ابن عيينة، به- و سياتي عند المصنف في كتاب الطلاق من طريق الشافعي عن مالك۔

3772- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَخْبَرَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيُصِيْبُهَا ثُمَّ يَظْهَرُ عَلٰی عَيْبٍ فِيْهَا لَمْ يَكُنْ رَآهُ اَنَّ الْجَارِيَةَ تَلْزَمُهٗ وَيُوْضَعُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ وَقَالَ لَوْ كَانَ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعُقْرَ كَانَ ذٰلِكَ شِبْهَ الْاِجَارَةِ فَكَانَ الرَّجُلُ يُصِيْبُهَا وَهُوَ يَرَی الْعَيْبَ ثُمَّ يَرُدُّ الْعُقْرَ وَلٰكِنَّهٗ اِذَا اَصَابَهَا لَزِمَتْهُ الْجَارِيَةُ وَوُضِعَ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں جس نے کوئی کنیز خریدی اُس کے ساتھ صحبت کی پھر اُسے کنیز میں موجود کسی عیب کا پتہ چلا یہ فرماتے ہیں: وہ کنیز اُس شخص کے پاس رہے گی اور اُس کی قیمت میں سے اُس عیب کے حساب سے کمی کر دی جائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر حکم اُسی طرح ہو جیسے بعض لوگ کہتے ہیں تو وہ شخص اُس عورت کو واپس کرے گا اور اُس کے ساتھ عقر (شبہ کے طور پر وطی کرنے کی صورت میں ادا کیا جانے والا معاوضہ بھی ادا کرے گا) تو یہ اجارہ کے مشابہ ہو جائے گا تو یہ اس طرح ہو گا جیسے اُس نے جب اُس کنیز کے ساتھ صحبت کی اُس وقت وہ اُس عیب کو دیکھ چکا تھا اور پھر اُس نے (اُس کے معاوضے کے طور پر) عقر ادا کر دیا لیکن (حکم یہی ہے) جب وہ اُس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے گا تو وہ کنیز اُس کی ہو جائے گی اور عیب کے حساب سے اُس کی قیمت کم کر دی جائے گی۔

3773- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا ابْتَاعَ الْاَمَةَ ثُمَّ اَصَابَهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ اِصَابَتِهٖ اَخَذَ قِيْمَةَ الْعَيْبِ .هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی کنیز خریدے پھر اُس کے ساتھ صحبت کر لے اُس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد پھر اُس میں کوئی عیب پائے تو عیب کے حساب سے قیمت (کا حصہ) واپس لے گا۔

یہ روایت "مرسل" ہے۔

3774- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَرُدُّهَا وَلٰكِنَّهَا تُكْسَرُ فَيَرُدُّ

۳۷۷۲-في اسناده مسلم بن خالد الزنجي، و هو ضعيف، تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۷۷۳-اسناده حسن؛ عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي صدوق، كان يحدث من كتب غيره فيخطئ- انظر التقريب (۴۱۱۹-عوامة)- وجعفر: هو ابن محمد، المعروف بجعفر الصادق امام ثقة- و محمد: هو ابو جعفر الصادق، و هو ابن علي بن حسين-

۳۷۷۴-اسناده صحيح: حفص بن غياث ثقة- و انظر اسناد الذي قبله-

عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَيْبِ .وَهٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (خریدار عیب والی اُس کنیز) کو واپس نہیں کرے گا بلکہ اُس عیب کے اعتبار سے قیمت میں جو کمی ہوگی وہ اُسے واپس کر دی جائے گی۔

یہ روایت بھی ''مرسل'' ہے۔

3775- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ مَعَهَا نِصْفَ الْعُشْرِ وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ .وَهٰذَا مُرْسَلٌ . عَامِرٌ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ کنیز ثیبہ ہو تو خریدار اُس کے ساتھ نصف عشر (یعنی اصل قیمت کا بیسواں حصہ) واپس کرے گا اور اگر وہ کنواری ہو تو عشر (یعنی اصل قیمت کا دسواں حصہ) واپس کرے گا۔

عامر نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

3776- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا وَطِئَهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى عَيْبًا قَبْلَ اَنْ يَّطَاَهَا فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّ .وَهٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد (خریدار) کنیز کے ساتھ صحبت کر لے گا تو اب یہ سودا طے ہو جائے گا لیکن اگر اُس خریدار نے کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُس میں عیب پالیا تو اُسے اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو واپس کر دے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

3777- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ قَالَ سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا دِيْنَنَا اِنْ تَكُنْ اَمَةً فَاِنَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ .وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَوْقُوفًا اَيْضًا .وَرَفَعَهُ قَتَادَةُ وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَالْمَوْقُوفُ اَصَحُّ .وَقَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو.

☆☆ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اُم ولد کی عدت کے بارے میں دریافت

۳۷۷۵- مرسل ضعيف الاسناد؛ فيه جابر؛ و هو الجعفي ضعيف، تقدم مراراً- و عامر؛ هو الشعبي لم يدرك عمر بن الخطاب، وتقدمت ترجمته-

۳۷۷٦- مرسل ضعيف الاسناد؛ جويبر ضعيف؛ كما تقدم- و الضحاك لم يدرك علي بن ابي طالب؛ كما في تهذيب التهذيب (٤/٤٥٣)-

۳۷۷۷- هذه رواية مرسلة: رجاء بن حيوة لم يلق عمرو بن العاص- و رواية سليمان بن موسى التي اشار اليها الدارقطني، سوف يرويها باسناده قريباً-

کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ہمارے سامنے دینی احکام خلط ملط نہ کرو' اگر یہ کنیز شمار ہوتی تو اس کی عدت تو آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

قتادہ اور مطر نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس کا ''موقوف'' ہونا درست ہے۔

قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3778- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (کا حکم) خلط ملط نہ کرو' اُس (اُم ولد) کی عدت بیوہ عورت کی عدت جتنی' یعنی چار ماہ دس دن ہوگی۔

3779- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. قَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو وَالصَّوَابُ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا دِيْنَنَا مَوْقُوْفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

اس میں صحیح لفظ یہ ہے: ''تم ہمارے سامنے دین (کے احکام) کو خلط ملط نہ کرو''۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

3780- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ہمارے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (کا حکم) خلط ملط نہ کرو' اُس کی عدت' بیوہ عورت کی عدت جتنی' یعنی اُم ولد کی عدت (چار ماہ دس دن ہوگی)۔

3781- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَاذٍ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ

۳۷۷۸-اخرجه البيهقي (۷/٤٤٧) كتاب: العدد' باب: استبراء ام الولد من طريق يزيد بن زريع' نا سعيد بن ابي عروبة...... به- و اخرجه ابو داؤد (۲۳۰۸) و ابن ماجه رقم (۲۰۸۳) و البيهقي (۷/٤٤٧) من طرق عن سعيد عن مطر' به- و اخرجه احمد (٤/۲۰۳) من طريق سعيد عن قتادة...... به- كلهم قالوا: (سنة نبينا......) فذكروه مرفوعاً- و الصواب موقوف بلفظ: (لا تفسدوا علينا ديننا......) موقوفاً على ابن عمرو' و هو ما رجحه الدارقطني هنا- لكن الموقوف و المرفوع مرسل؛ لان قبيصة لم يسمع من ابن عمرو؛ كما تقدم في كلام الدارقطني-

۳۷۷۹-راجع الذي قبله- ۳۷۸۰-السابق- ۳۷۸۱-السابق-

بْنُ اَبِي خُبْزَةَ وَهُوَ سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3782- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْيَقْطِينِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى اَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَاِذَا اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ .مَوْقُوْفٌ وَّهُوَ الصَّوَابُ وَهُوَ مُرْسَلٌ .لِاَنَّ قَبِيصَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اُم ولد کا آقا انتقال کر جائے' تو اُس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور جب اُسے آزاد کر دیا جائے' تو اُس کی عدت تین حیض ہوگی۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی درست ہے۔ یہ روایت ''مرسل'' بھی ہے' کیونکہ قبیصہ نامی راوی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

3783- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اِنَّا لَا نَتَلَاعَبُ بِدِيْنِنَا الْحُرَّةُ حُرَّةٌ وَّالْاَمَةُ اَمَةٌ .يَعْنِي فِي اُمِّ الْوَلَدِ تَكُوْنُ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے دین کے احکام کے ساتھ کھیلیں گے نہیں (یعنی غلط احکام بیان نہیں کریں گے)' آزاد عورت آزاد ہوتی ہے اور کنیز' کنیز ہوتی ہے۔

اس سے مراد یہ ہے: اُم ولد کی عدت آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

3784- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ قَالَ اَبِي هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

۳۷۸۲- اخرجه البيهقي (۷/۴۴۸) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

۳۷۸۳- راجع الذي قبله-

۳۷۸۴- اخرجه البيهقي في السنن (۷/۴۴۸) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُم ولد کی عدت' آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

(عبداللہ بن احمد نامی راوی کہتے ہیں:) میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ''منکر'' ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُم ولد کی عدت' آزاد عورت کی عدت جتنی ہوتی ہے۔

3785- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ اَخْبَرَهُ اِنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ عَبْدٍ تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ عَتَقَا جَمِيْعًا قَالَ يَخْطُبُهَا اِنْ شَاءَ قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیوی کنیز ہو اور پھر وہ اُسے دو طلاقیں دیدے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ آزاد ہو جائیں۔تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب اگر وہ مرد چاہے' تو اُس عورت کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

3786- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ اَنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ مَمْلُوْكٍ كَانَ تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَبَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّهُمَا عَتَقَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَخْطُبَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیوی کنیز ہو اور پھر وہ اُسے دو طلاقیں دیدے اور وہ عورت اُس سے بائنہ ہو جائے' پھر وہ دونوں ایک ساتھ آزاد ہو جائیں۔تو کیا وہ مرد اُس عورت کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے۔

3787- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ

۳۷۸۵-اخرجه ابو داود (۲۱۸۷)؛ (۲۱۸۸)؛ و النسائي (۱۵٤/٦) و ابن ماجه (۲۰۸۲)؛ و احمد (۲۲۹/۱)؛ (۳۳٤/۱) من طريق يحيى بن ابي كثير' به-قال ابو داود: سمعت احمد بن حنبل قال: قال عبد الرزاق' قال ابن المبارك لمعمر: من ابو الحسن هذا! لقد تحمل صخرة عظيمة- قال ابو داود: ابو الحسن هذا روى عنه الزهري- قال الزهري: وكان من الفقهاء- روى الزهري عن ابي الحسن احاديث- قال ابو داود: ابو الحسن معروف و ليس العمل على هذا الحديث)- اه-قال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند (۲/ ۳۲٤) رقم (۲۰۳۱): (اسناده حسن...... عمر بن معتب شبه المجهول' و ذكره ابن حبان في الثقات' و ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۳/۱/ ۱۳۲- ۱۳۳)- و روى باسناده عن احمد بن حنبل قال: (اما ابو الحسن فعندي معروف' و لكن لا اعرف عمر بن معتب)؛ ثم روى عن ابيه ابي حاتم قال: (عمر بن معتب لا نعرفه)- و ذكره النسائي في الضعفاء (٤٢)؛ و قال: (ليس بالقوي)- و في التهذيب عن ابن المديني قال: (منكر الحديث)؛ فهنا راو فيه خلاف و ذكره ابن حبان في الثقات' و لم يذكره البخاري في الضعفاء؛ فنرى ان حديثه حسن)- اه-

۳۷۸٦-راجع الذي قبله-

۳۷۸۷-ذكره الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۲۲۷)؛ و قال: (قال الدارقطني: و سلم بن سالم كان ابن المبارك يكذبه- وقال يحيى بن معين: ليس حديثه بشيء: وقال السعدي: ليس بشيء- انتهى)-

الْمُنْكَدِرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ يُوْسُفَ الْجَوْزَجَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الرَّجُلِ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز کسی شخص کی بیوی ہو اور وہ شخص اُسے دو طلاقیں دیدے پھر وہ اُس کنیز کو خرید لے تو وہ کنیز اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہ ہو جائے)۔

3788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتِ اسْتَهْوَتِ الْجِنُّ زَوْجَهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرَبَّصَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ وَلِيَّ الَّذِىْ اسْتَهْوَتْهُ الْجِنُّ اَنْ يُّطَلِّقَهَا ثُمَّ اَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔

☆☆ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اُس کے شوہر کو جنون لاحق ہوگیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا' اور پھر (چار سال گزرنے کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس جنون کا شکار شخص کے ولی کو حکم دیا کہ وہ اُس عورت کو طلاق دیدے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی: وہ چار ماہ دس دن تک عدت گزارے۔

3789- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ امْرَاَتُهُ حَتّٰى يَاْتِيَهَا الْخَبَرُ ۔

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود شخص کی اہلیہ اُس کی بیوی رہے گی' جب تک اُس عورت کے پاس (مفقود کی موت کی) اطلاع نہیں آ جاتی۔

3790- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ- وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ- قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ

۳۷۸۸- اخرجه سعيد بن منصور (۱۷۵٤): نا سفيان عن عمرو بن دينار عن يحيى بن جعدة ان رجلاً انتسفته الجن على عهد عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- فلبث ما شاء الله ان يلبث' ثم ان امراته اتت عمر بن الخطاب' فامرها ان تربص اربع سنين؛ فلما لم يجئ امر وليه ان يطلقها' ثم امرها ان تعتد' فاذا انقضت عدتها وجاء زوجها خير بينها و بين الصداق- واخرجه ايضاً رقم (۱۷۵۵): نا هشيم' انا داود بن ابي هند عن ابي نضرة عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى ان رجلاً من الانصار خرج ليلاً فانتسفته الجن...... بمعناه و فيه قصة-

۳۷۸۹- قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ٤۷۳): (حديث ضعيف' قال ابن ابي حاتم في كتاب العلل (۱/ ٤۳۱- ٤۳۲/ ۱۲۹۸): سالت ابي عن حديث اخرجه سوار بن مصعب عن محمد بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في امراة المفقود: (هي امراته حتى ياتيها البيان) فقال ابي: هذا حديث منكر- و محمد بن شرحبيل متروك الحديث' يروي عن المغيرة مناكير اباطيل- انتهى- و ذكر عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' و اعله بمحمد بن شرحبيل' وقال: انه متروك- قال ابن القطان في كتابه: و سوار بن مصعب اشهر في المتروكين منه' و دونه صالح بن مالك' ولا يعرف' و دونه محمد بن الفضل' و لا يعرف حاله- انتهى)- اه- وروي نحوه عن علي وغيره موقوفاً- راجع: نصب الراية (۲/ ٤۷۳)-

اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصَانِي اَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَاِنَّهُ ابْنِي .وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخِي ابْنُ اَمَةِ اَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِي .فَرَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ . تَابَعَهُ مَالِكٌ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابْنُ اِسْحَاقَ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَعُقَيْلٌ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَمَعْمَرٍ وَلَيْثٍ وَصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَابْنِ اِسْحَاقَ وَغَيْرِهِمْ فَمَا رَاٰى سَوْدَةَ قَطُّ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے' زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ نے مجھے (اُس بچے کو اپنی سرپرستی میں لینے) کی ہدایت کی تھی' اُس نے کہا تھا: جب تم مکہ میں داخل ہو' تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کو حاصل کر لینا' کیونکہ وہ میری (ناجائز) اولاد ہے۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! (وہ لڑکا) میرا بھائی ہے' جو میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس بچے کی) عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ کی' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا کیونکہ اولاد صاحب فراش کی شمار ہوتی ہے اور اے سودہ (بنت زمعہ)! تم اس سے پردہ کرو!

امام مالک' صالح بن کیسان' ابن اسحاق' شعیب بن ابوحمزہ' ابن جریج' عقیل' زہری کا بھتیجا' معمر بن راشد' یونس' لیث بن سعد' سفیان بن حسین اور دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے۔

مالک' معمر' لیث' صالح بن کیسان' ابن اسحاق اور دیگر راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اُس کے بعد اُس بچے نے زندگی بھر' کبھی بھی سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا''۔

3791- حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُولُوا) قَالَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَّا يَكْثُرَ مَنْ تَعُولُونَهُ .

۳۷۹۰- اخرجه البخاري في الخصومات (۹۰/۵) باب: دعوى الوصي للميت (۲۴۲۱) و مسلم في الرضاع (۱۴۵۷) باب: الولد للفراش و توقي الشبهات' و ابو داود في الطلاق (۲۲۷۳) باب: الولد للفراش' و النسائي في الطلاق (۱۸۰/۶) باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفه صاحب الفراش' و ابن ماجه في النكاح (۲۰۰۴) باب: الولد للفراش و للعاهر الحجر' من طريق سفيان بن عيينة' به- و اخرجه مالك في الاقضية (۷۳۹/۲) باب: القضاء بالحاق الولد بابيه' عن ابن شهاب' به-و من طريق مالك اخرجه احمد (۲۴۶/۲-۲۴۷) و البخاري في البيوع (۲۰۵۳) والوصايا (۲۷۴۵) و المغازي (۴۳۰۳) و الفرائض (۶۷۴۹) و الاحكام (۷۱۸۲) و ابن حبان (۴۱۰۵) و البيهقي (۴۱۲/۷)-

۳۷۹۱- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶۶/۷) من طريق الدارقطني' به- و ذكره ايضاً السيوطي في الدر المنثور (۱۳۳/۲- ط الانوار المحمدية) و عزاه الى ابن ابي حاتم-

☆☆ زید بن اسلم' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَّا تَعُوْلُوْا" کے بارے میں فرماتے ہیں:

یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگ زیادہ نہ ہوں' جو تمہارے زیر کفالت ہیں۔

3792- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُحْرِزِ التَّمِيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِنْ شَاءَتْ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ اَبِيْ مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّمَحْبُوْبٌ هٰذَا ضَعِيْفٌ اَيْضًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیوہ کو یہ ہدایت کی تھی: اگر وہ چاہے تو اپنی عدت اپنے گھر کے علاوہ (کسی دوسری جگہ) بسر کر سکتی ہے۔

اس روایت کو صرف ابو مالک نخعی نے سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ راوی ضعیف ہے۔

محبوب نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

3793- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ اَنَّهُ سَاَلَ قَتَادَةَ عَنِ الظِّهَارِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ اَوْسَ بْنَ الصَّامِتِ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّيْ حِيْنَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الظِّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَوْسٍ اَعْتِقْ رَقَبَةً . قَالَ مَا لِيْ بِذٰلِكَ يَدَانِ .قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ .قَالَ اَمَا اِنِّيْ اِذَا اَخْطَاَنِيْ اَنْ اٰكُلَ فِي الْيَوْمِ يَكِلُّ بَصَرِيْ .قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .قَالَ لَا اَجِدُ اِلَّا اَنْ تُعِيْنَنِيْ مِنْكَ بِعَوْنٍ وَّصِلَةٍ .قَالَ فَاَعَانَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ وَاللّٰهُ رَحِيْمٌ .قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ عِنْدَهُ مِثْلَهَا وَذٰلِكَ لِسِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .

☆☆ سعید بن بشیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قتادہ سے ظہار کے بارے میں دریافت کیا' تو قتادہ نے بتایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ خویلہ بنت ثعلبہ کے ساتھ ظہار کر لیا' اُس خاتون نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور بولی: انہوں نے اُس وقت میرے ساتھ ظہار کر لیا ہے' جب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ظہار کے حکم سے متعلق آیت نازل کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: تم ایک غلام آزاد کرو! اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لگاتار دو ماہ روزے رکھو! اُنہوں نے عرض کی: میری یہ حالت ہے کہ اگر میں ایک دن (کسی وقت) کھانا نہ کھا سکوں تو میری نظر متاثر ہوتی ہے (یعنی کمزوری بڑھ جاتی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

۳۷۹۲—في اسناده ابو مالك النخعي' و هو (ضعيف)- و محبوب ايضاً ضعيف؛ كما قال الدارقطني رحمه الله-

۳۷۹۳—اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/ ۲۷۳-۲۷٤) من حديث خويلة بنت ثعلبة نفسها؛ فراجعه-

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ! انہوں نے عرض کی: میری یہ حیثیت بھی نہیں ہے البتہ اگر آپ میری مدد کریں اور صلہ رحمی سے کام لیں (تو میں ایسا کر سکتا ہوں)۔راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ صاع مدد کے طور پر انہیں دیئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جمع کر دیا' اور اللہ نہایت رحم کرنے والا ہے' راوی کہتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ مقدار ہے' کیونکہ یہ اناج ساٹھ مسکینوں کے لیے تھا۔

شرح: ظہار کے الفاظ اور ان کا حکم

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم میرے لئے میری والدہ کی پشت (کی طرح قابل احترام) ہو' تو وہ عورت اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی' اور اس مرد کے لئے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہوگا' اسے چھونا' اس کا بوسہ لینا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے ظہار کا کفارہ نہیں دیدیتا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جو لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''ایک غلام آزاد کرنا' اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کریں''۔

زمانہ جاہلیت میں ظہار' طلاق شمار ہوتا تھا' تو شریعت نے اس کی اصل کو برقرار رکھا اور اس کے حکم کو وقتی حرمت کی طرف منتقل کر دیا' جو کفارے کے ذریعے (ختم ہو جاتی ہے) البتہ اس کے ذریعے نکاح ختم نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ یہ ہے: ظہار کرنا اس اعتبار سے جرم ہے کہ مرد کا قول قابل انکار اور غلط ہے اس لیے مناسب یہی ہے: مرد کو اس بات کی سزا دی جائے اور عورت کو اس کے لئے (عارضی طور پر) حرام قرار دیا جائے البتہ جب وہ مرد کفارہ ادا کر دے' تو یہ حرمت ختم ہو جائے گی۔

پھر جب وطی کو حرام قرار دیا گیا تو اس کے محرکات (چھونے اور بوسہ دینے) کو بھی حرام قرار دیا جائے گا تاکہ وہ وطی کا ارتکاب نہ کر لے' جیسا کہ احرام کی حالت میں بھی (یہ ممنوع ہوتے ہیں)

جبکہ حیض والی عورت اور روزہ دار کا حکم اس سے مختلف ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: حیض اور روزہ دونوں کا وقوع بکثرت ہوتا ہے' اس لئے اگر ان محرکات کو بھی حرام قرار دیدیا جائے' تو اس کے نتیجے میں دقت پیدا ہو سکتی ہے البتہ ظہار اور احرام کی صورت مختلف ہے (کیونکہ یہ شاذ و نادر پیش آتے ہیں)۔

اگر شوہر کفارہ دینے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرے گا' اور اس پر کفارے کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی مزید ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اور وہ دوبارہ ایسا نہ کرے' جب تک کفارہ ادا نہیں کر دیتا۔

اس کی دلیل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص سے یہ فرمان ہے: جس نے ظہار کی حالت میں کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر لی تھی۔

''تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور دوبارہ یہ عمل اس وقت تک نہ کرنا جب تک کفارہ نہیں دیدیتے''۔

اگر کوئی دوسری چیز لازم ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر متنبہ کر دیتے۔
مصنف فرماتے ہیں: یہ الفاظ صرف ظہار شمار ہوں گے' کیونکہ یہ اس بارے میں صریح ہیں۔
اگر شوہر اس کے ذریعے طلاق کی نیت کر لیتا ہے' تو یہ درست نہیں ہوگی' کیونکہ یہ حکم منسوخ ہے اس لیے اس پر عمل کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

جب شوہر یہ کہے: تم میرے لیے میری ماں کے پیٹ' یا اس کے زانوں' یا اس کی شرمگاہ کی طرح (قابل احترام) ہو' تو مرد ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ ظہار اسی چیز کا نام ہے کہ حلال کو حرام کے ساتھ تشبیہ دی جائے اور یہ مفہوم اس عضو کے بارے میں متحقق ہوگا جس کی طرف (شہوت سے دیکھنا جائز نہ ہو)۔
اسی طرح جب مرد نے عورت کو ان خواتین کے ساتھ تشبیہ دی جن کی طرف (شہوت کے ساتھ) دیکھنا ہمیشہ کے لئے جائز نہیں ہے (یعنی ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے) جیسے بہن یا پھوپھی یا رضاعی ماں (تو یہی حکم ہوگا) کیونکہ دائمی حرمت کے اعتبار سے یہ بھی ماں کی مانند ہیں۔
اسی طرح اگر اس مرد نے یہ کہا: تمہارا سر میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہے' یا تمہاری شرمگاہ' یا تمہارا چہرہ' یا تمہاری گردن' یا تمہارا نصف حصہ' یا تمہارا ایک تہائی حصہ' یا تمہارا جسم (میرے لئے میری ماں کی طرح قابل احترام ہے) تو یہی حکم ہوگا' کیونکہ ان الفاظ کے ذریعے پورا بدن مراد لیا جاتا ہے اور حکم ایسے جزء میں ثابت ہوتا ہے' جو پھیلا ہوا ہو' پھر وہ متعدی ہو جاتا ہے' جیسا کہ ہم طلاق میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔
اگر شوہر نے یہ کہا: تم میرے لیے میری ماں کی مثل ہو' یا میری ماں کی طرح ہو' تو مرد کی نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا تاکہ اس کا حکم لگایا جا سکے۔
اگر مرد یہ کہتا ہے: میرا ارادہ قابل احترام ہونا تھا' تو یہ اس کے بیان کے مطابق ہوگا۔
اس کی وجہ یہ ہے: تشبیہ کے ذریعے کسی کی عزت افزائی کا اظہار کرنا عام محاورے کا حصہ ہے۔
اگر مرد نے یہ کہا: میں نے ظہار کا ارادہ کیا تھا' تو وہ ظہار ہی شمار ہوگا' کیونکہ یہ پورے جسم کے ساتھ تشبیہ دینے کی مانند ہے اور اس میں ایک عضو کے ساتھ بھی تشبیہ پائی جاتی ہے' لیکن کیونکہ یہ صریح نہیں ہے اس لیے یہ نیت کا محتاج ہوگا۔
اگر مرد نے یہ کہا: میں نے طلاق کی نیت کی تھی' تو یہ بائنہ طلاق ہوگی' کیونکہ حرمت میں ماں کے ساتھ تشبیہ دی ہے گویا اس شخص نے یہ کہا: تم میرے لیے حرام ہو اور اس نے اس کے ذریعے طلاق کی نیت کر لی۔
اگر مرد نے کوئی نیت نہ کی ہو' تو کچھ بھی نہیں ہوگا' یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' کیونکہ یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان الفاظ کو عزت افزائی پر محمول کیا جائے۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ ایک عضو کے ساتھ تشبیہ دینا' جب ظہار شمار ہو سکتا ہے' تو

پورے وجود کے ساتھ تشبیہہ دینا تو بدرجہ اولیٰ ظہار شمار ہوگا۔

اگر اس نے اس کے ذریعے تحریم مراد لی ہو اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہو تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے ایلاء ثابت ہوگا' کیونکہ اس کے ذریعے دو حرمتوں میں سے کمتر حیثیت کی حرمت ثابت ہوگی' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے ظہار ثابت ہوگا' کیونکہ یہاں "ک" تشبیہہ والا استعمال ہوا ہے' جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔

ظہار صرف بیوی کے ساتھ ہوسکتا ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرے' تو وہ ظہار کرنے والا شمار نہیں ہوگا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اپنی بیویوں کے ساتھ"

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے: کنیز میں حلت کا مفہوم تابع کی حیثیت رکھتا ہے' اس لیے وہ منکوحہ کے ساتھ شامل نہیں ہوگی۔

نیز ظہار کو طلاق سے نقل کیا گیا ہے اور مملوکہ (کنیز) کو طلاق نہیں دی جاتی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر شادی کرلے اور پھر اس کے ساتھ ظہار کرلے۔ پھر وہ عورت اس نکاح کو برقرار رکھے تو ظہار باطل ہو جائے گا' کیونکہ اس وقت وہ بندہ تشبیہہ میں سچا ہے جب تصرف کر رہا تھا لہٰذا اس کی یہ بات جھوٹ نہیں ہوگی۔

ظہار شوہر کا کوئی حق نہیں ہے کہ اسے موقوف قرار دیا جائے۔

اس کے برخلاف جب خریدار ایسے غلام کو آزاد کردے' جسے اس نے کسی غاصب سے خریدا ہو (تو حکم مختلف ہوگا) کیونکہ آزاد کرنا ملکیت کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔

جو شخص اپنی بیویوں سے یہ کہے: تم سب میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہو' تو وہ ان سب کے ساتھ ظہار کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ اس نے ظہار کی نسبت ان سب کی طرف کردی ہے' تو یہ اسی طرح ہوگا' جس طرح اس نے طلاق کی نسبت (ان سب کی طرف) کی ہو۔

اس مرد پر یہ لازم ہوگا: وہ ہر ایک بیوی کی طرف سے کفارہ دے' اس کی وجہ یہ ہے: ان میں سے ہر ایک کے حق میں حرمت اور کفارہ ثابت ہوگئے ہیں' لہٰذا حرمتوں کے متعدد ہونے کی وجہ سے کفارہ بھی متعدد ہو جائے گا' جبکہ ایلاء کا حکم اس کے برخلاف ہے' کیونکہ اس میں کفارہ اسم (یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ نام جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے) کی حرمت محفوظ کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اسم کا ذکر کرنا متعدد نہیں ہوتا۔ (ہدایہ' کتاب الطلاق' باب ظہار کا بیان)

3794- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۷۹۴- كذا وقع في هذا الاسناد عن يحيى بن ابي كثير عن سلمة بن صخر بلا واسطة؛ و اخرجه الترمذي في الطلاق (۳/۵۰۳-۵۰۴) باب: ما جاء في كفارة الظهار (۱۲۰۰) و حسنه' و الحاكم (۲/۲۰٤)' و البيهقي (۷/۳۹۰) من طريق يحيى بن ابي كثير' انبا ابو سلمة و محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان ان سليمان بن صخر الانصاري...... بنحوه' و صححه الحاكم على شرطهما۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ مِكْتَلاً فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَقَالَ اَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا . وَذٰلِكَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ایک برتن دیا' جس میں پندرہ صاع (اناج) تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس طرح ہر مسکین کو ایک ''مُد'' ملا تھا۔

3795- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ رَاَى بَيَاضَ الْخُلْخَالِ فِى السَّاقِ فِى الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ (مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا) اَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَاَتَكَ حَتّٰى تُكَفِّرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ظہار کیا' پھر اُنہوں نے چاندنی رات میں اُس عورت کی پنڈلی کی چمک دیکھی تو (خود پر قابو نہ پا سکے) اور اُس کے ساتھ صحبت کر لی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

''اُن دونوں کے ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے (کفارہ ادا کرنا ہوگا)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اب جب تک تم کفارہ ادا نہیں کرتے' اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرنا۔

شرح: ظہار کا کفارہ

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے اگر (آدمی) اسے نہ پائے' تو دو مہینے کے لگا تار روزے رکھنا ہے' اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو' تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے' اس کی دلیل وہ نص ہے' جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے' کیونکہ وہ اسی ترتیب کے مطابق کفارے کا فائدہ دیتی ہے۔

فرماتے ہیں: یہ سب کچھ صحبت کرنے سے پہلے ہوگا' یہ حکم غلام آزاد کرنے اور روزہ رکھنے کے بارے میں تو ظاہر ہے' کیونکہ اس پر نص موجود ہے اور کھانا کھلانے میں بھی اسی طرح ہے' کیونکہ اس بارے میں کفارہ ہی حرمت کو ختم کرے گا' لہٰذا

۳۷۹۵- اخرجه الحاكم في الطلاق (۲/ ۲۰٤) من طريق اسماعيل بن مسلم' به- وقال: (ولم يحتج الشيخان باسماعيل' ولا بالحكم بن ابان' الا ان الحكم بن ابان صدوق)- اه- و تعقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل واه)- اه-وله طريق آخر عن ابن عباس عند الحاكم (۲/ ۲۰٤) من طريق حفص بن عمر العدني' ثنا الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه- وقال الذهبي: (العدني غير ثقة)- اه- قلت: لكنه متابع: فاخرجه الترمذي في الطلاق (۲/ ۵۰۳) باب: ما جاء في المظاهر يواقع قبل ان يكفر (۱۱۹۹)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/ ۶۶۶-۶۶۷) باب: المظاهر يجامع قبل ان يكفر (۲۰۶۵) من طريق معمر عن الحكم بن ابان' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح غريب)- اه- وروى البزار (۲/ ۱۹۸-۱۹۹)' و الطبري في تفسيره (۲۸/ ۳-٤)' و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۹۲) من طريق عبيد الله بن موسى' ثنا ابو حمزة الثمالي عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه مطولا' و استنكره البزار' و اعله بضعف ابي حمزة و مخالفته للكتاب' و تناقض الراوي فيه و مخالفته للثقات في لفظه-

اسے صحبت سے پہلے ہونا چاہئے تا کہ وطی حلال ہو سکے۔

فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے میں کافر غلام یا مسلمان یا مذکر یا مؤنث یا نابالغ یا بالغ (سب کو) آزاد کرنا جائز ہے اس کی وجہ یہ ہے: لفظ ''رقبہ'' کا اطلاق ان سب پر ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اس سے مراد وہ ذات ہے جس میں رقیق ہونے اور غلامی کا مفہوم کسی بھی اعتبار سے پایا جاتا ہو۔

کافر غلام کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہم سے مختلف ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کفارہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے لہٰذا زکوٰۃ کی طرح اسے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی طرف پھیرنا جائز نہیں ہوگا۔

ہم یہ کہتے ہیں: نص اس بارے میں یہ ہے: غلام آزاد کیا جائے اور وہ مفہوم یہاں پایا جا رہا ہے اور آدمی کا غلام آزاد کرنے سے ارادہ یہی ہے: حکم کی پیروی کرے لیکن غلام کا معصیت (کفر) کو اختیار کرنا یہ اس غلام کے اپنے برے اختیار کی طرف منسوب ہوگا۔

(اس کفارے میں) اندھے، کٹے ہوئے ہاتھوں والے، کٹے ہوئے پاؤں والے غلام کو آزاد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس نوعیت کے غلام میں منفعت کی جنس یعنی بینائی یا پکڑنے کی صلاحیت یا چلنے کی صلاحیت معدوم ہے اور یہ عیب اسے کفارے کے طور پر ادا کرنے میں رکاوٹ ہے۔

اگر اس کی منفعت میں تھوڑا سا خلل اور کمی پائی جاتی ہو تو اسے ادا کرنا منع نہیں ہوگا، جیسے وہ کانا ہو یا ایک پاؤں اور ایک ہاتھ مخالف سمت میں کٹے ہوئے ہوں اس کی وجہ یہ ہے: یہاں منفعت کی جنس فوت نہیں ہوئی ہے بلکہ اس میں خلل واقع ہو گیا ہے، لیکن اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں، ایک ہی طرف سے کٹے ہوئے ہوں تو ایسا غلام کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہاں منفعت کی جنس مکمل طور پر معدوم ہے اور وہ شخص چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

بہرے غلام کو کفارے میں آزاد کرنا جائز ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا: اسے آزاد کرنا جائز نہ ہو ''نوادر'' میں یہی مذکور ہے، کیونکہ اس میں منفعت کی جنس زائل ہو چکی ہے، لیکن استحسان کے پیش نظر ہم ایسے غلام کو آزاد کرنا جائز قرار دیں گے، کیونکہ اصل منفعت باقی ہے، کیونکہ جب بلند آواز میں بات کی جائے تو وہ سن لیتا ہے۔

لیکن اگر غلام کی حالت ایسی ہو کہ اسے کچھ بھی سنائی نہ دیتا ہو، جیسا کہ وہ پیدائشی طور پر بہرہ ہو اور ساتھ میں گونگا بھی ہو، تو کفارے میں ایسے غلام کا آزاد کرنا درست نہیں ہوگا۔

جس غلام کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کٹے ہوئے ہوں اسے آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: انسان انگوٹھوں کی مدد سے ہی کسی چیز کو گرفت میں لے سکتا ہے، تو جب یہ معدوم ہوں گے تو منفعت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح پاگل غلام کو کفارے میں آزاد کرنا بھی جائز نہیں ہے، یعنی جس میں عقل کا شائبہ بھی نہ ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: انسان عقل کی وجہ سے ہی اپنے اعضاء سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پاگل پن کے عالم میں یہ منفعت

زائل ہو جاتی ہے۔

جس غلام پر کبھی دیوانگی کا دورہ پڑتا ہو اور کبھی وہ ٹھیک ہو جاتا ہو' اسے کفارے میں آزاد کرنا جائز ہوگا' کیونکہ اس کی منفعت میں خلل پایا جاتا ہے اور یہ اس امر سے مانع نہیں ہے۔

مدبر غلام' یا ام ولد کنیز کو کفارے میں آزاد کرنا درست نہیں ہے' کیونکہ یہ ایک اعتبار سے پہلے ہی آزاد ہو چکے ہیں اور ان کا مملوک ہونا کامل طور پر نہیں ہے بلکہ ناقص طور پر ہے۔

اسی طرح جو مکاتب غلام اپنی قیمت ادا کر چکا ہو' اسے بھی آزاد کرنا کافی نہیں ہوگا' کیونکہ اس کا آزاد کرنا تو مال کے معاوضے میں سے ہو جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: مکاتب غلام کو آزاد کرنا جائز ہوگا' کیونکہ ابھی وہ مملوک ہے' اس کی وجہ یہ ہے: کتابت کے معاہدے کو منسوخ کیا جا سکتا ہے' جبکہ ام ولد اور مدبر غلام کا حکم اس سے مختلف ہے۔

کیونکہ یہ دونوں فسخ کیے جانے کا احتمال نہیں رکھتے ہیں۔ (ہدایہ کتاب الطلاق' باب ظہار کا بیان)

3796- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْتِيَ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَاْخُذَ مِنْهُمْ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ فَيُعْطِيَهُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی' وہ بنوفلاں کے پاس جا کر اُن سے ایک وسق کھجوریں وصول کر لیں اور وہ (ایک وسق) ساٹھ مسکینوں کو دے دیں۔

3797- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْمَيْمُوْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِى الْمُظَاهِرِ اِذَا وَطِءَ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

☆☆ ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ کفارہ ادا کرنے

۳۷۹۶- اخرجه احمد (۵/۴۳۶)' و الدارمي في الطلاق (۲/۱۶۳-۱۶۴)' و ابو داود في الطلاق (۲/۲۷۲' ۲۷۳) باب: الظهار (۲۲۱۲)' و الترمذي في الطلاق (۲/۴۹۳) باب: ما جاء في المظاهر بواقع قبل ان يكفر (۱۱۹۸)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/۶۶۵) باب: الظهار (۲۰۶۲)' و ابن الجارود (۷۴۴)' و الحاكم (۲/۲۰۳)' و البيهقي في الكبرى (۷/۳۸۵-۳۸۶) من طرق عن ابن اسحاق' به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب' و العمل على هذا عند اكثر اهل العلم' وهو قول سفيان ومالك و الشافعي واحمد واسحاق- و قال بعضهم: اذا واقعها قبل ان يكفر فعليه كفارتان' و هو قوله عبد الرحمن بن مهدي)- اه- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۳۷۹۷- لم اجده عند غير الدارقطني- و اسناده صحيح لو لا ان قبيصة لم يسمع من عمرو بن العاص- وروى سعيد بن منصور عن سعيد بن جبير في رجل ظاهر' ثم غشيها قبل ان يكفر قال: عليه كفارتان- و هذا يخالف ما جاء في حديث ابن عباس عند اصحاب السنن' و فيه: (فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم' و امره الا يقربها حتى يكفر)- و ما اخرجه الحاكم من حديث ابن عباس ايضاً و فيه: (اني ظاهرت من امراتي ثم و قعت عليها قبل ان اكفر' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الم يقل الله: (من قبل ان يتماسا) (المجادلة: ۳) قال: اعجبتني قال: (امسك حتى تكفر)- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۴۶): (وفيه من الفقه انه لم يامره الا بكفارة واحدة)- اه-

سے پہلے صحبت کر لیتا ہے تو اُس پر دو کفاروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3798- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

☆☆ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں: ایسے شخص پر دو کفاروں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

3799- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ اَنَّهُ ظَاهَرَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّرَ تَكْفِيْرًا وَّاحِدًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ظہار کر لیا' پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اُنہوں نے اُس خاتون کے ساتھ صحبت بھی کر لی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ ایک ہی کفارہ ادا کریں۔

3800- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ' ظہار کرنے والے شخص کے بارے میں' جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے (عورت کے ساتھ) صحبت کر لیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

3801- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ جُزَىٍّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ اَنَّهٗ لَيْسَ لِلْاَمَةِ ظِهَارٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص چاہے میں اُس کے ساتھ اس مسئلہ پر مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہوں کہ کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

3802- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ

۳۷۹۸—اسنادہ حسن۔

۳۷۹۹—اخرجہ ابو داود في الطلاق (۲/۲۷٤) باب: في الظهار (۲۲۱۷)' و ابن الجارود في (المنتقى) (۷٤٥) من طريق ابن وهب' اخبرني ابن لهيعة و عمرو بن الحارث عن بكير بن الاشج' به- و سليمان بن يسار لم يسمع من سلمة بن صخر' قاله البخاري- راجع (جامع التحصيل) للعلائي ص (۱۹۰-۱۹۱)-

۳۸۰۰—يبوب قريباً من وجه آخر عن ابن اسحاق- و تقدم تخريجه من طرق عن ابن اسحاق' به-

۳۸۰۱—اخرجه البيهقي (۷/۳۸۳) من طريق الدارقطني' به-

۳۸۰۲—اخرجه البيهقي (۷/۳۸۳) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابن لهيعة و هو ضعيف-

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَا ظِهَارَ مِنَ الْاَمَةِ .

وَاَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْاَمَةِ ظِهَارٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ ظہار نہیں ہوتا۔

3803- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

3804- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ تَحْتَ الرَّجُلِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَظَاهَرَ مِنْهُنَّ تُجْزِيهِ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ اُن سب کے ساتھ ظہار کر لے تو اُسے ایک ہی کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

3805- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ- يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ- وَالْمُغِيرَةُ وَحُصَيْنٌ قَالُوْا سَمِعْنَا الشَّعْبِيَّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَهُوَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اَبِي فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ فَاُمِرَتْ اَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً وَّتَزَوَّجَهُ .

☆☆ عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: اگر میں مصعب بن زبیر کے ساتھ شادی کر لوں تو وہ میرے لیے میرے والد کی پشت (کی طرح قابلِ احترام) ہوں' پھر اُنہوں نے اس کا حکم دریافت کیا تو اُنہیں ایک غلام آزاد کرنے کی ہدایت کی گئی' پھر اُنہوں نے مصعب بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی۔

3806- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنِي قُثَمُ مَوْلٰى عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بِنْتَ عَلِيٍّ وَامْرَاَةَ عَلِيٍّ النَّهْشَلِيَّةَ .

۳۸۰۳-اخرجه البيهقي في سننه (۷/ ۳۸٤) من طريق مطر الوراق و علي بن الحكم' سمعا عمرو بن شعيب به' لكن بلفظ: (ظاهر من ثلاث نسوة......)-و سعيد بن المسيب لم يسمع من عمر؛ مات عمر و هو ابن ثمان سنين؛ كما في تهذيب التهذيب (٤/ ٨٤)- لكن مراسيل سعيد صحيحة- و قد اخرجه مجاهد عن ابن عباس عن عمر؛ كما سياتي في الذي بعده-

۳۸۰٤-في اسناده جابر؛ و هو الجعفي ضعيف- لكن اخرجه البيهقي (۷/ ۳۸۳) من طريق منصور عن مجاهد...... به- و اسناده صحيح-

۳۸۰۵-اخرجه سعيد بن منصور (۱۸٤۸) من طريق مغيره عن ابراهيم ان عائشة بنت طلحة......به- و اخرجه عبد الرزاق (٤/ ۹) عن الثوري عن مغيرة عن ابراهيم ايضاً- و اخرجه سعيد (۱۸٤۹) من طريق حصين عن الشعبي' به-

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کے ساتھ' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ جو نہشل قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں' کے ساتھ شادی کر لی تھی (یعنی اُنہوں نے ایک لڑکی اور اُس کی سوتیلی ماں کے ساتھ شادی کی تھی)۔

3807- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مِصْرَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُقَالُ لَهُ جَبَلَةُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةِ رَجُلٍ وَّابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا .قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ.

☆☆ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی' جن کا نام جبلہ تھا' اُنہوں نے ایک شخص کی بیوی اور اُس شخص کی' دوسری بیوی سے بیٹی' کے ساتھ شادی کر لی تھی۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسن بصری نے اِسے مکروہ قرار دیا ہے۔

3808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْخُلْعُ فُرْقَةٌ وَّلَيْسَ بِطَلَاقٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خلع' علیحدگی ہوتا ہے' یہ طلاق نہیں ہوتا۔

3809- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهِ بَعْدَ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَخُلْعٍ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' اُنہوں نے دو ایسے میاں بیوی کو اکٹھا کروا دیا تھا' جن کے درمیان پہلے دو طلاقیں اور خلع ہو چکا تھا۔

۳۸۰۶- اخرجه سعيد بن منصور (۱۰۱۱) عن جرير بن عبد الحميد عن قثم مولى آل العباس' نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱٦۷/۷) و علقه البخاري في صحيحه (۵۷/۹) كتاب: النكاح' باب: ما يحل من النساء و ما يحرم- قال ابن حجر: (والاثر المذكور وصله البغوي في (الجعديات) من طريق عبد الرحمن بن مهران ......)- اه-

۳۸۰۷- اخرجه سعيد بن منصور (۱۰۰٦): حدثنا اسماعيل بن ابراهيم' انا ايوب' قال: سئل الحسن و محمد بن سيرين عن الرجل يتزوج امراة الرجل و ابنته من غيرها؟ فكره ذلك الحسن' ولم ير به باساً محمد بن سيرين' فقال: قد فعله جبلة: رجل من اهل مصر- وعلقه البخاري في صحيحه (۵۷/۹) في النكاح' باب: ما يحل من النساء و ما يحرم' فقال: (وقال بن سيرين: لا باس به' و كرهه الحسن مرة' ثم قال: لا باس به)- اه- قال الحافظ ابن حجر في الكلام على اثر ابن سيرين: و صله سعيد بن منصور عنه بسند صحيح' و اخرجه ابن ابي شيبة مطولاً من طريق ايوب عن عكرمة بن خالد (ان عبد الله بن صفوان تزوج امراة رجل من ثقيف و ابنته- اي: من غيرها- قال ايوب: فسئل عن ذلك ابن سيرين فلم ير به باساً' وقال: نبئت ان رجلا كان بمصر اسمه: جبلة جمع بين امراة رجل و ابنته من غيرها)- وقال في اثر الحسن: (وصله الدارقطني ...... واخرجه ابو عبيد في كتاب النكاح ......)- اه-

۳۸۰۸- روى البيهقي في سننه (۳۱٦/۷) عن عمرو عن طاوس قال: سال ابراهيم بن سعد ابن عباس عن امراة طلقها زوجها تطليقتين' ثم اختلعت منه' ايتزوجها؟ قال ابن عباس: ذكر الله- عزوجل- الطلاق في اول الآية و آخرها و الخلع بين ذلك: فليس الخلع بطلاق: ينكحها- قال البيهقي: اخرجه ايضاً حبيب بن ابي ثابت و ليث بن ابي سليم عن طاوس عن ابن عباس' بمعناه مختصرًا- و انظر التالي-

۳۸۰۹- اخرجه سعيد بن منصور (۱٤۵۳): حدثنا ابو عوانة عن ليث' به- و ليث ضعيف لكن تابعه حبيب بن ابي ثابت و عمرو بن دينار' و راجع الذي قبله-

3810- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا .فَقَالَ رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ .قَالَتْ نَعَمْ وَزِيَادَةً .قَالَ أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلاَ .خَالَفَهُ الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَسْنَدَهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے اپنے شوہر کی شکایت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس شخص کا باغ اُسے واپس کر دو (جو اُس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا اور خلع حاصل کرلو)۔ وہ عورت بولی: ٹھیک ہے! میں اس کے ساتھ مزید (ادائیگی کرنے کیلئے بھی تیار ہوں)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزید (ادائیگی) کی ضرورت نہیں ہے۔

ولید نے ابن جریج کے حوالے سے مختلف سند نقل کی ہے' اُنہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ تاہم اس کا ''مرسل'' ہونا درست ہے۔

3811- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الأَسْلَمِيَّةِ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ عُثْمَانُ هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَكُونَا سَمَّيَا شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيَا.

☆☆ جمہان بیان کرتے ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں' سیّدہ اُم بکرہ اسلمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرلیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق شمار ہوگا' البتہ اگر اُن دونوں نے کچھ اور طے کیا ہو' تو وہ اُن کے طے کیے ہوئے کے مطابق (شمار ہوگا)۔

3812- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ تَخْتَلِعُ مَا دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت' اپنے پراندے سے کم قیمت والی چیز کے عوض میں بھی خلع حاصل کرسکتی ہے۔

۳۸۱۰- اخرجه البيهقي (۷/ ۳۱۴) من طريق عبد الوهاب بن عطاء' انا ابن جريج ...... به- و اخرجه ابو داود في مراسيله (۲۳۷' ۲۳۸) من طريق سفيان عن ابن جريج' نحوه-

۳۸۱۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۱۶/۷) من طريق الشافعي' انا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن جمهان مولى الاسلميين...... به- و جمهان الاسلمي: قال فيه الحافظ في التقريب (ت:۹۶۵): (مقبول)- قلت: عند المتابعة' و الا فلين؛ كما قال الحافظ في مقدمة التقريب- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۶/۴) عن ابن جريج عن هشام بن عروة عن ابيه عن جمهان- و اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۱۴۴۶): حدثنا سفيان عن هشام بن عروة' به- واخرجه سعيد (۱۴۴۷): حدثنا ابو معاوية' نا هشام بن عروة' قال: خلع جمهان الا سلمي امراته' ثم ندم و ندمت؛ فاتيا عثمان بن عفان' فذكرا ذلك له' فقال: هي تطليقة الا ان تكون سميت شيئًا فهو على ما سميت-

۳۸۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳۱۵/۷) من طريق الدارقطني' به- وروى سعيد بن منصور (۱۴۳۲) عن الحكم بن عتيبة قال: جاءت امراة الى عمر بن الخطاب...... فذكر قصة' و فيها ' فقال لزوجها: اخلعها بدون عقاص راسها؛ فلا خير لك فيها)--

3813- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جَمِيْلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا تَزِيْدُ الْمَرْاَةُ فِى الْحَمْلِ عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُوْدِ الْمِغْزَلِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کسی عورت کا حمل دو سال سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا' خواہ وہ کاتنے کی لکڑی کے سائے جتنا تبدیل ہو جائے۔

3814- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جَمِيْلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يَكُوْنُ الْحَمْلُ اَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ .وَجَمِيْلَةُ بِنْتُ سَعْدٍ اُخْتُ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کسی عورت کا حمل دو سال سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا' خواہ وہ کاتنے کی لکڑی جتنا تبدیل ہو جائے۔

جمیلہ بنت سعد نامی خاتون' عبید بن سعد کی بہن ہیں۔

3815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَشْيَاخٌ مِنَّا قَالُوْا جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّىْ غِبْتُ عَنِ امْرَاَتِىْ سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِىَ حُبْلٰى فَشَاوَرَ عُمَرُ النَّاسَ فِىْ رَجْمِهَا قَالَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلٰى مَا فِىْ بَطْنِهَا سَبِيْلٌ فَاتْرُكْهَا حَتّٰى تَضَعَ .فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ .فَقَالَ عُمَرُ عَجَزَتِ النِّسَاءُ اَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ.

☆☆ ابوسفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ بزرگوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں دو سال کے بعد اپنی بیوی کے پاس آیا' تو وہ حاملہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو سنگسار کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ اُس عورت کو تو سزا دے سکتے ہیں' لیکن اُس کے پیٹ میں موجود بچے کو سزا نہیں دے سکتے' اس لیے آپ اسے اُس وقت تک چھوڑ دیں' جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چھوڑ دیا' اُس

۳۸۱۳-اخرجه البيهقي في سننه (٤٤٢/٧) من طريق سعيد بن منصور عن داود بن عبد الرحمن عن ابن جريج ......به- و انظر: نصب الراية (٢٦٥/٣)-

۳۸۱٤-راجع الذي قبله-

۳۸۱۵-اخرجه البيهقي في سننه (٤٤٢/٧) من طريق الدارقطني' به- و الرواة له عن عمر مجاهيل- قال البيهقي: (وهذا ان ثبت ففيه دلالة على ان الحمل يبقى اكثر من سنتين' و قول عمر- رضي الله عنه- في امراة المفقود تربص اربع سنين' يشبه ان يكون انما قاله: لبقاء الحمل اربع سنين- و الله اعلم)- اه-

نے ایک لڑکے کو جنم دیا' جس کے سامنے کے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے' جس کے نتیجے میں اُس شخص کو بچے کی اپنے ساتھ مشابہت کا پتہ چلا' وہ بولا: رب کعبہ کی قسم! یہ میرا بیٹا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں' وہ ''معاذ'' جیسے بچے کو جنم دیں' اگر ''معاذ'' نہ ہوتا' تو ''عمر'' ہلاکت کا شکار ہو جاتا۔

3816- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اِنِّىْ حُدِّثْتُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَا تَزِيْدُ الْمَرْاَةُ فِىْ حَمْلِهَا عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ ظِلِّ الْمِغْزَلِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا هٰذِهٖ جَارَتُنَا امْرَاَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ امْرَاَةُ صِدْقٍ وَّزَوْجُهَا رَجُلُ صِدْقٍ حَمَلَتْ ثَلَاثَةَ اَبْطُنٍ فِىْ اثْنَىْ عَشَرَ سَنَةً تَحْمِلُ كُلَّ بَطْنٍ اَرْبَعَ سِنِيْنَ.

☆☆ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے کہا: مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتی ہیں: عورت کو زیادہ سے زیادہ دو سال تک حمل رہ سکتا ہے۔ جتنا چرخے کا سایہ ہوتا ہے۔

تو امام مالک نے فرمایا: سبحان اللہ! کوئی شخص یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ یہ ہماری لڑکی جو محمد بن عجلان کی بیوی ہے' یہ ایک نیک عورت ہے' اس کا شوہر بھی ایک نیک آدمی ہے' اس نے بارہ سال میں تین بچوں کو جنم دیا' جن میں سے ہر ایک بچہ چار سال تک ماں کے پیٹ میں رہا۔

3817- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ رِزْمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ دَاوُدَ الْمَخْرَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رِزْمَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ قَالَ مَشْهُوْرٌ عِنْدَنَا امْرَاَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ تَحْمِلُ وَتَضَعُ فِىْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ تُسَمّٰى حَامِلَةَ الْفِيْلِ.

☆☆ مبارک بن مجاہد بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ محمد بن عجلان کی اہلیہ چار سال حاملہ رہنے کے بعد بچوں کو جنم دیتی تھیں' اُس عورت کا نام ''حاملۃ الفیل'' رکھا گیا تھا۔

3818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ عِمْرَانَ الدَّعَّاءُ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ غَسَّانَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَّاءُ الْمُجَاشِعِىُّ قَالَ بَيْنَمَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ يَوْمًا جَالِسٌ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا يَحْيٰى ادْعُ لِامْرَاَةٍ حُبْلٰى مُنْذُ اَرْبَعِ سِنِيْنَ قَدْ اَصْبَحَتْ فِىْ كَرْبٍ شَدِيْدٍ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَّاَطْبَقَ الْمُصْحَفَ قَالَ مَا يَرٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ اِلَّا اَنَّا اَنْبِيَاءُ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِنْ كَانَ فِىْ بَطْنِهَا رِيْحٌ فَاَخْرِجْهُ عَنْهَا السَّاعَةَ

۳۸۱۶- اخرجه البيهقي (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به- وروى عن الواقدي قال: سمعت مالك بن انس يقول: قد يكون الحمل سنين' و اعرف من حملت به امه اكثر من سنتين' يعني: نفسه- قلت: هذا ظن من الواقدي: انما قصد مالك امراة محمد بن عجلان-

۳۸۱۷- اخرجه البيهقي (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

۳۸۱۸- اخرجه البيهقي في سننه (۷/۴۴۳) من طريق الدارقطني' به-

وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا جَارِيَةٌ فَأَبْدِلْهَا بِهَا غُلَامًا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ثُمَّ رَفَعَ مَالِكٌ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ وَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ أَدْرِكِ امْرَأَتَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَمَا حَطَّ مَالِكٌ يَدَهُ حَتَّى طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى رَقَبَتِهِ غُلَامٌ جَعْدٌ قَطَطٌ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدِ اسْتَوَتْ أَسْنَانُهُ مَا قُطِعَتْ سَرَارُهُ۔

☆☆ ہاشم بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مالک بن دینار بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابویحییٰ! اُس عورت کیلئے دعا کیجئے جو چار سال سے حاملہ ہے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ تو مالک بن دینار غصہ میں آ گئے اُنہوں نے مصحف بند کیا اور بولے: یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم انبیاء ہیں پھر اُنہوں نے کچھ تلاوت کی پھر دعا کی اور بولے: اے اللہ! اگر اس عورت کے پیٹ میں ہوا ہے تو اسے ابھی نکال دے اور اگر اس کے پیٹ میں لڑکی ہے تو اُسے لڑکے میں تبدیل کر دے کیونکہ تو جسے چاہے مٹا سکتا ہے اور جسے چاہے برقرار رکھ سکتا ہے ''اُم الکتاب'' تیرے پاس ہے۔

پھر مالک بن دینار نے ہاتھ اُٹھائے لوگوں نے بھی ہاتھ اُٹھا لیے اسی دوران ایک پیغام رساں اُس شخص کے پاس آیا اور بولا: تم اپنی بیوی کے پاس پہنچو وہ شخص چلا گیا ابھی مالک بن دینار نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ وہ شخص مسجد کے دروازے سے اندر آیا اُس نے ایک بچے کو گود میں اُٹھا رکھا تھا جو گھنگھریالے بالوں کا مالک تھا۔ وہ تقریباً چار سال کا تھا اُس کے دانت پورے تھے لیکن اُس کی نال نہیں کاٹی گئی تھی۔

3819- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَا هُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً۔

☆☆ اوزاعی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں ایک عورت ہے جسے صبح حیض آتا ہے اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی ہے۔

3820- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ أَدْرَكْتُ فِينَا - يَعْنِي الْمَهَالِبَةَ - امْرَأَةً صَارَتْ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ وَلَدَتْ لِتِسْعِ سِنِينَ ابْنَةً فَوَلَدَتِ ابْنَتُهَا لِتِسْعِ سِنِينَ فَصَارَتْ هِيَ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ۔

☆☆ عباد بن عباد مہلبی بیان کرتے ہیں: ہمارے مہلب قبیلے میں ایک عورت ہے جو اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن گئی اُس نے نو برس کی عمر میں بچی کو جنم دیا اُس کی بیٹی نے بھی نو برس کی عمر میں اپنی بیٹی کو جنم دیا تو وہ عورت اٹھارہ برس کی عمر میں نانی بن گئی۔

3821- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَتْ زَوَّجْتُ نَفْسِي الْقَعْقَاعَ بْنَ سَوْرٍ وَبَاتَ عِنْدِي لَيْلَةً وَجَاءَ أَبِي

۳۸۱۹- تقدم في الحيض- ۳۸۲۰- اسناده حسن-

۳۸۲۱- اسناده ضعيف؛ بحرية بنت هانی مجهولة-

مِنَ الْاَعْرَابِ فَاسْتَعْدَى عَلِيًّا وَجَاءَ تْ رُسُلُهُ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ اَدَخَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ ۔ فَاَجَازَ النِّكَاحَ.

☆☆ بحریہ بنت ہانی بن قبیصہ بیان کرتی ہیں: میں نے قعقاع بن سور کے ساتھ شادی کر لی' وہ ایک رات میرے ساتھ رہے' پھر میرے والد آئے جو دیہاتی آدمی تھے' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد آئے اور اُنہیں اپنے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکے ہو' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو برقرار رکھا۔

3822- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِءٍ الْاَعْوَرِ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا رَجُلًا وَّهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَّزَوَّجَتْ نَفْسَهَا الْقَعْقَاعَ بْنَ سَوْرٍ فَجَآءَ اَبُوْهَا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَوَجَدَ الْقَعْقَاعَ قَدْ بَاتَ عِنْدَهَا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَجِيءَ بِهٖ اِلٰى عَلِيٍّ فَاِذَا عَلَيْهِ خَلُوْقٌ فَقَالَ اَبُوْهَا فَضَحْتَنِيْ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ هٰذَا ۔قَالَ اَتُرٰى بِنَائِيْ كَانَ يَكُوْنُ سِرًّا فَارْتَفَعُوْا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ دَخَلْتَ بِهَا قَالَ نَعَمْ ۔فَاَجَازَ نِكَاحَهَا نَفْسَهَا ۔بَحْرِيَّةُ مَجْهُوْلَةٌ ۔

☆☆ بحریہ بنت ہانی بن قبیصہ بیان کرتی ہیں: اُن کے والد نے اُن کی شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کر دی جو عیسائی تھا' تو اُس عورت نے خود قعقاع بن سور کے ساتھ شادی کر لی' اُس لڑکی کا والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع کو بلوایا' تو اُس وقت وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد غسل بھی کر چکے تھے' اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا تو اُن پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا' لڑکی کے باپ نے کہا: تم نے مجھے رسوائی کا شکار کیا ہے' میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ تو قعقاع بولے: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے چھپ کر شادی کی ہے؟ ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اُس عورت کے ساتھ صحبت کر چکے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے اپنی شادی خود کر لینے کو درست قرار دیا۔

بحریہ نامی عورت مجہول ہے۔

3823- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كَانَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ مُضَارًّا فَوَلَّتْ رَجُلًا فَاَنْكَحَهَا فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کا ولی ضرر رساں ہو اور وہ عورت کسی دوسرے شخص کو اپنا ولی مقرر کر دے اور وہ اُس عورت کا نکاح کروا دے' تو اُس کا کروایا ہوا نکاح درست ہوگا۔

3824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ

۳۸۲۲-راجع الذي قبله-

۳۸۲۳-اسناده ضعيف' فيه ابن لهيعة' تقدمت ترجمته مرارًا-

۳۸۲٤-اسناده حسن: ابو داود هو الطيالسي الحافظ المشهور ثقة ثبت-

كَانَ فِينَا امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا بَحْرِيَّةُ زَوَّجَتْهَا أُمُّهَا وَأَبُوهَا غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبُوهَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَجَازَ النِّكَاحَ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَضٰى فِيهَا بِذٰلِكَ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ سَمِعَا أَبَا قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْهُزَيْلِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى بِذٰلِكَ.

☆☆ شیبانی بیان کرتے ہیں: ہمارے (محلہ یا قبیلہ میں) ایک عورت تھی' جس کا نام بحریہ تھا' اُس کی ماں نے اُس کی شادی کر دی' اُس کا باپ اُس وقت وہاں موجود نہ تھا' جب اُس کا باپ آیا تو اُس نے اس رشتے سے انکار کر دیا' اُس نے یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس نکاح کو برقرار رکھا۔

ابوقیس بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا:

ہزیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

شرح:

کسی دوسرے پر کوئی چیز نافذ کرنے کا اختیار ''ولایت'' کہلاتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے: ولایت کا حق کن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے؟ اور کن پر حاصل ہوتا ہے؟

احناف اس بات کے قائل ہیں: ہر ولی کو ولایت کا حق حاصل ہوتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باپ کے علاوہ اور کسی کو ولایت کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باپ اور دادا کے علاوہ اور کسی کو ولایت کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

کسی بھی آزاد لڑکی پر ولایت کا حق صرف ضرورت کے تحت ہوتا ہے اور نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی میں کیونکہ شہوت نہیں پائی جاتی' اس لئے ان پر ولایت کا حق استعمال کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: اگر مسئلے کی صورت وہی ہے' جو آپ نے بیان کی ہے' تو پھر باپ کو بھی ولایت حاصل نہیں ہونی چاہئے' جبکہ باپ کی ولایت قائم ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ باپ کی ولایت ''نص'' سے ثابت ہے' اس لئے قیاس کے مقابلے میں نص کے حکم پر عمل کیا جائے گا' اور باپ کو ولایت کا حق دیا جائے گا۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: دادا بھی باپ کی طرح ہوتا ہے' تو یہ حق آپ اسے بھی دیں'

وہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں: وہ اس مفہوم میں شامل نہیں ہیں' یعنی دادا کے بارے میں کیونکہ کوئی نص منقول نہیں ہے' اس لئے اسے باپ کے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا' اور نص کا حکم اپنی اصل کے اعتبار سے باقی رہے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے بارے میں ولایت کا حق دینا قیاس کے خلاف نہیں ہے بلکہ قیاس کے مطابق ہے۔

کیونکہ نکاح میں بہت سے مصالح اور فوائد ہوتے ہیں' اور یہ فوائد عام طور پر ایسے فریقین کے درمیان عملی طور پر زیادہ پائے جاتے ہیں' جو ایک دوسرے کا کفو ہوں' لیکن کیونکہ ہر زمانے میں کفو کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ کفو کی حفاظت کے پیش نظر ہم نے کمسنی میں ہی' نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی پر ولایت کو ثابت کر دیا ہے' تاکہ بعد میں کسی پریشانی سے بچا جا سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے: ولایت کا حق دینے کی بنیاد شفقت اور مہربانی کا جذبہ ہے' کیونکہ باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتے داروں میں یہ جذبہ کم پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی کمی کی وجہ سے' باپ اور دادا کے علاوہ دوسرے کسی رشتے دار میں یہ ولایت ثابت نہیں ہوگی۔

اپنے مؤقف کی تائید میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں: یہی وجہ ہے: باپ اور دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حالانکہ مال کی حیثیت' ذات کے مقابلے میں' کم ہوتی ہے' تو پھر ذات کے بارے میں تصرف کرنے کا حق' باپ دادا کے علاوہ کسی اور کو کیسے دیا جا سکتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: نفسِ قرابت (رشتے داری) شفقت اور رحمت کا تقاضا کرتی ہے' اس لئے باپ اور دادا کی طرح دیگر رشتے داروں کو ولایت کا حق حاصل ہوگا' کیونکہ قرابت کا پہلو ان میں بھی موجود ہے' لیکن کیونکہ دوسرے رشتے داروں میں باپ اور دادا سے کم شفقت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہم باپ دادا کو ولایت الزام بھی دیتے ہیں' یعنی ان کا کیا ہوا عقد لازم ہوگا' جسے وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی' بالغ ہونے کے بعد فسخ نہیں کر سکتے' اس کے برخلاف دیگر رشتے دار نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں' لیکن اس لڑکے یا لڑکی کو بالغ ہونے پر یہ اختیار حاصل ہوگا' اگر وہ چاہیں تو اس نکاح کو فسخ کر دیں۔

امام شافعی نے نکاح میں باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کی نکاح میں ولایت کو مال میں ولایت پر قیاس کیا تھا۔

مصنف فرماتے ہیں: مال میں تصرف کرنے کی صورت اس سے مختلف ہے' کیونکہ اس تصرف میں تکرار پایا جاتا ہے اور تصرف کے نتیجے میں پیش آنے والے خلل کا تدارک ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں وہی ولایت مفید ثابت ہو سکتی ہے جس میں الزام (لازم) کرنے کا پہلو پایا جاتا ہو' تو کیونکہ باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتے داروں کو ولایت الزام کا حق حاصل نہیں ہوتا اس لئے انہیں مال میں تصرف کا حال دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اگر نابالغ لڑکی ثیبہ ہو' تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم مختلف ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ہمارے نزدیک ولایت کا حق دینے کی وجہ بچی کا نابالغ ہونا ہے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حق کی وجہ بچی کا باکرہ ہونا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
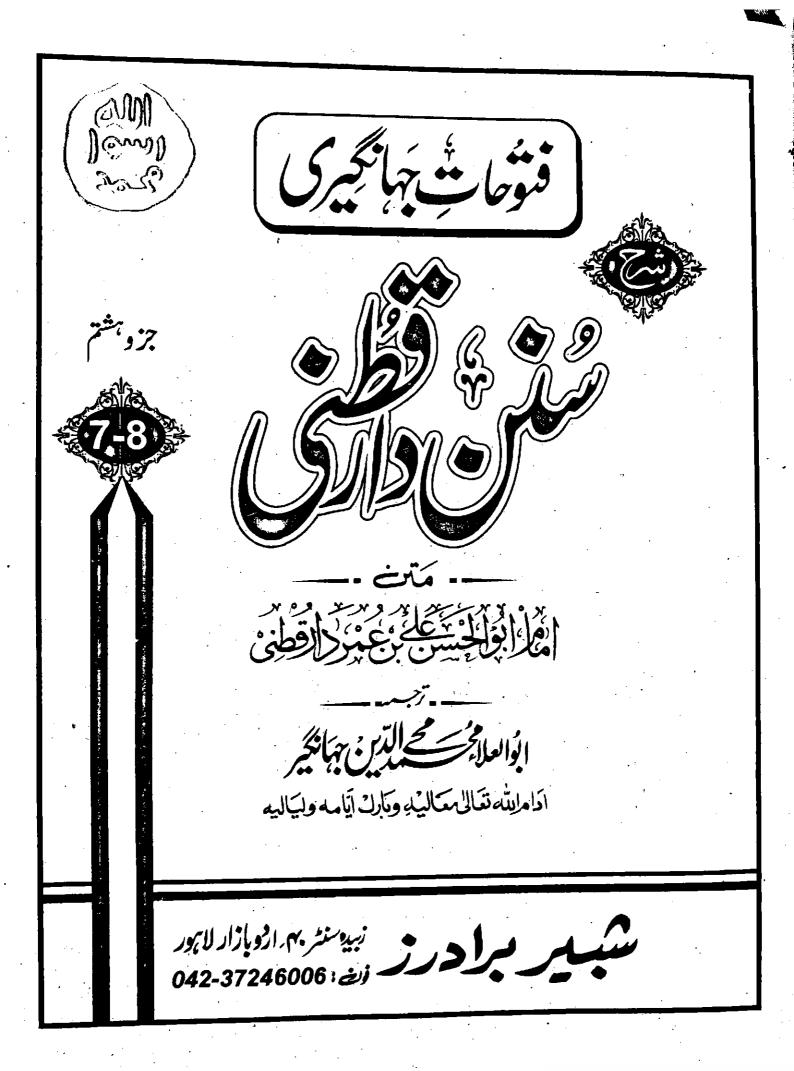
كِتَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيْلَاءِ وَغَيْرِهِ

طلاق، خلع، ایلاء وغیرہ کے بارے میں روایات

3825- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) فَلِمَ صَارَ ثَلَاثًا قَالَ (إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

''طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے''۔

پھر تیسری طلاق کا حکم کیوں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:)

''پھر معروف طریقے سے روکنا ہوگا یا احسان کے ساتھ آزاد کرنا ہوگا''۔

3826- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ قَالَ (إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ) يَعْنِي الثَّالِثَةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّوَابُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض

۳۸۲۵-اخرجه ابن مردويه في (تفسيره)- كما في (تفسير ابن كثير) (۱/۲۷۲)-من طريق عبيد الله بن جرير، بهذا الاسناد- و علقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰) فقال: وروي عن قتادة عن انس رضي الله عنه، و ليس بشيء- و الحديث ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۱/۴۹۵)، و عزاه الى ابن مردويه و البيهقي- تنبيه: نقل ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۷/۳۴۰) عن ابن القطان ان هذا الاثر صحيح- و نقل ذلك ايضاً الحافظ في التلخيص (۳/۴۲۱)-

۳۸۲۶-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰) من طريق ادريس بن بن عبد الكريم المقري، بهذا الاسناد- وقال: كذا قال: (عن انس رضي الله عنه)- و الصواب: عن اسماعيل بن سميع عن ابي رزين عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا؛ كذلك اخرجه جماعة من الثقات عن اسماعيل- قلت: و الطريق المرسل اخرجه عبد الرزاق (۶/۳۳۷) رقم (۱۱۰۹۱)، و في (تفسيره) (۱/۱۰۶) رقم (۲۸۳)، و سعيد بن منصور رقم (۱۴۵۶، ۱۴۵۷)، و ابو داود في المراسيل رقم (۲۲۰)، و الطبري في (تفسيره) (۲/۴۷۲) رقم (۴۷۹۵، ۴۷۹۶، ۴۷۹۷)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۷/۳۴۰)، كلهم من طريق اسماعيل بن سميع عن ابي رزين مرسلا-وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۱/۴۹۵)، و زاد نسبته الى وكيع و عبد بن حميد و ابي داود في ناسخه و ابن المنذر و ابن ابي حاتم و النحاس و ابن مردويه-

کی: میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:

''طلاق دو مرتبہ ہوگی''۔

پھر تیسری طلاق کا حکم کہاں سے آ گیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:)

''پھر معروف طریقے سے روکنا ہوگا یا احسان کے ساتھ آزاد کرنا ہوگا''۔

(اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔)

راوی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ روایت اسماعیل بن سمیع کے حوالے سے' ابورزین کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3827- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِىْ عَمِّىْ وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الطَّلَاقُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوْهٍ وَّجْهَانِ حَلَالٌ وَّوَجْهَانِ حَرَامٌ فَاَمَّا الْحَلَالُ فَاَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّاَنْ يُّطَلِّقَهَا حَامِلًا مُّسْتَبِيْنًا حَمْلُهَا وَاَمَّا الْحَرَامُ فَاَنْ يُّطَلِّقَهَا وَهِىَ حَائِضٌ اَوْ يُطَلِّقَهَا حِيْنَ يُجَامِعُهَا لَا يَدْرِى اشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلٰى وَلَدٍ اَمْ لَا

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طلاق دینے کے چار طریقے ہیں' ان میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو حرام ہیں۔

ایک حلال طریقہ یہ ہے: آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو (اور اُس طہر کے دوران اُس شخص نے) اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ (دوسرا طریقہ یہ ہے:) آدمی حاملہ عورت کو اُس وقت طلاق دے' جب اُس کا حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ (ایک) حرام طریقہ یہ ہے کہ آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ حیض کی حالت میں ہو۔ (دوسرا حرام طریقہ یہ ہے:) آدمی' عورت کو (طہر کی حالت میں) اُس وقت طلاق دے جب وہ اُس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو' اُسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ رحم میں بچہ (آ گیا) ہے' یا نہیں ہے۔

3828- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ

۳۸۲۷-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٦/ ٣٠٤) كتاب: الطلاق' باب: وجه الطلاق...... الحديث (١٠٩٣٠)- و في باب طلاق الحائض رقم (١٠٩٥٠) عن وهب بن نافع' به-ومن طريق عبد الرزاق- ايضاً- : اخرجه البيهقي في الكبرى (٧/ ٣٢٥) باب: ما جاء في طلاق السنة و طلاق البدعة- ووهب بن نافع عم عبد الرزاق ترجمه البخاري في التاريخ في التاريخ الكبرى (٨/ ١٦٤) الترجمة (٢٥٦٦)' وفي (٨/ ١٧٠) الترجمة (٢٥٨٤) و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٩/ ٢٤)؛ ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا-

۳۸۲۸-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٧:٣٣٢) كتاب: الطلاق' باب: الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة- من طريق الحسين و القاسم' ابنا اسماعيل المحاملي' نا ابو السائب عن حفص بن غياث' به- و النسائي في المجتبى (٦/ ١٤٠) كتاب: الطلاق' باب: طلاق السنة- عن محمد بن يحيى بن ايوب عن حفص بن غياث- و ابن ماجه في سننه (١/ ٦٥١)' (٢٠٢١) كتاب: الطلاق' باب: طلاق السنة عن علي بن ميمون الرقي عن حفص بن غياث- قال صاحب التعليق المغني: اسناده صحيح -قلت: لكن فيه تدليس الاعمش و ابي اسحاق السبعي' و كلاهما ثقة' لكن روياه معنعنا-

يُطَلِّقَهَا فِىْ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً فَإِذَا كَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی عورت کے ہر طہر کے دوران اُسے ایک طلاق دے جب یہ پورا ہو جائے گا' تو یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3829- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَرَادَ السُّنَّةَ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّيُشْهِدُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سنت (کے مطابق) طلاق دینا چاہتا ہو' وہ عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو' اور اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔ (اُس شخص کو یہ بھی چاہیے کہ وہ طلاق دینے پر کسی کو) گواہ بنالے۔

3830- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ وَهِىَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا اِنْ شَاءَ . قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتُحْتَسَبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ نَعَمْ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (اُس مسئلہ کے بارے

۳۸۲۹-اخرجه النسائي (٦/١٤٠) باب: طلاق السنة' و ابن ماجه في سننه (١/٦٥١) باب: طلاق السنة (٢٠٢٠)' من طريق يحيى عن سفيان' باسناده- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/٣٠٣) باب: وجه الطلاق' و هو طلاق العدة و السنة (١٠٩٢٩)' و البيهقي في الكبرى (٧/٣٣٢)- باب: الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة' عن سفيان: و هو الثوري' به-وفيه-ايضا- تدليس ابي اسحاق السبيعي-

۳۸۳۰-اخرجه البيهقي في سننه (٧/٣٣٦) كتاب الخلع و الطلاق' باب الطلاق يقع على الحائض' و ان كان بدعيا- من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشي- و هو ابو قلابة- نا بشر بن عمر' به-والحديث اخرجه البخاري (١٠/٤٤٢) كتاب: الطلاق' باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق' الحديث (٥٢٥٢)' و مسلم (٢/١٠٩٧) كتاب: الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها...... الحديث (١٤٧١)-و احمد (٢/٦١' ٧٤' ٧٨) و البيهقي في الكبرى (٧/٣٣٦) كتاب: الطلاق' باب: الطلاق يقع على الحائض و ان كان بدعيا' و الطحاوي في شرح المعاني (٣/٥٢) من طرق عن شعبة' به-واخرجه مسلم (١١/١٤٧١)' و احمد (١/٤٣)' (٢/١٢٨)' و البيهقي (٧/٣٣٦) من طريق عبد الملك بن ابي سليمان عن انس بن سيرين' به-و رواية شعبة عن قتادة عن يونس...... الخ- اخرجها البخاري ايضا في صحيحه (١٠/٤٤٢) كتاب الطلاق' باب اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق- عقب طريق انس بن سيرين السابق- و مسلم في صحيحه (٢/١٠٩٧) كتاب: الطلاق' باب: تحريم الطلاق بغير رضاها' الحديث (١٠/١٤٧١)- و النسائي (٦/٢١٢) كتاب: الطلاق' باب: الرجعة' و احمد (٢/٤٣' ٧٤' ٧٩)- من طريق قتادة عن يونس بن جبير' به- و تابع قتادة عليه ابن سيرين- اخرجه البكاري في صحيحه (١٠/٦٠٦) كتاب: الطلاق' باب: مراجعة الحائض' الحديث (٥٣٣٣)- ومسلم (٢/١٠٩٥-١٠٩٦) كتاب: الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض...... الحديث (٧' ٨' ٩/١٤٧١)- و ابو داؤد رقم (٢١٨٤)' و الترمذي رقم (١١٧٥)' و النسائي (٦/١٤١)' و ابن ماجه رقم (٢٠٢٢)' و احمد (٢/٥١) من طرق عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير' به-وقال الترمذي: (حديث يونس بن جبير عن ابن عمر حديث حسن صحيح)- اه-

میں) دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' جب وہ عورت پاک ہو جائے گی' اُس وقت اگر وہ چاہے' تو اُسے طلاق دیدے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا آپ اس طلاق کو واقع شمار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' (اس کے بعد اُنہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی)۔

شرح:

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: فرماتے ہیں: طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ حسن' احسن' بدعی۔ احسن طلاق یہ ہے: آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے ایسے طہر میں' جس میں اس نے' اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور پھر اس عورت کو چھوڑ دے' یہاں تک کہ اس عورت کی عدت گزر جائے۔

اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو مستحب سمجھتے تھے: وہ ایک سے زیادہ طلاق نہ دیں' یہاں تک کہ عدت گزر جائے اور یہ بات ان کے نزدیک اس چیز سے زیادہ فضیلت رکھتی تھی کہ آدمی ہر طہر میں ایک طلاق دے کر تین طلاقیں دیدے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: اس صورت میں آدمی ندامت سے دور رہتا ہے اور اس کا ضرر بھی کم ہوتا ہے۔

تاہم اس کے مکروہ ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حسن: اس سے مراد سنت طلاق ہے اور وہ یہ ہے: آدمی مدخول بہا (بیوی) کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بدعت ہے اور صرف ایک ہی طلاق دینا مباح ہے' اس کی وجہ یہ ہے: طلاق میں اصل چیز ممنوعیت ہے اور اس کو چھٹکارے کے حصول کے لئے مباح قرار دیا گیا ہے اور وہ چیز ایک طلاق کے ذریعے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''سنت یہ ہے: تم طہر آنے دو اور پھر ہر ایک طہر میں ایک طلاق دو''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے: حکم کا مدار ضرورت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور وہ (دلیل) ایسے زمانے میں طلاق کا اقدام کرنا ہے جس میں دوبارہ نئے سرے سے رغبت پیدا ہو چکی ہو اور یہ چیز ''طہر'' کے زمانے میں ہوتی ہے ایسا ''طہر'' جس مین صحبت نہ کی گئی ہو اس لیے ضرورت کی دلیل کی طرف دیکھتے ہوئے' دوبارہ حاجت ہونے کی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔

پھر یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: زیادہ بہتر یہ ہے: آدمی طلاق دینے کو طہر کے آخری حصے تک مؤخر کرے تاکہ عدت کو طول دینے سے بچ سکے' تاہم زیادہ مناسب یہ ہے: جیسے ہی عورت پاک ہو' مرد اسے طلاق دیدے کیونکہ وہ اگر اس کو مؤخر کرے گا' تو ہو سکتا ہے' اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے۔

چونکہ وہ طلاق دینے کا ارادہ تو کر چکا ہے' تو اس صورت میں وہ صحبت کرنے کے بعد طلاق واقع کرنے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

بدعت طلاق یہ ہے: شوہر ایک ہی کلمے کے ذریعے' تین طلاقیں دیدے' یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دیدے' جب وہ ایسا کرے گا' تو طلاق واقع ہو جائے گی' اور وہ شخص گنہگار ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی طریقے کے ساتھ طلاق دینا مباح ہے' کیونکہ یہ ایک ایسا تصرف ہے' جو مشروع ہے تا کہ اس کے ذریعے حکم مستفاد ہو سکے لہٰذا مشروعیت' ممانعت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی جبکہ حیض کی حالت میں طلاق دینے کا حکم اس سے مختلف ہے' کیونکہ وہاں عورت کی عدت کو طول دینا حرام ہے' طلاق دینا منع نہیں ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے: طلاق میں اصل چیز ممانعت ہے' کیونکہ اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے جس کے ذریعے بہت سے دینی اور دنیاوی مصالح متعلق ہوتے ہیں اور علیحدگی کی ضرورت کے پیش نظر اسے مباح قرار دیا گیا ہے' جبکہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' اور مختلف طہروں میں متفرق طور پر دینے کی ضرورت بھی ثابت ہوگی' اس کی حاجت کی دلیل کو سامنے رکھتے ہوئے اور کیونکہ بذات خود اس کی ضرورت موجود ہے' اس لیے اس پر دلیل کو متصور کرنا بھی ممکن ہوگا۔

اپنی ذات کے اعتبار سے یہ مشروع اس حیثیت سے ہے کہ اس کے ذریعے رقیت زائل ہو جاتی ہے' اور یہ بات ممانعت کے منافی نہیں ہے' کیونکہ اس میں ''غیر'' کا مفہوم پایا جا رہا ہے اور وہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح ایک طہر میں' دو طلاقیں دنیا بھی بدعت ہے' جس کی دلیل ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ایک بائنہ طلاق کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المبسوط میں یہ بات بیان کی ہے: ایسا شخص سنت کی خلاف ورزی کرے گا' کیونکہ علیحدگی اختیار کرنے میں کسی اضافی صفت کو ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ اضافی صفت ''بینونہ'' ہے۔

زیادات کی روایات میں یہ بات ہے: ایسا مکروہ نہیں ہے' کیونکہ اس صورت میں فوراً چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ہدایہ' کتاب الطلاق)

3831- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِىَ حَائِضٌ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۸۳۱- اخرجه احمد (۹/۸۳)' و البخاري في صحيحه (۷۱٦۰)' و ابو داؤد (۲۱۸۲) من طريق يونس عن ابن شهاب' به- واخرجه البخاري (٤۹۰۸) كتاب: التفسير' باب: سورة الطلاق' و البيهقي في سننه (۷/۳۲٤)' و الطحاوي (۳/۵۳) من طريق عقيل عن ابن شهاب الزهري' به- وسياتي في الذي بعده من طريق ابن اخي الزهري عن عمه' به-

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' جو اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' اور اُس وقت تک اپنے ساتھ رکھے جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی اور اُس کے بعد ایک اور حیض آنے کے بعد پاک نہیں ہو جاتی' پھر اگر وہ چاہے' تو طہر کی حالت میں' اُس سے صحبت کیے بغیر' اُسے طلاق دیدے' یہ اُس طریقہ کے مطابق طلاق ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3832- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ . وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی' جو حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' پھر اُسے اُس وقت تک اپنے ساتھ رکھے جب تک اگلا حیض نہیں آ جاتا' جو اُس حیض کے علاوہ ہو جس میں اُس نے طلاق دی ہے' پھر اگر اُسے مناسب محسوس ہو' تو اُس عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ اُس اگلے حیض سے پاک ہو جائے' اور یہ طلاق اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے دے' یہ طلاق اُس طریقہ کے مطابق ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو ایک طلاق دی تھی' اُن کی یہ طلاق شمار کی گئی تھی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیا تھا' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ حکم دیا تھا۔

3833- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ هُوَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ .قَالَ وَأَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عُقَيْلٍ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳۲-اخرجه البيهقي (۷/ ۳۲٤) من طريق الدارقطني' به-واخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۱۰۹۵) كتاب: الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض...... الحديث (٤/ ۱٤۷۱)' و احمد (۲/ ۱۳۰)' كلاهما من طريق يعقوب' قال اخبرني ابن اخي ابن شهاب' به-

۳۸۳۳-تقدم تخريج طريق عقيل عن ابن شهاب في الرواية قبل السابقة-و اما طريق صالح بن ابي الاخضر عن الزهري' فلم اجد من خرجها غير الدارقطني -والحديث اخرجه ايضا احمد (۲/ ٦۱' ۸۱) من طريق محمد بن ابي حفصة عن الزهري' به-واخرجه مسلم (٤/ ۱٤۷۱)' و النسائي (٦/ ۱۳۸)-من طريق محمد بن حرب' قال: حدثنا الزبيدي...... به-

فَتَغَيَّظَ فِيهِ .وَقَالَ صَالِحٌ فَتَغَيَّظَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا۔

صالح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ناراضگی کا اظہار کیا' (اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3834- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ عِنْدَ حَمْلٍ قَدْ تَبَيَّنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی' عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو اور (اُس طہر کے دوران آدمی نے) اُس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' یا پھر اُس وقت طلاق دے جب عورت کا حمل ظاہر ہو چکا ہو۔

3835- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَذَكَرَ عُمَرُ أَمْرَهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے پھر اُس عورت کو اُس وقت طلاق دے جب وہ طہر یا حمل کی حالت میں ہو۔

3836- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ

۳۸۳٤- اخرجه عبد الرزاق (۱۰۹۲۷) عن الثوري' و البيهقي في السنن (۷/ ۳۲۵) من طريق ابن نمير' كلاهما - الثوري' و ابن نمير - عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن ابن يزيد عن عبد الله بن مسعود في قوله: (فطلقوهن لعدتهن) قال: طاهرا من غير جماع- قال البيهقي: زاد فيه بعض الرواة: (او عند حبل قد تبين)- و لم اجده في الروايات المحفوظة)- اه- وقد تقدم تخريجه من طريق الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله بمعناه-

۳۸۳۵- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۵/ ۳) باب: ما قالوا في طلاق السنة ما ومتى يطلق؛ و مسلم في الطلاق (۲/ ۱۰۹۵) باب: تحريم طلاق الحائض (۱٤۷۱)؛ و ابو داود في الطلاق (۲/ ٦۳٤) باب: في طلاق السنة (۲۱۸۱)؛ و النسائي في الطلاق (٦/ ۱٤۱) باب: ما يفعل اذا طلق تطليقة وهي حائض' و الترمذي في الطلاق (۳/ ٤۷۰) باب: ما جاء في طلاق السنة (۱۱۷٦)؛ و البيهقي في الكبرى (۷/ ۳۲۵) باب: ما جاء في طلاق السنة و طلاق البدعة' و الطحاوي في شرح المعاني (۲/ ۵۱) باب: الرجل يطلق امراته و هي حائض' ثم يريد ان يطلقها للسنة متى يكون ذلك؛ جميعا من طرق عن وكيع' به- قال الترمذي: (قد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان طلاق السنة ان يطلقها طاهرا من غير جماع......)- اه-

۳۸۳٦- راجع الذي قبله-

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. قَالَ لِيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران' طلاق دے دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُس عورت سے رجوع کرلے' جب وہ پاک ہو جائے' تو پھر اُس عورت کو طلاق دے' جب وہ عورت طہر یا حمل کی حالت میں ہو۔

3837- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُرَيْدٍ الْكُوْفِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ بِبَغْدَادَ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صُبَيْحٍ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا طَرِيْفُ بْنُ نَاصِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ اَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّنَّةِ. هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ مِنَ الشِّيْعَةِ وَالْمَحْفُوْظُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَاحِدَةً فِي الْحَيْضِ.

★★ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دے دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کے مطابق طلاقیں دلوائی تھیں۔

اس روایت کے تمام راوی شیعہ ہیں' محفوظ روایت یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض

۳۸۳۷- راجع الذي قبله-

۳۸۳۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۰۹۸) كتاب: الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها' الحديث (۱۴/۱۴۷۱)' و ابو داود رقم (۲۱۸۵)' و احمد في مسنده (۲/۱۳۹) من طريق عبد الرزاق عن ابن جريج' قال: اخبرني ابو الزبير انه سمع عبد الرحمن بن ايمن- مولى عزة- يسال ابن عمر:...... فذكره- و اخرجه مسلم (۱۴/۱۴۷۱) و النسائي (۶/۱۳۹)' و احمد (۲/۱۳۹) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج...... به- و اخرجه احمد ۲/۶۱' ۸۰) عن روح بن عبادة عن ابن جريج' به- و اخرجه مسلم (۱۴/۱۴۷۱) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج' به- قال ابو داود: روى هذا الحديث عن ابن عمر يونس بن جبير و انس بن سيرين و سعيد بن جبير و زيد بن اسلم و ابو الزبير و منصور عن ابي وائل' كلهم ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يراجعها حتى تطهر' ثم ان شاء طلق' و ان شاء امسك- و كذلك اخرجه محمد بن عبد الرحمن عن سالم عن ابن عمر- و اما رواية الزهري عن سالم' و نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يراجعها حتى تطهر' ثم تحيض ثم تطهر' ثم ان شاء طلق' و ان شاء امسك- وروي عن عطاء الخراساني' عن الحسن عن ابن عمر' نحو رواية نافع والزهري- و الاحاديث كلها على خلاف ما قال ابو الزبير)- اه-

کے دوران' ایک طلاق دی تھی۔

3839- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَكَانَ تَطْلِيقُهُ اِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً غَيْرَ اَنَّهُ خَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو' اُس کے حیض کے دوران' ایک طلاق دے دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم عبداللہ سے یہ کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' جب وہ عورت غسل کر لے (یعنی پاک ہو جائے) تو وہ اُسے یوں ہی رہنے دے' یہاں تک کہ (اگلی مرتبہ) اُسے حیض آ جائے' پھر جب وہ اگلے حیض سے غسل کر لے (یعنی پاک ہو جائے) تو وہ اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' اگر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھنا چاہے' تو اپنے ساتھ رکھے' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس خاتون کو اُس کے حیض کے دوران ایک طلاق دی تھی' البتہ اُنہوں نے سنت طریقہ کے برعکس طلاق دی تھی۔

3840- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَمُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهٖ فَاِذَا حَاضَتْ اُخْرٰى وَطَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَ وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَكَذٰلِكَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّجَابِرٌ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ تَطْلِيقَةً

۳۸۳۹- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۰۹٤) كتاب الطلاق' باب تحريم طلاق الحائض...... الحديث (۲/۱٤۷۱) حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير' قال: حدثنا ابي عن عبيد الله بن عمر...... به- و اخرجه مسلم (۲/۱٤۷۱) و النسائي (۶/۹۳۷ ۱٤۰) و احمد (۲/۵٤ ۱۰۲) و ابن الجارود (۷۳٤) و البيهقي (۷/۳۲٤) من طرق عن عبيد الله بن عمر' به- وللحديث طرق عن نافع عن ابن عمر؛ كما ستاتي اشارة المصنف الى ذلك في الحديث التالي-

۳۸٤۰- اخرجه ابن حبان (۱۰/۷۷) (٤۳۶۳) من طريق عبيد الله بن عمر القواريري' حدثنا بشر بن المفضل و يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله بن عمر' به- و راجع الذي قبله-

وَّاحِدَةً .وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ .وَيُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ عورت اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا' اُنہوں نے عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے' وہ عورت حیض کی حالت میں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے اور جب تک وہ اس حیض سے پاک نہیں ہو جاتی اُسے اپنے ساتھ رکھے' جب اُسے اگلی مرتبہ حیض آئے اور اُس کے بعد وہ اُس سے پاک ہو جائے' اُس وقت اگر وہ چاہے' تو اُس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' اور اگر چاہے' تو اُسے اپنے ساتھ رہنے دے' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

صالح بن کیسان' موسیٰ بن عقبہ' اسماعیل بن اُمیہ' لیث بن سعد' ابن ابی ذئب' ابن جریج' جابر' اسماعیل بن ابراہیم نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے' اُنہوں نے ایک طلاق دی تھی۔

زہری نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے یہی بات نقل کی ہے۔

یونس بن جبیر' شعبی اور حسن بصری نے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

3841- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْقُهُسْتَانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ - وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِنَّ رَجُلاً قَالَ لِعُمَرَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي الْبَتَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ .قَالَا جَمِيعًا فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَاَتَكَ .فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ فَارَقَ امْرَاَتَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حِيْنَ فَارَقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا .وَقَالَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَ امْرَاَتَهُ لِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا فِيْ طَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ وَاَنْتَ لَمْ تُبْقِ مَا تَرْتَجِعُ امْرَاَتَكَ .وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ وَّاِنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَكَ مَا تَرْتَجِعُ بِهِ امْرَاَتَكَ .قَالَ لَنَا اَبُو الْقَاسِمِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ كَلَامَ عُمَرَ وَلَا اَعْلَمُهُ رَوٰى هٰذَا الْكَلَامَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيِّ .

۳۸۴۱-اخرجه البیهقي (۷/۳۳٤) من طریق الدارقطني' به-و اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۰۳۹): حدثنا موسى بن هارون' نا اسماعيل بن ابراهيم الترجماني به' و هو في مجمع البحرين رقم (۲۳۸۷)' و عزاه الالباني في الارواء (۷/۱۲۵) لابن النجاد في (مسند عمر) من طریق سعید بن عبد الرحمن ایضا-و سعید بن عبد الرحمن صدوق له اوهام؛ کما في التقریب (۲۳٦۳) قال ابن حجر: و افرط ابن حبان في تضعیفه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو اُس وقت طلاق دے دی جب وہ حیض کی حالت میں تھی۔

ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اُس وقت طلاق ''بتہ'' دے دی، جب وہ حیض کی حالت میں تھی۔

اُس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم سے الگ ہو چکی ہے۔ وہ شخص بولا: جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی تھی، اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی سے، اُس کے حیض کے دوران، علیحدگی اختیار کی تھی (یعنی اُسے طلاق دی تھی)، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: وہ اُس عورت سے رجوع کر لیں۔

اُس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو) اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے کی ہدایت اُس طلاق کی وجہ سے کی تھی، جو باقی رہ گئی تھی (یعنی جسے دینے کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ابھی اختیار تھا)۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اُس نے اُس طلاق کی بنیاد پر رجوع کیا تھا جس کا اُسے حق باقی تھا، اور تم نے اُس چیز کو باقی نہیں رہنے دیا، جس کی بنیاد پر تم اپنی بیوی سے رجوع کر سکتے۔

ابن منیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تمہارے لیے وہ چیز باقی نہیں رہی، جس کی بنیاد پر تم اپنی بیوی سے رجوع کر سکو۔

شیخ ابوالقاسم نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو کئی راویوں نے نقل کیا ہے، لیکن اُنہوں نے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔ میرے علم کے مطابق سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے یہ کلام نقل نہیں کیا۔

3842- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ اَبِىْ غَلَّابٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ

٣٨٤٢-اخرجه ابن ماجه (١/٦٥١) كتاب الطلاق، باب: طلاق السنة (٢٠٢٢) من طريق هشام عن محمد بن سيرين، به-واخرجه البخاري (١٠/٦٠٦) كتاب الطلاق، باب: مراجعة الحائض، الحديث (٥٣٣٢)، و مسلم (١٤٧١/٩)، و ابو داود (٢١٨٤)، و الترمذي (١١٧٥)، و النسائي (٦/١٤١)، و احمد في المسند (٢/٥١) من طرق عن محمد بن سيرين، به- و اخرجه -ايضا- البخاري (١٠/٤٤٨) كتاب : الطلاق، باب: اذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق، الحديث (٥٢٥٢) و في باب: من طلق، و هل يواجه الرجل امراته بالطلاق (٥٢٥٨)، و مسلم (٢/١٠٩٧) كتاب : الطلاق، باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها...... الحديث (١٤٧١/١٠)، و النسائي (٦/٢١٢)، و احمد (٢/٤٣، ٧٤، ٧٩)، من طرق عن قتادة، به-

وَمَا لِيْ لَا اَعْتَدُّ بِهَا وَاِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

☆☆ ابوغلاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے اُس طلاق کو شمار کیا تھا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اُسے شمار کیوں نہ کرتا' کیا میں عاجز تھا؟ یا احمق تھا؟

3843- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُنِيْ مَنْ لَّا اَتَّهِمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا اَتَّهِمُهُمْ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيْثَ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا .قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ وَاِنْ عَجَزَ .

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: بیس سال پہلے مجھے ایک مستند راوی نے یہ حدیث سنائی: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو' اُس کے حیض کے دوران' تین طلاقیں دیدی تھیں تو اُنہیں اُس عورت سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔

میں اس روایت کو مستند سمجھتا رہا' لیکن مجھے اصل روایت کا علم نہیں تھا' یہاں تک کہ میری ملاقات ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی' جو ایک مستند راوی ہیں' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا تھا' اُنہوں نے اپنی بیوی کو' اُس کے حیض کے دوران' ایک طلاق دی تھی' تو اُنہیں اُس عورت سے ساتھ رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ ابوغلاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا اُس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! کیا وہ عاجز تھا؟

3844- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَمْ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ وَاحِدَةً.

☆☆ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نے اپنی اہلیہ کو کتنی طلاقیں دی تھیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک۔

3845- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

۳۸۴۳-اخرجه مسلم (۱۴۷۱/۷): حدثني علي بن حجر السعدي' حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب' به-

۳۸۴۴-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۰۹/۶) رقم (۱۰۹۵۹) عن معمر' به-و من طريق عبد الرزاق' اخرجه الدارقطني هنا' و ابو داود (۲۱۸۲)' و اسناده صحيح-

۳۸۴۵-كذا اخرجه الدارقطني هنا من طريق اسماعيل بن امية عن نافع مرسلا؛ لان نافعا لم يعاصر قصة طلاق ابن عمر لزوجته- و اخرجه البخاري (۵۳۳۲)' و مسلم (۱۴۷۷/۲)' و ابو داود رقم (۲۱۸۰)' و النسائي (۲۱۳/۶)' و احمد (۶۴/۲' ۱۲۴) من طرق عن نافع' به مرسلا ايضا-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو' جب وہ حیض کی حالت میں تھی' ایک طلاق دے دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عبداللہ کے بارے میں) اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس عورت سے رجوع کر لے اور اُس وقت تک اُسے روکے رکھیں جب تک وہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ حائضہ نہیں ہو جاتی' پھر مزید انتظار کریں' جب وہ پاک ہو جائے' تو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے (اُسے طلاق دیں) یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

3846- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا صَالِحٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا . وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا لِلنِّسَاءِ اَنْ يُطَلَّقْنَ لَهَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اُس عورت سے رجوع کر لینا چاہیے اور پھر اُسے یوں ہی رہنے دے' یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر ویسے ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُسے پھر حیض آ جائے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' جب وہ پاک ہو جائے' تو اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' خواتین کو اس کے مطابق طلاق دی جائے۔

3847- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تِلْكَ وَاحِدَةً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دی تھی۔

3848- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

۳۸۴۶- راجع الذي قبله-

۳۸۴۷- راجع الذي قبله-

حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَهِيَ وَاحِدَةٌ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

ابن ابی ذئب نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ایک طلاق تھی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' خواتین کواس کے مطابق طلاق دی جائے۔

3849- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلِيقَةً وَّاحِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' (اس کے بعد اُنہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

3850- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ فَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ .لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کوایک طلاق دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس عورت کو اُس وقت تک اپنے پاس رکھیں جب تک وہ پاک نہ ہوجائے' پھر اگر وہ چاہیں تو اُسے طلاق دے دیں اور اگر چاہے' تو اپنے ساتھ رہنے دیں۔

راوی نے اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۸۴۸-اخرجه ابو داود الطيالسي (۶۸): حدثنا ابن ابي ذئب عن نافع ...... به' و منطريقه اخرجه البيهقي في السنن (۳۲۶/۷)' و عزاه الحافظ في فتح الباري (۳۰۸/۹) الى ابن وهب في مسنده عن ابن ابي ذئب ان نافعا اخبره ان ابن عمر طلق امراته......-قال الالباني في الارواء (۱۳۶/۷): (اسناده صحيح على شرط الشيخين)- اه-

۳۸۴۹-اخرجه الطحاوي (۵۴/۳) حدثنا فهد و حسين بن نصر قالا: ثنا احمد بن يونس...... به- و اخرجه النسائي (۲۱۲/۶): اخبرنا زهير عن موسى بن عقبة' به-واخرجه النسائي (۲۱۲/۶): حدثنا بشر بن خالد' انبانا يحيى بن آدم عن ابن ادريس عن (محمد بن اسحاق' و يحيى بن سعيد' و عبيد الله بن عمر) عن نافع...... به- و اخرجه عبد الرزاق (۳۲۴/۶) رقم (۱۱۰۲۴) عن ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر طلق امراته و هي في بيت حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم و كانت طريق عبد الله ... حجرتها' و كان يابي ان يسلك تلك الطريق حتى يتحول من دبر الدار؛ كراهية ان يدخل عليها بغير اذن-

۳۸۵۰-في اسناده جابر الجعفي' و هو ضعيف' لكن الحديث تقدم من طرق عن نافع' به-

3851- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک (طلاق شمار) ہو گی۔

3852- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَّهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ الْحَذَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا قَالَ اَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ. قُلْتُ اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ نَعَمْ.

☆☆ جابر حذاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ایک شخص حائضہ عورت کو طلاق دے دیتا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ اُس نے حائضہ (بیوی) کو طلاق دیدی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے پھر جب اُسے (اگلا) حیض آئے، پھر اُس کے بعد جب وہ پاک ہو، اُس وقت اگر وہ چاہے، تو اُسے طلاق دیدے اور اگر چاہے، تو اپنے ساتھ رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) دریافت کیا: آپ نے اُس ایک طلاق کو شمار کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3853- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّةٍ مَكْرُوْهٌ فَقَالَ طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يَبْلُغْنَا

٣٨٥١—اخرجه عبد الرزاق (٦/ ٣٠٩) رقم (١٠٩٥٧) عن ابن جريج ' قال: ارسلنا الى نافع وهو يترجل في دار الندوة ذاهبا الى المدينة ونحن جلوس مع عطاء: احسبت تطليقة عبد الله امراته حائضا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم واحدة؟ قال: نعم-

٣٨٥٢—تفرد به الدارقطني ' فلم اجده عند غيره ' ولم اجد من عزاه الى غيره- والله اعلم- وقد ضعف الالباني هذا الاسناد في الارواء (٧/ ١٣١) ' وقد صوب الاسم من (خالد الحذاء) الى (جابر الحذاء) ' قال: (والتصحيح من ثقات ابن حبان والانساب)- اه-قلت: ترجمة جابر الحذاء في الثقات (٤/ ١٠٣) والانساب (٢/ ١٩٠) ' وفيهما: (يروي عن ابن عمر رضي الله عنهما ' روى عن ابن سيرين)-وترجمه البخاري في التاريخ (٢/ ٢٠٣) قال: سال ابن عمر قوله ' قال عارم: حدثنا ابو هلال ' قال: نا محمد ' قال: نا جابر الحذاء: الحمد لله الذي لم يجعلني مولى ولا عربيا- وقال عارم: كان عبدا- قال الالباني: وجابر الحذاء ' كانه لا يعرف الا بهذا الاسناد-قلت: خالد الحذاء وان كان من الرواة عن ابن سيرين الا ان ابن سيرين قد روى عنه كما في تهذيب الكمال (٨/ ١٧٩) وان لم يكن في شيوخه ابن عمر ' الا انه من الممكن ان يكون قد ارسله عنه: فان الحافظ في التقريب (١٦٩٠) قال: ثقة يرسل-

٣٨٥٣—اخرجه البيهقي (٧/ ٣٢٩-٣٣٠) كتاب: الخلع ' باب: الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة ' من طريق الدارقطني به- قال ابن التركماني: اخرجه البيهقي بسند فيه محمد بن راشد ' وسكت عنه ' وضعفه فيما بعد في باب: اللعان على الحمل ' وقال في باب: الدية ارباع: (ضعيف عن اهل العلم بالحديث)- وذكر صاحب الموطا بسند جيد انه طلقها البتة- ولم يذكر الثلاث......)- اه-

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَیْہِ وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا فَلَمْ یَعِبْ ذٰلِكَ عَلَیْہِ اَحَدٌ۔

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا مکروہ ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: حفص بن عمرو بن مغیرہ نے فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمہ کے ذریعہ تین طلاقیں دیدی تھیں' تو ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو' اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی اہلیہ کو (ایک ساتھ) تین طلاقیں دیدی تھیں' لیکن اُن پر بھی کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

3854- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَہٗ وَاحِدَۃً وَّھِیَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّرَاجِعَھَا ثُمَّ یَسْتَقْبِلَ الطَّلَاقَ فِیْ عِدَّتِھَا وَتُحْتَسَبُ ھٰذِہِ التَّطْلِیْقَۃُ الَّتِیْ طَلَّقَ اَوَّلَ مَرَّۃٍ۔

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اُس عورت کے ساتھ رجوع کر لیں' پھر اُس کی عدت کے دوران اُسے اگلی طلاق دیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جو پہلی مرتبہ طلاق دی تھی' اُسے واقع شمار کیا گیا تھا۔

3855- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ قَالَ فَمُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا فَاِذَا طَھُرَتْ ثُمَّ حَاضَتْ ثُمَّ طَھُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْیُمْسِكْھَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّطَلِّقَھَا فَلَا یَغْشَاھَا فَاِنَّھَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا۔

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی اور وہ اُس وقت حیض کی

۳۸۵۴-اخرجه البيهقي (۷/۳۳۶) من طريق احمد بن زهير بن حرب' نا محمد بن سابق ...... به- قال الالباني في الارواء (۷/۱۳۱): (هذا اسناده صحيح رجاله ثقات على شرط الشيخين)- اه-

۳۸۵۵-اخرجه مسلم في الطلاق (۲/۱۰۹٤) باب: تحريم طلاق الحائض (۱٤۷۱) عن عبد الله بن نمير' و النسائي في الطلاق (٦/۱٤۷) باب: ما يفعل اذا طلق تطليقة و هي حائض' عن المعتمر' و ابن ماجه في الطلاق (۲/٦٥۱) باب: طلاق السنة (۲۰۱۹) عن عبد الله بن ادريس' و ابن ابي شيبة في الطلاق (٥/٥) باب: ما قالوا في الرجل يطلق امراته و هي حائض' و ابن حبان في الطلاق (۱۰/۷۷) باب: الامر لمن اراد ان يطلق امراته ان يطلقها في طهرها لا في حيضها (٤۲٦۳) عن يحيى بن سعيد القطان' و البيهقي في الطلاق (۷/۳۲٤) باب: في طلاق السنة وطلاق البدعة' عن محمد بن عبيد الطنافسي' و هو عند احمد ايضا (۲/۱۰۲) عن محمد ابن عبيد' كلهم عن عبيد الله بن عمر' باسناده- و قد تقدم من هذا الطريق ايضا-

حالت میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے' جبکہ وہ حیض کی حالت میں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' پھر جب وہ عورت پاک ہو جائے' پھر اُسے حیض آئے' اُس کے بعد پھر جب پاک ہو' اُس وقت اگر وہ چاہے' تو اُسے اپنے ساتھ رہنے دے اور اگر اُسے طلاق دینا چاہے' تو اُس کے ساتھ صحبت نہ کرے (بلکہ طلاق دیدے)' یہ وہ طریقہ ہے' جس (کے مطابق طلاق دینے کا) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

3856- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَّخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِىْ.

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' جو حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' بیان کرتی ہیں: وہ بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی اہلیہ تھیں' اُس شخص نے اُنہیں تین طلاقیں دے دیں اور خود ایک جنگ میں شرکت کرنے کیلئے چلا گیا۔

3857- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجُرْجَانِىُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِىُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ- وَهِىَ اُمُّ اَبِىْ سَلَمَةَ- ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِىْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَابَ ذٰلِكَ.

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تماضر بنت اصبغ کلبیہ' (ان کی کنیت) اُم سلمہ ہے' کو ایک ہی کلمہ کے ذریعہ تین طلاقیں دے دیں' تو ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ کسی شخص نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو۔

3858- قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِىْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

☆☆ سلمہ بن ابوسلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حفص بن مغیرہ نے اپنی اہلیہ فاطمہ بنت قیس کو' نبی اکرم صلی

۳۸۵٦—اخرجه عبد الرزاق' قال: اخبرنا ابن جريج به مطولا' و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد ٦٠/٤١٤) و الطحاوي (٣/٦٦) و المزي في تهذيب الكمال (١٧/١٩٥) و اخرجه النسائي (٦/٢٠٧) من طريق مخلد بن يزيد عن ابن جريج' به-نحوه؛ وقع عند الطحاوي: (عبد الرحمن بن عاصم عن ثابت) وهو خطا- و الصواب: (عبد الرحمن بن عاصم بن ثابت)- و عبد الرحمن بن عاصم بن ثابت: قال الحافظ في التقريب (٣٩٣٢): مقبول من الثالثة-

۳۸۵۷—تقدم قبل ثلاثة احاديث من طريق ابن المبارك عن محمد بن راشد-

۳۸۵۸—اخرجه البيهقي (٧/٣٢٩) كتاب الخلع و الطلاق' باب الاختيار للزوج الا يطلق الا واحدة-

اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک ہی لفظ کے ذریعہ تین طلاقیں دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو اُن سے الگ قرار دیا (یعنی اُن کے درمیان علیحدگی واقع ہوگئی) ہمیں یہ اطلاع نہیں ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہو۔

3858م - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فِي الْقِصَّتَيْنِ جَمِيعًا.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ دونوں واقعات ایک ساتھ منقول ہیں۔

3859- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ اَلْفًا فَقَالَ يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ وَّتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَّسَبْعَةً وَّتِسْعِيْنَ.

☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن میں سے تین تمہارے لیے کافی ہوں گی اور بقیہ نو سو ستانوے کو چھوڑ دو۔

3860- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مَاهَانَ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ سَعِيْدٌ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ امْرَاَتَكَ وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا .

☆☆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ماہان کو سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو سعید نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی تمہارے لیے حرام ہو جائے گی اور بقیہ (تمہارے لیے) بوجھ بن جائیں گی کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

3861- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَابْنِ اَبِيْ

۳۸۵۸-راجع الذي قبله-

۳۸۵۹-اخرجه عبد الرزاق (۳۹۷/٦) رقم (۱۱۳۵۰) عن ابن جريج' به- و اخرجه البيهقي (۳۳۷/۷) من طريق الشافعي' انا مسلم و عبد المجيد عن ابن جريج' قال: اخبرني عكرمة بن خالد...... به-واخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۵۴) عن الثوري عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير قال: جاء ابن عباس رجل' فقال: طلقت امراتي الفا' فقال ابن عباس: ثلاث تحرمها عليك و بقيتها عليك وزرا؛ اتخذت آيات الله هزوا-
وسياتي من طريق عمرو بن مرة بلفظ آخر في الذي بعده-

۳۸٦۰-اخرجه الطحاوي (۵۸/۳) من طريق سفيان عن عمرو بن مرة' به- و اخرجه ابو داود (۲۱۹۷) من طريق عبد الله بن كثير عن مجاهد' به نحوه- و صحح اسناده الحافظ في الفتح (۳٦۲/۹)- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۳۷-ترتيب): اخبرنا مسلم و عبد المجيد عن ابن جريج' عن مجاهد عن ابن عباس؛ و من طريقه البيهقي في السنن (۳۳۷/۷)-

نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً قَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَاَتَكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دے دیتا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور تم اپنی بیوی سے الگ ہو گئے ہو' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں' ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا۔

3862- حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ ثَلَاثًا وَاَنَا غَضْبَانُ فَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبَّاسٍ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُحِلَّ لَكَ مَا حَرُمَ عَلَيْكَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ اِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا ثُمَّ قَرَاَ (اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) فِىْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ . قَالَ سَيْفٌ وَلَيْسَ طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فِى التِّلَاوَةِ وَلٰكِنَّهُ تَفْسِيرُهُ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ اَلْفًا .فَقَالَ اَمَّا ثَلَاثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک قریشی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوعباس! میں نے غصہ کے عالم میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز تمہارے لیے حرام ہو گئی ہے' ابوعباس اُسے تمہارے لیے حلال نہیں کر سکتا' تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب تم نے خواتین کو طلاق دینی ہو' تو اُنہیں طلاق دو''۔

یعنی اُن کی عدت سے پہلے' جب وہ طہر کی حالت میں ہوں اور اُن کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔

سیف نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (مذکورہ بالا جملہ) تلاوت کا حصہ نہیں ہے' بلکہ (قرآن کے الفاظ) کی وضاحت ہے۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے

۳۸۶۱-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۷/۷) باب: من جعل الثلاث واحدة' وما ورد في خلاف ذلك من وجه آخر عن شعبة' به- وراجع الذي قبله-

۳۸۶۲-اخرجه عبد الرزاق (۳۹۷/۶) رقم (۱۱۳۵۲) من طريق ابن جريج عن مجاهد عن ابن عباس...... نحوه' وقد تقدم اثر مجاهد عن ابن عباس' به-

اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین طلاقوں کی وجہ سے تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی ہے اور بقیہ طلاقیں تمہارے لیے گناہ بن گئی ہیں' کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

3863- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3864- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شادی سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر نہیں مان سکتا۔

3865- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ طَلَاقٌ وَلَا عِتَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا وَفَاءُ نَذْرٍ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو' اُسے طلاق نہیں دے سکتا' آزاد نہیں کرسکتا' فروخت نہیں کرسکتا اور اس کی نذر پوری نہیں کرسکتا (یعنی نذر نہیں مان سکتا)۔

3866- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ اَبِيْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۸۶۳-هكذا اخرجه الدارقطني عن سفيان بهذا الاسناد' و سبق قريبا عن سفيان باسناد آخر-

۳۸۶۴-اخرجه عبد الرزاق في الطلاق (٦/٤١٧) باب: الطلاق قبل النكاح (١١٤٥٥)' و الحاكم في التفسير (٢/٤١٩)' و البيهقي في الطلاق (٧/٣٢٠) باب: الطلاق قبل النكاح' عن ابن جريج' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (٨٩) من طريق روح بن صلاح' نا سعيد بن ابي ايوب عن صفوان بن سليم عن طاوس عن معاذ بن جبل' به- و قال: (لم يروه عن سعيد بن ابي ايوب الا روح بن صلاح)-قلت: وهو منقطع بين طاوس و معاذ؛ كما قال ابن حجر- راجع: التعليق المغني -وله شاهد من حديث جابر بن عبد الله' و ابن عمر' و المسور بن مخرمة و جميعها عند الطبراني في الاوسط (٣٩٠' ٤٥٩' ٣٦٧٦' ٧٠٢٨' ٨٢٢٤' ٨٢٩٦)-

۳۸۶۵-اخرجه ابو داود (٢/٢٥٨) كتاب: الطلاق' باب: في الطلاق قبل النكاح' الحديث (٢١٩٠)' و النسائي (٧/٢٨٨)' و احمد (٢/١٨٩' ٢/١٩٠)- و البيهقي (٧/٣١٨) من طرق عن مطر الوراق...... به- و للحديث طرق عن عمرو بن شعيب' به- قال الترمذي: (حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح' و هو احسن شيء روي في هذا الباب)- اه- قال ابن التركماني في (الجوهر النقي): (ذكر صاحب الاستذكار ان هذا الحديث روي من وجوه' الا انها عند اهل الحديث معلولة- وقال البخاري: اصح ما في هذا الباب حديث عمرو بن شعيب) اه-

۳۸۶۶-راجع الذي قبله-

الْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ طَلَاقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا بَيْعٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو' اُسے طلاق نہیں دے سکتا' جس کا مالک نہ ہو اُسے فروخت نہیں کرسکتا' جس کا مالک نہ ہو اُسے آزاد نہیں کرسکتا۔

3867- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ عِتَاقٌ وَلَا طَلَاقٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ۔ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْبَيْعَ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو اُسے آزاد کرنا یا طلاق دینا جائز نہیں ہے۔

راوی نے اس میں فروخت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

3868- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّطَلِّقُ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهٗ وَمَنْ اَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَةَ لَهٗ وَمَنْ نَذَرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهٗ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایسی طلاق دے جس کا وہ مالک نہ ہو تو وہ طلاق نہیں ہوگی' جو شخص اُسے آزاد کرے جس کا وہ مالک نہ ہو' تو وہ آزاد نہیں ہوگا' جو شخص اُس چیز کے بارے میں نذر مانے جس کا وہ مالک نہیں ہے' تو اُس کی نذر (معتبر) نہیں ہوگی' اور جو شخص کسی گناہ کے بارے میں قسم اُٹھائے' اُس کی قسم کا اعتبار نہیں ہوگا اور جو شخص قطع رحمی کے بارے میں قسم اُٹھائے' اُس کی قسم کا اعتبار نہیں ہوگا۔

3869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بِبَلْخَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ

۳۸۶۷- اخرجه الترمذي (۱۱۸۱)' و ابن ماجه (۲۰٤۷)' و احمد (۲/ ۱۹۰)' و الحاكم في المستدرك (۲/ ۲۰٤- ۲۰۵) من طريق هشيم عن عامر الاحول' به- واخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۱/ ۲۸)' و ابن الجارود في المنتقى (۷٤۳) من طريق عامر...... به- و انظر: الحديث السابق-

۳۸٦۸- اخرجه ابو داود في الطلاق (۲/ ٦٤۱) باب: في الطلاق قبل النكاح (۲۱۹۱' ۲۱۹۲)' و ابن ماجه في الطلاق (۱/ ٦٦۰) باب: لا طلاق قبل النكاح (۲۰٤۷)' و احمد (۲/ ۱۸۵) من طريق عبد الرحمن بن الحارث' به- و قد تقدم الحديث من طريق عامر الاحول عن عمرو بن شعيب' و من طريق مطر الوراق عن عمرو بن شعيب' به- و اخرجه احمد (۲/ ۲۰۷) من طريق محمد بن اسحاق عن عمرو بلفظ: (لا طلاق فيما لا تملكون' و لا عتاق فيما لا تملكون' و لا نذر فيما لا تملكون' و لا نذر في معصية الله)-

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ اِلَيْهِ اَنْ لَّا يُطَلِّقَ الرَّجُلُ مَا لَا يَتَزَوَّجُ وَلَا يَعْتِقَ مَا لَا يَمْلِكُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو بھیجا' اُنہیں یہ ہدایت کی: (یعنی حکم یہ ہے:) آدمی اُس وقت تک طلاق نہیں دے سکتا جب تک شادی نہ کرلے' اور اُس کو آزاد نہیں کرسکتا جس کا وہ مالک نہ ہو۔

3870 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ عَلٰى نَجْرَانَ الْيَمَنِ عَلٰى صَلَاتِهَا وَحَرْبِهَا وَصَدَقَاتِهَا وَبَعَثَ مَعَهُ رَاشِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاشِدٌ خَيْرٌ مِنْ سُلَيْمٍ وَّاَبُو سُفْيَانَ خَيْرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ . قَالَ وَكَانَ فِيمَا عَهِدَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَقَالَ لَا يُطَلِّقُ رَجُلٌ مَا لَمْ يَنْكِحْ وَلَا يَعْتِقُ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو یمن کے شہر نجران بھیجا' تاکہ وہ وہاں نماز پڑھائیں' جنگ کریں' صدقات وصول کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ راشد بن عبداللہ کو بھی بھیجا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن کا ذکر کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: راشد' پورے سلیم قبیلہ سے بہتر ہے اور ابوسفیان پورے عرینہ قبیلہ سے بہتر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو جو تلقین کی تھی' اُس میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی اور یہ ہدایت کی: کوئی شخص اُسے طلاق نہیں دے سکتا' جس کے ساتھ اُس کا نکاح نہ ہوا ہو' اور کوئی شخص اُسے آزاد نہیں کرسکتا جس کا وہ مالک نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

3871 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ

۳۸۶۹- سياتي تخريجه في الحديث الذي بعده- و في اسناده الدارقطني هنا: الوليد بن سلمة' و هو قاضي الاردن' قال ابن حبان في المجروحين (۸۰/۲): (كان ممن يضع الحديث على الثقات: لا يجوز الاحتجاج به بحال)- و ساق له ابن عدي في الكامل (۸/ ۳۵۸- ۳۶۰) عدة روايات' ثم قال : (و هذه الاحاديث للوليد مع ما لم اذكر من حديثه- عامتها غير محفوظة)- اه- و انظر نصب الراية (۲۳۱/۲)- و الحديث اخرجه الحاكم في المستدرك (۴۱۹/۲) من طريق حجاج بن منهال عن هشام الدستوائي عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة مرفوعا-

۳۸۷۰- اخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۲۸۱/۱) و البيهقي في السنن الكبرى (۳۲۱/۷) باب: الطلاق قبل النكاح' من طريق هشام بن سعد عن الزهري' بهذا الاسناد- وقال البيهقي : (كذا اتى به موقوفا' و قد روي بهذا الاسناد مرفوعا- و روى بشر عن السدي عن هشام بن سعد عن الزهري عن عروة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا- اه- قال ابو الطيب آبادي: (في اسناده معمر' قال الحافظ: ليس بحافظ) ينظر: التعليق المغني (۱۶/۴)-

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَرْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ قَالَ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ کہتا ہے: جس دن میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں گا' تو اُسے طلاق ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے وہ طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

3872- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعَ اللّٰهُ فِيهِ وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَلَا عِتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر صرف اُسی چیز کے بارے میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے' قطع رحمی کے بارے میں قسم اُٹھانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اُس کے بارے میں آزاد کرنے یا طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

3873- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ أَبُو أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَإِنْ سُمِّيَتِ الْمَرْأَةُ

۲۸۷۱-قال الزيلعي في نصب الرية (۳/۲۳۱): قال صاحب التنقيح: حديث باطل- و ابو خالد الواسطي: هو عمرو بن خالد' و هو وضاع' قال احمد و يحيى: كذاب- الا-واخرجه الحاكم (۲/۴۱۹)' و ابن عدي في الكامل (۵/۲۳۲)- من طريق ابن صاعد' ثنا محمد بن يحيى القطيعي' ثنا عاصم' ثنا ايوب عن نافع عن ابن عمر- رضي الله عنهما- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا طلاق الا بعد نكاح)- واخرجه الطبراني في الاوسط (۲۳۷۸- مجمع البحرين)' و الصغير (۱/۱۸۰) من طريق القطيعي' ثنا عاصم' به- مثل رواية الحاكم-

۲۸۷۲-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۳۲): (ذكره عبد الحق في (احكامه) من جهة الدارقطني' و قال: اسناده ضعيف- قال ابن القطان: و علته سليمان بن ابي سليمان: فانه شيخ ضعيف الحديث؛ قاله ابو حاتم الرازي- انتهى- وقال صاحب التنقيح: هذا حديث لا يصح: فان سليمان بن ابي سليمان: هو سليمان بن داود اليمامي' متفق على ضعفه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث' وقال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه) - انتهى-و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۲۷) رقم (۱۰۹۳۳)' و الاوسط رقم (۲۰۲۹) من طريق احمد بن ابي خلف' ثنا عمر بن يونس......به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۱۸۶): (رجال الكبير ثقات)- الا-واخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۴۱۹) من طريق ايوب بن سليمان الجريري عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن عطاء بن ابي رباح عن ابن عباس مرفوعاً-

۲۸۷۳-ذكره الحافظ في التلخيص (۳/۴۳۶)' وقال: (فيه يزيد بن عياض و هو متروك)- واخرجه الحاكم (۲/۴۱۹) من طريق سعيد بن ابي مريم' ثنا عبد المجيد بن عبد العزيز' ثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار عن طاوس عن معاذ بن جبل- رضي الله عنه-قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا طلاق الا بعد نكاح' و لا عتق الا بعد ملك)- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۷/۳۲۰)-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۳۱-۲۳۲): و اخرجه الدارقطني عن عمرو بن شعيب عن طاوس عن معاذ' نحوه- قال في (التنقيح): لا باس بروايته' غير ان طاوسا عن معاذ منقطع)-

بِعَيْنِهَا . يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق صرف نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے' اگرچہ عورت کا متعین طور پر نام لیا گیا ہو۔

یزید بن عیاض نامی راوی' ضعیف ہے۔

3874 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جَدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی بھی سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' طلاق' نکاح اور رجعت (یعنی رجوع کرنا)۔

3875 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءً يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3876 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اٰبَائِهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّىْ عَرَضَتْ عَلَيَّ قَرَابَةً لَهَا اَتَزَوَّجُهَا فَقُلْتُ هِىَ طَالِقٌ ثَلَاثًا اِنْ تَزَوَّجْتُهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ مِلْكٍ قَالَ لَا . قَالَ لَا بَاْسَ . فَتَزَوَّجَهَا .

☆☆ امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے آباء و اجداد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے میرے سامنے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی کا ذکر کیا' کہ میں اُس کے ساتھ شادی کرلوں' تو میں نے کہا: اگر میں نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرلی تو اُسے تین طلاقیں ہیں' (اب کیا حکم ہو گا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اس سے پہلے ملکیت میں تھی؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کرلی۔

3877 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِى الْاَذَنِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ

۳۸۷۴- تقدم تخريجه في باب: المهر-

۳۸۷۵- راجع الذي قبله-

۳۸۷۶- نقله الحافظ في التلخيص (۳/ ۴۲۸) عن الدارقطني وقال: (فيه علي بن قيس وهو متروك)- اه-

الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْاَذَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَلَاحٍ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَافِيِّ وَصَدَقَةَ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ طَلَّقَ بَعْضُ اٰبَائِي امْرَاَتَهُ اَلْفًا فَانْطَلَقَ بَنُوْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَانَا طَلَّقَ اُمَّنَا اَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَّخْرَجٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَهُ مَخْرَجًا بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلٰى غَيْرِ السُّنَّةِ وَتِسْعُمِائَةٍ وَّسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اِثْمٌ فِي عُنُقِهٖ . رُوَاتُهُ مَجْهُوْلُوْنَ وَضُعَفَاءُ اِلَّا شَيْخَنَا وَابْنَ عَبْدِ الْبَاقِي .

☆☆ ابراہیم بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن کے بزرگوں میں سے کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں' اُس کے بچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے والد نے ہماری والدہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' کیا اُن کے لیے کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ اللہ سے ڈرا نہیں ہے' ورنہ وہ اُس کیلئے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا' وہ عورت اُس شخص سے تین طلاقوں کی وجہ سے جدا ہو جائے گی' جو طلاقیں سنت کے خلاف ہیں اور (بقیہ) نوسوستانوے طلاقیں اُس کی گردن میں گناہ کے طور پر ہوں گی۔

(امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) ہمارے استاد اور ابن عبدالباقی (ان دو حضرات کے علاوہ) اس روایت کے تمام راوی مجہول اور ضعیف ہیں۔

3878- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الذَّارِعُ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِيْ بِدْعَةٍ وَّاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهٗ . اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الْبَصْرِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! جو شخص بدعت کے طور پر (یعنی سنت کے خلاف) ایک' دو یا

۳۸۷۷- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٦/ ٣٩٣) (١١٣٣٩) باب: المطلقة ثلاثا: اخبرنا يحيى بن العلاء عن عبيد الله بن الوليد العجلي عن ابراهيم عن داؤد بن عبادة بن الصامت' قال: طلق جدي امراة له الف تطليقة: فانطلق ابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره نحوه- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير؛ كما في المجمع (٤/ ٣٤١)' و قال الهيثمي: (اخرجه كله الطبراني' و فيه عبيد الله بن الوليد الوصافي العجلي' و هو ضعيف)- اه -وذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (٣/ ١٩٣) باب ذكر طلاق السنة و من طلق ثلاثا' و ما جاء في التمليك و البتة- ثم قال عقبة: (في سنده تسعة رجال بين مجهول و ضعيف)- اه-

۳۸۷۸- اخرجه البيهقي في السنن (٧/ ٣٢٧) من طريق ابي جعفر محمد بن يوسف' ثنا ابو الصلت اسماعيل بن ابي امية......به' بلفظ: (من طلق للبدعة الزمناه بدعته)- ثم نقل عقبه قول الدارقطني في اسماعيل بن ابي امية- و قد تقدمت ترجمته' و قد ذكره عبد الحق في احكامه الوسطى (٣/ ١٩٢)' و ضعفه باسماعيل-

تین طلاقیں دیدے، ہم اُس کی بدعت کو اُس پر لازم کر دیں گے۔

اسماعیل بن ابوامیہ بصری نامی راوی، متروک الحدیث ہے۔

3879- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفُورِ عَنْ اَبِى هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً طَلَّقَ الْبَتَّةَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَتَّخِذُونَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا- اَوْ دِيْنَ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا- مَنْ طَلَّقَ الْبَتَّةَ اَلْزَمْنَاهُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى اُمَيَّةَ هٰذَا كُوفِيٌّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (یا ایک شخص کے بارے میں) سنا' اُس نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دیدی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے دین (کے احکام) سے کھیل کود کرتے ہو' جو شخص طلاقِ بتہ دے گا' ہم اُس کی تین طلاقوں کو لازم قرار دیں گے اور وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا مطلقہ) نہ ہو جائے۔

اسماعیل بن ابوامیہ نامی راوی کوفی ہیں اور ضعیف الحدیث ہیں۔

3880- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِى ثَابِتٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ فَقَالَ اِنِّى طَلَّقْتُ امْرَاَتِى اَلْفًا .فَقَالَ عَلِيٌّ يُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ثَلَاثٌ وَّسَائِرُهُنَّ اَقْسِمْهُنَّ بَيْنَ نِسَائِكَ.

☆☆ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے اُسے تم پر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں تم اپنی دوسری بیویوں میں تقسیم کر دو۔

3881- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْاَعْوَرِ الْمُلَائِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ

۳۸۷۹-ذکره صاحب الاحکام الوسطی (۱۹٦/۳) وقال: (في اسناده اسماعيل بن ابي امية الكوفي عن عثمان بن مطر عن عبد الغفور بن عبد العزيز الواسطي' و كلهم ضعفاء)- و نقل صاحب التعليق المغني' عن ابن القيم قال: (في اسناده مجاهيل و ضعفاء)- اه-

۳۸۸۰-اخرجه ابن ابي شيبة (٦۳/٤) رقم (۱۷۸۰۲)' حدثنا وكيع عن الاعمش' به-و اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۵/۷) كتاب : الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق الثلاث و ان كن مجموعات- من طريق ابي نعيم عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن بعض اصحابه قال: جاء رجل الى علي ......فذكره-

۳۸۸۱-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۹٦/٦) رقم (۱۱۳٤۷) عن معمر عن ايوب عن مجاهد قال: سئل ابن عباس عن رجل طلق امراته عدد النجوم قال: (انما يكفيه من ذلك راس الجوزاء)-واخرجه ابن ابي شيبة (٦۳/٤) رقم (۱۷۸۱۳): نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عمرو: سئل ابن عباس...... فذكره' نحو رواية عبد الرزاق- و اخرجه البيهقي (۳۳۷/۷)من طريق جرير ابن حازم عن ايوب عن عمرو بن دينار...... به-

عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

☆☆ سعید بن جبیر اور مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ستاروں کی تعداد میں اپنی بیوی کو طلاقیں دیتا ہے' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی اور اُس کی بیوی اُس کیلئے حرام ہوگئی۔

3882- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الصَّيْرَفِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَاَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد جتنی طلاقیں دے دیں' تو اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی اور اُس کی بیوی اُس پر حرام ہوگئی۔

3883- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حاملہ بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا۔

3884- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبُوشَنْجِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زِيَادٍ الْاُبُلِّیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ

۳۸۸۲-في اسناده مسلم بن كيسان الاعور: قال الفلاس: متروك الحديث- و قال احمد: لا يكتب حديثه- وقال يحيى: ليس بثقة- وقال البخاري: يتكلمون فيه- و قال الحافظ في التقريب (٦٦٨٥): ضعيف- و انظر ترجمته ايضا في الميزان (٤١٩/٦)- و قد تقدم عن سعيد عن ابن عباس بلفظ آخر قريبا-

۳۸۸۳-في اسناده حرب بن ابي العالية: روى له مسلم و النسائي- قال الذهبي في الميزان (٢١٢/٢): صدوق...... و ثقه ابن معين مرة' و ضعفه اخرى' و قد وهم في حديث او حديثين)- اه-وقال الحافظ في التقريب (١١٧٦): صدوق يهم- والحديث ذكره عبد الحق في (الاحكام الوسطى)' و قال: (انما يوخذ من حديث ابي الزبير عن جابر ما ذكر فيه السماع او كان عن الليث عن ابي الزبير و حرب بن ابي العالية لا يحتج بحديثه: ضعفه ابن معين' و وثقه عبيد الله بن عمر القواريري- اه-و نقل الزيلعي في نصب الراية (٢٧٤/٣) عبارة عبد الحق هذه' و فيها (ضعفه- كذا في المطبوع و الصواب و ثقه- يحيى بن معين في رواية السعدي عنه' و ضعفه في رواية ابن ابي خيثمة- و الاشبه وقفه على جابر)- اه-

قلت: و الموقوف الذي اشار اليه عبد الحق: كما نقلهعنه الزيلعي في النصب اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١٣٦/٤) (١٨٦٥٧) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر-

۳۸۸٤-علقه البيهقي في السنن الكبرى (٤٣٠/٧-٤٣١) قال: وقد اخرجه محمد بن عبد الله الرقاشي...... فذكره- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ١٧١-ترتيب)- اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر- رضي الله عنه- انه قال: ليس للمتوفي عنها زوجها نفقة' حسبها الميراث- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في السنن (٤٣٠/٧)' و قال: هذا هو المحفوظ- و الحديث المرفوع ذكره عبد الحق في الحكامه (٢٣٦/٣)' و اعله بما اعل به الحديث السابق؛ فراجعه-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حاملہ بیوہ کو خرچ نہیں ملے گا۔

3885- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ بیوہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اُسے خرچ نہیں ملے گا۔

3886- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ اِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ .

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اُسے رہائش اور خرچ نہیں ملیں گے۔ رہائش اور خرچ (مطلقہ کو اُس وقت ملے گا) جب شوہر کو رجوع کرنے کا اختیار باقی ہو۔

3887- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ اِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ (بنت قیس) سے یہ فرمایا تھا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملے گا جس کے شوہر کو اُس سے رجوع کرنے کا حق باقی ہو۔

3888- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقُلْنَا لَهَا حَدِّثِيْنَا فِيْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكِ .قَالَتْ دَخَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ اَخُوْ زَوْجِي فَقُلْتُ اِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِيْ وَاِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ اَنْ لَيْسَ لِيْ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ .فَقَالَ بَلْ لَكِ سُكْنَى وَلَكِ نَفَقَةٌ . قَالَ اِنَّ

۳۸۸۵–راجع الذي قبله-

۳۸۸۶–في اسناده جابر الجعفي و هو ضعيف جدا: كما تقدم مرارا- و قد تقدمت قصة فاطمة من طرق-

۳۸۸۷–اخرجه مسلم في كتاب: الطلاق (۲/۱۱۲۰) باب: المطلقة ثلاثا لا نفقه لها (۱۴۸۰)- و البيهقي في السنن الكبرى (۷/۴۷۴) كتاب النفقات باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا من طريق يحيى بن آدم عن الحسن بن صالح عن السدي بهذا الاسناد-

۳۸۸۸–تقدم تخريجه قبل حديثين من طريق شريك عن جابر مختصرا-

زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ عَلٰى مَنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ طَلَبَنِى الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ لِيَسْاَلَنِى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنَّ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُوْنَ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ .

☆☆ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے اُن سے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث سنائیں جس میں آپ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا ذکر ہے' تو سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میرے ساتھ میرا دیور بھی تھا' میں نے عرض کی: میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے اور اس (یعنی میرے دیور) کا یہ کہنا ہے کہ مجھے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ ملے گا' (اُس کے دیور نے) عرض کی: اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتا ہے جس کے شوہر کو اُس سے رجوع کرنے کا اختیار ہو۔

شعبی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو اسود بن یزید نے مجھے بلایا' تا کہ اس بارے میں مجھ سے دریافت کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو رہائش اور خرچ ملے گا۔

3889- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ لَا نُجِيْزُ فِى الْمُسْلِمِيْنَ قَوْلَ امْرَاَةٍ فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کا پتہ لگا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہم کسی عورت کے بیان کی وجہ سے مسلمانوں پر حکم عائد نہیں کریں گے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا۔

3890- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ وَّاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ الزَّعَافِرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَنِى الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ فَقَالَ يَا شَعْبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْجِعْ عَنْ حَدِيْثِ

۳۸۸۹-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۱۴۷/۵) كتاب: الطلاق' باب: من قال في المطلقة ثلاثا لها النفقة' و الدارمي (۲۱۹/۲) و البيهقي (۴۷۵/۷) و الطحاوي في شرح المعاني (۶۷/۳) من طريق حفص بن غياث' و محمد بن فضيل عن الاعمش عن ابراهيم' به- قال البيهقي: (وكذلك اخرجه اسباط بن محمد عن الاعمش موقوفا' و اخرجه اشعث عن الحاكم و حماد عن ابراهيم عن الاسود عن عمر- رضي الله عنه- و اشعث بن سوار ضعيف)- قال صاحب التعليق المغني: بهذا ادعى بعض الحنفية ان للمطلقة ثلاثا: السكنى' و النفقة- ورده ابن السمعاني بانه من قول بعض المجازفين' فلا تحل روايته- و قد انكر احمد ثبوت ذلك عن عمر اصلا: و لعله اراد الانقطاع: لان ابراهيم لم يلق عمر- رضي الله عنه- و قد بالغ الطحاوي في تقرير مذهبه' فقال: خالفت فاطمة سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم: لان عمر روى خلاف ما روت: فخرج المعنى الذي انكر عليها عمر' و بطل حديث فاطمة فلم يجب العمل به اصلا' و عمدته على ما ذكر من المخالفة ما روى عمر بن الخطاب: فانه اورده من طريق ابراهيم النخعي عن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لها السكنى و النفقة)- و هذا منقطع لا تقوم به حجة: قاله الحافظ)- اه-

۳۸۹۰-اخرجه البيهقي في السنن (۴۷۵/۷) من طريق ابي اسحاق قال: كنت مع الاسود......فذكره-

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ فَقُلْتُ لَا اَرْجِعُ عَنْ شَيْءٍ حَدَّثَتْنِي بِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے شعبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کرنے سے باز آ جاؤ' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔ تو میں نے کہا: میں اس سے باز نہیں آ ؤں گا' کیونکہ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے۔

3891- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ وَّحُصَيْنٍ وَّمُغِيْرَةَ وَاَشْعَثَ وَدَاوُدَ وَمُجَالِدٍ وَّاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ .قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَانَفَقَةً وَّقَالَ اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ .
خَالَفَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ جَعَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ عَنْ مُّجَالِدٍ وَّحْدَهٗ عَنِ الشَّعْبِيِّ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے' اُن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا: اُن کے شوہر نے اُنہیں طلاق بتہ دے دی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتے ہیں' جس کے شوہر کو (اُس سے) رجوع کرنے کا اختیار ہو۔

3892- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَحَامِلِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الدِّرْبِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ وَّاَشْعَثُ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَّدَاوُدُ

۳۸۹۱- اخرجه مسلم في كتاب الطلاق (۱۱۱۷/۲) باب: المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها (۱۴۸۰/۴۲) و الترمذي في كتاب الطلاق و اللعان (۴۷۵/۲) باب: ما جاء في المطلقة ثلاثا لا سكنى لها ولا نفقة (۱۱۸۰) و النسائي (۲۰۸/۶) و احمد (۴۱۶/۶) و البيهقي في السنن الكبرى كتاب النفقات (۴۷۳/۷) باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا- و الطحاوي في شرح معاني الآثار كتاب الطلاق (۶۴/۲) باب: المطلقة طلاقا بائنا' ماذا لها على زوجها في عدتها؟ من طريق هشيم......به- قال ابو عيسى - رحمه الله - : هذا حديث حسن صحيح' و هو قول بعض اهل العلم منهم الحسن البصري' و عطاء بن ابي رباح' و الشعبي' وبه يقول احمد واسحاق' و قالوا: ليس للمطلقة سكنى ولا نفقة اذا لم يملك زوجها النفقة- وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - منهم: عمر و عبد الله -: ان المطلقة ثلاثا' لها السكنى و النفقه- و هو قول سفيان الثوري و اهل الكوفة- وقال بعض اهل العلم: لها السكنى ولا نفقة لها- و هو قول مالك بن انس و الليث بن سعد و الشافعي- وقال الشافعي: انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله' قال تعالى: (لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة)- قالوا: هو البذاء: ان تبذو على اهلها: و اعتل بان فاطمة بنت قيس لم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم السكنى: لما كانت تبذو على اهلها- قال الشافعي: ولا نفقة لها: لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة فاطمة بنت قيس-

۳۸۹۲- راجع الذي قبله-

وَسَيَّارٌ وَمُجَالِدٌ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِهٰذَا. قَالَ هُشَيْمٌ قَالَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّمَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لَهَا عَلَى زَوْجِهَا رَجْعَةٌ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' اور مجالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رہائش اور خرچ اُس عورت کو ملتے ہیں جس کا شوہر اُس سے رجوع کر سکے''۔

3893- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَعَلَّهَا نَسِيَتْ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کا پتہ چلا تو اُنہوں نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کو ایک عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' ہوسکتا ہے کہ وہ بھول گئی ہو۔

3894- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ- وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ- حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً فَأَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ)

☆☆ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا' ہمارے ساتھ شعبی بھی موجود تھے' شعبی نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا تھا' تو اسود نے مٹھی میں کنکریاں پکڑ کر شعبی کے مارتے ہوئے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اس طرح کی روایتیں سنا رہے ہو' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے حکم کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' کیونکہ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اُس عورت کو (اصل بات) یاد بھی ہے' یا وہ بھول گئی ہے' ایسی (تین طلاق یافتہ) عورت کو رہائش اور خرچ ملے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۳۸۹۳-اخرجه البيهقي في السنن (۴۷۵/۷) من طريق الدارقطني به-و سياتي قريبا من طريق حفص بن غياث عن الحكم و حماد عن ابراهيم عن الاسود' نحوه-

۳۸۹۴-اخرجه البيهقي في سننه (۴۷۵/۷) كتاب النفقات' باب: المبتوتة لا نفقة لها الا ان تكون حاملا من طريق الدارقطني به- و اخرجه مسلم في صحيحه (۱۱۱۸/۲) كتاب: الطلاق' باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها' الحديث (۴۶/۱۴۸۰)' و ابو داود (۲۸۸/۲) كتاب: الطلاق' باب: من انكر ذلك على فاطمة' الحديث (۲۲۹۱) من طريق ابي احمد الزبيري' به-

''تم اُن عورتوں کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

3895- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النَّفَقَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهِ الشَّعْبِيُّ حَصَبَهُ الْأَسْوَدُ فَقَالَ وَيْحَكَ تُحَدِّثُ أَوْ تُفْتِي بِمِثْلِ هٰذَا قَدْ أَتَتْ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) لَمْ يَقُلْ فِيهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا .وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ لِأَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَا يَثْبُتُ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .
وَقَدْ تَابَعَهُ قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ

☆☆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدیں' میں نے خرچ حاصل کرنا چاہا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جاؤ۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: جب شعبی نے یہ روایت بیان کی تو اسود نے اُنہیں کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم یہ روایت بیان کر رہے ہو' یا اس روایت کی بنیاد پر فتویٰ دیتے ہو' وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اگر تو تم دو ایسے گواہ لے کر آتی ہو' جو اس بات کی گواہی دیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ ہم ایک عورت کے بیان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کو ترک نہیں کریں گے' (وہ حکم یہ ہے:)

''تم اُنہیں اُن کے گھر سے نہ نکالو اور وہ بھی نہ نکلیں' ماسوائے اس صورت کے' کہ وہ واضح بُرائی کا ارتکاب کریں''۔

اس روایت میں راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اور اپنے نبی کی سنت (کا حکم) ترک نہیں کریں گے''۔

یہ روایت اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

یحییٰ نامی راوی نے ابواحمد زبیری کے مقابلے میں بڑے حافظ اور زیادہ مستند ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

3896- حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ

۳۸۹۵- اخرجه احمد (۴۱۶/۶): حدثنا يحيى بن آدم: به- و اخرجه مسلم في صحيحه (۱۱۱۸/۲) كتاب: الطلاق، باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها الحديث (۱۴۸۰/۴۵) حدثني اسحاق بن ابراهيم الحنظلي، اخبرنا يحيى بن آدم...... به-

۳۸۹۶- نقل البيهقي في السنن (۴۷۶/۷) كلام الدارقطني السابق، و قال: (وقد تابعه قبيصة ابن عقبة فاخرجه عنعمل بن سذيق مثل قول يحيى بن آدم سواء- و اخرجه الحسن بن عمارة عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن الخليل عن عمر- رضي الله عنه- قال فيه: (وسنة نبينا)- و الحسن بن عمارة متروك، و الاشبه بما روينا عن عائشة- رضي الله عنها- و غيرها في الانكار على فاطمة بنت قيس، انها انما انكرت عليها النقلة من غير سبب دون النفقة، و هو الاشبه بما احتج به من الآية- قال الشافعي- رضي الله عنه-: ما نعلم في كتاب الله ذكر نفقة انما في كتاب الله ذكر السكنى- و الله اعلم)- اه- وقد اجمع الذي قبله-

بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ مِثْلَ قَوْلِ يَحْيٰى بْنِ اٰدَمَ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3897- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً فَقَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ. اَلْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ عبداللہ بن خلیل حضرمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے سیّدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ذکر کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک ہے۔

3898- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَاَةٍ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ. اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَقُلْ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَالْاَعْمَشُ اَثْبَتُ مِنْ اَشْعَثَ وَاَحْفَظُ مِنْهُ.

☆☆ اسود' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اُسے رہائش اور خرچ ملے گا۔

اشعث بن سوار نامی راوی ضعیف ہے۔

اعمش نے ابراہیم کے حوالے سے اسود سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اور ہمارے نبی کی سنت'' لیکن ہم یہ روایت اس سے پہلے نوٹ کر چکے ہیں۔ اعمش' اشعث کے مقابلے میں زیادہ ثبت اور زیادہ بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

3899- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ

۳۸۹۷-علقه البيهقي في الكبرى(۷/٤٧٦) وقال: في اسناده الحسن بن عمارة و هو متروك' و راجع الذي قبله-

۳۸۹۸-اخرجه الدارمي في سننه (۲/۲۱۸) (۲۲۷٦) كتاب: الطلاق' باب: في المطلقة ثلاثا' لها السكنى و النفقة ام لا؟ من طريق حفص بن غياث...... به-

۳۸۹۹-تقدم قريباً-

الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ .وَقَدْ كُتِبَ بِلَفْظِهِ قَبْلَ هٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3900- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی: وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں' پھر اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر جب اُسے اگلی مرتبہ حیض آئے' تو اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ اُس حیض سے پاک ہو جائے' پھر اگر اُسے طلاق دینا چاہیں تو جب وہ عورت پاک ہو اُس وقت' اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق خواتین کو طلاق دی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ فرماتے تھے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو تمہیں رجوع کرنا چاہیے) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کا حکم دیا تھا' لیکن اگر تم اُس عورت کو تین طلاقیں دے چکے ہو تو اب وہ تمہارے لیے اُس وقت تک حرام رہے گی جب تک وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہیں ہو جاتی' اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیوی کو طلاق دینے کا جو حکم دیا تھا' تم نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔

3901- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ .وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ وَقَالَا فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى

۳۹۰۰-اخرجه مسلم (۲/۱۰۹۳) كتاب الطلاق' باب: تحريم طلاق الحائض بغير رضاها و انه لو خالف وقع الطلاق' و يومر برجعتها' الحديث (۱/۱۴۷۱) من طريق يحيى بن يحيى' وقتيبة' و ابن رمح' قال قتيبة: حدثنا ليث' وقال الآخران: اخبرنا الليث بن سعد' به-واخرجه البخاري (۱۰/۶۰۵) كتاب: الطلاق' باب: (و بعولتهن احق بردهن)...... الحديث (۵۳۳۲): حدثنا قتيبة' حدثنا الليث...... به-وقد تقدم تخريج حديث ابن عمر من طرق في اول الطلاق-

۳۹۰۱-تقدم تخريجه-

تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ‎.قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُوْلُ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

ابن عرفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی' وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

اس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) یہ ہدایت کی کہ وہ اُس خاتون سے رجوع کر لیں' پھر اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ اُسے اگلی مرتبہ حیض آ جائے' پھر بھی اُسے یوں ہی رہنے دیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدیں' یہ وہ طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق خواتین کو طلاق دی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جاتا' جس نے اپنی بیوی کو اُس کے حیض کے دوران' طلاق دی ہوتی' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے: اگر تم نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اُس عورت سے رجوع کر لے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ اُسے اگلی مرتبہ حیض آ جائے' پھر اُسے یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر اُس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دیدے' لیکن اگر تم نے اُس عورت کو تین طلاقیں دیدی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں تمہیں جو حکم دیا تھا' تم نے اس بارے میں اُس کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم سے بائنہ طور پر جدا ہو گئی ہے۔

3902- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ‎.فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَمَّا طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ تَطْلِيقَةً اَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا وَاِنْ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ ‎.

۳۹۰۲-تقدم من طریق اسماعیل بن علیة عن نافع مثله' و هو عند مسلم وغیره-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی، وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ اُس عورت سے رجوع کرے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے شخص سے یہ فرماتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا، اور اگر تم نے تین طلاقیں دیدی ہیں تو اب وہ عورت تمہارے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے، تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے۔

3903- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اَبُو قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ اِذَا سَأَلَهُ عَنْ طَلَاقِ الْحَائِضِ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ اَمَّا اَنْتَ فَطَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنِي بِهٰذَا وَاَمَّا اَنْتَ فَطَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ لِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنَ الطَّلَاقِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دینے کا مسئلہ دریافت کرتا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اُسے وہ بات بتاتے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، پھر یہ کہتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا، لیکن اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت اُس وقت تک کے لیے تم پر حرام ہوگئی، جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہیں ہوجاتی، تم نے اپنے پروردگار کے اُس حکم کی نافرمانی کی ہے، جو حکم اُس نے طلاق دینے کے بارے میں تمہیں دیا تھا۔

3904- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۹۰۳- تقدم من طريق زهير نا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه طلق امراته على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تطليقة واحدة، وهي حائض فاستفتى عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكر القصة۔

۳۹۰۴- اخرجه احمد (۶/۴۱۶): حدثنا روح، قال: حدثنا ابن جريج ...... به۔ و اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۱۱۶) في الطلاق، باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها، الحديث (۱۴۸۰/۴۰)، و ابو داود رقم (۲۲۸۹)، و النسائي (۶/۲۰۸) و الطحاوي في شرح المعاني (۳/۶۶)، و البيهقي في السنن (۷/۴۷۲) من طرق عن الزهري ...... به۔ و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (۱۴۸۰)، و ابو داود (۲۲۸۴)، (۲۲۸۵)، (۲۲۸۶)، (۲۲۸۷)، و النسائي (۶/۷۵، ۱۴۴)، و في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (۱۸۰۳۸)، و احمد في المسند (۶/۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶)- من طرق عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ...... به۔

وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِیْ خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰی بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاَبٰی مَرْوَانُ اِلَّا اَنْ يَّتَّهِمَ فَاطِمَةَ فِیْ خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ وَاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَی الْمُطَلَّقَةَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا .

★★ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن‘ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں‘ وہ خاتون ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی بیوی تھی‘ انہوں نے اُسے تیسری طلاق بھی دیدی‘ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا‘ کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے (یعنی کسی دوسری جگہ منتقل ہوسکتی ہے)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں منتقل ہوجائے!

مروان نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ مطلقہ عورت‘ اپنے گھر سے نکل سکتی ہے‘ اُس نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کو معتبر تسلیم نہیں کیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بیان کو تسلیم نہیں کیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مطلقہ عورت کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ اپنے گھر سے نکلے‘ جب تک اُس کی عدت پوری نہیں ہوجاتی۔

3905- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ قَالَ وَسَاَلْتُهُ اَیُّ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذْتِ بِعَظِيْمِ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ .

★★ اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی زوجہ محترمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عروہ بن زبیر نے مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ اُس خاتون کا نام بنت جون کلابیہ تھا‘ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس سے قریب ہوئے‘ تو وہ بولی: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک عظیم (ذات کی) پناہ لی ہے‘ تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ!

3906- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ صَاحِبُ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ الْخَثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اُصِيْبَ عَلِیٌّ

۳۹۰۵- اخرجه البخاري (۹/۳۶۸) كتاب الطلاق: باب: من طلق، و هل يواجه الرجل امراته بالطلاق؛ الحديث (۵۲۵٤) -و النسائي في المجتبى (٦/۱۵۰) كتاب الطلاق: باب مواجهة الرجل المراة بالطلاق، و ابن ماجه (۱/٦٦۱) كتاب: الطلاق، باب: ما يقع به الطلاق من الكلام: الحديث (۲۰۵۰) -و ابن حبان في صحيحه (۱۰/۸۲) رقم (٤۲٦٦) و الطحاوي في مشكل الآثار (۱/۲٦۲-۲٦۳) و البيهقي في السنن (۷/۳٤۲) و ابن الجارود في المنتقى (۷۳۸) من طريق الاوزاعي ......به-

وَّبُوِیعَ الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ قَالَتْ لِيَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .فَقَالَ يُقْتَلُ عَلِیٌّ وَّتُظْهِرِينَ الشَّمَاتَةَ اذْهَبِی فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا .قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِسَاجِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰی انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا بِعَشَرَةِ الآفٍ مُتْعَةً وَّبَقِيَّةٍ بَقِیَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰی وَقَالَ لَوْلَا اَنِّی سَمِعْتُ جَدِّیْ اَوْ حَدَّثَنِی اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ يَقُولُ اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مُّبْهَمَةً اَوْ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ . لَرَاجَعْتُهَا .

☆☆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: عائشہ خثعمیہ نامی ایک خاتون حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی تو اُس خاتون نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو خلافت مبارک ہو! تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور تم مبارک باد یں دے رہی ہو' جاؤ! تمہیں تین طلاقیں ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے اپنی چادر لپیٹ لی یہاں تک کہ جب اُس کی عدت پوری ہوگئی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو اُس کا بقیہ مہر اور اُس کے ساتھ دس ہزار (درہم یا دینار) متاع کے طور پر بھجوائے تو وہ عورت بولی: جدا ہو جانے والے محبوب کے مقابلے میں یہ سامان بہت تھوڑا ہے' جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو وہ رو پڑے' اور فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اُنہوں نے میرے نانا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین مبہم طلاقیں دے' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اپنی بیوی کو تین قروء (یعنی تین طہر) کے وقت تین طلاقیں دے' تو وہ عورت اُس کے لیے اُس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے۔

(امام حسن فرماتے ہیں:) تو میں اُس سے رجوع کر لیتا۔

3907- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِیُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِیُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ وَّاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى

۳۹۰۶-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۳۳۶/۷) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق ثلاث و ان كن مجموعات من طريق ابراهيم من محمد الواسطي عن محمد بن حميد الرازي' بهذا الاسناد وقال-رحمه الله- روي عن عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم و ابراهيم بن عبد الاعلى عن سويد بن غفلة-وعمرو بن ابي قيس- و ان ذكره ابن حبان في الثقات' وقال ابو بكر البزار في السنن: مستقيم الحديث- فقد روى الآجري عن ابي داود انه قال: في حديثه خطا- وقال في موضع آخر: لاباس به- و نقل ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة: لا باس به' كان يهم في الحديث قليلا- انظر تهذيب التهذيب (۹۴/۸)- و سلمة بن الفضل-ايضا- قال الحافظ في التقريب (۳۱۹/۱): (صدوق كثير الخطا)- اه-

۳۹۰۷-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى تعليقا (۳۳۶/۷) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: ما جاء في امضاء الطلاق ثلاث و ان كن مجموعات- و قال : وكذلك روي عن عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم' بهذا الاسناد-و ذكره عبد الحق في الحكام الوسطى (۱۹۴/۳)' و قال عقبه: (في اسناده عمرو بن شمر' و هو ضعيف)- و قد تقدمت ترجمة عمرو بن شمر مرارا- وراجع الذي قبله-

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ خَلِيفَةَ الْخَثْعَمِيَّةُ امْرَاَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَتْ لَهُ لِيَهْنِكَ الْإِمَارَةُ . فَقَالَ لَهَا تُهَنِّينِي بِمَوْتِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ انْطَلِقِي فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا وَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنِّي لَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا فَبَعَثَ اِلَيْهَا بِمُتْعَةٍ عَشَرَةِ الْآفٍ وَّبَقِيَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا بَكَتْ وَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَاَخْبَرَهُ الرَّسُولُ فَبَكَى وَقَالَ لَوْلَا اَنِّي اَبَنْتُ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً اَوْ عِنْدَ رَاْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

☆☆ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو عائشہ بنت خلیفہ خثعمیہ جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو امیر المؤمنین بننا مبارک ہو! تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اُن سے فرمایا: تم امیر المؤمنین (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی شہادت پر مجھے مبارکباد دے رہی ہو تم چلی جاؤ! تمہیں طلاق ہے۔ اُس عورت نے (روتے ہوئے) اپنا کپڑا منہ پر رکھا اور بولی: اے اللہ! میرا مقصد تو صرف بھلائی تھا (یعنی میرا یہ ارادہ نہیں تھا)۔

بعد میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے متاع کے طور پر اُس خاتون کو دس ہزار (درہم یا دینار) اور مہر کا بقیہ حصہ بھجوائے جب یہ چیزیں اُس کے سامنے رکھی گئیں تو وہ رو پڑی اور بولی: جدا ہو جانے والے محبوب کے مقابلے میں یہ سب کچھ بہت تھوڑا ہے۔ جب قاصد نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے طلاق کو اُس عورت کیلئے ثابت نہ کیا ہوتا تو میں اُس سے رجوع کر لیتا لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے یوں کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے یا ہر مہینے میں ایک طلاق دے یا تین طلاقیں ایک ساتھ دیدے تو وہ عورت اُس شخص کیلئے اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شخص سے شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ) نہ ہو جائے۔

3908- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ اَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً وَّهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّتْبِعَهَا بِتَطْلِيقَتَيْنِ اُخْرَاوَيْنِ عِنْدَ الْقُرْءَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۰۸-اخرجه البيهقي (۷/۳۳٤) من طريق ابي امية الرسوسي عن معلى بن منصور......به- وذكره الحافظ في التلخيص (۳/۲۳۰-ط: هاشمي) ساكتا عليه، لكن اعله عبد الحق في الاحكام الوسطى (۳/۱۹۲) بمعلى بن منصور، قال: (رماه احمد بالكذب)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۲۰): قلت: لم يعله البيهقي في (المعرفة) الا بعطاء الخراساني، وقال انه اتى في هذا الحديث بزيادات لم يتابع عليها، وهو ضعيف في الحديث لا يقبل ما تفرد به- انتهى- قلت-اي: الزيلعي-: قد اخرجه الطبراني في (معجمه): حدثنا علي ابن سعيد الرازي، ثنا يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، ثنا ابي ثنا شعيب بن رزيق به سندا و متنا- وقال صاحب (التنقيح): عطاء الخراساني: قال ابن حبان: كان صالحا، غير انه كان رديء الحفظ كثير الوهم: فبطل الاحتجاج به- وقد صرح الحسن بسماعه من ابن عمر، قال الامام احمد- فيما اخرجه عنه ابنه صالح-: الحسن سمع من ابن عمر؛ و كذلك قال ابو حاتم- و قيل لابي زرعة: الحسن لقي ابن عمر؟ قال: نعم- انتهى كلامه-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هٰكَذَا اَمَرَكَ اللّٰهُ اِنَّكَ قَدْ اَخْطَاْتَ السُّنَّةَ وَالسُّنَّةُ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَتُطَلِّقَ لِكُلِّ قُرْءٍ . قَالَ فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا هِىَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ اَمْسِكْ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّىْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا اَكَانَ يَحِلُّ لِىْ اَنْ اُرَاجِعَهَا قَالَ لَا كَانَتْ تَبِيْنُ مِنْكَ وَتَكُوْنُ مَعْصِيَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی، وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں تھی، پھر اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُس خاتون کو بقیہ دو طلاقیں، آگے آنے والے طہروں کے دوران دیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عمر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس طرح (طلاق دینے کا) حکم تو نہیں دیا، تم نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے، سنت یہ ہے کہ تم پہلے اُسے طہر آ لینے دو، پھر ہر طہر میں طلاق دے دینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اُس خاتون سے رجوع کر لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہ پاک ہو جائے، اُس وقت تم اسے طلاق دینا، یا اپنے ساتھ رکھنا (یعنی طلاق نہ دینا)۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا فرمانا ہے، اگر میں اُسے تین طلاقیں دیدوں تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ میں اُس سے رجوع کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! (ایسی صورت میں) وہ تم سے بائنہ ہو جائے گی، اور (طلاق دینے کا یہ طریقہ) گناہ ہوگا۔

3909 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهُ وَعَصٰى رَبَّهُ تَعَالٰى وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس سے بائنہ ہو جاتی ہے اور وہ شخص اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے اور اس نے سنت کی خلاف ورزی کی ہوتی ہے۔

3910 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ "خلیہ"، "بریہ"، "بتہ"، "بائن" اور "حرام" کے ذریعے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور وہ عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کر کے (مطلقہ یا بیوہ نہیں ہو جاتی)

۳۹۰۹- في اسناده محمد بن اسحاق، و هو و ان كان صدوقا الا انه يدلس، وقد عنعن، و سوف يعيده المصنف من هذا الطريق مرة اخرى، و اخرجه ايضا من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر، مثله-

۳۹۱۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۹۳/۲) كتاب: الطلاق، باب: ما قالوا في الخلية- من طريق عطاء بن السائب به مختصرا- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۴۴/۷) كتاب: الخلع و الطلاق، باب: من قال في الكنايات: انها ثلاث، من طريق اسماعيل بن ابي خالد عن عامر -يعني: الشعبي- قال كان علي -رضي الله عنه- يجعل الخلية و البرية و البتة و الحرام ثلاثا- و اخرجه ايضا من طريق ابي سهل عن الشعبي عن علي -رضي الله عنه- نحوه و فيه: (اذا نوى، فهو بمنزلة الثلاث)- قال البيهقي: و الرواية الاولى اصح اسنادا-

3911- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَذُوقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُسَيْلَةَ صَاحِبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی اور ان دونوں (میاں بیوی) میں سے ہر ایک دوسرے فریق کا شہد نہیں چکھ لیتا۔''

3912- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُكَانَةَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً . فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً . فَرَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

☆☆ نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں: حضرت رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کے ذریعے صرف ایک طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

اللہ کی قسم! کیا تم نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو واپس بھجوا دیا تھا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور تیسری طلاق

۳۹۱۱-اخرجه الطبري في تفسيره (۴۹۰/۲) رقم (۴۹۰۱) في تفسير سورة البقرة عند الآية (۲۳۰) من طريق موسى بن عيسى الليثي عن زائدة عن علي بن زيد عن ام محمد' بهذا الاسناد- و علي بن زيد: هو ابن جدعان ضعيف: كما تقدم- و ام محمد: هي امينة بنت عبد الله' و هي ام محمد' امراة و الد علي بن زيد بن جدعان' و ليست بامه من الثالثة' لم يذكر فيها الحافظ جرحا و الا تعديلا- ينظر: التقريب ت (۸۵۳۹)-و حديث العسيلة: اخرجه البخاري وغيره من طرق عن عائشة غير طريق ام محمد هذه-

۳۹۱۲-اخرجه الشافعي في المسند (۲/رقم ۱۱۷-ترتيب) اخبرنا محمد بن علي بن شافع ......به' و من طريقه اخرجه ابو داود في سننه (۲۶۳/۲) كتاب: الطلاق' باب: في البتة' الحديث (۲۲۰۶)' و البيهقي في الكبرى (۳۴۲/۷) كتاب: الخلع و الطلاق' وباب: ما جاء في كنايات الطلاق...... مرسلا-واخرجه ابو داود في سننه (۲۲۰۷)' و من طريقه البيهقي (۳۴۲/۷) من طريق الشافعي قال: حدثني عمي ......فذكره موصولا- و اخرجه ابو داود (۲۲۰۸)' و الترمذي (۱۱۷۷)' و ابن ماجه (۲۰۵۱)' و ابن حبان في صحيحه (۹۷/۱۰) رقم (۴۲۷۴)' و ابو يعلى رقم (۱۵۳۸)' و الحاكم (۱۹۹/۲)' والبيهقي (۳۴۲/۷) من طرق عن جرير بن حازم......به-قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه' و سالت محمدا- يعني: ابن اسماعيل البخاري-عن هذا الحديث! فقال: فيه اضطراب-

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں دی تھی۔

3913- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَاَبُوْ ثَوْرٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ اَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً. فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً. فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں: حضرت رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی، انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی ''سہیمہ'' کو طلاق بتہ دیدی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اس کے ذریعے صرف ایک طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

اللہ کی قسم! کیا تم نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی؟ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی طلاق مراد لی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو واپس بھجوا دیا تھا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور تیسری طلاق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں دی تھی۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

3914- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3915- قُرِئَ عَلَى اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ح وَقُرِئَ عَلَى اَبِي الْقَاسِمِ اَيْضًا وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَشَيْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ

۳۹۱۳- راجع الذي قبله۔

۳۹۱۴- راجع الذي قبله۔

۳۹۱۵- اخرجه ابو داود و الترمذي و غيرهما- راجع تخريج الرواية قبل السابقة۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَتَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتَّ بِهَا . قَالَ وَاحِدَةً . فَقَالَ اللّٰهِ . قَالَ فَقَالَ اللّٰهِ . فَقَالَ هُوَ عَلٰى مَا اَرَدْتَّ . غَيْرَ اَنَّ اَبَا نَصْرٍ لَمْ يَقُلِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ .

☆☆ عبداللہ بن علی اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: ایک (طلاق) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تمہاری مراد کے مطابق (واقع شمار) ہوگی۔

اس روایت میں ابونصر نامی راوی نے لفظ ''ابن یزید بن رکانہ'' نقل نہیں کیا۔

ابن مبارک نے زبیر بن سعید کے حوالے سے یہ روایت ''مرسل'' طور پر نقل کی ہے۔

3916- اَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ . حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ قَالَ كَانَ جَدِّىْ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِى الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ . قَالَ وَاحِدَةً . قَالَ اللّٰهِ . قَالَ اللّٰهِ . قَالَ فَهِىَ وَاحِدَةٌ . خَالَفَهُ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ .

☆☆ عبداللہ بن علی بیان کرتے ہیں: میرے دادا حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دیدی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دیدی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (ان الفاظ کے ذریعے) تم نے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک (طلاق) مراد لی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ایک (طلاق شمار) ہوگی۔

اسحاق بن اسرائیل نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ (جو درج ذیل ہے)

3917- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنْ جَدِّهٖ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ بِذٰلِكَ . قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا

۳۹۱۶- اخرجه الدارقطني هنا من طريق حبان، و هو ابن موسى- قال الحافظ في التقريب (ت١٠٨٤): ثقة، وقد خالفه اسحاق بن ابي اسرائيل: فاخرجه عن ابن المبارك، اخبرني الزبير ابن سعيد عن عبد الله بن علي بن السائب عن جده: ركانة بن عبد يزيد، به- وقد تقدم من طريق جرير بن حازم عن الزبير بن سعيد عن عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده: فهذا اضطراب في اسناد الحديث-

۳۹۱۷- اسحاق بن ابي اسرائيل، اسمه: ابراهيم بن كامجرا صدوق، تكلم فيه لوقفه في القرآن- قلت: و هو جرح غير متجه، و قد خالفه حبان بن موسى: كما تقدم في الذي قبله-

وَاحِدَةً ۔ قَالَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً ۔قَالَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

☆☆ عبداللہ بن علی اپنے دادا حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دیدی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: ایک (طلاق)، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تم نے صرف ایک طلاق مراد لی تھی؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک طلاق مراد لی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ ایک (طلاق شمار) ہوگی۔

3918- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ الدُّولَابِيِّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ اَنْتَ حُرٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ وَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی، جو اس کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی، جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو، تو جب کوئی شخص اپنے مملوک سے یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تم آزاد ہو، تو وہ (غلام) آزاد شمار ہوگا اور (قائل) کو استثناء کا حق حاصل نہیں ہوگا اور جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے، تو اس شخص کو استثناء کا حق حاصل ہوگا اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

3919- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ۔قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ لِى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَىُّ حَدِيْثٍ لَوْ كَانَ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ مَعْرُوْفًا ۔قُلْتُ هُوَ جَدِّى ۔قَالَ يَزِيْدُ سَرَرْتَنِى سَرَرْتَنِى الْاٰنَ صَارَ حَدِيْثًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حمید بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: یہ کتنی عمدہ حدیث ہوتی اگر اس کے راوی حمید بن مالک لخمی معروف

۳۹۱۸-اخرجه عبد الرزاق (۶/۳۹۰) رقم (۱۱۳۳۱) عن اسماعيل بن عياش قال: اخبرني حميد بن مالك...... فذكره- و اخرجه ابو يعلى؛ كما في المطالب العالية (۲/۵۹) رقم (۱۶۴۲) و من طريقه البيهقي (۷/۳۶۱): نا داود بن رشيد: حدثنا اسماعيل بن عياش' به- و عزاه الحافظ في المطالب الى اسحاق بن راهويه في مسنده- و اخرجه البيهقي (۷/۳۶۱) من طريق ابن عدي' حدثنا اسماعيل بن ابراهيم' حدثنا الحسن بن شعيب' ثنا اسماعيل بن عياش......به- و الحديث اعله الحافظ في المطالب بالانقطاع- قلت: يعني: الانقطاع بين مكحول و معاذ-

۳۹۱۹-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۳۶۱) من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي : ليس فيه كبير سرور: فحميد بن ربيع بن حميد بن مالك الكوفي الخزاز ضعيف جداً' نسبه يحيى بن معين وغيره الى الكذب' و حميد بن مالك مجهول' و مكحول عن معاذ بن جبل منقطع- و انظر ترجمة حميد في لسان الميزان (۲/۴۲۰)-

ہوتے، تو میں نے کہا: وہ میرے دادا ہیں، تو یزید نے کہا: تم نے مجھے خوش کر دیا۔ تم نے مجھے خوش کر دیا۔ اب یہ حدیث (مستند) ہوگئی ہے۔

3920- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سِنِيْنَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ مَّالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَمَنْ طَلَّقَ وَاسْتَثْنٰى فَلَهٗ ثُنْيَاهُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی چیز کو حلال قرار نہیں دیا، جو اس کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو، تو جو شخص طلاق دیتے ہوئے استثناء کر لے، اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا۔''

3921- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَمٌّ لِّيْ اعْمَلْ لِيْ عَمَلاً حَتّٰى اُزَوِّجَكَ ابْنَتِيْ. فَقُلْتُ اِنْ تُزَوِّجْنِيْهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اَتَزَوَّجَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لِيْ تَزَوَّجْهَا فَاِنَّهٗ لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ. فَتَزَوَّجْتُهَا فَوَلَدَتْ لِيْ سَعْدًا وَسَعِيْدًا.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا نے مجھ سے کہا: تم میرے لئے کام کاج کرو تاکہ میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں، میں نے کہا: اگر آپ نے میری شادی اس کے ساتھ کی تو اسے تین طلاقیں ہیں۔ پھر بعد میں مجھے مناسب محسوس ہوا کہ میں اس خاتون کے ساتھ شادی کر لوں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ سے (اس بارے میں) دریافت کیا: تو آپ نے مجھے فرمایا: ''تم اس عورت کے ساتھ شادی کر لو، کیونکہ طلاق، نکاح کے بعد ہی دی جا سکتی ہے۔'' تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی۔ تو میرے ہاں سعد اور سعید پیدا ہوئے۔

3922- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا

۳۹۲۰- علقه البيهقي في السنن (۷/ ۳۶۱) فقال: و قيل: عنه عن مكحول عن مالك بن يخامر عن معاذ، و ليس بمحفوظ- اھ- و حميد بن عبد الرحمن بن مالك ضعيف؛ كذا سماه الدارقطني هنا، و نقله الحافظ في اللسان عن العقيلي و الساجي، و سماه البيهقي: حميد بن ربيع- و الله اعلم-

۳۹۲۱- في اسناده علي بن قرين، و هو ضعيف- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۲۳۲) و قال: (قال صاحب (التنقيح): و هذا ايضاً باطل، و علي بن قريب كذبه يحيى بن معين وغيره- وقال ابن عدي: يسرق الحديث)- اھ-

۳۹۲۲- اخرجه ابو داود في الطلاق، باب: في الطلاق، الحديث (۲۱۹۳)، و ابن ماجه في الطلاق، باب: طلاق المكره، الحديث (۲۰۴۶)، و احمد (۱/ ۱۷۱)، و الحاكم (۲/ ۱۹۸)، و البيهقي (۷/ ۳۵۷)، و البخاري في التاريخ (۱/ ۱۷۱)، و ابو يعلى في مسنده (۴۴۴۴) من طرق عن ابن اسحاق، به - واخرجه الدارقطني من طريق قزعة بن سويد، حدثنا زكريا بن اسحاق و محمد بن عثمان، جميعاً عن صفية بنت شيبة- و سياتي بعد هذا- قال ابن ابي حاتم في علل الحديث (۱/ ۴۳۰) برقم (۱۲۹۲): (سالت ابي عن حديث اخرجه ابن اسحاق......) و ذكر الحديث ، وقال: و اخرجه عطاف بن خالد قال: حدثني محمد بن عبيد عن عطاء عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت: ايهما الصحيح؟ قال: حديث صفية اشبه- اھ-

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ أَشْيَاءَ كَانَتْ تَرْوِيهَا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عِتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِي إِغْلَاقٍ.

☆☆ محمد بن عبید بیان کرتے ہیں: عدی بن عدی کندی نے مجھے صفیہ بنت شیبہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے ان روایات کے بارے میں دریافت کروں، جو وہ خاتون سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتی ہے۔ تو اس خاتون نے بتایا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زبردستی (کے ذریعے) عتاق (غلام آزاد کرنا) یہ طلاق واقع نہیں ہوتے۔''

3923- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''زبردستی (کے ذریعے) عتاق (غلام آزاد کرنا) اور طلاق واقع نہیں ہوتے۔''

3924- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ فَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَلَالٌ فَأَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا وَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَرَامٌ فَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَائِضًا أَوْ يُطَلِّقَهَا عِنْدَ الْجِمَاعِ لَا يَدْرِي اشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: طلاق کے چار طریقے ہیں، ان میں سے دو طریقے حلال ہیں اور دو طریقے حرام ہیں، جہاں تک دو حلال طریقوں کا تعلق ہے: تو وہ یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو اس کے طہر کے عالم میں، اس کے ساتھ صحبت کئے بغیر طلاق دے، یا وہ اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دے جب وہ عورت حاملہ ہو اور اس کا حمل واضح ہو، جہاں تک ان دو طریقوں کا تعلق ہے جو حرام ہیں: تو وہ یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دیدے، یا اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اسے طلاق دیدے، جس میں یہ پتہ نہ چل سکے، (اس صحبت کے نتیجے میں) حمل قرار پایا ہے یا نہیں؟

3925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ

۳۹۲۳-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۵۷/۷) من طريق كثير بن يحيى عن قزعة بن سويد به- وراجع الذي قبله-

۳۹۲۴-تقدم تخريجه في اول كتاب: الطلاق-

الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو أَنَّ مَوْلَاهُ زَوَّجَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُزَوِّجُونَ عَبِيدَهُمْ إِمَاءَهُمْ ثُمَّ يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ أَلَا إِنَّمَا يَمْلِكُ الطَّلَاقَ مَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شکایت کی: اس کے آقا نے اس کی شادی کروائی اور اب وہ آقا یہ چاہتا ہے: اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی: پھر آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ پہلے اپنے غلاموں کی شادیاں اپنی کنیزوں سے کروا دیتے ہیں، اور پھر وہ ان کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتے ہیں، خبردار! طلاق دینے کا اختیار اس کو ہوتا ہے جو پنڈلی کو پکڑتا ہے۔''

3926- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ مَمْلُوكًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طلاق دینے کا حق اسے ہے جو پنڈلی پکڑتا ہے۔''

راوی نے (اس کی سند میں) حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

3927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مَمْلُوكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مَوْلَايَ زَوَّجَنِي وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي قَالَ فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ.

٣٩٢٥- اخرجه البيهقي (٧/٣٦٠) من طريق ابي عتبة احمد بن الفرج' حدثنا بقية بن الوليد' ثنا ابو الحجاج المهري' به- واسناده ضعيف: ابو الحجاج المهري: هو رشدين بن سعد و هو ضعيف' و كذلك احمد بن الفرج- و قد تابع المهري عليه ابن لهيعة' فاخرجه عن موسى بن ايوب' سياتي في الذي بعده- و للحديث شاهد من حديث عصمة بن مالك' سياتي قريباً-

٣٩٢٦- اخرجه البيهقي في السنن (٧/٣٦٠) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابن ماجه في سننه كتاب: الطلاق (١/٦٧٢) باب طلاق العبيد (٢٠٨١) من طريق ابن لهيعة عن موسى بن ايوب الغافقي' بهذا الاسناد مرسلا- وقال البوصيري في الزوائد: (وفي اسناده ابن لهيعة' و هو ضعيف)- اه-

٣٩٢٧- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/١٤): حدثنا محمد بن احمد الوحواجي الانصاري' ثنا خالد بن عبد السلام المهري......به- و فيه الفضل بن المختار: قال ابو حاتم: احاديثه منكرة حديث بالاباطيل' و قال الازدي: منكر الحديث جداً- و قال ابن عدي: احاديثه منكرة عامتها لايتابع عليها- انظر: ميزان الاعتدال (٥/٤٣٥) (ت: ٦٧٥٦- بتحقيقنا)- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (٤/٣٣٧) و اعلة بالفضل بن المختار-

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میرے آقا نے پہلے میری شادی کروائی اب وہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی کروانا چاہتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! طلاق دینے کا حق اسے ہے جو پنڈلی پکڑتا ہے۔''

3928- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْأَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کنیز (کو دی جانے والی) طلاقیں دو ہوں گی اور اس کی عدت دو حیض ہو گی۔''

3929- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَكَانَ ضَعِيفًا وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ عمر بن شبیب اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ راوی ''ضعیف'' ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر یہی منقول ہے جو سالم اور نافع نے اس روایت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

3930- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ أَيُّهُمَا رَقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: جو شخص غلام ہو اور اس کی بیوی آزاد عورت ہو، یا مرد آزاد ہو اور اس کی بیوی کنیز ہو، تو

۳۹۲۸- اخرجه ابن ماجه في كتاب الطلاق (۱/ ۶۷۲) باب: في طلاق الامة و عدتها، و البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الرجعة (۳۶۹/۷) باب ما جاء في عدد العبد، و من قال: الطلاق بالرجال و العدة بالنساء، و من قال: هما جميعاً بالنساء- من طريق عمر بن شبيب المسلي، نا عبد الله بن عيسى بن عبد الرحمن بن ابي ليلى، بهذا الاسناد-وقال البيهقي -رحمه الله-: (منكر غير ثابت من وجهين: احدهما: ان عطية ضعيف و سالم و نافع اثبت منه و اصح)-ورواية الوجه الآخر ان عمر بن شبيب ضعيف لا يحتج بروايته- والله اعلم)- وقال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ان ابو العباس محمد بن يعقوب، قال: سمعت عباس الدوري، سمعت يحيى بن معين يقول: (عمر بن شبيب لم يكن بشيء، عدايته)- قال الحافظ في التلخيص (۲/ ۲۱۳): (في اسناده عمر بن شبيب و عطية العوفي، و هما ضعيفان، و صحح الدارقطني و البيهقي الموقوف)- اهـ- و انظر: نصب الراية (۲۲۷/۳)-

۳۹۲۹- راجع الذي قبله، و الموقوف اخرجه مالك في الموطا (۲/ ۵۷۴)-

۳۹۳۰- اسناده صحيح رجاله ثقات، و هو الصواب موقوفاً- انظر السابق-

میاں بیوی میں سے جو بھی مملوک ہو، تو طلاق میں اس مملوکیت کی وجہ سے کمی آ جائے گی، البتہ عدت میں عورت کی حیثیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

3931- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ طَلَاقُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ وَّطَلَاقُ الْحُرِّ الْاَمَةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام (شوہر) آزاد (بیوی) کو دو طلاقیں دے سکتا ہے اور عورت کی عدت تین قروء ہوگی۔ آزاد (شوہر) کنیز بیوی کو دو طلاقیں دے سکتا ہے اور اس عورت کی عدت، کنیز کی عدت یعنی دو حیض ہو گی۔

3932- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّاِذَا كَانَتِ الْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَالْعِدَّةُ عَلَى النِّسَاءِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو۔ تو عورت کو دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہوگی اور جب کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو، تو اسے دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے (یعنی کنیز کے طور پر دو حیض) ہوگی۔

3933- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حُرِمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہ ہو جائے) خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز ہو، تاہم آزاد عورت کی عدت تین حیض جبکہ کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

3934- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۳۹۳۱- اسنادہ حسن: فان عبد الرحمن بن خالد هو ابن خالد بن مسافر الفهمي' امير مصر صدوق-

۳۹۳۲- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه' كتاب: الطلاق (۸۲/۵) باب: من قال الطلاق بالرجال و العدة بالنساء' و البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الرجعة (۳۶۹/۷) باب: ما جاء في عدد طلاق العبد' و من قال: الطلاق بالرجال و العدة بالنساء' و من قال: هما جميعاً بالنساء من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع' بهذا الاسناد- وقال البيهقي -رحمه الله-: (وكذلك اخرجه سالم عن ابن عمر' فمذهبه في ذلك ان ايهما رق نقص الطلاق برقه' هذا هو مذهب ابن عمر- رضي الله عنه- في ذلك)- اه-

۳۹۳۳- تقدم تخريجه في كتاب النكاح-

عُمَرَ فِى الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْحُرِّ تَبِينُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ ۔وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ وَّهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ ۔وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْكَرٌ غَيْرُ ثَابِتٍ مِّنْ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَّسَالِمٌ وَّنَافِعٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَاَصَحُّ رِوَايَةً ۔وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ شَبِيْبٍ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ لَا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسی کنیز، جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہو، اس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ دو طلاقوں کے ذریعے بائنہ ہو جائے گی، اور دو حیض عدت بسر کرے گی اور جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو تو وہ دو طلاقوں کے ذریعے بائنہ ہو جائے گی اور تین حیض تک عدت گزارے گی۔

یہ روایت دیگر راویوں نے بھی ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اور یہی درست ہے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت منکر ہے اور دو حوالوں سے ثابت نہیں ہے۔

ایک یہ کہ عطیہ نامی راوی ضعیف ہے جبکہ سالم اور نافع زیادہ ''ثبت'' اور صحیح روایت نقل کرنے والے ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے: عمرو بن شبیب ''ضعیف الحدیث'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3935- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِى الْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَوْ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا قَالَ هِىَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا۔

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت (کا اختتام) یہ ہے کہ وہ حمل کو جنم دیدیں۔''

یہ حکم تین طلاق یافتہ عورت کے لئے ہے؟ یا بیوہ کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ طلاق یافتہ کے لئے بھی ہے اور بیوہ کے لئے بھی ہے۔

3936- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقَوِّمُ

۳۹۳۴-اخرجه البيهقي في سننه (۳۶۹/۷) من طريق الدارقطني به- وراجع السابق و الذي قبله-

۳۹۳۵-تقدم تخريجه في كتاب النكاح-

۳۹۳۶-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۶۹/۷-۳۷۰، ۴۳۶) من طريق الدارقطني به- و في اسناده مظاهر بن اسلم المخزومي: قال الحافظ في التقريب (۶۷۶۷): ضعيف- و صغدي بن سنان ضعفه الذهبي في الميزان (۳۰/۲) و سياتي في الذي بعده عند الدارقطني من طريق ابن جريج عن مظاهر نحوه-

حَدَّثَنَا صُغْدِيُّ بْنُ سِنَانٍ عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْعَبْدِ اثْنَتَانِ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَرْءُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَتَتَزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ وَلَا تَتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''غلام کی دی ہوئی طلاقیں دو ہوں گی، اور پھر وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کر کے (بیوہ یا طلاق یافتہ) نہیں ہو جاتی اور کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔ کنیز پر آزاد عورت کے ساتھ شادی کی جا سکتی ہے، لیکن آزاد عورت پر کنیز کے ساتھ شادی نہیں کی جا سکتی۔

3937- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ فَلَقِيتُ مُظَاهِرًا فَحَدَّثَنِي عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُطَلَّقُ الْأَمَةُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ . قَالَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِهِ كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ- قَالَ- فَحَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کنیز کو دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔''

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''کنیز کو دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔''

3938- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ لَيْسَ بِالْبَصْرَةِ حَدِيثٌ أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرٍ هَذَا . قَالَ لَنَا النَّيْسَابُورِيُّ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْقَاسِمِ خِلَافُ هَذَا .

☆☆ ابو عاصم کہتے ہیں: بصرہ میں، مظاہر کی نقل کردہ اس روایت سے زیادہ ''منکر'' روایت اور کوئی نہیں ہے۔

ابوبکر نیشاپوری کہتے ہیں، قاسم سے مستند طور پر اس کے برخلاف منقول ہے۔

3939- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

۳۹۳۷-اخرجه ابو داود (۲/۶۳۹) في الطلاق، باب: في سنة طلاق العبد(۲۱۸۹)، و الترمذي (۲/۴۷۹) كتاب الطلاق، باب ما جاء في طلاق الامة تطليقتان (۱۱۸۲)، وابن ماجه (۱/۶۷۲) كتاب الطلاق، باب في طلاق الامة و عدتها، الحديث (۲۰۸۰)، و الحاكم (۲/۲۰۵)، و البيهقي (۷/۳۶۹) من طريق ابن جريج عن مظاهر، به- و مظاهر ضعيف؛ كما تقدم في الذي قبله- و الحديث قال ابو داود: مجهول، و قال الترمذي: (لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث مظاهر، و لا نعرف له غيره هذا الحديث)-والحديث صححه الحاكم ووافقه الذهبي، و هو وهم غريب من الذهبي؛ فانه اورد مظاهرًا في الميزان وضعفه-

۳۹۳۸-صحح الالباني اسناده في الارواء (۷/۱۴۹)- قلت: و الصحيح عن القاسم خلافه كما سياتي في الذي بعده-

۳۹۳۹-اخرجه البيهقي في السنن (۷/۳۷۰) من طريق الدارقطني، به- و قد حسنه الالباني في الارواء (۷/۱۴۹)-

حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنِ الْاَمَةِ كَمْ تُطَلَّقُ قَالَ طَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ ـ قَالَ فَقِيلَ لَهُ اَبَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا قَالَ لَا.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: قاسم سے کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، اسے کتنی طلاقیں دی جاسکتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسے دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: کیا اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث آپ تک پہنچی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

3940– حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ عِدَّةِ الْاَمَةِ فَقَالَ النَّاسُ يَقُولُونَ حَيْضَتَانِ وَاِنَّا لَا نَعْلَمُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالَا لَيْسَ هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: قاسم سے کنیز کی عدت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں، یہ دو حیض ہوگی۔ ہمیں اس بارے میں علم نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہمیں یہ حکم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں نہیں ملتا ہے۔

ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ قاسم اور سالم کا یہی قول نقل کیا ہے: یہ حکم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت میں نہیں ہے۔ تاہم مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔

3941– حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَرَامُ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

قَالَ هِشَامٌ وَكَتَبَ اِلَيَّ يَحْيَى عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ يَعْنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَرَّمَ جَارِيَتَهُ فَقَالَ اللّٰهُ (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) اِلٰى قَوْلِهِ (قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ)

٣٩٤٠–اخرجه البيهقي في السنن (٣٧٠/٧) من طريق الدارقطني' به–و راجع الذي قبله' و انظر: نصب الراية (٣٣٦/٣)–

٣٩٤١–اخرجه البيهقي (٣٥٠/٧) كتاب: الخلع و الطلاق' باب: من قال لامراته: انت علي حرام' من طريق الدارقطني به– و اثر عمر سياتي قريباً– و اما اثر ابن عباس: فقد اخرجه البخاري في صحيحه (٦٥٤/٩) كتاب: التفسير' باب: سورة التحريم' الحديث (٤٩١١): حدثنا معاذ بن فضالة' حدثنا هشام عن يحيى' باسناده الى ابن عباس قال: في الحرام يكفر– وقال ابن عباس: (لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة)– و اخرجه مسلم في صحيحه (١١٠٠/٢) كتاب: الطلاق' باب: وجوب الكفارة على من حرم امراته' و لم ينو الطلاق' الحديث (١٨/١٤٧٣)' حدثنا زهير بن حرب' حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن هشام' به–واخرجه البخاري (٥٢٦٦)' و مسلم (١٩/١٤٧٣) من طريق معاوية– يعني: ابن سلام– عن يحيى بن ابي كثير......به– و سياتي في الذي بعده– و قد ذكره السيوطي في الدر المنثور (٣٦٩/٦)' و زاد نسبته الى عبد الرزاق و ابن مردويه–

فَكَفَّرَ يَمِيْنَهُ وَصَيَّرَ الْحَرَامَ يَمِيْنًا .

☆☆ عکرمہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: (بیوی کے لئے) لفظ ''حرام'' استعمال کرنا (طلاق نہیں) بلکہ قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ قسم ہے جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیز کو حرام قرار دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم اسے کیوں حرام قرار دیتے ہو، جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''قد فرض الله لكم''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور آپ نے لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کو قسم قرار دیا۔

3942- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوْذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ فَاِنَّمَا هِىَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے لئے حرام قرار دیدے تو یہ قسم شمار ہوگی اور وہ شخص قسم کا کفارہ ادا کرے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

3943- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلٰى بْنَ حَكِيْمٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ فِى الْحَرَامِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''حرام'' استعمال کرنے پر قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

3944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

۳۹۴۲—اخرجه البخاري و مسلم- و راجع الذي قبله-

۳۹۴۳—راجع الذي قبله-

۳۹۴۴—في اسناده عبد الله بن محرر: قال الحافظ في التقريب (۳۵۹۸): (متروك)- و الحديث ضعفه الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف منسنن الدارقطني) ص (۲۹۶)- و قد تقدم قريباً عن يحيي بن ابي كثير عن عكرمة عن عمر -رضي الله عنه- موقوفاً- و اخرجه ابن ابي شيبة (۹۲/۴) رقم (۱۸۱۸۹): حدثنا عبد الله بن مبارك عن خالد عن عكرمة عن عمر قال: الحرام يمين' و اخرجه المصنف في الذي بعده من طريق سعيد عن قتادة عن عكرمة و جابر بن زيد عن ابن عباس موقوفاً-

الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْحَرَامَ يَمِيْنًا ۔ابْنُ مُحَرَّرٍ ضَعِيْفٌ وَّلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ قَتَادَةَ هٰكَذَا غَيْرُهٗ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ''حرام'' استعمال کرنے کو قسم قرار دیا تھا۔

3945- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ يُكَفَّرُ ۔وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مُحَرَّرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ ''حرام'' استعمال کرنا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

3946- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ وَلَدِهٖ مَارِيَةَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا فَقَالَتْ لَهٗ تُدْخِلُهَا بَيْتِيْ مَا صَنَعْتَ بِيْ هٰذَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ اِلَّا مِنْ هَوَانِيْ عَلَيْكَ ۔ فَقَالَ لَهَا لَا تَذْكُرِيْ هٰذَا لِعَائِشَةَ فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ اِنْ قَرِبْتُهَا ۔ قَالَتْ حَفْصَةُ فَكَيْفَ تَحْرُمُ عَلَيْكَ وَهِيَ جَارِيَتُكَ فَحَلَفَ لَهَا لَا يَقْرَبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَفْصَةَ لَا تَذْكُرِيْهِ لِاَحَدٍ ۔ فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ فَاٰلٰى لَا يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا فَاعْتَزَلَهُنَّ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) الْاٰيَةَ ۔قَالَ وَالْحَدِيْثُ طَوِيْلٌ .

☆☆ رت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ''اُمّ ولد'' سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئے۔ جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس خاتون کو دیکھا، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

۳۹۴۵-اخرجه ابن ابي شيبة (۴/۹۶) رقم (۱۸۱۹۲): ثنا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس انهم قالوا: الحرام يمين- و اخرجه البيهقي (۲۵۱/۷) من طريق سفيان عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس: ان عمر بن الخطاب - رضي الله عنه- كان يجعل الحرام يميناً- قال البيهقي: وباسناده عن سفين عن حبيب بن ابي ثابت عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب -رضي الله عنه- انه اتاه رجل قد طلق امراته تطليقتين، فقال: (انت علي الحرام)- فقال عمر -رضي الله عنه-: لا اردها عليك- و روينا عن علي و زيد بن ثابت- رضي الله عنهما- في البرية و البتة و الحرام انها ثلاث ثلاث-

۳۹۴۶-اخرجه الطبري في تفسير سورة التحريم (۱۲/۱۵۲) رقم (۳۴۴۱۲) من طريق ابن اشهب عن مالك عن ابي النضر...... به مختصراً- قال الحافظ في فتح الباري (۹/۶۵۵): (اخرج الضياء في (المختارة) من مسند الهيثم بن كليب، ثم من طريق جرير بن حازم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال: (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحفصة: (لا تخبري احداً ان ام ابراهيم علي حرام)- قال: فلم يقربها حتى اخبرت عائشة: فانزل الله: (قدفرض الله لكم تحلة ايمانكم)-و نقل صاحب التعليق المغني (۴/۴۱) عن ابن كثير تصحيح اسناده-

آپ اسے میرے گھر کے اندر لے آئے ہیں؟ آپ نے اپنی دیگر ازواج کو چھوڑ کر میرے ساتھ ایسا اس لئے کیا ہے کیونکہ آپ کے نزدیک میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عائشہ کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرنا، یہ (کنیز) میرے لئے حرام ہے، جو میں اس کے قریب جاؤں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ آپ کے لئے کیسے حرام ہو سکتی ہے؟ جبکہ یہ آپ کی کنیز ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حلف اٹھایا کہ آپ اس (کنیز) کے قریب نہیں جائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا، لیکن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج سے) ایلاء کیا کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے، آپ نے 29 دن تک اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کئے رکھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہے۔''

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

3947- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي يَوْمِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَأُخْبِرَنَّهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا . فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ فَأَعْلَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ ذٰلِكَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ قَالَتْ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ (نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ) فَآلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) الْآيَةَ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عُمَرَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام ابراہیم (یعنی سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ پایا، تو یہ کہا: میں (سیدہ عائشہ کو) اس بارے میں ضرور بتاؤں گی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (یعنی ام ابراہیم) میرے لئے حرام ہے کہ میں اس کے قریب جاؤں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس بارے میں بتا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی بات کے بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس نے بتایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم اور خبر رکھنے والی ذات نے اطلاع دی ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کر لیا۔

۳۹۴۷-اخرجه ابن جرير الطبراني في جامع البيان في تاويل القرآن (۱۲/۱۴۹) (۳۴۳۹۷ في بيان قوله تعالى: (يايها النبي لم تحرم ما احل الله لك)-من طريق محمد بن اسحاق عن الزهري' به- و اخرجه ابن سعد و ابن مردويه عن ابن عباس' بنحوه؛ كما في الدر المنثور للسيوطي (۶/۳۶۷)-

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو خواتین کون تھیں، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (اس فعل کے حوالے سے) ایک دوسرے کا ساتھ دیا تھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔

3948- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ- فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ اَوْ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقَ حَرَجٍ- قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ فَيَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَاَمَّا قَوْلُهُ الْبَتَّةَ وَطَلَاقَ حَرَجٍ فَيُدَيَّنُ.

☆☆ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم مجھ پر حرام ہو، تمہیں طلاق بتہ ہے، تمہیں حرج والی طلاق ہے، عطاء کہتے ہیں: جہاں تک اس کے یہ کہنے کا تعلق ہے۔ ''تم مجھ پر حرام ہو'' تو یہ قسم ہے، جس کا وہ شخص کفارہ ادا کرے گا، (یہ طلاق نہیں ہے) جہاں تک لفظ ''طلاق بتہ'' یا ''طلاق حرج'' استعمال کرنے کا تعلق ہے، تو اس بارے میں اس کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

3949- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا فَقَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ حَرَامًا ثُمَّ تَلَا (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَاتِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو اپنے پر حرام قرار دیدیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے، وہ تم پر حرام نہیں ہوئی، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہے۔''

(پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا) تم پر سب سے زیادہ سخت کفارہ عائد ہوگا، یعنی غلام آزاد کرنا۔

3950- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۳۹۴۸-اسناده ضعيف: الزبير بن خريق قال ابن حجر في التقريب (۲۰۰۵): لين الحديث- اھ- و قد روى ابن ابي شيبة (۹۶/۴) (۱۸۱۹۴) من طريق عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عطاء و طاوس، قالا: يمين-

۳۹۴۹-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الطلاق (۳۵۰/۷) باب: من قال لامراته: انت علي حرام- من طريق الدارقطني، به- و اخرجه النسائي في التفسير (۴۵۱/۲) سورة التحريم (۶۲۹)، و في المجتبى (۱۵۱/۶) و الحاكم في المستدرك (۴۹۳/۲) كتاب: التفسير، و الطبراني في معجمه الكبير (۴۴۰/۱۱)، (۱۲۲۴۶) من طريق الثوري عن سالم...... به- و قال الحاكم (وهذا حديث صحيح على شرط البخاري، و لم يخرجاه)- اھ- وقال الحافظ في الفتح (۳۷۶/۹): و كانه اشار عليه بالرقبة؛ لانه عرف انه موسر، فاراد ان يكفر بالاغلظ من كفارة اليمين؛ لانه تعين عليه عتق الرقبة)- اھ- و الحديث ذكره السيوطي في الدر المنثور (۲۴۱/۶)، و زاد نسبته الى ابن المنذر و ابن مردويه-

غُرَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّ اَبِيهِ رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَةٌ شَبِيهَةٌ بِالْفَطِيمِ فَخَاصَمَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَعَاهَا بَيْنَكُمَا ثُمَّ ادْعُوَاهَا . فَفَعَلَا فَمَالَتْ اِلَى اُمِّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اهْدِهَا . فَمَالَتْ اِلَى اَبِيهَا فَاَخَذَهَا.

☆☆ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا، لیکن ان کی اہلیہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، ان کی ایک چھوٹی بچی تھی جو دودھ چھڑانے کی عمر تک پہنچ چکی تھی، وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے درمیان رکھو اور پھر تم دونوں اسے بلاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ بچی اپنی والدہ کی طرف مائل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر! تو وہ بچی اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی۔ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اسے حاصل کرلیا۔

3951- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ سِنَانٍ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا جَارِيَةٌ تُدْعَى عُمَيْرَةُ فَطَلَبَتِ ابْنَتَهَا فَمَنَعَهَا ذٰلِكَ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْعُدِي هَا هُنَا . وَقَالَ لَهُ اقْعُدْ هَا هُنَا . ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا . فَدَعَوَاهَا فَمَالَتْ نَحْوَ اُمِّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اهْدِهَا . فَمَالَتْ نَحْوَ اَبِيهَا فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا .

☆☆ حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، ان دونوں کی ایک بیٹی تھی، جس کا نام عمیرہ تھا۔ اس عورت نے اس بچی کا مطالبہ کیا تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا، وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا، تم یہاں بیٹھ جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم یہاں بیٹھ جاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم دونوں اس (بچی کو) بلاؤ، ان دونوں نے اسے بلایا، وہ بچی اپنی والدہ کی طرف مائل ہونے لگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا کر! تو وہ بچی اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی تو انہوں نے اسے حاصل کرلیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

3952- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

۳۹۵۰- اخرجه احمد (۵/۴۴۶) و ابو داود (۲/۶۷۹) كتاب: الطلاق، باب: اذا اسلم احد الابوين مع من يكون الولد، الحديث (۲۲۴۴) و النسائي في الكبرى، كما في تحفة الاشراف (۳۵۹۴) والحاكم (۲/۲۰۷) من طريق عبد الحميد بن سلمة...... به- واخرجه النسائي في الصغرى (۶/۱۸۵) كتاب: الطلاق، باب: اسلام احد الزوجين و تخيير الولد، من طريق سفيان عن عثمان البتي عن عبد الحميد بن سلمة الانصاري عن ابيه عن جده انه اسلم، و ابت امراته ان تسلم، فجاء ابن لهما صغير لم يبلغ الحلم، فاجلس النبي صلى الله عليه وسلم الاب ههنا والام ههنا ثم خيره، فقال: اللهم اهده، فذهب الى ابيه-

۳۹۵۱- راجع الذي قبله-

أَيُّوْبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هُنَيَّاتِكَ وَمِنْ صَدْرِكَ وَمِمَّا جَمَعْتَ .قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَةَ كَانَتْ تُرَدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ قَدْ كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تُرَدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ إِلَى الْوَاحِدَةِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَمْضَاهُنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثًا.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنا موقف (یا سوال) اور جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے اور جو کچھ تم نے اکٹھا کیا ہے، اسے پیش کرو۔ تو ابو صہباء نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں، لیکن جب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں) طلاق کے مقدمات زیادہ آنے لگے، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تین قرار دینا (شروع کردیا)

3953- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الذَّارِعُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے معاذ! جو شخص بدعت (یعنی خلاف سنت) طریقے سے اپنی بیوی کو ایک، دو یا تین طلاقیں دے گا، ہم اس کی بدعت کو اس پر لازم کردیں گے۔"

3954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۹۵۲- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۱۰۹۹) كتاب: الطلاق، باب: طلاق الثلاث، الحديث (۱۴۷۲/۱۷): حدثنا اسحاق بن ابراهيم، اخبرنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد، به- و اخرجه ابو داود (۲۱۹۹): حدثنا محمد بن عبد الملك بن مروان، حدثنا ابو النعمان، حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن غير واحد عن طاوس، به- واخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۳۷) عن ابن جريج قال: اخبرني ابن طاوس عن ابيه: ان ابا الصهباء قال لابن عباس...... فذكره نحوه- و من طريق اخرجه مسلم (۱۴۷۲/۱۶) و ابو داود (۲۲۰۰) و اخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۱۳۳۶) و من طريقه احمد (۱/۳۱۴) و مسلم (۱۴۷۲/۱۵) من طريق معمر عن ابن طاوس...... به-

۳۹۵۳- في اسناده اسماعيل بن اميه: و هو متروك، و الحديث تقدم-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ اَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! جو شخص بدعت (یعنی خلاف سنت) طریقے سے اپنی بیوی کو ایک دو یا تین طلاقیں دے گا، ہم اس کی بدعت کو اس پر لازم کر دیں گے۔''

3955- حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَعَصٰى رَبَّهُ وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو، اس کے حیض کے دوران تین طلاقیں دیدے، تو وہ عورت اس سے بائنہ ہو جائے گی، تاہم اس شخص نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

3956- حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ وَّعُثْمَانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3957- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ عَنْ عَائِذِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ بَانَتْ مِنْهُ وَلَاتَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا:

جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیتا ہے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا: وہ عورت اس شخص سے بائنہ ہو جائے گی اور اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی۔ جب تک دوسری شادی کر کے (بیوہ یا مطلقہ نہیں ہو جاتی) میں نے ان سے دریافت کیا: کیا میں لوگوں کو اس کے مطابق فتویٰ دیدوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3958- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا رَوَّادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً .

٣٩٥٤—راجع الذي قبله-

٣٩٥٥—تقدم تخريجه-

٣٩٥٦—راجع الذي قبله-

٣٩٥٧—عائذ بن حبيب و ان رمي بالتشيع الا انه صدوق' وكذا ابان بن تغلب ثقة و ان كان الذهبي قال فيه: (شيعي جلد)- قلت: صاحب البدعة ان كان صدوقاً قلنا صدقه و عليه بدعته- ينظر لذلك: التنكيل لليماني (٤٤/١) و الاثر اخرجه البيهقي ايضاً (٣٤٠/٧) من طريق بسام الصيرفي عن جعفر بن محمد' نحوه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع کو ایک بائنہ طلاق قرار دیا تھا۔

3959- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَازِمٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے خلع لے لیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔

3960- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ثابت کی اہلیہ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) انہوں نے (اس کی سند میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

3961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ الثَّلَاثَةُ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر

۳۹۵۸-اخرجه ابن عدي في الكامل (٤/٣٣٥) و البيهقي في السنن (٧/٣١٦) من طريق سواد عن عباد بن كثير......به- قال البيهقي: تفرد به عباد بن كثير البصري، وقد ضعفه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و البخاري، و تكلم فيه شعبة بن الحجاج، و كيف يصح ذلك و مذهب ابن عباس و عكرمة بخلافه؟ على انه يحتمل ان يكون المراد به اذا انوى به طلاقاً، او ذكره و المقصود منه قطع الرجعة- والله اعلم- اه- قلت: عباد ضعيف- وسواد بن الجراح: قال الحافظ في التقريب (١٩٦٩): صدوق اختلط بآخره: فترك، و في حديثه عن الثوري ضعف شديد- اه-

۳۹۵۹-اخرجه ابو داود (٢/٦٦٩) في الطلاق، باب: في الخلع، الحديث (٢٢٢٩) و الترمذي (٢/٤٨٢) في الطلاق، باب ما جاء في الخلع (١١٨٥) و الحاكم (٢/٢٠٦) و البيهقي (٧/٤٥٠) من طريق علي بن بحر القطان، حدثنا هشام بن يوسف......به- قال ابو داود: هذا الحديث اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عكرمة مرسلا- و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد، غير ان عبد الرزاق لرسله عن معمر- اه- و المرسل الذي اشار اليه ابو داود و الحاكم، سياتي عند المصنف بعد هذا- و الحديث قال الترمذي: حسن غريب، و نقل الزيلعي في نصب الراية (٣/٢٤٤) عن صاحب (التنقيح) انه قال: الحديث حجة لمن قال: الخلع ليس بطلاق؛ اذ لو كان طلاقاً لم تعتد فيه بحيضة- قال: و عمرو ابن مسلم هذا هو الجندي اليماني؛ روى له مسلم، و وثقه ابن حبان، و قال ابن حزم: ليس بشيء، و رد الحديث من اجله- انتهى-

۳۹۶۰-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه من كتاب الطلاق (٦/٥٠٦) باب: عدة المختلعة (١١٨٥٨) و من طريقه الدارقطني هنا، و الحاكم في المستدرك (٢/٢٠٦)- و راجع الذي قبله-

۳۹۶۱-اخرجه عبد الرزاق (١١٣٣٦) و من طريقه المصنف -هنا- و مسلم و ابو داود، و قد تقدم قريباً-

رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں، تین (طلاقیں) ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو جس بارے میں سہولت دی گئی تھی، انہوں نے اس معاملے میں جلد بازی کرنا شروع کر دی ہے، اگر ہم ان (تین طلاقوں کو تین کی صورت میں) جاری رہنے دیں، (تو یہی مناسب ہوگا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (تین طلاقوں کو تین کی شکل میں) جاری رہنے دیا۔

3962- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے (ابتدائی) تین سالوں میں تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3963- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (عہد خلافت) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3964- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ .

٣٩٦٢-تقدم تخريجه- وراجع الذي قبله-

٣٩٦٣-اخرجه النسائي (١٤٥/٦) كتاب: الطلاق، باب: طلاق الثلاث المتفرقة قبل الدخول بالزوجة، من طريق ابي عاصم عن ابن جريج، بهذا الاسناد-

٣٩٦٤-تقدم تخريج هذه الطريق قريباً-

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (عہد خلافت) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین (طلاقیں) ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

3965- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْجَوْزَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يُرْدَدْنَ اِلٰى وَاحِدَةٍ وَّصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابو جوزاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: جی ہاں!

3966- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَاَلَ اَبُو الْجَوْزَاءِ ابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ضَعِيْفٌ وَّلَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ غَيْرُهُ.

☆☆ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابو جوزاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں، تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ تو (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) جواب دیا: جی ہاں!

3967- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ

٣٩٦٥-عبد الله بن مومل: قال الحافظ في التقريب (٣٦٧٢) ضعيف الحديث- و قد تقدم الحديث من طرق عن طاوس ان ابا الصهباء سال ابن عباس......به-

٣٩٦٦-راجع الذي قبله-

٣٩٦٧-اخرجه ابو داود في كتاب الطلاق (٦٤٧/٢) باب: نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث (٢١٩٧) من طريق ايوب عن مجاهد...... به' و ابن جرير الطبري في جامع البيان في تاويل القرآن (١٢٢/١٢) (٣٤٣٣٥) من طريق اسماعيل بن امية' بهذا الاسناد مختصرًا- و قال ابو داود - رحمه الله -: روى هذا الحديث حميد الاعرج وغيره عن مجاهد عن ابن عباس- و اخرجه شعبة عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس- و ايوب و ابن جريج جميعًا عن عكرمة بن خالد و سعيد بن جبير عن ابن عباس- و ابن جريج عن عبد الحميد بن رافع عن عطاء عن ابن عباس- و اخرجه الاعمش عن مالك بن الحارث عن ابن عباس- و ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابن عباس- كلهم قالوا في الطلاق الثلاث: انه اجازها' قال: (وبانت منك) نحو حديث اسماعيل بن كثير عن ايوب عن عبد الله بن كثير - اه- وقد تقدم تخريجه من طرق عن مجاهد-

فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ ثَلَاثًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَاَتُكَ وَلَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا يُطَلِّقُ فَيَتَحَمَّقُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ) فِىْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ .قَالَ وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ فِى الْمَجْلِسِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَمِعَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهٖ مُجَاهِدٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہوگئی، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے نہیں، ورنہ اس نے تمہارے لئے کوئی گنجائش بنا دینی تھی۔ تم نے طلاق دیتے ہوئے حماقت کا مظاہرہ کیا، اور اب تم کہتے ہو: اے ابوعباس!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت (کے حساب سے) دو" یعنی ان کی عدت سے پہلے دو!۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اس نے کہا: اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

3969- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3970- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِىٍّ فِى الْاِيلَاءِ قَالَ يُوْقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ فَاِمَّا اَنْ يَفِىْءَ وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ.

۳۹۶۸–راجع الذي قبله-

۳۹۶۹–راجع الذي قبله-

۳۹۷۰–اخرجه البيهقي (۳۷۷/۷) كتاب: الايلاء' باب: من قال: يوقف المولي بعد تربص اربعة اشهر...... من طريق الدارقطني' به- و اخرجه رواية الشيباني عن بكير بن الاخنس قال: اخبرنا الفقيه ابو الفتح' انا الشريحي' انا ابو القاسم البغوي' نا علي بن الجعد' انا هشيم عن الشيباني......به- ثم قال البيهقي: هذا اسناد صحيح موصول- و الرواية الاولى اخرجها-ايضاً- ابن ابي شيبة (۱۳۱/۵)' و الطبري في تفسيره (۴۴۶/۲) رقم (۴۶۱۸' ۴۶۱۹) من طريق ابن عيينة عن الشيباني عن الشعبي' به- والرواية الثانية: اخرجها ابن ابي شيبة ايضاً (۱۳۱/۵)' و الطبري في تفسيره رقم (۴۶۲۰' ۴۶۲۱) من طريق الشيباني عن بكير......به-

وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُوقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ فَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ "ایلاء" کے بارے میں فرماتے ہیں: چار ماہ کے بعد یہ (مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔ یا تو وہ رجوع کرلے، یا طلاق دیدے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3971- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ اثْنَىْ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوْلِیْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ حَتّٰى يُمْضِیَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَيُوقَفُ فَاِنْ فَاءَ وَاِلَّا طَلَّقَ۔

☆☆ سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے 12 صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایلاء کرلیتا ہے، تو ان حضرات نے یہی جواب دیا: اس پر اس وقت تک کوئی چیز عائد نہیں ہوگی جب تک چار ماہ نہیں گزر جاتے، پھر (مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا، اگر وہ رجوع کرلے (تو ٹھیک ہے) ورنہ طلاق دیدے۔

3972- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُوْلِیَ۔

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں، میں نے دس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ سب ایلاء کرنے والے (کی مرضی پر) موقوف قرار دیتے ہیں۔

3973- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُوقِفُ الْمُوْلِیَ۔

۳۹۷۱-اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۳۷۷) من طريق الدارقطني به؛ و ابن جرير الطبري في تفسيره (۲/۴۴۹) رقم (٤٦٤٦): حدثنا عبد الله بن احمد بن شبوية قال: حدثنا ابن ابي مريم...... به- و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٤/۱۲۸) (۱۸٥٦٥): حدثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار عن بضعة عشر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا: يوقف- و اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۳۹-ترتيب): اخبرنا سفيان بن عيينة...... باسناده و لفظه: (ادركت بضعة عشر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كلهم يقول: يوقف المولي)- قال الشافعي -رضي الله عنه-: فاقل بضعة عشر ان يكونوا ثلاثة عشر و هو يقول: من الانصار- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٦/٤٥٩) (۱۱٦٦٥) عن مالك و معمر و ابن عيينة عن ايوب عن سليمان بن يسار ان مروان وقف رجلا آلى من امراته بعد ستة اشهر-

۳۹۷۲-راجع الذي قبله-

۳۹۷۳-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۱۴۲-ترتيب): اخبرنا سفيان عن مسعر...... به؛ و من طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۳۷۷)؛ و اخرجه عبد الرزاق (٦/٤٥٨-٤٥٩) رقم (۱۱٦٦٤) عن ابن عيينة عن مسعر عن حبيب بن ابي ثابت عن طاوس عن عثمان بن عفان قال: يوقف المولي عند انقضاء الاربعة: فاما ان يفيء، و اما ان يطلق-واخرجه ابن ابي شيبة ايضاً (٤/۱۲۸) رقم (۱۸٥٦٤): نا ابن علية و وكيع...... به-واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره (٤٦۲٥): حدثنا ابو هشام، حدثنا وكيع، به- و اما رواية القاسم ان عثمان...... الخ: فاخرجها البيهقي في سننه (۷/۳۷۷) من طريق الدارقطني، به-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يَرَى الْإِيلَاءَ شَيْئًا وَإِنْ مَّضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوقَفَ۔

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''ایلاء'' میں کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے، (یعنی طلاق نہیں ہوتی) خواہ چار ماہ گزر جائیں، (طلاق کا معاملہ مرد کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔

3974- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ تَطْلِيقَةٌ۔

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

3975- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِىْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِىَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ۔

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

3976- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمَيْمُوْنِىُّ قَالَ ذَكَرْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدِيْثَ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ فَقَالَ لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ قَدْ رُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ خِلَافُهُ. قِيْلَ لَهُ مَنْ رَوَاهُ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عُثْمَانَ يُوْقَفُ۔

☆☆ میمونی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کے سامنے عطاء خراسانی کی، ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کا ذکر کیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم، یہ کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا: کس نے اسے نقل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، حبیب بن ابوثابت نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کی یہ رائے نقل کی ہے) ایلاء کرنے والے (کی مرضی پر) موقوف ہوگا۔

۳۹۷٤-اخرجه عبد الرزاق (۱۱٦۳۸) عن معمر باسناده نحوه، و من طريقه اخرجه البيهقي (۳۷۸/۸)، و ابن جرير الطبري (٤٥٦٥)، و اخرجه ابن جرير (٤٥٦٤) من طريق يزيد بن زريع حدثنا معمر...... فذكره نحوه- و اخرجه ايضاً (٤٥٦٧) من طريق معمر عن عطاء......به- قال البيهقي: ليس ذلك بمحفوظ و عطاء الخراساني ليس بالقوي، و المشهور عن عثمان -رضي الله عنه- بخلافه- اه-

۳۹۷٥-علقه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷)، فقال عقب طريق عبد الرزاق السابق: (و كذلك اخرجه الاوزاعي عن عطاء الخراساني، و ليس ذلك بمحفوظ......)-

۳۹۷٦-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) من طريق الدارقطني، به-

3977- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِیَ تَطْلِيْقَةٌ وَّهُوَ اَمْلَكُ بِرَدِّهَا مَا دَامَتْ فِیْ عِدَّتِهَا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایلاء میں) جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی اور جب تک عورت کی عدت پوری نہیں ہوتی، مرد کو اس سے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔

3978- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِیَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا وَتَزَوَّجُ اِنْ شَاءَ تْ قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے:

جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی، اور عورت پر عدت لازم نہیں ہوگی۔ اگر وہ چاہے تو (فوراً بعد دوسری) شادی کرسکتی ہے۔ تو سعید نے جواب دیا: جی ہاں!

3979- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَآءَ تْ عَلٰى ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَاِنْ نَكَلَ فَنُكُوْلُهٗ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ اٰخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهٗ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دیدی ہے اور وہ اس پر ایک عادل گواہ بھی پیش کر

۳۹۷۷-اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: هكذا اخرجه محمد بن اسحاق عن الزهري' و خالفه مالك بن انس- الامام- رحمه الله- فاخرجه عن الزهري عن سعيد و ابي بكر من قولهما غير مرفوع الى عمر' رضي الله عنه- اه- و الذي اشار اليه البيهقي اخرجه مالك في الموطا (۵۵۷/۲) كتاب: الطلاق' باب: الايلاء رقم (۱۸)' و من طريق ابن ابي شيبة في المصنف (۱۲۷/٤) رقم (۱۸۵۵۵)' و البيهقي في الكبرى (۳۷۸/۷) عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب و ابا بكر بن عبد الرحمن' كانا يقولان...... فذكره- قال البيهقي: هذا اصح من الرواية الاولى- و انظر نصب الراية (۲٤۲/۳)-

۳۹۷۸-علقه البيهقي في الكبرى (۳۷۹/۷)' و اخرجه من طريق ابن ابي نجيح عن عطاء عن ابن عباس- رضي الله عنهما- قال: اذا مضت اربعة اشهر فهي تطليقة بائنة- وروى ابن ابي شيبة (۱۲۷/٤) رقم (۱۸۵۵۰) من طريق مقسم عن ابن عباس و ابن الحنفية قالا: اذا مضت اربعة اشهر' فهي تطليقة بائنة- و اخرجه ابن ابي شيبة (۱۸۵٤۵) من طريق حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر و ابن عباس' نحوه- قال البيهقي في السنن (۳۷۹/۷): (هذا هو الصحيح عن عبد الله بن عباس' رضي الله عنهما- و قد روي عنه بخلافه)-

۳۹۷۹-اخرجه ابن ماجه في سننه (٦۵۷/۱) كتاب: الطلاق' باب: الرجل يجحد الطلاق' الحديث (۲۰۳۸) : حدثنا محمد بن يحيى' حدثنا عمرو بن ابي سلمة...... به- قال البوصيري في الزوائد (۱۲۸/۲): (هذا اسناد حسن رجاله ثقات)-

دے، تو شوہر سے حلف لیا جائے گا، اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے، تو گواہ کی گواہی کالعدم قرار دی جائے گی۔ اور اگر وہ (حلف اٹھانے سے) انکار کر دیتا ہے تو اس کا انکار دوسرے گواہ کا قائم مقام ہوگا اور طلاق جائز (یعنی واقع) شمار ہو گی۔"

3980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ فَيَبُتُّهَا ثُمَّ يَمُوتُ فِىْ عِدَّتِهَا فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَاَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ مَاتَ وَهِىَ فِىْ عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ.

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دیدیتا ہے۔ پھر اس عورت کی عدت کے دوران ہی اسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تماضر بنت اصبغ کلبی کو طلاق دیدی پھر اس خاتون کی عدت کے دوران ہی حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو وارث قرار دیا تھا۔

3981- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ قُعَيْقِعَانَ عَلٰى بِرْذَوْنٍ فَقُلْتُ كَيْفَ تَرٰى فِىْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَوَرَّثَهَا.

☆☆ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ہوئی وہ اس وقت قعیقعان سے خچر پر سوار ہو کر آ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کو وارث قرار دیا ہے۔

3982- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ طَلَّقَهَا وَهِىَ اٰخِرُ طَلَاقِهَا فِىْ مَرَضِهِ .

۳۹۸۰- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٦/٦٢) رقم (١٢١٩٢) قال : اخبرنا ابن جريج ......به- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ١٩٩- ترتيب) و من طريقه البيهقي في السنن (٧/٣٦٢) عن ابن ابي رواد و مسلم بن خالد عن ابن جريج ...... به- و زاد فيه قال ابن الزبير: (اما انا فلا ارى ان ترث مبتوتة)- و هذه الزيادة عند عبد الرزاق (١٢١٩٤) عن ابن جريج' اخبرني هشام بن عروة: ان عبد الرحمن بن عوف طلق امراته مريضاً' ثم مات؛ فورثها عثمان- و ذكره الحافظ في التلخيص (٣/٢١٧) و قال : (هذا حديث متصل)- اه-

۳۹۸۱- راجع الذي قبله-

۳۹۸۲- اخرجه مالك في الموطا (٢/٥٧١) كتاب: الطلاق' باب: طلاق المريض' الحديث (٤٠) عن ابن شهاب......به' و من طريقه اخرجه الشافعي في المسند (٢/رقم ٢٠٠- ترتيب)- و من طريقهما معاً اخرجه البيهقي في الكبرى (٧/٣٦٢)- ثم اخرجه البيهقي من طريق ابن شهاب عن معاوية بن عبد الله بن جعفر- و فيه قصة' فيها قضاء عثمان هذا- قال البيهقي: (هذا اسناد متصل) و وافقه ابن التركماني-

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا وارث قرار دیا تھا، حالانکہ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو طلاق دیدی تھی، انہوں نے اپنی بیماری کے دوران اسے طلاق دی تھی۔

3983- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَجَدُوْا فِیْ كِتَابِ عُمَرَ اِذَا مَا عَبَثَ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ يَعْنِی الْمَجْنُوْنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ بات پائی۔

''جب کوئی عبث کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دیدے۔''

ان کی مراد یہ تھی: جب کوئی پاگل ہو جائے۔

3984- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِیُّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذَا عَبَثَ الْمَجْنُوْنُ بِامْرَاَتِهٖ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں یہ بات پائی ہے۔

''جب پاگل اپنی بیوی کے ساتھ عبث (حرکت کرنے لگے) تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دیدے۔''

3985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا عَبَثَ الْمَعْتُوْهُ بِامْرَاَتِهٖ اُمِرَ وَلِيُّهُ اَنْ يُّطَلِّقَ.

تَابَعَهُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی پاگل اپنی بیوی کے ساتھ عبث حرکت کرے۔ تو اس کے ولی کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ طلاق دیدے۔''

3986- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۳۹۸۳- سياتي بعده من طريق يزيد العدني عن سفيان' و فيه: و جدنا في كتاب عبد الله بن عمرو عن عمر بن الخطاب...... به- و قد اخرجه على هذا النحو عبد الرزاق في مصنفه (۷/۷۹) رقم (۱۲۲۸٦) عن الثوري' به- وقال سفيان: و لا ناخذ بذلك نرى انها بلية و قعت فان كان يخشى عليها عزلت' و انفق عليها من ماله- واخرجه ابن ابي شيبة (٤/۷۲) رقم (۱۷۹۲۹) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان' به-

۳۹۸٤- راجع الذي قبله-

۳۹۸۵- راجع الذي قبله-

الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبَقَتْ اَمَةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ فَوَقَعَتْ بِوَادِى الْقُرٰى فَانْتَهَتْ اِلَى الْحَيِّ الَّذِىْ اَبَقَتْ فِيهِمْ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عُذْرَةَ فَنَثَرَتْ لَهُ ذَا بَطْنِهَا ثُمَّ عَثَرَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا بَعْدُ فَاسْتَاقَهَا وَوَلَدَهَا فَقَضٰى عُمَرُ لِلْعُذْرِيِّ بِغُرَرِ وَلَدِهِ الْغُرَّةُ لِكُلِّ وَصِيفٍ وَّصِيفٌ وَّلِكُلِّ وَصِيفَةٍ وَّصِيفَةٌ وَّجَعَلَ ثَمَنَ الْغُرَّةِ اِذَا لَمْ تُوجَدْ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى سِتِّينَ دِينَارًا اَوْ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْبَادِيَةِ سِتَّ فَرَائِضَ .

☆☆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: کسی عرب کی کنیز مفرور ہوگئی۔ وہ وادی قریٰ پہنچ گئی، وہ اس قبیلے تک پہنچ گئی، جن سے بھاگی تھی، بنو عذرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ اس کے ہاں بہت سے بچے پیدا ہوئے، پھر اس کنیز کا آقا اس تک پہنچ گیا، اس نے اس کنیز اور اس کے بچوں کو اپنی تحویل میں لینا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس مقدمہ میں) یہ فیصلہ دیا۔ عذرہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص اپنی اولاد کے عوض میں تاوان کے طور پر غلام (یا کنیز) ادا کرے، لڑکے کے بدلے میں غلام اور لڑکی کے بدلے میں کنیز ادا کرے گا۔ اگر یہ دستیاب نہ ہوں۔ شہر کے رہنے والے ایک غلام کے عوض میں 60 دینار یا 700 درہم ادا کریں گے اور دیہاتیوں پر چھ فرائض عائد ہوں گے۔

3987 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فِى الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ حرام (قرار دینے) کے بارے میں فرماتی ہیں: یہ قسم ہے، جس کا کفارہ دینا ہوگا۔

3988 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا السَّهْمِىُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِى الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ .

☆☆ سعید بن مسیّب، عطاء، طاؤس، سلیمان بن یسار اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''حرام (قرار دینا) قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا''

۲۹۸۶—اخرجه البيهقي في الكبرى (۹/ ۷٤) كتاب: السير، باب: من يجري عليه الرق، من طريق الدارقطني، به-قال البيهقي: و هذا ورد في وطء الشبهة: فيكون الولد حرا، و عليه قيمته لصاحب الجارية، و كان عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- راى القيمة بما نقل في هذا الاثر، ان ثبت- و الله اعلم- اه-

۲۹۸۷—اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/ ۳٥۱) من طريق عبد الوهاب بن عطاء: انا سعيد عن مطر......به-قال البيهقي: و اخرجه عبد الله بن بكر عن سعيد بن ابي عروبة، فقال: يمين يكفرها- اه-ومطر و ان كان صدوقاً الا انه كثير الخطا، و حديثه عن عطاء ضعيف: كما في التقريب (٦٧٤٤)- و اخرجه ايضاً ابن ابي شيبة (٤/ ٩٦) رقم (١٨١٩١) من طريق عبد الاعلى عن سعيد، به-

۲۹۸۸—لم اجده هكذا مجملا في شيء من كتب السنة التي بين يدي، لكن اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ٩٦) رقم (١٨١٩٤): نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن عطاء و طاوس قالا: يمين: و اخرجه البيهقي في سننه (۷/ ۳٥۱) من طريق داود بن ابي هند عن سعيد بن المسيب قال: الحرام يمين-و اما سليمان بن يسار: فقد تقدم تخريجه- و اما عن سعيد بن جبير: فاخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٤/ ٩٧) رقم (١٨٢٠٣) من طريق خصيف عن سعيد بن جبير في الرجل يقول لامراته: (انت علي حرام) قال: يعتق رقبة- و ان قال ذلك لا ربع، فاربع رقاب-

كِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالسِّيَرِ

کتاب وراثت' سیر وغیرہ سے متعلق روایات

3989- قُرِءَ عَلَى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِيْ رَجَبٍ سَنَةَ اِحْدَى وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى الْعَطَّافِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَىْءٍ يُنْتَزَعُ مِنْ اُمَّتِىْ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ یہ نصف علم ہے اور یہ وہ سب سے پہلی چیز ہے' جسے بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ وہ سب سے پہلی چیز ہے' جسے میری اُمت سے اٹھا لیا جائے گا۔

شرح:

وراثت کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شفیق الرحمٰن تحریر کرتے ہیں:

فرائض کا لغوی معنی

فرائض جمع ہے ''فریضۃ'' کی۔ فریضہ کا معنی ''فرض، زکوٰۃ اور مقرر کردہ حصہ'' ہے۔

فرائض کا اصطلاحی معنی

علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں جس سے ورثاء کے شرعی طور پر مقررہ حصص کی کامل طور پر معرفت حاصل ہو۔ خواہ وہ حصہ بطور ''فرض'' ہو یا ''عصبہ'' ہو یا بطور ''رد''

موضوع

''ترکہ اور میت''

٣٩٨٩- اخرجه ابن ماجه (٩٠٨/٢) كتاب الفرائض' باب: الحث على تعليم الفرائض' الحديث (٢٧١٩)' و الحاكم في المستدرك (٣٣٢/٤)' و البيهقي في السنن (٢٠٩/٦)' و ابن عدي في الكامل (٣٨٥/٢)' و الخطيب في تاريخه (٩٠/١٢) من طريق حفص بن عمر...... به- قال البيهقي تفرد به حفص بن عمر' و ليس بالقوي- اه- و تعقبه ابن التركماني: (قلت: لم ار احدًا و افقه على هذه العبارة اللينة في حق هذا الرجل' بل اساء و ا القول فيه: قال البخاري: منكر الحديث؛ رماه يحيى بن يحيى بالكذب- وقال النسائي: ضعيف- و قال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج به بحال- و قد ذكره البيهقي - فيما مضى في باب: لا تفريط على من نام -: فقال: منكر الحديث)- اه- و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص ايضاً (١٧٢/٣)' فقال: مداره على حفص بن عمر بن ابي العطاف' و هو متروك- اه- و نقل البوصيري في الزوائد (٩٠٨/٢) تصحيح الحاكم له' و تعقبه بما قيل في حفص بن عمر-

غرض وغایت

ترکۂ میت کو میت کے ورثاء میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کرنے کی قدرت حاصل کرنا۔

علم الفرائض کو ''نصف العلم'' کہنے وجہ

پہلی وجہ:

﴿انسانی حالت کا اعتبار﴾

انسان کی دو حالتیں ہیں:

نمبر1: حیات۔ نمبر2: ممات۔

علمِ فرائض کے علاوہ دیگر جتنے بھی علوم ہیں سب کا تعلق انسان کی ایک حالت (حیات) کے ساتھ ہے جبکہ دوسری حالت (ممات) کے ساتھ فقط علمِ فرائض ہی متعلق ہے۔ چونکہ فرائض کا تعلق ایک حالت کے ساتھ ہے اور ایک حالت دو حالتوں کا نصف ہے، اس لئے اس کو'' نصف العلم'' کہا گیا۔

دوسری وجہ

﴿سببِ ملک کا اعتبار﴾

ملکیت کے سبب 2 ہیں۔

نمبر1: اختیاری۔ نمبر2: اضطراری۔

''اختیاری ملکیت'' یہ ہے کہ انسان کسی چیز کا مالک بننا چاہے تو بن جائے اور نہ چاہے تو نہ بنے۔ جیسے زید نے کوئی چیز خریدی، تو خریدنے سے وہ اس چیز کا مالک بن گیا، اگر وہ مالک نہ بننا چاہتا تو چیز نہ خریدتا، تو وہ چیز اس کی ملکیت میں بھی نہ آتی۔ لہذا خریدنے سے، خریدی ہوئی چیز کی جو ملکیت حاصل ہوئی۔ یہ ملکیت ''اختیاری'' ہے۔ اسی طرح ہبہ (تحفہ) قبول کرنے اور اجارہ وغیرہ کے ذریعے سے بھی جو ملکیت حاصل ہوتی ہے وہ بھی ''اختیاری'' ہوتی ہے۔

''اضطراری ملکیت'' یہ ہے کہ انسان مالک بننا نہ بھی چاہتا ہو اس کے باوجود وہ چیز اس کی ملکیت میں آجائے۔ مثلاً باپ کی وفات سے بیٹے کو اس کی جائداد کی جو ملکیت حاصل ہوتی ہے وہ ''اضطراری'' ہے۔ وہ مالک بننا چاہے یا نہ چاہے، ترکہ اس کی ملکیت میں بہر حال آجائے گا اور وہ اس چیز کا مالک بن جائے گا۔ یہ ملکیت ''اضطراری'' ہے۔ چنانچہ تمام علوم کا تعلق ملکیت کے ''اختیاری سبب'' کے ساتھ ہے۔ جبکہ ملکیت کے ''اضطراری سبب'' کے ساتھ صرف ''علم فرائض'' متعلق ہے۔ یہاں پر بھی یہی کہیں گے کہ ملکیت کے کل سبب ''2'' ہیں، اور اس علم (فرائض) کا تعلق ایک سبب کے ساتھ ہے۔ اور ایک، دو کا نصف ہے۔ اس لئے اس علم کو'' نصف العلم'' کہا جاتا ہے۔

تیسری وجہ:

﴿ترغیب﴾ جیسا کہ وضو کے متعلق ارشاد پاک ہے: ''طہارت آدھا ایمان ہے''

اس حدیث شریف میں وضو کو "نصف ایمان" کہا گیا ہے۔تو یہ بھی محض ترغیب دلانے کے لئے ہے۔اسی طرح علم فرائض کو بھی ترغیب دلانے کے لئے "نصف العلم" قرار دیا گیا۔

وراثت کے ارکان

وراثت کے 3ارکان ہیں۔

(1)......مورث

وہ شخص جو حقیقتاً یا حکماً فوت ہوگیا ہو اور مال یا حقوق چھوڑے ہوں جو اس مرنے والے سے منتقل ہو کر وارثوں تک پہنچیں۔

(2)......وارث

وہ شخص جو مورث کے چھوڑے ہوئے مال وحقوق وغیرہ کا خلیفہ بننے کا مستحق ہو۔

(3)......میراث

"وہ مال یا حقوق جو میت چھوڑ کر مرے جو بطور وراثت وارثوں تک پہنچے"

مثلاً مال ودولت زمین اور ثمن وصول کرنے کے لئے مبیع کو روکنے کا حق اور قرضہ جات کی وصولی کا حق وغیرہ"

وراثت کے اسباب

وراثت کے اسباب 3 ہیں۔

﴿پہلا سبب﴾......قرابت (رشتہ داری)

اس سے مراد "قرابتِ نسبی" (نسبی رشتہ داری) ہے جو کہ ولادت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔اس میں میت کے اصول (ماں، باپ، دادا پردادا وغیرہ) اور فروع (بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں وغیرہ) شامل ہیں۔

﴿دوسرا سبب﴾......زوجیت (شادی)

اس سے مراد وہ زوجیت ہے جو عقدِ صحیح کے ذریعے حقیقتاً یا حکماً حاصل ہو۔خواہ خلوتِ صحیحہ ودخول ہو یا نہ ہو۔چنانچہ اگر میاں بیوی کے درمیان "نکاح" صحیح ہوگیا اور ان میں سے کوئی ایک دخول یا خلوتِ صحیحہ سے قبل فوت ہوگیا تو نکاح صحیح ہوجانے کی وجہ سے دوسرا اس کا وارث بنے گا۔

نوٹ: جو شرائط، نکاح کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک مفقود ہوجائے مثلاً گواہوں کے بغیر نکاح ہوا ہو اور میاں بیوی میں سے کوئی ایک مرجائے تو دوسرا اس کا وارث نہیں بنے گا۔

جب تک ان میں نکاح برقرار رہے گا تب تک یہ ایک دوسرے کے وارث ہوسکیں گے۔اس تعلق کی بناء پر جو سلسلہ وراثت شروع ہوتا ہے وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ تعلق بحال رہتا ہے۔اگر یہ تعلق ٹوٹ جائے یعنی شوہر طلاق دیدے تو اب عورت کے وارث بننے یا نہ بننے میں تفصیل ہے۔وہ یہ کہ

(i) اگر طلاق ہوئی (خواہ رجعی ہو یا بائن، ایک ہو یا زیادہ) اور عدت بھی گزر گئی تو ان میں سلسلہ وراثت ختم

ہوجاتا ہے۔

(ii) اگر عدت نہیں گزری بلکہ ابھی عدت چل رہی ہے تو اس کی دوصورتیں ہیں۔

نمبر:1۔طلاق رجعی دی تھی۔

نمبر:2۔طلاق بائن دی تھی۔

اگر طلاق رجعی تھی تو دونوں ایک دوسرے کے وراث ہونگے۔

اور اگر طلاق بائن تھی تو اس کی بھی دوصورتیں ہیں۔

(i) طلاق مرض الموت میں دی۔

(ii) طلاق مرض الموت میں نہیں دی۔

اگر طلاق بائن تھی اور مرض الموت میں دی تھی تو اس طلاق سے عورت جب تک عدت میں ہے اس وقت تک وراثت سے محروم نہیں ہوگی۔لیکن اگر اسی صورت میں عورت مرجائے تو شوہر اسکی وراثت سے محروم ہوگا۔

اور اگر مرض الموت میں طلاق نہیں دی تو طلاق دیتے ہی، عدت گزرنے سے پہلے عورت کا اس شوہر سے سلسلہ ازدواج ختم ہوگیا، اگر اسی حالت میں شوہر فوت ہوگیا تو عورت اس کی وارث نہیں ہوگی۔

﴿تیسرا سبب﴾......ولاء (ملکیت)

اس کی دوقسمیں ہیں۔

(i) ولاء من جهة العتق (ii) ولاء من جهة الموالاة

ولاء من جهة العتق

اس سے مراد وہ قرابت حکمیہ (حکمی رشتہ داری) ہے جس کے سبب سے کوئی شخص کسی کو آزاد کرسکتا ہے اس ولاء کو عصوبت سببیہ بھی کہتے ہیں۔چنانچہ جب کوئی آقا اپنے غلام کو آزاد کردے اور وہ آزاد کردہ فوت ہوجائے، وفات کے وقت اس آزاد کردہ کوئی عصبہ (قریبی رشتہ دار) موجود نہ ہو تو اس کا آقا (جس نے اس کو آزاد کیا) اس کا وارث ہوگا۔

ولاء من جهة الموالات

اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مجهول النسب شخص کسی معروف النسب کو کہے: جب میں مرجاؤں تو تُو میرا وارث ہوگا۔اور اگر میں کوئی قتل وغیرہ کروں تو اس کا ذمہ دار بھی تو ہوگا۔یعنی اس کا خون بہا بھی تو دے گا۔اور دوسرا اس کے جواب میں کہے: مجھے قبول ہے۔اس قول وقرار کی بناء پر بھی سلسلہ وراثت جاری ہوجاتا ہے۔چنانچہ جب پہلا شخص مرے گا تو دوسرا اس کا وارث بنے گا۔

وراثت کی شرائط

وراثت کی شرائط 3 ہیں۔

(1) مورث کا مرنا۔

کسی انسان میں زندگی کے تحقق کے بعد زندگی کا ختم ہو جانا ''موت'' کہلاتا ہے۔

(2) مورث کی وفات کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔

(3) کسی مانع ارث کا موجود نہ ہونا، بعض نے تیسری شرط ''جہت قرابت'' اور ''جہت ارث'' کا معلوم ہونا قرار دیا ہے۔

''ہمارے علماء کرام نے فرمایا: میت کے ترکہ کے ساتھ بالترتیب چار قسم کے حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے (میت کا ترکہ استعمال کرنے میں) اس کی تکفین وتجہیز کی جائے گی (لیکن اس معاملہ میں کسی قسم کی) فضول خرچی (کی جائے گی اور) نہ ہی کنجوسی۔ پھر (متوسط طریقے سے تجہیز وتکفین کے بعد) جوکچھ بچ رہے اس میں سے قرضے وغیرہ ادا کئے جائیں۔ (قرضوں کی ادائیگی کے بعد) پھر جو بچ رہے اس کے ایک تہائی (1/3) میں (اگر ممکن ہوتو) وصیت کو پورا کیا جائے (وصیت کو پورا کرنے کے بعد) پھر جو بچ رہے وہ ورثاء کے درمیان کتاب اللہ، سنت اور اجماع امت کے (مقرر کردہ حصص کے) مطابق تقسیم کیا جائے۔

﴿ترکۂ میت سے متعلق چار قسم کے حقوق﴾

انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے ترکہ کے ساتھ چار قسم کے حقوق متعلق ہوتے ہیں اور ان چار قسم کے حقوق کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے یعنی کہ چاروں حقوق ادا کئے جائیں گے اور بالترتیب ادا کئے جائیں گے۔

میت کے ترکہ سے متعلق چار قسم کے حقوق

﴿i﴾......تجہیز وتکفین۔ ﴿ii﴾......قرضہ جات وغیرہ کی ادائیگی۔

﴿iii﴾......نفاذ وصیت۔ ﴿iv﴾......ورثہ کے درمیان تقسیم۔

امور اربعہ کی وجہ حصر

ترکۂ میت دو حال سے خالی نہیں کہ اس میں میت کا بھی حصہ ہے یا نہیں، اگر میت کا بھی حصہ ہے تو یہ ''تجہیز'' ہے اور اگر میت کا حصہ نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ موت سے پہلے کا ثابت ہے یا نہیں، اگر موت سے پہلے کا ثابت ہے تو یہ دَین۔ اور اگر پہلے کا ثابت نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس کا ثبوت میت کی طرف سے ہے یا نہیں، اگر اس کا ثبوت میت کی جانب سے ہے تو یہ وصیت۔ اور اگر اس کا ثبوت میت کی جانب سے نہیں ہے تو یہ تقسیم بین الورثہ۔

ترکۂ میت کے مستحقین

میت کے ترکہ کے مستحقین کی تعداد 10 ہے۔ جوکہ بالترتیب درج ذیل ہیں۔

(۱)......اصحاب فرائض

(۲)......عصبہ نسبیہ

(۳)......عصبہ سببیہ

(۴)......عصبہ سببیہ کے مذکر عصبات

(۵)......رد علیٰ ذوی الفروض النسبیہ

(۶)......ذوی الارحام

(۷)......مولیٰ الموالات

(۸)......مقرلہ بالنسب علیٰ الغیر

(۹)......موصیٰ لہ بجمیع مالہ

(۱۰)......بیت المال

(رفیق الوراثت: علامہ شفیق الرحمٰن)

3990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: علم تین قسم کا ہوتا ہے' اس کے علاوہ جو ہے وہ اضافی ہے' ایک محکم آیات کا علم' دوسرا قائم سنت کا علم اور تیسرا انصاف کے مطابق وراثت (تقسیم کرنے کے اصولوں) کا علم ہے۔

3991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَفُرِضَ فِيهَا الْفَرَائِضُ يَقُولُ لَا حَبْسَ بَعْدَ سُورَةِ النِّسَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ سورۂ نساء کے نازل ہو جانے اور اس میں وراثت کے احکام نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے' آپ صلی اللہ علیہ

۳۹۹۰- اخرجه ابو داود' كتاب الفرائض (۳/۲۰۶) باب: ما جاء في تعليم الفرائض (۲۸۸۵) و ابن ماجه في المقدمة (۱/۲۱) باب: اجتناب الرأي و القياس (۵٤) و البيهقي في السنن الكبرى' كتاب: الفرائض (۶/۲۰۸) باب: الحث على تعليم الفرائض' و ابن عبد البر في التمهيد (٤/۲۶۶) و الحاكم في المستدرك كتاب: الفرائض (٤/۳۳۲)- كلهم من طريق عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عبد الرحمن بن رافع' بهذا الاسناد- و سكت عنه الحاكم' و ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك- قلت: علته عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي؛ فانه ضعيف في حفظه؛ كما قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت:۳۸۸۷)-

۳۹۹۱- اخرجه البيهقي (۶/۱۶۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/۲۵۰) و الطبراني (۱۱/۳۶۵) رقم (۱۲۰۳۳) و العقيلي في الضعفاء الكبير (۳/۲۹۷) من طريق عبد الله بن لهيعة' ثنا عيسى بن لهيعة...... به- وقد رمز السيوطي لحسنه' فتعقبه المناوي بقول الدارقطني الآتي بعد الطريق التالية- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۷/۵): (اخرجه الطبراني' وفيه عيسى بن لهيعة' و هو ضعيف)- اه-

وسلم نے فرمایا تھا: سورۂ نساء کے بعد اب کسی کو محبوس قرار نہیں دیا جاسکتا۔

3992- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مُوْسٰى الصَّدَفِىُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَنْ فَرَائِضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ اَخِيْهِ وَهُمَا ضَعِيْفَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ وراثت کے حصوں سے کسی کے محبوس قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ابن لہیعہ کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

3993- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِىْ ابْنَتَيْنِ وَاَبَوَيْنِ وَامْرَاَةٍ قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تُسْعًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (مرحوم کی) دو بیٹیوں' ماں باپ اور بیوی کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس کی وراثت کے نو حصے ہوں گے۔

3994- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيْلُ اَبِىْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً وَّلَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا اُمَّتِىْ فَاِنَّهُمْ يَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ . لَفْظُ ابْنِ عَيَّاشٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَحْسِبُ شَكَّ عُمَرُ . وَعُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک

٣٩٩٢—اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٦/ ١٦٣) من طريق الدارقطني' به- و راجع الذي قبله-

٣٩٩٣—اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٦/ ٢٥٣) كتاب: الفرائض' باب: العول في الفرائض من طريق الدارقطني' به- واخرجه ايضاً من طريق يحيى بن آدم' ثنا شريك...... به- و عزاه الحافظ ابن حجر في التلخيص (٣/ ١٩٢) الى ابي عبيد قلت: سكت عنه الحافظ ابن حجر- و في اسناده الحارث الاعور تكلموا فيه- و الاثر اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٩/ ٢٥٨) (٣١٢٠٢): حدثنا وكيع' حدثنا سفيان عن رجل لم يسمه قال: ما رايت رجلا كان احسب من علي !! سئل عن ابنتين و ابوين و امراة؟ فقال: (صار ثمنها تسعًا)-

٣٩٩٤—اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٤٣٤) من طريق علي بن الجعد' حدثنا عمر بن راشد' به- و اخرجه البزار في مسنده (١٣٨٤—كشف) من طريق عبد الرزاق' انبا عمر بن راشد...... به-قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير الا عمر بن راشد- اه- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (٣/ ١٨٤): (فيه عمر بن راشد قال: انه تفرد به' و هو لين الحديث)- اه- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/ ٢٠٤): (اخرجه الطبراني في الاوسط' وفيه عمر بن راشد و هو ضعيف)- اه-

مذہب دوسرے مذہب کا وارث نہیں بنتا اور ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی گواہی دوسرے مذہب کے خلاف قبول نہیں کی جاسکتی' البتہ میری اُمت کا حکم مختلف ہے کیونکہ ان کی گواہی دوسرے سب لوگوں کے حق میں قبول کی جائے گی۔

روایت کے یہ الفاظ عیاش نامی راوی کے ہیں' تاہم انہوں نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: میرا خیال ہے کہ روایت کے الفاظ میں شک عمر نامی راوی کو ہے اور عمر نامی راوی عمر بن راشد ہے جو مستند نہیں ہے۔

3995- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

3996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ لَا يَدَّعِيَنَّ رَجُلٌ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَا يَنْتَمِيْ اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ مُتَتَابِعَةً لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ . فَقَالَ رَجُلٌ وَّلَا الطَّعَامَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا . ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ وَّالدَّيْنَ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيْمَ غَارِمٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس کی رال میرے اوپر بہہ رہی تھی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کا حق مقرر کر دیا ہے' اس لیے کسی وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی' اولاد صاحب فراش کی ہوگی اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' کسی شخص کو اس کے باپ کی بجائے کسی اور حوالے سے نہ بلایا جائے گا اور کوئی بھی شخص اپنے آپ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب نہ کرے جو شخص ایسا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لگاتار لعنت ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے

۳۹۹۵-اخرجه ابن ماجه (۲۷۳۰) و النسائي في الكبرى؛ كما في تحفة الاشراف رقم (۱۱۲) من طريق ابن وهب عن يونس' به- و الحديث اخرجه الشافعي (۱۹۰/۲) و سعيد بن منصور (۱۳۵) و عبد الرزاق (۹۸۵۲) والطيالسي (۶۳۱) واحمد في مسنده (۲۰۰/۵ ' ۲۰۱ ' ۲۰۸ ' ۲۰۹) و الدارمي (۳۷۰/۲ ' ۳۷۱) و البخاري (۶۷۶۴) ومسلم (۱۶۱۴) و ابو داود (۲۹۰۹) و الترمذي (۲۱۰۷) و النسائي في الكبرى كما في التحفة (۵۶/۱) و ابن الجارود (۹۵۴) و البيهقي (۲۱۷/۶ ' ۲۱۸) و الطبراني في الكبير (۳۹۱) و البغوي في شرح السنة (۲۲۳۱) من طرق عن الزهري' به-

۳۹۹۶-اخرجه البيهقي (۲۶۴/۶) من طريق الدارقطني' به- و ابن ماجه (۹۰۶/۲) كتاب- الوصايا' باب: لا وصية لوارث' و الحديث (۲۷۱۴) من طريق محمد بن شعيب بن شابور عن عبد الرحمن بن يزيد' به مختصرًا-قال ابن التركماني: (وهذا سند جيد)- وقال البوصيري في الزوائد (۳۶۸/۲): (هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)- الا-و تعقبهما الالباني في الارواء (۸۹/۶) بقوله: (وهذا منهم؛ بناء على ان سعيد بن ابي سعيد انما هو المقبري و صنيع البيهقي يدل على انه ليس به' و انظر بقية كلام الشيخ في الارواء (۹۰/۶-۹۱)-

گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تو ہمارا سب سے زیادہ اہم مال ہے' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر دی گئی چیز واپس کرنا ہوتی ہے' قرض کو ادا کیا جائے گا اور جو شخص ذمے دار بنے گا وہ تاوان ادا کرنے کا بھی پابند ہوگا۔

3997- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ- شَيْخٌ بِالسَّاحِلِ- قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اِنِّيْ لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہی الفاظ ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے کھڑا ہوا تھا' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

3998- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وراثت کے فرض حصوں کے مطابق مال کی ادائیگی کرو اور جو مال بچ جائے تو وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

3999- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْعَجَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ. وَقَالَ اَبُوْ شَيْبَةَ اقْسِمُوا الْمِيْرَاثَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرض حصے داروں کے درمیان مال کو تقسیم کرو' فرض حصوں کے بعد جو مال بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کا ہوگا۔

ابوشیبہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق ذوی الفروض میں وراثت تقسیم کردو۔

4000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۹۹۷- راجع الذي قبله-

۳۹۹۸- تفرد به الدارقطني من طريق زمعة بن صالح عن ابن طاوس...... به' لكن سياتي من طرق عن ابن طاوس- و زمعة بن صالح ضعيف' و حديثه عند مسلم مقرون؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت۲۰٤٦)-

۳۹۹۹- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۲٤۹/۱۰) رقم (۱۹۰۰٤)' و من طريقه المصنف هنا' و مسلم (۱٦۱۵/٤)' و ابو داود في سننه (۲۸۹۸)' و الترمذي (۲۰۹۸)' و ابن ماجه (۲۷٤۰)' و ابن حبان في صحيحه (٦۰۲۹)' و الطبراني في الكبير (۱۰۹۰۲) عن معمر به- و انظر الذي يليه-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرض حصے ان کے حصے داروں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

شرح:

علماء نے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے کہ وراثت کے مال میں سے جب زائد مقدار باقی رہ جائے جو ذوی الفروض کے حصے میں نہ آسکی ہو اور میت کے عصبہ بھی موجود نہ ہوں تو وراثت کا مال ذوی الفروض کی طرف کیسے لوٹائے جائے گا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مال ذوی الفروض کو لوٹایا نہیں جائے گا' بلکہ بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔۔

اکثر صحابہ کرام کا یہ موقف ہے کہ میاں بیوی کے علاوہ دیگر تمام ذوی الفروض کی طرف اس اضافی مال کو لوٹا دیا جائے گا۔ تاہم اس کی تقسیم کی کیفیت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاءِ اہلِ عراق اسی بات کے قائل ہیں۔

4001- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ نُعَيْمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِىَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فرض حصے ان کے حقداروں کو دے دو جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

4002- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِاَوْلٰى ذَكَرٍ.

٤٠٠٠- اخرجه البخاري (٦٧٤٦) كتاب الفرائض' باب: ابناء عم احدهما اخ للام و الآخر زوج' و مسلم (٢/١٦١٥) و ابن حبان في صحيحه (٢٨٧/١٣) رقم (٦٠٢٨) و الطحاوي (٣٩٠/٤) والبيهقي (٢٣٩/٦) من طريق يزيد بن زريع' حدثنا روح...... به وسياتي من طرق عن ابن طاوس-

٤٠٠١- اخرجه احمد (١/ ٢٩٢' ٣٢٥) و البخاري (٦٧٣٢' ٦٧٣٥' ٦٧٣٧) و مسلم (١٦١٥/ ٢) و الترمذي (٢٠٩٨) والنسائي في الكبرى (٥/ ٩-١٠) رقم (٥٧٠٥) و ابو يعلى (٢٣٧١) والطحاوي (٣٩٠/٤) و ابن الجارود في المنتقى (٩٥٥) و الطبراني في الكبرى (١٠٩٠٤) و البيهقي (٢/ ٢٣٤: ٢٣٩) و البغوي في شرح السنة (٢٢١٦) من طرق عن وهيب' به- و راجع الذي قبله-

٤٠٠٢- اخرجه الطبراني في الكبير (١٩/١١) رقم (١٠٩٠١): حدثنا محمد بن صالح بن الوليد النرسي' ثنا خالد بن يوسف السمتي...... به- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال کو فرض حصوں کے مطابق تقسیم کرو جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

4003- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيْ - ابْنَ مُحَمَّدٍ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتْ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال کو فرض حصوں کے مطابق تقسیم کرو اور جو باقی بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو مل جائے گا۔

4004- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا فَاِنْ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَاِنْ قَتَلَ صَاحِبَهُ خَطَاً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ. مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' عورت اپنے شوہر کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گی اور وہ مرد بھی اس عورت کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گا' لیکن شرط یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کیا ہو' اگر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو' تو وہ عورت اس مرد کی دیت اور مال میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی اور اگر ان میں سے کسی نے دوسرے کو خطاء کے طور پر قتل کیا ہو' تو وہ (اس دوسرے کے) مال میں سے وارث بنے گا لیکن دیت میں سے وارث نہیں بنے گا۔

اس روایت کے راوی محمد بن سعید طائفی ثقہ ہے۔

4005- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ.

۴۰۰۳- فيه هشام بن خالد المستي' و هو ضعيف: لكن اخرجه سعيد بن منصور في سننه (۱۸۹): حدثنا سفيان عن هشام بن حجير' باسناده موقوفاً على ابن عباس- و اخرجه الطحاوي (۳۹۰/۴) من طريق عبد الله بن المبارك عن معمر و سفيان الثوري عن ابن طاوس عن ابيه مرسلاً' لكن اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۹۰۰۴) عن معمر موصولاً' تقدم قريباً' و هو الصواب-

۴۰۰۴- اخرجه ابو داود كتاب الفرائض (۳۲۸/۲) باب: هل يرث المسلم الكافر (۲۹۱۱) و ابن ماجه في كتاب الفرائض (۹۱۲/۲) باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك (۲۷۳۱) و احمد في مسنده (۱۸۷/۲' ۱۹۵) و ابن الجارود في المنتقى (۹۶۷) و البيهقي في السنن الكبرى في كتاب: الفرائض (۲۱۸/۶) باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم- كلهم من طرق عن عمرو بن شعيب عن ابيه' بهذا الاسناد- و انظر تلخيص الحبير (۸۴/۳) و الارواء (۱۲۱/۶)-

۴۰۰۵- راجع الذي قبله-

بْنُ صَالِحٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4006- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ مَيِّتًا مِنْ مَيِّتٍ وَيُوَرِّثُ الْأَحْيَاءَ مِنَ الْأَمْوَاتِ.

وَأَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ قُسِّمَتْ مَوَارِيثُ أَصْحَابِ الْحَرَّةِ فَوُرِّثَ الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَلَمْ يُوَرَّثِ الْأَمْوَاتُ مِنَ الْأَمْوَاتِ .

☆☆ عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ کسی ایک مرحوم کو دوسرے مرحوم کا وارث قرار نہیں دیتے تھے' وہ صرف زندہ افراد کو مرحومین کا وارث قرار دیتے تھے۔

شیخ ابوالزناد بیان کرتے ہیں: حرہ کے واقعہ میں مارے جانے والوں کی وراثت تقسیم کی گئی تھی تو زندہ لوگوں کو مرحومین کا وارث بنایا گیا تھا' مرحومین کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا۔

4007- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا بَحْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَلَكَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ يَتَوَارَثَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم نامی خاتون اور ان کے صاحبزادے زید جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے' وہ دونوں ایک ہی موقع پر انتقال کر گئے' لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ ان دونوں میں سے کس کا انتقال پہلے ہوا ہے؟ تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

4008- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ

۴۰۰۶-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۲۹۷) (۱۹۱۶۱) عن الثوري و معمر عن داود ابن ابي هند عن عمر بن عبد العزيز: انه ورث الاحياء من الاموات و لم يورث الاموات بعضهم من بعض- قال معمر: كتب بذلك - و اشار اليه البيهقي في السنن (۶/۲۲۲)- واخرجه سعيد بنمنصور (۲۴۲): حدثنا اسماعيل بن عياش عن ابن جريج عن عمر بن عبد العزيز في القوم يموتون جميعًا: غرقوا في سفينة' او وقع عليهم بيت' او قتلوا لا يدرى ايهم مات قبل الآخر- لا يورث بعضهم من بعض الا ان يعلم انه مات قبل صاحبه فيرث لا الاول الآخر' ويرث الآخر عصبته- فان لم يعلموا ايهم مات قبل صاحبه' فلا يورث بعضهم من بعض' و لكن يرثهم عصبتهم الاحياء- اه-واخرجه الدارمي في السنن (۲/۳۷۹) عن يحيى بن عتيق قال: قرات في بعض كتب عمر بن عبد العزيز في القوم يقع عليهم البيت لا يدرى ايهما مات قبل' قال: لا يورث الاموات بعضهم من بعض' ويورث الاحياء من الاموات-

۴۰۰۷-اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۲۲) كتاب: الفرائض باب: ميراث من عمي موته من طريق الدارقطني' ثنا محمد بن القاسم بن زكريا' ثنا هشام بن يونس' ثنا الدراوردي' عن جعفر بن محمد' عن ابيه- و اخرجه الدارمي (۲/۳۷۹) و سعيد بن منصور في سننه رقم (۲۴۰) والحاكم (۴/۳۴۵-۳۴۶) من طريق عبد العزيز بن محمد- و هو الدراوردي-حدثنا جعفر عن ابيه' به-

۴۰۰۸-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۲۹۷) (۱۹۱۵۹) قال: اخبرنا الثوري و ابن عيينة عن عمرو بن دينار......به- واخرجه سعيد بن منصور في سننه (۲۲۴) عن سفيان عن عمرو ...... به' و ابن ابي شيبة (۶/۲۷۴) (۳۱۳۲۸) عن ابن عيينة......به- و اشار اليه البيهقي في الكبرى (۶/۲۲۳)- قال الامام احمد -رحمه الله- وروي عن اياس بن عبد المزني انه قال: (يورث بعضهم من بعض)- و قول الجماعة اولى- اه-قال ابو داود في مسائل الامام احمد(۵/۲۱۸): قلت للامام احمد: الغرقى يورث بعضهم من بعض؟ قال اكثر الاحاديث عليه' و لا نعلم بين اهل الكوفة فيه اختلافاً حتى جاء ابو حنيفة فقاله- اه-

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَّلَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوُرِّثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

☆☆ ایاس بن عبد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے (وہ فرماتے ہیں:) کچھ لوگوں پر ان کا گھر گر گیا تو انہیں ایک دوسرے کا وارث بنایا گیا۔

4009- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتٍ سَقَطَ عَلَى نَاسٍ فَمَاتُوا فَقَالَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

☆☆ ایاس بن عبد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے گھر کے بارے میں دریافت کیا گیا جو لوگوں پر گر جاتا ہے اور وہ لوگ مر جاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا. وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4010- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی مسلمان کسی عیسائی کا وارث نہیں بن سکتا' البتہ اگر وہ (عیسائی) اس (مسلمان) کا غلام یا کنیز ہوں (تو وارث بن جائے گا)۔

4011- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَ الرَّجُلِ أَوْ أَمَتَهُ .مَوْقُوفٌ وَّهُوَ الْمَحْفُوظُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی یہودی یا کوئی عیسائی' کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور مسلمان ان لوگوں کا وارث نہیں بنے گا' البتہ اگر وہ (یہودی یا عیسائی مسلمان کا) غلام ہو یا اس کی کنیز ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی محفوظ ہے۔

4012- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا نَرِثُ أَهْلَ

۴۰۰۹-راجع الذي قبله-

۴۰۱۰-اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۱۸) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه النسائي في الكبرى (۶۳۸۹) من طريق محمد بن عمرو اليافعي عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر موفوعاً- لكن خالفه عبد الرزاق' فاخرجه في المصنف (۱۹۳۱۰): اخبرنا ابن جريج' اخبرني ابو الزبير: انه سمع جابر بن عبد الله يقول...... فذكره موقوفاً على جابر' و من طريق عبد الرزاق اخرجه الدارقطني بعد هذا' و صوب الموقوف-

۴۰۱۱-اخرجه عبد الرزاق (۱۹۳۱۰)' و من طريقه الدارقطني هنا اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۱۸) و اخرجه الترمذي (۲۱۰۸) من طريق ابن ابي ليلى عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يتوارث اهل ملتين- قال الترمذي: (هذا حديث لا نعرفه من حديث جابر الا من حديث ابن ابي ليلى)- اه- و راجع الذي قبله-

الْكِتَابِ وَلَا يُوَرِّثُوا إِلَّا أَنْ يَرِثَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ وَتَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ وَلَا تَحِلُّ لَهُمْ نِسَاؤُنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ہم اہل کتاب کے وارث نہیں بن سکتے اور وہ ہمارے وارث نہیں بن سکتے' البتہ کوئی شخص اپنے (اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے) غلام یا کنیز کا وارث بن سکتا ہے' ہمارے لیے ان کی خواتین (سے نکاح کرنا) حلال ہے' البتہ ان کے لیے ہماری خواتین سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔

شرح:

صحابہ کرام' تابعین عظام اور فقہاء کی بڑی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا' تاہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا' لیکن مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے۔ تابعین میں سے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

مرتد شخص اگر مر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے تو حجاز کے اکثر فقہاء نے اس کے مال کو بیت المال میں شامل کرنے کا حکم دیا ہے' ان کے نزدیک مرتد کے ورثاء اس کے وارث نہیں بنیں گے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' کوفہ کے تمام فقہاء اور بصرہ کے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مرتد کے ورثاء مسلمان نہ ہو تو انہیں وراثت میں حصہ ملے گا۔

صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

4013- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى مُخْتَلِفَتَيْنِ. قَالَ وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ عَقْلِهَا وَمَالِهَا إِلَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِنْ هُوَ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا فَإِنْ قَتَلَ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے ہیں۔

آپ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: عورت اپنے شوہر کی دیت اور اس کے مال میں سے وارث بنے گی اور وہ مرد بھی اس عورت کی دیت کے مال میں سے وارث بنے گا' البتہ اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو اگر اس نے اپنے

۴۰۱۲- اخرجه الدارمي في سننه كتاب: الفرائض (۲/۳۶۹) باب: ميراث اهل الشرك: حدثنا محمد بن عيسى حدثنا شريك عن الاشعث عن الحسن عن جابر' به- و شريك بن عبد الله القاضي ضعيف-

۴۰۱۳- تقدم تخريجه قريباً-

ساتھی کو جان بوجھ کر قتل کیا ہے' تو اس کے مال میں سے وارث نہیں بنے گا اور دیت میں سے بھی وارث نہیں بنے گا لیکن اگر مقتول خطاء کے طور پر قتل ہوا تو (دوسرا فریق) اس کے مال میں سے وارث بنے گا لیکن دیت میں سے کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

شرح:

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایک مذہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

لیکن کیا (اسلام کے علاوہ) دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ (اسلام کے علاوہ) دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ تمام کفار ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4014- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

4015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيْمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنْ يُّوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهٖ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ حضرت اشیم اضبابی کی اہلیہ کو ان صاحب کی دیت میں سے وارث قرار دیں۔

4016- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيْمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ زُرَارَةَ بْنَ اَبِيْ جُزَيٍّ اَوْ

۴۰۱۴- راجع الذي قبله-

۴۰۱۵- اخرجه الدارقطني في الموتلف و المختلف (۱/۴۹۲)، و ابن عبد البر في الاستيعاب (۲/۵۱۷) و عزاه ابن حجر في الاصابة (۱/۲۴۱) الى ابي يعلى، و لم اجده في المطبوع من مسنده ابي يعلى؛ فلعله في مسنده الكبير-قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۵۲-۳۵۳): (وزفر بن وثيمة مجهول الحال......)-

۴۰۱۶- راجع الذي قبله-

حَزَنٍ- شَكَّ الصُّورِيُّ- قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنْ يُوَرِّثَ مِثْلَهُ .رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ هُنَيْدٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ جُزَيٍّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ فَذَكَرَهُ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: زرارہ بن جزئی یا شاید حزن نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضحاک بن سفیان کو خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ وارث قرار دیں۔ اسکے بعد حسب سابق روایت ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

4017- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَتْلُ اَشْيَمَ خَطَأً.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اشیم کو خطاء کے طور پر قتل کر دیا گیا تھا۔

4018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ فَسَاَلَ هَلْ عِنْدَ اَحَدٍ عِلْمٌ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِيرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ اَنَا عِنْدِيْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْنَا اَنْ نُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا اَشْيَمَ.

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس بارے میں علم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہو جانے والے شوہر کی دیت میں سے عورت کی وراثت کے بارے میں کوئی فیصلہ دیا ہو؟ تو اس بات پر حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: میرے پاس اس بارے میں علم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خط لکھا تھا کہ ہم اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کے شوہر اشیم کی دیت میں سے حصہ دیں۔

4019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَا اَرَى الدِّيَةَ اِلَّا لِلْعَصَبَةِ لِاَنَّهُمْ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ فَهَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فَاَخَذَ بِذٰلِكَ عُمَرُ .زَادَ ابْنُ

٤٠١٧- اسناده ضعيف فيه عبد الله بن عمر: وهو العمري ضعيف، تقدمت ترجمته مرارًا-

٤٠١٨- اخرجه النسائي في الكبرى (تحفة الاشراف) (٤٩٧٣) عن سفيان عن يحيى بن سعيد به-واخرجه احمد (٣/ ٤٥٢) و ابو داود (٢٩٢٧) و ابن ماجه (٢٦٤٢) و الترمذي (١٤١٥، ٢١١٠) و النسائي في الكبرى (تحفة الاشراف) (٤٩٧٣) و البيهقي (٨/ ٥٧) من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري به- و اخرجه احمد (٣/ ٤٥٢) و ابو داود (٢٩٢٧) من طريق عبد الرزاق عن معمر عن الزهري به-

٤٠١٩- اخرجه عبد الرزاق (١٧٧٦٤، ١٧٧٦٥) و من طريقه احمد و ابو داود- و راجع الذي قبله-

جُرَيْجٍ وَّكَانَ قَتْلُهُ خَطَأً.

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیت صرف عصبہ رشتے داروں کو ملے گی کیونکہ یہی لوگ دیت ادا بھی کرتے ہیں' کیا آپ میں سے کسی نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کچھ سنا ہے؟ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: وہ صاحب خطا کے طور پر قتل ہوئے تھے۔

4020- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَاتَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: دیت خاندان کو ملے گی اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی' یہاں تک کہ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

4021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ الدِّيَةُ تُقَسَّمُ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَيَرِثُ مِنْهَا كُلُّ وَارِثٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کے مطابق دیت کو تقسیم کیا جائے گا اور وارث اس میں سے حصہ لے گا۔

4022- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۰۲۰-راجع الذي قبله-

۴۰۲۱-اخرجه البيهقي في سننه (۸/ ۵۸) كتاب: الجنايات' باب: ميراث الدم و العقل- قال: حدثنا ابو الحسين بن بشران انبا ابو الحسن المصري' ثنا مالك بن يحيى' به-واخرجه سعيد بن منصور (۱/ ۱۲۲) من طريق ليث عن ابي عمرو العبدي عن علي قال: تقسم الدية على ما يقسم عليه الميراث- و في الاسناد الاول عامر: و هو الشعبي ثقة' لكنه لم يسمع منعلي بن ابي طالب الا حرفاً و اهذا نقل ذلك الحافظ في تهذيب التهذيب (۵/ ۶۷) عن الحافظ الدارقطني -وفي الاسناد الثاني ليث: و هو ابن ابي سليم' و هو ضعيف-

۴۰۲۲-اخرجه ابو داود (۳/ ۱۲۱) كتاب: الفرائض' باب: ما جاء في ميراث الصلب' الحديث (۲۸۹۱)' و البيهقي (۶/ ۲۲۹) من طريق بشر بن المفضل' به-قال ابو داود: اخطا بشر فيه' انما هما ابنتا سعد بنالربيع- و ثابت بن قيس قتل يوم اليمامة- اه- و الحديث اخرجه ابو داود (۲۸۹۲)' و من طريقه البيهقي (۶/ ۲۲۹) عن داود بن قيس وغيره من اهل العلم عن عبد الله بنمحمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله: ان امراة سعد بن الربيع قالت: يا رسول الله' ان سعدًا هلك و ترك ابنتين...... و ساقه نحوه اي: نحو حديث بشر بن المفضل السابق- قال ابو داود: و هذا هو اصح -واخرجه الترمذي (۲۰۹۲)' وا حمد (۳/ ۳۵۲) من طريق عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل......به-وقال الترمذي: هذا حديث صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل' وقد اخرجه شريك-ايضاً- عن عبد الله بن محمد بن عقيل- اه-واخرجه-ايضا- ابن ماجه (۲۷۲۰) من طريق سفيان عبد الله بن محمد بن عقيل به-

وَسَلَّمَ حَتّٰى جِئْنَا امْرَاَةً بِالْاَسْوَافِ وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَزُرْنَاهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَقَعَدْنَا تَحْتَهُ بَيْنَ نَخْلٍ وَّذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَّعَلَّقَتْ لَنَا قِرْبَةً مِنْ مَّاءٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَحَدَّثُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِابْنَتَيْنِ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - اَوْ قَالَتْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ - قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا اِلَّا اَخَذَهُ فَمَا تَرٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا تُنْكَحَانِ اَبَدًا اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ .قَالَ فَقَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ . فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَفِيْهَا (يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا لِيَ الْمَرْاَةَ وَصَاحِبَهَا . فَقَالَ لِعَمِّهِمَا اَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے یہاں تک کہ ''اسواف'' کے مقام پر ہم ایک خاتون کے پاس پہنچے جو خارجہ بن زید کی دادی تھیں ہم اس دن ان کے پاس ٹھہر گئے انہوں نے ہمارے لیے کپڑا بچھایا اور ہم کھجور کے درخت کے نیچے اس پر بیٹھ گئے۔ اس خاتون نے ہمارے لیے بکری ذبح کروائی' پانی کا مشکیزہ لا کر رکھا' اس دوران ہم گفتگو بھی کرتے رہے' اسی دوران ایک خاتون اپنی دو بچیوں کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ ثابت بن قیس کی صاحبزادیاں ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سعید بن ربیع کی صاحبزادیاں ہیں جو آپ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تھے' ان کے چچا نے ان کا مال اور وراثت کا حصہ اپنے قبضے میں لے لیا ہے' اس نے ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا سب حاصل کر لیا ہے' یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! جب تک ان دونوں کے پاس مال موجود نہیں ہوگا' ان دونوں کی شادی نہیں ہو سکتی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ دے گا تو سورۂ نساء کی آیت نازل ہوئی' جس میں یہ حکم ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر ہوگا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: اس عورت کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس کے دوسرے فریق کو بھی لاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کے وصی سے یہ کہا کہ تم ان بچیوں کو دو تہائی حصہ دو اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو' جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4023- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الثُّمُنَ وَلِلْابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے لیے آٹھواں حصہ دو بیٹیوں کے لیے دو تہائی حصہ اور باقی بچ جانے والا مال سگے بھائی کے لیے مقرر کیا تھا۔

۴۰۲۳- راجع الذي قبله-

4024- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ شَهِيْدًا . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَمِّهِمَا اَعْطِ هَاتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَالْمَرْاَةَ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کے چچا کو بلوایا اور فرمایا: تم ان دونوں بچیوں کو دو تہائی حصہ دو (مرحوم کی) بیوی کو آٹھواں حصہ دو' جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4025- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَاَخَاهُ فَعَمَدَ اَخُوْهُ فَقَبَضَ مَا تَرَكَ سَعْدٌ وَّاِنَّمَا تُنْكَحُ النِّسَاءُ عَلٰى اَمْوَالِهِنَّ . فَلَمْ يُجِبْهَا فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنَتَا سَعْدٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِيْ اَخَاهُ . فَجَاءَ فَقَالَ ادْفَعْ اِلَى ابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ وَاِلَى امْرَاَتِهِ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے ہیں' انہوں نے (پس ماندگان میں) دو بیٹیاں اور ایک بھائی چھوڑا ہے' ان کے بھائی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا چھوڑا ہوا سارا مال اپنے قبضے میں لے لیا ہے' خواتین کے ساتھ ان کی مالی حیثیت کے حساب سے نکاح کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محفل کے دوران اس خاتون کو کوئی جواب نہیں دیا' پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو صاحبزادیوں کا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بھائی کو میرے پاس بلا کر لاؤ' وہ شخص آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دو' اس کی اہلیہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔

4026- قُرِئَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنْ بِنْتٍ وَّبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ لِاَبٍ وَّاُمٍّ فَقَالَا لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ وَقَالَا انْطَلِقْ اِلٰى

۴۰۲۴- فيه فرات بن سليمان: ذكره المزي في الاخرجه عن عبد الله بن محمد' لكن لم اظفر له بترجمة- و راجع تخريج السابق-

۴۰۲۵- في اسناده يزيد بن عياض: و هو ابو الحكم المدني' كذبه مالك وغيره: كما قال الحافظ في التقريب (۷۸۱۳)' و راجع الذي قبله-

۴۰۲۶- اخرجه البخاري (۶۷۴۲)' و الترمذي (۲۰۹۳)' و ابن ماجه (۲۷۲۱)' و احمد (۱/ ۳۸۹' ۴۴۰)' و الدارمي (۲۸۹۳- ط: هاشمي)' و ابن الجارود في المنتقى (۹۳۶)' و الحاكم (۴/ ۳۳۴)' و البيهقي (۶/ ۲۳۰) من طريق سفيان عن ابي قيس...... به- واخرجه البخاري (۶۷۳۶)' و النسائي في الكبرى (تحفة ۹۵۹۷) من طريق شعبة عن ابي قيس الاودي...... به-

عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا .فَاتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيْهَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّصْفُ لِلْبِنْتِ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اس نے ان دونوں حضرات سے ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک سگی بہن کی وراثت کا حکم دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: بیٹی کو نصف حصہ ملے گا اور باقی بچ جانے والا مال اس کی بہن کو مل جائے گا' پھر ان دونوں نے فرمایا: تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور ان سے اس بارے میں دریافت کرو وہ بھی ہماری رائے کے مطابق جواب دیں گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ کے پاس آیا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا اور انہیں یہ بھی بتایا کہ ان دونوں حضرات نے یہ جواب دیا ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں وہ فیصلہ دوں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا: نصف حصہ بیٹی کو ملے گا' چھٹا حصہ پوتی کو ملے گا تاکہ دوتہائی حصے مکمل ہو جائیں اور باقی بچ جانے والا مال اس کی بہن کو ملے گا۔

4027- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4028- قُرِءَ عَلٰى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4029- قُرِءَ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَبِنْتَ ابْنِهٖ وَاُخْتَهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَيَقُوْلُ مِثْلَ مَا قُلْتُ فَسَاَلُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّاَخْبَرُوْهُ بِمَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ كَيْفَ اَقُوْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ.

☆☆ ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو پس ماندگان میں ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک سگی بہن چھوڑ کر جاتا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اسکی بیٹی کو نصف

٤٠٢٧-اخرجه ابن ماجه (٢٧٢١) و احمد (١/٣٨٩) من طريق وكيع' به- و راجع الذي قبله-

٤٠٢٨-راجع الذي قبله-

٤٠٢٩-في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو ضعيف' وقد تقدم الكلام عليه مرارًا- لكن تابعه شعبة فاخرجه عن عبد الرحمن : اخرجه الطبراني في الكبير (٩٨٧١) من طريق شعبة' اخبرني عبد الرحمن بن ثروان' به- وعبد الرحمن بن ثروان و ان كان قد خرج له البخاري واصحاب السنن الا انه ربما خالف مع صدقه- قال الحافظ في التقريب (٣٨٤٧): (صدوق ربما خالف)-

حصہ ملے گا اور جو مال باقی بچ جائے گا وہ اس کی بہن کو مل جائے گا' پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مطابق جواب دیں گے جو میں نے کہا ہے۔لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے جواب کے بارے میں بھی بتایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایسی صورت حال میں) بیٹی کو نصف حصہ ملے گا' پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا' اس طرح دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں گے اور جو باقی بچ جائے گا وہ سگی بہن کو مل جائے گا۔

4030- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَسَارَ هُنَيَّةً فَقَالَ حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنْ لَّا مِيرَاثَ لَهُمَا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو .وَرَوَاهُ مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَوَهِمَ فِيهِ وَالاَوَّلُ اَصَحُّ وَحَدِيثُ مَسْعَدَةَ يَاْتِي بَعْدَ هٰذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابونمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔آپ اس وقت سواری پر سوار تھے' آپ نے اپنی رفتار کم کر دی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ ان دونوں کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ وَابْنَهَا زَيْدًا وَقَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ وَّالْتَقَتِ الصَّائِحَتَانِ فَلَمْ يُدْرَ اَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا وَاَنَّ اَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا.

☆☆ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم کلثوم اور ان (خاتون) کے صاحبزادے زید (جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے) یہ دونوں ایک ہی دن انتقال کر گئے' ان کے انتقال کا وقت قریب قریب تھا' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ ان دونوں میں سے کون پہلے انتقال کر گیا تھا؟ تو وہ خاتون اس بچے کی وارث نہیں بنی اور وہ بچہ اس خاتون کا وارث نہیں بنا۔اسی طرح اہل صفین بھی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔اسی طرح واقعۂ حرہ (میں مارے جانے والے لوگ) ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے تھے۔

۴۰۳۰- اخرجه هنا مرسلا' و اعاده مرة اخرى في آخر كتاب: الفرائض' من طريق عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو...... به- وخرج هناك رواية ابي هريرة التي علقها هنا' و سياتي تخريجه هناك-

۴۰۳۱- تقدم تخريجه رقم (۴۰۰۷)-

شرح:

فقہاء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جب جنگ کے دوران' پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے' کسی عمارت کے ملبے کے نیچے آ کر' کئی لوگ فوت ہو جائیں اور یہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں سے کون پہلے مرا تھا' اور وہ سب صاحبِ میراث ہوں تو ان کی وراثت کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے' البتہ ان کے علاوہ ان کے دیگر ورثاء ان کے وارث بن جائیں گے۔ اور اگر ان کا کوئی وارث نہ ہو تو ان کا مال بیت المال میں جمع ہو جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے لوگ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

4032- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِءٍ عُمَرُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَّوْلُوْدٍ لَيْسَ بِذَكَرٍ وَّلَا اُنْثٰى لَيْسَ لَهٗ مَا لِلذَّكَرِ وَلَا مَا لِلْاُنْثٰى يَخْرُجُ مِنْ سُرَّتِهٖ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مِيْرَاثِهٖ فَقَالَ عَامِرٌ نِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ وَنِصْفُ حَظِّ الْاُنْثٰى.

☆☆ شیخ ابو ہانی عمر بن بشیر فرماتے ہیں: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نہ مذکر ہے نہ مؤنث ہے' نہ اس میں مرد کا کوئی علامتی نشان ہے' نہ مؤنث کا علامتی نشان ہے' بلکہ اس کی ناف کی جگہ سے پیشاب یا پاخانہ نکل آتا ہے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے اس کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اسے مرد کی وراثت کا نصف حصہ ملے گا اور عورت کی وراثت کا نصف حصہ ملے گا۔

4033- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا

۴۰۳۲-اخرجه الدارمي (۲/ ۳٦۵) حدثنا ابو نعيم ثنا ابو هاني ...... به' وابن ابي شيبة (٦/ ۲۷۷) رقم (۳۱۳٦۷) حدثنا وكيع' ثنا عمر بن بشير الهمداني عن الشعبي؛ به-

۴۰۳۳-اخرجه الحاكم (۴/ ۳۳۲) من طريق النضر بن شميل عن عوف بن ابي جميلة عن سليمان بن جابر ...... به- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه' و له علة)- اه-ثم اخرجه من طريق هوذة بن خليفة' ثنا عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود' به- ثم قال: (واذا اختلف النضر بن شميل و هوذة' فالحكم للنضر)- و اخرجه الترمذي (۲۰۹۱)' و البيهقي (٦/ ۲۰۸) من طريق ابي اسامة عن عوف عن رجل عن سليمان' به فتابع هوذة عليه-واعله الحافظ في التلخيص (۳/ ۱۷۱) بالانقطاع- و اخرجه النسائي في الكبرى (٦۳۰۵)' و الدارمي (۲۲۷ ط: هاشمي) من طريقين عن عوف الاعرابي عن سليمان بن جابر' به- و اخرجه النسائي في الكبرى (٦۳۰٦) من طريق ابن المبارك عن عوف قال: بلغني عن سليمان بن جابر ...... فذكره-قال الالباني في الارواء (٦/ ۱۰۳): قال الترمذي: حديث فيه اضطراب- قلت- اي : الالباني -: و سليمان مجهول' و من الاضطراب فيه ما اخرجه المثنى بن بكر العطار' عن عوف' ثنا سليمان' عن ابي الاحوص' عن عبد الله ...... فذكره مرفوعًا' الا انه اخرجه البيهقي - اه-ورواية المثنى بن بكر التي اشار اليها الدارقطني هنا' اخرجها البيهقي في سننه (٦/ ۲۰۸) ورواية ابي هريرة التي ذكرها الدارقطني هنا' اخرجها الترمذي في سننه (۲۰۹۱): حدثنا عبد الاعلى بن واصل' حدثنا محمد بن القاسم الاسدي' حدثنا الفضل بن دلهم ...... به-وقد تقدم الحديث من طريق اخرى عن ابي هريرة في اول كتاب: الفرائض-

عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا . تَابَعَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ عَوْفٍ . وَرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، علم حاصل کرو اور لوگوں کو اسکی تعلیم دو کیونکہ میں انتقال کر جاؤں گا اور عنقریب علم کو بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ وراثت کے حصے کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہوگا تو ان دونوں کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر سکے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

4034- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ فَلَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، میں عنقریب انتقال کر جاؤں گا اور عنقریب علم کو بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو آدمیوں کے درمیان وراثت کے حصے کے بارے میں اختلاف ہوگا تو ان دونوں کو ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر سکے۔

4035-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَرَأَيْتَ لَوْ وُلِّيتَ

٤٠٣٤-هذا الحديث اسناده ضعيف: فيه المسيب بن شريك: قال يحيى: ليس بشيء- وقال احمد: ترك الناس حديثه- وقال البخاري: سكتوا عنه- وقال مسلم و جماعة: متروك- وقال الدارقطني: ضعيف- انظر: ميزان الاعتدال (٦/٤٢٠)-

٤٠٣٥-اسناده حسن-

الْقَضَاءَ بِفَرَائِضِ مَنْ كُنتَ تَأخُذُ قَالَ بِفَرَائِضِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

☆☆ سعید بن حسن بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے کہا: اگر آپ وراثت کے بارے میں فیصلہ دینے کا عہدہ سنبھال لیں تو اس بارے میں کس سے رہنمائی حاصل کریں گے؟ تو سفیان نے جواب دیا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے وراثت سے متعلق (فیصلوں سے رہنمائی حاصل کروں گا)۔

4036- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فِينَا فَأَعْطَى الإِبْنَةَ النِّصْفَ وَالأُخْتَ النِّصْفَ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْعَصَبَةَ شَيْئًا.

☆☆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا تھا' انہوں نے ہمارے درمیان (وراثت) تقسیم کی تو انہوں نے بیٹی کو نصف حصہ دیا' بہن کو نصف حصہ دیا اور عصبہ رشتے داروں کو کچھ بھی نہیں دیا۔

4037- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا بَحْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ وَأَعْطَى الأُخْتَ مَا بَقِيَ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف حصہ دیا تھا اور باقی بچ جانے والا مال بہن کو دے دیا تھا۔

4038- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَّانَ الأَعْرَجُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ الْكُوفِيِّ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِالْيَمَنِ فِي مِيرَاثِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأُخْتَهُ النِّصْفَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

☆☆ اسود بن یزید کوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں ایک شخص کی وراثت تقسیم کی' جس نے پس ماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی تھی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور بہن کو نصف حصہ دیا' یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ

۴۰۳۶- اخرجه البخاري في صحيحه (۶۷۳۴) من طريق اشعث عن الاسود بن يزيد به- واخرجه في (۶۷۴۱) من طريق ابراهيم عن الاسود قال: قضى فينا معاذ بن جبل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم: النصف للابنة' و النصف للاخت- ثم قال سليمان: قضى فينا- و لم يذكر (على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اخرجه ابو داود (۲۸۹۳) من طريق ابي حسان عن الاسود بن يزيد ان معاذ بن جبل ورث اختاً و ابنة' فجعل لكل واحدة منهما النصف و هو باليمن و نبي الله صلى الله عليه وسلم يومئذ حي-

۴۰۳۷- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۴۲/۶) رقم (۳۱۰۷۲): حدثنا زيد بن الحباب' قال: حدثني يحيى بن ايوب المصري......به- و يحيى بن ايوب المصري الغافقي: قال الحافظ في التقريب (۷۵۶۱): صدوق' ربما اخطا-

۴۰۳۸- اخرجه ابو داود (۲۸۹۳)- وقد تقدم من غير هذا الطريق قريباً-

وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے)۔

4039- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَوْلًى لِحَمْزَةَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ فَاَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ .هٰكَذَا اَخْبَرَنَاهُ مِنْ اَصْلِهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا غلام فوت ہو گیا' اس نے ایک بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (اپنے پس ماندگان میں) چھوڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو بھی نصف حصہ دیا۔

4040- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ . فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ . فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ طُعْمَةً .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے مجھے اس کی وراثت میں سے کیا ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چھٹا حصہ ملے گا جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: تمہیں ایک اور چھٹا حصہ بھی ملے گا' جب وہ واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا ور فرمایا: تمہیں ایک اور چھٹا حصہ بھی اضافی طور پر ملے گا۔

4041- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

٤٠٣٩- في اسناده سليمان بن داود المنقري الشاذكوني' ذكره الدارقطني في الضعفاء و المتروكين (ت٢٥٢)- وقال البخاري في التاريخ الصغير (٢/ ٣٦٤): فيه نظر' لكن و ثقه ابو زرعة الرازي؛ قال الترمذي في السنن (١/ ٢٧١): سمعت ابازرعة عبيد الله بن عبد الكريم يقول: لم ار بالبصرة احفظ من هولاء الثلاثة: علي بن المديني و ابن الشاذكوني و عمرو بن علي الفلاس- اه- و قد جاء من طريق آخر عن عبد الله بن شداد عن بنت حمزة قالت: مات مولاي' و ترك ابنة' فقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماله بيني ابنته' فجعل لي النصف' ولها النصف- اخرجه ابن ماجه (٢٧٣٤) والدارمي (٢/ ٣٧٣) و الحاكم (٤/ ٦٦) ' و الطبراني في الكبير (٢٤/ ٣٥٣-٣٥٤) رقم (٨٧٤) وما بعده- قال الحافظ في التلخيص (٣/ ١٧٣-١٧٤): في اسناده ابن ابي ليلى القاضي' و اعله النسائي بالارسال' و صحح هو والدارقطني الطريق المرسلة- اه-

(٦/ ٢٤٤)

٤٠٤٠- اخرجه ابو داود (٢٨٩٦) والترمذي (٢٠٩٩) والنسائي في الكبرى (٦٣٣٧) و احمد (٤/ ٤٢٨' ٤٣٦) والبيهقي في السنن من طرق عن همام بن يحيى عن قتادة' به- قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح)- اه-

٤٠٤١- اخرجه الترمذي (٢١٠٣) و النسائي في الكبرى كما في التحفة (٨/ ٤) و ابن ماجه (٢٧٣٧) و احمد (١/ ٣٨' ٤٦) و ابن حبان (٦٠٣٧) و ابن الجارود في المنتقى (٩٦٤) و الطحاوي في شرح المعاني (٤/ ٣٩٧) والبيهقي (٦/ ٢١٤) من طريق عبد الرحمن بن الحارث...... به- قال الترمذي: (حسن صحيح)- و للحديث شواهد من حديث عائشة الآتي بعده وغيره-

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَمٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِى ذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ وَكَتَبَ عُمَرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کو تیر مار کر اسے قتل کر دیا' اس شخص کا وارث صرف اس کا ایک ماموں تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہیں اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو' تو اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

4042- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِى زَائِدَةَ اَبُوْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بے شک جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

4043- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِىُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنَا بِهِ اَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً اُخْرٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهُ .قَالَ فَقِيْلَ لِاَبِى عَاصِمٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَهُ الشَّاذَكُوْنِىُّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَسَكَتَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو' اس کا ماموں اس کا وارث بنے گا۔

٤٠٤٢- اخرجه الترمذي (٢١٠٤)' الطحاوي (٤/٣٩٧) عن ابي عاصم به مرفوعاً- واخرجه الحاكم (٤/٣٤٤) من طريق مخلد بن يزيد عن ابن جريج' به- قال الترمذي: وقد ارسله بعضهم' ولم يذكر فيه عائشة' وصححه الحاكم على شرط الشيخين' ووافقه الذهبي- قلت: اخرجه بعضهم عن ابي عاصم عن ابن جريج' به مرسلا- اخرجه الدارمي (٢/٣٦٥)' والبيهقي (٦/٢١٥)- قال البيهقي: كان ابو عاصم يرفعه في بعض الروايات عنه ثم شك فيه فالرفع غير محفوظ والله اعلم- اه- قلت: ويظهر ان الرواية الموصولة ارجح؛ لانه قد تابع ابا عاصم عليها مخلد بن يزيد فرواها عن ابن جريج ...... مرفوعًا كما هو عند الحاكم في المستدرك-واما ما يخشى من تدليس ابن جريج' فانه قد صرح بالسماع من عمرو بن مسلم عند عبد الرزاق في المصنف (١٩١٢٤)-

٤٠٤٣- راجع الذي قبله-

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہوں گے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور ماموں اس شخص کا وارث بنے گا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

شیخ ابوعاصم سے دریافت کیا گیا کہ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے؟ تو وہ خاموش رہے' تو شاذکونی نے ان سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنائیں' تو وہ پھر بھی خاموش رہے۔

4044- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

4045- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ اَقْضِىْ دَيْنَهٗ وَاَفُكُّ عَانِيَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَقْضِىْ دَيْنَهٗ وَيَفُكُّ عَانِيَهٗ .

☆☆ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ہر مؤمن کے لیے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا (ان کا کوئی پرسانِ حال نہ ہو) تو وہ میری طرف آئیں گے' میں اس شخص کا قرض بھی ادا کروں گا اور اس کی دیگر ذمہ داریاں بھی پوری کروں گا' ماموں اس شخص کا وارث بنتا ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہوتا کیونکہ وہی اس کا قرض بھی اتارے گا اور اس کی ذمہ داریاں بھی پوری کرے گا۔

4046- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَاهُ الْقَوَارِيْرِىُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِسْحَاقُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4047- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اللّٰهُ مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ .مَوْقُوْفٌ.

۴۰۴۴-راجع الذي قبله-

۴۰۴۵-اخرجه ابو داود (۲۸۹۹، ۲۹۰۰) والنسائي في الفرائض كما في التحفة (۸/ ۵۱۰) و ابن ماجه (۲۷۳۸) و احمد (۴/ ۱۳۱، ۱۳۳) والطيالسي (۱۱۵۰) و ابن حبان (۶۰۳۵) والطحاوي (۴/ ۳۹۷-۳۹۸) و الحاكم (۴/ ۳۴۴) و البيهقي (۶/ ۲۱۵) و ابن الجارود في المنتقى (۹۶۵) من طريق بديل بن ميسرة...... به' قال الحافظ في التلخيص (۳/ ۱۷۵): و حكى ابن ابي حاتم عن ابي زرعة انه حديث حسن' و اعله البيهقي بالاضطراب' و نقل عن يحيى بن معين انه كان يقول: ليس فيه حديث قوي- اه-

۴۰۴۶-راجع الذي قبله-

۴۰۴۷-هذا هو حديث عائشة المتقدم قبل حديث المقدام' و هو في المصنف رقم (۱۹۱۲۴) فراجعه- و لعل موضع هذا الاسناد قبل روايتين-

حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادِهِ مَوْقُوفًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

4048- حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .مِثْلَهُ . قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْطَأَ فِيهِ رَوْحٌ وَّالصَّوَابُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جس میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (اس کے مولیٰ ہوتے ہیں)۔

4049- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔

4050- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ صُبَيْحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ماموں وارث بنتا ہے۔

4051- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي بِنْتِ بِنْتٍ وَبِنْتِ أُخْتٍ الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .الصَّوَابُ مِنْ قَوْلِ عَلْقَمَةَ.

☆☆ علقمہ نے عبدالملک کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب کسی شخص کی ایک نواسی ہو اور ایک بھانجی ہو تو ان دونوں کے درمیان مال نصف نصف تقسیم ہوگا' درست یہ ہے کہ یہ علقمہ کی اپنی رائے ہے۔

٤٠٤٨-قلت تقدم تخريجه من طرق عن ابن جريج عن عمرو بن مسلم على الصواب' وروح هو ابن عبادة ثقة فاضل له تصانيف- انظر التقريب (ت١٩٧٢)-

٤٠٤٩-اخرجه البيهقي في سننه (٢١٥/٦) من طريق يحيى بن ابي بكير عن شريك عن ليث' به- ثم اخرجه من طريق ابي نعيم' ثنا شريك عن ليث عن محمد بن المنكدر عن ابي هريرة' به-قال البيهقي: هذا مختلف فيه على شريك كما ترى' و ليث بن ابي سليم غير محتج به- و الله اعلم- اه-قلت: شريك هو ابن عبد الله القاضي ضعيف' كما تقدم مراراً- و ليث هو ابن ابي سليم ضعيف كذلك- لكن يشهد له حديث المقدام المتقدم قريباً-قال ابن التركماني في الجوهر النقي: الامر في ليث قريب قد اخرج له مسلم في صحيحه' و استشهد به البخاري في كتاب الطب' و يحتمل انه روى الحديث عنهما عن ابي هريرة' و اقل احواله ان يكون حديثه هذا شاهداً لحديث المقدام او غيره- اه-

٤٠٥٠-اخرجه البيهقي (٢١٥/٦) من طريق ابي نعيم' به- و راجع الذي قبله-

٤٠٥١-اسناده صحيح رجاله ثقات رجال مسلم-

4052- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَوَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَنْتُمْ تَقْرَءُ وْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَعْيَانُ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ قراءت کرتے ہوئے وصیت کا حکم قرض کی ادائیگی سے پہلے پڑھتے ہو لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: (میت کی) وصیت پوری کیے جانے سے پہلے اس کا قرض ادا کیا جائے گا اور ماں کی طرف سے بہن بھائی ایک دوسرے کے وارث بنیں گے جب کہ باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

4053- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِىَ فِىْ بَنِىْ عَمٍّ اَحَدُهُمْ اَخٌ لِاُمٍّ فَقِيْلَ لِعَلِيٍّ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَعْطَى الْاَخَ مِنَ الْاُمِّ الْمَالَ كُلَّهُ دُوْنَهُمْ لِقَرَابَتِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِنْ كَانَ لَفَقِيهًا لَوْ كُنْتُ اَنَا لَاَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ثُمَّ اَشْرَكْتُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا بَقِىَ .

☆☆ حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا جو چچازاد بھائیوں کے بارے میں تھا' جن میں سے ایک ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بھائی کو سارا مال ادا کرنے کا حکم دیا ہے' باقی قریبی رشتے داروں کو اس بارے میں کوئی ادائیگی کرنے کا حکم نہیں دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' وہ سمجھدار آدمی ہیں' اگر میں ان کی جگہ پر ہوتا تو میں اسے چھٹا حصہ دیتا اور باقی رہ جانے والا مال ان (دوسرے چچازاد بھائیوں) میں تقسیم کر دیتا۔

4054- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اُتِىَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ امْرَاَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاُمَّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا فَشَرَّكَ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

۴۰۵۲- اخرجه الترمذي (۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۱۲۲)، و ابن ماجه (۲۷۱۵، ۲۷۳۹)، و احمد (۱/۷۹، ۱۳۱)، و الحميدي (۵۵، ۵۶)، و البيهقي في السنن (۶/۲۳۲) من طريق سفيان...... به- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من حديث ابي اسحاق عن الحارث عن علي، وقد تكلم بعض اهل العلم في الحارث- و العمل على هذا الحديث عند عامة اهل العلم- اه-

۴۰۵۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۴۰) من طريق يزيد بن هارون، انا سفيان...... به- و ابن ابي شيبة (۶/۲۴۵) رقم (۳۱۰۸۷) من طريق وكيع عن سفيان...... به- و روى ابن ابي شيبة (۶/۲۴۵-۲۴۶) رقم (۳۱۰۹۲) من طريق منصور عن ابراهيم في امراة تركت اخويها لامها: احدهما: ابن عمها، فقال علي و زيد الثلث بينهما و ما بقي فلابن عمها- و قال ابن مسعود: المال بينهما- وروى البيهقي في السنن (۶/۲۴۰) من طريق محمد بن سالم عن الشعبي امراة تركت ابني عمها: احدهما: زوجها، والآخر: اخوها لامها: في قول علي و زيد- رضي الله عنهما- للزوج و للاخ من الام السدس، و هما شريكان فيما بقي- و في قول عبد الله للزوج النصف، و للاخ من الام ما بقي- و اخرجه ابن ابي شيبة (۳۱۰۸۶) عن مغيره عن الشعبي...... به-

وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَالْأَبِ بِالثُّلُثِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ لَمْ تُشَرِّكْ بَيْنَهُمْ عَامَ كَذَا وَكَذَا . قَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا الْيَوْمَ . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ لَوْ لَمْ أَسْتَفِدْ فِي سَفْرَتِي هَذِهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ لَظَنَنْتُ أَنِّي قَدِ اسْتَفَدْتُ فِيهِ خَيْرًا.

☆☆ مسعود بن حکم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا' جوایک خاتون کے بارے میں تھا جس نے پس ماندگان میں اپنا شوہر' اپنی والدہ' ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی چھوڑے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی اور سگے بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ برابر کا حصے دار بنایا جوایک تہائی حصے کے بارے میں تھا' تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے فلاں سال تو انہیں ایک دوسرے کا حصہ دار نہیں بنایا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت ہم نے جو فیصلہ دیا تھا وہ اس وقت کا تھا' آج کا ہمارا فیصلہ وہ ہے جو ہم نے اب دے دیا ہے۔

4055- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دِينَارٍ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِذَلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ (وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ) فَتَوَارَثُوا بِالنَّسَبِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تو وہ لوگ ایک دوسرے کے وارث بھی بنا کرتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''صرف (نسبی) رشتے دار ایک دوسرے کے وارث ہوں گے''۔

اس کے بعد نسب کے اعتبار سے لوگ ایک دوسرے کے وارث بننے لگے۔

٤٠٥٤- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (١٠/ ٢٤٩) رقم (١٩٠٠٥) و من طريقه الدارقطني هنا' و البيهقي في السنن (٦/ ٢٥٥)' و الذي عند عبد الرزاق: (الحكم بن مسعود)' لكن وقع عند الدارقطني و البيهقي: (مسعود بن الحكم)- و اخرجه سعيد بن منصور في سننه (٦٢) قال: نا سفيان عن معمر عن سماك بن الفضل عن مسعود بن الحكم' به' و لم يذكر: (وهب بن منبه)' لكن اخرجه من طريقه البيهقي في سننه (٦/ ٢٥٥)' و ذكر فيه (وهب بن منبه): فلعله سقط من الناسخ - وانظر تعليق الشيخ حبيب الرحمن على سنن سعيد- و اخرجه البيهقي (٦/ ٢٥٥) من طريق ابن المبارك' و ابن ثور عن معمر...... به- و ذكرا ابن منبه و سميا الراوي عن عمر الحكم بن مسعود- قال البيهقي: (اخرجه سفيان بن عيينة و عبد الرزاق عن معمر' وقالا: في اسناده مسعود بن الحكم' قال يعقوب بن سفيان: هذا خطا انما هو الحكم بن مسعود' قال: و مسعود بن الحكم زرقي' و الذي روى عنه وهب بن منبه انما هو الحكم بن مسعود ثقفي)- اه-ونقل الحافظ في التلخيص (٣/ ١٨٨) عن النسائي انه صوب (الحكم بن مسعود)-

٤٠٥٥- اخرجه ابو داود الطيالسي في مسنده (١٩٥٢- منحة)' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا-وذكره السيوطي في الدر المنثور (٣/ ٣٧٤) في تفسير سورة الانفال/ الآية ٧٥' ثم عزاه الى الطيالسي و الطبراني و ابي الشيخ و ابن مردويه- واخرجه ابو داود (٢٩٢١' ٢٩٢٤) من طريق يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس' قال: (والذين عقدت ايمانكم فآتوهم نصيبهم): كان الرجل يحالف الرجل ليس بينهما نسب' فيرث احدهما الآخر' فنسخ ذلك الانفال فقال: (واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض)-وروى البخاري (٤٥٨٠)' و ابو داود (٢٩٢٢)' و النسائي في الكبرى (٥٥٣٣) من طريق سعيد ابن جبير عن ابن عباس' نحوه-

4056- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْرِزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَوَلِيدَهَا وَالْوَلَدَ الَّذِىْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت تین لوگوں سے وراثت حاصل کرتی ہے' اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا کنیز) کی طرف سے' اپنی اولاد کی طرف سے اور اپنے اس بچے کی طرف سے جس کی وجہ سے اس نے لعان کیا تھا۔

شرح:

زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے' اور جس بچے کے باپ نے اس کی ماں کے ساتھ لعان کیا ہو اور بچے کے نسب کی نفی کی ہو' اس کی وراثت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں کہ لعان والے بچے کی ماں کو وراثت میں ایک تہائی ملے گا اور اس کا بقیہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ اور اگر اس کے اخیافی بھائی موجود ہوں تو انہیں ایک تہائی حصہ ملے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کے عصبہ اس کی ماں کے عصبہ شمار ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی ماں کی عدم موجودگی میں' اس کے عصبہ اس کے وارث ہوں گے۔

4057- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَبِىْ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْرِزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَمُلَاعَنَهَا.

تَابَعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

٤٠٥٦- اخرجه ابو داود (٢٩٠٦) و الترمذي (٢١١٥) و النسائي في الكبرى (٦٣٦١) و ابن ماجه (٢٧٤٢) و احمد (٣/٤٩٠) (٤/١٦٠) و البيهقي في السنن (٦/٢٥٩) من طريق محمد بن حرب' به- قال الترمذي: حديث حسن غريب' لا يعرف الا من هذا الوجه من حديث محمد بن حرب- قلت: و هذا وهم من الترمذي- رحمه الله - فقد اخرجه ايضاً ابو سلمة سليمان بن سليم عن عمر بن رؤبة' به- و سياتي قريباً و عمر بن رؤبة صدوق' كما قال الحافظ في التقريب (٤٩٢٩)-

٤٠٥٧- راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت تین اعتبار سے وراثت حاصل کرتی ہے' اپنے آزاد کیے ہوئے (غلام یا کنیز) کی وراثت' جس کو اس نے اٹھایا (یعنی لاوارث بچے کو پالا پوسا) اس کی وراثت اور جس کی وجہ سے اس نے لعان کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4058- اَخْبَرَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4059- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عِيْسَى بْنِ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ اَخْبَرَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دادیوں اور نانیوں کو چھٹا حصہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی (یعنی دو دادیاں تھیں اور ایک نانی تھی)۔

4060- قُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّتَانِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَى الْمِيْرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَقَالَ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ يَا اَبَا بَكْرٍ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ الَّتِيْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ هِيَ لَمْ يَرِثْهَا فَجَعَلَهٗ بَيْنَهُمَا.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ دو دادیاں (یا نانیاں یا دادی اور نانی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کی بجائے نانی کو وارث قرار دیا تو عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا' یہ غزوۂ بدر

۴۰۵۸-اخرجه النسائي في الكبرى كتاب: الفرائض (۸۷/۴) باب: ميراث ولد الملاعنة (۶۳۶۰)' و في باب ميراث اللقيط (۶۴۲۰)' و احمد في مسنده (۴۹۰/۳)' و الحاكم في المستدرك في كتاب الفرائض (۳۴۰/۴) من طريق بقية بن الوليد عن ابي سلمة الحمصي بهذا الاسناد' وقال: هذا حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه' و وافقه الذهبي- و راجع الذي قبله-

۴۰۵۹-اخرجه البيهقي في سننه (۲۳۶/۶) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۹۰۷۹) عن الثوري عن منصور عن ابراهيم قال: حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعم ثلاث جدات السدس- قال: قلت لابراهيم: ما هن ؟ قال: جدتا ابيه: ام امه و ام ابيه' و جدته: ام امه-واخرجه ابو داود في المراسيل (۳۵۵) من طريق شعبة' و في (۳۵۶) من طريق جرير' كلاهما: -شعبة' و جرير- عن منصور...... به- و اخرجه البيهقي (۲۳۶/۶) من طريق شعبة' وسفيان' و شريك عن منصور...... به- وقد حكم البيهقي عليه بالارسال من الطريقين- و انظر: تلخيص الحبير (۱۸۰/۲- ۱۸۱)-

۴۰۶۰-اخرجه مالك في الموطا (۵۱۳/۲-۵۱۴) عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد انه قال: اتت الجدتان الى ابي بكر...... فذكره' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۲۳۵/۶)- واخرجه عبد الرزاق (۱۹۰۸۴) عن ابن عيينة عن يحيى بن سعيد...... به-

میں شریک ہو چکے ہیں (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں) بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ کہا: اے حضرت ابوبکر! اے خلیفۂ رسول! آپ نے وراثت اسے دے دی ہے کہ اگر یہ مر جاتی تو (مرحومہ عورت) اس کی وارث نہ بنتی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (دادی اور نانی) کو (مرحومہ عورت کا) وارث قرار دیا۔

4061- وَقُرِءَ عَلَى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَدَّتَيْنِ اَتَتَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اُمَّ الْاُمِّ وَاُمَّ الْاَبِ فَاَعْطَى الْمِيرَاثَ اُمَّ الْاُمِّ دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اَخُو بَنِىْ حَارِثَةَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَ الَّتِىْ لَوْ اَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا .فَجَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بَيْنَهُمَا يَعْنِى السُّدُسَ.

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی اور ایک نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں' ایک نانی تھی اور ایک دادی تھی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو وراثت ادا کرنے کا حکم دیا' دادی کے لیے حکم نہیں دیا تو عبدالرحمٰن بن سہل نے جو بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے' ان سے کہا: اے خلیفۂ رسول! آپ نے اسے ادائیگی کرنے کا حکم دیا ہے کہ اگر یہ مر جاتی تو وہ مرحومہ اس کی وارث نہ بنتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ادائیگی کرنے کا حکم دیا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی چھٹے حصے کی ادائیگی کا حکم دیا۔

4062- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الرَّمَادِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ الْخُرَاسَانِىُّ اسْمُهٗ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَعْطَى الْجَدَّةَ اُمَّ الْاُمِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ السُّدُسَ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ نے نانی کو چھٹا حصہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ اس سے نیچے کے مرتبے میں کوئی ماں موجود نہ ہو۔

4063- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِىُّ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى الْجَدَّةَ

۴۰۶۱- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۲۳۵) من طريق الدارقطني' به- و انظر الذي قبله-

۴۰۶۲- اخرجه ابو داود في كتاب: الفرائض (۳/۳۱۷) باب: في الجدة (۲۸۹۵) و النسائي في الكبرى كتاب: الفرائض (۴/۷۳) باب: ذكر الجدات و الاجداد و مقادير نصيبهم (۶۳۳۸) و البيهقي (۶/۲۳۴- ۲۳۵) من طريق عبيد الله بن عبد الله العتكي عن عبد الله بن بريدة' بهذا الاسناد- و ذكره الحافظ في تلخيص الحبير (۳/۱۸۰) و قال: و في اسناده عبيد الله العتكي: مختلف فيه' و صححه ابن السكن-

۴۰۶۳- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۰/۱۹۹) رقم (۴۴۸): حدثنا عبد الله بن احمد بن حنبل' ثنا محمد بن حميد' ثنا ابراهيم بن المختار...... به- و اخرجه البيهقي (۶/۲۳۵) من طريق محمد بن بشران- اخو خطاب- ثنا ابن حميد......به- واخرجه البيهقي -ايضاً- من طريق يونس عن الحسن عن معقل بن يسار' به-قال البيهقي: اخرجه ابو القاسم البغوي عن محمد بن حميد' تفرد به محمد بن حميد' و ليس بالقوي- و المحفوظ حديث معقل في الجد-قلت حديث معقل في الجد اخرجه ابو داود (۲۸۹۷) و النسائي في الكبرى (۴/۷۳) رقم (۶۳۳۴' ۶۳۳۵) و ابن ماجه (۲۷۲۳) و احمد (۵/۲۷) من طريق عن يونس عن الحسن ان عمر قال: ايكم يعلم ما ورث رسول الله صلى الله عليه وسلم الجد؟ فقال معقل بن يسار: انا' ورثه رسول الله صلى الله عليه وسلم السدس- قال: مع من؟ قال: لا ادري- قال: لا دريت' فما تغني عنك اذن!!-

السُّدُسَ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی (یا دادی) کو چھٹا حصہ عطاء کیا تھا۔

شرح: نانی اور دادی کی میراث

اس بات پر فقہا کا اتفاق ہے کہ میت کی ماں کی عدم موجودگی میں میت کی نانی کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اور میت کے باپ کی غیر موجودگی میں میت کی دادی کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر دادی اور نانی دونوں جمع ہو جائیں تو چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

لیکن نانی اور دادی کے احکام میں بعض ذیلی مسائل میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ اور اہلِ مدینہ اس بات کے قائل ہیں کہ نانی کو چھٹا حصہ فرض حصے کے طور پر ملے گا۔ اور دادی اور نانی اکٹھی ہو جاتی ہیں تو وہ چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ جبکہ میت کے ساتھ دونوں کی رشتہ داری یکساں حیثیت کی ہو یا دادی میت سے زیادہ قریب ہو' لیکن اگر نانی میت سے زیادہ قریب ہو تو اس صورت میں چھٹا حصہ اسے ہی ملے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کے نزدیک یہ دونوں (میت کی سگی نانی اور سگی دادی) وارث بن سکتی ہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تاہم پردادی یا پرنانی کے بارے میں دیگر صحابہ کرام اور فقہاء کی رائے مختلف ہے۔

4064- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ.

☆☆ ابراہیم بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جدات کو وارث قرار دیا تھا' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی (یعنی دو دادیاں تھیں اور ایک نانی تھی)۔

4065- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اِذَا اسْتَوَيْنَ لِثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ.

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے تین

۴۰۶۴- تقدم تخریجه قریباً-

۴۰۶۵- اخرجه البیهقي في الکبری (۲۳۶/۶) من طریق محمد بن بکار' ثنا ابن ابي الزناد عن ابیه عن خارجه بن زید عن ابیه: ان معاني هذه الفرائض و اصولها عن زید' و اما التفسیر: فتفسیر ابي الزناد علی معاني زید' قال: فان ترك المتوفي ثلاث جدات بمنزلة و احدة لیس دونهن ام ولا اب' فالسدس بینهن ثلاثتهن-

دادیوں' نانیوں کو وارث قرار دیا تھا جبکہ وہ ایک ہی مرتبے کی تھیں' ان میں سے دو باپ کی طرف سے تھیں اور ایک ماں کی طرف سے تھی۔

4066- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْاَبِ كَذَا قَالَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے تین دادیوں اور نانیوں کو وارث قرار دیا تھا جن میں سے دو ماں کی طرف سے تھیں اور ایک باپ کی طرف سے تھی۔

4067- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ مَّرْوَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں کہ انہوں نے دادا کو باپ کا درجہ دیا ہے۔

شرح: دادا کی میراث

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب میت کا باپ موجود ہو تو وہ میت کے دادا کو محجوب کر دے گا۔ اور جب میت کی صرف بیٹیاں موجود ہوں اور باپ موجود نہ ہو تو اس وقت دادا میت کے باپ کا قائم مقام شمار ہوگا۔ اختلاف اس صورت میں پایا جاتا ہے کہ جب میت کے حقیقی بہن بھائی یا علاتی بہن بھائی موجود ہوں تو انہیں محروم کرنے میں یہ باپ کا قائم مقام شمار ہوگا' یا نہیں ہوگا۔

حضرت ابوبکر' حضرت عبداللہ بن عباس اور ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ایسی صورت میں میت کا دادا حاجب بن جائے گا۔ اور یہی موقف امام ابوحنیفہ کا بھی ہے۔

4068- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَاَذِنَ لَهُ وَرَاْسُهُ فِىْ يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ فَنَزَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ عُمَرُ دَعْهَا

۴۰۶۶- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۲۳۶) من طريق حميد و داود ان زيد بن ثابت قال: ترث ثلاث جدات جدتين من قبل الاب' و واحدة من قبل الام-

۴۰۶۷- اخرجه الدارمي (۲/۳۵۲) من طريقين عن ابي بردة' به- و صحح العظيم آبادي اسناده في التعليق المغني-

۴۰۶۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۴۷) من طريق الدارقطني' به- و اسناده حسن و رجاله ثقات' غير ان سليمان بن زيد قال فيه الحافظ في التقريب : مقبول- قلت: اي عند المتابعة والا فلين كما هو اصطلاح الحافظ في التقريب-

تُرَجِّلُكَ .فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ جِئْتُكَ .فَقَالَ عُمَرُ اِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي اِنِّي جِئْتُكَ لِنَنْظُرَ فِي اَمْرِ الْجَدِّ .فَقَالَ زَيْدٌ لَا وَاللّٰهِ مَا نَقُولُ فِيهِ .فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هُوَ بِوَحْيٍ حَتّٰى نَزِيدَ فِيهِ وَنَنْقُصَ فِيهِ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَرَاهُ فَاِنْ رَاَيْتَهُ وَافَقْتَنِي تَبِعْتُهُ وَاِلَّا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ فِيهِ شَيْءٌ فَاَبَى زَيْدٌ فَخَرَجَ مُغْضَبًا وَقَالَ قَدْ جِئْتُكَ وَاَنَا اَظُنُّكَ سَتَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِي .ثُمَّ اَتَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى فِي السَّاعَةِ الَّتِي اَتَاهُ الْمَرَّةَ الْاُولٰى فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى قَالَ فَسَاَكْتُبُ لَكَ فِيهِ فَكَتَبَهُ فِي قِطْعَةِ قَتَبٍ وَضَرَبَ لَهُ مَثَلًا اِنَّمَا مَثَلُهُ مَثَلُ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ عَلٰى سَاقٍ وَاحِدٍ فَخَرَجَ فِيهَا غُصْنٌ ثُمَّ خَرَجَ فِي غُصْنٍ غُصْنٌ اٰخَرُ فَالسَّاقُ يَسْقِي الْغُصْنَ فَاِنْ قَطَعْتَ الْغُصْنَ الْاَوَّلَ رَجَعَ الْمَاءُ اِلَى الْغُصْنِ وَاِنْ قَطَعْتَ الثَّانِيَ رَجَعَ الْمَاءُ اِلَى الْاَوَّلِ فَاُتِيَ بِهِ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ثُمَّ قَرَاَ قِطْعَةَ الْقَتَبِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَدْ قَالَ فِي الْجَدِّ قَوْلًا وَقَدْ اَمْضَيْتُهُ قَالَ وَكَانَ اَوَّلَ جَدٍّ كَانَ فَاَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ الْمَالَ كُلَّهُ مَالَ ابْنِ ابْنِهِ دُونَ اِخْوَتِهِ فَقَسَمَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ عقیل بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن سلیمان نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' انہیں اجازت مل گئی (وہ اندر آئے تو دیکھا) ان کا سر ایک کنیز کے ہاتھ میں ہے جو ان کے بالوں کو کنگھی کر رہی ہے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنا سر الگ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کنگھی کرنے دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے پیغام بھجوا دیتے' میں آپ کے پاس آ جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک کام سے آپ کے پاس آیا ہوں' میں دادا کے بارے میں حکم دریافت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی وحی کا حکم تو ہے نہیں کہ ہم کسی اضافے یا کمی کے مرتکب ہوں' یہ تو ایک ایسا معاملہ ہے جس میں تم نے اپنی رائے دینی ہے' اگر میں اس کے بارے میں یہ سمجھوں گا کہ تمہاری رائے میری رائے کے مطابق ہے' تو میں اس کو مان لوں گا' ورنہ تم پر اس بارے میں کوئی الزام نہیں ہوگا' لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں تشریف لے گئے' آپ نے فرمایا: میں تو یہاں اس لیے آیا تھا کہ تم میرا مسئلہ حل کر دو گے' اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس اسی وقت آئے جس وقت میں وہ پہلے دن آئے تھے اور ان کے ساتھ اس بارے میں گفت وشنید کرتے رہے' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں آپ کو کچھ لکھ کے دے دیتا ہوں' تو انہوں نے پالان کے ٹکڑے کے اوپر تحریر کر کے دیا اور اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کیا' اس کی مثال ایک درخت کی طرح ہے جو ایک ہی تنے کے اوپر اُگتا ہے' اس میں سے ایک ٹہنی نکلتی ہے' پھر اس میں سے ایک اور ٹہنی نکلتی ہے' وہ تنا اس ٹہنی تک پانی کو پہنچاتا ہے' اگر پہلی ٹہنی کو کاٹ دیا جائے تو پانی اس ٹہنی کی طرف آ جائے گا اور اگر دوسری کو کاٹ دیا جائے تو پانی پہلی والی ٹہنی کی طرف چلا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر آ گئے تو انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں اس ٹکڑے پر لکھی ہوئی تحریر سنائی' پھر ارشاد فرمایا: زید نے دادا کے

بارے میں جو بات کہی ہے میں اسے لاگو کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے دادا تھے جن کے ساتھ یہ صورتِ حال پیش آئی' انہوں نے اس کا سارا مال لے لیا' یعنی اپنے پوتے کا مال لے لیا اور اس کی بہنوں کا (یعنی پوتیوں کا) مال نہیں لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اس مال کو تقسیم کروا دیا تھا۔

4069- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَقَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ قَضٰى اَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ مَا كَانَتْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا (میت کے) سگے بہن بھائیوں کی موجودگی میں دادا بھی حصے دار ہوگا' خواہ سگے بہن بھائیوں کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

4070- وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَخْبَرَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى اَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوِ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ مَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهٗ مِنْ ثُلُثِ الْمَالِ فَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ فَاَعْطَى الْجَدَّ الثُّلُثَ وَكَانَ لِلْاِخْوَةِ مَا بَقِيَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَقَضٰى اَنَّ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ هُمْ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنْ بَنِي الْاَبِ ذُكُوْرَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ غَيْرَ اَنَّ بَنِي الْاَبِ يُقَاسِمُوْنَ الْجَدَّ بِبَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَكُوْنُ لِبَنِي الْاَبِ شَيْءٌ مَعَ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَنُو الْاَبِ يَرُدُّوْنَ عَلٰى بَنَاتِ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ فَرَائِضِ بَنَاتِ الْاَبِ وَالْاُمِّ فَهُوَ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ.

☆☆ یونس بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے ایسے شخص کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا جس کے پس ماندگان میں ایک دادا اور سگے بہن بھائی ہوتے ہیں۔

زہری نے بتایا: سعید بن میسّب' عبیداللہ بن عبداللہ اور قبیصہ بن ذؤیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا' دادا سگے بہن بھائیوں اور باپ کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کے ساتھ حصہ دار ہوگا جبکہ ایک تہائی مال میں سے مقاسمت کے اس کے حق میں بہتر ہو' اگر بہن بھائیوں کی تعداد زیادہ ہو' تو دادا کو ایک تہائی حصہ دے دیا جائے گا اور باقی سب بہن بھائیوں کو ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر کے حساب سے دیا جائے گا' انہوں نے یہ فیصلہ بھی دیا تھا' سگے بہن بھائی صرف باپ کی طرف سے شریک بہن بھائیوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں' خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں' البتہ اگر باپ کی طرف

۴۰۶۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۴۸) من طريق ابن المبارك' انا يونس عن الزهري...... به مطولا؛ كما سياتي في الذي يليه- و هذا اسناد رجاله ثقات الا ان يونس- و هو ابن يزيد الايلي- في روايته عن الزهري و هم قليل' و في غير الزهري خطا- و ايضاً سعيد بن المسيب' و عبيد الله بن عبد الله بن عتبة' و قبيصة بن ذويب- لم يسمع احد منهم من عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- شيئاً-

۴۰۷۰- راجع الذي قبله-

سے شریک بہن بھائی، سگے بہن بھائیوں کے ساتھ موجود ہوں تو انہیں بھی ان کا حصہ ملے گا۔ البتہ باپ کی طرف سے شریک بہن بھائی سگے بہن بھائیوں کے ہمراہ کچھ حاصل نہیں کریں گے۔ ماسوائے اس صورت کے جب باپ کی طرف سے شریک بھائی سگی بہنوں کی طرف (وراثت کو) لوٹا دیں اور سگی بہنوں کے فرض حصے کے بعد اگر کچھ باقی رہ جائے گا تو وہ باپ کی طرف سے شریک بھائیوں کو ایک مذکر کے لئے دو مؤنث کے برابر حصے کے اصول کے تحت مل جائے گا۔

4071- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَعْمٰى اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قاتل کو وراثت نہیں ملے گی۔

4072- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَىْءٌ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کو (وراثت میں سے) کچھ نہیں ملے گا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4073- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيّ حَدَّثَنَا

۴۰۷۱- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه، و من طريقه اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۲۴۱)- و قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۹): و اعله ابن القطان في كتابه بان سعيدًا لم يسمع من عمر الا نعيه النعمان بن مقرن- قال ابو حاتم الرازي: متروك الحديث، و اقره صاحب التنقيح عليه- اه- واخرجه ابو داود في المراسيل رقم (۳۶۰) من حديث ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا يرث قاتل عمد و لا خطا شيئاً من الدية- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۱۹)، و اخرجه ابن ابي شيبة (۱۱/۲۵۹)، والبيهقي (۶/۲۱۹)، من طريق ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد، به مرسلا ايضاً- و انظر الذي بعده-

۴۰۷۲- تفرد به الدارقطني بهذا الاسناد- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۲۹-۳۳۰) بعد ذكر حديث ابن عباس: و اعله ابن القطان بابي رحمة و بالليث- قال: و ابو رحمة محمد بن يوسف، و كنيته: ابو يوسف، قال: ولا اعرف حاله، ولم ار من ذكره الا ابن الجارود في كتاب: الكنى، و لم يذكر له حالا- انتهى- و قال عبد الحق في احكامه: و ابو قرة هذا- اظنه موسى بن طارق، و كان لا باس به، و ليث: هو ابن ابي سليم، و هو ضعيف الحديث- اه- واخرجه النسائي في الكبرى (۶۳۶۸) من طريق مالك عن يحيى، به مختصرًا: كما ذكره المصنف - و اخرجه مالك في الموطا (۲/۸۶۷) عن يحيى بن سعيد عن عمرو بن شعيب ان رجلا من بني مدلج يقال له: قتادة حذف ابنه بالسيف...... فذكر قصة- و فيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ليس لقاتل شيء)- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في مسنده (۲/ رقم ۳۶۶- ترتيب)، و الرسالة فقرة (۴۷۶- ط: شاكر)- و اخرجه البيهقي في السنن (۶/۲۱۹) من غير طريق مالك، و قال: هذا مراسيل جيدة، يقوى بعضها ببعض-

۴۰۷۳- في اسناده الواقدي، و هو متروك، تقدم مرارًا- و اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة متروك ايضاً- و انظر الذي يليه-

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ اَبِی مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِيرَاثٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

4074- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِی فَرْوَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ . قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِسْحَاقُ مَتْرُوكٌ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ فِي مَشَايِخِ اللَّيْثِ لِئَلَّا يُتْرَكَ مِنَ الْوَسَطِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قاتل (مقتول کا) وارث نہیں بنتا۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اسحٰق نامی راوی متروک الحدیث ہے۔ میں نے لیث کے مشائخ میں سے اس سے روایات نقل کی ہیں تاکہ وہ درمیان میں سے متروک نہ ہو جائے۔

4075- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَیْءٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

4076- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

٤٠٧٤- اخرجه الترمذي (٢١٠٩) و النسائي في الكبرى كما في التحفة (١٢٢٨٦) و ابن ماجه في سننه (٢٦٤٥، ٢٧٣٥) و ابن عدي في الكامل (٣٢٨/١) و البيهقي في السنن (٢٢٠/٦) من طريق الليث بن سعد عن اسحاق به- قال الترمذي: هذا حديث لا يصح: لا يعرف الا من هذا الوجه- واسحاق بن عبد الله بن ابي فروة قد تركه بعض اهل الحديث، منهم احمد بن حنبل...... اه- وقال النسائي: (اسحاق متروك و انما خرجته: لئلا يسقط من الوسط)- اه- و انظر: تلخيص الحبير (١٨٥/٣- ١٨٦)-

٤٠٧٥- اخرجه البيهقي في سننه (٢٢٠/٦) من طريق ابراهيم بن العلاء، ثنا اسماعيل بن عياش...... به- قال البيهقي: و اخرجه جماعة عن اسماعيل بن عياش- واخرجه النسائي في الكبرى (٦٣٦٧) من طريق اسماعيل بن عياش عن ابن جريج و يحيى بن سعيد، و ذكر آخر ثلاثتهم عن عمرو بن شعيب، به- و اسماعيل بن عياش ضعيف في روايته عن غير الشاميين و هذ منها، لكنه لم يتفرد به فقد اخرجه ابو داود (٤٥٦٤) و البيهقي (٢٢٠/٦) من طريق محمد بن راشد ثنا سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب، به- قال الالباني في الارواء (١١٨/٦): و سليمان بن موسى هو الاموي الدمشقي صدوق فقيه، في حديثه بعض لين، و خلط قبل موته بقليل- و محمد بن راشد هو، المكحول الدمشقي، و هو صدوق يهم؛ كما في التقريب- فهذا الاسناد الى عمرو بن شعيب ان لم يكن حسناً لذاته فلا اقل من ان يكون حسناً لغيره برواية اسماعيل بن عياش- و اما بقية الاسناد: فهو حسن فقط: للخلاف المعروف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- و اما الحديث نفسه: فهو صحيح لغيره: فان له شواهد يتقوى بها- اه-

٤٠٧٦- راجع الذي قبله-

مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ وَّالْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4077- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

4078- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ . الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی۔

اس روایت کا ''مرسل'' ہونا درست ہے۔

4079- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي شَبِيبُ بْنُ سَعِيدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اَبِي اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّيْنُ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَلَيْسَ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

٤٠٧٧- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢٦٣/٦) من طريق الدارقطني' به- و سياتي قريباً من طريق يونس عن عطاء الخراساني - قال البيهقي: عطاء هذا: هو الخراساني' لم يدرك ابن عباس' لم يره' قاله ابو داود السجستاني وغيره- اه -و الحديث حسنه الحافظ في التلخيص (١٩٩/٣)- و انظر: نصب الراية (٤٠٤/٤)-

٤٠٧٨- اخرجه ابن عدي- كما في نصب الراية (٤٠٤/٤)- من طريق احمد بن محمد بن صاعد عن ابي موسى الهروي عن ابن عيينة......به- قال الزيلعي: (واعله- يعني: ابن عدي- باحمد هذا' و قال: هو اخو يحيى بن محمد بن صاعد و اكبر منه و اقدم موتاً' و هو ضعيف)-اه- قلت: قد تابعه عليه فضل بن سهل عند المصنف هنا- و اسحاق بن ابراهيم الهروي: قال الذهبي في الميزان (١/ ٣٢٨): (وثقه ابن معين وغيره- وقال عبد الله بن علي بن المديني: سمعت ابي يقول: ابو موسى الهروي روى عن سفيان عن عمرو عن جابر: (لاوصية لوارث)' حدثنا به سفيان عن عمرو مرسلا وغيره)- اه -ورواية ابن المديني اخرجها الخطيب في تاريخه (٣٣٧/٦)- قال الالباني في الارواء (٩٣/٦): (قلت: و لعل هذا هو ......)-

٤٠٧٩- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الوصايا (٢٦٧/٦) باب: تبدية الدين على الوصية' و الخطيب البغدادي في موضح اوهام الجمع و التفريق (١٧١/٢)' و ابن عدي في الكامل (١٩٠/٧) من طريق يحيى بن ابي انيسه عن ابي اسحاق' بهذا الاسناد- واخرجه ابن عدي في الكامل (٤٧/٧) من طريق ناصح بن عبد الله عن ابي اسحاق' بهذا الاسناد-وقد عزاه الزيلعي في نصب الراية (٤٠٥/٤) لابن عدي من الطريقين ثم قال: و اسند- يعني: ابن عدي- تضعيف يحيى بن ابي انيسه عن البخاري والنسائي و ابن المديني و ابن معين' ووافقهم)- اه -والحديث ضعفه الحافظ في التلخيص ايضا (١٩٩/٣)-

وصیت پوری کیے جانے سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی۔

4080- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی۔

4081- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ الْغَازِی حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ قَبِيْصَةَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی البتہ اگر دیگر ورثاء اجازت دیں (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

4082- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

4083- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ اِلٰى قُبَاءَ يَسْتَخِيْرُ فِیْ مِيْرَاثِ الْعَمَّةِ

٤٠٨٠-تقدم حديث ابن عباس قريباً-

٤٠٨١-في اسناده سهل بن عمار: كذبه الحاكم: كما قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٤٠٤)- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (٢/٤١٠) من طريق حبيب المعلم عن عمرو ابن شعيب' بهذا الاسناد في ترجمة حبيب' وقال: (ارجو انه مستقيم الرواية)- اه- قال الالباني في الارواء (٦/٩١): قلت : و هو صدوق: كما في (التقريب)' و احتج به الشيخان' فالاسناد عندي حسن: للخلاف المعروف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- اه-

٤٠٨٢-اخرجه البيهقي في الكبرى (٦/٢٦٣-٢٦٤) من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم تخريج حديث ابن عباس قريباً-

٤٠٨٣-اخرجه ابو داود في المراسيل (٣٦١): حدثنا عبد الله بن مسلمة' حدثنا عبد العزيز الدراوردي عن زيد' به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي (٦/٢١٣)- واخرجه سعيد بن منصور (١٦٣) من طريق عبد العزيز بن محمد' به-قال البيهقي: (واخرجه ابو نعيم ضرار بن صرد عن عبد العزيز موصولا بذكر ابي سعيد الخدري- رضي الله عنه-فيه)- اه-و الطريق الموصول اخرجه الحاكم في المستدرك (٤/٣٤٣) من طريق ضرار' به- و قد ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك فقال: (فيه ضرار و هو هالك)- اه-وضعفه الحافظ في التلخيص (٣/٨١)-

وَالْخَالَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ لَّا مِيرَاثَ لَهُمَا .

☆☆ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر قبا تشریف لے گئے' تاکہ آپ پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں استخارہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ ان دونوں کو وراثت نہیں ملے گی۔

4084- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَجِدُ لَهُمَا شَيْئًا . لَيْسَ فِيْهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس کے لیے کوئی چیز نہیں ملی (یعنی اسے وراثت میں دینے کے لیے کوئی حکم نہیں ملا)۔

4085- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ .فَلَمْ نَكُنْ نَشُكُّ اَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَّلَيْسَ لَهٗ مَنْ يَّرِثُهٗ لَظَنَنْتُ اَنِّىْ اَرِثُهٗ وَلَوْ هَلَكْتُ كَذٰلِكَ يَرِثُنِىْ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ.

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

''اور نسبی رشتے دار ایک دوسرے کے وارث بنیں گے (اللہ کی کتاب میں یہی حکم ہے)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہاجرین اور ایک انصاری کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا تو ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ ہم ایک دوسرے کے وارث بنیں گے' یعنی اگر حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جاتا اور ان کا کوئی وارث نہ ہوتا تو میرا یہ خیال تھا کہ میں ان کا وارث بنتا اور اگر میں مر جاتا تو اسی طرح وہ میرے وارث بنتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

4086- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِىْ حَتّٰى يَاْتِيَنِىْ جِبْرِيلُ . ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ . قَالَ فَاَتَى الرَّجُلُ فَقَالَ سَارَّنِىْ جِبْرِيلُ اَنَّهٗ لَا شَىْءَ لَهُمَا . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ

٤٠٨٤- مرسل حسن الاسناد: فان حفص بن ميسرة ثقة' لكنه ربما وهم- و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف' لكن تابعه هشام بن سعد المدني' و هو صدوق له اوهام ايضاً- وانظر السابق-

٤٠٨٥- ذكره السيوطي في الدر المنثور (٣/ ٣٧٤)' و عزاه الى (ابي عبيد و ابن جرير و ابن المنذر و ابن مردويه)' و قد تقدم نحوه عن ابن عباس-

٤٠٨٦- خرجه هنا من طريق الواقدي موقوفاً' و الواقدي متروك؛ كما تقدم مراراً- و سياتي في الذي بعده مرسلاً' و هو الصواب-

عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفٌ وَّالصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' جبرائیل مجھے آ کر (اس بارے میں بتا دیں گے)' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں دریافت کرنے والے شخص کہاں ہے؟ اس شخص کو لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ان دونوں کو کوئی چیز نہیں ملے گی (یعنی یہ وارث نہیں بنیں گی)۔

اس روایت کو محمد بن عمرو کے حوالے سے صرف مسعدہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

4087- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4088- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِجَلِيسِهِ هَلْ تَدْرِيْ كَيْفَ قَضٰى عُمَرُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ قَالَ لَا . قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ خَلْقِ اللّٰهِ كَيْفَ كَانَ قَضٰى فِيهِمَا عُمَرُ جَعَلَ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ .

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوسفیان نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی اور خالہ کے بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو زیاد نے کہا: میں اس بارے میں سب سے بہتر جانتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کیا فیصلہ دیا تھا' انہوں نے خالہ۔ ماں کی جگہ اور پھوپھی کو باپ کی جگہ قرار دیا تھا۔

۴۰۸۷-تقدم تخریجه-

۴۰۸۸-اخرجه الدارمي في سننه (۲/ ۴۶۲) من طريق سفيان عن فراس عن الشعبي' بهذا الاسناد-

کِتَابُ السِّیَرِ

کتاب سیر کا بیان

4089- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ عَنْ اَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ كَانَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمَجْنَبَةِ الْيُسْرٰى وَكَانَ الْمِقْدَادُ عَلَى الْمَجْنَبَةِ الْيُمْنٰى فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَهَدَى النَّاسَ جَاءَ ا بِفَرَسَيْهِمَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْهُمَا وَقَالَ اِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا فَمَنْ نَقَصَهُمَا نَقَصَهُ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا (یعنی اس پر حملہ کیا) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بائیں حصے کے نگران تھے جبکہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ دائیں حصے کے نگران تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور لوگوں کی رہنمائی کی تو اسی دوران یہ دونوں حضرات اپنے سواروں کو ساتھ لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے غبار ہٹایا اور فرمایا: میں گھوڑے کے دو حصے اور سوار کے لیے ایک حصہ مقرر کرتا ہوں' جو شخص ان میں کمی کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے کمی دے گا۔

شرح:

لفظ ''سیر'' لفظ ''سیرت'' کی جمع ہے جس کا مطلب طریقۂ کار ہے۔

اصطلاحِ فقہ میں اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ طریقۂ کار ہے جو غزوات سے متعلق ہو۔

غزوات سے مراد جنگیں ہیں اور ہمارے محاورے میں اس کے لیے لفظ ''جہاد'' استعمال ہوتا ہے۔ یعنی سیر سے متعلق باب میں وہ روایات نقل کی جاتی ہیں' جن میں جہاد سے متعلق احکام مذکور ہوں۔

جہاد فرضِ کفایہ ہے' جب مسلمانوں کا ایک گروہ اس کی انجام دہی میں مصروف ہو جائے تو دیگر لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۴۰۸۹- اخرجه ابن سعد في الطبقات (۷۷/۳) قال : اخبرنا المعلى بن اسد......فذكره- واخرجه الطبراني في الكبير (۳۴۲/۲۲) رقم (۸۵۶) و البيهقي في سننه الكبير (۳۲۷/۶) من طريق معلى بن اسد' به ايضاً- قال الزيلعي في نصب الراية (۴۱۴/۳) بعد ان عزاه للطبراني و الدارقطني: (محمد بن حمران القيسي: قال النسائي: ليس بالقوي' و ذكره ابن حبان في الثقات' وقال: يخطئ' وقال ابن عدي: له افراد و غرائب ما ارى به باساً- و عبد الله بن بشر قال في (التنقيح): و عبد الله بن بشر: السكسكي تكلم فيه غير واحد من الائمة- قال النسائي: ليس بثقة- وقال يحيى القطان: لا شيء- و قال ابو حاتم و الدارقطني: ضعيف- و ذكره ابن حبان في الثقات- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۳۴۵/۵) و قال: (اخرجه الطبراني' و فيه عبد الله بن بشر الحبراني: وثقه ابن حبان' و ضعفه الجمهور)- اه-

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے' جو تمہیں ناپسند ہے' ہوسکتا ہے کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور ہوسکتا ہے کوئی چیز تمہیں پسند ہو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو' اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے' تم لوگ علم نہیں رکھتے''۔ (البقرہ:۲۱۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث میں جہاد کے فضائل اور احکام منقول ہیں جن میں سے چند ایک روایات کو امام دارقطنی نے یہاں نقل کیا ہے۔

4090- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ قَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ رُهْمٍ عَنْ اَبِيْ رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ وَمَعَنَا فَرَسَانِ فَاَعْطَانَا سِتَّةَ اَسْهُمٍ اَرْبَعَةً لِفَرَسَيْنَا وَسَهْمَيْنِ لَنَا فَبِعْنَا سَهْمَيْنَا بِبَكْرَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابورہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا' میرے ساتھ میرا بھائی بھی تھا' ہمارے ساتھ دو گھوڑے تھے تو آپ نے ہمیں چھ حصے ادا کیے' چار حصے ہم دونوں کے گھوڑوں کے لیے تھے اور دو حصے ہم دونوں کے لیے تھے تو ہم نے دو جوان اونٹوں کے عوض میں اپنے حصے کو فروخت کر دیا۔

4091- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَّلِفَرَسِهٖ سَهْمَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے' ایک حصہ آدمی کا تھا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تھے۔

٤٠٩٠- اخرجه ابو يعلى في مسنده (١٣/ ٢٩٧) رقم (٦٨٧٦) من طريق اسماعيل بن عياش عن اسحاق بن ابي فروة...... به- ولكن قال: عن ابي رهم وآخر- و اسناده ضعيف اسحاق بن ابي فروة ضعيف تقدمت ترجمته- قال ابن عدي في الكامل (١/ ٣٣٣): (لا يتابعه احد على اسانيده ولا على متونه' و سائر اخباره مما لم اذكره تشبه هذه الاخبار التي ذكرتها ' و هو بين الامر في الضعفاء)- وقال ابن حبان في المجروحين (١/ ١٣١): (كان يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل' و كان احمد ابن حنبل ينهى عن حديثه)- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (٥/ ٣٤٥): فيه اسحاق بن ابي فروة و هو متروك- اه- و ذكره الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (٢/ ١٦١) رقم (١٩٤٠)' ونسبه الى ابي يعلى-

٤٠٩١- اخرجه ابن حبان (٤٨١١) من طريق اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا عبد الله بن الوليد......به- واخرجه احمد (٢/ ٨٠' ١٥٢)' والدارمي (٢/ ٢٢٦)' و البيهقي (٦/ ٣٢٥) من طرق عن سفيان' به- و سياتي الحديث من طرق عن عبيد الله عن نافع' به-

شرح:

مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول یہ ہے: اسے پہلے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جن میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخصوص ہوگا اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے۔

جس کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے: گھڑسوار کو تین حصے ملیں گے۔ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔ جبکہ پیادہ شخص کو ایک حصہ ملے گا۔

اس حکم کی ایک وجہ یہ ہے: گھڑسوار شخص پیادہ شخص کے مقابلے میں جنگ پر زیادہ بہتر طور پر اثرانداز ہوسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے: اکثر صحابہ کرام اور اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔

4092- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لیے دو حصے اور گھوڑے والے کے لیے ایک حصہ مقرر کیا۔

4093- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کرتے ہوئے گھوڑے کے لیے دو حصے اور سوار کے لیے ایک حصہ مقرر کیا۔

4094- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4095- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ

٤٠٩٢-اخرجه البخاري في صحيحه (٢٨٦٣): حدثنا عبيد بن اسماعيل عن ابي اسامة...... به-و الحديث اخرجه البخاري (٤٢٢٨)، و مسلم (١٧٦٢)، و ابو داود (٢٧٣٣)، و الترمذي (١٥٥٤)، و ابن ماجه (٢٨٥٤)، و ابن حبان (٤٨١٠، ٤٨١٢)، و احمد (٢/ ٢، ٤١، ٦٢، ٧٢، ١٤٣)، و سعيد بن منصور (٢٧٦٠) (٢٧٦٣)، و ابن الجارود في المنتقى (١٠٨٤)، و البيهقي في سننه (٦/ ٣٢٤-٣٢٥)، و البغوي في شرح السنة (٢٧٢٢) من طرق عن عبيد الله ابن عمر، به-

٤٠٩٣-راجع الحديثين السابقين-

٤٠٩٤-راجع الذي قبله-

٤٠٩٥-راجع الذي قبله-

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اور اس کے گھوڑے کو تین حصے دیئے ایک حصہ آدمی کا تھا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے تھے۔

4096- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَتْنِيْ عَمَّتِيْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّهَا بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلٰى فَرَسٍ لِيْ اُنْثٰى فَاَسْهَمَ لِيْ سَهْمًا وَلِفَرَسِيْ سَهْمَيْنِ.

☆☆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہوں میں گھوڑے پر سوار تھا جس کے ساتھ اس کی مؤنث بھی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک حصہ دیا اور میرے گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

4097- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ هَانِئٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ اُمِّهَا كَرِيْمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ عَنْ اَبِيْهَا الْمِقْدَادِ قَالَ ضَرَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِسَهْمٍ وَلِفَرَسِيْ سَهْمَيْنِ.

☆☆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر مجھے ایک حصہ دیا تھا اور میرے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے۔

4098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ اُمِّهَا عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَلَهٗ سَهْمًا.

☆☆ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور انہیں ایک حصہ دیا تھا۔

4099- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قَاسِمُ

۴۰۹۶-موسی بن یعقوب و شیخته فیهما لین: کما قال الزیلعي في نصب الرایة (۳/ ۴۱۴)- و قریبة بنت عبد الله مجهولة لم یرو عنها الا ابن اخیها موسی بن یعقوب- انظر المیزان (۷/ ۴۷۳)- و کریمة بنت المقداد ثقة، امها هي ضباعة بنت الزبیر بن عبد المطلب، و هي صحابیة-والحدیث عزاه الزیلعي في (النصب) الی البزار و اعله بموسی و شیخته-و الحدیث ذکره الهیثمي في مجمع الزوائد (۵/ ۳۰۵)، و عزاه الی الطبراني، و قال: فیه الواقدي و هو ضعیف- و انظر نصب الرایة (۴/ ۴۱۷)-

۴۰۹۷-راجع الذي قبله-

۴۰۹۸-فیه-ایضا- محمد بن عمر الواقدي متروك، و قد تقدم- و راجع الذي قبله-

بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالُوْا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْهِمُ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب' حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور آدمی کو ایک حصہ دیا تھا۔

4100- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4101- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِمِائَتَيْ فَرَسٍ بِحُنَيْنٍ سَهْمَيْنِ سَهْمَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر دو سو گھوڑوں کو دو دو حصے دیئے تھے۔

4102- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا قَالَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ہر گھوڑے کے دو حصے تھے۔

4103- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۴۰۹۹—في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث-وقال النسائي و ابن الجنيد: متروك- و قال ابن حبان: يروي الموضوعات- انظر ميزان الاعتدال (۷/۱۵۵—بتحقيقنا)' و قد تابعه عليه سليمان ابو معاذ و هو سليمان بن ارقم و هو ضعيف؛ كما تقدم مرارًا-

۴۱۰۰—راجع الذي قبله-

۴۱۰۱—اخرجه البيهقي في سننه (۶/۳۲۶) من طريق محمد بن عبد الحكم ' انا ابن وهب قال: قال لي يحيى بن ايوب...... فذكره- و اخرجه البخاري في التاريخ (۷/۲۱۵)' قال: قال اسماعيل: حدثني ابن وهب...... فذكره-قلت: و كثير مولى بني مخزوم لم يروعنه- فيما اعلم- غير ابراهيم بن سعد' و قد سكت عنه البخاري في التاريخ' و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۷/۱۶۰)- وقد اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۶/۴۸۸) في الجهاد' باب: في الفارس كم يقسم له؟ من قال: ثلاثة اسهم (۳۳۱۷۰)' و اسحاق بن راهوية في مسنده—كما في نصب الراية (۳/۴۱۴)—: حدثنا محمد بن فضيل— قال ابن ابي شيبة: ووكيع— عن حجاج عن ابي صالح عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قسم للفرس سهمين و للرجل سهماً' فكان للرجل و لفرسه ثلاثة اسهم- وهذا لفظ ابن ابي شيبة' و لفظ اسحاق نحوه- و اخرجه اسحاق— كما في نصب الراية (۳/۴۱۵)—: اخبرنا عيسى بن يونس' ثنا ابن ابي ليلى عن الحكم عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للفارس ثلاثة اسهم: سهمان لفرسه' و لصاحبه سهم-

۴۱۰۲—راجع الذي قبله-

۴۱۰۳—اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۶/۴۸۸) رقم (۳۳۱۶۹): حدثنا ابو اسامة و عبد الله بن نمير قالا: ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل للفارس سهمين' و للراجل سهماً- و سياتي من طريق ابن ابي شيبة عند الدارقطني قريباً-قال الزيلعي في نصب الراية (۳/۴۱۷— ۴۱۸): قال ابو بكر النيسابوري: هذا عندي وهم من ابن ابي شيبة-

مُوْسٰى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمًا وَلِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ .خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادٍ فَقَالَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑسوار کو ایک حصہ دیا تھا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے۔ ایک اور روایت میں اس کے برعکس روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: گھڑسوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

4104- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَرْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ بَشِيْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ اَسْهَمَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرَسِيْ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ وَّلِيْ سَهْمًا فَاَخَذْتُ خَمْسَةَ اَسْهُمٍ .

☆☆ بشیر بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کو چار حصے دیئے تھے اور مجھے ایک حصہ دیا تھا تو مجھے پانچ حصے ملے تھے۔

4105- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوْسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ - يَعْنِيْ اَبَاهُ - حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاةً فَاَعْطَى الْفَارِسَ مِنَّا ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ وَّاَعْطَى لِلرَّاجِلِ سَهْمًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو تین حصے دیئے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا۔

4106- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ شَهِدْتُ

٤١٠٤-قال الالباني في الارواء (٥/ ٦٧): هذا اسناد مظلم فيه جماعة من المجاهيل: ١- عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي عمرة: اورده ابن ابي حاتم (٢/٢/ ٩٦)' و لم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا-

٣٠٢- محمد بن صالح' و محمد بن الحسن: لم اعرفهما-٤- حرب بن محمد والد علي بن حرب: اورده ابن ابي حاتم (١/٢/ ٢٥٢)' و لم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا- و اما ابن حبان فذكره في الثقات- انتهى كلام الالباني- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٨) عن الدارقطني ساكتاً عليه- و روى احمد (٤/ ١٣٨)' و من طريقه ابو داود (٢٧٣٤) عن المسعودي' قال: حدثني ابو عمرة عن ابيه قال: اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة نفر و معنا فرس' فاعطى كل انسان منا سهماً' و اعطى للفرس سهمين' و اخرجه ابو داود (٢٧٣٥) من طريق المسعودي عن رجل من آل ابي عمرة بمعناه' الا انه قال: ثلاثة اسهم- و اعله الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٣- ٤١٤) بقوله: (المسعودي عبد الرحمن بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود فيه مقال' و قد استشهد به البخاري)- اه-

٤١٠٥-في اسناده محمد بن يزيد بن سنان و ابوه' و هما ضعيفان' تقدمت ترجمتهما- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٥): قال: (محمد بن يزيد بن سنان و ابوه يزيد ضعيفان)- اه- و سياتي من طريق اخرى رقم (٤١٣١)' و فيه الواقدي' و هو متروك-

الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الْاَبَاعِرَ - قَالَ - فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ مَالُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتّٰى وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ اِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ قَرَاَ عَلَيْهِمْ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ اِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ لَفَتْحٌ . قَالَ ثُمَّ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ .

☆☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا' جب ہم وہاں سے واپس ہوئے تو لوگ اپنے اونٹوں کو دوڑانے لگے۔ بعض لوگوں نے دوسروں سے دریافت کیا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جارہے ہیں؟ ہم نکلے' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''کراع الغمیم'' کے مقام پر ٹھہرے ہوئے پایا' آپ کی طرف جانے والے کچھ لوگ جب وہاں اکٹھے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطاء کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے یہ دریافت کیا: کیا یہ فتح ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ فتح ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں غزوۂ خیبر کا مال تقسیم کیا گیا۔ اس کے اٹھارہ حصے کیے گئے' لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی' جن میں سے تین سو گھڑ سوار تھے تو گھڑ سواروں کو دو' دو حصے دیئے گئے اور پیادہ لوگوں کو ایک' ایک حصہ دیا گیا۔

4107 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

٤١٠٦- اخرجه ابو داود في كتاب: الجهاد (٣/ ١٧٤) باب: فيمن اسهم له سهماً (٢٧٣٦) اخرجه في كتاب الخراج و الامارة (٣/ ٤١٣) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (٣٠١٥)' و احمد في مسنده (٣/ ٤٢٠)' و ابن ابي شيبة في كتاب: الجهاد (١٢/ ٤٠٠) باب: من قال: للفارس سهمان (١٥٠٣١)' و البيهقي في السنن الكبرى (٦/ ٣٢٥) كتاب: الجهاد' باب: ما جاء في سهم الراجل و الفارس' و الحاكم في المستدرك كتاب: قسم الفيء (٢/ ١٣١) من طريق مجمع بن يعقوب بن مجمع بن يزيد الانصاري قال: سمعت ابي يعقوب بن مجمع' بهذا الاسناد- قال ابو داود: حديث ابي معاوية اصح' و العمل عليه' وارى الوهم في حديث مجمع انه قال: ثلاثمائة فارس' و كانوا مائتي فارس- اه-وقال الحاكم- رحمه الله-: هذا حديث كبير صحيح الاسنا' و لم يخرجاه- اه-وقال الذهبي صحيح - اه-قال البيهقي: قال الشافعي في القديم: مجمع بن يعقوب شيخ لا يعرف- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٤١٦): قال ابن القطان في كتاب و علة هذا الحديث الجهل بحال يعقوب بن مجمع' ولا يعرف' روى عنه غير ابنه' و ابنه مجمع ثقة- و عبد الرحمن بن يزيد اخرجه له البخاري- انتهى كلامه-قال ابن التركماني: هذا الحديث اخرجه الحاكم في المستدرك' و قال: حديث اكبره صحيح الاسناد- و مجمع بن يعقوب معروف' قال صاحب الكمال: روى عنه القعنبي و يحيى الوحاظي و اسماعيل بن ابي اويس' و يونس المودب' و ابو عامر العقدي و غيرهم -وقال ابن سعد توفي بالمدينة' وكان ثقة- وقال ابو حاتم و ابن معين: ليس به باس- وروى له ابو داود و النسائي- اه-

٤١٠٧- اخرجه ابن ابي شيبة (٦/ ٤٨٨) رقم (٣٣١٦٩)' ومن طريقه الدارقطني هنا' و قد تقدم تخريجه-

اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .قَالَ الرَّمَادِيُّ كَذَا يَقُوْلُ ابْنُ نُمَيْرٍ .قَالَ لَنَا النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا عِنْدِىْ وَهَمٌ مِنِ ابْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ اَوْ مِنَ الرَّمَادِيِّ لاَنَّ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بِشْرٍ وَّغَيْرَهُمَا .رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ خِلاَفَ هٰذَا وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ عَنْهُمَا وَرَوَاهُ ابْنُ كَرَامَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ خِلاَفَ هٰذَا اَيْضًا وَقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیادہ شخص کے لیے ایک حصہ مقرر کیا ہے۔ رمادی بیان کرتے ہیں: ابن نمیر نامی راوی نے اسی طرح بیان کیا ہے' لیکن میرے نزدیک یہ ابن ابی شیبہ نامی راوی کی طرف سے وہم ہے' یا رمادی نامی راوی کی طرف سے وہم ہے۔ کیونکہ دیگر راویوں نے اسے ابن نمیر کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اور ان کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

4108- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .قَالَ اَحْمَدُ كَذَا لَفَظُ نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالنَّاسُ يُخَالِفُوْنَهُ .قَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ لَعَلَّ الْوَهَمَ مِنْ نُعَيْمٍ لاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

4109- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْهِمُ لِلْخَيْلِ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا .تَابَعَهُ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْعُمَرِيِّ.وَرَوَاهُ الْقَعْنَبِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ بِالشَّكِّ فِى الْفَارِسِ اَوِ الْفَرَسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ وہ لفظ گھوڑا ہے یا گھڑ سوار ہے۔

4110- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4111- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلاَعِبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۴۱۰۸- تقدم تخریجه- ۴۱۰۹- تقدم-

۴۱۱۰- تقدم- ۴۱۱۱- تقدم تخریجه-

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا . كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ وَّقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑسوار کو دو حصے دیئے تھے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4112- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ لَا يُخْتَلَفُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ وَّلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: گھڑسوار کے لیے تین حصے ہوں گے اور پیادہ شخص کے لیے ایک حصہ ہوگا۔

4113- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ كَانَتْ سِهْمَانُهُمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَعَهُ مِائَةَ رَجُلٍ يُضَمُّ اِلَيْهِ فَكَانُوْا اَلْفًا وَثَمَانِمِائَةِ رَجُلٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو اس (مالِ غنیمت) کے اٹھارہ حصے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مہاجرین کو جمع کیا جن میں سے ہر ایک کے ساتھ سو آدمی تھے تو ان سب لوگوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار آٹھ سو تھی۔

4114- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَعْطَانِيْ

۴۱۱۲—اخرجه البيهقي (٦/٣٢٧) من طريق الدارقطني' به-

۴۱۱۳—اسناده حسن لو لا عاصم بن عمر؛ فانه ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (٣٠٨٥)- لكن للحديث شواهد تقويه' منها ما اخرجه ابو داود (٣٠١٠): حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن' حدثنا اسد بن موسى' حدثنا يحيى بن زكريا' حدثني سفيان عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابي حثمة' قال: قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر نصفين: نصفاً لنوائبه وحاجته و نصفاً بين المسلمين' قسمها بينهم على ثمانية عشر سهماً- و هذا اسناد رجاله ثقات غير اسد بن موسى؛ فانه صدوق يغرب: كما قال الحافظ في التقريب (٤٠٣): فالاسناد حسن-

۴۱۱۴—في اسناده اسماعيل بن عياش: ضعفوه في روايته عن غير اهل بلده- و محمد بن سنان ضعيف ايضاً' و كلاهما تقدمت ترجمته- و الحديث تابع اسماعيل عليه جمع: فاخرجه ابو المورع محاضر بن المورع' وسعيد بن عبد الرحمن' كلاهما عن هشام كما اخرجه اسماعيل' به-لكن اخرجه ابن عيينة و محمد بن بشر عن هشام عن يحيى بن عباد من قوله دون ذكر عبد الله في اسناده- انظر سنن البيهقي (٦/٣٢٦)- و قد اخرجه ابن ابي شيبة (٣٣١٧٦): حدثنا عيسى بن يونس' و في (٣٣١٨١): حدثنا عدي بن يونس كلاهما عن هشام بن عروة عن يحيى من قوله' و لم يذكرا عبد الله بن الزبير- و من هذا يتبين ترجيح المرسل؛ فان ابا المورع محاضر بن المورع و ان كان صدوقاً الا ان له اوهام؛ كما قال الحافظ في التقريب (٦٥٣٥)- و اسماعيل ضعيف في روايته عن غير الشاميين' و هذا منها-وقد جاء الموصول من طريق اخرى عند احمد (١/١٦٦) من طريق فليح بن محمد عن المنذر بن الزبير عن ابيه-قال الزيلعي في نصب الراية (٣/٤١٥): (و فليح و المنذر ليسا بمشهورين)- اه-

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِي وَسَهْمًا لِي وَسَهْمًا لِاُمِّي مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى .خَالَفَهُ هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ فِي اِسْنَادِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن مجھے چار حصے عطاء کیے تھے' دو حصے میرے گھوڑے کے تھے ایک حصہ میرا تھا اور ایک حصہ میری والدہ کے لیے تھا جو ذوی القربیٰ میں شامل تھیں۔

4115- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَسَهْمًا لَهٗ وَسَهْمًا لِاُمِّهٖ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى.

☆☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار حصے دیئے تھے' دو حصے ان کے گھوڑے کے تھے' ایک حصہ ان کا تھا اور ایک حصہ ان کی والدہ کے لیے تھا جو ذوی القربیٰ میں شامل تھیں۔

4116- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِاَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیئے تھے' ایک حصہ ان کا تھا ایک حصہ ذوی القربیٰ کا تھا جو صفیہ بنت عبدالمطلب تھیں (یعنی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں) اور دو حصے ان کے (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے) گھوڑے کے تھے۔

4117- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لِاُمِّهٖ فِي الْقُرْبٰى وَسَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیئے تھے' ایک حصہ ان کی والدہ کے لیے ان کی قرابت داری کی وجہ سے تھا' ایک حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے تھا اور دو حصے ان کے گھوڑے کے لیے تھے۔

۴۱۱۵- راجع الذي قبله-

۴۱۱۶- علقه البيهقي في سننه (۳۲۶/۶) قال: اخرجه سعيد بن عبد الرحمن عن هشام موصولًا' و راجع الذي قبله-

۴۱۱۷- اخرجه البيهقي في سننه (۳۲۶/۶) من طريق محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق...... به- وراجع الذي قبله-

4118- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْهَمَ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ وَلَهُ سَهْمًا.

☆☆ محمد بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ غزوۂ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور ان کو ایک حصہ دیا تھا۔

4120- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَحْمَدَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور گھوڑے والے شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیئے تھے اور گھوڑے والے کو ایک حصہ دیا تھا۔

4121- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهِ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْقِمَارُ.

۴۱۱۸-جاء هكذا مرسلا من طرق عن هشام......به' و قد تقدم تخريجه قريباً-

۴۱۱۹-في اسناده الواقدي و هو متروك عند المحدثين' و به اعل الزيلعي الحديث في نصب الراية (۳/۴۱۵) - و محمد بن يحيى بن سهل ترجمه البخاري في التاريخ (۱/۲۶۵)' و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۸/۱۲۲) ابن ابي حاتم: روى عن ابيه و عمه ابي عفير' روى عنه محمد بن اسحاق' سمعت ابي يقول ذلك-و الحديث اخرجه الحارث بن ابي اسامة (۶۵۶-بغية الباحث) عن الواقدي' به' و عزاه له الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۳۷)-

۴۱۲۰-في اسناد الواقدي و هو متروك- و الحديث اخرجه الحارث (۶۵۵-بغية الباحث) من طريق الواقدي' به' وذكره الحافظ في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۳۴)' و قد تقدم من طريق اخرى رقم (۴۱۰۶)- و حديث ابي هريرة اخرجه الحارث بن ابي اسامة (-بغية)' و ذكره الحافظ في المطالب العالية (۲/۱۶۰) رقم (۱۹۳۵)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں میں شامل کر دے گا اور اس کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ وہ آگے نکل جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں میں شامل کر دے اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ آگے نکل جائے گا تو یہ جوا ہو گا۔

4122- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ وَّمُجَالِدٍ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطَأُ رَجُلٌ حَامِلاً حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَلَا غَيْرَ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہمیں کچھ قیدی عورتیں ملیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص کسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت نہ کرے جب تک وہ اپنے حمل کو جنم نہیں دیتی اور جو عورت حاملہ نہیں ہے اس کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہ آ جائے۔

4123- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الْعَبْدُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ سَيِّدِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَّاِذَا خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ رُدَّ اِلَيْهِ وَاِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ زَوْجِهَا تَزَوَّجَتْ مَنْ شَاءَتْ وَاِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَعْدِهٖ رُدَّتْ اِلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی غلام اپنے آقا سے پہلے مشرکین کی سلطنت چھوڑ کر نکل آئے تو وہ آزاد شمار ہو گا اور اگر وہ اپنے آقا کے بعد نکلتا ہے تو وہ

۴۱۲۱- اخرجه احمد (۲/۵۰۵) و ابو داود (۲۵۷۹) و ابن ماجه (۲۸۷۶) و ابن ابي شيبة (۶/۵۲۷) (۳۳۵۵۲) و البيهقي في الكبرى (۱۰/۲۰) و الحاكم (۲/۱۱۴) و ابو نعيم في الحلية (۲/۱۷۵) و الطحاوي في مشكل آثار (۲/۳۶۵) من طريق سفيان بن حسين عن الزهري به- و سفيان بن حسين ثقة في غير الزهري و قد تقدمت ترجمته- لكن تابعه سعيد بن بشيري فقد اخرجه ابو داود (۲۵۸۰) و الحاكم (۲/۱۱۴) و البيهقي (۱۰/۲۰) من طريق سعيد بن بشير عن الزهري به- وقال الحاكم: هذا الحديث صحيح الاسناد: فان الشيخين و ان لم يخرجا حديث سعيد بن بشير و سفيان بن حسين فهما امامان بالشام و العراق و ممن يجمع حديثهم و الذي عندي انهما اعتمدا حديث معمر على الارسال: فانه لرسله عن الزهري- و قال ابو حاتم الرازي في العلل (۲/۳۱۹): ارى انه كلام سعيد بن المسيب- و قال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۳۰۰): و قال ابن ابي خيثمة: سالت ابن معين عنه؟ فقال: هذا باطل و ضرب على ابي هريرة- وقد غلط الشافعي سفيان بن حسين في روايته عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة حديث: (الرجل جبار) و هو بهذا الاسناد ايضاً-

۴۱۲۲- اخرجه البيهقي (۹/۱۲۴) من طريق محمد بن سعيد انبا شريك عن قيس بن وهب و المجالد به- و اخرجه ابو داود (۲۱۵۷) و الدارمي (۲۳۰۰- ط: هاشمي) عن عمرو بن عون اخبرنا شريك عن قيس بن وهب به- و اخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۴/۱۵۸) من طريق شريك عن ابي اسحاق به- والحديث حسن اسناده الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۳۰۴)-

۴۱۲۳- اخرجه العقيلي (۳/۷۱) في ترجمة عبد السلام بن صالح قال: حدثني عبد الله بن احمد بن حنبل قال: حدثنا عبد السلام بن صالح ابو الصلت الهروي...... فذكره- قال العقيلي: قال عبد الله بن احمد: قال لنا عبد السلام بن صالح: قال لي علي بن حكيم: انا اسمعت من شريك هكذا- قال عبد الله بن احمد: ولم نر هذا عند علي بن حكيم ولا عند غيره ولا يحفظ من حديث شريك- و ابو الصلت غير مستقيم- اه-

آ قا کو واپس کر دیا جائے گا' اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے پہلے مشرکین کی سلطنت سے نکل آتی ہے' تو وہ عورت جس کے ساتھ چاہے شادی کر سکتی ہے' لیکن اگر وہ اپنے شوہر کے بعد وہاں سے نکل کر آتی ہے' تو وہ اپنے شوہر کو واپس مل جائے گی۔

4124- حَدَّثَنَا زُرَيْقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ فِي الْفَيْءِ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ. اِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ اَبِي فَرْوَةَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں اپنے (سابقہ) مال کو پالے تو وہ اسے ملے گا اور جو شخص مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد اسے پائے گا تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گا۔

اسحٰق نامی راوی' اسحٰق بن ابوفروہ ہے اور یہ متروک ہے۔

4125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ الشِّيْعِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ فَاِذَا قُسِمَ ثُمَّ ظَهَرُوْا عَلَيْهِ فَلَا شَيْءَ لَهُ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَقَالَ اَبُوْ سَهْلٍ هُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بِالثَّمَنِ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرک لوگ مسلمانوں کا جو مال حاصل کر لیتے ہیں اور پھر مسلمان ان لوگوں پر غالب آ جاتے ہیں' پھر ہم میں سے کوئی شخص اپنا مال بعینہ ان کے پاس پاتا ہے' تو وہ اس مال کا کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ حق دار ہوگا' لیکن جب اس مالِ غنیمت کو تقسیم کر لیا جائے اور پھر مسلمان اس پر قابو پائیں تو اب اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا' وہ ان (مسلمانوں) کا ایک عام فرد تصور ہوگا۔

شیخ ابوسہل نے یہ بات بیان کی ہے کہ قیمت کے بدلے میں اس مال کو حاصل کرنے کا وہ زیادہ حقدار ہوگا۔ یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

4126- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَلْوَذَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو السَّكَنِ

۴۱۲۴- في اسناده ابن ابي فروة و هو ضعيف كما ذكره المصنف' لكن اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۴۴۴) و ابن عدي في الكامل (۷/۱۸۴) من طريق ياسين الزيات عن الزهري' به' بلفظ (من ادرك ماله في الفيء قبل ان يقسم فهو له......)- و ياسين ضعيف' قال ابن معين: ليس حديثه بشيء' و قال البخاري: منكر الحديث' وقال النسائي: متروك' انظر ميزان الاعتدال (۷/۱۵۴)' و الحديث ضعفه ايضاً الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۶)-

۴۱۲۵- اسناده منقطع حكم عليه الدارقطني بالارسال؛ لان قبيصة بن ذويب لم يسمع من عمر؛ كما تقدم ذلك مراراً' و انظر جامع التحصيل ص (۲۵۴)' و الاثر اخرجه البيهقي (۹/۱۱۲)' و قال: هذا منقطع قبيصة لم يدرك عمر رضي الله عنه- اه- و ضعفه ايضاً الالباني في السلسلة الضعيفة (۲/۲۰)-

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّكَنِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اَحْرَزَهُ الْعَدُوُّ وَاَخَذَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ ۔ رِشْدِينُ ضَعِيفٌ۔

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دشمن جو مال اپنے قبضے میں لے اور پھر (مالِ غنیمت میں) تقسیم ہونے سے پہلے اس مال کا مالک اس مال کو پالے تو وہ اسے ملے گا۔ اس روایت کا راوی "رشدین" ضعیف ہے۔

4127- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَاسْتَنْقَذَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ اِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَاِنْ وَجَدَهُ قَدْ قُسِمَ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهُ بِالثَّمَنِ ۔ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دشمن جس مال کو قبضے میں لیتا ہے اور پھر مسلمان اس سے وہ مال حاصل کر لیتے ہیں تو تقسیم ہو جانے سے پہلے اس مال کا اصل مالک اسے لے سکتا ہے' وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اگر تقسیم ہو جانے کے بعد وہ اسے پاتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو اس کی قیمت کے عوض میں اسے حاصل کر سکتا ہے۔

اس روایت کا ایک راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

4128- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ الْجُوزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِي فَاَخْبَرْتُ هَذَا الْخَبَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ لَا يَفْرِضُوا اِلَّا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ ۔ وَكَانَ عُمَرُ لَا يَفْرِضُ لِاَحَدٍ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ

٤١٢٦- في اسناده رشدين بن سعد' و هو ضعيف' تقدمت ترجمته مرارًا- و الحديث تقدم من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة- انظر رقم (٤١٢٥)' و راجع نصب الراية (٣/٤٣٥)-

٤١٢٧- في اسناده الحسن بن عمارة و هو متروك' و به اعل الزيلعي الحديث في نصب الراية (٣/٤٣٤)- و اخرجه البيهقي في معرفة السنن (٧/٥٥) كتاب: السير' باب: ما احرزه المشركون على المسلمين- عن الشافعي' قال: قال ابو يوسف: حدثنا الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة عن مقسم عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في عبد و بعير احرزهما العدو ثم ظفر بهما' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لصاحبهما: (ان اصبتهما قبل القسمة' فهما لك بغير شيء؛ و ان اصبتهما بعد القسمة' فهما لك بالقيمة)- قال البيهقي: هكذا و جدته عن ابي يوسف عن الحسن بن عمارة' و اخرجه غيره عن الحسن ابن عمارة عن عبد الملك الزيات عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في بعير واحد- و هذا الحديث يعرف بالحسن بن عمارة و هو متروك لا يحتج به- و اخرجه مسلمة بن علي عن عبد الملك و هو ايضاً ضعيف- و روي باسناد آخر مجهول عن عبد الملك؛ و لا يصح شيء من ذلك- اه-

٤١٢٨- اخرجه البخاري (٢٦٦٤' ٤٠٩٧)' و مسلم (٩١/١٨٦٨)' و الترمذي (١٧١١)' و ابو داود (٤٤٠٦) (٤٤٠٧)' و النسائي (٦/١٥٥)' و ابن ماجه (٢٥٤٣)' و ابن حبان (٤٧٢٨)' و البيهقي (٣/٨٣)' (٦/٥٤-٥٥)' (٨/٢٦٤)' (٩/٢١' ٢٢) من طرق عن عبيد الله بن عمر' به-

صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' اس وقت میری عمر چودہ برس تھی' آپ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی' آپ نے مجھے بالغ نہیں سمجھا تھا' پھر غزوۂ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا' میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے شرکت کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو خط لکھا کہ وہ تنخواہ صرف اس شخص کو ادا کریں جو پندرہ سال کا ہو چکا ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ انہوں نے پندرہ سال کے لڑکے کے لیے ایک سو درہم تنخواہ مقرر کی تھی۔ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4129- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيِّ - مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ يَقُولُ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَمَا رَاَيْتُهُ يَمُرُّ بِجِيفَةِ اِنْسَانٍ فَيُجَاوِزُهَا حَتّٰى يَاْمُرَ بِدَفْنِهَا لَا يَسْاَلُ مُسْلِمٌ هُوَ اَوْ كَافِرٌ.

☆☆ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ سفر کیا ہے' میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب بھی کسی انسان کی میت کے پاس سے گزرے تو آپ اس وقت تک آگے نہیں گزرے جب تک آپ نے اسے دفن کرنے کا حکم نہیں دیا۔ آپ یہ تحقیق نہیں کرتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

4130- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِى اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَهُيِّءَ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا ثُمَّ جَمَعَ اِلَيْهِ الشُّهَدَاءَ حَتّٰى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاَى حَمْزَةَ قَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِقُرَيْشٍ

٤١٢٩—اسناده ضعيف جدا: عبد الله بن شبيب: ذاهب الحديث- و محمد بن مفضل بن محمد الضبي: قال ابو حاتم: متروك القراءة، والحديث، له ترجمة في الميزان- و عمر بن عبد الله بن يعلى: ضعفه الحافظ في التقريب -

٤١٣٠—هذا اسناد ضعيف: عبد الله بن شبيب: ذاهب الحديث: كما تقدم- و عبد العزيز بن عمران: متروك: كما في التقريب (٤١٤٢)- و قد اخرجه الدارقطني ايضاً رقم (٤١٣٦) من طريق اسماعيل بن عياش، و اعله بان روايته عن غير الشاميين مضطربة- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢٩٣٤) من طريق يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس: نحوه و ليس فيه: (حتى صلى عليه سبعين صلاة)، ولا سبب نزول الآية-واخرجه البيهقي في الدلائل (٣/٢٨٨) من طريق ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قتل حمزة و مثل به: (لئن ظفرت بقريش لامثلن بسبعين رجلا منهم) قال: فانزل الله- عزوجل-: (و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (بل نصبر يا رب)- و اخرجه ابن ماجه (١٥١٣) من طريق يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس قال: اتي بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلي على عشرة عشرة و حمزة هو كما هو يرفعون و هو كما هو موضوع-وصحح اسناده البوصيري في زوائد ابن ماجه (١/٤٩٥)-

لَأُمَثِّلَنَّ بِثَلَاثِينَ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ) عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا' ان کی میت کو قبلہ کی سمت میں رکھ دیا گیا' پھر ان پر سات تکبیریں کہی گئیں' پھر دیگر شہداء کو بھی ان کے آس پاس جمع کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ستر مرتبہ نماز ادا کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا کہ ان کی بے حرمتی کی گئی ہے' تو ارشاد فرمایا: اگر میں نے قریش پر قابو پالیا تو میں ان کے تیس آدمیوں کے اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر انہوں نے تمہیں سزا دی ہے' تو تم بھی ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا ہے''۔

اس روایت کا راوی عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہے۔

4131- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ . فَكَفَّنَهُ بِنَمِرَةٍ إِذَا خُمِّرَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا خُمِّرَتْ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ فَخُمِّرَ رَأْسُهُ . وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ . لَمْ يَقُلْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ غَيْرُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ وَلَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' ان کے ہونٹ' ناک' کان وغیرہ کو کاٹ دیا گیا تھا اور مثلہ کر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر صفیہ کی پریشانی نہ ہوتی تو میں ان کو ایسے ہی رہنے دیتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) انہیں پرندوں اور درندوں کے پیٹ میں سے زندہ کرتا۔

پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر کفن کے طور پر دی گئی' جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تھا' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' جب پاؤں ڈھانپے جاتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا تو ان کے سر کو ڈھانپ دیا گیا' ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نماز جنازہ ادا

۴۱۳۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۱۰-۱۱)' و الطحاوي (۱/۵۰۲-۵۰۳) من طريق عثمان بن عمر عن اسامة بن زيد' به- واخرجه ابو داود (۳۱۳۷): حدثنا عباس العنبري' حدثنا عثمان بن عمر' حدثنا اسامة...... فذكره مختصرًا بلفظ: (ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بحمزة و قد مثل به' و لم يصل على احد من الشهداء غيره)-واخرجه ابو داود (۳۱۳۵)' و البيهقي (۴/۱۰) عن ابن وهب عن اسامة بن زيد به بلفظ: (ان شهداء احد لم يغسلوا' و دفنوا بدمائهم و لم يصل عليهم)' و سياتي رقم(۴۱۳۳)' و اخرجه ابو داود (۳۱۳۶)' و الترمذي (۱۰۱۶)' واحمد (۳/۱۲۸) من طرق عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب' به- قال الترمذي:حديث حسن غريب' لا نعرفه من حديث انس الا من هذا الوجه' و قد خولف اسامة بن زيد في رواية هذا الحديث: فروى الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر بن عبد الله بن زيد' وروى معمر عن الزهري عن عبد الله ابن ثعلبة عن جابر- ولا نعلم احدًا ذكره عن الزهري عن انس الا اسامة بن زيد-وسالت محمدًا عن هذا الحديث! فقال: حديث الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن جابر-اصح- اه-

نہیں کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج تم لوگوں کے بارے میں گواہ ہوں۔

روایت کے یہ الفاظ صرف عثمان نامی راوی نے نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔

4132- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَجَعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ - وَكَانَ يَدْفِنُ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِىْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں' ان کے پاؤں پر اذخر (نامی گھاس) رکھ دی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی شہید کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج کے دن تم لوگوں کے بارے میں گواہ ہوں۔ ایک قبر میں دو' دو اور تین' تین شہداء کو دفن کیا گیا۔

4133- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ شُهَدَاءَ اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَدُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُحد میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا گیا' انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا گیا اور ان کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی۔

4134- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا - حَدَّثَنَاهُ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَاَبُو النَّضْرِ وَاَبُو الْوَلِيْدِ عَنِ اللَّيْثِ بِهٰذَا -

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی' ان لوگوں کو غسل نہیں دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۱۳۲-انظر الذي قبله-

۴۱۳۳-مدار الحديث على اسامة بن زيد و هو ضعيف- و انظر الحديث (۴۱۳۱)- و حديث جابر (۴۱۳۴)-

۴۱۳۴-اخرجه البخاري (۱۳۴۳)' (۱۳۴۶)' (۱۳۴۷)' (۱۳۵۳)' (۴۰۷۹)' و ابو داود (۳۱۳۸)' (۳۱۳۹)' و الترمذي (۱۰۳۶)' و النسائي (۴/ ۶۲)' و ابن ماجه (۱۵۱۴)' و ابن حبان (۳۱۹۷)' و ابن الجارود (۵۵۲)' و الطحاوي (۱/ ۵۰۱)' و البيهقي (۴/ ۳۴) من طرق عن الليث ابن سعد' به-

4135- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ عَنْ قَتْلَى أُحُدٍ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مَنْظَرًا أَسَاءَهُ رَأَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهُ وَاصْطُلِمَ أَنْفُهُ وَجُدِعَتْ أُذُنَاهُ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَحْزَنَ النِّسَاءُ أَوْ تَكُونَ سُنَّةً بَعْدِي لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ لَأُمَثِّلَنَّ مَكَانَهُ بِسَبْعِينَ رَجُلًا . ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطَّى بِهَا وَجْهَهُ فَخَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَغَطَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ وَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً وَكَانَ الْقَتْلَى سَبْعِينَ فَلَمَّا دُفِنُوا وَفَرَغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ) إِلَى قَوْلِهِ (وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ) فَصَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُمَثِّلْ بِأَحَدٍ .لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَهُوَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مشرکین غزوۂ اُحد میں مارے جانے والوں کو چھوڑ کر واپس چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز ملاحظہ فرمائی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی' آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا پیٹ چیر دیا گیا تھا' ناک کاٹ دی گئی تھی' دونوں کان الگ کر دیئے گئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر خواتین کے غمگین ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' یا یہ بات میرے بعد رواج نہ بن جاتی' تو میں انہیں یونہی چھوڑ دیتا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں میں سے انہیں زندہ کرتا' میں ان کی جگہ ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اس کے ذریعے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو ڈھانپ دیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں ظاہر ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کو ڈھانپ دیا اور ان کے پاؤں پر گھاس رکھ دی' پھر آپ نے انہیں آگے کیا اور ان پر دس تکبیریں کہیں' اس کے بعد ایک' ایک شخص کو لایا جاتا رہا اور رکھا جاتا رہا' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہیں پڑی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ستر مرتبہ نماز ادا کی کیونکہ غزوۂ اُحد کے شہداء کی تعداد ستر تھی' جب ان لوگوں کو دفن کر دیا گیا اور آپ اس سے فارغ ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعے دعوت دو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر سے کام لیا اور آپ نے کسی شخص کا مثلہ نہیں کیا۔

اس روایت کو صرف اسماعیل بن عیاش نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس نے شامیوں کے علاوہ دیگر راویوں سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۴۱۳۵- اسنادہ ضعیف' وقد تقدم (۴۱۳۰)-

بَقِيَّةُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے بارے میں چند دیگر روایات

4136- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ يَتَوَارَثُونَ اِلَّا مَنْ عُمِّىَ مَوْتُ بَعْضِهِمْ قَبْلَ بَعْضٍ فِى هَدْمٍ اَوْ حَرَقٍ اَوْ قِتَالٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْمَتَالِفِ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرِثُ بَعْضًا وَلٰكِنْ يُوَرَّثُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَرِثُهُ اَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ كَاَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ عُمِّىَ مَوْتُهُ مَعَهُ قَرَابَةٌ.

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کے وارث بن جایا کرتے تھے ماسوائے اس صورت کے کہ جب کوئی شخص کوئی مکان گرنے یا جل جانے یا جنگ یا کسی اور وجہ سے اندھی موت مر جاتا تو ان لوگوں کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جاتا تھا' البتہ زندہ لوگوں میں سے ان اہم قریبی عزیز ان کا وارث بنا کرتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس شخص کے اور اندھی موت مر جانے والے شخص کے درمیان کوئی رشتے داری نہیں ہے۔

4137- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَاَخِى شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً فَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ اُمُّ الْوَلَدِ- قَالَ- فَاخْتَصَمَ فِى مِيرَاثِهَا شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ ابْنَتِهَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَجَعَلَ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُ لِشُرَيْحٍ اِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِى كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّمَا هُوَ ابْنُ ابْنَتِهَا فَقَضٰى شُرَيْحٌ بِمِيرَاثِهَا لِابْنِ ابْنَتِهَا وَقَالَ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ) قَالَ فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِى كَانَ مِنْ شُرَيْحٍ فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلٰى شُرَيْحٍ اِنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ يَزِيدَ ذَكَرَ لِى كَذَا وَكَذَا وَاَنَّكَ قُلْتَ عِنْدَ ذٰلِكَ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ) وَاِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْاٰيَةُ فِى شَاْنِ الْعَصَبَةِ كَانَ الرَّجُلُ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ تَرِثُنِى وَاَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرِكَ ذَاكَ قَالَ فَجَاءَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ بِالْكِتَابِ اِلٰى شُرَيْحٍ فَلَمَّا قَرَاَهُ اَبٰى اَنْ يَرُدَّ قَضَاءَهُ وَقَالَ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَعْتَقَهَا حِيتَانُ بَطْنِهَا.

٤١٣٦- اخرجه الدارمي كتاب: الفرائض (٢/ ٤٧٣) باب: ميراث الغرقى (٣٠٤٤)' و البيهقي في السنن الكبرى كتاب: الفرائض (٦/ ٢٢٢) باب: ميراث من عمي موته- من' طريق ابي الزناد عن خارجة' بهذا الاسناد-وفي اسناد اسماعيل بن عياش' و هو ضعيف في روايته عن غير الشاميين و هذا منها-

٤١٣٧- اخرجه ابن جرير في تفسيره (٦/ ٣٠٠) (١٦٣٦٩): حدثني يعقوب بن ابراهيم' حدثنا ابن عليه...... فذكره- و اخرجه- ايضا- برقم (١٦٣٦٨) من طريق اخرى عن ابن عون' به و اسناده حسن-

☆☆ عیسیٰ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ شریح بن حارث کے بھائی کی ایک اُم ولد تھی' اس نے ایک بچی کو جنم دیا' پھر اس بچی کی شادی ہوگئی' اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا پھر وہ اُم ولد فوت ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کی وراثت کے بارے میں شریح بن حارث اور اس اُم ولد کے نواسے نے اختلاف کیا' وہ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے۔ شریح بن حارث نے قاضی شریح سے کہا کہ اللہ کی کتاب میں اس لڑکے کی کوئی وراثت نہیں ہے' کیونکہ یہ اس عورت کا نواسہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو قاضی شریح نے اس عورت کی وراثت اس نواسے کو دینے کا حکم دیا اور بولے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''نسبی رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے (وارث بنتے ہیں)''۔

تو میسرہ بن یزید سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا جو قاضی شریح نے فیصلہ دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے قاضی شریح کو ایک خط لکھا' میسرہ بن یزید نے میرے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ تم نے ایسی صورتِ حال میں یہ آیت پڑھی ہے:

''نسبی رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں''۔

یہ آیت عصبہ رشتے داروں کے بارے میں ہے اور اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے کہ جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کر لیتے تھے (یعنی منہ بولے بھائی بن جایا کرتے تھے) آدمی کہتا تھا: تم میرے وارث بن جانا اور میں تمہارا وارث بن جاؤں گا' جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس طرزِ عمل کو ترک کر دیا گیا۔

پھر میسرہ بن یزید وہ خط لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' انہوں نے اسے پڑھنے کے بعد اپنا فیصلہ واپس لینے سے انکار کر دیا اور بولے: اس شخص نے اس اُم ولد کو اس کے پیٹ میں موجود (بچے کی وجہ سے آزاد کیا تھا)۔

4138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ خَطَاً وَّلَا عَمْدًا ۔

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: خطاء کے طور پر یا عمد کے طور پر قتل کرنے والا شخص (مقتول کا) وارث نہیں بنتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۱۳۸- اخرجه الدارمي كتاب: الفرائض (۲/۴۷۴) باب: ميراث الغرقى (۳۰۴۷) من طريق ابن ابي ليلى عن الشعبي عن عمر' به- و البيهقي في السنن الكبرى تعليقاً في كتاب: الفرائض (۶/۲۲۲) باب: ميراث من عمي موته من طريق قتادة عن رجاء بن حيوة عن قبيصة بن ذويب عن عمر- وقال البيهقي- رحمه الله- : و هو -ايضاً- منقطع فما روينا عن عمر اشبه- و الله اعلم- اه-

كِتَابُ الْمُكَاتِبِ

مکاتب کے احکام

4139- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَّاَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَهُوَ عَبْدٌ . وَقَالَ الْمُقْرِءُ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور دس اوقیہ کے علاوہ باقی سب ادائیگی کر دیتا ہے تو وہ شخص غلام شمار ہو گا اور جو غلام ایک سو دینار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور دس دینار کے علاوہ باقی سب ادائیگی کر دیتا ہے تو وہ بھی وہ غلام شمار ہو گا (یعنی پوری ادائیگی سے پہلے وہ آزاد نہیں ہو گا)۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ مردوں کو غلام اور عورتوں کو کنیز بنا لیا جاتا تھا' غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں مفصل احکام ہیں۔ جن میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ کوئی غلام یا کنیز اپنے مالک کے ساتھ یہ معاہدہ کر لیتے ہیں کہ میں آپ کو اتنی رقم فراہم کر دوں گا تو آپ مجھے آزاد کر دیجئے گا۔ اس معاہدے کو ''کتابت'' کہتے ہیں۔ اور یہ معاہدہ کرنے والے غلام کو ''مکاتب'' کہتے ہیں۔

اہلِ ظاہر اس بات کے قائل ہیں کہ غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنا واجب ہے' جبکہ جمہور فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ کتابت کے بارے میں پہلا اصول یہ ہے کہ غلام کو اپنے آقا کے ساتھ یہ طے کر لینا چاہئے کہ اس نے اپنے آقا کو کتنا معاوضہ' کس شکل میں ادا کرنا ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ اسے اپنے آقا کے ساتھ یہ معاہدہ کتنی مدت کے لئے کرنا ہے۔

کتابت کا معاہدہ کرنے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ آقا اس غلام پر صحیح ملکیت رکھتا ہو' اور وہ غلام جسمانی طور پر تندرست

۴۱۳۹- اخرجه ابو داود (۳۹۲۷)؛ و احمد (۲/ ۱۸۴)؛ و البيهقي (۱۰/ ۳۲٤) من طريق عبد الصمد عن همام عن عباس الجريري' به- و قال عبد الله بن احمد: كذا قال عبد الصمد: عباس الجزوري' كان في النسخة عباس الجريري' فاصلحه ابي كما قال عبد الصمد: الجزري- قال ابو داود: ليس هو عباس الجريري- قالوا: هو وهم و لكنه هو شيخ آخر- اه- و للحديث طرق اخرى عن عمرو بن شعيب' فاخرجه الترمذي (۱۲٦۰) من طريق يحيى بن ابي انيسة عن عمرو بن بلفظ: (من كاتب عبده على مائة اوقية فاداه الا عشرة اواق- او قال: عشرة دراهم- ثم عجز فهو رق [illegible])- و اخرجه ابو داود (۳۹۲٦)؛ و البيهقي (۱۰/ ۳۲٤) من طريق اسماعيل بن عياش' حدثني سليمان بن سليم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده بلفظ: (المكاتب عبد ما بقي عليه من كتابته درهم)- و اخرجه ابن ماجه (۲۵۱۹)؛ و احمد (۲/ ۱۷۸، ۲۰٦، ۲۰۹)؛ و النسائي في الكبرى (۳/ ۱۹۷) (۵۰۲۵) عن حجاج عن عمرو بن شعيب' به- و الحديث حسنه الالباني في الارواء (۱٦۷٤)-

ہو (یعنی اس میں یہ صلاحیت موجود ہو کہ وہ کتابت کی رقم کما کر ادا کرسکتا ہو)

کیا کوئی بیمار شخص اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرسکتا ہے؟ اس سے مراد وہ بیمار شخص ہے کہ جس کے بارے میں غالب گمان یہ ہو کہ وہ اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے گا۔ اس کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ معاملہ موقوف ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ شخص تندرست ہو کر اس پر عمل درآمد کروائے یا اگر وہ شخص اس بیماری کے دوران فوت ہو جاتا ہے تو اس کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں سے یہ معاہدہ باقی شمار ہوگا۔

کتابت سے متعلق اگلا حکم یہ ہے کہ مکاتب غلام سے غلامی کے احکام کب ختم ہوں گے؟

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ جب وہ کتابت کا تمام معاوضہ ادا کردے گا تو وہ غلامی سے نکل جائے گا' لیکن اگر اس نے کچھ حصہ ادا کیا ہو اور کچھ حصہ ادا نہ کیا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

جمہور اس بات کے قائل ہیں جب تک وہ شخص کتابت کی پوری رقم ادا نہیں کرتا اس وقت تک وہ غلام شمار ہوگا۔

4140- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيرَاثًا وُرِّثَ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ وَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کتابت کا معاہدہ کرنے والا شخص کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے یا وراثت میں حصہ دار بن رہا ہو' تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا ہے' اسی حساب سے وہ وراثت کا حق دار بنے گا اور جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا ہے' اسی حساب سے اس پر حد جاری کی جائے گی۔

4141- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اشْتَرَتْنِىْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِىْ لَيْثٍ مِّنْ سُوقِ ذِى الْمَجَازِ بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَدِمْتُ فَكَاتَبَتْنِىْ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَاَدَّيْتُ اِلَيْهَا عَامَّةَ الْمَالِ ثُمَّ حَمَلْتُ مَا بَقِىَ اِلَيْهَا فَقُلْتُ هٰذَا مَالُكِ فَاقْبِضِيهِ .قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اٰخُذَهُ مِنْكَ شَهْرًا بِشَهْرٍ وَّسَنَةً بِسَنَةٍ .فَخَرَجْتُ بِهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ ارْفَعْهُ اِلٰى بَيْتِ الْمَالِ .ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْهَا فَقَالَ هٰذَا مَالُكِ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ وَقَدْ عَتَقَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاِنْ شِئْتِ فَخُذِىْ شَهْرًا بِشَهْرٍ اَوْ سَنَةً بِسَنَةٍ .قَالَ فَاَرْسَلَتْ فَاَخَذَتْهُ.

۴۱۴۰- اخرجه احمد (۱/ ۳۶۹)' و ابو داود (۴۵۸۲)' و الترمذي (۱۲۵۹)' و النسائي في الكبرى (۳/ ۱۹۶) (۵۰۲۱)' و الحاكم (۲/ ۲۱۸- ۲۱۹)' و البيهقي (۱۰/ ۳۲۵) من طريق حماد ابن سلمة عن ايوب به و اخرجه النسائي (۸/ ۴۶) من طريق حماد بن زيد عن ايوب' به- بلفظ: (ان مكاتباً قتل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر ان يودى ما ادى دية الحر و ما لا دية المملوك)- اخرجه احمد (۱/ ۳۶۳)' و ابو داود (۴۵۸۱)' و النسائي (۸/ ۴۶) من طريق حجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن ابن عباس قال: قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يقتل يودي لما ادى من مكاتبته دية الحر' و ما بقي دية العبد-

۴۱۴۱- اسناده ضعيف: عبد الله بن عبد العزيز بن عامر الليثي: قال الحافظ في التقريب : ضعيف' و اختلط بلخوه-

☆☆ سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: بنولیث سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے ذوالمجاز کے بازار سے مجھے سات سو درہم کے عوض میں خرید لیا' پھر جب میں آیا تو اس نے چالیس ہزار درہم کے عوض میں میرے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا' میں نے اکثر ادائیگی اسے کردی' جب کچھ ادائیگی باقی رہ گئی اور میں وہ لے کر اسکے پاس پہنچا اور اُس سے کہا: تم اپنی یہ رقم لے لو' تو وہ بولی: اللہ کی قسم! میں اسے یوں نہیں لوں گی بلکہ ہر مہینے لیا کروں گی یا ہر سال لیا کروں گی' میں اسے ساتھ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے بیت المال میں جمع کروادو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوایا اور بولے: تمہارا مال بیت المال میں جمع ہے' ابوسعید آزاد ہوگیا ہے' اب تمہاری مرضی ہے' اگر تم چاہو تو ہر مہینے اور ہر سال کے حساب سے بیت المال میں سے وصولی کرلیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اسے بھجوایا گیا تو وہ اس نے وصول کرلیا۔

4142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کتابت کا معاہدہ کرنے والا شخص جتنا آزاد ہوچکا ہو' اسی حساب سے آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جتنا حصہ اس کا غلام ہے' اس حساب سے غلام کی دیت ادا کرے گا۔

4143- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُوْدَى مَا اَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِىَ دِيَةَ الْعَبْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جسے قتل کردیا گیا ہو کہ اس نے اپنی مکاتبت کے معاہدے میں سے جتنی ادائیگی کی تھی' اس حساب سے اس کی دیت آزاد شخص کی دیت ہوگی اور جو ادائیگی باقی رہ گئی تھی' اس کے حساب سے اس کی دیت غلام کی دیت ہوگی۔

4144- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ نَشِيْطٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ

۴۱۴۲- اخرجه ابو داود (۴۵۸۱)' و احمد (۱/ ۲۲۲' ۲۲۶' ۳۶۰)' و الحاكم (۲/ ۲۱۸)' و البيهقي (۱۰/ ۳۲۶) من طريق هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة' به و صححه الحاكم على شرط البخاري ووافقه الذهبي - و قد تقدم من طريقين عن عكرمة انظر رقم (۴۱۴۰)-

۴۱۴۳- اخرجه ابو داود (۴۵۸۱) و النسائي (۸/ ۴۶) و احمد (۱/ ۲۲۶' ۳۶۳) وانظر الحديث (۴۱۴۰)-

۴۱۴۴- اخرجه ابن عدي في الكامل (۴/ ۲۹۳-۲۹۴) قال: اخبرنا القاسم بن الليث الرسعني' ثنا زكريا بن الحكم' ثنا ابو المغيرة...... فذكره- و اورده ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (۴/ ۲۲۷۷)' و قال: (عبد الرحمن ضعيف' متروك الحديث-)-اه-واخرجه ابن عدي في الكامل (۳/ ۳۸۱) في ترجمة سعيد بن يوسف اليمامي من طريقه عن يحيى بن ابي كثير عن نافع عن ابن عمر' به-وقال ابن طاهر في الذخيرة (۴/ ۲۲۷۸): (و سعيد هذا ضعيف' لا اعلم روى عنه غير اسماعيل بن عياش)-و سياتي من طريق اخرى في الذي بعده-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَاَعْتَقَ نَصِيبَهٗ فَاِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ مَا بَقِيَ فِي الْعَبْدِ وَالاَمَةِ مِنْ حِصَصِ شُرَكَائِهٖ تَمَامَ قِيْمَةِ عَدْلٍ وَّيُؤَدِّيْ اِلٰى شُرَكَائِهٖ قِيْمَةَ حِصَصِهِمْ وَيُعْتَقُ الْعَبْدُ وَالاَمَةُ اِنْ كَانَ فِيْ مَالِ الْمُعْتِقِ بِقِيْمَةِ حِصَصِ شُرَكَائِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا کسی غلام یا کنیز میں کوئی حصہ ہو اور وہ اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اب اس پر لازم ہے کہ وہ غلام یا کنیز کے بقیہ مالکان کے حصوں میں سے بھی اسے آزاد کر دے' انصاف کے مطابق اس کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اپنے شراکت داروں کی طرف سے اس کی ادائیگی کر دے گا جو ان کے حصوں کی قیمت کے مطابق ہوگی' وہ اس غلام یا کنیز کو آزاد کر دے گا لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب آزاد کرنے والے شخص کے مال میں اتنا مال موجود ہو جو اس کے شراکت داروں کے حصے کی قیمت کے برابر ہو۔

4145- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْكَعْبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ اُقِيْمَ عَلَيْهِ قِيْمَةُ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَاِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرَقَّ مَا بَقِيَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے. جو شخص کسی مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو اس غلام کی انصاف کے مطابق قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور پھر وہ شخص اپنے دیگر شراکت داروں کو ادائیگی کر دے گا اور غلام اس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہوگا۔ اگر وہ شخص خوشحال ہو' ورنہ اس کی طرف سے وہ حصہ آزاد ہوگا جو آزاد کیا گیا تھا اور غلام کا بقیہ حصہ غلام رہے گا۔

4146- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهٗ قَالَ يَضْمَنُ . وَافَقَهٗ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ فَلَمْ يَذْكُرْ

٤١٤٥-اخرجه احمد (٢/٥٣، ١٤٢)، و البخاري (٢٥٢٣)، و مسلم (١/١٥٠١)، و ابو داود (٣٩٤٣) من طريق عبيد الله عن نافع عن ابن عمر، به-واخرجه مسلم (١/١٥٠١) من طريق اسماعيل بن امية عن نافع، به-واخرجه احمد (٢/١٥، ٧٧)، و مسلم (١/١٥٠١) من طريق يحيى بن سعيد عن نافع، به-واخرجه البخاري (٢٤٩١، ٢٥٢٤، ٢٥٢٥)، و مسلم (١٥٠١)، و ابو داود (٣٩٤٠، ٣٩٤١، ٣٩٤٢، ٣٩٤٤، ٣٩٤٥)، و الترمذي (١٣٤٦)، و ابنماجه (٢٥٢٨)، و احمد (١/٥٦)، (٢/٢-٣/١٥، ١٠٥، ١٢٢، ١٥٦)، و ابن حبان (٤٣١٥)، (٤٣١٦) من طرق عن نافع عن ابن عمر-و اخرجه (٢/٣٤)، و البخاري (٢٥٢١)، و مسلم رقم (١٥٠١/٥٠، ٥١)، و ابو داود (٣٩٤٦)، (٣٩٤٧)، و الترمذي (١٣٤٧)، و النسائي (٧/٣١٩)، و البيهقي (١٠/٢٧٥) من طريق سالم عن ابيه-

٤١٤٦-اخرجه مسلم في كتاب العتق (٢/١٥٠٢)، و في كتاب الايمان (١٥٠٢/٥٢)، و ابو داود (٣٩٣٥)، و احمد (٢/٤٦٨) محمد بن جعفر عن شعبة عن قتادة، به-واخرجه ابو داود (٣٩٣٥) من طريق احمد بن علي بن سويد عن شعبة عن قتادة، به بلفظ: (من اعتق مملوكا بينه و بين آخر فعليه خلاصه)-وللحديث طرق اخرى عن قتادة سياتي تخريجها-

الْاِسْتِسْعَاءَ وَشُعْبَةُ وَهِشَامٌ اَحْفَظُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هَمَّامٌ فَجَعَلَ الْاِسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ قَتَادَةَ وَفَصَلَهُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي عَرُوبَةَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ فَجَعَلَ الْاِسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاَحْسَبُهُمَا وَهِمَا فِيهِ لِمُخَالَفَةِ شُعْبَةَ وَهِشَامٍ وَّهَمَّامٍ اِيَّاهُمَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو‘ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ شخص ضامن ہوگا۔

ہشام نامی راوی نے اس کی موافقت کی ہے اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ شعبہ اور ہشام‘ قتادہ کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں دیگر راویوں سے زیادہ حافظ ہیں۔ ہمام نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ قتادہ نے یہ کہا ہے کہ ایسے غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ انہوں نے قتادہ کے اس قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے الگ طور پر ذکر کیا ہے۔ جبکہ دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مزدوری کروانے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں ان راویوں کو وہم ہوا ہے کیونکہ یہ روایت شعبہ اور ہشام کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں مختلف ہے۔

4147- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ شُعْبَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں کہ یہ وہی روایت ہے جس طرح شعبہ نے نقل کی ہے‘انہوں نے اس کی سند میں نضر بن انس کا تذکرہ نہیں کیا۔

4148- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ

٤١٤٧—اخرجه ابو داود (٣٩٣٦)' و النسائي في الكبرى (٣/١٨٦) (٤٩٦٨) من طريق معاذ ابن هشام عن ابيه عن قتادة' به-واخرجه احمد (٣/٥٢١) من طريق ازهر بن القاسم عن هشام' به- و اخرجه النسائي في الكبرى (٣/١٨٦) (٤٩٦٧) من طريق ابي عامر العقدي عن هشام' به-وقتادة لم يسمع من بشير بن نهيك-قلت: لم يذكر هشام في الاسناد (النضر بن انس)' خلاف لشعبة وغيره- و هشام و ان كان اوثق من شعبة في قتادة بشهادة شعبة نفسه' كما في تهذيب الكمال (٣٣/٥١٤—٥١٥) الا انه قد وافق شعبة عليه جمع' فذكروا فيه النضر بن انس مما يرجح رواية شعبة ولا تعد رواية هشام من المزيد في متصل الاسانيد؛ لان قتادة لم يسمع من بشير بن نهيك- والله اعلم-

٤١٤٨—اخرجه البيهقي (١٠/٢٨٢) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابو داود (٣٩٣٤)' احمد (٢/٣٤٧)' و البيهقي (١٠/٢٨٢) من طريق همام عن قتادة' به-ونقل البيهقي كلام الدارقطني عقبه ثم قال: (و فيما بلغني عن ابي سليمان الخطابي عن الحسن ابن يحيى عن ابن المنذر صاحب الخلافيات قال: هذا الكلام من فتيا قتادة ليس من متن الحديث' ثم ذكر حديث علي بن الحسن عن المقري عن همام' ثم قال: فقد اخبر همام ان ذكر السعاية من قول قتادة' و الحق سعيد بن ابي عروبة الذي ميزه همام من قول قتادة' فجعله متصلا بالحديث) ا-ھ-ثم روى البيهقي عن عبد الرحمن بن مهدي قال: احاديث همام عن قتادة اصح من حديث غيره؛ لانه كتبها املاء- وروى ايضا عن يحيى بن سعيد قال: شعبة اعلم الناس بحديث قتادة ما سمع منه و ما لم يسمع و هشام احفظ' و سعيد اكثر- قال البيهقي: وقد اجتمع شعبة مع فضل حفظه و علمه بما سمع قتادة و ما لم يسمع' و هشام مع فضل حفظ و همام مع صحة كتابه و زيادة معرفته بما ليس من الحديث على خلاف ابن ابي عروبة و من وافقه في ادراج السعاية في الحديث و في هذا ما يشكل في ثبوت الاستسعاء في هذا الحديث) ا-ھ-

الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوكٍ فَاَجَازَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ .قَالَ قَتَادَةُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِىَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ سَمِعْتُ النَّيْسَابُوْرِىَّ يَقُوْلُ مَا اَحْسَنَ مَا رَوَاهُ هَمَّامٌ ضَبَطَهُ وَفَصَلَ بَيْنَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قَوْلِ قَتَادَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کو درست قرار دیا اور اسے اس غلام کی بقیہ قیمت بطور تاوان ادا کرنے کا حکم دیا۔

قتادہ کہتے ہیں: اگر شخص کے پاس مال موجود نہ ہو تو اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اس بارے میں اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

شیخ نیشاپوری نے یہ بات بیان کی ہے کہ بہترین روایت وہ ہے' جسے ہمام نے نقل کیا ہے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور قتادہ کے قول کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔

4149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِى النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ قَالَ قَدْ عَتَقَ الْعَبْدُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِىَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان میں سے ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام کا وہ حصہ آزاد ہو جائے گا اور اسے آزاد کرنے والے کے مال میں سے مناسب قیمت لگا کر اس کی قیمت ادا کی جائے گی' اگر آزاد کرنے والے شخص کے پاس وہ مال موجود نہ ہو' تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اس بارے میں اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

4150- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا اَوْ شَقِيصًا مِّنْ مَّمْلُوكٍ فَخَلَاصُ مَا بَقِىَ مِنْهُ عَلَيْهِ فِىْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَّاِلَّا قُوِّمَ

۴۱۴۹- اخرجه البخاري (۵/۴۲۵) كتاب الشركة ' باب الشركة في الرقيق' الحديث (۲۵۰۴)' و في (۵/۴۵۸) كتاب العتق' باب: اذا اعتق نصيبا في عبد و ليس له مال استسعى العبد غير مشقوق عليه' الحديث (۲۵۲۶)' و مسلم (۲/۱۱۴۱) كتاب العتق' باب ذكر سعاية العبد' الحديث (۴/۱۵۰۳)' و البيهقي في السنن (۱۰/۲۸۰) كتاب العتق' باب: من قال في المعسر يستسعى العبد...... من طريق جرير بن حازم عن قتادة به- و الحديث روى ايضا من طريق سعيد بن ابي عروبة ' و سياتي رقم (۴۱۵۲)-

الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاسْتُسْعِيَ فِيهَا غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اس غلام کا باقی رہ جانے والا حصہ بھی اس شخص کے مال میں سے آزاد کیا جائے' اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہوتا ہے' ورنہ اس غلام کی انصاف کے مطابق قیمت لگائی جائے گی اور پھر اس بارے میں اس سے مزدوری کروائی جائے گی' تاہم اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

4151- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ وَالاَمَةِ اِذَا كَانَا بَيْنَ شُرَكَاءَ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الَّذِي اَعْتَقَهُ عِتْقُ نَصِيبِهِ مِنْهُ اِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دَفَعَ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ اِلَى شُرَكَائِهِ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالاَمَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو ایسے غلام یا کنیز کے بارے میں ہے جو مشترکہ طور پر کچھ لوگوں کی ملکیت ہیں اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے' تو جس شخص نے اسے آزاد کیا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ بقیہ حصے کو بھی آزاد کرے' اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہوتا ہے جو اس غلام کی قیمت کے برابر ہو' تو وہ اس کی قیمت کی بقیہ رقم اپنے دیگر حصے داروں کو دیدے گا اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہو گا۔

ایک راوی نے اس روایت میں کنیز کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

4152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ

٤١٥٠-اخرجه البخاري (٥/٤٣٩) كتاب: الشركة' باب: تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل ' الحديث (٢٤٩٢)' و في (٥/٤٥٩) كتاب: العتق' باب: اذا اعتق نصيبا في عبد' و ليس له ما استسعى العبد غير مشقوق عليه...... الحديث (٢٥٢٧) ومسلم (٢/١١٤٠) كتاب: العتق' باب: ذكر سعاية العبد' الحديث (٣/١٥٠٣)' و ابو داود (٤/٢٥٥) كتاب: العتق' باب: من ذكر السعاية في هذا ' الحديث (٣٨ ٣٩)' (٣٩٣٩)' و الترمذي (٣/٦٣١) كتاب الاحكام' باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين فيعتق احدهما نصيبة الحديث (١٣٤٨)' و ابن ماجه (٢/٨٤٤) كتاب العتق' باب من اعتق شركا له في عبد الحديث (٢٥٢٧)' و النسائي في الكبرى (٣/١٨٥) (٤٩٦٢' ٤٩٦٣' ٤٩٦٤)' و احمد (٢/٢٥٥' ٤٢٦' ٤٧٢)' و البيهقي (١٠/٢٨٠) كتاب العتق' باب من قال في المعسر يستسعى العبد في نصيب صاحبه غير مشقوق عليه' من طرق عن سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة' به-وقال البخاري: تابعه حجاج بن حجاج و ابان و موسى بن خلف عن قتادة...... اختصره شعبة-

٤١٥١-تقدم قريباً-

٤١٥٢-في اسناده ليث بن ابي سليم: و هو ضعيف: كما تقدم مرارا- و الحديث اخرجه البزار في مسنده (٢/١٤٦) (١٣٩٥-كشف): حدثنا ابراهيم بن اسماعيل بن سلمة بن كهيل' حدثني ابي عن عمه ' عن سلمة' عن الحسن العرني عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من اعتق نصيبة من مملوك ضمن لهم نصيبهم من ماله)-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/٢٥١-٢٥٢)' وقال: (اخرجه البزار عن ابراهيم عن اسماعيل بن يحيى عن ابيه' و هما ضعيفان)-

شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوكٍ فَقَدْ ضَمِنَ عِتْقَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ فَيَضْمَنُ لِشُرَكَائِهِ اَنْصِبَاءَ هُمْ وَيُعْتِقُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کرتا ہے' تو وہ اس کی آزادی کا ضامن ہوگا' انصاف کے مطابق اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ شخص دیگر حصے داروں کو تاوان کی رقم ادا کرے گا جوان کے حصے کے مطابق ہوگی اور پھر اس غلام کو آزاد کردے گا۔

4153- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعَرْزَمِيُّ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ- يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ- بِاَخِيهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيدُ اَنْ اُعْتِقَ اَخِىْ هٰذَا .فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَعْتَقَهُ حِيْنَ مَلَكْتَهُ . الْعَرْزَمِيُّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُو النَّضْرِ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ مَتْرُوْكٌ اَيْضًا اِنَّهُ هُوَ الْقَائِلُ كُلُّ مَا حَدَّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ كَذِبٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس کا نام صالح تھا' وہ اپنے بھائی کو لے کر آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے اس بھائی کو آزاد کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس کے مالک ہوئے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اسے آزاد کردیا تھا۔

ایک راوی عرزمی کو عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن سعید القطان' ابن مہدی نے متروک قرار دیا ہے' جبکہ ابونضر نامی راوی محمد بن سائب کلبی متروک ہے' یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا تھا کہ جب میں ابوصالح نامی راوی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کروں تو وہ جھوٹ ہوگی۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ غلاموں اور کنیزوں کی خرید وفروخت کی جاتی تھی۔ اس بارے میں شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے: کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھی محرم رشتے دار یعنی ماں باپ' بہن بھائی' بیٹا بیٹی' دادا دادی وغیرہ کا مالک بن جائے تو وہ محرم رشتے دار خود بخود آزاد شمار ہوگا۔ اس کے لیے مالک کو لفظی طور پر آزاد کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

4154- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اِذَا اشْتَرَيْتَ مُحَرَّرًا فَلَا تَشْتَرِطْ لِاَحَدٍ فِيْهِ عِتْقًا

۴۱۵۳- اخرجه البيهقي (۱۰/ ۲۹۰) من طريق الدارقطني' به' و نقل قول الدارقطني عقبه' ثم قال: وروي عن حفص بن ابي داود عن محمد بن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس' بنحوه- و هذا اسناد ضعيف' و حفص هو ابن سليمان القاري' ضعفه شعبة و احمد بن حنبل و يحيى بن معين وغيرهم- و انظر نصب الراية للزيلعي (۳/ ۲۸۰)-

۴۱۵۴- عبد الاعلى بن حماد هو ابو يحيى النرسي قال الحافظ في التقريب (۳۷۵۴): لا باس به- ا-ه-ووهيب: هو ابن خالد ثقة' روى له الجماعة' ترجمته في تهذيب الكمال (۳۱/ ۱۶۴)-وابو مسعود ان كان هو عبد الاعلى بن ابي المساور الكوفي' فهو متروك- و ان كان هو الانصاري الزرقي فهو مجهول؛ كما في التعليق المغني (۴/ ۱۳۰)' و ابو عبد الله الجسري؛ اسمه: حميري بن بشير' و هو ثقة يرسل؛ كما في التقريب (۱۵۷۹)-

فَاِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ.

☆☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے غلام کو خریدتے ہو جسے آزاد کردیا گیا ہے تو یہ شرط عائد نہ کرو کہ وہ اسے آزاد کردے گا کیونکہ یہ غلامی کی گرہ ہے۔

4155- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلَدَتْ مِنْهُ اَمَتُهُ فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی کنیز اسکے بچے کو جنم دے تو اس شخص کی موت کے بعد وہ کنیز آزاد شمار ہوگی۔

4156- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کی کنیز اس کے بچے کو جنم دے تو وہ اس شخص کے مرنے کے بعد آزاد شمار ہوگی۔

4157- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَغَوِيُّ الْمُعَدَّلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ طَرِيْفٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْحَنَفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْوَلَدِ حُرَّةٌ وَّاِنْ كَانَ سَقْطًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچے کو جنم دینے والی کنیز آزاد شمار ہوگی خواہ وہ بچہ نامکمل پیدا ہوا ہو۔

٤١٥٥-اخرجه ابن ماجه (٢/٨٤٠) كتاب: الفتن ' باب: امهات الاولاد' الحديث (٢٥١٥)' و الدارمي (٢/٣٢٤)' و احمد (١/٣٠٣' ٣١٧' ٣٢٠)' و الحاكم (٢/١٩)' و البيهقي (١٠/٣٤٦) من طريق حسين بن عبد الله عن عكرمة ' به-وحسين هذا ضعفه الحافظ في التقريب (١٣٣٥)؛ و لذلك قال البوصيري في زوائد ابن ماجه (٢/٢٩١): هذا اسناد ضعيف؛ حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله الهاشمي تركه علي ابن المديني و احمد بن حنبل و النسائي' و ضعفه ابو حاتم و ابو زرعة- و قال البخاري: يقال انه كان متهما بالزندقة- و عزاه البوصيري لابن ابي عمر في مسنده باسناده و الذي عند ابن ماجه و متنه وقال؛ و اخرجه ابو يعلي الموصلي في مسنده: حدثنا زهير' حدثنا اسماعيل بن ابي اويس' حدثنا ابي' عن حسين بن عبد الله...... فذكره بزيادة في آخره-ا-ه-

٤١٥٦-سبق تخريجه في الذي قبله-

٤١٥٧-اخرجه الطبراني في الكبير (١١/٣٣٩) (١١٦٠٩) قال حدثنا القاسم بن زكريا' ثنا ابراهيم بن يوسف...... فذكره- و علقه البيهقي في سننه (١٠/٣٤٦) عن الحكم بن ابان' به' و ضعف الحديث-قلت: و علته الحكم بن ابان: قال الحافظ في (التقريب): صدوق عابد' وله اوهام-والحسن بن عيسى الحنفي: قال ابن ابي حاتم عن ابيه: هو شيخ مجهول- و انظر الجرح و التعديل (٣/٦١)-قال الالباني في الارواء (٦/١٨٦): و هو مما فات على الذهبي ثم العسقلاني فلم يورداه في كتابيهما- قال البيهقي: و الصحيح حديث سعيد بن مسروق الثوري عن عكرمة' عن عمر ' وحديث سفيان عن الحكم عن عكرمة عن عمر و الله اعلم- ا-ه-

4158- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَمِيمِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا جَارِيَةٍ وَّلَدَتْ لِسَيِّدِهَا فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دیتی ہے وہ اس آقا کے (فوت ہوجانے کے) بعد خودبخود آزاد ہوجاتی ہے۔

4159- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْقَافِلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انہیں جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بچے نے اسے آزاد کردیا ہے۔

4160- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ اِبْرَاهِيْمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ابراہیم کی والدہ کو اس کے بچے نے آزاد کردیا ہے۔

شرح:

پہلے زمانے میں یہ رواج تھا کہ عورتوں کو کنیز اور مردوں کو غلام بنالیا جاتا تھا' کنیز کے بارے میں حکم یہ تھا کہ اس کا مالک اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے' اب اگر کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے اور اس کے نتیجے میں اپنے مالک کے بچے کو جنم دے تو ایسی کنیز کو "اُمّ ولد" (یعنی بچے کی ماں) کہتے ہیں۔

کنیز اس وقت اُمّ ولد شمار ہوتی ہے جب وہ اپنے آقا کی ملکیت میں ہوتے ہوئے آقا سے حاملہ ہوجائے۔

۴۱۵۸-تقدم تخریجه رقم (۴۱۵۵)' و انظر ایضا (۴۱۵۶)-

۴۱۵۹-اخرجه ابن ماجه (۲/۸۴۱) کتاب العتق' باب: امهات الاولاد' الحدیث (۲۵۱۶)' و الحاکم (۲/۱۹)' و البیهقي (۱۰/۳۴۶) من طریق الحسین بن عبد الله ' به-والحدیث في اسناده حسین بن عبد الله' و هو ضعیف کما تقدم في رقم (۴۱۵۵)' و قال البیهقي: و قد یحتمل ان یکون لروایة قصة ماریة اصل - والله اعلم-ا-ه-ثم اخرجه البیهقي (۱۰/۳۴۷) من طریق عبد الله بن وهب اخبرني ابن لهیعة عن عبید الله بن ابي جعفر: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لام ابراهیم: (اعتقك و لدك)-وقال البیهقي : هذا منقطع-قال ابن حجر في تلخیص الحبیر (۴/۴۰۲): وقال ابن حزم: صح هذا مسندا؛ رواته ثقات عن ابن عباس' ثم ذکره من طریق قاسم بن اصبغ عن محمد بن مصعب عن عبید الله بن عمرو و هو الرقي عن عبد الرکیم الجزري عن عکرمة عن ابن عباس' و تعقبه ابن القطان بان قوله: (عن محمد بن مصعب): خطا' و انما هو محمد؛ و هو ابن و ضاح عن مصعب؛ و هو ابن سعید المصیصي' و فیه ضعف)ا-ه-

۴۱۶۰-علقه البیهقي في السنن (۱۰/۳۴۶)- و راجع الذي قبله-

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کنیز جس بھی چیز کو جنم دے اس کی وجہ سے وہ اُم ولد قرار پائے گی خواہ وہ نامکمل بچے کو جنم دے۔

اُمّ ولد کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ گواہی دینے' حدود قائم ہونے' دیت' زخموں کی دیت وغیرہ کے حوالے سے اُمّ ولد کا حکم عام کنیزوں کی مانند ہوگا۔

اُمّ ولد کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اپنے آقا کے مرنے پر وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی۔

اُمّ ولد کے بارے میں فقہاء کے درمیان ایک مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ کیا اُمّ ولد کنیز کو فروخت کیا جاسکتا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نزدیک اُمّ ولد کو فروخت کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُمّ ولد کو فروخت نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح کی ایک روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

اکثر تابعین اور جمہور فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

4161- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَائِنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَارَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا . تَفَرَّدَ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَزِيَادٌ ثِقَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو) جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزادی دلادی ہے۔

شرح:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مختلف حکمرانوں کو اپنے مکاتیب بھیجے تو آپ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مصر کے حکمران ''مقوقس'' کو خط بھیجا اس نے بڑے اچھے طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب وصول کیا۔ وہ مسلمان تو نہیں ہوا لیکن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبِ گرامی کی بہت تعظیم کی اور آپ کی خدمت میں دو خواتین کنیز کے طور پر بھیجیں' جن میں سے ایک خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے کنیز کے طور پر مخصوص کرلیا۔ یہ سیّدہ ماریہ قبطیہ ہیں'

٤١٦١- اخرجه البيهقي (٣٤٦/١٠) من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث (٤١٥٩)-

جن کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تھی۔

مشہور مصنف علامہ نور بخش توکلی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ امجاد کا تعارف کراتے ہوئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا تعارف ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:

''آنحضرت ﷺ کی سب سے آخری اولاد ہیں۔ ذی الحجہ ۸ھ میں مقام عالیہ میں جہاں ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رہا کرتی تھیں پیدا ہوئے۔ اسی سبب سے عالیہ کو مشربہ ابراہیم بھی کہنے لگے' تھے۔ ابورافع کی بیوی سلمیٰ نے جو آنحضرت ﷺ یا آپ کی پھوپھی صفیہ کی لونڈی تھیں دایہ گری کی خدمت انجام دی۔ جب ابورافع نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی ولادت کی بشارت دی تو حضور نے ابورافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔ ساتویں دن عقیقہ دیا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے نام پر ابراہیم نام رکھا۔

دودھ پلانے کے لیے آنحضرت ﷺ نے ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کیا۔ ام سیف کا شوہر ابوسیف لوہار تھا۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ابراہیم کو دیکھنے کے لیے عوالی مدینہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوا کرتے۔ حضور ابراہیم کو گود میں لے کر چوما کرتے۔ گھر دھوئیں سے پر ہوا کرتا۔ بعض دفعہ میں پیشتر پہنچ کر ابوسیف کو اطلاع کر دیتا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ دھواں نہ کرو۔ یہ سن کر ابوسیف اپنا کام بند کر دیتے۔

حضرت ابراہیم نے ام سیف ہی کے ہاں انتقال فرمایا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی کہ ابراہیم حالت نزع میں ہے۔ اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے پاس تھے۔ حضور ان کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ نزع کی حالت ہے۔ گود میں اٹھا لیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ایسا کرتے ہیں! فرمایا، ابن عوف! یہ رحمت و شفقت (میت پر) ہے۔ پھر فرمایا، ''ابراہیم! ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔ آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمگین ہے۔ ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا ربّ راضی ہو۔''

چھوٹی سی چارپائی پر جنازہ اٹھایا گیا۔ بقیع میں آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کے متصل دفن ہوئے فضل و اسامہ نے قبر میں اتارا۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے کنارے کھڑے تھے۔ آپ کے ارشاد سے ایک انصاری پانی کی مشک لایا اور قبر پر چھڑک دیا۔ اور شناخت کے لیے ایک نشان قائم کیا گیا۔ جیسا کہ حضرت عثمان کی قبر پر کیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم کی عمر حسب روایت صحاح ۱۷ یا ۱۸ ماہ تھی۔ (سیرت رسول عربی)

4162- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الرُّهَاوِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمُخْتَارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي اَبُو اُوَيْسٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا اَمَةٍ وَّلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهَا- اِذَا مَاتَ- حُرَّةٌ اِلَّا اَنْ يُّعْتِقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ.

۴۱۶۲- اخرجه البيهقي (۱۰/۳۴۶) من طريق اسماعيل بن ابي اويس، حدثني ابي عن حسين، به باللفظ المتقدم رقم (۴۱۵۹) ثم قال: (كذا اخرجه ابو اويس عن حسين مرسلا، و قد قيل: عن ابي اويس موصولا بذكر ابن عباس فيه على معنى اللفظ الاول، وذلك فيما اخرجه عبد الحميد بن ابي اويس و ابو بكر بن ابي اويس عن ابيهما)-اه-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى سَبْرَةَ الْقُرَشِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جب کوئی کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دیتی ہے' تو جب وہ آقا فوت ہو جائے تو وہ کنیز آزاد ہوتی ہے' البتہ اگر آقا اپنے انتقال سے پہلے اسے آزاد کر دے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کروا دیا ہے۔

4163- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اَبِى سَبْرَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4164- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى سَبْرَةَ الْمَدَنِىُّ بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4165- حَدَّثَنِى اَبِى قَالَ حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ اَبِى اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے'
اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4166- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْعَسْقَلَانِىُّ قَالَ وَسَمِعَهُ مِنِّى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ الْمَهْرِىُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِى سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَوَّاتٍ

٤١٦٣- تقدم رقم (٤١٥٩)-

٤١٦٤- تقدم رقم (٤١٥٩)-

٤١٦٥- انظر الحديث (٤١٦٠)-

٤١٦٦- اخرجه البيهقي (١٠/٣٤٥) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده رشدين بن سعد وهو ضعيف' و قد تقدمت ترجمته' و روايته عن ابن لهيعة تابعه عليها سعيد بن ابي مريم' كما سياتي في الذي بعده' و هو ضعيف' لضعف ابن لهيعة-

بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلاً اَوْصٰى اِلَيْهِ وَكَانَ فِيْمَا تَرَكَ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ وَامْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَوَقَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَبَيْنَ اُمِّ الْوَلَدِ بَعْضُ الشَّيْءِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا الْحُرَّةُ لَتُبَاعَنَّ رَقَبَتُكِ يَا لُكَعُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ . وَاَمَرَ بِهَا فَاُعْتِقَتْ.

قَالَ وَحَدَّثَنِيْ رِشْدِيْنُ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

☆☆ بشر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ خوات بن جبیر نے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے انہیں کوئی وصیت کی' اس شخص نے اپنے پس ماندگان میں ایک اُم ولد' اور ایک آزاد بیوی چھوڑی تھی' اس عورت اور اُم ولد کے درمیان اختلاف ہو گیا تو اس آزاد عورت نے اس اُم ولد کو پیغام بھیجا: تم عنقریب فروخت کر دی جاؤ گی' اے نالائق لڑکی۔ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے آزاد قرار دے دیا گیا۔

4167- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4168- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَهْمِيُّ الْبَيْطَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ كَذَا قَالَ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4169- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الزُّبَيْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ

٤١٦٧- اخرجه البيهقي (١٠/٣٤٥) من طريق الدارقطني' واخرجه الطبراني في الكبير (٤/٢٠٤) (٤١٤٧): حدثنا احمد بن حماد بن زغبة المصري حدثنا سعيد بن ابي مريم' به- و اسناده ضعيف: كما تقدم في الذي قبله-وذكره الهيثمي في المجمع (٤/٢٥٢)' وقال: فيه ابن لهيعة' و حديثه حسن' و فيه ضعف و بقية رجاله ثقات-و سياتي الحديث من طريق اخرى عن ابن لهيعة عن عبيد الله عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن بشر' به- انظر رقم (٤١٦٩)' (٤١٧٠)-

٤١٦٨- تقدم من حديث ابن لهيعة عن عبيد الله بن ابي جعفر عن يعقوب بن الاشج عن بشر ابن عبد الله' به- ويعقوب و اخوه بكير كلاهما ثقة- و الحديث علقه البيهقي في سننه (١٠/٣٤٥-٣٤٦)' فقال: (وقد قيل عن ابن لهيعة عن عبيد الله عن بكير بدل يعقوب- و الله اعلم)- اه-

٤١٦٩- اخرجه ابو داود (٣/٢٧١) كتاب: العتق' باب: فيمن اعتق عبدا' و له مال' الحديث (٣٩٦٢): حدثنا احمد بن صالح' حدثنا ابن لهيعة' به-واخرجه ابن ماجه (٢/٨٤٥) كتاب: العتق' باب: من اعتق عبدا' وله مال' الحديث (٢٥٢٩) من طريق حرملة بن يحيى' حدثنا عبد الله بن وهب' اخبرني ابن لهيعة' (ح): و حدثنا محمد بن يحيى' حدثنا سعيد بن ابي مريم' انبانا الليث بن سعد' جميعا عن عبيد الله بن ابي جعفر' به-واخرجه النسائي في الكبرى (٣/١٨٨) (٤٩٨١) اخبرنا محمد بن يعقوب' حدثني ابن وهب عن الليث' و ذكر آخر' عن ابن ابي جعفر' به-و لم يذكره ابن لهيعة: فان النسائي لم يخرج للابن لهيعة في سننه- و الحديث من رواية ابن وهب عن ابن لهيعة' و روايته عن قبل تغيره' و قد تابع ابن لهيعة عليه الليث بن سعد' و هو من هو حفظا و علما وورعا-و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (٣/١٨٨) (٤٩٨٠) من طريق اشهب قال: اخبرنية الليث عن عبيد الله بن ابي جعفر عن نافع عن ابن عمر' به-و لم يذكره فيه بكير بن عبد الله بن الاشج -

سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اور اس غلام کا کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال غلام کے پاس رہے گا' البتہ اگر اس کا آقا استثناء کرے تو حکم مختلف ہوگا۔

4170- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ تَبِعَهُ مَالُهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَرَطَهُ الْمُعْتِقُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے' تو اس کا مال بھی اس کے ساتھ رہتا ہے' البتہ اگر آزاد کرنے والے نے اس مال کی شرط عائد کر دی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4171- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَضٰى اَنَّ اُمَّ الْوَلَدِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا عَاشَ فَاِذَا مَاتَ فَهِىَ حُرَّةٌ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُم ولد کو فروخت نہیں کیا جائے گا' اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا' وہ وراثت میں منتقل نہیں کی جائے گی' اس کا آقا اس سے فائدہ اُٹھاتا رہے گا' جب تک وہ زندہ رہے گا' جب وہ آقا مر جائے گا تو اُم ولد آزاد شمار ہوگی۔

4172- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِىُّ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَالَ لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوْهَبْنَ وَلَا يُوَرَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ

۴۱۷۰- فیہ ابن لہیعۃ، و لکن لم یتفرد بہ' بل تابعہ علیہ اللیث بن سعد' و اخرجہ عنہ ایضا ابن وھب' و روایتہ عنہ قبل تغیرہ فقد تقدم فی الذی قبلہ-

۴۱۷۱- اخرجہ البیہقی (۳۴۸/۱۰) من طریق زکریا بن یحیی بن اسد' ثنا سفیان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع قال: لقی رجلان ابن عمر فی بعض طرق المدینۃ' فقالا لہ: ترکنا ھذا الرجل -یعنون ابن الزبیر- یبیع امہات الاولاد! فقال لہم لکن ابا حفص عمر اتعرفانہ! قال: نعم- قال: قضی فی امہات الاولاد الا یبعن و لا یوھبن ولا یورثن' یستمتع بہا صاحبہا ما عاش' فاذا مات فہی حرۃ -واخرجہ ایضا عن عبد اللہ بن دینار' قال: لقی ابن عمر -رضی اللہ عنہ- رکبا...... فذکرہ نحوہ-

۴۱۷۲- اخرجہ البیہقی (۱۰/ ۳۴۲-۳۴۳) من طریق سلیمان بن بلال عن عبد اللہ بن دینار' بہ' موقوفا -وروی نحوہ من طریق سفیان عن عبد اللہ بن دینار' بہ موقوفا ایضا- و قال البیہقی: ھکذا روایۃ الجماعۃ عن عبد اللہ بن دینار' و غلط فیہ بعض الروایۃ عن عبد اللہ بن دینار فرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم' و ھو وھم لا یحل ذکرہ- ا-ھ- و انظر تخریج الذی قبلہ-

مِنْهَا سَيِّدُهَا مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ .

قَالَ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: انہیں فروخت نہیں کیا جائے گا' انہیں ہبہ نہیں کیا جائے گا وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوں گی' ان کا آقا جب تک زندہ رہے گا' ان سے نفع حاصل کرے گا اور جب وہ آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد شمار ہوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

4173- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُوهَبْنَ وَلَا يُوَرَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا حَيَاتَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' اسے ہبہ نہیں کیا جا سکتا' وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہو گی' اس کا آقا اپنی زندگی میں اس سے نفع حاصل کرتا رہے گا جب آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد شمار ہو گی۔

4174- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُوَرَّثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا بَدَا لَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' انہیں فروخت نہیں کیا جا سکے گا' انہیں ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوں گی' ان کا آقا جب تک مناسب سمجھے گا (یعنی جب تک زندہ رہے گا) ان سے نفع حاصل کرتا رہے گا جب وہ آقا فوت ہو جائے گا تو وہ اُم ولد آزاد ہو جائے گی۔

4175- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

٤١٧٣- فيه فليح بن سليمان' و هو و ان كان صدوقا الا انه كثير الخطا؛ كما في (التقريب)- و انظر تخريج الذي قبله-

٤١٧٤- اخرجه ابن عدي في الكامل (٤/١٧٧) اخبرنا القاسم بن يحيى' ثنا عبد الله بن مطيع' به-وقال الزيلعي في نصب (٣/٢٨٨-٢٨٩): (و هذا اعله ابن عدي بعبد الله بن جعفر بن نجيح المديني' و اسند تضعيفه عن النسائي' و السعدي' و الفلاس' و ابن معين' و لينه هو ' و قال : عامة ما يرويه لا يتابع عليه' و مع ضعفه يكتب حديثه)- و بعد ان نقل الزيلعي الاختلاف في وقفه ورفعه قال: (و عندي ان الذي اسنده خير ممن وقفه)- انتهى-

٤١٧٥- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٧/٢٨٨) (١٣٢١١) و من طريقه احمد (٣/٣٢١) و ابن ماجه في العتق (٢٥١٧) باب: امهات الاولاد' و المصنف هنا' و البيهقي (١٠/٣٤٨) و اخرجه ابو يعلي (٤/١٦١) (٢٢٢٩) و من طريقه ابن حبان في صحيحه (١٠/١٦٥) (٤٣٢٣) من طريق روح بن عبادة' حدثنا ابن جريج' به-واخرجه ابو داود (٣٩٥٤) و ابن حبان (١٠/١٦٦) (٤٣٢٤) و الحاكم (٢/١٨-١٩) و البيهقي (١٠/٣٤٧)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پہلے اپنی اُم ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے، ہم اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم ایسا کیا کرتے تھے)۔

4176- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِي عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ كُنَّا نَبْتَاعُهُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اُم ولد کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اس کی خرید وفروخت کرلیا کرتے تھے۔

4177- اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اُم ولد کو فروخت کر دیا کرتے تھے۔

4178- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَقَالَ عُمَرُ اَعْتَقَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُم ولد کنیزوں کو آزاد قرار دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں آزاد قرار دیا ہے۔

4179- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ

۴۱۷۶- اخرجه الطيالسي في مسنده (۱/۲۴۵- منحة) قال: حدثنا شعبة...... فذكره- واخرجه النسائي في الكبرى (۳/۱۹۹) (۵۰۴۱)، و احمد (۳/۲۲)، و الحاكم (۲/۱۹)، و البيهقي (۱۰/۳۴۸) و العقيلي في الضعفاء (۲/۷۴) من طرق من عن شعبة، به- وقال ابو عبد الرحمن النسائي: زيد العمي بالقوي- و مع ذلك فقد صححه الحاكم، ووافقه الذهبي-

۴۱۷۷- تقدم في الذي قبله-

۴۱۷۸- اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۳۴۴) قال اخبرنا: ابو عبد الله الحافظ، ثنا ابو الوليد الفقيه، انبا الحسن بن سفيان...... فذكره- و في اسناده الافريقي، و هو ضعيف و به اعله البيهقي فقال: تفرد الافريقي برفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم و هو ضعيف، و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۷/۲۹۲) (۱۳۲۳۳) عن الثوري عن ابن انعم عن سليمان بن يسار- كذا في المطبوع و صوب المحقق انه مسلم بن يسار- قال: قلت لابن المسيب: اعمر اعتق امهات الاولاد؟ قال: لا، ولكن اعتقهن رسول الله صلى الله عليه وسلم - و علقه البيهقي في السنن (۱۰/۳۴۴)، فقال: و اخرجه سفيان الثوري في الجامع ...... فذكره نحو رواية عبد الرزاق، و مدار طرقه على ابن انعم و هو ضعيف، كما تقدم-

شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک کنیز اور اسکے بچے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع کیا تھا اور اس سودے کو ختم کر دیا تھا۔

4180- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَاَتَاهُ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ عَمٍّ لِيْ وَاَنَا وَلِيُّهَا اَعْتَقَتْ جَارِيَةً عَنْ دُبُرٍ لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرُهَا .فَقَالَ زَيْدٌ فَلْتَاْخُذْ مِنْ رَحِمِهَا مَا دَامَتْ حَيَّةً .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس انصار کا ایک نوجوان آیا اور اس نے بتایا: میری ایک چچازاد ہے جس کا میں ولی ہوں' اس نے مدبر کے طور پر اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے' اس (چچازاد) کے پاس اس کنیز کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو حضرت زید نے فرمایا: جب تک (تمہارے وہ چچازاد) زندہ ہے اس وقت تک تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ کہا ہے: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

4181- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّالْمَيْمُوْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّوْنَ بِرِقِّهَا.

۴۱۷۹-اخرجه ابو داود (۳/ ٦٣) كتاب: الجهاد' باب: في التفريق بين السبي' الحديث (٦٣٩٦)' قال: حدثنا عثمان بن ابي شيبة...... فذكره- و اخرجه الترمذي (۳/ ۵۷۳) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين او بين الوالدة وولدها في البيع' الحديث (۱۲۸٤)' و ابن ماجه (۲/ ۷۵۵) في التجارات' باب: النهي عن التفريق بين السبي الحديث (۲۲٤۹)' و احمد (۱/ ۱۰۲)' و الحاكم (۲/ ۵۵) من طرق عن حماد بن سلمة' عن الحجاج' عن الحكم' عن ميمون' عن علي قال: و هب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم غلامين اخوين فبعت احدهما فقال: (ما فعل الغلامان!) قلت بعت احدهما قال: (رده) و في الاسناد الاول يزيد بن عبد الرحمن' و هو ابو خالد الدالاني' و هو و ان كان صدوقا الا انه كثير الخطا' و كان يدلس كما في التقريب (۸۱۳۲)' لكن تابعه الحجاج: و هو ابن ارطاة و هو ايضا ضعيف مدلس' تقدمت ترجمته' لكن لهما متابعة قوية عند الحاكم (۲/ ٥٤)' فقد اخرجه من طريق شعبة عن الحاكم' به- و ميمون بن ابي شبيب صدوق: كما في التقريب (۷۰۹۵)' لكنه كثير الارسال و قد ارسل هذا الحديث: فقد قال ابو داود عقب اخراجه للحديث: ميمون لم يدرك عليا- ا-ﻫ- و الحديث صححه الحاكم من الطريقين' ووافقه الذهبي-

۴۱۸۰-اخرجه البيهقي (۱۰/ ۳۱٦) كتاب: المدبر' باب: ما جاء في ولد المدبرة من غير سيدها بعد تدبيرها - من طريقه ابن المبارك عن عثمان بن حكيم' به-ولم اجد ترجمة العثمان بن حكيم الذي يروى عنه عبد الله بن المبارك' و لم يذكر المزي في تهذيب الكمال (۱٦/ ۵-۲٤) عثمان هذا في شيوخ ابن المبارك' و انما ذكر فيه عتبة بن ابي حكيم الهمداني' و هو صدوق يخطي كثيرا: كما في التقريب (٤٤۵۹)' و قال الذهبي في الميزان (۵/ ۳۷): هو متوسط حسن الحديث-

۴۱۸۱-اخرجه البيهقي في (۱۰/ ۳۱۵) من طريق ابن نمير عن عبيد الله بن عمر' به-واخرجه من طريق سفيان الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر بلفظ: (المدبرة ولدها بمنزلتها اذا ولدت و هي مدبرة- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه- كما في نصب الراية (۳/ ۲۸٦): اخبرنا معمر عن سعد بن عبد الرحمن الجحبى عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن ابن عمر قال: و لد المدبر بمنزلته- قال الزيلعي: و اخرج عن الزهري و ابن المسيب' نحوه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: مدبرہ کنیزوں کی اولاد ان کی آزادی کے ساتھ آزاد شمار ہو گی اور ان کی غلامی کے ساتھ غلام شمار ہو گی۔

4182- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الَّذِي كَانَ عَطَاءٌ وَطَاوُسٌ يَقُولاَنِ عَنْ جَابِرٍ فِي الَّذِي أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ شَهِدْتُ الْحَدِيثَ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا أَذِنَ فِي بَيْعِ خِدْمَتِهِ . عَبْدُ الْغَفَّارِ ضَعِيفٌ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا' اس نے مدبر کے طور پر اسے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس غلام کو فروخت کر کے اپنے قرض کو ادا کرے' تو اس شخص نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کیا تھا۔

ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا' انہوں نے اس بات کی اجازت دی تھی کہ اس کی خدمات کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔

اس روایت کا راوی عبدالغفار ''ضعیف'' ہے' دیگر راویوں نے اسے ابوجعفر نامی راوی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4183- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرِ.

☆☆ ابوجعفر نامی راوی (شاید یہ امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبرہ کنیز

٤١٨٢—اخرجه ابن عدي في الكامل (٥/٣٣٦): حدثنا محمد بن يوسف بن عاصم: ثنا يوسف بن موسى...... فذكره-وقد نقل ابن عدي عن علي بن المديني انه قال: ابو مريم الحنفي اسمه عبد الغفار بن القاسم' و كان يضع الحديث-وقال الزيلعي في نصب الراية (٣/٢٨٦): قال عبد الحق في (احكامه) اخرجه ابن عدي...... قال عبد الحق: و عبد الغفار هذا يرمي بالكذاب و كان غاليا في التشيع' و سياتي الحديث عن ابي جعفر مرسلا-

٤١٨٣—اخرجه البيهقي (١٠/٣١٢) من طريق يحيى عن هشيم عن عبد الملك' به ثم قال: و بمعناه اخرجه يزيد بن هارون عن عبد الملك- وهو و ان كان رجاله ثقات الا انه مرسل-وقد اخرجه ابو داود (٣٩٥٥) و من طريقه البيهقي (١٠/٣١٢) من طريق احمد بن حنبل عن هشيم عن عبد الملك عن عطاء عن جابر' فوصله-واخرجه-ايضا- محمد بن طريف عن ابن فضيل عن عبد الملك عن عطاء عن جابر موصولا' و خطاه الدارقطني' كما سياتي رقم (٤١٨٥)-قال ابن التركماني في الجوهر النقي: (اعترض ابن القطان على هذا بما ملخصه انه ان كان فيه خطا فهو عن ابن فضيل؛ لانه الذي خولف فيه' ولا يبعد ان يكون عند عبد الملك حديثان: احدهما: عن ابي جعفر مرسلا......)-و الآخر: عن عطاء عن جابر' قال- عليه السلام-: (لا باس ببيع خدمة المدبر) فاخرجه عبد الملك كذلك مرسلا و مسندا' و ليس من قصر به فلم يسنده حجة على من حفظه و اسنده اذا كان ثقة' و ابن طريف و ابن فضيل صدوقان مشهوران من اهل العلم' فلا ينبغي ان يخطا واحد منهما' ثم اخرجه البيهقي من وجهين-احدهما: من طريق عبد الملك- و الثاني: من طريق الحكم بن عتيبة' كلاهما عن ابي جعفر مرسلا-اه-

کی خدمات کو فروخت کیا تھا۔

4184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ اِنَّمَا بَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرِ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ اَجِدْ فِيْهِ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَاَبُوْ جَعْفَرٍ وَّاِنْ كَانَ مِنَ الثِّقَاتِ فَاِنَّ حَدِيْثَهٗ هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبرہ کنیز کی خدمات کو فروخت کیا تھا۔ ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے اس بارے میں صرف یہی حدیث مل سکی ہے اور ابوجعفر نامی راوی اگرچہ ثقہ ہیں' لیکن ان کی روایت ''مرسل'' ہے۔

4185- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ اِذَا احْتَاجَ . هٰذَا خَطَاٌ مِنِ ابْنِ طَرِيفٍ وَّالصَّوَابُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ مُرْسَلًا وَّقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر کی خدمات فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ ضرورت مند ہو۔

ابن طریف نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت غلط ہے' صحیح روایت یہ ہے کہ اسے عبدالملک نامی راوی نے ابوجعفر نامی راوی سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4186- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت کرنے کا حکم دیا ہے۔

4187- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ

٤١٨٤—اخرجه البيهقي في سننه (١٠/٣١٤) من طريق شعبة عن الحكم عن ابي جعفر' به مرسلا' وقال: (واخرجه—ايضا— جابر الجعفي عن ابي جعفر هكذا مرسلا و ذكره الشافعي في القديم عن حجاج يعني ابن ارطاة عن ابي جعفر)- اه-قلت: و جابر الجعفي ضعيف وقد تقدمت ترجمته و الحجاج هو ابن ارطاة و هو ضعيف ايضا' و قد تقدمت ترجمته كذلك- لكن الحديث اخرجه الحكم— و هو ابن عتيبة— و هو ثقة' روى له الجماعة' وقد تقدمت رواية عبد الملك عن ابي جعفر قبل ذلك-

٤١٨٥—اخرجه البيهقي (١٠/٣١١) من طريق محمد بن نسيح : تنا محمد بن طريف: تنا محمد بن فضيل' به-قال البيهقي: (محمد بن طريف— رحمنا الله و اياه— دخل له حديث في حديث؛ لان الثقات انما رووا عن عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن جابر ان رجلا اعتق غلاما عن دبر منه' و لم يكن له مال غيره' فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيع بتسعمائة او بسبعمائة— و عن عبد الملك بن ابي سليمان عن ابي جعفر قال: باع رسول الله صلى الله عليه وسلم خدمة المدبر)- اه-

٤١٨٦—اخرجه البيهقي (١٠/٣١٣) من طريق عقبة بن مكرم: تنا سلم بن قتيبة: به- و اخرجه البخاري (٢٤١٥)' و النسائي في الكبرى؛ كما في تحفة الاشراف (٣٠٧٧)' و احمد (٣/٣٩٢) من طرق عن ابن ابي ذئب عن محمد بن المنكدر' به-

بْنُ ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر (کی آزادی کا فیصلہ میت کے) ایک تہائی مال میں سے ہوگا۔

4188- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْجَزَرِىُّ عَنْ عَمِّهٖ عَبِيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ عَبِيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ مِنْ قَوْلِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مدبر غلام کو فروخت نہیں کیا جاسکتا' اسے ہبہ نہیں کیا جاسکتا' (میت کے) ایک تہائی مال میں سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

اس روایت کو صرف عبیدہ بن حسان نامی راوی نے سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

4189- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ .هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ مَوْقُوْفٌ وَّمَا قَبْلَهٗ لَا يَثْبُتُ مَرْفُوْعًا وَرُوَاتُهٗ ضُعَفَاءُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مدبر کو فروخت کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔
یہی روایت مستند ہے اور یہ روایت ''موقوف'' ہے۔ اس سے پہلے کی روایت جو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' وہ ثابت نہیں ہے اور اس کے راوی ضعیف ہیں۔

4190- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِىُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ

٤١٨٧–اخرجه ابن ماجه في سننه (٤/١٤٠–١٤١)(٢٥١٤): حدثنا عثمان بن ابي شيبة' حدثنا علي بن ظبيان...... فذكره' وقال ابن ماجه: سمعت عثمان– يعني– ابن ابي شيبة– يقول: هذا خطا– يعني: حديث: (المدبر من الثلث)– وقال ابن ماجه: ليس له اصل– روى ابن ابي حاتم في العلل (٢/ ٤٣٢) عن ابي زرعة قال: هذا حديث باطل' و امتنع من قراء ته–و صوب ابن ابي حاتم و قفه على ابن عمر' و كذا صنع البيهقي في سننه (١٠/ ٣١٣–٣١٤)– و له طريق آخر عن نافع' لكنه ضعيف؛ لضعف عبيدة بن حسن' كما سياتي عند المصنف (٤١٨٩)–

٤١٨٨–اخرجه البيهقي (١٠/ ٣١٤) من طريق الدارقطني' به و عبيدة بن حسان ضعيف؛ كما قال المصنف رحمه الله– و قال ايضا: متروك؛ كما في (سوالات البرقاني)(٣٢٨) و نقل الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٢٨٥) عن الدارقطني انه قال في العلل: (هذا حديث يرويه عبيد الله بن عمر' و ايوب و اختلف عنهما' فاخرجه علي بن ظبيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر مرفوعا' و غير ابن ظبيان يرويه موقوفا– واخرجه عبيدة بن حسان عن ايوب عن نافع عن ابن عمر مرفوعا' و غير عبيدة بن حسن يرويه موقوفا' و الموقوف اصح)– اه–

٤١٨٩–اخرجه البيهقي (١٠/ ٣١٣–٣١٤) من طريق يحيى بن يحيى' انبا حماد...... فذكره – و انظر رقم (٤١٨٧)(٤١٨٨)–

وَتَرَكَ مُدَبَّرًا وَدَيْنًا فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ دَيْنِهٖ فَبَاعُوْهُ بِثَمَانِمِائَةٍ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَوْلُ شَرِيْكٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ خَطَأٌ مِنْهُ لِاَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّدَفَعَ ثَمَنَهٗ اِلَيْهِ وَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ سَيِّدَ الْمُدَبَّرِ كَانَ حَيًّا يَوْمَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ایک مدبر غلام کو بھی چھوڑا اور کچھ قرض بھی چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ورثاء کو یہ حکم دیا کہ وہ اس قرض کی ادائیگی کے لیے اس مدبر غلام کو فروخت کر دیں' تو ان لوگوں نے اس غلام کو آٹھ سو (درہم) کے عوض میں فروخت کیا۔

ابوبکر نامی محدث نے یہ بات بیان کی ہے کہ روایت کے یہ الفاظ: ایک شخص فوت ہو گیا' اس میں راوی کو غلطی ہوئی ہے کیونکہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: (اس کے آقا نے خود اس غلام کو آزاد کیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی قیمت اس کے آقا کو ادا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس کے ذریعے تم اپنا قرض ادا کر لو۔

اسی طرح دیگر راویوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جس دن اس غلام کو فروخت کیا گیا تھا' اس وقت اس کا آقا زندہ تھا۔

4191- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ- وَهُوَ اَبُو الرِّجَالِ- عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَصَابَهَا مَرَضٌ وَّاَنَّ بَعْضَ بَنِيْ اَخِيْهَا ذَكَرُوْا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِّنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ وَاَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ لَتَذْكُرُوْنَ امْرَاَةً مَسْحُوْرَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ لَهَا فِيْ حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْاٰنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِيْ حِجْرِهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتِ ادْعُوْا لِيْ فُلَانَةَ . لِجَارِيَةٍ لَهَا فَقَالُوْا فِيْ حِجْرِهَا فُلَانٌ- صَبِيٌّ لَهُمْ- قَدْ بَالَ فِيْ حِجْرِهَا . فَقَالَتِ ائْتُوْنِيْ بِهَا فَاُتِيَتْ بِهَا فَقَالَتْ سَحَرْتِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ . قَالَتْ لِمَهْ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْتَقَ . وَكَانَتْ عَائِشَةُ اَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِّنْهَا . فَقَالَتْ اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ لَّا تُعْتَقِيْ اَبَدًا انْظُرُوْا اَسْوَاَ الْعَرَبِ مَلَكَةً فَبِيْعُوْهَا مِنْهُمْ وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَاَعْتَقَتْهَا.

۴۱۹۰- اخرجه احمد (۳/۳۶۵): حدثنا الفضل بن دکین: حدثنا شریك ...... فذکره- و شریك هو ابن عبد الله القاضي' و هو ضعیف' و قد خولف : کما اشار الیه المصنف رحمه الله-واما حدیث الاعمش: فاخرجه النسائي في الصغری (۸/۲۴۶)' و في الکبری- کما في تحفة الاشراف (۲۴۱۶)- من طریقین عن محاضر ابن المورع عن الاعمش' به-و اما روایة عمرو بن دینار: فاخرجها البخاري (۲۲۳۱)' (۲۵۳۴)' (۶۷۱۶)' (۶۹۴۷)' و مسلم (۳/۱۲۸۹) رقم (۹۹۷/۵۸' ۵۹)' و الترمذي (۱۲۱۹)' و ابن ماجه (۲۵۱۳)' و ابن الجارود (۹۸۳)' (۹۸۴)' و ابن حبان (۴۹۳۰)' و البیهقي (۱۰/۳۰۸' ۳۰۹) من طرق عن عمرو ابن دینار' به-واما روایة ابي الزبیر عن جابر: فاخرجها مسلم (۲/۶۹۲-۶۹۳) رقم (۹۹۷/۴۱)' و ابو داود (۳۹۵۷)' و النسائي (۵/۶۹-۷۰)' و ابن حبان (۴۹۳۱' ۴۹۳۲) من طرق عن ابي الزبیر' به- واخرجه مسلم (۳/۱۲۹۰) رقم (۹۹۷/۵۹) من طریق مطر عن عطاء و ابي الزبیر و عمرو' به-

۴۱۹۱- اخرجه الحاکم (۴/۲۲۰) من طریق قتیبة بن سعید: حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجید' قال: سمعت یحیی بن سعید ...... فذکره- و صححه الحاکم علی شرط الشیخین' و سکت عنه الذهبي في تلخیصه-وعزاه الزیلعي في نصب الرایة (۳/۲۸۶) لمالك في الموطا من روایة القعنبي-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گئیں تو ان کے کسی بھتیجے نے ان کی بیماری کا تذکرہ ''زط'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے کسی شخص سے کیا جو طبیب تھا' تو وہ شخص بولا: تم جن کے بارے میں بتا رہے ہو اس خاتون پر جادو کیا گیا ہے اور یہ جادو اس کی کسی کنیز نے کیا ہے' جس کی گود میں اس وقت بچہ بھی موجود ہے۔ اور اس بچے نے اس عورت کی گود میں پیشاب کیا تھا۔ ان بھتیجوں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ سے کیا تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ فلاں کنیز کو میرے پاس لے کے آؤ' انہوں نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں کہا' تو ان لوگوں نے بتایا کہ اسکی گود میں اس کا ایک بچہ ہے' جس نے سیدہ عائشہ کی گود میں پیشاب کیا تھا تو سیدہ عائشہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے کے آؤ' اس کنیز کو لایا گیا تو سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: تم نے مجھ پر جادو کیا تھا؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا: میں یہ چاہتی تھی کہ آپ مجھے آزاد کر دیں' تو سیدہ عائشہ نے مدبر کے طور پر اس کنیز کو آزاد کر دیا' پھر سیدہ عائشہ نے فرمایا: اب اللہ کے نام پر یہ بات مجھ پر لازم ہے کہ تم کبھی آزاد نہیں ہو سکو گی' (پھر انہوں نے لوگوں سے فرمایا:) کوئی ایسا شخص ڈھونڈو! جو بہت بُرا مالک ہو اور یہ کنیز اسے فروخت کر دو' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی قیمت کے عوض میں ایک اور کنیز خرید لی اور اسے آزاد کر دیا۔

کِتَابُ النَّوَادِرِ

نادر طور پر پیش آنے والے مسائل

4192- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَّاءُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّقَوِّمَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ عَلٰى نَفْسِهِ .

☆☆ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کی کنیز کی قیمت خود ادا کر دے۔

4193- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تُفْطِرَ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعُ فِیْ رَمَضَانَ الْيَوْمَ بَيْنَ الْاَيَّامِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت رمضان کے مہینے میں ایک دن یا چند دن روزے نہ رکھے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

4194- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى اَحَدٍ بِيَمِينٍ وَّهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ سَيَبَرُّهٗ فَلَمْ يَفْعَلْ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِیْ لَمْ يَبَرَّهٗ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی قسم کے بارے میں

۴۱۹۲- في اسناده عبد الواحد بن سليمان البراء خادم ابن عون قال الذهبي في الميزان (۴/۴۲۵-۴۳۶): مجهول- و انظر ترجمته في الجرح و التعديل (۶/۲۱) و الكامل (۵/۲۹۹)-

۴۱۹۳- خرجه ابن جرير الطبري (۲۷۶۷) من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه-واخرجه - ايضا- رقم (۲۷۶۸) من طريق سعيد عن قتادة قال: ذكر لنا ان ابن عباس قال: لا ولد له حبلى او مرضع: انت بمنزلة الذين لا يطيقونه عليك الفداء ولا صوم عليك- واخرجه البيهقي (۴/۲۳۰) من طريق الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر نحوه و ليس فيه: انها لا تقضي-

۴۱۹۴- اخرجه البيهقي (۱۰/۴۱) من طريق الدارقطني و اخرجه ابو نعيم في الحلية (۳/۳۴۶) من طريق الحارث بن ابي اسامة ثنا يزيد بن هارون به-وقال ابو نعيم: هذا حديث غريب من حديث عكرمة تفرد به عنه اسحاق و عنه بقية- اه-قلت: اما رواية بقية له فلا شيء فيها ؛ فانه ثقة و قد صرح بالتحديث؛ فزال ما يخشى من تدليسه- لكن اسحاق بن مالك الحضرمي اورده الذهبي في الميزان (۱/۳۴۹) نقل تضعيف الازدي له-وقد اخرجه ابن ابي حاتم عن عكرمة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على امرئ في شيء فاحنثه فالاثم على المحنث-قال على بن مسهر: حدثت به ابا نعيم - يعني: الفضل بن دكين- فقال: لو كان عن عكرمة فقط و لم يرفعه كان احسن- اه-

حلف اُٹھائے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ وہ اسکو پورا کر دے گا اور پھر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسکا گناہ اس شخص کے ذمے ہوگا جس نے اسے پورا نہ کرنے دیا ہو۔

4195- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ طَبَقًا فِيهِ تَمْرٌ فَأَكَلَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ وَأَبْقَتْ مِنْهُ تَمَرَاتٍ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ إِلَّا أَكَلْتِيهِ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِرِّيهَا فَإِنَّ الْإِثْمَ عَلَى الْمُحْنِثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے انہیں تھال بھیجا جس میں کھجوریں تھیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس میں سے کچھ کھجوریں کھالیں اور کچھ کھجوریں رہنے دیں' اس عورت نے کہا کہ میں آپ کو یہ قسم دیتی ہوں کہ آپ یہ سب کھائیں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پورا کرو' کیونکہ قسم توڑنے والے کو گناہ ہوتا ہے۔

4196- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج ڈھل جانے کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ روزہ رکھ لیں تو انہوں نے روزہ رکھ لیا۔

4197- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ ح وَأَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

۴۱۹۵- اخرجه البيهقي (۴۱/۱۰) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه احمد (۱۱۴/۶)' ثنا زيد بن الحباب قال: ثنا معاوية بن صالح: اخبرني ابو الزاهرية' عن عائشة...... فذكره-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۶/۴)' و قال: اخرجه احمد' و رجاله رجال الصحيح - اه- و اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۲۸۳) رقم (۳۸۸) من طريق حجاج عن ليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ابي الزاهرية و راشد بن سعد...... فذكره مرسلا- قال البيهقي بعد روايته لحديث عائشة هذا و حديث ابي هريرة السابق رقم (۴۱۹۷): (وحديث عائشة امثل- يعني: من حديث ابي هريرة- و هو مرسل اورده ابو داود في المراسيل من حديث ليث بن سعد عن معاوية بن صالح وله شاهد من حديث علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة- و الله اعلم- اه- قلت: وحديث ابي امامة هذا اخرجه الطبراني في الكبير (۲۲۸/۸- ۲۲۹) رقم (۷۸۲۰)' و اورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۸۶/۴) وقال: فيه علي بن يزيد' و هو ضعيف)- اه- وقد ورد في ابرار القسم احاديث في الصحيحين و غيرهما-

۴۱۹۶- اخرجه عبد الرزاق (۲۷۴/۴) (۷۷۸۰)' و ابن ابي شيبة (۲۹۰/۲) (۹۰۹۱)' و البيهقي (۲۷۴/۴)' و الحافظ في تغليق التعليق (۱۴۷/۳) من طرق عن سفيان الثوري' به- ولفظ عبد الرزاق: (من بدا له الصيام بعدما تزول الشمس فليصم)' و قد تابع الاعمش عليه اسماعيل بن حماد بن ابي سليمان و هو صدوق؛ كما في التقريب (ت ۴۴۰)-

۴۱۹۷- تقدم تخريجه في الذي قبله-

☆☆ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سورج ڈھل جانے کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا اور روزہ رکھ لیا۔

4198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِى وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ اَخْبَرَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلٰى جَارِهٖ فَخَذَفَ عَيْنَهُ بِحَصَاةٍ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر کوئی شخص اپنے پڑوس میں (یا کسی کے گھر میں) جھانک کر دیکھے اور دوسرا شخص کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کی کوئی دیت اور کوئی قصاص نہیں ہوگا۔

4199- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ بَزِيعٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَّخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِىَ الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا.

وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ ذَلُوْلٌ ذُو وُجُوهٍ فَاحْمِلُوْهُ عَلٰى اَحْسَنِ وُجُوهِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے جامع ترین کلمات عطاء کیے گئے ہیں' اس لیے میں مختصر الفاظ میں بات پوری کرتا ہوں۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن بہت نرم ہے' جس میں کئی پہلو پائے جاتے ہیں' تو اسے تم اسی صورتِ حال پر محمول کرو جو سب سے بہتر ہو۔

۴۱۹۸- اخرجه النسائي (۶۱/۸)' و احمد (۲۸۵/۲) من طريقين عن معاذ بن هشام' به-وقد اخرجه البخاري (۶۸۸۸)' (۶۹۰۲)' و مسلم (۴۴/۲۱۵۸)' و النسائي (۶۱/۸)' و البخاري في الادب (۱۰۶۸)' و احمد (۲/۲۴۳' ۴۲۸) من طريق الاعرج عن ابي هريرة' به- واخرجه مسلم (۴۳/۲۱۵۸)' و ابو داود (۵۱۷۲)' و احمد (۲/۲۶۶' ۴۱۴) من طريق ابي صالح عن ابي هريرة-

۴۱۹۹- لم اجده بهذا اللفظ من حديث ابن عباس' ولا بهذا الاسناد- لكن اخرجه احمد في مسنده (۱/۲۵۰' ۳۰۱) من طريق مقسم و مجاهد عن ابن عباس مرفوعا بلفظ: (اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي - ولا اقوله فخرا -: بعثت الى كل احمر و اسود' فليس من احمر ولا اسود يدخل في امتي الا كان منهم' و جعلت لي الارض مسجدا)-واصل الحديث في الصحيحين و غيرهما من غير حديث ابن عباس-وقد اخرجه ابو يعلي (۳۰۹/۱۳) (۷۲۳۸) من حديث ابي موسى الاشعري بلفظ: (اعطيت فواتح الكلم و خواتمه)- وقال العجلوني في كشف الخفاء (۱۶۳/۱): (اخرجه ابو يعلي عن عمر)-والطرف الآخر ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۵۵۱/۱) (۲۴۶۹)' و عزاه لابي نعيم-

4200- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْكَبِيْرُ حَدَّثَنَا جَبْرُوْنُ بْنُ وَاقِدٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِىْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِىْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا کلام' اللہ کے کلام کو نسخ نہیں کرسکتا' لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو نسخ کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کا ایک حصہ دوسرے کو نسخ کرسکتا ہے۔

4201- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قرآن کے منسوخ کرنے کی طرح ہماری احادیث بھی ایک دوسرے کو منسوخ کردیتی ہیں۔

4202- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِىْ صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ يُحَدِّثُنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْقَوْلَ ثُمَّ يَلْبَثُ حِيْنًا ثُمَّ يَنْسَخُهُ بِقَوْلٍ اٰخَرَ كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے بارے میں قسم اُٹھا کر یہ بات بیان کرتا ہوں' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرما دیتے تھے' پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اسے منسوخ کردیا کرتے تھے' یہ بالکل اسی طرح تھا جیسے قرآن کا ایک حصہ دوسرے کو منسوخ کردیتا ہے۔

٤٢٠٠-اخرجه ابن عدي في الكامل (٢/ ١٨٠) في ترجمة جبرون بن واقد قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن بن ميمون المودب: حدثنا محمد بن داود القنطري' حدثنا ابو عباد جبرون بن واقد الافريقي ببيت المقدس...... فذكره-وجبرون هذا قال الذهبي في الميزان (٢/ ١١١): متهم' و اورد له حديثين منكرين' هذا احدهما' و حكم عليهما بالوضع- و انظر كلام الحافظ ابن حجر في لسان الميزان (٢/ ١١٧)-

٤٢٠١-اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/ ١٨٠)- ترجمة محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني- قال: حدثنا محمد بن هارون الهيثمي: ثنا عمر بن شبة...... فذكره-ومحمد بن عبد الرحمن بن البيلماني' قال البخاري و ابو حاتم: منكر الحديث- وقال ابن حبان: حدث عن ابيه نسخة شبيها بمائتي حديث كلها موضوعة- وانظر ميزان الاعتدال (٦/ ٢٢٤- ٢٢٥)- و الحديث اورده ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (١/ ٢٣٧-٢٣٨)' وقال: (محمد هذا متروك الحديث)- اه-

٤٢٠٢-اسناده ضعيف: لضعف ابن لهيعة' و قد تقدمت ترجمته مرارا- و عبد الله بن عطاء مولى آل الزبير: قال فيه ابن معين: ليس بشيء' و انظر ترجمته في الميزان للحافظ ابي عبد الله الذهبي-

4203- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِيَّاكُمْ وَاَصْحَابَ الرَّاْىِ فَاِنَّهُمْ اَعْدَاءُ السُّنَنِ اَعْيَتْهُمُ الْاَحَادِيْثُ اَنْ يَّحْفَظُوهَا فَقَالُوْا بِالرَّاْىِ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تم اپنی رائے کی پیروی کرنے والوں سے بچنا' کیونکہ وہ لوگ سنت کے دشمن ہوں گے' وہ احادیث کو یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اپنی رائے کے ذریعے حکم بیان کریں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

4204- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْجُنَيْدِ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ حَدَثَ فِيْهِمُ الْمُوَلَّدُوْنَ اَبْنَاءُ سَبَايَا الْاُمَمِ فَوَضَعُوا الرَّاْىَ فَضَلُّوا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہو گئے جب قیدی عورتوں کے بچوں نے ان میں نئی باتیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ ان لوگوں نے اپنی رائے پیش کرنا شروع کی اور وہ گمراہی کا شکار ہو گئے۔

4205- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ السَّهْمِيِّ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ فِيْهِ اِنِّىْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِىْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ كَقَوْلِىْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ .

☆☆ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا اور ایک عورت کے ساتھ بھی میں اس طرح بات کرتا ہوں جس طرح ایک سو

۴۲۰۳- اسناده ضعيف جدا: عبد الرحمن بن شريك و ان كان صدوقا فانه يخطىء' و ابوه شريك بن عبد الله القاضي ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا- و مجالد: هو ابن سعيد ضعيف ايضا-

۴۲۰۴- اسناده ضعيف: فيه الكلبي: و هو محمد بن السائب' و هو متروك- و عبد المجيد صدوق' افرط فيه ابن حبان' فقال: متروك- وقد اخرجه ابن ماجه رقم (۵٦) من حديث عبد الله بن عمرو' و ضعفه البوصيري في (الزوائد) فقال: : هذا اسناد ضعيف: لضعف ابن ابي الرجال و اسمه: حارثة بن محمد بن عبد الرحمن-

۴۲۰۵- اخرجه احمد (۳۵۷/٦) و النسائي (۱۴۹/۷) من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان' به-واخرجه احمد (۳۵۷/٦) و الحميدي (۳۴۱) و عبد الرزاق (۷/٦) (۹۸۳٦) و الترمذي (۱۵۹۷) و ابن ماجه (۲۸۷۴) من طرق عن سفيان عن محمد بن المنكدر' به- و سياتي من طريق ورقاء عن محمد بن المنكدر رقم (۴۲۰٦) ومن طريق مالك عن محمد بن المنكدر رقم (۴۲۰۷)-وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث محمد بن المنكدر' وروى سفيان الثوري' و مالك' و غير واحد هذا الحديث عن محمد بن المنكدر' نحوه- و سالت محمدا عن هذا الحديث؟ فقال: لا اعرف لاميمة بنت رقيقة غير هذا الحديث- و اميمة امراة اخرى لها حديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم)- اه-

خواتین کے ساتھ کرتا ہوں''۔

4206- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ- وَكَانَتْ خَالَةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ سیّدہ اُمیمہ بنت رقیقہ بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی اس کے بعد انہوں نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے۔

4207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السَّهْمِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عن محمدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَانَسْرِقَ وَلَانَزْنِيَ وَلَانَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَانَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وارجلنا وَلَانَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ .قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّ قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ .اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ.

☆☆ سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ بیعت کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے دستِ اقدس پر اس بات کی بیعت کرتی ہیں کہ ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی ہم چوری نہیں کریں گی ہم زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنی طرف سے بنا کر کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی اور کسی بھی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس حد تک جس کی تمہیں استطاعت ہو اور جس کی تمہیں طاقت ہو۔ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہمارے بارے میں ہماری اپنی ذات سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ یارسول اللہ! اپنا دستِ اقدس آگے کیجئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا ایک سو خواتین کے ساتھ بھی میں اس طرح کلام کرتا ہوں جس طرح ایک عورت کے ساتھ کرتا ہوں۔ (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

4208- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ يَسُرُّهٗ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

٤٢٠٦-اسناده حسن؛ ورقاء: هو ابن عمر اليشكري، قال الحافظ في التقريب (٧٤٥٣): صدوق في حديثه عن منصور لين-قلت: والحديث تابع عليه ورقاء غير واحد من الائمة الحفاظ: مالك بن انس و السفيانان- و اخرجه احمد (٣٥٧/٦) من طريق ابن اسحاق عن ابن المنكدر- و انظر الحديث (٤٢٠٥)، (٤٢٠٧)-

٤٢٠٧-اخرجه مالك في الموطا (٩٨٢/٢)، و من طريقه المصنف هنا، و احمد (٣٥٧/٦)، و البيهقي في سننه (١٤٨/٨)، به- و انظر الحديث (٤٢٠٥)، (٤٢٠٦)-

☆☆ بکار بن عبدالعزیز اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کی خبر ملتی تھی تو آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جاتے تھے (یعنی سجدۂ شکر کرتے تھے)۔

4209- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُقَاتِلَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ .

☆☆ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم مشرکین کی طرف سے جنگ کریں' البتہ اہلِ ذمہ کی طرف سے ہم لڑائی کریں گے۔

۴۲۰۸-اخرجه ابو داود (۲۷۷٤): حدثنا مخلد بن خالد' و الترمذي (۱۵۷۸): حدثنا محمد بن المثنى' و ابن ماجه (۱۳۹٤): حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي' و احمد بن يوسف السلمي' اربعتهم قالوا حدثنا ابو عاصم قال: حدثنا بكار بن عبد العزيز بن ابي بكرة عن ابيه عن جده الا ابن ماجه' فقد وقع في روايته: (بكار بن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي بكرة)-و اسناده حسن فان بكارا' و ان كان صدوقا الا انه يهم: كما في التقريب (۷٤۲)-وقد ثبت سجود الشكر عن غير واحد من الصحابة قال الامام ابن القيم في زاد المعاد (۲/ ۵۸٤): (سجد ابو بكر الصديق لما جاءه قتل مسيلمة الكذاب و سجد علي بن ابي طالب لما و جد ذا الثدية مقتولا في الخوارج' و سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بشره جبريل انه من صلى عليه مرة صلى الله عليه بها عشرا' و سجد حين شفع لامته' فشفعه الله فيهم ثلاث مرات' و اتاه بشير فبشره بظفر جند له على عدوهم و راسه في حجر عائشة' فقام فخر ساجدا- اه-

۴۲۰۹-اسناده ضعيف: فيه رشدين بن سعد' و هو ضعيف تقدمت ترجمته-

کِتَابُ الْوَصَایَا

کتاب وصیت کے احکام

4210- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِی الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَکُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا جَعَلْتُ لَكَ نَصِیبًا مِّنْ مَّالِكَ حِیْنَ اَخَذْتُ بِکَظْمِكَ لاُطَهِّرَكَ بِهٖ وَلاُزَکِّیَكَ بِصَلَاةِ عِبَادِیْ عَلَیْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ اَجَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جو پہلے تم میں نہیں تھی' ایک یہ کہ جب تم اپنے غصے پر قابو پاؤ گے تو میں تمہارے مال میں اضافہ کردوں گا تاکہ اس طرح تمہیں پاک وصاف کروں اور دوسرا یہ کہ جب تمہاری زندگی پوری ہوجائے گی تو میرے بندے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں گے (یا نمازِ جنازہ ادا کریں گے)۔

شرح:

لفظ "وصایا" لفظ "وصیت" کی جمع ہے۔

وصیت کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے ورثاء کو یہ ہدایت کرے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے یہ یہ کام کرنا ہے۔

وصیت کے باب میں پہلا اصول یہ ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے وہ شخص وصیت کرسکتا ہے جو کسی مال میں صحیح ملکیت رکھتا ہو' اس اعتبار سے کسی دوسرے کے مال میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

دوسری شرط یہ ہے: وصیت کرنے والا شخص عاقل اور بالغ ہونا چاہیے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ جس شخص کی عقل کمزور ہو یا جو بچہ رشتہ داری کے حقوق و آداب کو سمجھتا ہو وہ بھی وصیت کرسکتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دونوں طرح کے اقوال مشہور ہیں۔

وصیت سے متعلق دوسرا اہم اصول یہ ہے: کس کے حق میں وصیت کی جاسکتی ہے؟

۴۲۱۰- اخرجه ابن ماجه (۲/ ۹۰٤) کتاب الوصایا' باب: الوصیة بالثلث (۲۷۱۰)' و عبد ابن حمید (۷۷۱) من طریق عبید الله بن موسی' به- وقال البوصیری فی الزوائد(۲/ ۳٦۷): هذا اسناد فیه مقال: صالح بن محمد بن یحیی لم ار من جرحه ولا من وثقه' و مبارك بن حسان و ثقه ابن معین- وقال النسائی: لیس بالقوی' و قال ابو داود: منکر الحدیث- وقال ابن حبان فی الثقات: یخطیء و یخالف- و قال الازدی: متروك- و باقی رجال الاسناد علی شرط الشیخین- اه-

علماء پر اس بات پر اتفاق ہے: کوئی شخص اپنے وارث کے حق میں وصیت نہیں کر سکتا۔ تاہم اگر ورثاء اجازت دے دیں تو پھر جمہور علماء کے نزدیک وارث کے حق میں بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔ جبکہ اہلِ ظاہر کے نزدیک پھر بھی وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

وصیت سے متعلق تیسرا اصول یہ ہے: جس چیز کے بارے میں وصیت کی گئی ہے اس کی جنس اور مقدار کے احکام کیا ہوں گے؟

جہاں تک وصیت کردہ چیز کی جنس کا تعلق ہے تو اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ جو چیز ملکیت والی ہو اس کے بارے میں وصیت کرنا جائز ہے۔

لیکن جو چیز منفعت والی ہو اور ملکیت نہ ہو تو اس کے بارے میں وصیت کرنے کے مسئلے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے' جبکہ ابن ابی لیلیٰ' ابن شبرمہ اور اہلِ ظاہر کے نزدیک ایسی وصیت باطل شمار ہوگی۔

وصیت کی مقدار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے ورثاء موجود ہوں وہ اپنے مال کے ایک تہائی حصے سے زیادہ کے بارے میں وصیت نہیں کر سکتا۔

لیکن جس شخص کے ورثاء موجود نہ ہوں' اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک اور اختلاف اس بارے میں بھی ہے کہ وصیت کی مستحب مقدار کیا ہے؟ ایک تہائی مال یا اس سے بھی کم۔

وصیت سے متعلق چوتھا بنیادی اصول وصیت کے الفاظ ہیں۔

وصیت اس چیز کا نام ہے کہ کوئی شخص کسی ایک شخص کو یا چند افراد کو اپنے مرنے کے بعد اپنی دولت ہبہ کر دے یا اپنے غلاموں کو آزاد قرار دیدے۔ اس کے لئے لفظ وصیت استعمال کرنا شرط نہیں ہے۔

وصیت کرنے والا شخص اپنی کی ہوئی وصیت کو واپس بھی لے سکتا ہے۔ صرف اس کی ایک جزئی میں اختلاف ہے کہ جب اس نے کسی غلام کو مدبر کیا ہو تو کیا وہ اس وصیت کو واپس لے سکتا ہے؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد اس کی وصیت واجب ہوتی ہے۔

وصیت سے متعلق ایک اہم اصول اس کے احکام ہیں' جس کا تعلق حساب سے ہے اور کچھ احکام کا تعلق معنوی پہلو سے ہے۔ جیسے ایک شخص اپنے ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے اور اسے متعین کر دیتا ہے' لیکن پھر ورثاء یہ معاملہ اٹھاتے ہیں کہ مرحوم کا متعین کردہ مال ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ ہے۔ یہ اور اس جیسے دیگر جزوی مسائل ہیں۔

4211- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ اَبِىْ خُلَيْدٍ عَنْ اَبِىْ حَلْبَسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاَوْصٰى فَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ .

☆☆ حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی موت کا وقت قریب آ جائے اور وہ کوئی وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق اگر اس کی وصیت ہو' تو یہ اس چیز کے لیے کفارہ بن جائے گی جو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکا تھا۔

4212- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِنْتِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِىْ حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلَهَا لَكُمْ زَكَاةً فِىْ اَعْمَالِكُمْ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے موت کے قریب تمہیں تمہارے مال کا ایک تہائی حصہ' صدقے کے طور پر عطاء کر دیا ہے' تاکہ تم اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لو' تاکہ وہ تمہارے اعمال میں پاکیزگی کا باعث بن جائے۔

4213- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِىُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ اَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُوْصِىَ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا مال موجود ہو جس میں اس نے وصیت کرنی ہو اور پھر دو راتیں ایسی گزر جائیں (کہ اس نے وہ وصیت تحریر نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

۴۲۱۱- اخرجه ابن ماجه (۹۰۲/۲) كتاب : الوصايا' باب: الحيف في الوصية (۲۷۰۵) و الدولابي في الكنى (۱۵٦/۱) من طريق بقية' به قال البوصيري في الزوائد (۳٦٤/۲): هذا اسناد ضعيف: بقية مدلس' و شيخه مجهول- اه- واخرجه الطبراني في الكبير (۳۳/۱۹) رقم (٦۹)' و الخطيب في التاريخ (۲٤۷/۸)' و ابن الجوزي في الموضوعات (۱۷٤۸) من طريق بشر بن حكيم عن سالم بن كثير عن معاوية بن قرة' به: وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم -

۴۲۱۲- اخرجه الطبراني : كما في مجمع الزوائد (۲۱۵/٤)' و نصب الراية (٤۰۰/٤)- وقال الحافظ في التلخيص (۱۹۵/۳): اخرجه الدارقطني و البيهقي ...... و فيه اسماعيل بن عياش و شيخه عتبة بن حميد' و هما ضعيفان- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية: و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه موقوفاً (۲۲٦/٦) رقم (۳۰۹۱۷)' فقال: حدثنا عبد الاعلى عن برد عن مكحول عن معاذ بن جبل...... فذكره- اه-

۴۲۱۳- اخرجه مسلم (۱۲٤۹/۳) كتاب : الوصية (۱٦۲۷/۳)' و احمد (۵۰/۲) من طريق اسماعيل بن علية ' به- وتابعه سفيان عند الحميدي (٦۹۷)' و حماد بن زيد عن الترمذي (٤۳۲/٤): كتاب : الوصايا' باب: ما جاء في الحث على الوصية (۲۱۱۸) كلاهما عن ايوب- واخرجه مالك (۷٦۱/۱) كتاب: الوصية' باب: الامر بالوصية (۱)' و من طريقه احمد (۱۱۳/۲)' و البخاري (۲/٦) كتاب: الوصايا' باب: الوصايا (۲۷۳۸)' و النسائي (۲۳۹/٦) كتاب: الوصايا' باب: الكراهية في تاخير الوصية- واخرجه احمد (۵۷/۲)' و مسلم (۳۱-۱٦۲۷)' و ابو داود (۱۱۳/۳)' كتاب: الوصايا' باب: ما جاء فيما يومر به من الوصية (۲۸٦۲)' و الترمذي (۲۹۵/۳) كتاب: الجنائز باب: ما جاء في الحث على الوصية' (۹۷٤)' و ابن ماجه (۹۰۱/۲) كتاب: الوصايا باب: الحث على الوصية' (۲٦۹۹)' و النسائي (۲۳۸/٦) من طرق عن عبيد الله بن عمر عن نافع' به-

4214- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ .

34

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس کے پاس مال موجود ہو جس کے بارے میں اس نے وصیت کرنی ہو اور پھر دوراتیں ایسی گزر جائیں (کہ اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

4215- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَقْلُوقٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ اَتَى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ وَّلَهُ مَالٌ يُرِيدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ اِلَّا اَوْصٰى فِيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس پر تین دن ایسے گزر جائیں کہ اس کے پاس ایسا مال موجود ہو کہ جس کے بارے میں اس نے وصیت کرنی ہو (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اسے اس بارے میں وصیت کر دینی چاہیے۔

4216- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وصیت کرتے ہوئے کسی (وارث) کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

4217- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۲۱۴- اخرجه الحميدي (٦٩٧)' عن سفيان' و الترمذي (٢١١٨) عن حماد بن زيد' كلاهما عن ايوب' به- و انظر: السابق-

۴۲۱۵- و اخرجه احمد (٢/ ٣' ٣٤' ١٢٧)' و عبد بن حميد (٧٢٧)' ومسلم (١٦٢٧/٤)' و النسائي (٢٣٩/٦) عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' به-

۴۲۱۶- اخرجه الطبري في التفسير (٦٣١/٣) رقم (٨٧٨٩)' و ابن ابي حاتم: كما في الدر المنثور (١٢٨/٢)' و العقيلي في الضعفاء (١٨٩/٣)' و ابن مردويه في تفسيره: كما في نصب الراية (٤٠٣/٤)' و البيهقي (٢٧١/٦) من طريق عمر بن المغيرة عن داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً- و قال العقيلي: هذا رواه الناس عن داود موقوفاً' لا نعلم رفعه غير عمر ابن المغيرة- وقال الزيلعي: واخرجه الطبري عن جماعة رووه عن داود بن ابي هند فوقفوه منهم: يعقوب ابن ابراهيم' و ابن علية' و يزيد بن زريع' وبشر بن المفضل' و ابن ابي عدي و عبد الاعلى- اه- وقد اخرجه موقوفاً الطبري (٣/ ٦٣٠-٦٣١)' و ابن ابي شيبة (٢٢٧/٦) رقم (٣٠٩٣٣)' و عبد الرزاق (٨٨/٩) رقم (١٦٤٥٦)' و سعيد بن منصور (١٣٣/١) رقم (٣٤٣)' و النسائي (٣٢٠/٦) رقم (١١٠٩٢)' و البيهقي (٢٧١/٦)' و قال البيهقي: هذا هو الصحيح موقوف-

۴۲۱۷- اخرجه البيهقي (٢٨١/٦) من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات' لولا ما يخشى من تدليس ابي اسحاق السبيعي- وقد تقدمت ترجمته-

اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِيَكْتُبِ الرَّجُلُ فِيْ وَصِيَّتِهِ اِنْ حَدَثَ بِیْ حَدَثُ مَوْتٍ قَبْلَ اَنْ اُغَيِّرَ وَصِيَّتِیْ هٰذِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آدمی کو اپنی وصیت میں یہ تحریر کرنا چاہیے کہ اگر میں اپنی وصیت کو تبدیل کیے بغیر فوت ہو گیا (تو یوں ہوگا)۔

4218- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4219- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وصیت وارث کے لیے نہیں ہوتی البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ہو سکتی ہے)۔

4220- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء چاہیں (تو ایسا ہو سکتا ہے)۔

4221- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَصِيَّةَ

۴۲۱۸- تقدم (۴۰۷۷) بسنده و متنه-

۴۲۱۹- اخرجه البيهقي (۶/۲۶۴) من طريق اسماعيل بن عيسى، حدثنا زياد بن عبد الله، به- واسماعيل بن مسلم: هو المكي: سئل عنه يحيى القطان! فقال: لم يزل مخلطاً، كان يحدثنا بالحديث الواحد على ثلاثة ضروب، و ضعفه علي بن المديني، و عمرو بن علي الفلاس، و قال ابن عدي: احاديثه غير محفوظة عن اهل الحجاز، و البصرة و الكوفة، الا انه ممن يكتب حديثه- انظر تهذيب الكمال (۱/۲۵۶)، و للحديث طريق آخر ياتي رقم (۴۱۲۲)-

۴۲۲۰- تقدم رقم (۴۰۷۷)، من طريق ابن جريج عن عطاء، به-

۴۲۲۱- اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/۲۲۷) من طريق نوح بن دراج عن ابان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر مرفوعاً، به- وقال الالباني في الارواء (۶/۹۳): هذا اسناده واه جداً: ابن دراج هذا: قال الحافظ: (متروك و قد كذبه ابن معين)- اهـ- و حديث جابر هذا له طريق اخرجه تقدمت رقم (۴۰۷۹)-

لِوَارِثٍ وَّلَا اِقْرَارَ بِدَيْنٍ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وارث کے لیے وصیت نہیں ہوگی اور نہ ہی (وراثت کے مال میں) قرض کا اقرار ہوگا۔

4222- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ اِلَّا مِنَ الثُّلُثِ.

وَاَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَّطَرٍ عَنْ شَهْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر ایک شخص کا وراثت میں حصہ مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ایک تہائی مال میں (وصیت کی جا سکتی ہے)۔

4223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ يَنْتَظِرُونَ طُعَيِّمًا قَالَ فَسَبَقَتْهَا- قَالَ عِمْرَانُ اَكْبَرُ ظَنِّي اَنَّهُ قَالَ حَفْصَةُ- بِصَحْفَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ فَوَضَعَتْهَا فَخَرَجَتْ عَائِشَةُ فَاَخَذَتِ الصَّحْفَةَ- قَالَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُحْجَبْنَ- قَالَ فَضَرَبَتْ بِهَا فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ فَضَمَّهَا وَقَالَ بِكَفِّهِ يَصِفُ ذٰلِكَ عِمْرَانُ وَقَالَ غَارَتْ اُمُّكُمْ. فَلَمَّا فَرَغَ اَرْسَلَ بِالصَّحْفَةِ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ بِالْمَكْسُورَةِ اِلٰى عَائِشَةَ فَصَارَتْ قَضِيَّةً مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی بعض دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ موجود تھے یہ سب لوگ کھانے کا انتظار کر رہے تھے سب سے پہلے وہ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے سیدہ حفصہ کا ذکر کیا تھا) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے پیالے میں ثرید لے کے آئیں اور اسے وہاں رکھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں انہوں نے اس پیالے کو پکڑ کر (توڑ دیا)۔ راوی کہتے ہیں: یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے

۴۲۲۲- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۱/۱۴۹) (۱۰۷۶۶)، و عبد الرزاق (۹/۷۰) (۱۶۳۷۶)، و الترمذي (۲۱۲۱)، و النسائي (۶/۲۴۷)، والدارمي (۲/۴۱۹)، و ابن ماجه (۲۷۱۲)، و الطيالسي (۱۲۱۷)، و احمد (۴/۱۸۶، ۱۸۷، ۲۲۸، ۲۳۹)، و سعيد بن منصور (۴۲۸) من طرق عن قتادة، به- واسناده ضعيف: لضعف شهر بن حوشب- لكن للحديث شواهد تقويه- و انظر نصب الراية (۴/۴۰۲-۴۰۵)، و الارواء (۱۶۵۵)-

۴۲۲۳- اخرجه ابو يعلى (۶/۸۵) (۳۳۳۹): حدثنا العباس: حدثنا عمران بن خالد، به- واخرجه الطبراني في الصغير (۱/۲۰۵-۲۰۶) من طريق علي بن محمد الانصاري المصري: حدثنا حرملة بن يحيى: حدثنا عبد الله بن وهب: حدثنا يحيى بن عبد الله بن سالم ابن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن عبيد الله بن عمر عن ثابت، به- واخرجه البخاري (۲۴۸۱)، (۵۲۲۵)، و ابو داود (۳۵۶۷)، و الترمذي (۱۳۵۹)، و النسائي (۷/۷۰)، و ابن ماجه (۲۳۳۴)، و الدارمي (۲/۲۶۴)، و احمد (۳/۱۰۵، ۲۶۳)، و ابو يعلى (۳۷۷۴)، (۳۸۴۹) من طرق عن حميد عن انس-

پہلے کی بات ہے۔ سیدہ عائشہ نے اسے پکڑ کر توڑ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑا اور اسے ملاتے ہوئے فرمایا (یہاں عمران نامی راوی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ بات بتائی تھی کہ اس طرح ملایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری امی کو غصہ آ گیا تھا' جب آپ کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ایک صحیح پیالہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا اور ٹوٹا ہوا پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا۔ گویا فیصلہ یہ ہوا کہ جو شخص کوئی چیز توڑ دے گا وہ اس کو ملے گی اور اس پر اسی کی مانند چیز کی ادائیگی لازم ہو گی۔

4224- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ادَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا) قَالَ اطَّلَعَتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تُخْبِرِىْ عَائِشَةَ . وَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَاكِ وَاَبَاهَا سَيَمْلِكَانِ . اَوْ سَيَلِيَانِ بَعْدِىْ فَلَا تُخْبِرِىْ عَائِشَةَ . فَانْطَلَقَتْ حَفْصَةُ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَعَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ . قَالَ اَعْرَضَ عَنْ قَوْلِهٖ وَاِنَّ اَبَاكِ وَاَبَاهَا يَكُوْنَانِ بَعْدِىْ . كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَشِرَ ذٰلِكَ فِى النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے سرگوشی میں کوئی بات کہی''۔

وہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اس وقت حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بارے میں عائشہ کو نہ بتانا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بھی فرمایا: تمہارے والد اور اس کے والد عنقریب حکمران بن جائیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے بعد حکومت کریں گے' تم عائشہ کو یہ بات نہ بتانا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا گئیں اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتادی تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں آگاہ کر دیا تو کچھ بات بتادی اور کچھ بات بیان نہیں کی' انہوں نے اس بارے میں یہ بات بیان کی: تمہارے والد اور اس کے والد میرے بعد (حکومت کریں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اس لیے ناپسند ہوئی کہ یہ بات لوگوں میں پھیل نہ جائے' اسی لیے آپ نے یہ بات بیان نہیں کی۔

4225- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ فِىْ صُدُوْرِ وَصَايَاهُمْ هٰذَا مَا اَوْصٰى فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَوْصٰى اَنْ

۴۲۲۴- في اسناده الكلبي' و هو محمد بن السائب' و هو متروك عند المحدثين' و قد تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/۱۱۷) (۱۲٦٤۰): حدثنا ابراهيم بن نائلة الاصبهاني: ثنا اسماعيل بن عمرو البجلي: انا ابو عوانة عن ابي سنان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس' به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۱۸۱): فيه اسماعيل بن عمرو البجلي و هو ضعيف' و قد وثقه ابن حبان - و الضحاك بن مزاحم لم يسمع من ابن عباس' و بقية رجاله ثقات- اه-

يَّشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَوْصٰى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِنْ اَهْلِهٖ اَنْ يَّتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَاَنْ يُّصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَيُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصَاهُمْ بِمَا اَوْصٰى بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اپنی وصیت کے آغاز میں یہ لکھوایا کرتے تھے: یہ وہ وصیت ہے جو فلاں بن فلاں نے کی ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں قیامت آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ قبروں میں موجود سب لوگوں کو زندہ کرے گا۔ پھر وہ اپنے پس ماندگان کو یہ تلقین کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور آپس میں صلح سے کام لیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں اگر وہ ایمان رکھتے ہیں اور وہ ان کو یہ وصیت کر رہا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک دین کو اختیار کر لیا ہے تو جب تم مرنے لگو تو مسلمان ہونا۔

۴۲۲۵- اخرجه البيهقي (۶/۲۸۷) من طريق الدارقطني به- و في اسناده محمد بن زنبور: قال ابن المديني: ثقة- وقال ابو زرعة: صالح وسط - وقال ابو حاتم: صالح الحديث صدوق- انظر تهذيب الكمال (۶/۳۱۰)- و قال الحافظ في (التقريب): صدوق له اوهام- قلت: فحديثه حسن-

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت کے احکام

4226- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ - يَعْنِي وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَحْبَبْتُ التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَكُونُ ذَلِكَ آخِرَ مَا أَصْنَعُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا . قَالَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ خُذْ مِنْهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا فَوَاللَّهِ مَا لِآلِ مُحَمَّدٍ بِخَيْبَرَ تَمْرَةٌ غَيْرُهَا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرا خیبر جانے کا ارادہ ہوا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت مسجد میں موجود تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' پھر میں نے عرض کی: میں خیبر جانا چاہ رہا ہوں' اس لیے میں نے چاہا کہ میں آپ کو سلام کر دوں اور یہ سلام مدینہ منورہ میں میرا آخری عمل ہو' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم خیبر میں میرے وکیل کے پاس جاؤ گے تو اس سے پندرہ وسق وصول کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں وہاں سے مڑ کر جانے لگا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: تم اس سے تیس وسق لینا' اللہ کی قسم! محمد کے گھر والوں کے لیے خیبر میں صرف وہی کھجوریں ہیں' اگر وہ تم سے کوئی نشانی (یعنی ثبوت) مانگے تو تم اپنا ہاتھ اس کی ہنسلی پر رکھ دینا۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

شرح:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اپنے معاملات کا مالک وہ شخص جو خود پیش نہ ہو سکتا ہو' یا وہ بیمار یا کوئی عورت جو خود پیش نہ ہو سکتے ہوں ان کے لئے کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے۔

وکیل بنانے کے لئے شرط یہ ہے: جس شخص کو وکیل بنایا گیا ہو' وہ شرعی طور پر تصرف کر سکتا ہو۔ اسی لئے بچے' پاگل کو وکیل

٤٢٢٦- اخرجه ابو داود (٣٦٣٢): حدثنا عبيد الله بن سعد بن ابراهيم ' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (٦/ ٨٠)- و الحديث اخرجه الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق (٣/ ٤٧٦) من طريق ابراهيم بن عبد الله الاصبهاني- ثنا الحسين بن اسماعيل المحاملي ...... فذكره مطولا-

بنانا درست نہیں ہے۔

وکیل ان امور میں بنایا جاسکتا ہے جن میں کسی دوسرے کی نیابت کی جاسکتی ہو' جیسے خرید وفروخت' حوالہ' ضمان' معاہدہ' فسخ' شراکت' مبادلہ' نکاح' طلاق' خلع اور صلح۔

جسمانی عبادات میں کسی دوسرے کو وکیل مقرر نہیں کیا جاسکتا' البتہ مالی عبادات میں کسی دوسرے کو وکیل مقرر کیا جاسکتا ہے۔

وکالت ایک ایسا معاہدہ ہے جو دیگر معاہدوں کی طرح ایجاب وقبول کے الفاظ کے ذریعے لازم ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی واجب معاہدہ نہیں ہے' بلکہ جائز معاہدہ ہے۔

وکالت سے متعلق احکام دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) وہ احکام جن کا تعلق وکالت کے معاہدے سے ہے۔

(2) وہ احکام جن کا تعلق وکیل کے احکام سے ہے۔

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وکیل کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ کسی بھی وقت وکالت سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ تاہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وکیل کے دستبردار ہونے کے وقت مؤکل کی موجودگی شرط ہے۔ البتہ مؤکل جب چاہے وکیل کو معزول کر سکتا ہے۔

موت یا معزولی کی وجہ سے وکالت فسخ ہو جاتی ہے۔

كِتَابٌ: خَبَرُ الْوَاحِدِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ

خبر واحد، عمل کو لازم کر دیتی ہے

4227- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ عِنْدَ اَبِیْ طَلْحَةَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ شَرَابِ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اَوْ قَالَ رُطَبٍ وَّاَنَا اَسْقِيهِمْ مِنَ الشَّرَابِ حَتّٰى كَادَ يَاْخُذُ مِنْهُمْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَلَا هَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالُوْا يَا اَنَسُ اَكْفِءْ مَا فِیْ اِنَائِكَ وَمَا قَالُوْا حَتّٰى نَتَبَيَّنَ .قَالَ فَكَفَاْتُهُ .قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر کھجور اور چھوہاروں کی بنی ہوئی شراب پی رہے تھے۔ میں ان حضرات کو شراب پلا رہا تھا، انہوں نے وہ شراب لینا چاہی تو اسی دوران ایک مسلمان وہاں سے گزرا اور بولا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، تو ان سب نے کہا: اے انس! اپنے برتن میں موجود شراب کو بہا دو، انہوں نے یہ بات اس وقت کہی جب ہمیں اس بات کا پتہ چل گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شراب کو بہا دیا۔

شیخ ابوعبداللہ یعنی عبیداللہ بن عبدالصمد یہ فرماتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبر واحد عمل کو لازم کر دیتی ہے۔

4228- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَظِيْمِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ رَغْبَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

٤٢٢٧- اخرجه احمد في مسنده (٣/١٨١)، حدثنا يحيى، حدثنا حميد...... فذكره نحوه- اخرجه البخاري (٥٥٨٢)، و مسلم (١٩٨٠/٧) من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس، به- و اخرجه البخاري (٥٦٠٠)، و مسلم (١٩٨٠/٧)، و النسائي (٨/٢٨٧) من طريق قتادة عن انس، و فيه (ابو دجانة) بدلا من (ابي بن كعب)- و للحديث طرق اخرى عن انس، و فيه تسمية صحابة آخرين- و انظر فتح البارى (١١/١٥٨)-

٤٢٢٨- اخرجه ابو يعلي (٨/٢٠٠) (٤٧٦٠)، و من طريقه البيهقي في السنن (١٠/٢٣٩) من طريق عبد الرحمن بن ثابت عن هشام بن عروة، به مرفوعاً- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٨/١٢٥)، و قال: (اخرجه ابو يعلي، و فيه عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان: ثقه دحيم و جماعة، و ضعفه ابن معين وغيره- و بقية رجاله رجال الصحيح - اه- قلت: فاسناده الدارقطني هذا، و ان كان فيه عبد العظيم بن حبيب بن رغبان و هو ضعيف- يفهم من الميزان (٣/٢٥٣)- الا ان متابعه عبد الرحمن بن ثابت قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق يخطىء- اه- فحديثه يكون حسناً في المتابعات، لكن الحديث اخرجه البخاري في الادب المفرد (٨٦٦) من طريق عقيل عن ابن شهاب عن عروة...... فذكره موقوفاً على عائشة- و الحديث حسنه الالباني في الصحيحة رقم (٤٤٧)-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَّقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلام کی طرح ہے اچھا شعر اچھا ہوتا ہے اور بُرا شعر بُرا ہوتا ہے۔

4229- حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4230- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُهُ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شعر کلام کی طرح ہے اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور بُرا شعر بُرے کلام کی طرح ہے۔

4231- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّامِيُّ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنُ الشِّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُ الشِّعْرِ كَقَبِيْحِ الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور بُرا شعر بُرے کلام کی طرح ہے۔

4232- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ

٤٢٢٩-تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٢٣٠-اخرجه البخاري في الادب المفرد (٨٦٥)، و الطبراني في الاوسط (٧٦٩٦) من طريق اسماعيل بن عياش، به-والحديث ذكره الهيثمي في لمجمع الزوائد (٨/١٣٥) وقال: (اسناده حسن)- اھ-قال الالباني في الصحيحة (١/٧٣١): هذا اسناد مسلسل بالضعفاء، و هم اسماعيل بن عياش و من فوقه؛ و لذلك جزم الحافظ بضعفه، فقال في الفتح (١٠/٤٤٢) بعد ما عزاه للادب المفرد: سنده ضعيف- و اخرجه الطبراني في الاوسط، و قال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد- اھ-

٤٢٣١-في اسناده عبد الرحمن بن معاوية-

٤٢٣٢-اخرجه ابو عبيد في الاموال (١٣١)، و ابن ابي شيبة (٢/١٩٧)، و احمد (١/٢٢٢، ٢٨٥)، و ابو داود (٢٠٣٢)، و (٣٠٥٣)، و الترمذي (٦٣٣)، (٦٣٤)، و ابن الجارود (١١٠٧)، و ابن عدي (٥/١٨٤٥)، (٦/٢٠٧٢)، و ابو نعيم في الحلية (٩/٢٣٢)، و البيهقي (٩/١٩٩) من طريق قابوس عن ابيه، به- وقابوس ضعيف؛ قال الزيلعي في نصب الراية (٣/٤٥٣) : (قال ابن القطان: و قابوس عندهم ضعيف، و ربما ترك بعضهم حديثه؛ و كان قد افترى على رجل فحد فترك لذلك)- اھ-والحديث ورد مرسلا قال الترمذي: (حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن ابي ظبيان، عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً، و سياتي المرسال بعد هذا رقم (٤١٣٣)-

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ جَمِيعًا عَنْ قَابُوسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں: مسلمان پر جزیہ دینا لازم نہیں ہے۔

4233- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ جَمِيعًا عَنْ قَابُوسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ .

☆☆ قابوس اپنے والد کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان پر جزیہ دینا لازم نہیں ہے۔

4234- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى يَزِيْدَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دعویٰ کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر قسم اُٹھانا لازم ہے۔

4235- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۴۲۳۳- اخرجه ابي عبيد في الاموال (۱۳۱)' و ابن زنجويه في الاموال (۱۸۲)- وقد ذكره ابن ابي حاتم في العلل (۹۴۲) بالوجهين ثم نقل عن ابيه قوله: (هذا من قابوس؛ لميكن قابوس بالقوي' فيحتمل ان يكون مرة قال هكذا ' و مرة قال هكذا)- اه-

۴۲۳۴- اخرجه عبد الرزاق (۸/۲۷۱) (۱۵۱۸۴): اخبرنا ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم : (المدعى عليه اولى باليمين اذا لم تكن بينة)- واخرجه البيهقي (۱۰/۲۵۶) عن المثنى بن الصباح عن عمرو ' به نحو رواية ابن جريج - وقد اخرجه مسلم بن خالد الزنجي عن ابن جريج ايضا' و سياتي من هذه الطريق في باب: في المراة تقتل اذا ارتدت- و سياتي ايضاً في عين الباب من طريق حجاج عن عمرو بن شعيب' به- و الحديث اخرجه الترمذي (۱۳۴۱) من طريق محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب' به- وقال الترمذي : هذا حديث في اسناده مقال' و محمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه ' ضعفه ابن المبارك وغيره- اه- وانظر نصب الراية (۴/۹۶' ۳۹۰- ۳۹۱)-

۴۲۳۵- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۹۳)' و احمد (۱/۳۴۲' ۳۵۱' ۳۵۶' ۳۶۳)' و البخاري (۲۵۱۴)' (۲۶۶۸) (۴۵۵۲)' ومسلم (۱۷۱۱)' و ابو داود (۳۶۱۹)' و الترمذي (۱۳۴۲)' و النسائي (۸/۲۴۸)' وابن ماجه (۲۳۲۱)' و ابو يعلي (۲۵۹۵)' و ابن حبان (۵۰۸۳)' و البيهقي (۱۰/۲۵۲)' و الطبراني (۱۱۲۲۳)' (۱۱۲۲۴)' (۱۱۲۲۵) من طرق عن ابن ابي مليكة' به-

اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دینا شروع کر دیا جائے تو لوگ دوسروں کی جانوں اور اموال کے بارے میں دعوے کرنے لگیں گے۔ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اس پر صرف قسم اٹھانا لازم ہے۔

4236- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قسم سے وہ مفہوم مراد ہوتا ہے جس کی تمہارا ساتھی تصدیق کر دے۔

4237- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهٖ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4238- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4239- وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۲۳۶- اخرجه احمد (۲/۲۲۸)٬ و مسلم (۱۶۵۳)٬ و ابو داود (۳۲۵۵)٬ و الترمذي (۱۳۵٤)٬ و ابن ماجة (۲۱۲۰٬ ۲۱۲۱)٬ و الترمذي في العلل الكبير (۳٦٦)٬ و الحاكم (٤/۳۰۳)٬ و البيهقي (۱۰/٦٥)٬ و المزي في تهذيب الكمال (۱۵/۱۱۹) من طرق عن هشيم٬ به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب- و عبد الله بن ابي صالح: هو اخو سهيل بن ابي صالح- لا نعرفه الا من حديث هشيم عن عبد الله بن ابي صالح٬ و ان روى له مسلم٬ فهو لين الحديث فيقبل عند المتابعة فقط٬ و لم يتابع- قال ابو داود: هما واحد عبد الله بن ابي صالح٬ و عباد بن ابي صالح - الا-و الحديث اسناده ضعيف؛ فان عبد الله بن ابي صالح٬ و ان روى له مسلم٬ فهو لين الحديث فيقبل عند المتابعة فقط٬ و لم يتابع-

۴۲۳۷- اخرجه احمد في المسند (۲/۲۲۸)٬ و من طريقه المصنف هنا- و راجع الذي قبله-

۴۲۳۸- راجع الذي قبله-

۴۲۳۹- راجع الذي قبله-

کِتَابُ النُّذُوْر

باب: نذر کے مسائل

4240- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ فَلْيَفِ بِهٖ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نذر دو طرح کی ہوتی ہے' تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہے' وہ اس کو پورا کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق کوئی نذر مانتا ہے' تو اس کا کفارہ یہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے۔

شرح:

نذر کی دو قسمیں ہیں:

(1) وہ نذر جو لفظی طور پر نذر ہو۔

(2) وہ نذر جو ان اشیاء کے حوالے سے ہو' جن کی نذر مانی جاتی ہے۔

لفظی اعتبار سے نذر کی دو قسمیں ہیں:

(1) مطلق نذر: یہ وہ نذر ہے جس میں خبر کے طور پر الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے: کہ آدمی نے نذر مانتے ہوئے اس چیز کی صراحت کرے جس کے بارے میں نذر مانی ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے: میں یہ نذر مانتا ہوں کہ میں حج کروں گا۔

دوسری قسم یہ ہے جس میں آدمی نذر مانتے ہوئے اس چیز کی صراحت نہ کرے جس کے بارے میں نذر مانی ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہے: میں یہ نذر مانتا ہوں۔

(2) مشروط نذر: یہ وہ نذر ہے جس میں آدمی کوئی شرط بھی عائد کردے جیسے اگر ایسا ہو گیا تو میرے اوپر یہ کرنا لازم ہوگا۔

۴۲۴۰- في اسناده محمد بن الفضل بن عطية الخراساني المروزي؛ قال احمد: حديثه حديث اهل الكذب- و قال يحيى: لا يكتب حديثه- و قال غيره واحد: متروك- و انظر ميزان الاعتدال (۲۹۷/٦) و قال ابن حجر في التقريب (۲۰۱/۲): كذبوه- و الحديث بهذا اللفظ اخرجه ابن الجارود (۹۲۵) و من طريقه البيهقي (۷۲/۱۰) من طريق عبد الكريم عن عطاء بن ابي رباح عن عطاء بن ابي رباح عن ابي عباس به- و الحديث ياتي عن ابن عباس بلفظ آخر- راجعه في الذي بعد هذا-

فقہاء نے ایک اور حوالے سے نذر کی چار قسمیں بیان کی ہیں:

(1) وہ نذر جس کا تعلق عبادت سے ہو۔

(2) وہ نذر جس کا تعلق معصیت سے ہو۔

(3) وہ نذر جو مکروہ فعل سے تعلق رکھتی ہو۔

(4) وہ نذر جو مباح فعل سے تعلق رکھتی ہو۔

نذر کی ایک اور تقسیم یوں ہوگی:

(1) کسی کام کو کرنے کی نذر۔

(2) کسی کام کو نہ کرنے کی نذر۔

4241- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَيَاضِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ النَّسَائِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِىِّ اَوْ عَنْ خَالِهٖ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ يُطِيْقُهٗ فَلْيَفِ بِهٖ وَاللَّفْظُ لِلْمَحَامِلِىِّ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی نذر مانتے ہوئے اس کا نام نہ لے تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہوگا اور جو شخص کوئی نذر مانے اور وہ نذر اس کی طاقت میں نہ ہو (یعنی اسے پورا نہ کر سکتا ہو) تو اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہوگا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی ایسی نذر مانے جس کو وہ پورا کر سکتا ہو' تو پھر وہ اسے پورا کرے۔

۴۲۴۱-اخرجه ابو داود (۳۳۲۲) و من طريقه البيهقي في السنن (۱۰/۴۵) من طريق طلحة ابن يحيى الانصاري عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بكير عن عبد الله بن الاشج به- و قد اخرجه البيهقي من طريق الدارقطني تنا حمزة بن القاسم تنا محمد بن الخليل تنا محمد ابن عبد الله بن عمران البياضي تنا طلحة به و اخرجه البيهقي (۱۰/۷۲) من طريق ابن جريج عن ابن ابي هند به مرفوعا ايضا- الحديث و ان اخرجه طلحة بن يحيى و الضحاك بن عثمان عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند به مرفوعا- و لكن قال ابن داود: (روى هذا الحديث وكيع وغيره عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند فوقفوه على ابن عباس)- اه -وقد تابع عبد الله بن سعيد بن ابي هند عليه خارجة بن مصعب عند ابن ماجه (۲۱۲۸) و الحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابن ماجه (۴۶۳)-

4242- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كَثِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعَ اللَّهُ وَلَا يَمِينَ فِى غَضَبٍ وَلَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نذر صرف اسی چیز کے بارے میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی گئی ہو' کوئی چیز غصب کرنے کے بارے میں یا جو طلاق دینا یا غلام آزاد کرنا آدمی کی ملکیت میں نہ ہو' تو اس کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

4243- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كُزَالٍ أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِى رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِى مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَا يُطِيقُ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا إِلَى الْكَعْبَةِ فِى أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ فِى الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فِى أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْىَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فِى أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْىَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فِى أَمْرٍ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَلْيَرْكَبْ وَلَا يَمْشِى فَإِذَا أَتَى مَكَّةَ قَضَى نَذْرَهُ وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لِلَّهِ فِيمَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَفِ بِهِ مَا لَمْ يَجْهَدْهُ. غَالِبٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی سے متعلق کسی چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ وہی ہوگا جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر ایسی نذر لازم کرے جس کی اس میں طاقت نہ ہو (یعنی اسے پورا ہی نہ کیا جا سکتا ہو) تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو شخص اپنے اوپر کوئی ایسی نذر لازم کرلے جسے وہ متعین نہ کرے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو

٤٢٤٢-اخرجه الطبراني في الكبير (١١/ ٢٧) (١٠٩٣٣): حدثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا محمد بن احمد بن ابي خلف ثنا عمر بن يونس' به-واخرجه في الاوسط (٢٠٣٩) من طريق احمد بن منصور' قال: نا عمر بن يونس...... فذكره- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (٤/ ١٨٩)' و قال: اخرجه الطبراني في الكبير و الاوسط...... ورجال الكبير ثقات)- اه-وقال الزيلعي في نصب الراية (٣/ ٢٧٨): (وذكره عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' و قال: اسناد ضعيف' قال ابن القطان: و علته سليمان بن ابي سليمان : فانه شيخ ضعيف الحديث: قاله ابو حاتم الرازي- و قال صاحب التنقيح : هذا حديث لا يصح' و سليمان بن ابي سليمان: هو سليمان بن داود اليمامي' متفق على ضعفه- قال ابن معين: ليس بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه)- اه-

٤٢٤٣-في اسناده غالب بن عبيد الله: قال ابن معين ليس بثقة- وقال الدارقطني: متروك-كذا في الميزان (٥/ ٣٩٩)- و قول الدارقطني هذا في غالب تقدم في باب: صفة ما ينقض الوضوء و ما روي في الملامسة و القبلة-و قال يعقوب الفسوي في (المعرفة والتاريخ) (٣/ ٤٤٩): (ضعيف متروك الحديث' لا يكتب حديث' و لا يري عنه اهل العلم' انما يروي عنه اهل الغفلة' فاما عقلاء اهل العلم فلا يعبئون بحديثه)- اه-وله ترجمه ايضا في التاريخ الكبير للبخاري (٧/ ٤٥٢-٤٥٣)' قال فيه: منكر الحديث- و الحديث ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (٤/ ٣٢٤)' فقال: و غالب متروك- اه- و قال صاحب التنقيح - كما في (نصب الراية) (٣/ ٢٩٥)-: هو مجمع على تركه- وروي الحديث من طريق ابي سلمة عن عائشة مختصرا وله علة- و انظر تلخيص الحبير-

شخص اپنے مال کو کسی اور مقصد کے لیے تحفے کے طور پر خانہ کعبہ بھیجے' اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص کسی ایسے مقصد کے لیے اپنے مال کو غریبوں میں صدقہ کرے کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم کرے اور وہ کسی ایسی وجہ سے ہو کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو' تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے' جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر اپنے اوپر لازم کرلے کہ اس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو' تو وہ سوار ہو کر جائے' وہ پیدل ہو کر نہ جائے جب وہ مکہ آجائے گا تو وہ اپنی نذر کو پورا کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی کوئی ایسی نذر مانے جس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو' تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جب تک وہ نذر اسے تھکا نہ دے (یعنی وہ اسے پوری کرنے سے عاجز نہ ہو جائے)۔

4244- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَيَاضِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فَاَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی نذر مانے' جسے متعین نہ کرے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جسے پوری کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو' تو اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے' اور جو شخص کوئی ایسی نذر مانے جسے وہ پوری کرسکتا ہو' تو اسے پوری کرنی چاہیے۔

4245- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّىْ قُلْتُ عَلَىَّ الْمَشْىُ اِلَى الْكَعْبَةِ . فَقَالَ سَعِيْدٌ اَقُلْتَ عَلَىَّ نَذْرٌ قَالَ الرَّجُلُ لَا . فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَىْءٌ.

☆☆ ابن حرملہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے سوال کیا' وہ بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جاؤں گا' تو سعید نے کہا: تم نے لفظ نذر ماننا استعمال کیا تھا؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں! تو سعید نے کہا: تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

۴۲۴۴- اخرجه البيهقي (۱۰/۴۵) من طريق الدارقطني' به- و قد تقدم تخريجه رقم (۴۱۴۲)-

۴۲۴۵- اسناده حسن: للكلام في زهير بن محمد: و هو التميمي العنبري' و ابن حرملة: و هو عبد الرحمن بن حرملة الاسلمي- وقد اخرجه عبد الرزاق (۸/۴۵۳) (۱۵۸۸۰) عن ابراهيم بن ابي يحيى عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابن المسيب قال: (علي مشي الى بيت الله) ولم يقل: (علي نذر) فليس بشيء- و قد روى خلافه مالك في الموطا (۲/۴۷۲) عن عبد الله بن ابي حبيبة قال: قلت لرجل و انا حديث السن: ما على الرجل ان يقول: علي مشي الى بيت الله؟ قال' فقلت: نعم فقلته' و انا يومئذ حديث السن' ثم مكثت حيث عقلت' فقيل لي: ان عليك مشيا؟ فجئت سعيد بن المسيب فسالته عن ذلك؟ فقال لي: عليك مشي: فمشيت-

4246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي اِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذَرَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَاَنْ يَصُومَ . فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَصُمْ . وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ .

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابواسرائیل نامی صاحب کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے یہ نذر مانی ہے کہ یہ کلام نہیں کرے گا اور سائے میں نہیں آئے گا اور بیٹھے گا نہیں اور روزہ رکھے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ بات چیت کرے' سائے میں بھی آ جائے' بیٹھ بھی جائے اور روزہ بھی رکھ لے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارہ دینے کی ہدایت نہیں کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

4247- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

وَالزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي اِسْرَائِيلَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً . وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' ابواسرائیل کے پاس سے گزرے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے)۔

4248- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا

٤٢٤٦–في اسناده الحسن بن عمارة، و هو متروك، تقدمت ترجمته كثيرا- و الحديث علقه البيهقي في السنن (١٠/ ٧٥)، قال: و اخرجه الحسن بن عمارة عن حبيب بن ابي ثابت...... فذكره- و الحديث اخرجه البخاري (٦٧٠٤) و ابو داود (٣٣٠٠)، و ابن ماجه (٢١٣٦)، و ابن حبان (٤٣٨٥)، و ابن الجارود (٩٣٨)، و البيهقي (١٠/ ٧٥) من طريق وهيب عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس، و ليس فيه: (و لم يامره بالكفارة)، و سياتي من هذه الطريق رقم (٤١٤٩)- واخرجه ابن ماجه (٢١٣٦) من طريق اسحاق بن محمد الفروي: حدثنا عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن عطاء عن ابن عباس، به وليس فيه الزيادة-

٤٢٤٧–انظر الذي قبله-

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ رَاٰى رَجُلاً قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَيَصُوْمَ وَلَا يَتَكَلَّمَ ۔ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَقْعُدْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَيَصُوْمُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل ہے' اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا' بیٹھے گا نہیں' سائے میں نہیں آئے گا' روزہ رکھے گا اور کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو کہ یہ بیٹھ جائے' سائے میں بھی آ جائے' بات چیت بھی کرے' البتہ روزہ رکھ لے۔

4249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ يَمِيْنَانِ تُكَفَّرَانِ وَيَمِيْنَانِ لَا تُكَفَّرَانِ فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ وَاللّٰهِ لَا يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَيَفْعَلُ وَالرَّجُلُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اَفْعَلُ فَلَا يَفْعَلُ وَاَمَّا اللَّذَانِ لَا تُكَفَّرَانِ فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ مَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ فَعَلَ وَالرَّجُلُ يَحْلِفُ لَقَدْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَفْعَلْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسمیں چار طرح کی ہوتی ہیں' ان میں سے دو قسم کی قسموں کا کفارہ دینا پڑتا ہے اور دو قسم کی قسموں کا کفارہ ادا نہیں کیا جاتا۔ ایک وہ شخص جو یہ قسم اٹھاتا ہے: اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے اور پھر وہ ایسا کر لیتا ہے' ایک وہ شخص جو یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں ایسا کروں گا' پھر وہ ایسا نہیں کرتا' جہاں تک ان دو قسموں کا تعلق ہے جن میں کفارہ نہیں دیا جاتا' تو وہ یہ ہیں کہ آدمی یہ قسم اٹھائے کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور حالانکہ اس نے ایسا کیا ہو' یا آدمی یہ قسم اٹھائے کہ اس نے ایسا کیا ہے لیکن اس نے ایسا نہ کیا ہو (تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا)۔

4250- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ اسْتِثْنَاءٍ غَيْرِ مَوْصُوْلٍ فَصَاحِبُهُ حَانِثٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ استثناء جو قسم کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو' تو ایسا کرنے والا شخص قسم توڑنے والا ہوگا۔

4251- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

۴۲۴۸- تقدم في رقم (۴۲۴۶)-

۴۲۴۹- في اسناده ليث: و هو ابن ابي سليم' ضعيف' تقدمت ترجمته-

۴۲۵۰- اخرجه البيهقي (۱۰/۴۷) من طريق احمد بن نجدة: ثنا سعيد بن منصور...... فذكره- و الحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (۳/۳۰۳) عن الدارقطني' ثم قال: و عمر بن مدرك ضعيف- اه-قلت: عمر بن مدرك هذا: هو شيخ شيخ الدارقطني' ضعفه الذهبي في الميزان (۵/۳۶۹) و نقل عن ابن معين انه قال: كذاب' لكن لم ينفرد به فقد تابعه عليه احمد بن نجدة' فاخرجه عن سعيد بن منصور: كما تقدم عند البيهقي -واحمد بن نجدة هذا: هو العريان راوي السنن عن سعيد بن منصور: كما في تهذيب الكمال (۳/۲۰۱) ترجمة سعيد بن منصور-

۴۲۵۱- اخرجه احمد في مسنده (۲/۱۸۳'۲۱۱)- و عبد الرحمن بن الحارث ضعيف- و انظر تلخيص الحبير (۴/۱۷۵)-

بِلالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةُ اَبِىْ ذَرٍّ عَلٰى رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ حِيْنَ اُغِيْرَ عَلٰى لِقَاحِهٖ حَتّٰى اَنَاخَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ نَذَرْتُ اِنْ نَجَّانِى اللّٰهُ عَلَيْهَا لَاٰكُلَنَّ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِئْسَمَا جَزَيْتِيهَا لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِىَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ ۔

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر آئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی اونٹنی کو لوٹ لیا گیا تھا۔ اس نے وہ اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر بٹھائی، پھر اس خاتون نے عرض کی: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس اونٹنی پر سوار رہتے ہوئے مجھے نجات عطا کر دی تو میں اس کا جگر اور اس کے کوہان کا گوشت ضرور کھاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے بڑا بُرا بدلہ دیا ہے، یہ نذر نہیں ہوتی، نذر وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کیا گیا ہو۔

4252- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ مَوْلَاتَهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُفَرِّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ هِىَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ ۔ وَكُلُّ مَمْلُوْكٍ لَهَا حُرٌّ وَّكُلُّ مَالٍ لَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهَا الْمَشْىُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا فَسَاَلَتْ عَائِشَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّحَفْصَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ فَكُلُّهُمْ قَالَ لَهَا اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ مِثْلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَاَمَرُوْهَا اَنْ تُكَفِّرَ يَمِيْنَهَا وَتُخَلِّىَ بَيْنَهُمَا ۔

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی آزاد کردہ کنیز نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ کے درمیان علیحدگی کروا دے، اس نے ایک دن یہ کہا کہ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو وہ یہودی ہوگی، اور ایک روایت کے مطابق یہ کہا کہ عیسائی ہوگی، اس کا ہر غلام آزاد ہوگا اور سارا مال اللہ کی راہ میں دیا جائے گا اور اس پر لازم ہو جائے گا کہ وہ بیت اللہ تک پیدل چل کے جائے، اگر وہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی نہ کروا سکی۔

اس نے سیدہ عائشہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، سیدہ حفصہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان سب نے اس سے یہی کہا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تم ہاروت اور ماروت کی طرح بن جاؤ! پھر ان سب نے اسے یہی ہدایت کی کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور ان دونوں کا پیچھا چھوڑ دے۔

4253- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىِّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَتْ مَوْلَاتِىْ لَاُفَرِّقَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ

۴۲۵۲-اخرجه البيهقي في سننه (۶۶/۱۰) من طريق الدارقطني' به- و اسناده ضعيف: اشعث: هو ابن سوار ضعيف: كما في (التقريب)-

۴۲۵۳-في اسناده ابو هلال الراسبي: و هو محمد بن سليم' قال الحافظ في التقريب): صدوق فيه لين' لكن يشهد له طريق اشعث المتقدم في الذي قبله-

وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ وَهِيَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَّيَوْمًا مَجُوْسِيَّةٌ اِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ اِنَّ مَوْلَاتِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُفَرِّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ امْرَاَتِيْ فَقَالَتِ انْطَلِقْ اِلٰى مَوْلَاتِكَ فَقُلْ لَهَا اِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكِ .فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا- قَالَ- ثُمَّ اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَجَآءَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْبَابِ فَقَالَ هَا هُنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ فَقَالَتْ اِنِّيْ جَعَلْتُ كُلَّ مَالٍ لِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ قَالَ فَمَا تَاْكُلِيْنَ قَالَتْ وَقُلْتُ وَاَنَا يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ وَّيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَّيَوْمًا مَجُوْسِيَّةٌ .فَقَالَ اِنْ تَهَوَّدْتِ قُتِلْتِ وَاِنْ تَنَصَّرْتِ قُتِلْتِ وَاِنْ تَمَجَّسْتِ قُتِلْتِ .فَقَالَتْ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ تُكَفِّرِيْنَ يَمِيْنَكِ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ فَتَاكِ وَفَتَاتِكِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آزاد کردہ کنیز نے یہ کہا: میں آپ کے اور آپ کی اہلیہ کے درمیان علیحدگی ضرور کرواؤں گی اگر میں ایسا نہ کرسکی تو اس کا تمام مال خانہ کعبہ کے نام ہوگا اور وہ اس دن یہودی ہوگی عیسائی ہو گی یا مجوسی ہوگی اگر وہ آپ کے اور آپ کی اہلیہ کے درمیان فرق نہ پیدا کرسکی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میری آزاد کردہ کنیز یہ چاہتی ہے کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی پیدا کردے تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم اپنی کنیز کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تمہارے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے میں اس کے بعد واپس چلا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا وہ تشریف لائے یہاں تک کہ دروازے تک آئے اور فرمایا: یہاں ہاروت اور ماروت ہیں۔ اس کنیز نے کہا کہ میں نے اپنا سارا مال خانہ کعبہ کے خزانے کے نام کردیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: پھر تم کیا کھاؤ گی؟ اس نے کہا: میں نے یہ کہا ہے کہ میں اس دن یہودی ہوں گی یا عیسائی ہوں گی یا اس دن مجوسی ہوں گی (اگر میں نے ان کے درمیان جدائی نہ کی)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے یہودیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا اگر تم نے عیسائیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا اور اگر تم نے مجوسیت اختیار کی تو تمہیں قتل کردیا جائے گا۔ وہ کنیز بولی: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی نہ کرواؤ۔

4254- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَبَّارُ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ نَذَرَتْ فِيْ نَحْرِ ابْنِهَا فَاَمَرَهَا بِالْكَفَّارَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَفَّارَةٌ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ الظِّهَارَ وَاَمَرَ بِالْكَفَّارَةِ.

☆☆ قاسم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کردے گی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم دیا تو حاضرین میں سے ایک

۴۲۵۴- اخرجه مالك في الموطا (۴۷۶/۲) عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد به نحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۷۳/۱۰)- و اخرجه البيهقي ايضاً من طريق جعفر ابن عون عن يحيى بن سعيد به- و اسناده صحيح-

صاحب بولے: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کفارہ دیا جائے گا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ظہار کا ذکر کیا ہے اور اس میں بھی کفارے کا حکم دیا ہے (تو ظہار بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے لیکن اس میں کفارہ دیا جاتا ہے)۔

4255- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک "مد" گندم دی جائے۔

4256- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رَيْعُهُ اِدَامُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر مسکین کو گندم کا ایک مُد دیا جائے گا جس کے ساتھ سالن بھی ہوگا۔

4257- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قسم کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گندم کا ایک مُد ایک مسکین کو دیا جائے گا۔

4258- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ فِيْهِنَّ مُدٌّ مُدٌّ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ وَكَفَّارَةِ الظِّهَارِ وَفِدْيَةِ طَعَامِ مِسْكِيْنٍ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں میں ایک' ایک "مد" دیا جائے گا' قسم توڑنے کے کفارے میں' ظہار کے کفارے میں اور مسکین کو کھانا کھلانے کے فدیے میں۔

۴۲۵۵-اخرجه مالك في الموطا (۲/۴۷۹) عن نافع عن عبد الله بن عمر: انه كانيكفر عن يمينهيا طعام عشرة مساكين' لكل مسكينمد من حنطة' و كان يعتق المرار اذا وكد اليمين- و من طريقه البيهقي في السنن (۱۰/۵۵)-و اخرجه مالك من قول ابن عمر' نحوه-

۴۲۵۶-اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۵۵) من طريق ناظر بن احمد: ثنا ابو بكر النيسابوري' به- و اسناده صحيح-و اخرجه عبد الرزاق (۸/۵۰۷) (۱۶۰۷۳) عن الثوري عن داود' به-

۴۲۵۷-اخرجه البيهقي (۱۰/۵۵) كتاب: الايمان' باب: الاطعام في كفارة اليمين- من طريق ابي نعيم' ثنا هشام' به-و اخرجه عبد الرزاق (۸/۵۰۶) (۱۶۰۶۸): اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن زيد بن ثابت في كفارة اليمين' قال: مدان من حنطة لكل مسكين-

۴۲۵۸-اخرجه البيهقي في السنن (۱۰/۵۵) من طريق الدارقطني' و اسناده ضعيف: لضعف حجاج: و هو ابن ارطاة و ابن لهيعة- ايضا- ضعيف' تقدمت ترجمتها-

4259- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فِيْهِ اِدَامُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر ایک مسکین کو گندم کا ایک ''مُد'' دیا جائے گا' جس کے ساتھ سالن بھی ہوگا۔

4260- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ عَنِ الصِّيَامِ اَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی بوڑھا شخص روزے رکھنے کے قابل نہ رہے' تو وہ ایک دن کے عوض میں ایک ''مُد'' کھانا کھلائے گا۔

4261- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ- يَعْنِىْ ابْنَ مُحَمَّدٍ- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَآءَتْ عَلٰى ذٰلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَاِنْ نَكَلَ فَنُكُوْلُهٗ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ اٰخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهٗ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر سے طلاق لینے کا دعویٰ کر دے اور وہ اس بارے میں عادل گواہ کو پیش کر دے تو اس کے شوہر سے حلف لیا جائے گا' اگر وہ حلف اُٹھالیتا ہے' تو اس گواہ کی گواہی باطل قرار دی جائے گی اور اگر وہ حلف اُٹھانے سے انکار کر دیتا ہے' تو اس کا انکار کرنا دوسرے گواہ کا قائم مقام شمار ہوگا اور اس کی دی ہوئی طلاق تسلیم کی جائے گی۔

4262- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدَ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ دَقُوْقَاءَ نَصْرَانِيَّانِ عَلٰى وَصِيَّةِ مُسْلِمٍ مَاتَ عِنْدَهُمْ فَارْتَابَ اَهْلُ الْوَصِيَّةِ فَاَتَوْا بِهِمَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَاسْتَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتُمَا بِهٖ ثَمَنًا وَلَا كَتَمْتُمَا شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا اِذًا لَمِنَ الْاٰثِمِيْنَ .قَالَ عَامِرٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقَضِيَّةٌ مَا قُضِىَ بِهَا مُنْذُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْيَوْمِ.

☆☆ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: ''دقوقاء'' کے رہنے والے دو عیسائی لوگ ایک مسلمان کی وصیت کے گواہ بن گئے' اس

۴۲۵۹-تقدم تخریجه رقم (۴۲۵۶)-

۴۲۶۰-تقدم متنا و اسنادا في الصيام' باب: (الافطار في رمضان؛ لكبر او رضاع او عذر او غير ذلك)-

۴۲۶۱-تقدم متنا و اسنادا في كتاب: الطلاق' رقم (۳۹۷۹/ ۱۵۵)-

۴۲۶۲-اسناده صحيح؛ يحيى بن يعلى: هو ابن الحارث المحاربي ثقة- روى له البخاري و مسلم و غيرهما- و ابوه: يعلي بن الحارث من رجال مسلم ايضا' و كذا غيلان بن جامع من رجال مسلم- و الحديث اخرجه ابو داود (۳۶۰۵) عن زياد بن ايوب: ثنا هشيم' اخبرنا زكريا عن الشعبي' به- و من طريقه اخرجه البيهقي (۱۰/ ۱۶۵)' و اخرجه البيهقي ايضا من طريق ابن نمير عن زكريا عن الشعبي' به-

مسلمان کا وصال ان لوگوں کے پاس ہوا تھا' جن لوگوں کے بارے میں وصیت کی گئی تھی' انہیں اس بارے میں شک ہوا' وہ ان دونوں کو لے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز کے بعد ان دونوں سے قسم لی کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس کے عوض میں کوئی قیمت حاصل نہیں کرنی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی گواہی کو چھپایا نہیں ہے' اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم گناہگار ہوں گے۔

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہ فیصلہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آج سے پہلے ایسا فیصلہ نہیں ہوا۔

4263- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَدِىِّ بْنِ عَدِىٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتٰى رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا هِىَ لِىْ وَقَالَ الْاٰخَرُ هِىَ لِىْ حُزْتُهَا فَقَبَضْتُهَا .فَقَالَ فِيْهَا الْيَمِيْنُ لِلَّذِىْ بِيَدِهِ الْاَرْضُ . فَلَمَّا تَقَدَّمَ لِيَحْلِفَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ . قَالَ فَمَنْ تَرَكَهَا قَالَ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

☆☆ عدی بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ مقدمہ ایک زمین کے بارے میں تھا' ان میں سے ایک نے کہا: یہ میری زمین ہے اور دوسرے نے کہا: یہ میری ہے' میں نے اسے گھیرا ہوا ہے اور اپنے قبضے میں رکھا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہ فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین موجود ہے' وہ قسم اٹھائے گا' جب وہ قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم اٹھائی تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اسے ترک کردے گا اسے جنت ملے گی۔

4264- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ

۴۲۶۳- اخرجه النسائي في الكبرى (۴۸۶/۳) (۵۹۹۵): اخبرنا احمد بن يحيى بن الوزير ابن سليمان قال: سمعت ابن وهب...... فذكره- و اخرجه البيهقي (۲۵۴/۱۰) من طريق بحر بن نصر' ثنا ابن وهب' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۹/۱۷) (۲۶۷) من طريق اسماعيل بن ابي اويس' حدثني سليمان بن بلال' به مختصرا- و اخرجه - ايضا- (۱۰۹/۱۷) (۲۶۶) من طريقين عن يحيى بن سعيد' به نحوه مختصرا- و اخرجه احمد (۱۹۱/۴) حدثنا يحيى بن سعيد عن جرير بن حازم' قال: سمعت عدي بن عدي يحدث عن رجاء بن حيوة و العرس بن عميرة انهما حدثاه عن ابيه عدي بن عميرة...... فذكره- و اخرجه النسائي في الكبرى (۴۸۶/۳) (۵۹۹۶) من طريق يزيد- و الطبراني في الكبير (۱۰۸/۱۷) (۲۶۵) من طريق عارم ابي النعمان' كلاهما (يزيد- : و هو ابن هارون- و عارم) عن جرير بن حازم' به نحو رواية احمد' و فيه نزول و قوله تعالى: (ان الذين يشترون بعهد الله و ايمنهم ثمنا قليلا)- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۰۶/۴)' و قال: (اخرجه الطبراني في الكبير ب سنادين و رجال احدهما رجال الصحيح)- اه-

۴۲۶۴- تقدم في الذي قبله-

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4265- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ عَبْدَ الْعُزّٰى بْنَ خَطَلٍ وَّمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ الْكِنَانِيَّ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ وَّاُمَّ سَارَةَ فَاَمَّا عَبْدُ الْعُزّٰى فَقُتِلَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے علاوہ سب کو امان دے دی تھی' وہ لوگ عبدالعزیٰ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد اور اُم سارہ تھے' جہاں تک عبدالعزیٰ کا تعلق ہے' تو اسے قتل کر دیا گیا' وہ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا۔

4266- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ . عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِيْ جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَّمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ وَّذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد اور دو خواتین کے علاوہ سب لوگوں کو امان دے دی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: ان (چھ افراد کو) قتل کر دینا ہے' اگرچہ تم انہیں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ: عکرمہ بن ابو جہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4267- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۲۶۵- اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (۶۰/۵) من طريق ابي زرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي: حدثنا الحسن بن بشر الكوفي...... فذكره- و الحكم بن عبد الملك: هو القرشي' ضعيف: كما في التقريب (۱۹۱/۱)' و يشهد له حديث سعد بن ابي وقاص التالي-

۴۲۶۶- اخرجه ابو داود (۲۶۸۳) قال : حدثنا عثمان بن ابي شيبة' و النسائي (۱۰۵/۷)' قال : اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار' كلاهما (عثمان ' و القاسم) قالا : حدثني احمد بن المفضل...... فذكره- في اسناده السدي: هو اسماعيل بن عبد الرحمن' و هو ضعيف' تقدمت ترجمته-

۴۲۶۷- تقدم في الذي قبله-

4268 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَرْبَعَةٌ لَا اُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَّلَا حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَّمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ''حل'' اور ''حرم'' میں کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا۔ حویرث بن نقید، مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن خطل اور عبداللہ بن سعد۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4269 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ وَّكَانَا يَخْتَلِفَانِ اِلٰى مَكَّةَ بِالتِّجَارَةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّيَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ اِلٰى اَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا . ثُمَّ عُرِفَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَّتَمِيمٍ فَقَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَ (لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ) فَاَخَذُوا الْجَامَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تمیم داری اور عدی بن بداء تجارت کے لیے مکہ آیا جایا کرتے تھے، اسی دوران بنوسہم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جا رہا تھا' اس کا انتقال ایسی جگہ پر ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا' اس نے مرتے وقت ان دونوں کو وصیت کی کہ وہ اس کا مال اس کے گھر والوں تک پہنچا دیں' ان لوگوں نے اس میں سے

۴۲۶۸-اخرجه البيهقي (۹/۲۱۲) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود (۲۶۸۴)' قال : حدثنا محمد بن العلاء' حدثنا زيد بن حباب' به- ووقع في اسناده في اسناد ابي داود: (عمرو بن عثمان)' و قال ابو داود في كتاب (التفرد) له : الصواب: (عمر بن عثمان)- انظر تحفة الاشراف رقم (۴۴۷۴)-

۴۲۶۹-اخرجه الطبراني رقم (۱۲۵۰۹) (۱۰۹/۱۷) (۲۶۸) من طريق صالح بن عبد الله الترمذي' به- و اخرجه البخاري (۲۷۸۰)' و ابو داود (۳۶۰۶)' و الترمذي (۳۰۶۰)' و البخاري في التاريخ (۱/ الترجمة ۶۷۶)' و ابو يعلى (۲۴۵۳)' و النحاس في (الناسخ و المنسوخ) ص (۱۶۴- ۱۶۵) و البيهقي (۱۶۵/۱۰)' و الواحدي في اسباب النزول ص (۲۱۵) من طرق عن يحيى بن زكريا بن ابي زائدة' به- و هو هنا من مسند ابن عباس' و سياتي في الذي بعده من حديث ابن عباس عن تميم و الحديث اخرجه الترمذي (۳۰۵۹) من طريق محمد بن اسحاق عن ابي النضر عن باذان مولى ام هانيء عن ابن عباس عن تميم الداري...... فذكره بمعناه-قال الترمذي: هذا حديث غريب' و ليس اسناده بصحيح- و ابو النضر الذي روى عنه محمد ابن اسحاق هذا الحديث هو عندي محمد بن السائب' الكلبي' يكنى: ابا النضر' وقد تركه اهل الحديث' و هو صاحب التفسير-سمعت محمد بن اسماعيل يقول: (محمد بن السائب الكلبي' يكنى: ابا النضر' و لا نعرف لسالم ابي النضر المديني رواية عن ابي صالح مولى ام هانيء' و قد روي عن ابن عباس شيء من هذا على الاختصار من غير هذا الوجه)- اه-

چاندی کا ایک پیالہ روک لیا' جس پر سونے کا کام کیا گیا تھا۔ جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قسم اُٹھانے کے لیے کہا اور فرمایا: تم اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ بات کہو کہ تم نے اس میں سے کچھ بھی نہیں چھپایا ہے اور تمہیں اس کے بارے میں کوئی علم بھی نہیں ہے۔

اس کے بعد مکہ میں وہ پیالہ مل گیا تو جس شخص کے پاس سے ملا' اس نے بتایا کہ میں نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے' تو سہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے اس شخص کے وارثوں میں سے دو آدمی آ گئے' انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ یہ پیالہ سہم قبیلے کے اس شخص کا ہے اور ہم دونوں کی گواہی ان کی گواہی کے مقابلے میں زیادہ سچی ہے' ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے' ورنہ ایسی صورت میں ہمیں ظالم شمار کیا جائے' چنانچہ ان وارثوں نے وہ پیالہ حاصل کر لیا اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

(لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذًا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ)

4270- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْوَشَّاءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عَدِىٌّ وَّتَمِيْمٌ الدَّارِىُّ يَخْتَلِفَانِ اِلَى مَكَّةَ فَخَرَجَ مَعَهُمَا فَتًى مِنْ بَنِىْ سَهْمٍ فَتُوُفِّىَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَاَوْصَى اِلَيْهِمَا فَدَفَعَا بِتَرِكَتِهِ اِلَى اَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاسْتَحْلَفَهُمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَمِيْنِهِ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِىٍّ وَتَمِيْمٍ فَجَاءَ رَجُلَانِ مِنْ وَرَثَةِ السَّهْمِىِّ فَحَلَفَا اِنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِىِّ وَ (لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا) وَاَخَذُوا الْجَامَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی مکہ آیا جایا کرتے تھے' ایک مرتبہ ان کے ساتھ بنو سہم قبیلے کا ایک نوجوان جا رہا تھا' اس کا انتقال ایسی جگہ پر ہوا جہاں کوئی مسلمان موجود نہیں تھا' اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور ان دونوں نے اس کا ترکہ اس کے گھر والوں تک پہنچا دیا' البتہ ان دونوں نے چاندی سے بنا ہوا ایک برتن رکھ لیا جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ (جب یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کہ ہم نے کسی چیز کو چھپایا نہیں ہے اور ہم ایسی کسی چیز سے واقف نہیں ہیں' پھر بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا تو ان لوگوں نے بتایا: ہم نے تو یہ عدی اور تمیم سے خریدا ہے' تو اس سہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے ورثاء میں سے دو شخص آئے اور انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ یہ برتن اس شخص کا ہے جو سہم قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور ان دونوں کی گواہی ان دوسرے دونوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے (یعنی سچی ہے) اور اگر ہم کوئی زیادتی کریں تو ہمارا شمار ظالموں میں ہو' پھر ان لوگوں نے اس برتن کو حاصل کر لیا' انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

(لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا)

۴۲۷۰- راجع الذي قبله-

4271- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُقِيمُوْا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ . فَقَالُوْا كُنَّا نَفْعَلُ اِذْ كَانَ الْمُلْكُ فِينَا فَلَمَّا ذَهَبَ مُلْكُنَا فَلَا نَجْتَرِءُ عَلَى الْفِعْلِ .فَقَالَ لَهُمُ ائْتُوْنِيْ بِاَعْلَمِ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ . فَاَتَوْهُ بِابْنَىْ صُوْرِيَا فَقَالَ لَهُمَا اَنْتُمَا اَعْلَمُ مَنْ وَرَاءَ كُمَا .قَالَا يَقُوْلُوْنَ . قَالَ فَاَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِىْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى كَيْفَ تَجِدُوْنَ حَدَّهُمَا فِي التَّوْرَاةِ . فَقَالَا الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْاَةِ زَنْيَةٌ وَّفِيهِ عُقُوْبَةٌ وَّالرَّجُلُ عَلٰى بَطْنِ الْمَرْاَةِ زَنْيَةٌ وَّفِيهِ عُقُوْبَةٌ فَاِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ اَنَّهُمْ رَاَوْهُ يُدْخِلُهُ فِيهِ كَمَا يَدْخُلُ الْمِيْلُ فِى الْمُكْحُلَةِ رُجِمَ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالشُّهُوْدِ . فَشَهِدَ اَرْبَعَةٌ فَرَجَمَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدٌ وَّلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا' ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: تم لوگوں نے ان دونوں پر حد جاری کیوں نہیں کی؟ یہودیوں نے کہا: ایسا ہم اس وقت کرتے کہ جب یہ ہماری ملکیت میں ہوتے' لیکن جب ہماری ملکیت ختم ہوگئی تو اب یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے سب سے بڑے دو عالموں کو میرے پاس لے کر آؤ' تو وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس "صوریا" کے دو بیٹوں کو لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: باقی سب لوگوں کے مقابلے میں تم زیادہ بڑے عالم ہو' انہوں نے جواب دیا: لوگ یہی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تم دونوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل کی تھی' تم نے ان دونوں (مجرموں) کی سزا تورات میں کیا پائی ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ ہوتا ہے' اس کو سزا دی جاتی ہے' جو شخص کسی عورت کے پیٹ پر نظر آتا ہے اس کو سزا دی جاتی ہے۔ لیکن جب چار آدمی یہ گواہی دے دیں گے کہ انہوں نے اس شخص کو اس عورت کے اندر اپنی شرمگاہ کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح سرمہ دانی کے اندر سلائی کو داخل کیا جاتا ہے (تو اُن کو سنگسار کیا جائے گا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہوں کو لے کر آؤ! پھر چار آدمیوں نے گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کروا دیا۔

4272- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْمِصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِىْ عَنِ الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۴۲۷۱- اخرجه ابو داؤد (۴۴۵۲)، و الحميدي (۱۲۹٤) من طريق مجالد عن الشعبي به و اخرجه ابن ماجه (۲۳۲۸) عن مجالد به مختصرا و اسناده ضعيف: لضعف مجالد بن سليمان-

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے خطاء کے طور پر بھول کر اور زبردستی ہونے والے گناہوں سے درگزر کیا ہے۔

4273- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا وَمَا اُكْرِهُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّتَكَلَّمُوْا بِهٖ اَوْ يَعْمَلُوْا بِهٖ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ سوچتے ہیں یا جس پر انہیں مجبور کیا جاتا ہے' البتہ اگر وہ اس بارے میں کلام کرلیں یا خود جان بوجھ کر اس پر عمل کریں (تو انہیں سزا ملے گی)۔

4274- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلٰى مَقْهُوْرٍ يَمِيْنٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے ساتھ زبردستی ہو اس پر یمین لازم نہیں ہوتی (یعنی اس پر قسم کا کفارہ لازم نہیں ہوتا)۔

٤٢٧٢-اخرجه ابن حبان (١٦/٢٠٢) (٧٢١٩) و الطبراني في الصغير (١/٢٧٠) و الحاكم (٢/١٩٨) و من طريقه البيهقي (١٠/٦١) و اخرجه في (٧/٣٥٦) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٣/٩٥) من طريق الربيع بن سليمان المرادي' بهذا الاسناد-وقال البيهقي في السنن (١٠/٦١): (اخرجه جماعة من المصريين و غيرهم عن الربيع' و به يعرف' و تابعه على ذلك البويطي و الحسين بن ابي معاوية' و اخرجه الوليد بن مسلم' عن الاوزاعي' فلم يذكر في اسناده عبيد بن عمير......)- اه-واخرجه ابن ماجه (٢٠٤٥) و البيهقي (٧/٣٥٦-٣٥٧) و العقيلي في الضعفاء (٤/١٥٤) من طريق محمد بن المصفى: حدثن الوليد بن مسلم' حدثنا الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم - قال ابن ابي حاتم في العلل (١/٤٣١): سالت ابي عن حديث اخرجه ابن المصفى عن الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره-وروى ابن المصفى عن الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس مثله' و عن الوليد عن مالك عن نافع عن ابن عمر مثله' و عن الوليد عن ان لهيعة عن موسى بن وردان عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك- قال ابي: هذا احاديث منكرة' كانها موضوعة-وقال ابي: (لم يسمع الاوزاعي هذا الحديث عن عطاء انه سمعه من رجل لم يسمه' اتوهم انه عبد الله بن عامر' او اسماعيل بن مسلم' ولا يصح هذا الحديث' و لا يثبت اسناده)- اه-واخرجه الطبراني في الكبير (١١/١٣٣-١٣٤) (١١٢٧٤) من طريق آخر- و للحديث شواهد ذكرها الزيلعي في نصب الراية (٢/٦٤-٦٦)' وابن رجب في جامع العلوم و الحكم ص (٣٥-٣٥٢)' و قد توسعنا في تخريجه في بداية المجتهد لابن رشد-

٤٢٧٣-اخرجه البيهقي (١٠/٦١) من طريق الدارقطني' و اخرجه النسائي (٦/١٩٦)' و الطحاوي في مشكل الآثار (٢/٢٥٠) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء عن ابي هريرة' به- و الحديث اخرجه البخاري (٢٥٢٨)' (٥٢٦٩)' (٦٦٦٤)' و ابو داود (٢٢٠٩)' و الترمذي (١١٨٣)' و ابن ماجه (٢٠٤٠)' (٢٠٤٤)' و النسائي (٦/١٥٦-١٥٧)' و ابو يعلى (٦٣٨٩)' و ابن حبان (٤٣٣٤)' (٤٣٣٥)' و البيهقي (٧/٢٩٨) من عن قتادة عن زرارة بن او في' به-

٤٢٧٤-تفرد' به الدارقطني' و عنبسة ضعيف- قال ابن عبد الهادي في (التنقيح): كما في نصب الراية (٣/٢٩٤)-: حديث منكر' بل موضوع' و فيه جماعة ممن لا يجوز الاحتجاج بهم)- اه-وقال الحافظ في تلخيص الحبير (٤/٢١٧): (فيه الهياج بن بسطام و هو متروك' و شيخه عنبسه متروك ايضا مكذب' ثم هو من رواية الدارقطني عن شيخه ابي بكر محمد بن الحسن النقاش المقري المفسر' و هو ضعيف عنده' و قد كذب ايضا)- اه-

کِتَابُ الرِّضَاعِ

باب: رضاعت کا بیان

4275- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ تَرٰى تُحَرِّمُ الرَّضَاعَةُ مَرَّةً وَّاحِدَةً قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ایک مرتبہ رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4276- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

4277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَاَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُهُمَا لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ . وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ .

٤٢٧٥—اسناده ضعيف: لتدليس ابي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس؛ فانه معروف بذلك و لم يصرح بالسماع في رواية اخرى، و اما ابن لهيعة: فانه ضعيف: لسوء حفظه لكن رواية العبادلة عنه صحيحة قبل الاختلاط؛ كما نبه عليه غير واحد من اهل العلم-

٤٢٧٦—اخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٩) (١٣٩٢٤)، و من طريقه اخرجه المصنف هنا- و في اسناده ليث: و هو ابن ابي سليم، و هو ضعيف تقدمت ترجمته-لكن اخرجه البيهقي في الكبرى (٧/٤٥٨) من طريق عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة قال: كتبنا الى ابراهيم بن يزيد نسالُه عن الرضاع؛ فكتب ان شريحا حدث ان عليا و ابن مسعود—رضي الله عنهما— قال يحرم من الرضاع قليله، وكثيره—واسناده صحيح؛ فان عبد الوهاب بن عطاء هو الخفاف راوية سعيد بن ابي عروبة، روى له مسلم وغيره، و ثقه الدارقطني- وقال الذهبي في الميزان (٤/٤٣٥): صدوق—وسعيد هو ابن ابي عروبة ثقة حافظ من اثبت الناس في قتادة-

٤٢٧٧—اخرجه البيهقي في سننه (٧/٤٥٥) كتاب: الرضا، باب: من قال: لا يحرم من الرضاع الا خمس رضعات، من طريق العباس بن محمد الدوري، به—واسناده رجاله ثقات: سليمان بن داود هو الهاشمي فقيه ثقة جليل: قال احمد: يصلح للخلافة، روى له اصحاب السنن و البخاري في خلق افعال العباد، و عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي ثقة، تغير قبل موته بثلاث سنين، روى له الجماعة- و انظر التقريب (ت ٤٢٨٩)- و ايوب هو ابن ابي تميمة، و ابن ابي مليكة، كلاهما من رجال الشيخين—والحديث اخرجه مسلم (١٤٥٠)، و غيره من حديث ايوب عن ابن ابي مليكة عن ابن الزبير عن عائشة، و سياتي رقم (٤٢٠٤)، و حديث ابي هريرة سياتي من طريق اخرى رقم (٤١٨١)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ٗ جبکہ سیدہ عائشہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے ٗ ان میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی''۔

دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک مرتبہ منہ میں لینے یا دو مرتبہ منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی''۔

4278- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْهِلَالِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَوَلَدَتِ امْرَاَتُهُ فَاحْتُبِسَ لَبَنُهَا فَخَشِيَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَمُجُّهُ فَدَخَلَ فِيْ حَلْقِهٖ فَسَاَلَ اَبَا مُوْسَى فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ فَاَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا اَنْبَتَ اللَّحْمَ وَاَنْشَزَ الْعَظْمَ .

☆☆ ابوموسیٰ ہلالی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص سفر کر رہا تھا ٗ اس کی بیوی نے ایک بچے کو جنم دیا ٗ لیکن اس عورت کا دودھ جاری نہیں ہوا۔ اس شخص کو اس عورت کی طرف سے اندیشہ ہوا تو اس نے اس عورت کی چھاتی کو چوسنا شروع کیا جس کی وجہ سے دودھ اس کے حلق تک پہنچ گیا ٗ اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت تم پر حرام ہوگئی ہے پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ٗ ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے جو گوشت پیدا کرے اور ہڈیوں کی نشوونما کا باعث بنے (یعنی جو کم عمری میں ہو)۔

4279- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ .

۴۲۷۸- اخرجه احمد (۱/ ۴۳۲) و ابو داود (۲۰۶۰) و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من طريق وكيع ٗ به نحوه- و اسناده ضعيف ٗ قال الحافظ في التلخيص (۴/ ۸): (ابو موسى و ابوه: قال ابو حاتم: مجهولان- وقال الالباني في الارواء (۷/ ۲۲۴): السند ضعيف: لتسلسله بالمجاهيل: ابن عبد الله بن مسعود: فانه لم يسم ٗ و ابو موسى الهلالي و ابوه مجهولان: كما قال ابو حاتم- و اخرجه ابو داود (۲۰۵۹) ٗ و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من طريق عبد السلام بن مطهر عن النضر بن شميل ٗ كلاهما عن سليمان بن المغيرة عن ابي موسى الهلالي عن ابيه عن ابن لعبد الله ابن مسعود عن ابن مسعود قال: الارضاع الا ما شد العظم ٗ و انبت اللحم- فقال ابو موسى: لا تسالونا و هذا الحبر فيكم: كذا موقوفا- سياتي عند الدارقطني رقم (۴۲۸۱) ٗ و من طريقه البيهقي في سننه (۷/ ۴۶۰) من طريق النضر ابن شميل بن نا سليمان بن المغيرة ٗ نا ابو موسى عن ابيه عن ابن لعبد الله بن مسعود عن ابن مسعود- و عبد السلام بن مطهر و النضر بن شميل ٗ كلاهما ثقة- واخرجه المصنف رقم (۴۱۸۳) ٗ و من طريقه البيهقي (۷/ ۴۶۱) من حديث ابي الحصين عن ابي عطية ٗ قال جاء رجل الى ابي موسى...... فذكره بمعناه)- و في اسناده ابو هاشم الرفاعي و اسمه: محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي: قال الحافظ في التقريب: (ليس بالقوي)-

۴۲۷۹- اسناده ضعيف: عبيد الله بن تمام: قال ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۵/ ۳۰۹): سالت ابي عنه؟ فقال: ليس بالقوي ٗ ضعيف الحديث ٗ روى احاديث منكرة- و سئل ابو زرعة عن عبيد الله بن تمام؟ فقال: ضعيف الحديث ٗ و امر بان يضرب على حديثه-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ (ایک گھونٹ) پی لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْكَرْخِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَلَا يُحَرِّمُ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِذَا دَخَلَتْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ فِي جَوْفِ الصَّبِيِّ وَهُوَ صَغِيرٌ حَرُمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عُثْمَانُ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ مِنَ اللَّبَنِ. وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت اس کے ذریعے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو سیراب کر دے۔

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ روایت سعید بن مسیب کے سامنے ذکر کی تو وہ بولے: جب دودھ کا ایک قطرہ بھی بچے کے پیٹ تک پہنچ جائے جبکہ وہ ابھی چھوٹا ہو تو اس کے لیے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

جبکہ عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ صرف اسی کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے جو دودھ انتڑیوں کو سیراب کر دے۔ انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی لفظ نقل نہیں کیا۔

4281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ. فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ لَا يَمُصُّ فَأَخَذَ زَوْجُهَا يَمُصُّ لَبَنَهَا وَيَمُجُّهُ- قَالَ- حَتَّى وَجَدَ طَعْمَ لَبَنِهَا فِي حَلْقِهِ فَأَتَى أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ فَأَتَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي تُفْتِي هَذَا بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کے ساتھ اس کی

۴۲۸۰- اخرجه البيهقي (۷/۴۵۶) من طريق الدارقطني به- وقال: اخرجه الزهري و هشام عن عروة موقوفا على ابي هريرة ببعض معناه- و اخرجه النسائي في الكبرى (۳/۳۰۰) (۵۴۶۱): اخبرني محمد بن قدامة المصيصي عن جرير عن ابن اسحاق به و البزار (۲/۱۶۸) (۱۴۴۴) حدثنا يوسف بن موسى ثنا جرير به كذلك- و اخرجه في (۵۴۶۰) من طريق ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابيه اسحاق: حدثني هشام عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الحجاج عن ابي هريرة به مرفوعا- وقد خالف الثقات سعد بن ابراهيم على هذا الحديث فلم يذكروا (عبد الله بن الزبير) فيه- و اسناده حسن: فان الحجاج بن الحجاج: قال فيه الحافظ في التقريب مقبول- و ابن اسحاق صرح بالتحديث في رواية النسائي فزال ما يخشى من تدليسه و قد اخرجه الشافعي (۲/رقم ۶۳- شفاء العي) و من طريقه البيهقي في السنن (۷/۴۵۶) عن سفيان عن هشام بن عروة به موقوفا- و هذا لا يعل المرفوع به: فان الرفع زيادة ثقة و هي مقبولة عند الاصوليين و جمهور المحدثين-

۴۲۸۱- اخرجه البيهقي (۷/۴۶۰) من طريق الدارقطني به- و قد تقدم رقم (۴۱۷۸)-

بیوی سفر کر رہی تھی' اس عورت نے بچے کو جنم دیا۔ وہ بچہ دودھ نہیں چوس سکا تو اس عورت کے شوہر نے اس عورت کے دودھ کو چوسنا شروع کیا' یہاں تک کہ اسے اس دودھ کا ذائقہ اپنے حلق میں محسوس ہوا' وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری بیوی تمہارے لیے حرام ہوگئی ہے۔ پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے یہ یہ فتویٰ دیا ہے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رضاعت وہی ہوتی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرتی ہے اور گوشت کو پیدا کرتی ہے۔

4282- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَرِمَ ثَدْيُهَا فَمَصَصْتُهُ فَدَخَلَ حَلْقِي شَيْءٌ سَبَقَنِي فَشَدَّدَ عَلَيْهِ أَبُو مُوسَى فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ سَأَلْتَ أَحَدًا غَيْرِي قَالَ نَعَمْ أَبَا مُوسَى .فَشَدَّدَ عَلَيَّ .فَأَتَى أَبَا مُوسَى فَقَالَ أَرَضِيعٌ هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ .

☆☆ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی کی چھاتی میں ورم آ گیا تھا' میں نے اسے چوسا تو میرے حلق میں تھوڑا سا دودھ چلا گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے سخت ڈانٹا' پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے میرے علاوہ بھی کسی سے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور انہوں نے مجھے اس بارے میں سخت ڈانٹا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا یہ شخص دودھ پینے والا بچہ ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اتنے بڑے عالم تمہارے درمیان موجود ہیں تم لوگ مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

4283- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو سال گزر جانے کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا۔

4284- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ

۴۲۸۲—اخرجه البيهقي في سننه (۷/ ٤٦١) من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث (٤١٧٨)-

۴۲۸۳—اخرجه البيهقي (۷/ ٤٦٢) من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيحين؛ يونس: هو ابن يزيد الايلي' و طلحة: هو ابن يحيى الزرقي روى له البخاري و مسلم 'وغيرهما-

۴۲۸۴—اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/ ۱۰۳)' و من طريقه البيهقي في السنن (۷/ ٤٦٢) قال: سمعت عمر بن محمد الوكيل' يقول: ثنا الوليد بن برد الانطاكي' به-وقال ابن عدي: هذا يعرف بالهيثم بن جميل عن ابن عيينة مسندا' و غير الهيثم يوقفه على ابن عباس' و الهيثم بن جميل بسكن انطاكية' و يقال: هو البغدادي و يغلط على الثقات كما يغلط غيره' و ارجو انه لا يتعمد الكذب- اه-و اخرجه البيهقي من طريق سعيد بن منصور عن سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن عباس موقوفا' وقال: (هذا هو الصواب موقوف)- اه- و انظر: نصب الراية (۳/ ۲۱۸- ۲۱۹)-

بُـرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمِيْلٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو سال کے اندر جو ہو صرف وہی رضاعت معتبر ہوتی ہے۔

4285- حَـدَّثَـنَـا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِـزَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَ اِلَّا فِى الْحَوْلَيْنِ فِى الصِّغَرِ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کم سنی میں رضاعت صرف وہی ہوتی ہے جو دو سال کے اندر ہو۔

4286- حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُـحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَخْبَـرَنَـا الْـقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَـمَّـادُ بْـنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَصَّةِ الْوَاحِدَةِ اَتُحَرِّمُ قَالَ لَا . وَقَالَ اَبُوْ حَامِدٍ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اَتُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھونٹ چوسنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرمت کو ثابت کر دیتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

ابوحامد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ایک مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4287- حَـدَّثَـنَـا اِبْـرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

٤٢٨٥- اخرجه البيهقي في سننه (٧/٤٦٢) من طريق الدارقطني' به-واخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٥)(١٣٩٠٤) عن معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال: (لا اعلم الرضاع الا ما كان في الصغر)-و اخرجه ايضا رقم (١٣٩٠٦) اخبرنا ابن جريج' اخبرني موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر كان يقول: (لا نعلم الرضاع الا ما ارضع في الصغر)-

٤٢٨٦- اخرجه احمد (٦/٣٤٠)' و مسلم (١٤٥١)' و النسائي (٦/١٠٠)' و ابن ماجه (١٩٤٠)' و البيهقي (٧/٤٥٥)' و الطبراني في الكبير (٢٥/٣٢)(٢٨)' (٢٩) من طريق قتادة' به-و اخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٩) برقم (١٣٩٢٦)' و مسلم في صحيحه (١٤٥١)' و الدارمي (٢/١٥٧)' و الطبراني في الكبير (٢٥/٣٢)(٣٦)(٣٧)' و ابو يعلى (٧٠٧٢) من طريق ايوب' به- و سياتي رقم (٤٣٠١)' (٤٣٠٢)-

٤٢٨٧- اخرجه النسائي في الكبرى (٣/٣٠٠)(٥٤٥٩) قال: اخبرنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث' قال حدثني ابي...... فذكره موقوفا على عائشة- و عبد الوارث بن عبد الصمد: قال ابو حاتم: صدوق- وقال النسائي: لا باس به- و ذكره ابن حبان في الثقات: كما في تهذيب الكمال (٥/١٤)' و قال فيه الحافظ في (التقريب): صدوق-وقد خالف عبد الوارث بن عبد الصمد زيد بن اخزم في رفعه' و زيد ثبت حافظ- لكن الحديث اخرجه احمد ٦٠/٢٤٧)' و الدارمي (٢٢٥٦) من طريق يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة' به مرفوعا- وقد تقدم من طريق ابن الزبير عنها مرفوعا- انظر رقم (٤٢٧٧)' و سياتي ايضا رقم (٤٣٠٣)-

الْمُعَلِّمِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَلٰكِنْ مَّا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ.

36

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، حرمت اس کے ذریعے ثابت ہوتی ہے جو آنتوں کو سیراب کر دے۔

4288- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقُطَامِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ فُلَانًا تَزَوَّجَ وَقَدْ اَرْضَعْتُهُمَا قَالَ كَيْفَ اَرْضَعْتِيهِمَا. قَالَتْ اَرْضَعْتُ الْجَارِيَةَ وَهِىَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ وَّاَرْضَعْتُ الْغُلَامَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فَقَالَ اذْهَبِىْ فَقُوْلِىْ لَهٗ فَلْيُضَاجِعْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّاِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا فِى الْمَهْدِ. ابْنُ الْقُطَامِيِّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: فلاں شخص نے شادی کر لی ہے، جبکہ میں نے ان دونوں میاں بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے ان دونوں کو کب دودھ پلایا تھا؟ تو اس خاتون نے جواب دیا: میں نے اس بچی کو اس وقت دودھ پلایا تھا جب وہ ساڑھے چھ سال کی تھی اور بچے کو اس وقت دودھ پلایا تھا جب وہ تین سال کا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوشی خوشی رہے کیونکہ دودھ پلانے کی عمر کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا، وہ رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو اس وقت ہو جب بچہ گود میں ہوتا ہے۔

4289- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ- قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّىْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ- قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا. فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّىْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِىَ كَاذِبَةٌ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ فَاَتَيْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا

۴۲۸۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳۱۳/۴) اخبرنا احمد بن يحيى بن زهير، ثنا عبد الرحمن بن سعيد...... فذكره-وقد ذكر في ترجمة عبد الرحمن احاديث منكرة يرويها عن علي بن زيد و ابي المهزم، ثم قال: (و ابو المهزم الذي يروي عنه عبد الرحمن و علي بن زيد و هما جميعا في عداد الضعفاء الذين ذكرتهم في كتابي هذا؛ و لعل انكار هذه الاحاديث بعضه منهما لا من عبد الرحمن- اه-قلت: و ابو المهزم هو يزيد بن سفيان المصري متروك؛ كما قال الحافظ في التقريب (۸٤٦۳)-

۴۲۸۹- اخرجه عبد الرزاق (٤۸۲/۷) (۱۳۹٦۸) و في (۳۳٤/۸) (۱٥٤۳٥)، و البخاري (٥۱۰٤)، و ابو داود (۳٦۰٤)، و الترمذي (۱۱٥۱)، و النسائي (۱۰۹/٦)، و في الكبرى (۳۹٤/۳) (٦۰۲۸)، و الطبراني في الكبير (۳٥۲/۱۷) (۹۷٥)، و البيهقي (٤٦۳/۷) من طريق ايوب عن ابن ابي مليكة، به-واخرجه البخاري (۸۸)، (۲۰٥۲)، (۲٦٤۰)، (۲٦٥۹)، و النسائي في الكبرى (٤۳۰/۳) (٥۸٤٥) و في (٤۹۳/۳) (٦۰۳۷)، و احمد (۸۰۷/٤، ۳۸٤) من طرق عن عبد الله بن ابي مليكة انه سمع عقبة بن الحارث و لم يذكر فيه عبيد بن ابي مريم- و الصواب: انه سمعه من عبيد ابن ابي مريم، و سمعه من عقبة بن الحارث- و انظر الارواء (۲۱٥٤)-

اَرْضَعْتُكُمَا دَعْهَا عَنْكَ .

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے فلاں کی صاحبزادی' فلاں لڑکی سے شادی کی ہے' تو ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' وہ عورت جھوٹ بولتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا' میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا تو میں نے عرض کی: وہ جھوٹ بولتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' تم اس عورت کو (یعنی اپنی بیوی کو) اپنے سے الگ کر دو۔

4290- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِىْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يُحَدِّثْنِىْ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّىْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّىْ وَقَالَ فَقَالَ فِى الرَّابِعَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيْلَ . قَالَ وَنَهَاهُ عَنْهَا.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی۔ ایک سیاہ فام عورت آئی اور بولی: میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوبارہ آپ سے دریافت کیا تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ میں نے چوتھی مرتبہ یا شاید تیسری مرتبہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو اس خاتون کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے روک دیا۔

4291- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَّاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ- وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ- قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ .وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی۔

4292- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۹۰-اخرجه الدارمي (۱۵۷/۲) عن ابي عاصم' به- و انظر الذي قبله-

۴۲۹۱-تقدم في (۴۲۸۹)-

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا وَكَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ اَبِیْ اِهَابٍ التَّيْمِیِّ فَاَعْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ کی اہلیہ ابواہاب کی صاحبزادی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا' پھر آپ مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے جب کہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔

4293- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا سَوْدَاءُ فَسَاَلَتْ فَاَبْطَاْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ تَصَدَّقُوْا عَلَیَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْضَعْتُكُمَا جَمِيْعًا. فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ لَا خَيْرَ لَكَ فِيْهَا.

☆☆ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' ایک سیاہ فام عورت اس کے پاس آئی' اس نے کچھ مانگا' ہم نے اسے دینے میں دیر کی تو وہ بولی: تم میری اس بات کی تصدیق کرو' اللہ کی قسم! میں نے تم دونوں میاں بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو' تمہارے لیے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

4294- قُرِءَ عَلٰى اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَیَّ عَمِّیْ اَفْلَحُ بْنُ اَبِی الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ. قَالَ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے چچا افلح بن ابوالقعیس نے حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (بعد میں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۴۲۹۲- تقدم في (۴۲۸۹)-

۴۲۹۳- تقدم في (۴۲۸۹)-

۴۲۹۴- اخرجه الحميدي (۲۲۹)، و احمد (۳۸/۶)، و مسلم (۱۴۴۵/۴)، و ابن ماجه (۱۹۴۸) من طريق سفيان عن الزهري' به- والحديث اخرجه البخاري (۲۶۴۴)، (۴۷۹۶)، (۵۱۰۳)، (۵۱۱۱)، (۵۲۳۹)، (۶۱۵۶)، و مسلم (۱۴۴۵)، و ابو داود (۲۰۵۷)، و الترمذي (۱۱۴۸)، و النسائي (۹۹/۶) (۱۰۳/۶)، و ابن ماجه (۱۹۳۷)، (۱۹۴۹)، و احمد (۳۳/۶، ۳۸، ۱۷۷، ۱۹۴، ۲۰۱، ۲۷۱) من طرق عن عروة بن الزبير عن عائشة' به- و انظر الحديث التالي (۴۲۹۵)-

فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔

4295- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِىْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے اور ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے' یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے آپ کو اپنے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا تو آپ نے ہدایت کی کہ میں انہیں (گھر کے اندر آنے کی) اجازت دے دیا کروں۔

4296- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ نَزَلَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيْرِ عَشْرًا فَلَقَدْ كَانَتْ فِىْ صَحِيْفَةٍ تَحْتَ سَرِيْرِىْ فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلْنَا بِمَوْتِهٖ فَدَخَلَ الدَّاجِنُ فَاَكَلَهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے یہ آیت نازل ہوئی تھی جس میں سنگسار کا حکم تھا اور وہ آیت نازل ہوئی تھی جس میں یہ حکم تھا کہ بڑے بچے کو دس مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ میرے پاس صحیفے میں یہ بات موجود تھی جو میرے بستر کے نیچے تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ کے وصال کی وجہ سے ہم مصروف رہے' تو اسی دوران بکری اندر آئی اور اس نے اسے کھالیا۔

٤٢٩٥- تقدم في الذي قبله' و قد وقع في هذه الرواية (افلح اخا ابي القعيس)' و في رواية سفيان السابقة (افلح بن ابي القعيس)- قال الحافظ ابن حجر في فتح الباري (١٠/١٨٧): (والمحفوظ: افلح اخو ابي القعيس' و يحتمل ان يكون اسم ابيه: قعيسا' او اسم جده: فنسب اليه: فتكون كنية ابي القعيس و افقت اسم ابيه او اسم جده' و يويده ما وقع في الادب من طريق عقيل عن الزهري بلفظ: (فان اخا بني القعيس)' و كذا وقع عند النسائي من طريق وهب بن كيسان عن عروة وقد مضى في تفسير الاحزاب من طريق شعيب عن ابن شهاب بلفظ: (ان افلح اخا ابي القعيس)' و كذا لمسلم من طريق يونس و معمر عن الزهري' و هو المحفوظ عن اصحاب الزهري' لكن وقع عن مسلم من رواية ابن عيينة عن الزهري (افلح بن ابي القعيس)' و كذا لابي داود من طريق الثوري عن هشام بن عروة عن ابيه' و لمسلم من طريق ابن جريج عن عطاء)- اه-

٤٢٩٦- اخرجه ابن ماجه (١٩٤٤)' و ابو يعلى (٤٥٨٧) من طريق عبد الاعلى' به- و فيه تدليس ابن اسحاق- لكن اخرجه احمد (٦/٢٦٩): قال: حدثنا يعقوب' قال: حدثنا ابي عن ابن اسحاق قال: حدثني عبد الله بن ابي بكر...... فذكره- و اخرجه ابن ماجه (١٩٤٤)' و ابو يعلى (٤٥٨٨) من طريق محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة' به-

4297- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِىْ ابْنَ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ الْاُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقِيْلَ لَهُ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ مِّنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن کو حرام قرار دیا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا فیصلہ تمہارے فیصلے اور عبداللہ بن زبیر کے فیصلے سے بہتر ہے۔

4298- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّمَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَاَةٌ وَّسُرِّيَّةٌ فَوَلَدَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَّاَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّنْكِحَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی ایک بیوی ہو اور ایک کنیز ہو' ان دونوں میں سے ایک بچے کو جنم دیتی ہے اور دوسری بچی کو جنم دیتی ہے' تو کیا بچے کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اس کنیز کی لڑکی سے نکاح کر لے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ نطفہ ایک ہے۔

4299- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ اُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِىْ بَكْرٍ اَرْضَعَتْنِىْ وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَىَّ وَاَنَا اَمْتَشِطُ فَيَاْخُذُ بِقَرْنٍ مِّنْ قُرُوْنِ رَاْسِىْ وَيَقُوْلُ اَقْبِلِىْ عَلَىَّ حَدِّثِيْنِىْ يَرٰى اَنَّهُ اَبِىْ وَاِنَّمَا وَلَدُهُ اِخْوَتِىْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ الْحَرَّةِ اَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِىْ عَلٰى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبٌ مِنَ الْكِلَابِيَّةِ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ وَهَلْ تَصْلُحُ لَهُ فَاَرْسَلَ اِلَىَّ اِنَّمَا تُرِيْدِيْنَ مَنْعَ

٤٢٩٧- اخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٨) (١٣٩٣٠)' و البيهقي في السنن (٧/٤٥٨) من طريق سعيد بن منصور' كلاهما -عبد الرزاق' و سعيد- عن سفيان عن عمرو بن دينار' به نحوه- واخرجه عبد الرزاق (٧/٤٦٧) (١٣٩١٩): اخبرنا ابن جريج' قال: اخبرني عمرو بن دينار...... فذكره نحوه- واخرجه البيهقي (٧/٤٥٨) من طريق شعبة عن عمرو' نحوه-

٤٢٩٨- اخرجه مالك في الموطا (٢/٦٠٢)' و من طريقه عبد الرزاق (٧/٤٨٣) (١٣٩٤٢)' و الترمذي (١١٤٩)' و سعيد بن منصور (٩٦٦)' و البيهقي (٧/٤٥٣)-

٤٢٩٩- اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ٧٧- شفاء العي)' و في الام (٣/٣١٥)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٦/٨٣) رقم (٤٧٠٩) عن عبد العزيز بن محمد عن محمد بن عمرو' به- و عبد العزيز بن محمد الدراوردي: قال فيه الحافظ في (التقريب) صدوق كان يحدث من كتب غيره: فيخطيء- لكن تابعه عبد الله بن ادريس' و هو ثقة فقيه' روى له الجماعة' و ترجمته في التهذيب- و محمد بن عمرو ليس هو الواقدي' انما هو محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي: روى له الجماعة' و قال الحافظ في (التقريب): صدوق-

ابْنَتِكَ اَنَا اَخُوكِ وَمَا وَلَدَتْ اَسْمَاءُ فَهُمْ اِخْوَتُكِ .فَاَمَّا وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ اَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَكِ بِاِخْوَةٍ .قَالَتْ فَاَرْسَلْتُ وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَاُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالُوا اِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا .

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے مجھے دودھ پلایا تھا' اس لیے (سیدہ اسماء کے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میرے ہاں ایسے وقت میں بھی آ جایا کرتے تھے جب میں کنگھی کر رہی ہوتی تھی' وہ میرے بال پکڑ کر مجھ سے کہا کرتے تھے: اِدھر میرے پاس آ ؤ اور میرے ساتھ بات کرو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ وہ میرے والد ہیں اور سیدہ اسماء کے بچے میرے بھائی ہیں۔

اس کے بعد واقعۂ حرہ سے کچھ پہلے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (جو میرے رضاعی بھائی تھے) اپنے بیٹے حمزہ کے لیے میری بیٹی کا رشتہ مانگا۔ حمزہ اور مصعب یہ دونوں فلاں عورت کے بیٹے تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کیا ایسا کرنا درست ہوگا' تو عبداللہ بن زبیر نے مجھے جواب میں پیغام بھیجا کہ کیا تم اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے انکار کرنا چاہتی ہو؟ میں تمہارا بھائی ہوں اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بچے تمہارے بھائی ہیں' لیکن حضرت زبیر کی وہ اولاد جو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسرے بچوں سے ہے وہ تمہارے بہن بھائی نہیں ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے یہ پیغام بھیجا تھا تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام بھی موجود تھے اور اُمہات المؤمنین بھی موجود تھیں' انہوں نے یہ بات بیان کی کہ رضاعت مرد کی طرف سے کسی چیز کی حرمت کو ثابت نہیں کرتی۔

4300- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4301- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِى الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى بَيْتِى فَاَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَتْ عِنْدِى امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا امْرَاَةً فَزَعَمَتِ امْرَاَتِى الْاُولَى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِى الْحُدْثَى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ اَوْ قَالَ اِمْلَاجَةً اَوْ اِمْلَاجَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ . اَوْ قَالَ الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' ایک دیہاتی آپ

٤٣٠٠- تقدم برقم (٤٢٨٦)-

٤٣٠١- تقدم برقم (٤٢٨٦)- و انظر الذي قبله-

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے میں نے اس کے بعد ایک اور عورت کے ساتھ شادی کی تو میری پہلی بیوی نے یہ بات بیان کی' اس نے میری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے' جو ایک یا شاید دو مرتبہ پلایا تھا یا ایک یا دو گھونٹ پلایا تھا (یہاں پر شک راوی کو ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو گھونٹ بھرنے سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ایک یا دو مرتبہ پینے سے) حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4302- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ . قَالَ قَتَادَةُ وَلَا الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

☆☆ سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک یا دو گھونٹ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

قتادہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے (حرمت ثابت نہیں ہوتی)۔

4303- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الشِّيعِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4304- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَزَلَ فِى الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ وَّهِىَ تُرِيْدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدُ اَوْ خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن میں پہلے دس متعین مرتبہ چوسنے کا حکم نازل ہوا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ رضاعت جس کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے' اس میں دس مرتبہ چوسنا لازم ہے' اس کے بعد پانچ متعین مرتبہ کا حکم نازل ہوا۔

4305- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ

۴۳۰۲-تقدم رقم (۴۲۸۶)-

۴۳۰۳-اخرجه مسلم (۱۴۵۰)' و ابو داود (۲۰۶۳)' و الترمذي (۱۱۵۰)' و النسائي (۱۰۱/۶)' و احمد (۳۱/۶' ۹۵' ۲۱۶)' و ابن حبان (۴۲۲۸)' و الطحاوي في شرح المعاني (۴۵۵۶)' و البيهقي (۴۵۴/۷' ۴۵۵) من طرق عن ايوب' به-

۴۳۰۴-اخرجه مسلم (۲۵/۱۴۵۲) من طريق سليمان بن بلال عن يحيى' به- و اخرجه مالك في الموطا (۶۰۸/۲)' و من طريقه مسلم في صحيحه (۱۴۵۲)' و الترمذي (۱۱۵۰)' و ابو داود (۲۰۶۲)' و النسائي (۱۰۰/۶)' و الدارمي (۲۲۵۸) عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد ابن عمرو بن حزم عن عمرة' به-واخرجه ابن ماجه (۱۹۴۲) من طريق عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عمرة' به- والفاظه متقاربة-

الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَىِ الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ.

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص باقی سب لوگوں کے مقابلے میں اس کی زندگی اور موت میں زیادہ قریب شمار ہوگا۔

4306- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ فَلَهُ وَلَاؤُهُ . الصَّدَفِيُّ ضَعِيفٌ وَّالَّذِى قَبْلَهُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے تو وہ دوسرا شخص پہلے کے ولاء کا مالک ہوگا۔

4307- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

٤٣٠٥- اخرجه احمد (٤/١٠٢، ١٠٣) و الترمذي (٢١١٢) و النسائي في الكبرى (٤/٨٨، ٨٩) (٦٤١٢، ٦٤١٣) و الدارمي (٢/٣٧٧) و الحاكم (٢/٢١٩) و الطبراني في الكبير (٢/٥٦) (١٢٧٣) و البيهقي (١٠/٢٩٦) والخطيب في تاريخه (٧/٥٣) من طرق عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن موهب به- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن وهب -ويقال: ابن موهب- عن تميم الداري، وقد اخل بعضهم بين عبد الله بن موهب و بين تميم الداري قبيصة بن ذويب- اخرجه يحيى بن حمزة عن عبد العزيز بن عمر، وزاد فيه: قبيصة بن ذويب- و العمل على هذا عند بعض اهل العلم، و هو عندي ليس بمتصل- اه -قلت: ورواية يحيى التي اشار اليها الترمذي: اخرجها ابو داود (٢٩١٨) و الطحاوي في شرح المشكل (٢٨٥٣) (٢٨٥٤) (٢٨٥٥) (٢٨٥٦) و الطبراني في الكبير (٤/٥٦) (١٢٧٣) و الحاكم (٢/٢١٩) والبيهقي (١٠/٢٩٦) من طريق يحيى بن حمزة عن عبد الله بن موهب عن قبيصة بن ذويب عن تميم الداري به- قال البخاري في تاريخه (٥/١٩٩): ولا يصح لقول النبي صلى الله عليه وسلم : (الولاء لمن اعتق)- و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (٤/٨٨) (٦٤١١) و الحاكم (٢/٢١٩) و الطبراني (٢/٥٧) (١٢٧٤) و البيهقي (١٠/٢٩٧) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابيه عن ابن موهب، به-قال ابن التركماني في (الجوهر النقي) ان ابا نعيم و وكيع - و هما ثقتان جليلان- قد روياه عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز، و قد صرح بسماع ابن موهب من تميم، ثم قال: (فان كان الامر على ما ذكر ابو نعيم و وكيع حمل على انه سمع منه بواسطة و بغيرها، و ان ثبت انه لم يسمع منه ولا لحقه، فالواسطة -و هو قبيصة- ثقة، ادرك زمان تميم بلا شك فعنعنته محمولة على الاتصال)- اه -وقال العلائي في جامع التحصيل ص (٢١٧) : قال يعقوب الفسوي لم يدركه- يعني: تميما- وقال احمد بن حنبل في حديثه عن تميم، قلت: يا رسول الله، ارايت الرجل من اهل الكتاب يسلم على يدي الرجل...... الحديث-: انما هو ابن موهب عن قبيصة عن تميم)- اه-

٤٣٠٦- اخرجه الطبراني في الكبير (٨/٢٣٢) (٧٧٨١) و ابن عدي في الكامل (٦/٢٠٠١) و من طريقه البيهقي (١٠/٢٩٨) من طريق عيسى بن يونس، به-واخرجه ابن عدي، و من طريقه البيهقي (١٠/٢٩٨) وابن الجوزي في الموضوعات (٣/٥٢٨) (١٧٦٥) من طريق عيسى بن يونس عن جعفر بن الزبير عن القاسم عن ابي امامة، به- قال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح - قال ابن حبان: القاسم كان يروي عن الصحابة المعضلات- قال شعبة: جعفر بن الزبير كان يكذب -وقال البخاري و النسائي و الدارقطني: جعفر متروك- و قد اخرجه معاوية بن يحيى عن القاسم، و معاوية ليس بشيء- اه-

٤٣٠٧- تقدم تخريجه رقم (٤٣٠٥)-

مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ .

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دیگر سب لوگوں کے مقابلے میں اس کی زندگی اور موت میں اس سے زیادہ قریب ہوگا۔

4308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ - رَجُلٌ مِنْ خَوْلَانَ - قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ نے ایک شخص سے سوال کیا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

4309- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَا تَحِلُّ اللُّقَطَةُ مَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَهُ صَاحِبُهَا فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ صَاحِبُهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِهَا وَإِنْ جَاءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: گری ہوئی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے' جو شخص اس کو اٹھا لیتا ہے وہ ایک سال تک اُس کا اعلان کرے گا' اگر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو وہ اسے لوٹا دے گا' اگر اس کا مالک نہیں آتا تو وہ اسے صدقہ کر دے گا۔ اور اگر پھر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو وہ اسے اس کی چیز یا اس کی مانند دوسری چیز کے بارے میں اختیار دے گا۔

4310- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ

۴۳۰۸-اختلف في سماع ابن موهب من تميم' و صوبه ابو زرعة الدمشقي' فقال-كما في تهذيب الكمال (۲۹۹/٤)-: و جه مدخل قبيصة بن ذويب في حديثه هذا- فيما نرى' و الله اعلم- ان عبد العزيز بن عمر حدث يحيى بن حمزة' بهذا الحديث من كتابه' و حدثهم بالعراق حفظا- و هذا حديث متصل حسن المخرج' و الاتصال لم نر احدا منااهل العلم يدفعه)- اه-وقال المزي في تهذيب الكمال (۲۹۹/٤) : و في حديث وكيع وحده عن عبد العزيز' عن عبد الله بن موهب قال: سمعت تميما- وقال غيره: عن تميم الداري- وقد جوده يحيى بن حمزة عن عبد العزيز- اه-قلت: بل تابع وكيعا عليه: علي بن عابس' و عبد الرحمن بن سليمان و محمد بن ربيعة الكلابي هنا عند الدارقطني-و ينظر الكلام على الحديث رقم (۴۳۰۵)-

۴۳۰۹-اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۲۰۸) و الصغير (۳۱/۱): حدثنا احمد بن سهل ابن الوليد السكري الاهوازي' قال: نا خالد بن يوسف السمتي ...... فذكره-وخالد بن يوسف السمتي ضعيف' تقدمت ترجمته-والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۷۱/٤) وقال: (اخرجه الطبراني في الصغير و الاوسط' و فيه يوسف بن خالد السمتي' وهو كذاب)- اه-

الْمُسَيَّبِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فُرِغَ مِنْ اَرْبَعٍ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالاَجَلِ فَلَيْسَ اَحَدٌ اَكْسَبَ مِنْ اَحَدٍ وَّالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ اَوْ لَمْ تُقْبَضْ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ چار چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے: تخلیق' عادت واطوار' رزق اور عمر' تو کوئی شخص کسی دوسرے سے ان میں سے کسی بھی چیز کا اکتساب نہیں کرسکتا۔ صدقہ دینا جائز ہے' خواہ اسے قبضے میں لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔

4311- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ عُقَيْلٍ اُسِرَ فَاُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مَعَهُ فَاَتٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَاْخُذُوْنِىْ وَتَاْخُذُوْنَ الْعَضْبَاءَ وَاَنَا مُسْلِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ۔ قَالَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِىْ وَاِنِّىْ ظَمْاٰنُ فَاسْقِنِىْ فَقَالَ هٰذِهٖ حَاجَتُكَ ۔ قَالَ فَفُوْدِىَ بِرَجُلَيْنِ وَحَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهٖ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ فَاَغَارَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ وَاَسَرُوْا امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُرِيْحُوْنَ اِبِلَهُمْ بِاَفْنِيَتِهِمْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ نُوِّمُوْا وَعَمَدَتْ اِلَى الْاِبِلِ فَمَا كَانَتْ تَاْتِىْ عَلٰى نَاقَةٍ مِّنْهَا اِلَّا رَغَتْ حَتّٰى اَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ فَاَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا حَتّٰى اَتَتِ الْمَدِيْنَةَ وَنَذَرَتْ اِنِ اللّٰهُ تَعَالٰى نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا اَتَتِ الْمَدِيْنَةَ عَرَفَ النَّاسُ النَّاقَةَ وَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاُتِىَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْبِرَ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَمَا جَزَتْهَا- اَوْ جَزَيْتِهَا- لَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عضباء نامی اونٹنی بنوعقیل کے ایک شخص کی ملکیت تھی۔ اس شخص کو قیدی بنایا گیا۔ اس شخص کے ساتھ اس کی اونٹنی عضباء کو بھی قیدی بنا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے' آپ اس وقت ایک گدھے پر سوار تھے جس پر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوگوں نے کس بنیاد پر مجھے پکڑا ہے اور کس وجہ سے عضباء کو پکڑا ہے' جبکہ میں مسلمان ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم یہ بات کہہ رہے ہو' تو تم اپنے معاملے کے مالک ہو (یعنی آزاد ہو) اور تمہیں مکمل فلاح نصیب ہو

۴۳۱۰- اخرجه البيهقي (۶/۱۶۳) من طريق الدارقطني' و في اسناده عيسى بن المسيب: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۶/ترجمة ۱۶۰۰)' و نقل تضعيفه عن ابن معين و ابي زرعة' و قال: سالت ابي عنه؟ فقال: محله الصدق' ليس بالقوي- وقال ابن حبان في المجروحين (۲/۱۱۹): كان ممن يقلب الاخبار' ولا يعلم و يخطىء في الآثار' و لا يفهم حتى خرج عن حد الاحتجاج- اه- و انظر ترجمته في الميزان (۵/۳۸۹)-

۴۳۱۱- اخرجه مسلم في النذور' باب: لا وفاء لنذر في معصية الله' ولا فيما لا يملك العبد' حديث (۱۶۴۱) من طريق اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب' به-

گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ شخص (پیچھے سے) بولا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھوکا ہوں، مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں۔ میں پیاسا ہوں آپ مجھے کچھ پینے کے لیے دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کا سامان ہے۔

پھر اس شخص کو دو آدمیوں کے فدیے کے بدلے میں چھوڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء نامی اونٹنی کو اپنی سواری کے لیے رکھ دیا کیونکہ وہ تیز سفر کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے مدینہ منورہ کے ایک حصے پر رات کے وقت ڈاکہ ڈالا اور ایک مسلمان عورت کو قیدی کر لیا۔ مشرکین نے اپنی کھلی جگہ پر اپنے اونٹوں کو آرام کرنے کے لیے بٹھا دیا، جب رات ہوئی اور وہ لوگ سو گئے تو وہ عورت جس اونٹ کے پاس گئی اس نے آواز نکالی وہ اس اونٹنی عضباء کے پاس آئی تو اس نے آواز نہیں نکالی۔ وہ بڑی فرمانبردار اونٹنی تھی، وہ عورت اس اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ آ گئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات نصیب کر دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی، جب وہ مدینہ منورہ پہنچی اور لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچان لیا تو بولے: یہ تو عضباء ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس کی نذر کے بارے میں آپ کو بتایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے بہت بُرا بدلہ دیا ہے۔ معصیت کے کام میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو، اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی۔

4312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ تُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ يَأْثُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الرَّضَاعِ اَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا دُوْنَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ قَالَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) وَلَمْ يَقُلْ رَضْعَةً وَّلَا رَضْعَتَيْنِ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: تھوڑی رضاعت بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت زیادہ رضاعت سے ثابت ہوتی ہے، ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتہ چلا کہ عبداللہ بن زبیر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: سات مرتبہ سے کم دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا فرمان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے قول سے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اور تمہاری رضاعی بہنیں''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کی رضاعت۔

۴۳۱۲- اخرجه عبد الرزاق (۷/۴۶٦) (۱۳۹۱۱)، و من طريقه اخرجه المصنف هنا، و رجال اسناده ثقات، و ليس فيه الا ما يخشى من تدليس ابن جريج، و سماع عطاء من ابن عمر فيه خلاف- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۲۳۸): (قال احمد بن حنبل: راى ابن عمر و لم يسمع منه، و لم يسمع من ابن عباس شيئا- وقال ابو حاتم لم يدرك ابن عمر- اه-

4313- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا يُحَرِّمُ دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پانچ مرتبہ سے کم رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

4314- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ أَوْ رَضْعَتَانِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا حَرَامًا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ - زَعَمَ أَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَضَاءُ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ رضاعی بہن حرام ہوتی ہے۔ تو ایک شخص بولا: امیر المؤمنین نے تو یہ بات بیان کی ہے (اس شخص کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے) کہ ایک مرتبہ کی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تمہارے فیصلے اور امیر المؤمنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

4315- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4316- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا . لَفْظُ يَعْقُوبَ .

۴۳۱۳- اخرجه عبد الرزاق (۴۶۶/۷) (۱۳۹۱۲) و من طريقه الدارقطني هنا، و من طريقهما البيهقي في السنن (۴۵۶/۷)- قال ابن التركماني في الجوهر النقي: (قد اضطرب مذهبها في ذلك؛ كما تقدم- وقال ابن جرير: الرواية عنها في ذلك مضطربة: فروي انها كانت لا تحرم الا بعشر وروي بخمس- و المعروف عنها بنقل الثقات انها كانت لا تحرم الا بسبع مع اختلاف في ذلك عنها)- اهـ-

۴۳۱۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۴۶۸/۷) (۱۳۹۱۹) من طريقه المصنف هنا- و انظر رقم (۴۲۹۷)-

۴۳۱۵- اخرجه عبد الرزاق (۴۶۸/۷) (۱۳۹۲۰) و من طريقه المصنف هنا- و انظر رقم (۴۲۹۷)-

۴۳۱۶- اخرجه الحاكم (۱۱۵/۴) و من طريقه البيهقي (۱۰/۱۲-۱۳)- و اخرجه ابو نعيم في الحلية (۱۷/۹) من طريق داود بن ابي هند عن مكحول عن ابي ثعلبة الخشني به- و مكحول كثير الارسال و التدليس قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۲۸۵): روي عن ابي ثعلبة الخشني حديث: (ان الله فرض فرائض فلا تضيعوها) وهو معاصر له بالسن و البلد؛ فيحتمل انيكون ارسل كعادته او هو يدلس ايضا)- اهـ- واخرجه الطبراني في الكبير كما في مجمع الزوائد (۱۷۶/۱) و مسدد كما في المطالب العالية (۷۳/۳) (۲۹۰۹) و قال الحافظ: رجاله ثقات الا انه منقطع- وقال الهيثمي: و رجاله رجال الصحيح- و اخرجه البيهقي في السنن (۱۲/۱۰) موقوفا-

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کر دیئے ہیں، تم انہیں ضائع نہ کرو، اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دے دیا ہے تم ان کا ارتکاب نہ کرو اور اس نے کچھ حدود متعین کر دی ہیں، تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو، اس نے بھولے بغیر کچھ چیزوں کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا، تو تم ان کو کریدنے کی کوشش نہ کرو۔

كِتَابُ الْأَحْبَاسِ

کتاب: احباس (یعنی وقف) کے بارے میں روایات

4317- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ لَمْ يَتْرُكْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا أَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے بعد) کوئی سونا یا چاندی نہیں چھوڑے تھے صرف ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا' اور ایک سفید خچر کو چھوڑا تھا۔

شرح:

وقف کا لغوی معنی ٹھہر جانا ہے اور اصطلاحِ شریعت میں اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ملکیت کی کسی چیز کو اپنی ملک سے خارج کر کے اللہ تعالیٰ کے نام اس طرح کر دے کہ خدا کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے۔

وقف ایک ایسی نیکی ہے جسے مستحب قرار دیا گیا ہے' بہت سی احادیث و روایات میں اس کے فضائل منقول ہیں۔

وقف کرنے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وقف کرنے والا شخص اس چیز میں تصرف کر سکتا ہو یعنی وہ عاقل' بالغ اور آزاد ہو۔ اس لئے نابالغ بچے' کم عقل شخص اور غلام کا کیا ہوا وقف درست نہیں ہوگا۔

وقف صریح لفظ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے اور کنایہ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔

وقف کے درست ہونے کے لئے یہ چیز شرط ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی اصل برقرار رہے اور اس کے فوائد حاصل ہوتے رہیں۔ اس لئے کوئی چیز وقف نہیں کی جا سکتی جو فائدہ حاصل ہونے کے بعد باقی نہ رہے' جیسے کھانا وغیرہ۔

وقف کے درست ہونے کے لئے یہ بات بھی شرط ہے کہ جس چیز کو وقف کیا گیا ہو وہ کوئی متعین چیز ہونی چاہئے۔

ایک شرط یہ ہے کہ وقف نیکی کے کام میں ہو سکتا ہے' اس لئے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے وقف درست نہیں ہوگا۔

وقف کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مطلق ہو' مشروط یا موقت وقف درست نہیں ہوتا۔

4318- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

۴۳۱۷- اخرجه البخاري في صحيحه (۲۸۷۳)' (۲۹۱۲)' و النسائي (۶/ ۲۲۹)' و احمد (۴/ ۲۷۹) من طريق سفيان عن ابي اسحاق..... فذكره- والحديث اخرجه زهير بن معاوية' و ابو الاحوص' و اسرائيل' و يونس عن ابي اسحاق' و في بعض هذه الطرق التصريح بسماع ابي اسحاق من عمرو بن الحارث: فزال ما يخشى من تدليسه- و ستاتي بعض هذا الطرق رقم في الاحاديث التالية-

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکے میں صرف اپنے ہتھیار' اپنا سفید خچر اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

4319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرَى تَرَكَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار یا کوئی درہم یا کوئی غلام یا کوئی کنیز (ترکے میں) نہیں چھوڑے تھے' صرف آپ کا سفید خچر تھا جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے۔ آپ کا اسلحہ تھا اور ایک زمین تھی جسے آپ نے اللہ کے نام پر (صدقے کے طور پر) کر دیا تھا۔

قتیبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ نے اسے صدقہ قرار دیا تھا۔

4320- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِي امْرَاَتِهِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت کوئی درہم و دینار' غلام' کنیز یا کوئی بھی چیز ترکے میں نہیں چھوڑی تھی' صرف آپ کا خچر تھا' آپ کے ہتھیار تھے اور ایک زمین تھی جسے آپ نے صدقے کے طور پر چھوڑا تھا۔

4321- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۳۱۸- تقدم في الذي قبله- ۴۳۱۹- اخرجه النسائي (۶/۲۲۹)' و اخرجه البخاري في صحيحه (۴۴۶۱): قال: اخبرنا قتيبة بن سعيد' حدثنا ابو الاحوص' به- وانظر رقم (۴۳۱۹)-

۴۳۲۰- اخرجه البخاري في صحيحه (۲۷۳۹)' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۸۹)' و البيهقي في الدلائل (۷/۲۷۳) من طريق زهير بن معاوية عن ابي اسحاق عن عمرو بن الحارث اخي جويرية' به- قال الدكتور بشار عواد في المسند الجامع (۱۴/۱۱۱): في رواية ابن خزيمة -المطبوع-: (زهير عن ابي اسحاق: عن عمرو بن الحارث عن جويرية -قالت: و الله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته......) الحديث- ورواية زهير عند البخاري (۴/۳) ليس فيها: (عن جويرية)' و قد ذكر الدارقطني في العلل (۵/الورقة ۱۸۸) ان رواية زهير ليس فيها: (عن جويرية)- اه- و انظر الحديث (۴۳۱۸)-

۴۳۲۱- اخرجه النسائي (۶/۲۲۹)' و من طريقه الدارقطني هنا' و قد اخرجه الترمذي في الشمائل (۳۹۹) من طريق اسرائيل بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق' به- و انظر الحديث رقم (۴۳۱۸)-

بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .

☆☆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے ترکے میں صرف اپنا سفید خچر اپنا اسلحہ اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

4322- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْاِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَشِرْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں کیا جانے والا پہلا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی تھی: یارسول اللہ! آپ مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اس کے بارے میں کیا طرزِ عمل اختیار کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم اس زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

4323- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَزْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بِنْتِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَاَمْسَكْتَ اَصْلَهُ . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ عَلَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا اَوْ مُتَاَثِّلٍ مِنْهُ مَالًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ زمین کبھی نہیں ملی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کے (پھل کو) صدقہ کر دو اور اصل زمین اپنے پاس رکھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے (پھل کو) اپنے قریبی رشتے داروں غریبوں اور مسافروں کے لیے صدقہ قرار دیا تھا اور اس کی نگرانی کرنے والے شخص کو بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ خود اس میں سے کھالیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے بشرطیکہ وہ مال جمع

۴۳۲۲- اخرجه احمد (۲/ ۱۱۴) (۲/۱۵۶-۱۵۷) و ابنماجه (۲۳۹۷) و ابن خزيمة (۲۴۸۳) من طريق عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به- وعبد الله بن عمر هو العمري فيه كلام وقد تقدمت ترجمته وقد تابعه عليه غير واحد من الحافظ منهم ايوب و يحيى بن سعيد و عبيد الله بن عمر وسياتي تخريجها في مواضعها- وقد اخرجه الدارقطني رقم (۴۳۴۶) من هذه الطريق ايضا-

۴۳۲۳- اخرجه البيهقي (۱۵۹/۷) من طريق الهيثم عني سهل بن حماد بن زيد: نا ايوب به- و اخرجه احمد في مسنده (۱۲۵/۲) من طريق يونس قال: حدثنا حماد- يعني ابن زيد- حدثنا ايوب به- و اسناده صحيح و سياتي عند الدارقطني رقم (۴۳۲۴)- و اما طريق ابن عون: فقد اخرجه عنه جمع كثير يزيد على العشرة و الروايات مطولة و مختصرة- ولم اقف على رواية حماد بن زيد عن ابن عون عند احمد غير الدارقطني و قد تابعه عليها غيره منها: رواية البخاري (۲۷۷۲) من طريق يزيد بن زريع حدثنا ابن عون به- و سياتي رقم (۴۳۳۰)-

کرنے والا نہ ہو۔

4324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ يُقَالُ لَهَا ثَمْغٌ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ احْبِسْ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی، جس کا نام ثمغ تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زمین تم اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

4325- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "ثمغ" میں موجود اپنی زمین صدقہ کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے صدقہ اس طرح کرو کہ تم اس کا پھل تقسیم کر دو اور زمین اپنے پاس رہنے دو' جسے فروخت بھی نہ کیا جا سکے اور وراثت میں منتقل بھی نہ کیا جا سکے۔

4326- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُو الرَّبِيْعِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ بِثَمْغٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِثَمَرِهٖ وَاحْبِسْ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ. وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ تَصَدَّقْ بِهٖ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْرَثُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لیا کہ وہ ثمغ میں موجود اپنی زمین کو صدقہ کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے پھل کو صدقہ

٤٣٢٤-تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٣٢٥-اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/٩٥)، و البيهقي (٦/١٦٠) من طريق ابراهيم بن سعد عن عبد العزيز بن المطلب- و اخرجه ابو داود في سننه (٢٨٧٨) عن مسدد: ثنا يحيى عن ابن عون، عن نافع به- و سياتي من هذه الطريق-ايضا-رقم (٤٣٢٦)-

٤٣٢٦-انظر الذي قبله-

کردواورزمین اپنے پاس رہنے دو' اس طرح کہ اسے فروخت نہ کیا جا سکے اور اسے وراثت میں بھی نہ دیا جا سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اسے اس طرح صدقہ کرو کہ اس کا پھل تقسیم ہو جائے اور اصل زمین تمہارے پاس رہے کہ اسے فروخت نہ کیا جا سکے اور وراثت میں نہ دیا جا سکے۔

4327- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْمَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ وَّقَالَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثمغ میں موجود زمین صدقہ کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

4328- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَهْرِيَارَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّكَّرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُصَفَّى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْضِيْ مِنْ ثَمْغٍ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے ثمغ میں موجود اپنی زمین کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

4329- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِمَالِيْ قَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

۴۳۲۷- اخرجه النسائي (٦/٢٣٢)' و ابن ماجه (٢٣٩٧)' و ابن خزيمة (٢٤٨٦)' و ابن حبان (٤٨٩٩) من طريق عبيد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر' و عبيد الله المصغر ثقة' و سياتي الحديث من طريقه في مواضع كثيرة عند المصنف- انظر رقم (٤٣٢٨)' (٤٣٢٩)' (٤٣٤٥)' (٤٣٤٨)' (٤٣٤٩)' (٤٣٥٠)' (٤٣٥١)' (٤٣٥٢)' (٤٣٥٣)' (٤٣٥٤)' (٤٣٥٥)-

۴۳۲۸- اخرجه ابن خزيمة (٢٤٨٦): حدثنا محمد بن يحيى...... فذكره- و انظر رقم (٤٣٢٧)-

۴۳۲۹- تقدم رقم (٤٣٢٧)-

باب كَيْفَ يُكْتَبُ الْحَبْسُ

باب: وقف نامہ کیسے تحریر کیا جائے؟

4330- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِیْ مِنْهُ فَكَيْفَ تَاْمُرُ فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے پہلے مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین نہیں ملی تو آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو وہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کو صدقہ کر دیا' اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کی جا سکتا' ہبہ نہیں کی جا سکتا' وراثت میں تقسیم نہیں کی جا سکتا' (اس کا پھل) غریبوں' رشتے داروں' غلاموں' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں کو ملے گا۔ جو شخص اس کا نگران ہوگا اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طور پر اس میں سے کھالیتا ہے' یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4331- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصَبْتُ مَالاً قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِیْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . فَجَعَلَهَا عُمَرُ صَدَقَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ وَفِى الْقُرْبٰى وَفِى الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ.

۴۳۳۰-اخرجه البخاري (۲۷۷۲)' و ابو داود (۲۸۷۸)' و النسائي (۶/ ۲۳۰)' و ابن خزيمة (۲۴۸۵)' و البيهقي في سننه (۶/ ۱۵۹) من طريق يزيد بن زريع عن ابن عون' به- و انظر ايضا رقم رقم (۴۳۳۱)-

۴۳۳۱-تفرد به الدارقطني من طريق ابي اسامة عن ابن عون- و انظر رقم (۴۳۳۲)' و (۴۳۳۰)-

قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ذَكَرْتُ حَدِيْثَ نَافِعٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً ۔قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّهُ قَرَاَ تِلْكَ الرُّقْعَةَ فَكَانَ فِيْهَا غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً ۔هٰذَا حَدِيْثُ اَبِیْ اُسَامَةَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسا کوئی مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہو تو آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اسے اللہ کے نام پر وقف کر دو کہ اصل زمین تمہارے پاس رہے گی اور تم اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے غریبوں قریبی رشتے داروں غلاموں مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا اور اس کے نگران پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے خود اس میں سے کھالیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

اس روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

4332- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ لاَ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ .وَفِی اٰخِرِهٖ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین کو فروخت نہیں کی جاسکے گا اسے ہبہ نہیں کیا جاسکے گا وہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی۔

اس کے بعد راوی نے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ شخص مال جمع کرنے والا نہ ہو''۔

4333- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ بِهَا قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ۔ قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا اَنَّهَا لاَ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

٤٣٣٢-اخرجه مسلم (١٦٣٢/١٥)، و البيهقي في سننه (١٥٩/٦) من طريق يحيى بن يحيى، انبا سليم بن اخضر عن ابن عون، به- وقد تقدم طريق يزيد بن زريع رقم (٤٣٣٠)-

٤٣٣٣-النضر بن شميل ثقة ثبت- انظر ترجمته في (التقريب)، و قد تابعه غير واحد عن ابن عون- انظر رقم (٤٣٣٢)-

وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کے بارے میں آپ سے مشورہ کریں تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے' میرے نزدیک مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین کبھی نہیں ملی' آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جا سکتا ہے' نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے' نہ وراثت میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مجاہدین' مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ تھا۔ اور جو شخص اس کا نگران تھا اس کو کوئی گناہ نہ ہوتا اگر وہ خود اس میں سے مناسب طریقے سے کھا لیتا یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4334- قُرِءَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ قِيلَ لَهُ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّالْاَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِىْ مِنْهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَحَبَسْتَ اَصْلَهَا . قَالَ فَجَعَلَهَا عُمَرُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالْغُزَاةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِى الرِّقَابِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ مَالًا وَّاَوْصٰى بِهَا اِلٰى حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ اِلَى الْاَكَابِرِ مِنْ اٰلِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ . قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالُوْا هٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ . زَادَا مَعًا وَاَوْصٰى بِهَا اِلٰى حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ اِلَى الْاَكَابِرِ مِنْ اٰلِ عُمَرَ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ میرے نزدیک اس سے بہترین زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کو صدقہ کر دو اور اصل زمین اپنے پاس رہنے دو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طرح کر دیا کہ اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا تھا' ہبہ نہیں کیا جا سکتا تھا' وراثت میں

۴۳۳۴-اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۸۴) من طريق يزيد بن هارون' و معاذ بن معاذ' كلاهما عن ابن عون' به- و انظر رقم (۴۳۳۲)-

تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس کا پھل غریبوں' مسکینوں' مسافروں' مجاہدین' غلاموں اور مہمانوں کے لیے صدقہ تھا۔ جو شخص اس کا نگران تھے اسے کوئی گناہ نہ ہوتا' اگر وہ خود اس میں سے کچھ کھالیتا یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی اور پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے بڑی عمر کے افراد کو کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابومسعود نامی راوی کے ہیں' تاہم دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں کچھ لفظی اختلاف کیا ہے۔

4335- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا بِشْرٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ .قَالَ وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ وَقَالَ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ .نَحْوَ حَدِيْثِ النَّضْرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اصل زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکے گا' ہبہ نہیں کیا جاسکے گا' یہ وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی۔

4336- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَحَبَسَ اَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ .وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تو انہوں نے اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دیا' اس طرح کہ اسے فروخت نہ کیا جائے' اسے ہبہ نہ کیا جائے' اسے وراثت میں تقسیم نہ کیا جائے اور اس کے پھل کو غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں کے لیے' مسکینوں کے لیے' مسافروں کے لیے اور مہمانوں کے لیے صدقہ کردیا۔

4337- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْكَلَاعِىُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عُمَرُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِىْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا .قَالَ فَحَبَسَ

٤٣٣٥-اخرجه النسائي (٦/ ٢٣٠)' و من طريق الدارقطني هنا- و اخرجه ابو داود (٢٨٧٨)' و ابن خزيمة (٢٤٨٤)' و ابن حبان (٤٩٠١) من طريق بشر بن المفضل' به-

٤٣٣٦-اخرجه مسلم (١٥/ ١٦٣٢) قال: حدثنا اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا ازهر السمان عن ابن عون ' به-وقد اخرجه مسلم (١٥/ ١٦٣٢)' و ابن خزيمة (٢٤٨٣) من طريق ابن ابي عدي عن ابن عون- و اخرجه البخاري (٢٧٣٧) من طريق محمد بن عبد الله الانصاري عن ابن عون' به- و انظر رقم (٤٣٣٣)-

٤٣٣٧-داود بن ابي هند ثقة متقن' و قد تابعه عليه غير واحد: فقد تقدم تخريجه من طريق عن ابن عون- و انظر رقم (٤٣٣٣)-

عُمَرُ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے میرے نزدیک مجھے اس سے زیادہ بہترین زمین کبھی نہیں ملی آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل زمین کو اپنے پاس رکھا اور اس کے پھل کو صدقہ کر دیا اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکے گا اور اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مجاہدین' مسافروں' مہمانوں کے لیے ہوگا اور جو شخص اس کا نگران ہوگا' اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے خود اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4338- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهُ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَاَمْسَكْتَ اَصْلَهَا ـ قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ لَّا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ وَالرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے خیبر میں زمین ملی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ زمین مجھے کبھی نہیں ملی اور اس سے زیادہ نفیس زمین کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اسے اس طرح صدقہ کرو کہ اصل زمین تمہارے پاس رہے۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس طرح صدقہ کیا کہ اسے فروخت نہیں کی جا سکے گا' ہبہ بھی

۴۳۳۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۱۶۳۳)' و النسائي (۶/۲۳۰) قال مسلم: حدثنا و قال النسائي: اخبرنا اسحاق بن ابراهيم' حدثنا ابو داود الحفري: عمر بن سعد بن سعد- عن سفيان' به-و اخرجه النسائي (۶/۲۳۰) من طريق ابي اسحاق الفزاري عن ابن عون' به- و سياتي بعد هذا من طريق محمد بن يوسف الفريابي عن سفيان'به- و فيه : (عن ابن عمر عن عمر): فهو من مسند عمر بن الخطاب' و قد تقدم روايته من طرق عن نافع عن ابن عمر بالقصة' فيحتمل ان يكون ابن عمر سمع القصة من ابيه ويحتمل ان يكون قد حضرها ثم سمعها من ابيه فكان يرويها هكذا و هكذا- و يحتمل ان يكون سمعها و لم يحضرها: فكان يرويها عن عمر مرة و يرسلها مرة اخرى' و هذا لا يطعن في الحديث: فان مراسيل الصحابة مقبولة-

نہیں کیا جاسکے گا' اس کا پھل غریبوں' قریبی رشتے داروں' غلاموں' مہمانوں' مسافروں کے لیے ہوگا جو شخص اس کا نگران ہوگا اس پر کچھ گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے خود بھی اس میں سے کھالیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4339- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ خَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِىْ مِنْهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَاْمِرُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ خَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً اَنْفَسَ عِنْدِىْ مِنْهُ .قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا .فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِى الْفُقَرَاءِ وَفِى الْاَقْرَبِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِى الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَفِى الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُعْطِىَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ .

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً .تَابَعَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے خیبر میں ایک زمین ملی جو میرے نزدیک سب سے بہترین تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس کے بارے میں آپ کی مرضی معلوم کروں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے جو میرے نزدیک سب سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو صدقہ کردو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح صدقہ کیا کہ اسے فروخت نہیں کی جاسکتا تھا' اسے ہبہ نہیں کیا جاسکتا تھا' اسے وراثت میں تقسیم نہیں کیا جائے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کو غریبوں' قریبی رشتے داروں' مجاہدین' غلاموں' مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کیا اور جو شخص اس کا نگران ہو' تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کچھ کھالیتا ہے یا مناسب طریقے سے اپنے کسی دوست کو کچھ دے دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

یہاں روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

4340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت منقول ہے۔

4341- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا

٤٣٣٩- تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٣٤٠- انظر الحديث (٤٣٣٨)-

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) اَوْ (مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِیْ فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اجْعَلْهُ فِیْ فُقَرَاءِ اَهْلِ بَيْتِكَ وَاَقَارِبِكَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جو تمہیں پسند ہے''۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید اس آیت کا تذکرہ ہے:)

''کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں جگہ میں میرا ایک باغ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے۔ اگر میں اسے پوشیدہ طور پر دے سکتا ہوتا تو اس کا اعلان نہ کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے خاندان اور قریبی رشتے داروں میں سے غریب لوگوں کو دے دو۔

4342- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ فَجَعَلَهَا لِاُبَیٍّ - يَعْنِیْ ابْنَ كَعْبٍ - وَحَسَّانَ - يَعْنِیْ ابْنَ ثَابِتٍ - وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنِّیْ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ حضرت ابی بن کعب' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے نام کر دیا کیونکہ یہ دونوں حضرات میرے مقابلے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریبی عزیز تھے۔

4343- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ثُمَامَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ. اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٣٤١-اخرجه البخاري الترمذي (٢٩٩٧)' و ابن خزيمة (٢٤٥٨)' (٢٤٥٩)' و احمد ٣٠/ ١١٥' ١٧٤' ٢٦٢)' و الطحاوي في شرح المعاني (٣/ ٣٨٩) و ابو يعلى (٣٧٣٢)' و الطبري في تفسيره (٦/ ٥٨٩) من طرق عن حميد' به-وقال الترمذي : هذا حديث حسن صحيح - الخ-و سياتي من طريق ثمامة عن انس (٤٣٤٢)' و من طريق ثابت عن انس رقم (٤٣٤٣)-

٤٣٤٢-اخرجه البخاري (٤٥٥٥): حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري' به- و اخرجه مالك في الموطا (٢/ ٩٩٥)' و من طريقه البخاري (١٤٦١)' (٢٣١٨)' (٢٧٥٢)' (٢٧٦٩)' (٤٥٥٤)' (٥٦١١)' و مسلم (٤٢/ ٩٩٨)' و احمد (٣/ ١٤١)' و الدارمي (١/ ٣٩٠)' و البيهقي (٦/ ١٦٤)' و الطحاوي (٢/ ٣٨٩)' و البغوي في (شرح السنة) (١٦٨٣)' و ابو نعيم في الحلية (٦/ ٣٣٨) عن اسحاق بن ابي طلحة عن انس ' به- و سياتي في الذي بعده من حديث ثابت عن انس-

٤٣٤٣-اخرجه احمد (٣/ ٢٨٥)' و مسلم (٩٩٨/ ٤٣)' و ابو داود (١٦٨٩)' و النسائي (٦/ ٢٣١)' و الطبري في التفسير (٧٣٩٥- شاكر)' و ابن خزيمة (٢٤٦٠)' و البيهقي (٦/ ١٦٥) من طريق ثابت عن انس' به-

4344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاِنِّىْ اُشْهِدُكَ اَنِّىْ جَعَلْتُ اَرْضِىْ بَيْرُحَاءَ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِىْ قَرَابَتِكَ . فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہیں کرتے جو تمہیں پسند ہے''۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پروردگار نے ہم سے ہمارے مال مانگے ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ''بیرحاء'' میں موجود اپنی زمین کو میں اللہ کے نام کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دی۔

4345- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِىُّ بِعَسْقَلَانَ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ مَّالِىْ شَىْءٌ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الْمِائَةِ الْوَسْقِ الَّتِىْ اَطْعَمْتَنِيْهَا مِنْ خَيْبَرَ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَاجْعَلْ ثَمَرَهَا صَدَقَةً . قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِىْ ثَمْغٍ وَّالْمِائَةِ وَسْقٍ الَّتِىْ اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ اِنِّىْ حَبَسْتُ اَصْلَهَا وَجَعَلْتُ ثَمَرَهَا صَدَقَةً لِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِلْمُقِيْمِ عَلَيْهَا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقًا لَا جُنَاحَ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ حَبِيْسٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ جَعَلَ ذٰلِكَ اِلَى ابْنَتِهِ حَفْصَةَ فَاِذَا مَاتَتْ فَاِلٰى ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے نزدیک سب سے بہترین مال وہ زمین ہے جس کی پیداوار ایک سو وسق ہے' جو آپ نے مجھے خیبر میں عطاء کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو صدقہ کر دو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھوائی:

یہ ''عمر بن خطاب'' کی طرف سے ہے جو ''ثمغ'' کی زمین کے بارے میں ہے اور ان ایک سو وسق کے بارے میں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطاء کیے تھے جو خیبر میں ہیں۔ میں اس کی اصل کو اپنے پاس رکھوں گا اور اس کے پھل کو صدقہ

۴۳۴۴- تقدم تخريجه في الذي قبله-

۴۳۴۵- تقدم رقم (۴۳۳۷)-

کردوں گا' جو قریبی رشتے داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور اس کی نگرانی کرنے والے کو ملے گا تو نگرانی کرنے والا خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلا سکتا ہے' اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ البتہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کی جا سکے گا' وراثت میں تقسیم نہیں ہوگی' جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ وصیت کی تھی' پھر اگر ان کا انتقال ہو جاتا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کسی اور صاحب رائے شخص کی طرف یہ وصیت منتقل ہو جاتی۔

4346- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِىْ بِثَمْغٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین صدقہ کرنے کا ارادہ کیا جو ثمغ میں موجود تھی' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اصل زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو''۔

4347- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ قِيْلَ لَهٗ وَفِىْ كِتَابِكَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ الْاَزْدِىِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اسْتَفَدْتُ مَالاً وَّهُوَ نَفِيسٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ قَالَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرَتُهٗ . قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ فَصَدَقَتُهٗ كُتِبَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِى الْقُرْبٰى لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مَاْثُوْمٍ فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے جو بہترین ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ اصل زمین کو فروخت نہ کیا جا سکے' ہبہ نہ کیا جا سکے' وراثت میں تقسیم نہ کیا جا سکے اور اس کے پھل کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کردیا جائے۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اسی طرح صدقہ کیا اور انہوں نے اس کے صدقہ کرنے کی تحریر میں یہ بات لکھوائی کہ یہ اللہ کی راہ میں (یعنی مجاہدین کو) مہمانوں کو' مسافروں کو' غریبوں کو اور قریبی رشتے داروں کو دیا جا سکے گا۔ جو شخص اس زمین کا نگران ہوگا' اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کھا لیتا ہے یا اپنے کسی دوست کو کھلا دیتا ہے' تو اس پر کوئی حرج اور کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۴۳۴۶—تقدم رقم (۴۳۲۲)-

۴۳۴۷—اخرجه البخاري (۲۷٦٤)' و من طريقه البيهقي في السنن (٦/١٥٩) من طريق ابي سعيد مولى بني هاشم: ثنا صخر بن جويرية...... فذكره- و ابو سعيد مولى بني هاشم: هو عبد الرحمن بن عبد الله' لقبه: جردقة' و هو و ان كان صدوقا من رجال البخاري الا انه ربما اخطا- و انظر الحديث رقم (٤٣٢٠)-

باب فی حَبْسِ الْمَشَاعِ

باب: زمین کو اپنے پاس رکھنا (اور پیداوار کو وقف کر دینا)

4348- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِائَةَ السَّهْمَ الَّتِىْ لِىْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ هُوَ اَعْجَبُ اِلَىَّ مِنْهَا وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: مجھے خیبر میں سو حصے ملے تھے مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ مال کبھی نہیں ملا میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

شرح:

یہاں ترجمۃ الباب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ''مشاع'' نقل کیا ہے۔ اس سے مراد ایک ایسی چیز ہے جو کئی آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور اس کے کسی ایک غیر متعین حصے کا آدمی مالک ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: اسے تقسیم کیا جاسکتا ہے جو تقسیم ہونے کے بعد بھی قابلِ انتفاع رہے۔ جیسے گھر اور زمین۔

دوسری وہ قسم جو تقسیم ہونے کے بعد قابلِ انتفاع نہ رہے جیسے حمام چکی چھوٹی سی کوٹھڑی جس کی تقسیم کے بعد وہ قابلِ انتفاع نہ رہے۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ قابلِ تقسیم مشاع کو وقف کرنا جائز ہے۔

احناف میں سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مشاع کو وقف کرنا جائز ہے۔ جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

4349- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

۴۳۴۸- الزبير بن بكار بن عبد الله بن مصعب ثقة، ضعفه السليماني، فاخطا في ذلك- و انظر ترجمته في التقريب- و الحديث تقدم تخريجه رقم (۴۳۲۷)-

۴۳۴۹- و بشر بن مطر: هو الواسطي صدوق- قال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۳۶۸/۲) ترجمة (۱۴۱۸): سئل ابي عنه؟ فقال: صدوق- و الحديث تقدم رقم (۴۳۲۷)-

عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ وَاشْتَرَاهَا حَتّٰى اسْتَجْمَعَهَا فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهٗ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ احْبِسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ خیبر میں سو حصوں کے مالک بنے تھے' انہوں نے کچھ اور زمین بھی خرید کر اسے اکٹھا کر لیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس طرح کی زمین پہلے کبھی نہیں ملی' میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں (یعنی اس کو صدقہ کر دوں)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دو۔

4350- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ قَوْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ سَوَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4351- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهٗ قَطُّ وَكَانَ لِیْ مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَاِنِّیْ قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَ . وَرَوَاهُ غَيْرُ شَيْخِنَا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس طرح کی زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سو حصے ملے تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے اس کے ذریعے خیبر میں ایک سو حصے اس کے مالکان سے خریدے (یعنی اتنی زمین خرید لی)' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو روکے رہو' اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دو۔

۴۳۵۰- في اسناده ابن عبد الرحمن المخزومي ابو عبد الله' ذكره ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (۴۲/۴)- و انظر الحديث (۴۳۳۷)-

۴۳۵۱- محمد بن عبيد الله بن يزيد من رجال التهذيب' و ثقة النسائي' و الخليلي' و ذكره ابن حبان في الثقات (۱۱۸/۹)- و انظر تهذيب الكمال (۳۹۱/۶) ترجمة (۵۹۷۱)- و الحديث عند النسائي في الكبرى (۹۴/۴) (۶۴۳۱) قال : اخبرنا محمد بن عبد الله الخلنجي' قال: حدثنا سفيان...... فذكره' و سياتي في الذي بعده-

4352- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى بْنِ بُهْلُوْلٍ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْضٍ مِّنْ ثَمْغٍ فَقَالَ حَبِّسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثمغ میں موجود زمین کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زمین اپنے پاس رکھو اور پھل اللہ کی راہ میں دو۔

4353- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالاً بِثَمْغٍ اَكْرَهُ اَنْ يُّبَاعَ بَعْدِيْ .قَالَ فَاحْبِسْهُ وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ثمغ میں زمین ملی ہے' میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ اسے میرے بعد فروخت کر دیا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے روکے رکھو اور اس کا پھل اللہ کی راہ میں دو۔

4354- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَثْرَمُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دُبَيْسٍ الْكِنْدِيُّ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا اَصَبْتُ مَالاً هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا . فَقَالَ فَحَبَسَ عُمَرُ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا تُوْرَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِّنْهُ مَالاً قَالَ الْاَثْرَمُ اَفَادَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الشَّيْخَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے مجھے کبھی ایسی زمین نہیں ملی' جو میرے نزدیک اس زمین سے زیادہ بہترین ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دو۔

٤٣٥٢-الرواية الاولى عن النسائي في الكبرى (٦٤٣١) و من طريقه الدارقطني هنا- و رواية ابن مصفى اخرجها النسائي في الكبرى (٤/ ٩٥) (٦٤٣٣) و من طريقه الدارقطني- و انظر الحديث (٤٢٢٨)-

٤٣٥٣-في اسناده عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري و هو متروك؛ كما في التقريب- و الحديث تقدم من طرق- انظر الحديث (٤٢٢٨)-

٤٣٥٤-تقدم- انظر رقم (٤٢٢٨)-

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل زمین کو اپنے پاس رکھا اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دیا' اس طرح کہ اس زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکے گا' ہبہ نہیں کیا جا سکے گا' اسے وراثت میں تقسیم نہیں کیا جا سکے گا' اس کی پیداوار غریبوں' قریبی رشتے داروں' مہمانوں' مجاہدین اور مسافروں میں تقسیم ہوگی۔ جو شخص اس کا نگران ہوگا' اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب طریقے سے اس میں سے کھالیتا ہے' یا اپنے دوست کو کھلا دیتا ہے' جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

4355- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِّنْ خَيْبَرَ فَاشْتَرَاهَا حَتّٰى اسْتَخْلَصَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَصَبْتُ شَيْئًا لَمْ اُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں خیبر میں ایک سو حصے ملے تھے' انہوں نے اس کے ذریعے زمین خرید لی اور ان کو اکٹھا کر لیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مجھے ایسی چیز ملی ہے کہ اس طرح کی چیز کبھی نہیں ملی' میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اصل زمین کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

۴۳۵۵- انظر السابق۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ وَالسِّقَايَاتِ

مساجد اور پینے کے پانی کو وقف کرنا

4356- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَقُرِءَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ بِالْمَفْتَحِ وَاَنَا اَسْمَعُ قِيلَ لَهُ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ الْمُسْعَدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جَاوَانَ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ اَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ- رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ- وَذٰلِكَ اَنِّي قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ اعْتِزَالَ الْاَحْنَفِ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ يَقُولُ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَاَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ وَإِذَا هُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ قَالَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ

٤٣٥٦- اخرجه احمد في مسنده (٧٠/١) و النسائي (٢٣٣/٦) و من طريقيهما اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه النسائي (٦/٤٦، ٢٣٤) و ابن خزيمة في صحيحه (٢٤٨٧) و ابن حبان (٦٩٢٠) و ابن ابي عاصم في السنة (١٣٠٣) و (١٣٠٤) و البيهقي (١٦٧/٦) من طريق حصين ابن عبد الرحمن عن عمرو بن جاوان بن الاحنف به- وقع في رواية النسائي (٦/٤٦، ٢٣٤): (عمر بن جاوان) و قد نقل المزي في تهذيب الكمال (٣٩٨/٥) ترجمة (٤٩٢٥) عن يحيى بن معين قال: كلهم يقولون: عمر بن جاوان الا ابا عوانة: فانه يقول: عمرو بن جاوان- وقد ترجم له المزي في (عمرو) وكذا ابن حجر في (التقريب)- و ثقه ابن حبان في الثقات (١٦٨/٧)- وقال الحافظ في التقريب مقبول- و جهله الذهبي في الميزان (٣/ ت ٦٣٤٢) فقال: لا يعرف- و حصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي: قال الحافظ في (التقريب): ثقة تغير حفظه في الآخر-

عُثْمَانُ اَهَا هُنَا عَلِيٌّ اَهَا هُنَا الزُّبَيْرُ اَهَا هُنَا طَلْحَةُ اَهَا هُنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ . فَابْتَعْتُهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ . قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ . فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُوْمَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ . قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ . فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا نَعَمْ . قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ وَّقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ . فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا وَقَالَ اَيْضًا فِيْ بِئْرِ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِيْ قِصَّةِ الْمِرْبَدِ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ تُوَسِّعُ بِهٖ فِيْ مَسْجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَدْ وَجَبَ اَجْرُهُ لَكَ . وَقَالَ فِيْ بِئْرِ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا الشَّكُّ مِنْ حُصَيْنٍ وَّقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ فِيْ قِصَّةِ الْمِرْبَدِ فَابْتَعْتُهُ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَبَقِيَّةُ اَلْفَاظِهِمْ تَتَقَارَبُ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا .

☆☆ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے' عمرو بن جاوان' جن کا تعلق بنو تمیم سے تھا' میں نے ان سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ احنف کس بنیاد پر الگ ہوئے تھے' تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت احنف رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا' میں حج کے لیے جا رہا تھا۔ ابھی ہم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر تھے اور اپنی سواریاں بٹھائی ہی تھیں کہ ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں' میں بھی وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان کے سامنے کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں' جن میں حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر' حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے' جب میں ان کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو یہ اعلان ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں' جب وہ تشریف لائے تو انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہیں ٹھہرو! ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا علی یہاں ہیں؟ کیا زبیر یہاں ہیں؟ کیا طلحہ یہاں ہیں؟ کیا سعد بن ابی وقاص یہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں' کیا آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص فلاں شخص کی کھجوروں کو سکھانے والی جگہ خرید کر اللہ

تعالیٰ کے نام کر دے گا' اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کر دے گا' تو میں نے وہ جگہ خرید کر دی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو بتایا کہ میں نے وہ جگہ خرید لی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جگہ کو ہماری مسجد میں شامل کر دو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

تو وہاں موجود تمام افراد نے کہا: یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' کیا آپ حضرات یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص رومہ کا کنواں خرید کر دے گا' اسے اس کا اجر ملے گا' تو یہ سننے کے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے چھوڑ دو' تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

اس پر تمام حاضرین نے کہا کہ آپ نے یہ بات بالکل ٹھیک بیان کی ہے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کون شخص ہے جو غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) تو میں نے اس لشکر کو پورا سامان فراہم کیا' یہاں تک کہ اونٹ کو باندھنے والی رسّی اور مہار بھی انہیں فراہم کی تو سب لوگوں نے کہا: آپ نے یہ بات بھی ٹھیک بیان کی ہے۔

اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا! اے اللہ! تو گواہ ہو جا! اے اللہ! تو گواہ ہو جا!

یہاں روایت کے الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

ابن ادریس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

کون شخص بنوفلاں کی کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کو خریدے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے تو میں نے بیس ہزار درہم کے عوض میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار درہم کے عوض میں اسے خریدا۔

اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں بھی یہ بات بیان کی کہ میں نے اسے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں خریدا تھا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

علی بن عاصم نامی راوی نے اپنی روایت میں کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کے واقعے میں یہ بات نقل کی ہے۔ میں نے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں اسے خریدا تھا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بنوفلاں کی کھجوروں والی جگہ کو خرید لیا ہے' آپ اسے مسلمانوں کی مسجد میں توسیع کے لیے استعمال کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے! تمہارا اجر واجب ہو گیا ہے۔

اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا' میں نے اسے بیس ہزار درہم کے عوض میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار درہم کے عوض میں خریدا۔

جبکہ ابوعوانہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے کھجوروں کو سکھانے والی جگہ کو بیس ہزار سے کچھ زیادہ رقم کے عوض میں خریدا۔

ان تمام روایات کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے۔

شرح:

اور جب کسی نے مسجد بنائی تو اس کی ملکیت اس مسجد سے اس وقت ختم ہو جائے گی جب اس نے مسجد کا راستہ نکال کر اپنی ملکیت سے الگ کر دیا ہے اور لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے والا ہے۔ اور جب اس میں ایک آدمی نے نماز پڑھ لی ہے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس مسجد سے اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی۔ اور افراز اسی لئے لازمی ہے کہ اس کے بغیر وہ خاص اللہ کیلئے نہ ہوگا اور اس میں نماز پڑھنا اس لئے ضروری ہے کیونکہ طرف کے نزدیک وقف کے صحیح ہونے کیلئے حوالے کر دینا شرط ہے۔ اور وقف میں جس طرح حوالے کرنا ضروری ہے اسی طرح اس میں تسلیم بھی شرط ہے اور مسجد کی تسلیم اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دینا ہے۔ یا اس طرح کہا جائے گا کہ جب مسجد پر بطور حقیقت قبضہ ناممکن ہے تو اس کے مقصد کو بجالانا یہ اس کے قبضہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔

طرفین کی ایک روایت کے مطابق تسلیم کیلئے ایک شخص کا نماز پڑھنا بھی کافی ہے کیونکہ پوری جنس کا عمل ناممکن ہے پس جنس کا کم تر فرد کی شرط کافی ہوگی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ نماز باجماعت شرط ہے کیونکہ عام طور پر مسجد نماز کی جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بنانے والے جب یہ کہا کہ میں نے اس کو مسجد بنایا تو اس سے ہی اس کی ملکیت ختم ہو جائے گی کیونکہ ان کے نزدیک تسلیم کی شرط نہیں ہے کیونکہ بندے سے اس کے حق کا اسقاط ہے جو بندے سے ساقط ہوتے ہی اللہ کیلئے ہو جائے گا۔ جس طرح اعتاق میں ہوتا ہے۔ جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

فرمایا: اور جب کسی بندے نے مسجد کو ایسی جگہ پر بنایا ہے جس کے نیچے تہہ خانہ ہے یا اس کے اوپر مکان ہے جبکہ مسجد کا دروازہ بڑے راستے کی جانب بنایا ہے۔ اور اس کو اپنی ملکیت سے الگ کر دیا ہے تو وہ مسجد نہ ہوگی بلکہ اس کو بیچنے کا حق حاصل ہوگا اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی میراث بن جائے گی کیونکہ یہ اللہ کے لئے خاص نہ ہوئی تھی کیونکہ اس کے ساتھ بندے کا حق متعلق ہے۔ ہاں البتہ جب تہہ خانہ مسجد ہی کی مصلحت کیلئے بنا ہوا ہے تو پھر وقف جائز ہے۔ جس طرح مسجد بیت المقدس ہے۔

حضرت حسن بن زیاد نے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی نے نچلے حصے کو مسجد بنایا اور مسجد کے اوپر رہائش کیلئے مکان ہے تو بھی وہ مسجد ہے کیونکہ مسجد ہمیشہ کیلئے مسجد ہوا کرتی ہے اور یہ حکم نچلے حصے میں پایا جاتا ہے اوپر والے میں نہیں ہے۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے اسی برعکس روایت کی گئی ہے اس لئے مسجد قابل ادب ہے اور جب اس کے اوپر رہائش کیلئے مکان ہوگا یا کرایہ لینے کی غرض کوئی چیز ہے تو اس کی تعظیم نہ ممکن ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دونوں صورتوں کو جائز قرار ہے کیونکہ جب وہ بغداد گئے اور وہاں پر انہوں نے جگہ تنگ دیکھی تو انہوں کے ضرورت کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ جب وہ رے کے شہر میں گئے تو انہوں نے ضرورت کے تحت ان سب کو جائز قرار دیا ہے۔

اور فرمایا: جب کسی نے اپنے مکان کے درمیان میں مسجد بنائی اور لوگوں کو اس میں آنے کی اجازت دیدی تب بھی حکم اسی طرح ہوگا۔ یعنی اس کیلئے اس کو بیچنے کا حق ہے۔ اور اس کی موت کے بعد وارثوں کی ہو جائے گی کیونکہ وہ جگہ مسجد کہلانے والی ہے جس میں کسی کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے اور جب مسجد کی چاروں اطراف میں مالک کی ملکیت باقی ہو تو اس کو منع کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ وہ جگہ مسجد نہیں ہے کیونکہ مالک نے راستہ اپنے لئے باقی رکھ لیا ہے۔ پس وہ مسجد خاص اللہ کیلئے نہ ہوئی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اس کو نہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں دے سکتا ہے اور نہ ہی اس کو ہبہ کر سکتا ہے۔ پس آپ اس کو مسجد تسلیم کر لیا ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ وہ مسجد ہو جائے گی کیونکہ جب وقف کرنے والا اس کے مسجد ہونے پر راضی ہے تو راستہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا۔ کیونکہ راستے کے بغیر مسجد کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس وہ راستہ بھی مسجد کا بن جائے گا۔ جس طرح کرائے پر دینے سے راستے کی وضاحت کے بغیر وہ اس میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

فرمایا: اور جب کسی شخص نے اپنی زمین میں مسجد بنائی تو اس کیلئے یہ حق نہیں ہے کہ وہ جگہ واپس لے یا اس کو بیچ دے اور وہ جگہ اس کیلئے میراث بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ جگہ بندوں کے حق سے نکل کر اللہ کے خاص ہو چکی ہے اور یہ حکم اسی دلیل کے سبب ہے کہ تمام چیزیں اللہ کیلئے ہیں اور جب بندے نے وہ حق ساقط کر دیا ہے جو اس کو ملا تھا تو وہ حق اپنی اصلیت کی جانب لوٹ کر آنے والا ہے۔ لہذا اس سے بندے کا تصرف ختم ہو جائے گا جس طرح آزاد کرنے میں ہوتا ہے۔ اور جب مسجد کے گرد و نواح کی جگہ ویران ہو جائے اور وہاں کی ضرورت ختم ہو جائے تب بھی امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک وہ جگہ مسجد ہی رہے گی۔ کیونکہ وہ جگہ بندے کی جانب سے ساقط ہو چکی ہے۔ پس وہ اس کی ملکیت میں دوبارہ نہ جائے گی۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک بنانے والے کی موت کے بعد وہ اس کے وارث کی ملکیت میں منتقل ہو جائے گی۔ کیونکہ بنانے والے نے اس کو عبادت کیلئے بنایا تھا اور اب وہ عبادت ختم ہو چکی ہے تو یہ اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مسجد

کی چٹائی اور گھاس ہے جب ان کی ضرورت ختم ہو جائے جبکہ چٹائی اور گھاس کے بارے میں امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ان کو دوسرے مسجد میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ (ہدایہ کتاب الوقف فصل: مسجد کے وقف کا بیان ترجمہ: از علامہ لیاقت علی رضوی)

4357- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِى بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيهَا مَعَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِى فَجَعَلْتُ دَلْوِى فِيهَا مَعَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِى اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ .قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالاِسْلاَمَ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنِّى جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِى قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالاِسْلاَمَ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِى بُقْعَةَ آلِ فُلاَنٍ فَيَزِيدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ . فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِى فَزِدْتُهَا فِى الْمَسْجِدِ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِى اَنْ اُصَلِّىَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ .قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالاِسْلاَمَ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ بِمَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى سَقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ .قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ شَهِدُوا لِى وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّى شَهِيدٌ .ثَلاَثَ مَرَّاتٍ .يَتَقَارَبَانِ فِيهِ.

☆☆ ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس موجود تھا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر ارشاد فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت وہاں پر میٹھے پانی کا کنواں صرف بئر رومہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص بئر رومہ کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کردے گا' اس کے بدلے میں اسے جنت مل جائے گی۔ تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور تمام مسلمانوں کو اس میں برابر کا حق دار قرار دیا تھا۔ اور آج تم لوگ مجھے اسی کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور مجھے سمندر کا (یعنی کھارا) پانی پینا پڑا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ

۴۳۵۷- اخرجه الترمذي (۳۷۰۳)' والنسائي (۶/۲۳۵)' و ابن خزيمة (۲۴۹۲)' و ابن ابي عاصم في السنة (۱۳۰۵)' و البيهقي (۶/۱۶۸) من طريق يحيى بن ابي بن ابي الحجاج' به- واسناده رجاله ثقات غير يحيى بن ابي الحجاج؛ قال فيه الحافظ في (التقريب): لين الحديث- لكن تابعه عليه هلال بن لاحق؛ قال فيه الحافظ في التقريب: مقبول' ووثقه ابن حبان في الثقات (۷/۵۷۶)- و اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱/۷۴)' و ابن ابي عاصم في (السنه) رقم (۱۳۰۶) من طريق هلال عن ابي مسعود الجريري' به- قال الالباني في الارواء (۶/۳۹): هذه متابعة لا باس' بها- اه-

تعالیٰ کی اور اسلام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے اپنے ذاتی مال میں سے غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کیا تھا' تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ مسجد چھوٹی ہوگئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: کون شخص فلاں لوگوں کی زمین کو خرید کر اسے مسجد میں توسیع کے لیے دے گا' اس کے بدلے میں اسے جنت مل جائے گی تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور اس کے ذریعے مسجد میں اضافہ کروایا تھا' آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو۔ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پہاڑ ''ثبیر'' پر موجود تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور میں بھی تھے' اسی دوران وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا اور اس کے کچھ پتھر نیچے گرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پاؤں مار کر ارشاد فرمایا تھا: تم اپنی جگہ پر ساکن رہو' تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور بولے: تم لوگ میرے بارے میں گواہ ہو جاؤ! ربِ کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں' یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

یہاں روایت کے الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

4358- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِى ابْنَ اَبِى الْحَجَّاجِ - عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا وَزَادَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِىْ اِحْدَى ابْنَتَيْهِ بَعْدَ الْاُخْرٰى رَضِىَ بِىْ وَرَضِىَ عَنِّىْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے انتقال کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا۔ آپ مجھ سے راضی تھے اور مجھ سے خوش تھے۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

4359- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى ثُمَامَةَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ حِقٍّ حَدَّثَنِى الْجُرَيْرِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ اُصِيبَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمُ اطِّلَاعًا فَقَالَ ادْعُوْا لِىْ صَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَىَّ فَدُعِيَا فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ فَيَكُوْنُ فِيْهَا كَالْمُسْلِمِيْنَ وَلَهٗ خَيْرٌ

۴۳۵۸- راجع الذي قبله-

۴۳۵۹- تقدم تخريجه رقم (۴۳۵۷)-

مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ ـ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ ـ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ـ قَالَ فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

☆☆ ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس موجود تھا' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس گھر کی دیوار سے جھانک کر دیکھا اور بولے: تم اپنے دو ساتھیوں کو میرے سامنے لے کر آؤ جو فساد کی جڑ ہیں۔ ان دونوں کو سامنے لایا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم دونوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی تھی' تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص اپنے مال میں سے اس زمین کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا؟ اسے جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی' تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دی اتگھا' تو لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تم لوگ مجھے اسی مسجد سے دو رکعت نماز ادا کرنے سے بھی روک رہے ہو' میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں' تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے غزوۂ تبوک میں ساز و سامان فراہم کیا تھا تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

4360 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ حِقٍّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا ـ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا إِلَّا بِئْرَ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ ـ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ دو لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں میرے خلاف بھڑکایا ہے' ان دونوں کو لایا گیا۔

اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں کوئی میٹھا کنواں نہیں تھا' صرف بئر رومہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص اپنے مال میں سے اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے؟ تو اسے جنت میں اس سے بہتر اجر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی کنوئیں سے پانی پینے سے روک رہے ہو۔

۴۳۶۰- تقدم برقم (۴۳۵۷)-

4361- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانُ حَدَّثَنَا جَدِّى أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنِى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِى مُوسَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ كُتُبًا فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَزَلَ بِهِ أُولَئِكَ فَعَمَدْتُ إِلَى الْكُتُبِ فَخِطْتُهَا فِى قُبَائِى ثُمَّ لَبِسْتُ لِبَاسَ الْمَرْأَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلْتُ أَفْتِقُ قُبَائِى وَهُوَ يَنْظُرُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَقَرَأَهَا ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا طَلْحَةُ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ فِى الْمَشْرِقِ فَقَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَشْتَرِى قِطْعَةً فَيَزِيدُهَا فِى الْمَسْجِدِ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا .فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِى .فَقَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ فَأَنْتُمْ فِيهِ آمِنُونَ وَأَنَا خَائِفٌ ثُمَّ قَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَشْتَرِى رُومَةَ- يَعْنِى بِكَذَا- فَيَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِينَ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا .فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِى فَقَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ .فَقَالَ يَا طَلْحَةُ .قَالَ يَا لَبَّيْكَ .قَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّى حَمَلْتُ فِى جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى مِائَةٍ قَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ لَا أَعْلَمُ عُثْمَانَ إِلَّا مَظْلُومًا .

☆☆ موسیٰ بن حکیم نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ابن عامر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت تک یہ لوگ ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے' میں نے اس خط کو اپنے کپڑے میں سی لیا اور اسے اپنی قباء کے اندر رکھ لیا' پھر میں نے ایک عورت کا لباس پہنا اور اسی طرح گزرتا ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو گیا' میں ان کے سامنے آ کر بیٹھا' میں نے اپنی قباء کو پھاڑا' وہ دیکھتے رہے میں نے وہ خط ان کی طرف بڑھایا' انہوں نے اسے پڑھا اور پھر انہوں نے مسجد کی طرف منہ کر کے دیکھا تو وہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مسجد کے مشرقی سمت میں بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے آواز دی: اے طلحہ! حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں حاضر ہوں! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کون شخص زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کرے گا' اس کے بدلے میں اسے یہ اجر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اب اس مسجد میں آپ لوگ امن کی حالت میں ہیں اور میں اس میں خوف کے عالم میں ہوں' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص رومہ کے کنوئیں کو خریدے گا اور اسے مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا' اسے اس کے بدلے میں یہ یہ کچھ ملے گا' تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا' تو انہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں

۴۳۶۱- اسناده حسن - و انظر السابق-

نے کہا: میں حاضر ہوں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کے لیے ایک سو اونٹ فراہم کیے تھے' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ اس کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اے اللہ! میرے علم کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں۔

4362- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَنَشَدَ النَّاسَ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ . قَالَ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ . فَاشْتَرَيْتُ بَيْتًا فَاَوْسَعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ كَانَتْ تُبَاعُ بَيْعًا مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَاَنِّي اشْتَرَيْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوْا نَعَمْ فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَاَنْفَقْتُ عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنَّهُ طَالَ عَلَيْكُمْ عُمْرِي وَاسْتَعْجَلْتُمْ قَدَرِي اَنْ اَنْزِعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَبَدًا.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور لوگوں کو قسم دی' وہ بولے: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں حرا پہاڑ کے اوپر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' وہ حرکت میں آنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرا اپنی جگہ پر رہو' تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا' تو میں نے ایک گھر خریدا اور اس کے ذریعے مسجد میں توسیع کروا دی تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ رومہ کنوئیں کا پانی صرف مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا' میں نے اس کنوئیں کو خریدا اور اسے اللہ کے نام پر وقف کر دیا۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں! کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کیا تھا اور میں نے اس پر اتنی' اتنی رقم خرچ کی تھی تو لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی تھی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اتنا عرصہ تمہارے

۴۳۶۲- في اسناده ابو اسحاق السبيعي عمرو بن عبد الله' و هو مدلس- و انظر الحديث التالي-

درمیان رہا ہوں لیکن تم نے میرے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو خلعت مجھے پہنائی ہے میں اسے اتار دوں۔ اللہ کی قسم! یہ کبھی نہیں ہوگا۔

4363- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءٍ اِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهٖ وَقَالَ اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ . وَاَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اِذْ بَعَثَنِيْ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ هٰذِهٖ يَدِيْ وَهٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ . فَبَايَعَ لِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ فَقَالَ نَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّوَسِّعُ لَنَا هٰذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ . فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَّالِيْ فَوَسَّعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ وَنَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يُّنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً . فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ وَنَشَدْتُ اللّٰهَ مَنْ شَهِدَ رُوْمَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَّالِيْ وَاَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيْلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سے جھانک کر باہر دیکھا وہ اس وقت محصور تھے اور بولے: میں اللہ کے نام کی قسم دے کر تم لوگوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ کون شخص اس وقت وہاں موجود تھا؟ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر موجود تھے اور وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے اسے مارا اور فرمایا: اے حرا! ساکن رہو' تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اس وقت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو کچھ لوگوں نے اس بات کی گواہی دی (کہ یہ بات ٹھیک ہے)' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ نے بیعت رضوان کی تھی' اس کو میں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکین کی طرف بھیجا تھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے بیعت لی تھی' کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جو شخص اس وقت موجود تھا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: کون شخص اس گھر کو خرید کر اسے مسجد میں شامل کر دے گا' اس کے عوض میں اسے جنت میں گھر ملے گا تو میں نے اپنے مال میں سے اس گھر کو خرید کر اس کے ذریعے اس مسجد میں توسیع کروا دی تو کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۴۳۶۳- اخرجه احمد (۵۹/۱) و من طريقه المصنف هنا- و اخرجه النسائي (۲۳۶/۶) من طريق عيسى بن يونس عن يونس- و سياتي في الذي بعده من طريق النسائي -و يونس' هو ابن ابي اسحاق السبيعي' صدوق الا انه يهم قليلا: كما في (التقريب)- و ابوه ثقة' لكنه يدلس' وقد عنعن- و يشهد لذلك رواية ابي عبد الرحمن السلمي في صحيح البخاري- و سياتي تخريجه رقم (۴۳۶۵)-

میں اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ غزوۂ تبوک کے لیے تیاری کر رہے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص آج کے دن ایسا خرچ کرے گا جو قبول ہوگا؟ تو میں نے نصف لشکر کو اپنے مال میں سے ساز و سامان فراہم کیا تھا' کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' جو اس وقت موجود تھا جب رومہ کا پانی صرف مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا تو میں نے اپنے مال میں سے اس کو خرید کر اسے مسافروں کے لیے (اور تمام مسلمانوں کے لیے) وقف کر دیا تھا' تو کچھ لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

4364- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4365- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِی النَّسَائِیَّ - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنِیْ زَيْدٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِیْ دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا گیا تو کچھ لوگ ان کے گھر کے آس پاس اکٹھے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4366- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحِ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهٖ فَقَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ .قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً .وَالنَّاسُ مَجْهُوْدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذٰلِكَ الْجَيْشِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يُّشْرَبُ مِنْهَا اِلَّا بِثَمَنٍ

٤٣٦٤- اخرجه النسائي (٦/٢٣٦)، و من طريقه الدارقطني هنا- و انظر الذي قبله-

٤٣٦٥- اخرجه النسائي (٦/٢٣٦) ومن طريق اخرجه الدارقطني هنا- و الحديث اخرجه الترمذي (٣٦٩٩) و ابن خزيمة (٢٤٩١) و ابن حبان (٦٩١٦) و البيهقي (٦/١٦٧) من طريق زيد بن ابي انيسة عن ابي اسحاق به-وعلقه البخاري في الوصايا (٢٧٧٨) من طريق شعبة عن ابي اسحاق به- ووصله البيهقي (٦/١٦٧) و المصنف كما سياتي رقم (٤٣٦٧)- و انظر الحديث التالي-

٤٣٦٦- تقدم في الذي قبله-

فَاشْتَرَيْتُهَا ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا نَعَمْ .فِي اَشْيَاءَ عَدَّدَهَا .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو انہوں نے اپنے گھر کی چھت سے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ جب حرا پہاڑ ہلنے لگا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اے حرا! اپنی جگہ پر رہو! تمہارے اوپر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرنا شروع کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص ایسا خرچ کرے گا جو قبول ہوگا' تو لوگ اس وقت تنگی کا شکار تھے تو میں نے اس لشکر کو ایک تہائی سامان فراہم کیا تھا' لوگوں نے جواب دیا: ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کی یاد دلا کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ رومہ کنوئیں سے پانی صرف قیمت کے عوض میں پیا جا سکتا تھا تو میں نے اسے خرید کر اسے ہر خوشحال' غریب اور مسافر کے لیے وقف کر دیا تھا تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں!

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کچھ اور چیزوں کو بھی شمار کروایا۔

4367- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ حِينَ حُصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ . فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ . فَجَهَّزْتُهُمْ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ .

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں اور میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ واسطہ دیتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص رومہ کنوئیں کو کھدوائے گا (یعنی اسے وقف کر دے گا) اسے جنت ملے گی' تو میں نے اسے کھدوایا تھا۔ کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: جو شخص غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا اسے جنت ملے گی' میں نے اس کے لیے سامان فراہم کیا تھا تو ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

جو شخص غزوۂ تبوک کے لیے سامان فراہم کرے گا۔

۴۳۶۷- علقه البخاري في صحيحه في الوصايا (۲۷۷۸) فقال: قال عبدان: اخبرني ابي ...... فذكره- وقد وصله الدارقطني هنا' والبيهقي في السنن (۱۶۷/۶)- وانظر تخريج الحديث (۴۳۶۶)-

4368- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فُرِغَ مِنْ اَرْبَعِ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالاَجَلِ فَلَيْسَ اَحَدٌ اَكْسَبَ مِنْ اَحَدٍ وَّالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ اَوْ لَمْ تُقْبَضْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ چار چیزوں سے فارغ ہو چکا: انسان کی تخلیق' اس کے اخلاق' اس کا رزق اور اس کی موت' اب کسی شخص کے لیے کسی چیز کو حاصل کرنا ممکن نہیں رہا' صدقہ کرنا جائز ہے' خواہ اسے قبضے میں لیا گیا ہو یا قبضے میں نہ لیا گیا ہو۔

4369- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَاَتَى اَبَوَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ قِيَمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ غَيْرُهُ. فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ وَرَدَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ. قَالَ فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ. بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يُدْرِكْ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَبَيَّنَ اِرْسَالَهُ فِيْ رِوَايَتِهِ اِيَّاهُ.

☆☆ بشیر بن محمد' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا باغ صدقہ کر دیا' ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسی پر ہم لوگ گزارا کیا کرتے تھے' ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا ہے اور یہ تمہارے ماں باپ کو لوٹا دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ہم اس کے وارث بنے تھے۔

4370- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ

٤٣٦٨-تقدم بسنده و متنه رقم (٤٣٦٠)-

٤٣٦٩-اخرجه الحاكم في المستدرك (٣٤٨/٤) من طريق مسدد: ثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد...... فذكره-واخرجه الطبراني: كما في مجمع الزوائد (٢٣٦/٤) و الديلمي: كما في كنز العمال (١١/ ٨٤) (٣٠٧١١)-و قال الحاكم: هذا الحديث و ان كان اسناده صحيحا على شرط الشيخين فاني لاارى بشير بن محمد بن عبد الله الانصاري سمع من جده عبد الله بن زيد' و انما ترك الشيخان حديث عبد بن زيد في الاذان و الرؤيا التي قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم ' بهذا الاسناد: لتقدم موت عبد الله بن زيد ' فقد قيل: انه استشهد باحد- و قيل: بعد ذلك بيسير- و الله اعلم- اه-قال الذهبي: فتعين ان حديث ابي بكر بن حزم عنه منقطع- اه-وقال الهيثمي في المجمع: بشير هذا لم اجد من ترجمه' و بقية رجاله رجال الصحيح- اه- و قد اخرجه سعيد بن منصور في سننه (٢٥١) من طريق حميد الاعرج و عبد الله بن ابي بكر: ان عبد الله بن زيد اتى النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره بمعناه وهو في كنز العمال رقم (٣٠٧١٢)- و رواية ابي بكر عن عبد الله بن زيد منقطعة: كما قال الذهبي -وسياتي من هذه الطريق رقم (٤٣٧٢)- و اخرجه الحاكم في المستدرك (٣٤٧/٤- ٣٤٨) من طريق سعيد بن ابي هلال عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم' به مختصرا- و قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' ان كان ابو بكر بن عمرو بن حزم سمعه من عبد الله بن زيد' و لم يخرجاه- اه-قلت: تعقب الذهبي بان رواية ابي بكر عن عبد الله منقطعة-

٤٣٧٠-تقدم في الذي قبله-

ح وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّیَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَھَّابِ الدُّوْرِیُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ بَشِیْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ جَدَّہٗ عَبْدَ اللّٰہِ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَیْسَ لَہٗ مَالٌ غَیْرُہٗ وَقَالَ ابْنُ شَبَّۃَ بِمَالٍ لَمْ یَکُنْ لَہٗ غَیْرُہٗ فَجَآءَ اَبَوَاہُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ تَصَدَّقَ بِمَالِہٖ وَکَانَ لَنَا وَلَہٗ فِیْہِ کَفَافٌ وَّلَیْسَ لَنَا وَلَہٗ ۔وَقَالَ ابْنُ شَبَّۃَ وَلَمْ یَکُنْ لَنَا وَلَہٗ مَالٌ غَیْرُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْکَ صَدَقَتَکَ ۔ وَقَالَ حَفْصٌ قَدْ قَبِلَ اللّٰہُ صَدَقَتَکَ وَرَدَّہٗ عَلٰی اَبَوَیْکَ ۔ فَوَرِثَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بَعْدُ مِنْ اَبَوَیْہِ ۔

☆☆ بشیر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا' ان کے پاس اس مال کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو تمہاری طرف سے قبول کر لیا ہے۔

یہاں پر الفاظ نقل کرنے میں راوی نے کچھ مختلف الفاظ نقل کیے ہیں (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اور اسے تمہارے والدین کو لوٹا دیا ہے۔

4371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیْکٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ تَصَدَّقَ بِمَالِہٖ فَاَتٰی اَبَوَاہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا تو ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4372- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّعَبْدِ اللّٰہِ ابْنَیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ حَائِطِیْ ھٰذَا صَدَقَۃٌ وَّھِیَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِہٖ فَجَآءَ اَبَوَاہُ فَقَالاَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ قَوَامَ عَیْشِنَا فَرَدَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمَا ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَہٗ ابْنُھُمَا بَعْدَھُمَا ۔ وَھٰذَا اَیْضًا مُّرْسَلٌ ۔لاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ تُوُفِّیَ فِیْ خِلاَفَۃِ عُثْمَانَ وَلَمْ یُدْرِکْہُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَزْمٍ

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ باغ صدقہ ہے' یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام ہے' تو ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

۴۳۷۱- تقدم برقم (۴۳۶۹)-

۴۳۷۲- تقدم برقم (۴۳۶۹)-

خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا گزر بسر اس باغ پر ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان دونوں کو واپس کر دیا' پھر جب ان دونوں کا انتقال ہوا تو ان کی اولاد ان کے بعد اس کی وارث بنی۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا' ابوبکر بن حزم نامی راوی نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

4373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہی ہیں جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا اور پھر یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4374- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَمْرٍو وَيَحْيٰى وَحُمَيْدٍ سَمِعُوْا اَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ جَعَلَ حَائِطًا لَهُ صَدَقَةً فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ حَائِطِىْ صَدَقَةً وَّهُوَ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَجَآءَ اَبَوَاهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا لَمْ يَكُنْ لَنَا عَيْشٌ اِلَّا هٰذَا الْحَائِطَ فَرَدَّهُ عَلٰى اَبَوَيْهِ ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا .هٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ.

☆☆ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا' انہوں نے اپنا ایک باغ صدقہ کر دیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میں نے اپنا یہ باغ صدقہ کر دیا ہے' یہ اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہے' پھر ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے عرض کی کہ ہمارا گزر بسر صرف اسی باغ پر ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس کر دیا۔ پھر جب ان والدین کا انتقال ہوا تو ان کے ورثاء کو وہ مل گیا۔

4375- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَمْرٌو وَحُمَيْدٌ وَّيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعُوْا اَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ جَعَلَ حَائِطَهُ صَدَقَةً فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ حَائِطِىْ صَدَقَةً لِاٰلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ عمرو بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کر دیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ

٤٣٧٣-انظر السابق-

٤٣٧٤-هذه الرواية ايضا مرسلة لان عمرو بن سليم' و ان كان ثقة الا انه لم يسمع من عبد الله بن زيد-

٤٣٧٥-انظر الذي قبله-

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میں اپنے اس باغ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کرتا ہوں (راوی کو شک ہے کہ یہاں یہ لفظ نبی استعمال ہوا ہے یا شاید رسول استعمال ہوا ہے)۔

4376- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيْعِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ فُلَانٍ- نَسِيَ شَيْبَانُ اسْمَهُ- اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لِيْ صَدَقَةٌ اِلَّا فَرَسِيْ وَسِلَاحِيْ قَالَ وَكَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَقَبَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهَا فِي الْاَوْفَاضِ اَوِ الْاَوْقَاصِ فَجَآءَ اَبَوَاهُ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطْعِمْنَا مِنْ صَدَقَةِ ابْنِنَا فَوَاللّٰهِ مَا لَنَا شَيْءٌ . وَاِنَّا لَنَطُوْفُ مَعَ الْاَوْفَاضِ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِمَا فَمَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا الَّذِيْ كَانَ تَصَدَّقَ بِهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَتِي الَّتِيْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا فَدَفَعْتَهَا اِلٰى وَالِدَيَّ فَمَاتَا فَحَلَالٌ هِيَ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَكُلْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا . وَهٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ .وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُدْرِكْ عُبَادَةَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن فلاں نامی صاحب (شعبان نامی راوی کو یہاں یہ لفظ بھول گیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ہر چیز صدقہ ہے سوائے میرے گھوڑے اور میرے ہتھیاروں کے۔راوی بیان کرتے ہیں: ان کی کچھ زمین بھی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبضے میں لے لی اور اسے اوفاض (یعنی مختلف لوگوں کے لیے مالی مدد کے طور پر) مقرر کر دیا۔ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: ہمیں ہمارے بیٹے کے صدقہ کیے ہوئے مال میں سے کچھ کھانے کے لیے دیں' اللہ کی قسم! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے' ہم لوگ اوقاض کے چکر لگاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ کو لیا اور اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا۔ پھر جب وہ دونوں فوت ہوئے تو ان کے بیٹے اس کے وارث بنے' جنہوں نے اسے صدقہ کیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے جو چیز صدقہ کی تھی اور جو آپ نے میرے والدین کو واپس کر دی تھی تو اب ان دونوں کا انتقال ہو گیا ہے' کیا یہ میرے لیے حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! تم خوش ہو کر اسے کھاؤ۔

اسحاق بن يحيى: ان كان ابن يحيى بن طلحة بن عبيد الله' فهو ضعيف: كما في (التقريب)- وان كان هو ابن يحيى بن الوليد بن عبادة بن الصامت: فانه مجهول الحال- و روايتهما عن عبادة مرسلة: كما في (جامع التحصيل) للعلائي ص (١٤٤)- و الحديث اخرجه الطبراني: كما في مجمع الزوائد (٤/٢٣٦)- وقال الهيثمي (و اسحاق بن يحيى لم يدرك عبادة)- اه-

كِتَابٌ فِي الْاَقْضِيَةِ وَالْاَحْكَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

کتاب: (عدالتی) فیصلوں اور احکام وغیرہ کا بیان

4377- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اقْضِ بَيْنَهُمَا . قَالَ وَاَنْتَ هَا هُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ عَلٰى مَا اَقْضِيْ قَالَ اِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَصَبْتَ فَلَكَ عَشَرَةُ اُجُوْرٍ وَّاِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ وَّاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی موجودگی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی: میں کیسے فیصلہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اجتہاد کرتے ہو اور صحیح فیصلہ کرتے ہو تو تمہیں دس اجر ملیں گے اور اگر تم اجتہاد کرنے کے بعد غلطی کر جاتے ہو تو تمہیں ایک اجر ملے گا۔

4378- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْاُجُوْرِ حَسَنَاتٍ.

٤٣٧٧- اخرجه الحاكم في المستدرك (٨٨/٤) من طريق عامر بن ابراهيم الانباري: ثنا فرج ابن فضالة...... فذكره، و صحح اسناده، فتعقبه الذهبي بقوله: فيه فرج بن فضالة ضعفوه- اه- واخرجه احمد (٢٠٥/٤)، و عبد بن حميد في المنتخب (٢٩٢) عن الفرج بن فضالة عن محمد بن عبد الاعلى عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن عمرو، نحوه- و في اسناده فرج بن فضالة ضعيف: كما تقدم مرارا، وهو قد اضطرب في اسناده فيما يبدو- والحديث مخالف لما في الصحيحين من حديث عمرو بن العاص- رضي الله عنه- انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب، فله اجران، و اذا حكم فاجتهد ثم اخطا، فله اجر) اخرجه البخاري (٧٣٥٢)، و مسلم (١٧١٦)- و الحديث له طريق آخر عن ابن عمرو: اخرجه احمد (١٨٧/٢)- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٨/٤): اخرجه احمد و الطبراني في الاوسط، و فيه سلمة بن السوم و لم اجد من ترجمه بعلم)- اه-

٤٣٧٨- اخرجه احمد في مسنده (٢٠٥/٤): ثنا هاشم، قال: ثنا الفرج...... فذكره- و في اسناده الفرج بن فضالة و هو ضعيف ايضا: كما تقدم في الذي قبله، و اخرجه الطبراني في الصغير (٥١/١) من طريق حفص بن سليمان عن كثير بن شنظير عن ابي العالية الرياحي عن عقبة بن عامر الجهني، به مرفوعا- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٨/٤) عن احمد، وقال: (روى الامام احمد باسناد رجاله رجال الصحيح الى عقبة بن عامر......)- وقال مرة اخرى بعد رواية الطبراني : (اخرجه الطبراني في الصغير و الاوسط، و فيه حفص بن سليمان الاسدي، وهو متروك- اه- تنبيه: و قع عند الطبراني في الاوسط: (ان اجتهدت فاصبت فلك حسنتان)، و عند احمد و في الصغير: (عشر حسنات)-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں لفظ اجر کی بجائے نیکی استعمال ہوا ہے۔

4379- حَدَّثَنِي اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي اَبِي الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ- يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ- قَالَ جَاءَ خَصْمَانِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِي قُمْ يَا عُقْبَةُ اقْضِ بَيْنَهُمَا . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْتَ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنِّي .قَالَ وَاِنْ كَانَ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَاِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَصَبْتَ فَلَكَ عَشَرَةُ اُجُورٍ وَّاِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ وَّاحِدٌ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم اُٹھو اور ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد سے کام لیا اور صحیح فیصلہ کیا تو تمہیں دس اجر ملیں گے اور اگر تم نے اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کی تو تمہیں ایک اجر ملے گا۔

4380- حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُطِيعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْمُصْعَبِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ مُحَرَّزِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْقَاضِي فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ كَانَتْ لَهُ عَشَرَةُ اُجُورٍ وَّاِذَا قَضٰى فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ كَانَ لَهُ اَجْرَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اسے دس اجر ملتے ہیں اور جب کوئی شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

4381- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْقَضَاءِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ .

٤٣٧٩- محمد بن الفرج بن فضالة: لم اقف على ترجمته' وقد تابعه يزيد بن هارون وغيره- انظر الذي قبله-

٤٣٨٠- في اسناده ابن لهيعة: وهو ضعيف- ومحرر بن ابي هريرة: ترجم له البخاري في التاريخ الكبير (٨/ الترجمة ٢٠١٠)' وابن ابي حاتم في الجرح والتعديل ٨٠/ترجمة (١٨٦٨)' وذكره ابن حبان في الثقات (٤٦٠/٥)- وسياتي الحديث من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة رقم (٤٢٨٥)-

٤٣٨١- اخرجه وكيع في ادب القضاة (٨/١) من طريق المغيرة' اخبرنا عبد الله بن سعيد ابن ابي هند...... فذكره- واخرجه ابن ماجه (٢٣٠٨)' واحمد (٣٦٥/٢)' والحاكم (٩١/٤) من طريق عبد الله بن جعفر' به- وسياتي من طريق عمرو بن ابي عمرو عن سعيد رقم (٤٣٨٢)- وسياتي -ايضا- رقم (٤٣٨٣) من طريق عبد الله بن جعفر بن عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد' عن الاعرج والمقبري عن ابي هريرة- واخرجه ابو يعلي (٢٦١/١٠) (٥٨٦٦)' والبيهقي (٩٦/١٠)' وابن وكيع في (ادب القضاة) (٩/١) من طريق ابن ابي ذئب عن عثمان بن محمد عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به- وهو وهم' والصواب سعيد بن ابي سعيد المقبري' كما سياتي-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص قاضی بننا چاہتا ہو' اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4382- وَقُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِىَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو قاضی بنا دیا جائے اسے گویا چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4383- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ وَالْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو قاضی بنا دیا جائے' اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

4384- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ . هٰذَا لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِذَا قَضَى الْقَاضِىْ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ فَاِذَا قَضٰى فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی فیصلہ کرنے والا شخص فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ اجتہاد کرتے ہوئے غلط فیصلہ کر دے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

٤٣٨٢–اخرجه ابو داود (٣٥٧١)' و الترمذي (١٣٢٥)' و البيهقي (٩٦/١٠)' و وكيع (١٣/١)' و القضاعي في مسند الشهاب (٣٩٦) من طريق نصر بن علي الجهضمي' حدثنا الفضيل بن سليمان' عن عمرو بن ابي عمرو' به- و انظر الحديث (٤٣٨١)' و انظر الحديث التالي-

٤٣٨٣–اخرجه ابو داود (٣٥٧٢)' و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (٩/رقم ١٢٩٩٥)' و احمد ٣٦٥/٢)' و البيهقي (٩٦/١٠) من طريق عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد' به- وانظر الحديث (٤٣٨١' ٤٣٨٢)-

٤٣٨٤–اخرجه الترمذي (١٣٢٦)' والنسائي (٨/٢٢٣–٢٢٤)' و ابن حبان (٥٠٦٠)' و ابن الجارود في المنتقى (٩٩٦)' و ابو يعلي (٥٩٠٣)' و البيهقي (١١٩/١٠) من طريق عبد الرزاق' به- و انظر رقم (٤٣٨١)-

''جب کوئی قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے غلطی کر جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

4385- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا ابْتُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ حَتّٰى يُوْقِفَهُ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُغْضَبًا فَاِنْ قَالَ اَلْقِهِ . اَلْقَاهُ فِي الْمَهْوٰى اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا . وَقَالَ مَسْرُوْقٌ لَاَنْ اَقْضِيَ يَوْمًا بِحَقٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْزُوَ سَنَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی حاکم لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے جب قیامت کے دن اسے زندہ کیا جائے گا تو اسے ایک فرشتہ گدی سے پکڑے گا اور اسے جہنم کے کنارے پر لے جا کر کھڑا کر دے گا' پھر جب وہ فرشتہ (اس شخص پر) غصے کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے اس میں پھینک دو' تو وہ فرشتہ اسے جہنم میں پھینک دے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی مسافت جتنی ہوگی۔

مسروق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں اگر ایک دن حق کے مطابق فیصلے کرتا ہوں تو یہ میرے نزدیک ایک سو سال تک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

4386- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلْيَعْدِلْ بَيْنَهُمْ فِيْ لَحْظِهِ وَاِشَارَتِهِ وَمَقْعَدِهِ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے تو وہ لوگوں کے درمیان انصاف سے کام لے' اپنے طرزِ عمل میں'

٤٣٨٥- اخرجه البيهقي (١٠/٨٩) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه احمد (١/٤٢٠)' و ابن ماجه (٢٣١١) من طريق يحيى بن سعيد' به- واسناده ضعيف: لضعف مجالد بن سعيد' و قد تقدمت ترجمته- و انظر مصباح الزجاجة (٢/٢١٣)-

٤٣٨٦- اخرجه البيهقي في سننه (١٠/١٣٥) من طريق الدارقطني' وقال: هذا اسناد فيه ضعيف- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢٣/٢٨٤) (٦٢٢) من طريق احمد بن يونس: ثنا زهير' ثنا عباد ابن كثير...... فذكره- و اخرجه ابو يعلى في مسنده (١٠/٣٦٤) (٥٨٦٧)' (١٢/٣٥٦) (٦٩٢٤)- و ذكره الحافظ في المطالب العالية (٢/٢٤٧) (٢١٢٥)' و عزاه الى ابي يعلى من طريق اسماعيل بن عياش عن عباد ابن كثير' به- و اخرجه الخطيب في تاريخه (١٤/٩٦-٩٧) من طريق عبد الله بن صالح العجلي' حدثنا زهير عن عباد ...... فذكره و اسناده ضعيف: عباد بن كثير البصري متروك الحديث' اتهمه احمد' و قد تقدمت ترجمته- و ابو عبد الله: هو مولى اسماعيل بن عبيد' قال الذهبي: لا يعرف- و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص (٤/٢٥٤)- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/١٩٧)' وقال: اخرجه الطبراني في الكبير' و ابو يعلى' و فيه عباد بن كثير الثقفي' و هو متروك- اه-وذكره - ايضا- (٤/٢٠٠)' وقال: اخرجه ابو يعلى و الطبراني في الكبير باختصار' و فيه عباد بن كثير الثقفي' و هو ضعيف- اه-

اپنے اشارے میں اپنے بیٹھنے کے طریقے میں (ہر اعتبار سے انصاف سے کام لے)۔

4387- وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهٗ عَلٰى اَحَدِ الْخَصْمَيْنِ مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْاٰخَرِ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے وہ مقدمے کے دونوں فریقوں میں سے کسی کے سامنے بھی اپنی آواز بلند نہ کرے جب تک وہ دوسرے فریق کے سامنے بھی آواز بلند نہیں کرتا (یعنی دونوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرے)۔

4388- وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يَقْضِيَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے وہ غصے کے عالم میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔

4389- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ جَوْشَنٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى ابْنِهٖ وَهُوَ قَاضِيْ سِجِسْتَانَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا يَقْضِيْ فِيْ اَمْرٍ قَضَائَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے بجستان میں موجود اپنے بیٹے کو جو قاضی تھا اسے خط میں یہ لکھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی قاضی دو آدمیوں کے درمیان غصے کے عالم میں فیصلہ نہ کرے اور کسی ایک معاملے میں دو فیصلے نہ دے۔

4390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ اِلَّا وَهُوَ شَبْعَانُ رَيَّانُ.

٤٣٨٧- اخرجه الطبراني في الكبير (٢٣/٢٨٥) (٦٢٣) من طريق احمد بن يونس، ثنا زهير، ثنا عباد- فذكره و انظر الذي قبله-

٤٣٨٨- اخرجه الطبراني في الكبير (٢٣/٢٨٤) (٦٢٠) من طريق اسماعيل بن عياش عن عباد بن كثير، به- وانظر الحديث (٤٣٨٦)، (٤٣٨٧)-

٤٣٨٩- اخرجه وكيع في اخبار القضاة (١/٨٢) من طريق ابراهيم بن صدقة: نا سفيان بن حسين، به- و ابراهيم بن صدقة، قال عنه الحافظ في (التقريب): صدوق و قد خالفه عليه مبشر بن عبد الله، فاخرجه عن سفيان بن حسين عن جعفر بن اياس عن عبد الرحمن بن ابي بكرة، قال: كتب ابو بكرة الى ابنه...... فذكره- (و مبشر بن عبد الله) ثقة- و ابو بشر: هو جعفر بن اياس، و ابن الجوشن...... هو عبد الرحمن بن الجوشن، روى له البخاري في الادب المفرد و اصحاب السنن- و الحديث اخرجه البخاري (٧١٥٨)، و مسلم (١٧١٧) و ابو داؤد (٣٥٨٩)، و الترمذي (١٣٣٤)، و النسائي (٨/٢٣٧، ٢٣٨)، و ابن ماجه (٢٣١٦)، و ابن حبان (٥٠٦٣) من طريق عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي بكرة، به-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فیصلہ کرنے والا شخص اس وقت فیصلہ دے جب وہ سیر ہو اور کھا پی چکا ہو (یعنی بے چینی اور بے قراری یا ذہنی انتشار کے عالم میں فیصلہ نہ دے)۔

۴۳۹۰- اخرجه الحارث بن ابي اسامة: كما في تلخيص الحبير (۲۴۷/۴) و الطبراني في الاوسط (۴۶۰۲) و البيهقي في سننه (۱۰/۱۰۵- ۱۰۶) و الخطيب في التاريخ (۲۷۷/۶) من طريق القاسم بن عبد الله بن عمر' به-قال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد' تفرد به القاسم بن عبد الله بن عمر-قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص الحبير): فيه القاسم العمري' وهو متهم بالوضع -وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۸/۴): اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه القاسم بن عبد الله بن عمر' و هو متروك كذاب- الهـ-و الحديث ذكره الحافظ في المطالب العالية (۲۴۸/۲) (۲۱۲۷) و عزاه للحارث بن ابي اسامة-

كتاب عمر رضى الله عنه الٰى ابى موسى الاشعرى

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب

4391- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِيْ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ فَافْهَمْ اِذَا اُدْلِيَ اِلَيْكَ بِحُجَّةٍ وَاَنْفِذِ الْحَقَّ اِذَا وَضَحَ فَاِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَادَ لَهُ وَآسِ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ وَجْهِكَ وَمَجْلِسِكَ وَعَدْلِكَ حَتّٰى لَا يَاْيَسَ الضَّعِيفُ مِنْ عَدْلِكَ وَلَايَطْمَعَ الشَّرِيفُ فِيْ حَيْفِكَ اَلْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا لَا يَمْنَعَنَّكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ رَاجَعْتَ فِيْهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيْهِ لِرُشْدِكَ اَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَاِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَخَلَّجَ فِيْ صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمَدْ اِلٰى اَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيْمَا تَرٰى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِيْ اَمَدًا يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَةً اَخَذَ بِحَقِّهِ وَاِلَّا وَجَّهْتَ الْقَضَاءَ عَلَيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰى لِلْعَمٰى وَاَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ اَلْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا مَجْلُوْدٌ فِيْ حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبٌ فِيْ شَهَادَةِ زُوْرٍ اَوْ ظَنِيْنٌ فِيْ وَلَاءٍ اَوْ قَرَابَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَاَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ وَاِيَّاكَ وَالْقَلَقَ وَالضَّجَرَ وَالتَّاَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُوْمِ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِيْ يُوْجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْاَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذُّخْرَ فَاِنَّهُ مَنْ يُصْلِحْ نِيَّتَهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ يُشِنْهُ اللّٰهُ فَمَا ظَنُّكَ بِثَوَابِ غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ عَاجِلِ رِزْقِهِ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ .

۴۳۹۱- في اسناده عبيد الله بن ابي حميد الهذلي، وهو متروك الحديث، له ترجمة في (التهذيب)-وقد اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/۱۵۰)، و في المعرفة (۷/۳۶۶) منطريق معمر البصري عن ابي العوام البصري، قال: كتب عمر بن الخطاب الى ابي موسى الاشعرى رضي الله عنه...... فذكره-و اخرجه البيهقي (۱۰/۱۳۵) من طريق يحيى بن الربيع المكي ثنا سفيان بن عيينة عن ادريس الاودي، قال اخرج الينا سعيد بن ابي بردة كتابا، و قال: هذا كتاب عمر الى ابي موسى رضي الله عنهما...... فذكره مختصرا، و سياتي عند الدارقطني (۴۳۹۲) مطولا-و اسناده من هذا الطريق صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، لكنه مرسل: لان سعيد بن ابي بردة تابعي صغير، روايته عن عمر مرسلة-وقال الالباني في الارواء (۸/۲۴۲) عقب رواية ابي العوام البصري: (اسناده الى ابي العوام صحيح، و اما ابو العوام البصري ففي الرواة ثلاثة كلهم يكنى بهذا الكنية، و كلهم بصريون...... و لم يتعين عندي ايهم المراد هنا، و ثلاثتهم من اتباع التابعين، و كلهم ثقات الا الاول، فلم يوثقه غير ابن حبان، و لم يذكر في ترجمة احد منهم انه روى عنه معمر-و الله اعلم- اه-لكن يتقوى بمرسل سعيد بن ابي بردة، و سياتي بعد هذا-

☆☆ ابوالملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں یہ تحریر تھا:

(امابعد!) قضا ایک ایسا فریضہ ہے جو انتہائی ضروری ہے اور ایک ایسا طریقہ ہے جسے برقرار رہنا چاہیے تو جب تمہارے سامنے ثبوت آ جائے حق واضح ہو جائے تو تم اُسے نافذ کر دو۔ اور ایسے حق کے بارے میں کلام کرنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جسے نافذ نہ کیا جا سکے۔ تم لوگوں کے ساتھ برابری کی سطح پر بیٹھو انہیں برابر سمجھو یہاں تک کہ کوئی کمزور شخص تمہاری اُمید و انصاف سے نا اُمید نہ ہو اور کوئی صاحب حیثیت شخص تم سے کسی زیادتی کی اُمید نہ رکھے۔ ثبوت پیش کرنا اُس شخص پر لازم ہوگا جو دعویٰ کرتا ہے اور قسم اٹھانا اُس پر لازم ہوگا جو اس کا انکار کرتا ہے مسلمانوں کے درمیان صلح کروا دینا جائز ہے سوائے ایسی صلح کے جو حرام چیز کو حلال کر دے اور حلال چیز کو حرام قرار دیدے۔ اگلے دن فیصلہ کرتے ہوئے یہ چیز تمہارے لیے رکاوٹ نہ بنے کہ تم نے اُس کے بارے میں دوبارہ غور و فکر کیا اور تمہیں اُس مسئلے کا کوئی نیا حل سمجھ میں آ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے حق کی طرف رجوع کرنا ہے حق قدیم ہوتا ہے اور حق کی طرف واپس چلے جانا باطل کو مسلسل کرتے رہنے سے زیادہ بہتر ہے سمجھ سے کام لینا سمجھ سے کام لینا ہر اُس چیز کے بارے میں جس چیز کے بارے میں تمہارے ذہن میں کھٹکا ہوا ہو اور اُس بارے میں تم تک کتاب یا سنت کا کوئی حکم نہ پہنچ چکا ہو تو ایسی صورت میں اُس کی مانند دوسری صورتوں کو سامنے رکھنا اور احکام کو قیاس کرنا اور اُس کو ترجیح دینا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ محسوس ہو اور حق سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو تمہاری رائے کے مطابق۔

جس شخص نے دعویٰ کیا ہوا ہو اگر وہ ثبوت پیش کرنے کے لیے مہلت مانگے تو اُسے ثبوت پیش کرنے کے لیے مہلت دو۔ اور اگر ثبوت پیش ہو جائے تو اُس کے حق کے مطابق فیصلہ دو اگر ایسا نہیں ہوتا تو اُس شخص کے خلاف فیصلہ دے دو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صورتِ حال تو نابینا شخص کے لیے بھی واضح ہو گئی ہے۔ اور عذر کے حوالے سے زیادہ بلیغ ہے۔ ہر مسلمان عادل ہے وہ ایک دوسرے سے متعلق ہیں البتہ جس شخص کو حد کی سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں یا جس شخص کے بارے میں تجربہ یہ ہو کہ وہ جھوٹی گواہی دیتا ہے یا جس کے بارے میں یہ گمان ہو کہ وہ ولی ہونے کی وجہ سے یا رشتہ داری کی وجہ سے (جھوٹی گواہی دے رہا ہے) تو اس کا خیال رکھنا اس کی وجہ یہ ہے کہ باطن کی چیزوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے لیکن ثبوت کی بنیاد پر تم پر سزا کو تم سے دور کیا جائے گا اور ہاں لوگوں کو پریشان کرنے اور انہیں ستانے سے گریز کرنا اور ایسی جگہ کے بارے میں حق کے حوالے سے مخاصمت سے گریز کرنا اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اجر کو واجب کر دے گا یہ چیز تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت بن جائے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان معاملے میں جس شخص کی نیت ٹھیک ہوگی اگرچہ وہ چیز انسان کے اپنے خلاف کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو لوگوں کے حوالے سے ضرر پہنچنے سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کے بارے میں آراستہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کا اس کے بارے میں علم مختلف ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوا کر دے گا تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی دوسرے سے اجر کیوں حاصل کرنا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فوری رزق بھی عطاء فرماتا ہے اور اپنے رحمت کے خزانے بھی عطاء فرماتا ہے اور تم پر سلام ہو۔

4392- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ وَاَخْرَجَ الْكِتَابَ فَقَالَ هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ ثُمَّ قُرِءَ عَلٰی سُفْيَانَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰی اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَّسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ فَافْهَمْ اِذَا اُدْلِیَ اِلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهٗ اٰسِ بَيْنَ النَّاسِ فِیْ مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ حَتّٰی لَا يَطْمَعَ شَرِيْفٌ فِیْ حَيْفِكَ وَلَا يَخَافَ ضَعِيْفٌ جَوْرَكَ الْبَيِّنَةُ عَلٰی مَنِ ادَّعٰی وَالْيَمِيْنُ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا لَا يَمْنَعَنَّكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهٗ بِالْاَمْسِ رَاجَعْتَ فِيْهِ نَفْسَكَ وَهُدِيْتَ فِيْهِ لِرُشْدِكَ اَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَاِنَّ الْحَقَّ قَدِيْمٌ وَّاِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهٗ شَیْءٌ وَّمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِّنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَخَلَّجَ فِیْ صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ اعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاعْمَدْ اِلٰی اَحَبِّهَا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيْمَا تَرٰی وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِیْ اَمَدًا يَنْتَهِیْ اِلَيْهِ فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَتَهٗ وَاِلَّا وَجَّهْتَ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰی لِلْعَمٰی وَاَبْلَغُ فِی الْعُذْرِ الْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا مَجْلُوْدًا فِیْ حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبًا فِیْ شَهَادَةِ زُوْرٍ اَوْ ظَنِيْنًا فِیْ وَلَاءٍ اَوْ فِیْ قَرَابَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَلّٰی مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَاَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّاَذِّیَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُوْمِ فِیْ مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِیْ يُوْجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْاَجْرَ وَيُحْسِنُ الذُّخْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّخْلِصْ نِيَّتَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ شَانَهُ اللّٰهُ۔

☆☆ سعید بن ابوبردہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط نکالا اور بولے: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہے' پھر سفیان نامی راوی نے اُس خط کو میرے سامنے پڑھا جس میں یہ تحریر تھا:

امابعد! قضاء ایک ایسا فرض ہے جو ضروری ہے اور ایک ایسا طریقہ ہے' جسے برقرار رہنا چاہیے۔تم یہ بات سمجھ لو کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے' تو ایسے حق کے بارے میں کلام کرنا فائدہ نہیں دیتا' جس حق کا نفاذ نہ ہو سکے' تم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ان کی طرف رُخ کرتے ہوئے اُن سے انصاف کے ساتھ کام لیتے ہوئے اس چیز کا خیال رکھو کہ کوئی صاحب حیثیت شخص تم سے کسی زیادتی کی اُمید نہ رکھے اور کسی کمزور شخص کو تم سے کسی ظلم کا اندیشہ نہ ہو' جو شخص دعویٰ کرتا ہے اس پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے۔اور جو شخص انکار کر دیتا ہے وہ قسم اُٹھائے گا' مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے' ماسوائے ایسی صلح کے جو کسی حرام چیز کو حلال قرار دے یا جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے۔گزشتہ دن تم نے جو فیصلہ کیا تھا وہ فیصلہ تمہیں روکے نہیں' جبکہ تم نے اُس کے بارے میں غور و فکر کیا ہو' پھر تمہاری درست چیز کی طرف رہنمائی کر دی گئی ہو' وہ تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم حق کی طرف رجوع کر لو'اس کی وجہ یہ ہے کہ حق قدیم ہے اور حق کو کوئی بھی چیز باطل نہیں کر سکتی اور حق کی طرف لوٹ جانا' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ انسان باطل پر گامزن رہے۔جو معاملہ تمہارے ذہن میں کھٹک پیدا کرے' اُس کو سمجھنے کی کوشش کرنا'

۴۳۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۳۵/۱۰) من طريق يحيى بن الربيع ثنا سفيان بن عيينة عن ادريس...... فذكره مختصراً وهو مرسل صحيح الاسناد. وراجع الذي قبله-

اس چیز کے حوالے سے جو قرآن اور سنت کے حوالے سے تم تک نہیں پہنچی ہے اس صورت میں تم اس جیسی دوسری مشابہہ اور ہم مثل صورت کا اندازہ لگانا پھر معاملات کو قیاس کرنا اور اس میں سے جو صورت حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو اور حق کے زیادہ قریب ہو اُس کا ارادہ کر لینا جو تمہاری سمجھ میں آئے' تم دعویٰ کرنے والے شخص کو مہلت دینا کہ اس دوران وہ اپنا ثبوت پیش کر دے' اگر کر دیا' تو ٹھیک ہے' ورنہ اُس کے خلاف فیصلہ کر دینا۔ کیونکہ اب یہ صورتِ حال نابینا شخص کے لیے بھی روشن ہو جائے گی اور عذر کے حوالے سے زیادہ بلیغ ہوگی۔ سب مسلمان عادل ہیں' ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ البتہ جس شخص کو حد کی سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں یا جس شخص کے بارے میں تجربہ یہ ہو کہ وہ جھوٹی گواہی دیتا ہے' تو اس کا خیال رکھنا' اس کی وجہ یہ ہے کہ باطن کی چیزوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے' لیکن ثبوت کی بنیاد پر تم سیسزا کو دور کیا جائے گا۔ اور ہاں لوگوں کو پریشان کرنے' ان کو ستانے سے گریز کرنا اور ایسی جگہ سے حق کے بارے میں مخالفت سے گریز کرنا' اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اجر کو واجب کر دے گا' یہ چیز تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت بن جائے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان جس کی نیت ٹھیک ہوگی اگرچہ وہ چیز اُس کے اپنے خلاف کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس پر لوگوں کے حوالے سے ضرر پہنچانے سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کے بارے میں آراستہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا علم مختلف ہوگا' اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوا کر دے گا' تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی دوسرے سے اجر کیوں حاصل کرنا ہے۔ جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے معاملے میں نیت ٹھیک ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اُسے ہر معاملے میں محفوظ کر لیتا ہے' اور جو شخص لوگوں کے بارے میں اچھا بنتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسا نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسوا کرتا ہے۔

4393- حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَ كُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَ كُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . صَالِحُ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ تم پر ایسی روایات آئیں گی جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی تو جس شخص کے پاس کوئی ایسی روایات آئیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ موافقت رکھتی ہوں تو وہ میری طرف سے ہوں گی' جس کے پاس ایسی چیز آئے جو میری سنت کی مخالف ہو' تو وہ میری طرف سے نہیں ہوگی۔

4394- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۴۳۹۳- تفرد به الدارقطني' وفي اسناده صالح بن موسى وهو الطلحي: قال البخاري في التاريخ الكبير (۴/الترجمة ۲۸۶۴): منكر الحديث- وقال ابو حاتم في العلل (۱/۳۲۰)(۹۵۹): ضعيف الحديث- وضعفه الدارقطني هنا وفي السنن في كتاب الزكاة' باب: في قدر الصدقة فيما اخرجت الارض وخرص الثمار- وانظر الحديث التالي-

اِذَا حُدِّثْتُمْ عَنِّي بِحَدِيْثٍ تَعْرِفُوْنَهُ وَلَاتُنْكِرُوْنَهُ فَصَدِّقُوْا بِهٖ وَمَا تُنْكِرُوْنَهُ فَكَذِّبُوْا بِهٖ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں میرے حوالے سے کوئی حدیث سنائی جائے جو تمہاری سمجھ میں آ جائے' اور تم اُس کا انکار نہ کرسکو تو تم اس کی تصدیق کر دو' اور جس چیز کا تم انکار کر رہے ہو' جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے اور تمہیں لگے کہ یہ میرا فرمان نہیں ہوگا (تو تم اس کا انکار کر دو)۔

4395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ وَزَادَ فَاِنِّيْ اَقُوْلُ مَا يُعْرَفُ وَلَايُنْكَرُ وَلَااَقُوْلُ مَا يُنْكَرُ وَلَايُعْرَفُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں وہی بات کہوں گا جو معروف ہوگی اور جو ''منکر'' نہیں ہوگی۔ میں وہ بات نہیں کہوں گا جو ''منکر'' ہوگی اور معروف نہیں ہوگی۔

4396- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ مُغَلِّسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ رُوَاةٌ يَرْوُوْنَ عَنِّي الْحَدِيْثَ فَاعْرِضُوْا حَدِيْثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوْا بِهٖ وَمَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَاْخُذُوْا بِهٖ . هٰذَا وَهَمٌ . وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو میرے حوالے سے روایات نقل کریں گے تو تم اُن روایات کو قرآن پر پیش کرنا اور جو قرآن کے مطابق ہوں گی' اُن کو حاصل کر لینا اور جو قرآن کے موافق نہیں ہوں گی ان کو حاصل نہ کرنا۔

٤٣٩٤-اخرجه المخلص في (الفوائد المنتقاة) و الهروي في (ذم الكلام) كما في الضعيفة (١٠٨٥)' و الخطيب في (تاريخ بغداد) (٣٩١/١١) من طريق يحيى بن آدم: ثنا ابن ابي ذئب فذكره -والحديث نقل الالباني عن البخاري اعلاله بالارسال: فان الثقات قد خالفوا يحيى بن آدم...... فذكروه عن سعيد المقبري مرسلا -و اخرجه العقيلي في الضعفاء (١/٣٢-٣٣)' و الهروي في (ذم الكلام) كما في الضعيفة للالباني' و ابن حزم في (الاحكام) (٧٨/٢)' و ابن الجوزي في الموضوعات (١/٤٢٠) (٥٠٠) من طريق اشعث بن براز عن قتادة عن عبد الله بن شقيق عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا حدثتم عني بحديث يوافق الحق فخذوا به' حدثت' به او لم احدث)- اه -قال العقيلي: ليس لهذا اللفظ عن النبي صلى الله عليه وسلم اسناده يصح' و للاشعث هذا غير حديث منكر- اه- قال ابن الجوزي: قال يحيى: اشعث ليس بشي ء' وذكره ابو سليمان الخطاب عن الساجي عن يحيى بن معين انه قال: ان هذا الحديث و ضعته الزنادقة' قال الخطابي: هو باطل لا اصل له' قال: و قد روي من حديث يزيد بن ربيعة عن ابي الاشعث عن ثوبان' و يزيد مجهول' و ابو الاشعث لا يروي عن ثوبان' انما يروي عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان)- اه -و انظر الكلام على الحديث في المقاصد الحسنة ص (٣٦)' و تنزيه الشريعة (١/٢٦٤)' والضعيفة للشيخ الالباني (١٠٨٣)' (١٠٨٥)-

٤٣٩٥-تقدم في الذي قبله-

٤٣٩٦-في اسناده ابو بكر بن عياش ثقة عابد الا انه لما كبر ساء حفظه' و كتابه صحيح -والحديث اخرجه ايضا الهروي في (ذم الكلام): كما في الضعيفة للالباني رقم (١٠٨٧)' و اعله الالباني بابي بكر بن عياش' فقال: (و ابو بكر بن عياش و ان كان من رجال البخاري ففي حفظه ضعف)-

(امام دارقطنی کہتے ہیں:) روایت وہم ہے' صحیح یہ ہے کہ عاصم کے حوالے سے' امام زید کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4397- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْخَوَّاصُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نُعَيْمٍ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ هَيْثَمٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نُتِجَتْ هٰذِهِ النَّاقَةُ عِنْدِيْ فَاَقَامَ بَيِّنَةً فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک اونٹنی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ دونوں میں سے ایک نے کہا: اس اونٹنی نے میرے ہاں بچے کو جنم دیا ہے' اُن میں سے ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دیا اس وقت اونٹنی جس شخص کے قبضے میں تھی۔

4398- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ .

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سنایا ہے کہ جب کوئی قاضی فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور اس بارے میں غلطی کر جائے تو اُسے ایک اجر ملتا ہے' اور اگر وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

4599- حَدَّثَنَاهُ ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

٤٣٩٧-اخرجه البيهقي في السنن (١٠/٢٥٦) من طريق الدارقطني' و زيد بن نعيم' ترجم له الذهبي في الميزان (٣/١٥٧)' و قال: لا يعرف في غير هذا الحديث' ثم ذكر حديث جابر هذا' ثم قال: هذا حديث غريب- الاخوانا زيد او يزيد بن نعيم الذي ترجم له صاحب التهذيب فهو آخر- و اخرجه الشافعي في مسنده (٢/رقم ٦٣٩-ترتيب)' و من طريقه البيهقي في السنن (١٠/٢٥٦) قال: اخبرنا ابن ابي يحيى عن اسحاق بن ابي فروة عن عمر بن الحكم' عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه' نحوه- و هذا الاسناد ضعيف جدا: ابن ابي يحيى متروك' وكذا اسحاق بن ابي فروة' وطريق الدارقطني افضل من هذا-

٤٣٩٨-اخرجه مسلم (١٧١٦)' و ابو داؤد (٣٥٧٤)' و ابن ماجه (٢٣١٤)' و ابن حبان (٥٠٦١)' و البغوي في شرح السنة (٢٥٠٢)' من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن يزيد ابن عبد الله بن اسامة بن الهاد- و سياتي رقم (٤٤٠٠) من طريق عبد العزيز بن ابي حازم عن يزيد بن الهاد' و سياتي رقم (٤٣٠٢) من طريق حيوة بن شريح عن ابن الهاد' به-

٤٣٩٩-تقدم في الذي قبله-

☆☆ ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

4400- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِى حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ ثُمَّ اِنْ حَكَمَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ .

وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰكَذَا حَدَّثَنِى اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی قاضی فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلط فیصلہ دیدے تو اسے اُس کا اجر ملتا ہے اور اگر وہ فیصلہ دیتے ہوئے صحیح فیصلہ دے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

4401- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِى يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ قَوْلِ الْقَوَارِيْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند میں منقول ہے۔

4402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِىْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِىْ .فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِىْ كَانَتْ فِىْ يَدِىْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ . قَالَ لَا .قَالَ يَمِيْنُهٗ . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُبَالِىْ عَلٰى مَا حَلَفَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَىْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ . فَانْطَلَقَ بِهٖ لِيَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ اَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ .

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ''حضرموت'' سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور

۴۴۰۰-عبد العزيز بن ابي حازم: قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق فقيه- و قد تابعه غير واحد- انظر الحديث (۴۳۹۸)، (۴۴۰۱)-

۴۴۰۱-اخرجه البخاري (۷۳۵۲) و احمد (۱۹۸/۷) من طريق حيوة بن شريح' به- و انظر الحديث (۴۳۹۸)، (۴۴۰۰)-

۴۴۰۲-اخرجه مسلم (۱۳۹)، و ابو داود (۳۲۴۵) (۳۶۲۳)، و الترمذي (۱۳۴۰)، و النسائي في الكبرى' كما في التحفة (۸۶/۹)، و ابن حبان (۵۰۷۴)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۴۸/۴)، و في (مشكل الآثار) (۲۴۸/۴)، و البيهقي (۱۰/ ۱۴۴، ۲۵۴) من طرق عن ابي الاحوص عن سماك' به-واخرجه احمد (۳۱۷/۴)، ومسلم (۱۳۹)، و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۸۶/۹)، و ابن الجارود (۱۰۰۴) من طريق عبد الملك بن عمير' و قال الترمذي: حسن صحيح-

کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے' وہ زمین میرے والد کی تھی۔ اُس شخص نے کہا: وہ زمین میری ہے اور میرے پاس موجود ہے' میں اس میں زراعت کرتا ہوں' اس شخص کا اِس زمین میں کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حضرمی سے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ تو اس نے عرض کی کہ نہیں ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر یہ دوسرا فریق قسم اُٹھائے گا۔ اس حضرمی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یہ اس چیز کی پروانہیں کرے گا کہ یہ کیا قسم اُٹھا رہا ہے؟ کیونکہ یہ گناہوں کا ارتکاب کرنے سے بچتا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے یہی صورت ہے۔ پھر اس شخص نے قسم اُٹھائی' جب وہ چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے دوسرے شخص کے مال کی اس لیے قسم اُٹھائی ہے' تا کہ اُسے ظلم کے طور پر ہڑپ کرے' تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

4403- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دوآدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا' دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو یہ حکم دیا کہ وہ دونوں قسم اُٹھا کر اس میں حصہ لیں۔

4404- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْهِ اَحَبَّا اَوْ كَرِهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''وہ دونوں راضی ہوں یا مجبوری کی حالت میں ایسا کریں''۔

4405- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ بِالْكُوفَةِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان

٤٤٠٣- اخرجه ابو داود (٣٦١٨) و من طريقه البيهقي (١٠/ ٢٥٥) و النسائي في الكبرى: كما في تحفة الاشراف (١٠/رقم ١٤٦٦٢) و ابن ماجه (٢٣٢٩) من طريق خالد بن الحارث عن سعيد به- و خرجه ابن ماجه (٢٣٤٦) من طريق عبد الاعلى عن سعيد به- واخرجه ابو داود (٣٦١٦) من طريق يزيد بن زريع عن سعيد به- و اخرجه احمد (٢/ ٤٨٩): حدثنا محمد بن جعفر و في (٢/ ٥٢٤): حدثنا محمد بن بكير و ابو يعلى (٦٤٣٨) من طريق اسحاق بن يوسف جميعهم (ابن جعفر و ابن بكير و اسحاق) عن سعيد به-و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٨/ ٢٧٩) (١٥٢١٢): اخبرنا معمر عن همام انه سمع ابا هريرة يقول: عرض النبي صلى الله عليه وسلم على قوم اليمين فاسرع الفريقان جميعا في اليمين فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسهم بينهم في اليمين ايهم يحلف-و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (٢/ ٣١٧) و البخاري في الصحيح (٢٦٧٤) و ابو داود (٣٦١٧) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٠٩) (٢٥٠٥)-

٤٤٠٤- اخرجه احمد (٢/ ٥٢٤) حدثنا محمد بن بكير به و انظر الحديث السابق-

نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم اُٹھانے کے ذریعے ایک شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کوفہ میں تم لوگوں کے سامنے ایسا ہی فیصلہ دیا تھا۔

4406- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْلَفَ طَالِبَ الْحَقِّ مَعَ الشَّاهِدِ.

☆☆ امام جعفر بن صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے طلب گار شخص سے حلف لے لیا تھا' اس کے پاس ایک گواہ موجود تھا۔

4407- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَّاحِدٍ وَّيَمِيْنِ صَاحِبِ الْحَقِّ ۔وَقَضٰى بِهٖ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گواہی اور حق دار شخص کے قسم اُٹھانے کے ذریعے فیصلہ دے دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عراق میں اس طرح کا فیصلہ دیا تھا۔

4408- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

٤٤٠٥- اخرجه الترمذي (١٣٤٤)' و ابن ماجه (٢٣٦٩)' و احمد (٣/٣٠٥)' و ابن الجارود (١٠٠٨)' و البيهقي (١٠/١٧٠) من طريق عبد الوهاب الثقفي عن جعفر به- وقد اخرجه مالك (٢/٧٢١)' و من طريقه الطحاوي (٤/١٤٥) عن جعفر بن محمد بن ابيه مرسلا' و لم يذكر: (جابر بن عبد الله)' و كذلك اخرجه الترمذي (١٣٤٥) من طريق اسماعيل بن جعفر' قال: حدثنا جعفر عن ابيه...... فذكره مرسلا ايضاً- و كذلك اخرجه سفيان الثوري عن جعفر عن ابيه مرسلا' اخرجه عنه الطحاوي' و اخرجه البيهقي (١٠/١٧٠) عن سليمان بن بلال عن جعفر عن ابيه مرسلا' و نقل الزيلعي في نصب الراية (٤/١٠٠) عن الدارقطني انه قال في كتاب العلل له: و كان جعفر بن محمد ربما ارسل هذا الحديث' و ربما وصله عن جابر: لان جماعة من الثقات حفظوه عن ابيه عن جابر' و القول قولهم: لانهم زادوا' و هم ثقات' و زيادة الثقة مقبولة- اه-

٤٤٠٦- اخرجه الدارقطني هنا من طريق عبيد الله بن عمر- و هو العمري- عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي' و اخرجه من طريق عبد العزيز بن ابي سلمة عن جعفر كذلك مرسلا رقم (٤٣٠٨)- (وعبد العزيز' و عبيد الله) كلاهما ثقات- و اخرجه البيهقي (١٠/١٧٠) من طريق حسين بن زيد: حدثني جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب' فذكر جده في الاسناد' و جد جعفر هو علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب- وقد توبع جعفر على ارساله تابعه خالد بن ابي كريمة و ربيعة' فروياه عن ابي جعفر محمد بن علي مرسلا- وقد ذكر الترمذي في سننه (٣/٢١- ط : بشار) هذه الرواية المرسلة' فقال : وروى عبد العزيز بن ابي سلمة و يحيى بن سليم هذا الحديث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم -قال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٠٠): و هذا اسناد منقطع: فان محمد بن علي بن الحسين لم يدرك جد ابيه علي بن ابي طالب و انظر الحديث السابق-

٤٤٠٧- اخرجه البيهقي (١٠/١٧٠) من طريق عباس بن محمد الدوري عن شبابة' به و هو مرسل: فان محمد ابا جعفر لم يدرك جده علي بن ابي طالب- و انظر الحديث السابق' و الحديث رقم (٤٤٠٥)-

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فِى الْحَقِّ بِشَاهِدَيْنِ فَاِنْ جَاءَ بِشَاهِدَيْنِ اَخَذَ حَقَّهٗ وَاِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ وَّاحِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهٖ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حق کے حوالے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دو گواہوں کے حق میں فیصلہ دیا ہے' تو جو شخص دو گواہ لے آئے وہ اپنا حق وصول کرلے گا' اور اگر کوئی شخص ایک گواہ لے کر آتا ہے' تو وہ اپنے اس گواہ کے ساتھ قسم بھی اُٹھائے گا۔

4409- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

4410- حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے طلب گار شخص کی قسم کو

۴۴۰۸- محمد بن عبد الله الكناني: ترجم له البخاري في التاريخ (١٢٧/١) و جهله ابو حاتم في الجرح و التعديل (٣٠٩/٧) و انظر ترجمته في الميزان (٢٠٧/٦)- والحديث نقله الزيلعي في نصب الراية (٩٩/٤) و عزاه للدارقطني ساكتا عليه-واخرجه البيهقي (١٧٢/١٠) من طريق مطرف بن مازن' ثنا ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قضى النبي صلى الله عليه وسلم بشاهد و يمين في الحقوق-واخرجه من طريق محمد بن عبد الله بن عبيد الله بن عمير الليثي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول لله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد- قال البيهقي: مطرف بن مازن و محمد ابن عبيد الله بن عمير ليسا بالقويين- اه-

۴۴۰۹- اخرجه ابو يعلى (٦٦٨٣): حدثنا الصلت بن مسعود الجحدري: حدثنا عبد العزيز ابن محمد...... فذكره-واخرجه ابو داود (٣٦١٠) و الترمذي (١٣٤٣) و ابن ماجه (٢٣٦٨) و ابن الجارود (١٠٠٧) و الطحاوي في شرح المعاني (١٤٤/٤) و ابن حبان (٥٠٧٣) والبيهقي (١٦٨/١٠) من طريق عبد العزيز بن محمد' به-قال الترمذي: حديث ابي هريرة- ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد الواحد-حديث حسن غريب- اه-واخرجه ابو داود (٣٦١١) و البيهقي (١٦٨/١٠) و الطحاوي (١٤٤/٤) من طريق سليمان ابن بلال عن ربيعة' به' و فيه (قال سليمان: فلقيت سهيلا فسالته عن هذا الحديث فقال: ما اعرفه' فقلت له ان ربيعة اخبرني' به عنك' قال: فان كان ربيعة اخبرك عني' فحدث' به عن ربيعة عني)-ثم اخرجه البيهقي من غير طريق ربيعة عن سهيل-قال ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (٤٦٣/١-٤٦٤): قلت: فليس نسيان سهيل دافعا لما حكي عن ربيعة' و ربيعة ثقة' و الرجل يحدث و ينسى......)- اه-وانظر نصب الراية (٩٩/٤)-

۴۴۱۰- اخرجه الحاكم (١٠٠/٤)' و البيهقي (١٨٤/١٠) من طريق سليمان بن عبد الرحمن ثنا محمد بن مسروق...... فذكره' وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد-وتعقبه الذهبي بقوله: (لا اعرف محمد بن مسروق المذكور في سنده' و اخشى ان يكون الاسناد باطلا)- اه-وقال الحافظ في تلخيص الحبير (٢٨٤/٤): فيه محمد بن مسروق لا يعرف' و اسحاق بن الفرات مختلف فيه' واخرجه تمام في فوائده من طريق اخرى عن نافع)- اه-

لوٹا دیا تھا۔

4411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي يَحْيٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ فَاِنْ نَكَلَ اُحْلِفَ صَاحِبُ الْحَقِّ وَاَخَذَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ قسم اُٹھانے کا زیادہ حق دار ہوگا' لیکن اگر وہ شخص قسم اُٹھانے سے انکار کر دیتا ہے' تو دعویٰ کرنے والا شخص قسم اُٹھائے گا اور اُس حق کو وصول کرے گا۔

4412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ اِلٰى حَاكِمٍ مِّنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمْ يُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهٗ.

☆☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو کسی مسلمان (قاضی) کی بارگاہ میں بلایا جائے اور وہ وہاں نہ جائے تو وہ شخص ظالم ہوگا' اس کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

4413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .لَفْظُ صَلْتٍ.

☆☆ ربیعہ بن عبدالرحمٰن' حضرت سعد بن عبادہ کے صاحب زادے کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں:
ہم نے سعد بن عبادہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

4414- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۴۴۱۱- في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى و هو متروك لكن تابعه ابن ابي ادريس' فاخرجه عن حسين بن عبد الله بن ضميرة عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب- رضي الله عنه- انه قال: اليمين مع الشاهد' فان لم يكن له بينة فاليمين على المدعى عليه' اذا كان قد خالطه فان نكل حلفه المدعي-

۴۴۱۲- في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى و هو متروك' و ابو الاشهب: هو جعفر بن حيان السعدي العطاردي' قال الحافظ في التقريب: ثقة-واخرجه -ايضا- ابو داود في مراسيله (۹۴۳)' و من طريقه البيهقي في السنن (۱۰/۱۴۰) من طريق مسلم بن ابراهيم عن ابي الاشهب جعفر بن حيان' به-وهذا اسناد صحيح' رجاله ثقات' رجال الشيخين-

۴۴۱۳- اخرجه الترمذي في سننه (۱۳۴۳)' من طريق عبد العزيز بن محمد قال: حدثني ربيعة...... فذكره-وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۴/۱۰۰) الى الطبراني في (معجمه)-

۴۴۱۴- في اسناده عبد الله بن محمد بن ربيعة هو المصيصي: ذكره الذهبي في الميزان (۴/۱۸۰)' و قال: احد الضعفاء' و انظر ترجمته في (الكشف الحثيث) ص (۲۴۲)' و محمد بن مسلم: هو الطائفي' و هو ثقة-وقد اخرجه عبد الرزاق و ابو حنيفة عن عمرو بن دينار' ولم يذكرا فيه طاوسا' اخرجه البيهقي (۱۰/۱۶۸)-والحديث اخرجه مسلم (۱۷۱۲)' و ابو داود (۳۶۰۸)' و ابن ماجه (۲۳۷۰)' و احمد (۱/۲۴۸' ۳۱۵' ۳۲۳)' و ابو يعلى (۲۵۱۱)' و الطحاوي (۴/۱۴۴)' و البيهقي (۱۰/۱۶۷' ۱۶۸) من طريق قيس بن سعد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' به-

رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ . خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا وَكَذٰلِكَ قَالَ سَيْفٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا۔

بعض راویوں نے اس کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

4415- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْضُوْنَ بِشَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِى .قَالَ جَعْفَرٌ وَّالْقُضَاةُ يَقْضُوْنَ بِذٰلِكَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ.

☆☆ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات دعویٰ کرنے والے شخص سے قسم لے کر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔

جعفر بیان کرتے ہیں: ہمارے زمانے کے قاضی بھی آج کل اسی طرح فیصلہ دے دیتے ہیں۔

4416- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْضُوْنَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، یہ لوگ ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔

4417- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِىُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّىِّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ عَدِىٍّ الْكِنْدِىِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَرْضِىْ هِىَ لِىْ وَقَالَ الْاٰخَرُ هِىَ

٤٤١٥-هذا مرسل، و قد تقدم رقم (٤٤٠٦)، (٤٣٠٧)-

٤٤١٦-في اسناده ابو بكر بن أبي سبرة: قال صاحب التعليق المغني: رماه أحمد و ابن عدي بالوضع، و ضعفه آخرون، وقال مصعب الزبيري: كان عالما-

٤٤١٧-اخرجه النسائي في الكبرى (٣/٤٨٦) (٥٩٩٥)، و البيهقي (١٠/٢٥٤) من طريق سليمان بن بلال ان يحيى بن سعيد حدثه ان ابن الزبير...... فذكره-واخرجه النسائي في الكبرى (٣/٤٨٦) (٥٩٩٦)، واحمد (٤/١٩١، ١٩٢)، و البيهقي (١٠/٢٥٤) من طريق جرير بن حازم قال سمعت عدي بن عدي يحدث عن رجاء بن حيوة و العرس بن عميرة، انهما حدثاه عن ابيه عدي بن عميرة قال: خاصم رجل من كندة يقال له: امرؤ القيس بن عابس، رجلا من حضرموت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ارض؛ فقضى على الحضرمي بالبينة...... فذكره نحوه-و قد تقدم من حديث و ائل بن حجر رقم (٤٤٠٢)-

اَرْضِي حَرَثْتُهَا وَزَرَعْتُهَا فَاَحْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي فِي يَدِهِ الْاَرْضُ.

☆☆ عدی الکندی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان میں سے ایک شخص نے کہا: یہ زمین میری ہے' وہ میری ملکیت ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: یہ زمین میری ہے' میں وہاں کھیتی باڑی اور زراعت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حلف لیا' جس کے پاس وہ زمین موجود تھی اور فیصلہ دے دیا۔

4418- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حکمت کا پیشہ اختیار کرتا ہے اور اُسے اس کے بارے میں پتا نہیں ہوتا تو اگر اس کے علاج کے نتیجے میں کسی شخص کو نقصان پہنچتا ہے' تو وہ تاوان دے گا۔

4419- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ اَخُو خَطَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوْفًا فَاَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُوْنَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: جو شخص حکمت اختیار کرتا ہے حالانکہ وہ شخص حکمت کے حوالے سے معروف نہیں ہے' تو اس کے نتیجے میں کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے' یا اس سے کم نقصان ہوتا ہے' تو وہ شخص تاوان ادا کرے گا۔

4420- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص طبیب بنتا ہے اور اس پیشے کے حوالے سے معروف نہ ہو' تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

4421- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٤١٨-تقدم في الحدود و الديات وغيره رقم (٣٣٨٨)-

٤٤١٩-تقدم في الحدود و الديات (٣٣٨٩)-

٤٤٢٠-تقدم برقم (٤٤١٩)-

اَلْمُدَّعِي اَوْلٰى بِالْبَيِّنَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: دعویٰ کرنے والا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ ثبوت پیش کرے۔

4422- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۴۴۲۱- اسناده حسن: محمد بن معاوية بن مالج صدوق ربما وهم؛ كما قال الحافظ في التقريب' و الحديث تقدم من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رقم (۳۱۵۲) بلفظ: (البينة على المدعي و اليمين على المدعى عليه' و سياتي ايضا رقم (۴۴۲۹)' (۴۴۳۰)' و اخرجه عبد الرزاق (۲۷۱/۸) (۱۵۱۸۴)' و البيهقي (۲۵۶/۱۰) من طريق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده بلفظ: (المدعى عليه اولى باليمين اذا لم تكن بينة)-

۴۴۲۲- تقدم تخريجه في الذي قبله-

باب فِي الْمَرْاَةِ تُقْتَلُ اِذَا ارْتَدَّتْ

عورت کے مرتد ہونے پر اسے قتل کرنا

4423- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَهُ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ مِنْهُ وَلَدَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَذَكَرَتْهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَامَ اِلَيْهَا بِمِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتّٰى اَنْفَذَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی جس نے اس شخص کے دو بچوں کو جنم دیا تھا' وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچایا کرتی تھی' وہ شخص اس عورت کو منع کرتا تھا لیکن وہ عورت باز نہیں آتی تھی' اُس نے اس عورت کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی' وہ ڈری بھی نہیں۔ ایک دن اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نامناسب بات کی تو اس کے شوہر نے کدال لی اور اُس کے پیٹ پر رکھ کر وزن ڈالا' یہاں تک کہ وہ کدال اس کے جسم سے پار ہوگئی (اور وہ عورت مرگئی)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ رہنا! اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے۔

4424- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الدِّرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4425- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ . قَالَ الشَّيْخُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِيهِ سُنَّةٌ فِي الْاَصْلِ فِي اِشْهَادِ الْحَاكِمِ عَلٰى نَفْسِهِ بِاِنْفَاذِ الْاَقْضِيَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بات منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے عرض کی: گزشتہ دن اُس عورت نے آپ کو بُرا کہنا شروع کیا اور آپ کی شان میں گستاخی کی تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے۔

۴۴۲۳- تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۵)-

۴۴۲۴- تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۵)-

۴۴۲۵- تقدم في الحدود و الديات رقم (۳۱۵۶)-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس سے یہ سنت ثابت ہوتی ہے کوئی فیصلہ دیتے ہوئے حاکم لوگوں کو اپنی ذات کے بارے میں گواہ بنا سکتا ہے۔

4426- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ زَمْعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰهِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْيَا مِنْ مَّوَاتِ الْاَرْضِ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ تمام شہر اللہ کے شہر ہیں تمام بندے اللہ کے بندے ہیں جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے وہ اُسے مل جائے گی اور کوئی شخص ظلم کے طور پر اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔

4427- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّاْىِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ثبوت پیش کرنا اس شخص پر لازم ہوگا جو دعویٰ کرتا ہے اور جو اس کا انکار کر دیتا ہے اُس پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

4428- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنِ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ اِلَّا فِى الْقَسَامَةِ. وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّحَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

۴۴۲۶-اخرجه ابو داود الطيالسي في (مسنده) (۱۴۴۰) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا و البزار في (مسنده) : كما في نصب الراية (۴/۱۷۰-۱۷۱) و البيهقي (۱۴۲/۶) و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۶۰/۴) دون اوله ثم قال: اخرجه الطبراني في الاوسط باسنادين في احدهما عصام بن داود بن الجراح: قال الذهبي: لينه ابو احمد الحاكم و بقية رجاله ثقات و في اسناده الآخر راو كذاب- اه- و اصل الحديث عند البخاري (۲۳۳۵) من طريق عروة عن عائشة بلفظ: (من اعمر ارضا ليست لاحد فهو احق......)-

۴۴۲۷-تقدم تخريجه في الحدود و الديات (۳۱۵۱)-

۴۴۲۸-تقدم تخريجه رقم (۳۱۵۲)-

بات ارشاد فرمائی ہے کہ دعویٰ کرنے والے شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور انکار کرنے والے شخص پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا' البتہ قسامت کا حکم مختلف ہے۔

4429- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَذِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِى وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دعویٰ کرنے والے شخص پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے' اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر قسم اُٹھانا لازم ہے۔

4430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِى وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے اُس پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اس پر صرف قسم اُٹھانا لازم ہوگا۔

4431- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِىُّ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ بَيِّنَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' وہ اس بات کا حق دار ہوگا کہ صرف قسم اُٹھالے' البتہ اگر ثبوت پیش ہو جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

4432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ خِرْنِيقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

۴۴۲۹-راجع الذي قبله-

۴۴۳۰-في اسناده ابو حنيفة النعمان بن ثابت الفقيه الجليل' لكنه ضعيف عند المحدثين من جهة حفظه' و قد تقدمت ترجمته' و حماد: هو ابن ابي سليمان' و ابراهيم: هو ابن يزيد النخعي' و الحديث تقدم له شواهد من حديث ابن عمرو وغيره-

۴۴۳۱-اخرجه ابن حبان في صحيحه (۱۳/ ۳۴۰) (۵۹۹۶) قال: اخبرنا الحسين بن محمد ابن مصعب بمرو' و بقرية سنج' حدثنا محمد بن عمرو بن الهياج...... فذكره مطولا جدا' و فيه: (و المدعى عليه اولى باليمين الا ان تقوم بينة)-واسناده حسن؛ فان سنان بن الحارث ذكره ابن حبان في الثقات (۶/ ۴۲۴)' وروى عنه جمع- و بقية رجاله من رجال التهذيب' و هم مابين صدوق و ثقة-

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کرنے والے کوحکم دیا تھا کہ وہ دو گواہ پیش کرے اور جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا اسے قسم اُٹھانے کی ہدایت کی تھی۔

4433- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ طَلَبَ عِنْدَ اَخِيْهِ طَلِبَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ فَالْمَطْلُوْبُ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ.

☆☆ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص ثبوت کے بغیر اپنے بھائی سے کچھ حاصل کرتا ہے تو جس شخص کے خلاف مقدمہ ہے اُس شخص کے لیے قسم اُٹھانا ضروری ہوگا۔

4434- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی دیہاتی شخص کی گواہی شہر میں رہنے والے شخص کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

4435- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ شہری شخص کے خلاف کسی دیہاتی شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

4436- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

٤٤٣٢-في اسناده يزيد بن عياض: قال البخاري وغيره: منكر الحديث- وقال ابن المديني: ضعيف ورماه مالك بالكذب- وقال النسائي وغيره: متروك- و انظر الميزان (٧/٢٥٨- ٢٥٩)-و الحديث اسناده ضعيف٬ لكن معناه صحيح-

٤٤٣٣-نعيم بن حماد: تكلموا في حفظه٬ و حميد بن هلال: لم اجد من ذكر له رواية عن زيد بن ثابت-

٤٤٣٤-اخرجه ابو داؤد (٣٦٠٢)٬ و ابن ماجه (٢٣٦٧)٬ و الطحاوي في شرح المعاني (٤/١٦٧)٬ و الحاكم في المستدرك (٤/٩٩)٬ و ابو يعلى (٦٤٤٤)٬ و البيهقي (١٠/٢٥٠)٬ و الخطيب في التاريخ (٩/٤٥٧) من طريق يحيى بن ايوب٬ به-و سكت عنه الحاكم٬ وقال الذهبي: (وهو منكر على نظافة سنده)- اه-وقال الخطابي في معالم السنن (٤/١٧٠): يشبه ان يكون انما كره شهادة اهل البدو؛ لما فيهم من الجفاء في الدين٬ و الجهالة باحكام الشريعة٬ و لا نهم في الغالب لا يضبطون الشهادة على وجهها٬ و لا يقيمونها على حقها؛ لقصور علمهم عما يحيلها و يغيرها على جهتها- وقال مالك: لا تجوز شهادة البدوي على القروي؛ لان في الحضارة من يغنيه عن البدوي الا ان يكون في بادية او قرية٬ و الذي يشهد بدويا و يدع جيرته من اهل الحضر -عندي- مريب- و قال عامة العلماء: (شهادة البدوي اذا كان عدلا يقيم الشهادة على وجهها جائزة)- اه-

٤٤٣٥-تقدم في الذي قبله-

اَخْبَرَنِیْ صُدَيْقُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْضِيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْمِيرَاثِ اِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسْمَ.

☆☆ محمد بن ابوبکر اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُسی وراثت کو تقسیم کیا جاتا ہے جسے تقسیم کیا جا سکتا ہو۔

4437- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صُدَيْقِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ كَذَا قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْضِيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْمِيرَاثِ اِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسْمَ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جس میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسی وراثت کو تقسیم کیا جا سکتا ہے جسے تقسیم کیا جا سکے۔

4438- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَتِيلًا فِیْ دَالِيَةِ نَاسٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاَخَذَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ خِيَارِهِمْ فَاسْتَحْلَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْتَ وَلَا عَلِمْتَ قَاتِلًا ثُمَّ جَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَقَالُوْا لَقَدْ قَضٰى بِمَا فِیْ نَامُوْسِ مُوْسٰى. الْكَلْبِيُّ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری خیبر میں یہودیوں کے کنویں کے پاس مقتول پایا گیا' ان لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا کہ وہ لوگ ۵۰' افراد کو لیں' جن میں سے ہر ایک شخص اللہ کا نام لے کر قسم اُٹھائے کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا' نہ ہی میں قاتل کے بارے میں کچھ جانتا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی تو انہوں نے کہا: ان صاحب نے وہی فیصلہ دیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں تھا۔

4439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلْبُلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۴۴۳۶-اخرجه البيهقي (۱۰/۱۳۳) من طريق محمد بن احمد الرياحي ثنا روح...... فذكره- و نقل البيهقي عن الشافعي قوله: مولا يكون مثل هذا الحديث حجة: لانه ضعيف' وهو قول من لقينا من فقهائنا)' وقال: (انما ضعفه لانقطاعه)-

۴۴۳۷-تقدم في الذي قبله-

۴۴۳۸-سنده ضعيف فيه الكلبي' و هو متروك' تقدمت ترجمته مرارا-

۴۴۳۹-كذا اخرجه الدارقطني هنا من طريقين' و في الاول الحسن بن ابي جعفر: ضعفه احمد وغيره' وقال النسائي: منكر الحديث' و في الثاني محمد بن يوسف بن موسى المقري' و هو ضعيف جدا' اتهمه الخطيب و الدارقطني بالوضع -وقد اخرجه مرسلا ابو داود في مراسيله (۴۰۲)' و ابن ابي شيبة في المصنف (۶/۳۷۳- ۳۷۴)' و ابو عبيد في (الاموال) ص (۳۶۹-۳۷۰)' و يحيى بن آدم في الخراج (۳۳۷)' و الحاكم (۴/۹۷)' والبيهقي (۶/۱۵۵) من طرق عن الزهري' به-

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْدَلَانِيُّ وَهِبَةُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي الْخَصِيبِ حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيْمُ الْبِئْرِ الْبَدِيِّ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ ذِرَاعًا وَحَرِيْمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُوْنَ ذِرَاعًا وَحَرِيْمُ الْعَيْنِ السَّائِحَةِ ثَلَاثُمِائَةِ ذِرَاعٍ وَّحَرِيْمُ عَيْنِ الزَّرْعِ سِتُّمِائَةِ ذِرَاعٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ وَّالصَّحِيْحُ مِنَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُرْسَلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَمَنْ اَسْنَدَهٗ فَقَدْ وَهِمَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنگل میں موجود کنوئیں کے آس پاس ۲۵ ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے اور آبادی میں موجود کنویں کے آس پاس کے ۵۰ ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے کھلی جگہ پر بہنے والے چشمے کے آس پاس تین سو ہاتھ تک کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے جبکہ کھیتی باڑی کے پاس بہنے والے چشمے کی چھ سو ہاتھ کی جگہ حفاظتی ہوتی ہے۔

4440- حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَقْطَعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِلْحَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ مِلْحُ شَذَا بِمَارِبَ فَقَطَعَهٗ لَهٗ ثُمَّ اِنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيْمِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ وَّمَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِيْ قَطِيْعَتِهٖ مِنْهُ قَالَ اَبْيَضُ قَدْ اَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَهٗ مِنِّيْ صَدَقَةً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَّهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ وَمَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ . قَالَ الْفَرَجُ وَهُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهٗ اَخَذَهٗ فَقَطَعَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضًا وَنَخِيْلًا بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرَادٍ حِيْنَ اَقَالَهٗ مِنْهُ.

☆☆ حضرت ابیض بن حمال بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ''مآرب'' کے مقام پر موجود ''ملح شذا'' نام کا (قطعہ اراضی) انہیں عطاء کردیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ انہیں عطاء کر دی اس کے بعد اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں زمانۂ جاہلیت میں اُس مقام تک پہنچ گیا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں پانی کا نام ونشان نہیں تھا جو شخص وہاں پہنچ جاتا تھا وہ وہاں قبضہ کر لیتا تھا اس کی مثال بہتے ہوئے پانی کی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیض بن حمال سے وہ جگہ واپس لے لی تو حضرت ابیض نے

٤٤٤٠- تقدم تخريجه في البيوع رقم (٣٠٤٤)-

عرض کی کہ میں یہ اس شرط پر واپس کر رہا ہوں کہ یہ میری طرف سے صدقہ شمار ہوگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: یہ تمہاری طرف سے صدقہ شمار ہوگی لیکن اس کی مثال بہتے ہوئے پانی کی سی ہے' جو شخص اس تک پہنچ جائے گا وہ اسے حاصل کرلے گا۔

فرخ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ جگہ آج بھی اسی طرح ہے جو شخص وہاں پہنچ جاتا ہے وہ اسے حاصل کر لیتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیض بن حمال کو ''جرف'' کے مقام پر جو ''جرف مراد'' ہے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوروں کا باغ عنایت کیا' یہ اُس پہلی زمین کے بدلے میں تھا۔

4441- حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِى سَمِينَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِىُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُرَاحِيلَ عَنْ سُمَىِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرِ بْنِ حَمَلٍ عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ قَالَ وَفَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعْتُهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَهُ لِىْ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَدْرِى مَا اَقْطَعْتَهُ اِنَّمَا اَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ .فَرَجَعَ فِيْهِ.

☆☆ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ سے ''ملح'' نامی جگہ مانگی' آپ نے وہ مجھے عطاء کردی' جب میں وہاں سے اُٹھ کر واپس جانے لگا تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو پتا ہے کہ آپ نے اس کو کون سی جگہ دی ہے' آپ نے اسے بہتا ہوا پانی دے دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ جگہ واپس لے لی۔)

4442- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِىْ فِىْ نَفْسِىْ وَكَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَلَقَدْ سَمّٰى لِىْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَانْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ يَدَعُ يَدَهُ فِىْ فِيكَ تَقْضَمُهَا- اَحْسَبُهُ قَالَ- كَقَضْمِ الْفَحْلِ .

☆☆ حضرت صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میری سب سے بڑی نیکی تھی' میرے ساتھ میرا ایک مزدور بھی تھا' اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی' ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے شخص کی انگلی چبالی۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ کس نے کس کی انگلی چبائی تھی' مجھے یہ بات بھول گئی ہے' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو چبانے

۴۴۴۱-سمي بن قيس: مجهول: كما في التقريب- و شمير بن محمد: لا يدرى من هو ! ما روى عنه سوى سمي بن قيس' و هو يماني' ينظر ترجمته في الميزان- والحديث تقدم في الذي قبله-

۴۴۴۲-اخرجه البخاري في صحيحه (۲۲۶۵)' (۲۹۷۳) (۴۴۱۷)' و مسلم (۱۶۷۴)' و ابو داود (۴۵۸۴)' (۴۵۸۵)' و النسائي (۸/۳۰-۳۱' ۳۱)' و ابن حبان (۵۹۹۷)' و ابن الجارود في المنتقى (۷۹۲)' و الطبراني في الكبير (۲۲/رقم ۶۴۸' ۶۴۹' ۶۵۰' ۶۵۲) من طرق عن ابن جريج' به- وله طريق آخر عن ابن اسحاق سياتي في الذي بعده-

والے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔

یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو آپ نے اُن دانتوں کو رائیگاں قرار دیا اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ شخص اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تم اُس کا ہاتھ چبا ڈالتے۔

(راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ مثال ہے) تم سانڈ کی طرح چبا لیتے۔

4443- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلٰى وَسَلَمَةَ ابْنَىْ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيْهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَذَهَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ الْعَقْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِىْ يَسْاَلُ الْعَقْلَ لَا حَقَّ لَكَ . فَاَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سفیان بن عبداللہ اپنے دو چچاؤں حضرت یعلی اور حضرت سلمہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے' ہمارے ساتھ مکہ میں رہنے والا ایک شخص بھی تھا' اس کی ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی' اس نے دوسرے کے بازو پر زور سے کاٹا' دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانت ٹوٹ گئے۔

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ وہ اس کی دیت دلوائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف جا کر اُسے سانڈ کی طرح کاٹ لیتا ہے اور پھر وہ آ جاتا ہے تاکہ اس بارے میں مطالبہ کرے' تمہیں کوئی حق نہیں ملے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے چھوڑ دیا۔

4444- حَدَّثَنَا الْفَارِسِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا عَقْلَ لَهَا فَاَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسے ہی چھوڑ دیا۔

4445- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَّالشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ . خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ وَعَمْرُو بْنُ اَبِىْ

٤٤٤٣- اخرجه احمد (٤/٢٢٢-٢٢٣) و النسائي (٨/٣٠) و ابن ماجه (٢٦٥٦) من طرق عن ابن اسحاق به- و انظر الذي قبله-

٤٤٤٤- انظر الذي قبله-

قَيْسٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلاً وَّهُوَ الصَّوَابُ وَوَهِمَ اَبُوْ حَمْزَةَ فِىْ اِسْنَادِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراکت دار کو شفع کرنے کا حق ہوتا ہے اور ہر چیز میں شفع کیا جاتا ہے۔

4446- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی اپنے قریبی جگہ میں شفع کرنے کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

4447- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ اَنَّ سَعْدًا سَاوَمَ اَبَا رَافِعٍ اَوْ اَبُوْ رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدًا فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . مَا اَعْطَيْتُكَ.

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا شاید حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی سودا کیا تو حضرت ابورافع نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پڑوسی اپنے پڑوس میں شفع کا زیادہ حق دار ہوتا ہے' اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ جگہ نہ دیتا۔

4448- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ اَقْبَلْتُ

۴۴۴۵- اخرجه البيهقي (۱۰۹/۶) من طريق الدارقطني' به' و الترمذي (۱۳۷۱)' و الطحاوي في شرح المعاني (۱۲۵/۴)' و الطبراني في الكبير (۱۳۳/۱۱) (۱۱۲۴۴) من طريق ابي حمزة السكري' به- وقال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه مثل هذا الا من حديث ابي حمزة السكري' و قد اخرجه غير واحد عن عبد العزيز بن رفيع عن ابن ابي مليكة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' و هذا اصح - اه- و اخرجه الترمذي من طريق ابي بكر بن عياش' و ابي الاحوص عن عبد العزيز بن رفيع عن ابن ابي مليكة مرسلا- وقال: هذا اصح من حديث ابي حمزة' و ابو حمزة ثقة' يمكن ان يكون الخطا من غير ابي حمزة- لكن صوب الدارقطني - رحمه الله - هنا ان الوهم من ابي حمزة- و الله اعلم-

۴۴۴۶- اخرجه عبد الرزاق (۱۴۳۸۲)' و الحميدي (۵۵۲)' و احمد (۳۹۰/۶)' و الشافعي (۱۶۵/۲)' و البخاري (۶۹۷۷)' (۶۹۷۸)' (۶۹۸۰)' (۶۹۸۱)' و ابو داود (۳۵۱۶)' و النسائي (۳۲۰/۷)' و ابن ماجه (۲۴۹۸)' و ابن حبان (۵۸۳/۱۱) (۵۱۸۰)- و الطحاوي (۱۲۳/۴)' و البيهقي (۱۰۵/۶' ۱۰۶)' و البغوي (۲۱۷۳) من طرق عن سفيان ' بهذا الاسناد- و منهم من ذكر فيه قصة لسعد بن ابي وقاص و المسور عن مخرمة' و ستاتي عند المصنف دون ذكر المسور بن مخرمة-

۴۴۴۷- راجع الذي قبله-

۴۴۴۸- بكر بن وائل: قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق- و قد اخرجه ابن حبان (۵۱۸۱) من طريق روح بن القاسم عن ابراهيم بن ميسرة...... فذكره نحوه- و انظر الحديث (۴۴۴۵)-

اَنَا وَاَبُوْ رَافِعٍ حَتّٰى اَتٰى سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ فَقَالَ اشْتَرِ نَصِيْبِىْ فِىْ دَارِكَ . فَقَالَ سَعْدٌ لَا اُرِيْدُهٗ . فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ اشْتَرِهٖ مِنْهُ فَقَالَ اٰخُذُهٗ بِاَرْبَعِمِائَةٍ مُعَجَّلَةً اَوْ مُؤَخَّرَةً . فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ قَدْ اُعْطِيْتُ خَمْسَةَ الْاٰفٍ مُعَجَّلَةً . فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا اَنَا بِزَائِدِكَ . فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . اَوْ نَصِيْبِهٖ . مَا بِعْتُكَ بِاَرْبَعِمِائَةٍ وَّتَرَكْتُ خَمْسَةَ الْاٰفٍ.

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ‘ حضرت سعد کے پاس آئے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے گھر میں موجود میرے حصے کو آپ خرید لیں‘ حضرت سعد نے کہا: میں اُسے خریدنا نہیں چاہتا‘ پھر کسی شخص نے مشورہ دیا کہ آپ اُن سے یہ خرید لیں‘ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے چار سو درہم کے عوض میں خریدوں گا‘ خواہ جلدی ادائیگی کر دوں یا تاخیر سے کروں۔ تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے پانچ ہزار درہم کے عوض میں دوں گا جو فوراً ادا کرنے ہوں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ میں آپ کو مزید ادائیگی نہیں کر سکتا۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: پڑوسی اپنے پڑوس میں موجود جگہ کو خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہے‘ تو میں پانچ ہزار درہم چھوڑ کر چار سو درہم میں فروخت نہ کرتا۔

4449 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ حَتّٰى يَاْخُذَ اَوْ يَتْرُكَ .

☆☆ شرید بن سوید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراکت دار شخص شفع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے‘ یہاں تک کہ وہ اُسے حاصل کر لے یا اُسے چھوڑ دے۔

4450 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حِصْنٍ الْجُبَيْلِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ نَصِيْبًا لَهٗ مِنْ دَارٍ لَهٗ فِيْهَا شَرِيْكٌ فَقَالَ شَرِيْكُهٗ اَنَا اَحَقُّ بِالْبَيْعِ مِنْ غَيْرِىْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ .

☆☆ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر کا ایک اور حصہ فروخت کر دیا‘ ان کے ساتھ ایک اور شراکت دار شریک تھا تو اس شراکت دار نے اُن سے کہا: کسی دوسرے کے مقابلے میں‘ میں اسے خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں‘ جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے قریب موجود جگہ (کو خریدنے) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

٤٤٤٩- اخرجه ابن ماجه (٢٤٩٦)، و النسائي (٧/ ٣٢٠)، و الطحاوي (٤/ ١٢٤)، وابن الجارود (٦٤٥)، و البيهقي (٦/ ١٠٥) من طرق عمرو بن شعيب، به- و سياتي رقم (٤٤٥٠)، (٤٤٥١)-

٤٤٥٠- تقدم رقم (٤٤٤٩)-

4451- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . قِيْلَ مَا السَّقَبُ قَالَ الْجِوَارُ.

☆☆ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی اپنے ''سقب'' کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

ان سے دریافت کیا کہ ''سقب'' سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: پڑوس (میں موجود جگہ)۔

4452- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٌ اَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ شَرِيْكَهٗ وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِنْ بَاعَهٗ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ . لَمْ يَقُلْ يُقْسَمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ابْنُ اِدْرِيْسَ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر ایسی چیز میں شفع کیا جا سکتا ہے جو دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو' اور اُسے تقسیم نہ کیا جا سکتا ہو جیسے کوئی زمین ہو یا کوئی باغ ہو' آدمی کے لیے اس کو فروخت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شراکت دار سے اس کی اجازت نہیں لیتا۔

ایک روایت میں یہ بات ہے کہ جب تک اُس کا شراکت دار اُسے اجازت نہیں دیتا' اگر وہ شراکت دار چاہے' تو اُسے لے' اگر چاہے' تو اُسے ترک کر دے' اگر کوئی شخص ایسی جگہ کو فروخت کر دیتا ہے اور اپنے شراکت دار کو اطلاع نہیں دیتا' تو شراکت دار اُس جگہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس روایت میں ''تقسیم کیا جا سکے'' کے الفاظ صرف عبداللہ بن ادریس نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ صاحب ثقہ اور حافظ ہیں۔

4453- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ سَامَهٗ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا اَنَا بِزَائِدِكَ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ . فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ رَافِعٍ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ . وَالصَّقَبُ الْقُرْبُ مَا اَعْطَيْتُكَ.

۴۴۵۱- تقدم: انظر رقم (۴۴۴۹)-

۴۴۵۲- اخرجه عبد الرزاق (۱۴۴۰۳)' و الشافعي (۲/۱۶۵)' و احمد (۳/۳۱۶)' و الحميدي (۱۲۷۲)' و مسلم (۱۶۰۸)' و ابو داود (۳۵۱۳)' و النسائي (۷/۳۰۱)' و ابن الجارود (۶۴۲)' و الطحاوي (۴/۱۲۰)' و البيهقي (۶/۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۹)' و البغوي (۲۱۷۰) من طرق عن ابن جريج' به-

۴۴۵۳- تقدم تخريجه رقم (۴۴۴۷)-

☆☆ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے گھر کا سودا کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں آپ کو چار سو درہم سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے (تو میں آپ کو یہ فروخت نہ کرتا)۔

''صقب'' کا مطلب کسی جگہ کا قریب ہونا ہے۔

4454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَوْصِلِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے گا' جس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی۔

4455- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفَارِقِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صُقَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ فِيْ مَالِهِ مَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ . قَوْلُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ خَطَأٌ قَبِيْحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کے بارے میں ایسا کام کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو' تو وہ کام مردود ہوگا۔

4456- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَعَلَ اَمْرًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ کام مردود ہوگا۔

٤٤٥٤- اخرجه البخاري (٢٦٩٧)' ومسلم (١٧١٨)' وابو داد (٤٦٠٦)' و ابن ماجه (١٤)' و ابو يعلى (٤٥٩٤)' و ابن حبان (٢٦)' (٢٧)' و البيهقي (١١٩/١٠)' و القضاعي في (مسند الشهاب) (٢٥٩)' (٣٦٠)' (٣٦١)' و ابن ابي عاصم في شرح السنة (١٠٣) من طرق عن ابراهيم بن سعد' به- و انظر الحديث التالي-

٤٤٥٥- في اسناده سهل بن صقير: قال الحافظ في التقريب: منكر الحديث اتهمه الخطيب بالوضع -وقد خالف الثقات: فاخرجه عن ابراهيم بن سعد عن الزهري' عن القاسم بن محمد' و الصواب الذي اخرجه الحفاظ: انما هو عن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن القاسم - وقد تابع ابراهيم بن سعد عليه عبد الله بن جعفر المخرمي الزهري' فاخرجه عن سعد بن ابراهيم' اخرجه البخاري في خلق افعال العباد ص (٢٩)' و مسلم (١٧١٨)' و ابو داود (٤٦٠٦)- و انظر تخريج الحديث السابق-

٤٤٥٦- اخرجه ابن ابي عاصم في (السنة) (٥٢) من طريق عبد الواحد بن ابي عون' به- و عبد الواحد صدوق يخطئ' لكن تابعه غيره- انظر الحديث (٤٤٥٤)' (٤٤٥٥)-

4457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ہَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ - ہُوَ الْمَخْرَمِیُّ - عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَہُوَ رَدٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو شخص ایسا کرم کرتا ہے' جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مردود ہوگا۔

4458- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ عَقِیْلٍ الْفِہْرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَہُوَ رَدٌّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر وہ کام جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مردود ہوگا۔

4459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِیِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِیْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا خَارِجَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا اِضْرَارَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نہ کوئی نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4460- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ کَرَامَۃَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۴۴۵۷- تقدم تخریجه فی رقم (۴۴۵۵)- وانظر السابق-

۴۴۵۸- لم اقف علی ترجمة زفر بن عقیل الفهری هذا' لکن الحدیث جاء من طرق اخری عن القاسم- انظر رقم (۴۴۵۴)' (۴۴۵۵)-

۴۴۵۹- فی اسناده الواقدی و هو متروک- و قد اخرجه الطبرانی فی الاوسط (۱۰۳۳) من طریق ابی بکر بن ابی سبرة عن نافع بن مالک ابی سهیل عن القاسم بن محمد عن عائشة' به- قال الالبانی فی الارواء (۴۱۳/۳): ابو بکر بن ابی سبرة: رموه بالوضع: کما فی (التقریب)' و قد فاتت الهیثمی فی (المجمع) هذا الطریق' فلم یتکلم علیها البته- واخرجه الطبرانی فی الاوسط- ایضا- رقم (۲۶۸): حدثنا احمد بن رشدین: ثنا روح بن صلاح قال: نا سعید بن ایوب' عن ابی سهیل عن القاسم بن محمد عن عائشة' به: وقال الهیثمی فی المجمع (۱۱۳/۴): فیه احمد بن رشدین و هو احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین' قال ابن عدی: کذبوه- اه- وضعفه الالبانی فی الارواء' و اعله بروح بن الصلاح و احمد بن رشدین و للحدیث شواهد خرجها الالبانی فی الارواء (۸۹۶)-

۴۴۶۰- اخرجه الخطیب فی موضع الاوهام (۵۲/۲- ۵۳) من طریق داود فی الحصین عن عکرمة' به- و اخرجه ابن ماجه (۲۳۴۱)' و احمد (۳۱۳/۱)' و الطبرانی فی الکبیر (۳۰۲/۱۱) (۱۱۸۰۶)' و فی الاوسط (۳۷۷۷) من طریق جابر الجعفی عن عکرمة عن ابن عباس' به- وجابر الجعفی ضعیف- و اخرجه ابن ابی شیبة: کما فی نصب الرایة (۲۸۴/۴- ۲۸۵) من طریق سماک عن عکرمة عن ابن عباس- و انظر نصب الرایة' و راجع الحدیث السابق ایضا-

وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَتَهٗ عَلٰى جِدَارِ جَارِهٖ وَاِنْ كَرِهَ وَالطَّرِيْقُ الْمِيتَاءُ سَبْعُ اَذْرُعٍ وَلَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پڑوسی کو اس بات کا حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی دیوار پر اپنا شہتیر لگا دے اگرچہ دوسرے پڑوسی کو یہ بات ناپسند ہو اور لوگوں کے گزرنے کا راستہ سات ذراع ہوتا ہے نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4461- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَاضِرَارَ .

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

4462- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ - قَالَ اُرَاهُ ابْنَ عَطَاءٍ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَاضَرُوْرَةَ وَلَايَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّضَعَ خَشَبَهٗ عَلٰى حَائِطِهٖ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نہ خود نقصان اُٹھایا جائے گا نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا اور کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ پڑوسی اپنا شہتیر اُس شخص کی دیوار پر گاڑ دے۔

4463- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اِذَا ادَّعَى الرَّجُلُ الْفَاجِرُ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ الشَّىْءَ الَّذِىْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهٗ كَاذِبٌ وَّاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مُعَامَلَةٌ لَمْ يُسْتَحْلَفْ لَهٗ .

☆☆ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گناہ گار شخص کسی نیک شخص کے خلاف دعویٰ کرے جس کے بارے میں لوگ یہ سمجھ رہے ہوں کہ وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے ان دونوں کے درمیان کوئی معاملہ بھی نہ ہو تو اس نیک آدمی سے قسم نہیں لی جائے گی۔

4464- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ حَدَّثَنَا

۴۴۶۱- تقدم في البيوع (۳۰۴۶)-

۴۴۶۲- تفرد به الدارقطني، وقال الزيلعي في نصب الراية (۴/۲۸۵): ابو بكر بن عياش مختلف فيه- اه-قال العلامة الالباني في الارواء (۳/۴۱۱) بعد نقل كلام الزيلعي: (قلت: هو حسن الحديث، و قد احتج به البخاري، و انما هذا السند من شيخه ابن عطاء: و هو يعقوب بن عطاء بن ابي رباح، و هو ضعيف: كما في (التقريب)- اه-

۴۴۶۳- اسناده رجاله ثقات، رجال الشيخين، الا اياس بن معاوية؛ فانه و ان كان ثقة الا ان البخاري لم يخرج له الا تعليقا، و كذلك روى له مسلم في المقدمة-

عَقِيْلُ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى جَارِيَةَ بْنِ ظَفَرٍ عَنْ جَارِيَةَ بْنِ ظَفَرٍ اَنَّ دَارًا كَانَتْ بَيْنَ اَخَوَيْنِ فَحَظَرَا فِيْ وَسَطِهَا حِظَارًا ثُمَّ هَلَكَا وَتَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَقِبًا فَادَّعٰى عَقِبُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّ الْحِظَارَ لَهٗ مِنْ دُوْنِ صَاحِبِهٖ فَاخْتَصَمَ عَقِبَاهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقْضِيْ بَيْنَهُمَا فَقَضٰى بِالْحِظَارِ لِمَنْ وَجَدَ مَعَاقِدَ الْقُمُطِ تَلِيْهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ . قَالَ دَهْثَمٌ اَوْ قَالَ اَحْسَنْتَ . خَالَفَهٗ فِي الْاِسْنَادِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ.

☆☆ حارثہ بن ظفر بیان کرتے ہیں کہ ایک گھر دو بھائیوں کی مشترکہ ملکیت تھا' ان دونوں نے درمیان میں ایک باڑ قائم کردی' پھر اُن دونوں کا انتقال ہوگیا' ان دونوں نے پسماندگان میں اولاد چھوڑی' ان دونوں میں سے ہر ایک کے بچوں نے یہ دعویٰ کیا کہ زمین کی وہ باڑ ہمارے حصے میں ہے' دوسرے کے حصے میں نہیں' جب لوگوں نے یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کو بھیجا' انہوں نے اُس دیوار کا حساب لگایا کہ وہ کس کی زمین کے ساتھ ملتی ہے اور متعلقہ شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا' وہ واپس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک فیصلہ دیا ہے۔

4465- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ عَنْ نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فَقَضٰى لِلَّذِيْنَ تَلِيْهِمُ الْقُمُطُ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ . اَوْ اَحْسَنْتَ . لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فِيْ اِسْنَادِهٖ.

☆☆ نمران حارثہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھر کا مقدمہ لے کر آئے' جو ان کے درمیان مشترک تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے حق میں فیصلہ کر دیا جس کے حصے میں اس کی رسیاں بندھی ہوئی تھیں' جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک فیصلہ دیا ہے۔

راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں (کہ تم نے اچھا فیصلہ دیا ہے)۔

۴۴۶۴- اسنادہ ضعیف جدا فان دھثم بن قران متروك: كما في (التقريب)- و الحديث اخرجه الطبراني في الكبير (۲/ ۲۶۰) (۲۰۸۸): حدثنا المقدام بن داود' ثنا اسد بن موسى' ثنا مروان بن معاوية ' ثنا دهثم ...... فذكره-واخرجه ابو بكر بن عياش عن دهثم بن قران' ثنا نمران بن جارية الحنفي عن ابيه...... فذكره نحوه و هو ايضا ضعيف جدا سياتي في الذي بعده-

۴۴۶۵- اخرجه ابن ماجه (۲۳۴۳)' و الطبراني في الكبير (۲/ ۲۵۹-۲۶۰) (۲۰۸۷) من طريق ابي بكر بن عياش' ثنا دهثم' به- و دهثم متروك: كما تقدم في الحديث السابق- و نمران بن جارية مجهول- و انظر - ايضا- (مصباح الزجاجة (۲/ ۲۲۳)' و ضعيف ابنماجه للالباني رقم (۵۱۳)-

4466- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهٗ بِعَیْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَآءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس کے پاس پائے' تو وہ فروخت کرنے والا شخص اُس چیز کا دیگر قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہوگا۔

4467- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّیُّ حَدَّثَنَا الْفِرْیَابِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَاَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَیْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے' اور اسے خریدنے والا شخص مفلس ہو جاتا ہے اور وہ شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے' تو وہ (فروخت کنندہ) اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

4468- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْیَمَانُ بْنُ عَدِیٍّ حَدَّثَنَا الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ وَعِنْدَهٗ مَالُ امْرِءٍ بِعَیْنِهٖ لَمْ یَقْتَضِ مِنْهُ شَیْئًا فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ وَاَیُّمَا امْرِءٍ مَاتَ وَعِنْدَهٗ مَالُ امْرِءٍ بِعَیْنِهٖ اقْتَضٰی مِنْهُ شَیْئًا اَوْ لَمْ یَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ . خَالَفَهٗ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ وَمُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ . وَالْیَمَانُ بْنُ عَدِیٍّ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ضَعِیْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مفلس قرار پائے اور اس کے پاس کسی شخص کا مال موجود ہو' اس شخص نے اس مال کی کوئی قیمت وصول نہ کی ہو' تو وہ دوسرے قرض خوہوں کے ساتھ وصولی کرے گا اور جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے پاس دوسرے شخص کا مال موجود ہو' تو خواہ اُس نے اس کی قیمت میں کچھ وصول کی ہو یا نہ کی ہو' وہ اس بارے میں دوسرے قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4469- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْیَابِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

٤٤٦٦—تقدم بسنده و متنه في البيوع رقم (٢٨٧٠)-

٤٤٦٧—تقدم في البيوع رقم (٢٨٦٦)-

٤٤٦٨—تقدم في البيوع رقم (٢٨٦٩)-

٤٤٦٩—تقدم في البيوع (٢٨٦٧)-

الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . وَاللَّفْظُ لِدَعْلَجٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی سامان فروخت کرنے والا اپنے سامان کو ایسے شخص کے پاس پاتا ہے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہے اور اُس پہلے شخص نے اُس دوسرے شخص سے قیمت میں سے کوئی چیز وصول نہ کی ہو' تو وہ سامان (اس فروخت کرنے) والے کو مل جائے گا۔

لیکن اگر اس دوسرے شخص نے اس سامان کی کچھ قیمت ادا کر دی ہو' تو جو رقم باقی رہ گئی تھی تو فروخت کرنے والا شخص اُس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4470- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ فِيهِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص انتقال کر جاتا ہے اور اُس کے پاس دوسرے شخص کا مال موجود ہو' خواہ اس نے اس مال کی کچھ قیمت وصول کی ہو یا نہیں کی ہو' وہ اس بارے میں دوسرے قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

4471- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى جُبَيْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنِى هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَاضِى الْيَمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلٰى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ فِى دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا تھا' قرض کی ادائیگی کی وجہ سے جو اُن کے ذمے لازم تھا' اور اس مال کو فروخت کروا دیا تھا۔

۴۴۷۰- تقدم في البيوع (۲۸۶۷)-

۴۴۷۱- اخرجه الحاكم (۵۸/۲) (۱۰۰/۴) و من طريقه البيهقي في سننه (۴۸/۶) من طريق ابراهيم بن موسى' ثنا هشام بن يوسف' به- وصححه الحاكم على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي -وقد صوب البيهقي ارسال هذا الحديث' فقال: (هكذا اخرجه هشام بن يوسف الصنعاني عن معمر' و خالفه عبد الرزاق في اسناده فرواه)- ثم اخرجه من طريق عبد الرزاق عن معمر عن الزهري' عن ابن كعب بن مالك قال: كان معاذ...... فذكره' و لم يذكر فيه كعبا- و هو عند عبد الرزاق في المصنف (۲۶۸/۸) (۱۵۱۷۷)-

4472- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ- هُوَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ اَتَى الزُّبَيْرَ فَقَالَ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ بَيْعَ كَذَا وَكَذَا وَاِنَّ عَلِيًّا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتِيَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَسْاَلَهُ اَنْ يَّحْجُرَ عَلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا شَرِيْكُكَ فِي الْبَيْعِ .فَاَتَى عَلِيٌّ عُثْمَانَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ اشْتَرٰى بَيْعَ كَذَا وَكَذَا فَاحْجُرْ عَلَيْهِ .فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا شَرِيْكُهُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ عُثْمَانُ كَيْفَ اَحْجُرُ عَلٰى رَجُلٍ فِيْ بَيْعٍ شَرِيْكُهُ فِيْهِ الزُّبَيْرُ .قَالَ يَعْقُوْبُ اَنَا اٰخُذُ بِالْحَجْرِ وَاَرَاهُ وَاَحْجُرُ وَاُبْطِلُ بَيْعَ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ وَشِرَاهُ وَاِذَا اشْتَرٰى اَوْ بَاعَ قَبْلَ الْحَجْرِ فَاِنْ كَانَ صَلَاحًا اَجَزْتُهُ وَاِنْ كَانَ مَعْنًى يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ حَجَرْتُ عَلَيْهِ وَرَدَدْتُ بَيْعَهُ وَاِنْ كَانَ مِمَّنْ لَّا يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ اَجَزْتُ بَيْعَهُ .قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يَحْجُرُ وَلَا يَاْخُذُ بِالْحَجْرِ .

☆☆ ہشام بن عروہ یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میں نے فلاں چیز اتنے عوض میں خریدی ہے' اب حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ امیر المؤمنین کے پاس جا کر مجھے اس میں تصرف کرنے سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سودے میں آپ کے ساتھ حصے دار بن جاتا ہوں' پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جعفر کے صاحبزادے نے فلاں چیز اتنے کے عوض میں خریدی ہے' میں انہیں تصرف سے روکنے لگا ہوں۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سودے میں' میں بھی اُن کے ساتھ حصے دار ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی کو سودے کے بارے میں تصرف کرنے سے کیسے روک سکتا ہوں' جس میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اُس کے شراکت دار ہوں۔

اس روایت کے راوی یعقوب یعنی قاضی ابو یوسف یہ فرماتے ہیں: میں یہ مؤقف رکھتا ہوں کہ ایسی صورت میں متعلقہ شخص کو تصرف کرنے کے حوالے سے روکا جا سکتا ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص کو میں روک دوں گا اور اس کے کیے ہوئے سودے کو باطل قرار دوں گا' جب تک وہ تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہے' خواہ اُس نے کچھ خریدا ہو یا فروخت کیا ہو۔

لیکن اگر کسی شخص کے تصرف کیے جانے سے پہلے کوئی چیز خریدی یا فروخت کی ہو' تو اگر وہ درست حالت میں ہو' تو میں اُس کو درست قرار دوں گا' لیکن اگر اس میں کوئی ایسی صورت پائی جا رہی ہو جس کی وجہ سے وہ اس بات کا مستحق ہو کر تصرف سے روک دیا جائے تو میں متعلقہ شخص کو تصرف سے روک دوں گا اور اُس کے سودے کو کالعدم قرار دے دوں گا لیکن اگر وہ ایسی چیز ہو

۴۴۷۲-اخرجه البيهقي (٦١/٦) من طريق عمرو الناقد' ثنا ابو يوسف...... فذكره-واخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٣٦٧/٨) (١٥١٧٦)' قال: اخبرني رجل سمع هشام بن عروة يحدث عن ابيه...... فذكره-ولعل الذي ابهمه عبد الرزاق في هذا الاسناد هو الامام ابو يوسف رحمه الله- قال ابن عدي في الكامل (١٤٦/٧): ليس في اصحاب الحديث اكثر حديثا منه' الا انه يروي عن الضعفاء الكثير' مثل: الحسن بن عمارة وغيره' و هو كثيرا ما يخالف اصحابه' و يتبع الاثر اذا وجد فيه خبرا مسندا' و اذا روى عنه ثقة' وروى هو عن ثقة فلا باس' به و برواياته)- اه -وذكره ابن حبان في الثقات- قال الفلاس: صدوق كثير الغلط- و قال البخاري: تركوه- و انظر ترجمته في الميزان (٢٧٢/٧ - بتحقيقنا)-و الاثر اخرجه البيهقي (٦١/٦) من طريق محمد بن القاسم الطلحي عن الزبير بن المديني قاضيهم عن هشام بن عروة عن ابيه...... فذكره نحوه-

جس میں تصرف سے روکنا ضروری نہیں ہے میں اُس کے سودے کو درست قرار دوں گا۔

قاضی ابویوسف کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نہ تو تصرف سے روکتے تھے اور نہ ہی انہوں نے تصرف سے روکنے کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

4473- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْيَدَ وَاللِّسَانَ.

☆☆ مکحول بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا حق ہو اس کا ہاتھ اور زبان ہوتی ہے۔

4474- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ وَّلَهُ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ فَالَّذِيْ عَلَيْهِ حَالٌّ وَّالَّذِيْ لَهُ اِلٰى اَجَلِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور اس نے کسی سے قرض واپس بھی لینا ہو تو جو ادائیگی اس کے ذمے لازم ہے وہ فوری طور پر ادا کرنا ہو گی اور جو قرض اس نے لینا ہے وہ اپنے طے شدہ وقت پر وصول کیا جائے گا۔

4475- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا قُسِمَ وَوَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

۴۴۷۳- تفرد به الدارقطني و هو مرسل، و اخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۲۷۸) من طريق محمد بن معاوية، ثنا بقية عن محمد بن زياد عن ابي عنبة الخولاني، به مرفوعا- قال ابن طاهر في ذخيرة الحفاظ (۴/۱۹۳۷): هذا منكر- و محمد معاوية: متروك الحديث- اه- لكن للبخاري و مسلم من حديث ابي هريرة انه قال للاصحابه في حق الرجل الذي جاء يتقاضاه: (دعوه: فان لصاحب الحق مقالا)-

۴۴۷۴- ابو حمزة: هو السكري، و اسمه: محمد بن ميمون، و هو ثقة فاضل- لكن جابر: هو ابن يزيد الجعفي و هو ضعيف رافضي، تقدمت ترجمته-

۴۴۷۵- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۸/۷۹) (۱۴۳۹۱)، و من طريقه البخاري في صحيحه (۲۲۱۳)، و ابو داود (۳۵۱۴)، و الترمذي (۱۳۷۰)، و ابن ماجه (۲۴۹۹)، و احمد (۳/۲۹۶)، و عبد بن حميد (۱۰۸۰)، و ابن الجارود (۶۴۳)، و الطحاوي في (شرح المعاني) (۴/۱۲۲)، و ابن حبان (۵۱۸۴)، و البيهقي (۶/۱۰۲، ۱۰۳)- و اخرجه البخاري (۲۴۹۵)، (۶۹۷۶)، و النسائي (۷/۳۲۱)، و البغوي في شرح السنة (۲۱۷۱) من طرقه عن معمر، به- و اخرجه بنحوه الطيالسي في مسنده (۱۶۹۱)، و احمد (۳/۳۷۲)، و البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق صالح بن ابي الاخضر عن الزهري، به- واخرجه البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة، به- قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، و قد اخرجه بعضهم مرسلا عن ابي سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم - وهو كذلك عند مالك في الموطا (۲/۷۱۳)، و النسائي (۷/۳۲۱)، و اخرجه البيهقي (۶/۱۰۳) من طريق سعيد و ابي سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ايضا- ووصله زيادة ثقة مقبولة- و الله اعلم-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شفعہ'' کا حق ہر اس چیز کے بارے میں مقرر کیا ہے' جو تقسیم نہ کی گئی ہو' جس کو تقسیم کر دیا گیا ہو اور اُس میں حدود کا تعین کر لیا گیا ہو' راستے الگ ہو چکے ہوں تو اس میں شفعہ نہ ہوگا۔

4476- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْمَرٍ - هُوَ اَخُو اَبِى مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيّ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ .مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْاَعْمَشِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کی پیدائش کے وقت موجود) دائی کی گواہی کو برقرار رکھا تھا۔

4477- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَائِنِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کی پیدائش کے وقت موجود) دائی کی گواہی کو برقرار رکھا تھا۔

4478- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ جَائِزَةٌ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ .

٤٤٧٦-اعله الدارقطني هنا بالا نقطاع بين محمد بن عبد الملك و الاعمش' ثم اخرجه في الحديث التالي من طريق محمد بن عبد الملك عن ابي عبد الرحمن المدائني عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة' به مرفوعا-وقال صاحب (التنقيح)- كما في نصب الراية (٤/٨٠-٨١)-: (هو حديث باطل لا اصل له- انتهى)- ثم ثم قال الزيلعي: (واسند البيهقي في (المعرفة) الى الشافعي' قال: جرت بيني و بين محمد ابن الحسن مناظرة' عند هارون الرشيد' فقلت له: اي شيء اخذت في شهادة القابلة و حدها! قال : بقول علي بن ابي طالب' فقلت له: انما اخرجه عن علي رجل مجهول يقال له: عبد الله بن يحيى' و الذي اخرجه عن ابن يحيى جابر الجعفي' و كان يومن بالرجعة' قال البيهقي: و اخرجه سويد بن عبد العزيز بن غيلان بن جامع عن عطاء بن ابي مروان عن ابيه عن علي 'وسويد هذا ضعيف- وروى محمد بن عبد الملك الواسطي عن ابي عبد الرحمن المدائني عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم اجاز شهادة القابلة- و هذا لا يصح' قال ابو الحسن الدارقطني فيما اخبرني ابو عبد الرحمن السلمي عنه: ابو عبد الرحمن المدائني مجهول- و قال اسحاق بن راهويه: لو صح حديث علي في القابلة لقلنا به' ولكن في سنده خلل- انتهى)- اه-

٤٤٧٧-راجع الذي قبله-

٤٤٧٨-ابان بن تغلب: شيعي جلد' لكنه ثقة تقدمت ترجمته- وقد اخرجه عبد الرزاق في مصنفه؛ كما في نصب الراية (٤/٨٠) قال: اخبرنا الثوري عن جابر الجعفي عن عبد الله بن نجي ان عليا اجاز شهادة المراة القابلة وحدها في الاستهلال-قال الزيلعي: و هذا سند ضعيف: فان الجعفي و ابن نجي فيهما مقال- اه-(تنبيه): وقع في نصب الراية (عبيد الله بن يحيى) و هو خطا من الناسخ- و الله اعلم-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: بچے کی پیدائش کے بارے میں دائی کی گواہی قبول کی جائے گی۔

4479- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں ایک مرد اور دو خواتین کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

4480- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ فَرَضَ لِامْرَاَةٍ وَّخَادِمِهَا اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا لِلْمَرْاَةِ ثَمَانِيَةٌ وَّلِلْخَادِمِ اَرْبَعَةٌ وَّدِرْهَمَانِ مِنَ الثَّمَانِيَةِ لِلْقُطْنِ وَالْكِتَّانِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے بارہ درہم کی ادائیگی (شوہر پر) لازم قرار دی تھی۔ عورت کو (خرچ کے طور پر شوہر کی طرف سے) آٹھ درہم ملیں گے اور خادم کو چار درہم ملیں گے (عورت کے) آٹھ میں سے دو درہم روئی اور ریشم کے لیے ہوں گے۔

4481- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ وَّسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَرَدَّ اَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ.

۴۴۷۹- في اسناده بقيه بن الوليد، و هو مدلس- و الحجاج بن ارطاة فيه مقال- و عطاء لم يصح سماعه من عمر- وقد اخرجه عبد الرزاق في (مصنفه)؛ كما في (نصب الراية) (۸۱/۴): اخبرنا ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي، اخبرني اسحاق عن ابن شهاب ان عمر بن الخطاب اجاز شهادة امراة في الاستهلال- وابراهيم بن ابي يحيى متروك تقدمت ترجمته مرارا-

۴۴۸۰- في اسناده حجاج بن ارطاة، و هو ضعيف، و كذلك قتادة ثقة، لكنه مدلس معروف بالتدليس، و لم يسمع من علي- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۱۷۲-۱۷۳): قال الامام احمد: كان يحيى بن سعيد لا يحدث عن قتادة عن خلاس (يعني: كانه لم يسمع منه) و كان يحدث عن قتادة عنه عن عمار وغيره- كانه يتوقي حديثه من علي فقط- و يقول ليس هي صحاحا او لم يسمع منه- و قال احمد في موضع آخر: روايته عن علي -رضي الله عنه- من كتاب، و كذا قال ابو حاتم يقال: وقعت عنده صحف عن علي- و قال ابو داود: لم يسمع من علي رضي الله عنه- اه-

۴۴۸۱- اخرجه البيهقي في سننه (۲۸۶/۱۰) من طريق عبد الاعلى بن حماد، به-واخرجه النسائي في الكبرى (۱۸۷/۳) (۴۹۷۷) من طريق حماد بن سلمة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين و قتادة و حميد و سماك بن حرب عن الحسن عن عمران، به- و اخرجه مسلم (۱۶۶۸) من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن عمران بن حصين، به-واخرجه ابو داود (۳۹۶۱)، و احمد (۴۲۸/۴، ۴۴۵)، و النسائي في الكبرى (۴۹۷۸) من طرق عن ابن سيرين، به-و اخرجه احمد (۴۲۸/۴، ۴۳۰، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۵، ۴۴۶)، و النسائي (۶۴/۴)، و البيهقي في الكبرى (۲۸۶/۱۰) من طريق عن الحسن البصري عن عمران، به-و للحديث طريق آخر عن ابي المهلب عن عمران، سياتي في الحديث التالي-

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے اُس شخص کے پاس اُن غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن غلاموں کی قرعہ اندازی کی' ان میں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلامی میں برقرار رکھا۔

4482- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْقُومِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

وَعَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَتَرَكَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُمْ فَاَعْتَقَهُمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَوْتِهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ الثُّلُثَ وَاَرَقَّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ وَاَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ترکہ میں چھ غلام چھوڑے' اُس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' اس شخص نے مرتے وقت ان تمام غلاموں کو آزاد کر دیا' یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا' ان کے درمیان قرعہ اندازی کی' ایک تہائی حصے کو آزاد قرار دیا اور دو تہائی کو غلام رہنے دیا (یعنی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا)۔

4483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ اَرْؤُسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَسْهَمَ عَلَيْهِمْ فَاَخْرَجَ ثُلُثَهُمْ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے چھ غلام آزاد کر دیئے' اس کے پاس اُن غلاموں کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع ملی تو آپ اُس پر شدید ناراض ہوئے' پھر آپ نے ان کے حصے کر کے ان کو ایک تہائی دیا (یعنی دو غلاموں کو آزاد کر دیا)۔

4484- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

۴۴۸۲-اخرجه مسلم (۱۶۶۸)٬ و ابو داود (۳۹۵۸)٬ و (۳۹۵۹)٬ و النسائي في الكبرى (۱۸۷/۳) (۴۹۷۴)٬ و ابن ماجه (۲۳۴۵)٬ و احمد (۴۳۶/۴)٬ و ابن حبان (۴۵۴۲)٬ و البيهقي (۱۰/ ۲۸۵) من طرق عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين' به- وانظر الذي قبله-

۴۴۸۳-اسناده حسن: عمرو بن الحارث: هو المصري المعروف' روى له الجماعة- و توبة ابن نمر ترجمته في التاريخ الكبير (۱۵۶/۲)٬ و الجرح و التعديل (۴۴۶/۲)٬ و لم يذكرا فيه جرحا و لا تعديلا- و قال الدارقطني في المؤتلف و المختلف (۳۰۷/۱-۳۰۸): كان فاضلا عابدا- وجعفر الذي يروي عن القاسم هو جعفر بن محمد الصادق-

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَاَةُ اَبِىْ سُفْيَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّاِنَّهٗ لَا يُعْطِيْنِىْ مَا يَكْفِيْنِىْ وَيَكْفِىْ بَنِىَّ اِلَّا اَنْ اٰخُذَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ فِىْ ذٰلِكَ قَالَ خُذِىْ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِىْ بَنِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی اہلیہ تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں' وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے ہیں جو میرے یا میرے بچوں کے لیے کافی ہو' تو مجھے ان کی لاعلمی میں نکالنا پڑتا ہے' کیا اس بارے میں مجھ پر گناہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنا حاصل کرلیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے مناسب طریقے سے کافی ہو۔

4485- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حُرُمُ اللّٰهِ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَوَضَعَ هٰذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِىْ وَلَمْ تَحِلَّ لِىْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَنْ لَّا يُخْضَدَ شَوْكُهَا وَلَايُنَفَّرَ صَيْدُهَا وَلَايُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَاتُرْفَعَ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ . فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الْاِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَاَبْدَانِهِمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ اللہ تعالیٰ کا ''حرم'' ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اُس دن قابل احترام قرار دیا تھا۔ جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ اُس نے یہاں یہ دو پہاڑ رکھے ہیں' مجھ سے پہلے کسی بھی شخص کے لیے یہاں (جنگ وجدال) کرنا حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا۔ میرے لیے بھی یہ دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال ہوا ہے۔ یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گھاس کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اٹھایا جاسکتا ہے۔

٤٤٨٤- اخرجه البخاري (٢٢١١) (٢٤٦٠) (٣٨٢٥) (٥٣٥٩) (٥٣٧٠) (٦٦٤١) (٧١٦١) (٧١٨٠) و مسلم (١٧١٤) و ابو داود (٣٥٣٢، ٣٥٣٣) و الترمذي (٢٢٩٢) و النسائي (٨/٢٤٦) و ابو يعلي (٤٦٣٦) و ابن حبان (٤٢٥٥) و البيهقي (١٠/١٤١، ٢٧٠) و البغوي (٢١٤٩) (٢٣٩٧) منطرق عن عروة بن الزبير عن عائشة ' به-

٤٤٨٥- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٧/٤٠٧) (٣٦٩٢٤): حدثنا محمد بن فضيل عن يزيد...... فذكره- و يزيد: هو ابن ابي زياد' قال الحافظ في (التقريب): ضعيف' كبر فتغير' و صار يتلقن' و كان شيعيا-لكن تابعه منصور: و هو ابن المعتمر' اخرجه احمد في مسنده (١/٢٦٦) قال: حدثنا زياد بن عبد الله' حدثنا منصور عن مجاهد...... فذكره- واصل الحديث اخرجه البخاري (١٥٨٧) (١٨٣٣) (٣١٨٩) و مسلم (١٣٥٣) و ابو داود (٢٠١٨) و النسائي (٥/٢٠٣) و ابن حبان (٣٧٢٠) و غيرهم من طرق عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس مرفوعا' و هو الصواب الذي اخرجه الحفاظ عن منصور-

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مکہ کے رہنے والے لوگ اذخر استعمال کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسے سنار بھی استعمال کرتے ہیں اور گھروں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

4486- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَعِنْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ . وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا . وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .

☆☆ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گرے ہوئے (ملنے والے) سونے یا چاندی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (تھیلی) کے منہ پر بندھے ہوئے دھاگے کے نشان کو یاد رکھو اور ایک سال تک اُس کا اعلان کرو اگر پتا نہ چل سکے تو اُس کو استعمال کرلو یہ تمہارے پاس ودیعت کے طور پر رہے گی کسی بھی زمانے میں کسی بھی وقت اگر اس کا مالک آ گیا تو تم اس کو ادا کردو گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے! اُسے وہیں پر رہنے دو اس کا پیٹ اُس کے پاؤں اُس کے ساتھ ہیں وہ خود پانی تک پہنچ جائے گا اور پتے کھالے گا' یہاں تک کہ اس کا مالک اُس کو پالے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (گم شدہ) بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یا وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیے کو مل جائے گی۔

4487- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتُصِيبُ الشَّجَرَ فَلَا تَعْرِضْ لَهَا وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَخُذْهَا .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنا دادا کا یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ

٤٤٨٦- اخرجه البخاري في صحيحه (٩١) (٢٣٧٢) (٢٤٢٨) (٢٤٢٩) (٢٤٣٦) (٢٤٣٨) (٥٢٩٢) (٦١١٢) و مسلم (١٧٢٢) و ابو داود (١٧٠٤) (١٧٠٥) (١٧٠٧) (١٧٠٨) و الترمذي (١٣٧٢) و ابن ماجه (٢٥٠٤) و احمد (١١٦/٤، ١١٧) من طريق عن يزيد مولى المنبعث...... فذكره، و اخرجه احمد (١١٦/٤) (١٩٣/٥) و مسلم (١٧٢٢) و ابو داود (١٧٠٦) و الترمذي (١٣٧٣) و ابن ماجه (٢٥٠٧) و النسائي في الكبرى؛ كما في (التحفة) (٢٣٠/٣- ٢٣١) و ابن حبان (٤٨٩٥) و ابن الجارود (٦٦٩) و الطبراني في الكبير (٥٢٣٧) (٥٢٣٨) و البيهقي (١٩٢/٦، ١٩٣) من طريق بسر بن سعيد عن زيد بن خالد-

٤٤٨٧- تقدم في الحدود رقم (٣٣٨٦)-

اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پیٹ اس کے پاؤں اُس کے ساتھ ہیں' وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا۔ اور درخت کے (پتے) کھالے گا' تم اس کی فکر مت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیا لے جائے گا' تو تم اُسے پکڑلو۔

4488- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ حِبَّانَ بْنِ اَبِىْ جَبَلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَحَدٍ اَحَقُّ بِمَالِهٖ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

☆☆ حضرت حبان بن ابوجبلہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص اپنے مال کا' اپنے والدین' اپنی اولاد اور دیگر تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

4489- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَنَا لِحَدِيْثِ يَحْيٰى اَحْفَظُ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُهُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِىْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَاْتِيَهَا رَبُّهَا . قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا هِىَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ .

☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: آپ گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے' آپ کے رخسار سرخ ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اُس کے ساتھ کیا واسطہ ہے! اس کے پاؤں اور اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درختوں سے پتے کھالے گا' یہاں تک کہ اُس کا مالک اُس تک آ جائے گا۔ اُس نے عرض کی: پھر آپ گم شدہ بکری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے پکڑلو' کیونکہ یا وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیے کو مل جائے گی۔

4490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ

۴۴۸۸- اخرجه البيهقي (۳۱۹/۱۰) من طريق الدارقطني' به- و قال البيهقي: هذا مرسل حبان بن ابي جبلة القرشي من التابعين- اه- ورمز السيوطي في الجامع الصغير (۶۲۷۱) لصحته و تعقبه المناوي في الفيض (۹/۵) بقوله: و هو ذهول او قصور' فقد استدرك عليه الذهبي في المهذب فقال: قلت: لم يصح مع انقطاعه- اه- اخرجه البيهقي (۱۷۸/۶) منطريق سعيد بن ابي ايوب عن بشير بن ابي سعيد عن عمر بن المنكدر مرفوعا مرسلا' دون قوله: (من والده...... الخ له الحديث ضعفه الالباني في الضعيفة رقم (۲۵۹)-

۴۴۸۹- تقدم تخريجه من هذا الطريق في رقم (۴۴۸۶)-

۴۴۹۰- تقدم في الحدود رقم (۳۳۸۶)' و انظر رقم (۴۴۸۷)-

مُزَيْنَةَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِى حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ قَالَ هِىَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِى الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ فَكَيْفَ تَرٰى فِيْمَا يُوْجَدُ فِى الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَفِى الْقَرْيَةِ الْمَسْكُوْنَةِ قَالَ عَرِّفْهُ سَنَةً فَاِنْ جَاءَ بَاغِيْهِ فَادْفَعْهُ اِلَيْهِ وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهٖ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَمَا كَانَ فِى الطَّرِيْقِ غَيْرِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُوْنَةِ فَفِيْهِ وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ . قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ طَعَامٌ مَاْكُوْلٌ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلٰى اَخِيْكَ ضَالَّتَهُ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَاْكُلُ الْكَلَاَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَاْتِىَ طَالِبُهَا .

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص رسی چرا لیتا ہے' تو اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اور اس طرح کی (دوسری چیزوں) میں سزا دی جائے گی۔ کسی جانور کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' البتہ جس جانور کو حفاظت کے ساتھ رکھا گیا ہو اس کو چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا' جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کی جتنی ہو گی' اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا' اگر اُس کی قیمت کم ہو گی تو اس صورت میں تاوان وصول کیا جائے گا اور ساتھ کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس شخص نے دریافت کیا: درخت پر لگے ہوئے پھل کو چوری کرنے کا کیا حکم ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی چیز کی چوری پر کوڑے لگائے جائیں گے' درخت پر لگے پھل کو چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ اگر پھل کو کسی جگہ سکھانے کے لیے رکھا ہو اور وہاں سے چوری ہو' تو پھر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

اس لیے وہاں سے چُرایا گیا پھل اگر ڈھال کی قیمت جتنا ہو گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا' لیکن اگر اتنی قیمت نہ ہو گی تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس نے عرض کی: جو چیز راستے میں یا کسی رہائشی علاقے میں سے چرائی جاتی ہے' تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یا کوئی چیز گری ہوئی ملتی ہے؟ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سال بھر اُس کا اعلان کرتے رہو' اگر اس کا مالک آ جائے تو اُسے ادا کر دو' ورنہ اسے استعمال کر لو' اُس کا مالک جس وقت بھی تمہارے پاس آئے گا' تم اُسے ادا کرو گے' اگر کوئی چیز غیر آباد بستی میں یا انجان راستے میں سے ملے' اس میں زمین سے نکلنے والے خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی کا حکم ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: اگر گم شدہ بکری ملتی ہے' تو اُسے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہاری کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی' اس لیے اُسے اپنے بھائی کی گم شدہ چیز کے طور

پر سنبھال لو۔ اس شخص نے عرض کی: گم شدہ اونٹ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو کوئی پروا نہیں ہے اُس کا پیٹ اور اس کا پاؤں اُس کے ساتھ ہے وہ خود کھا لے گا' پانی پی لے گا' یہاں تک کہ اُس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

4491 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ وَّصِيَّةٌ . مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قاتل کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی۔

4492 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ اَبِىْ مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قاتل کو وراثت نہیں ملتی۔

4493 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ح وَاَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَىْءٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملتا۔

4494 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۴۴۹۱- اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۳۷۱) و ابن عدي في الكامل (۶/۴۱۸) و البيهقي في السنن (۶/۲۸۱) من طريق بقية بن الوليد' به- نقل ابن عدي عن احمد قال: مبشر بن عبيد كان بحمص' و اصله كوفي' لذى روى عنه بقية' و ابو المغيرة ' واحاديثه احاديث موضوعة كذب- وقال الحافظ (التقريب): كوفي الاصل متروك' و رماه احمد بالوضع- و بقية مدلس' و قد عنعن: و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۲۱۷) و قال: اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه بقيه و هو مدلس)- اه- قلت: هذا اعلال قاصر: فان مبشر بن عبيد متروك' كما تقدم-

۴۴۹۲- تقدم بمتنه و اسناده رقم (۴۰۷۳)-

۴۴۹۳- تقدم رقم (۴۰۷۵)-

۴۴۹۴- تقدم حديث عمر رقم (۴۰۷۴)-

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ.

وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قاتل کو کچھ نہیں ملتا (یعنی وراثت میں سے کچھ نہیں ملتا)۔

ایسی ہی روایت دیگر افراد سے منقول ہے۔

4495 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ هُنَيٌّ عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا مُجَابَةٌ وَّاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ وَابْنِ عَوْفٍ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلٰى زَرْعٍ وَّنَخْلٍ وَّاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُ يَاْتِنِي بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَاُ اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْنَاهُمْ اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ.

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو عامل مقرر کیا' اُسے چراگاہ کا نگران بنایا' اُس کا نام ''ہنی'' تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے ہنی! تم مسلمانوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا' مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' تم تھوڑی سی بھیڑ' بکریوں کے مالک کو چراگاہ میں داخل ہونے دینا' البتہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف کے جانوروں کو اندر نہ آنے دینا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کے جانور اگر مر بھی گئے تو یہ لوگ اپنے کھجوروں کے باغات کی طرف چلے جائیں گے' لیکن تھوڑی سی بکریوں کے مالکان کے جانور گر مر گئے تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آجائیں گے اور کہیں گے: اے امیر المؤمنین! (ہماری مدد کیجئے!) کیا میں انہیں ترک کر دوں گا؟ ان لوگوں کو پانی اور پارہ فراہم کرنا میرے نزدیک دینار اور درہم فراہم کرنے سے زیادہ آسان کام ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے حالانکہ یہ ان ہی کا علاقہ ہے' جس کے بارے میں زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کیا کرتے تھے۔

اور اسی علاقے میں رہتے ہوئے انہوں نے اسلام قبول کیا ہے' اُس ذات کی قسم! جس کی قدرت میں میری جان ہے! میں نے اگر اللہ کی راہ میں مجاہدین کو مال فراہم نہ کرنا ہوتو میں ایک بالشت کے برابر جگہ کو لوگوں کے داخلے سے نہ روکتا (یعنی اُسے

۴۴۹۵-اخرجه الشافعي في مسنده (۲/رقم ۴۳۵- ترتيب): اخبرنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' به' و الدراوردي ضعيف' لكنه تابعه عليه غيره: فاخرجه مالك في الموطا ۲/۱۰۰۳۰۲' و من طريقه البخاري في صحيحه (۳۰۵۹)' والبغوي في شرح السنة (۲۱۹۱) عن زيد ابن اسلم' به- و اخرجه عبد الرزاق (۱۱/۸-۹)' و ابو عبيد في الاموال (۷۴۱)' طريقين عن زيد ابن اسلم به-

سرکاری چراگاہ قرار نہ دیتا)۔

4496- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی ہوتی ہے۔

4497- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِىُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِىُّ اَخْبَرَنِى الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ يَّحْمِىَ وَادِيًا يُّقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِىَ فَلَمَّا وَلِىَ عُمَرُ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰى اِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَهُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَاْكُلُهٗ مَنْ شَاءَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ ان کی زمین کا عشر تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ اُسے ایک وادی چراگاہ کے طور پر عطاء کر دیں جس کا نام "سلبہ" تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جگہ اُس کو چراگاہ کے طور پر دے دی' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سفیان بن وہب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہیں وہی ادائیگی کریں گے جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائیگی کرتا تھا' یعنی اس جگہ کی پیداوار کا دسواں حصہ' تو ٹھیک ہے وہ چراگاہ اُس کے پاس رہنے دو' جس کا نام سلبہ ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اس طرح ہوگی جسے جو چاہے گا وہ کھا لے گا۔

4498- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٤٤٩٦- اخرجه البخاري (٢٣٧٠) (٣٠١٣) و ابو داود (٣٠٨٣) (٣٠٨٤) و احمد في مسنده ٤٠/٣٧، ٣٨، ٧١) و عبد الله بن احمد في زوائد المسند (٤٠/٧١، ٧٣) من طريق عن الزهري به-

٤٤٩٧- اخرجه ابو داود (١٦٠٠) و من طريقه البيهقي (٤/١٣٦) و النسائي (١/٣٤٦) من طريق عمرو بن الحارث المصري عن عمرو بن شعيب به- قال الالباني في الارواء (٣/ ٢٨٤) : و هذا سند صحيح ؛ فان عمرو بن الحارث المصري ثقة فقيه حافظ : كما في (التقريب)- واخرجه ابو داود (١٦٠١) و من طريقه البيهقي من طريق المغيرة و نسبه الى عبد الرحمن بن الحارث المخزومي حدثني عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده به- وانظر تخريج الحديث في تلخيص الحبير (٣/٢٣٥) و الارواء رقم (٨١٠)-

٤٤٩٨- اسناده حسن : لاجل الاختلاف في رواية عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده-

وَسَلَّمَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوتی ہے۔

4499- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ فِي أَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَيَّ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِقَضِيَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا فَإِنَّمَا يَقْطَعُ بِهَا قِطْعَةً مِنْ نَارٍ إِسْطَامًا يَأْتِي بِهَا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي هٰذَا الَّذِي أَطْلُبُ لِصَاحِبِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' دو آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں کے درمیان وراثت سے متعلق جھگڑا چل رہا تھا جو کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں تھا جو پرانی ہو چکی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ دوں گا جس بارے میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی تو جس شخص کے حق میں' میں فیصلہ دے دوں اور ظلم کے طور پر اُسے وہ چیز مل جائے تو اُسے جہنم کا ٹکڑا ملے گا' جسے وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈال کر لے کر آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں افراد رونے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا: وہ حق جس کا میں مطالبہ کر رہا تھا' اصل میں وہ میرے ساتھی کا حق ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم دونوں جاؤ اور اُس کی جانچ پڑتال کر کے اُس کے حصے کر لو۔ پھر تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی ساتھی کے لیے اُسے حلال قرار دیدے۔

4500- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحُجَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا . وَالْبَاقِي نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: تم میں سے جسے میں اپنی رائے کے مطابق' ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ دے دوں اور اُسے ظلم کے طور پر وہ حصہ مل جائے۔

4501- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۴۹۹- اخرجه ابو داود (۳۵۸۴)' (۳۵۸۵)' و احمد (۳۲۰/۶) من طرق عن اسامة بن زيد عن عبد الله بن رافع' به- واسامة بن زيد: هو الليثي' و هو ضعيف' تقدمت ترجمته-

۴۵۰۰- راجع الذي قبله-

۴۵۰۱- انظر الحديث (۴۴۹۹)-

وَسَلَّمَ وَبَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ سِتْرٌ فَجَاءَ اِلَيْهِ قَوْمٌ فِي مَوَارِيثَ وَاَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ وَذَهَبَ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' میرے اور لوگوں کے درمیان پردہ موجود تھا' کچھ لوگ وراثت اور دیگر چیزوں کے بارے میں مقدمہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ضائع ہو چکی تھی۔ اور اسے پہچاننے والا باقی نہیں رہا تھا۔

4502- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ خُصُومٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهُ يَاْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُونَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبَ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا . تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّيُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَّشُعَيْبٌ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیّدہ اُمّ سلمہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ لوگوں کی جھگڑے کی آواز سنی' آپ اُن کے پاس تشریف لے کر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں' میرے پاس کوئی فریق مقدمہ لے کر آتا ہے' ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کے مقابلے میں زیادہ تیز گفتگو کرتا ہو' میں اُسے سچا سمجھتے ہوئے اُس کے حق میں فیصلہ دے دوں' تو میں جس شخص کے حق میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ دوں گا تو یہ ایک جہنم کا ٹکڑا ہوگا' اس کی مرضی ہے کہ اسے حاصل کر لے یا اُسے چھوڑ دے۔

4503- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَّاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَقْضِي عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنْ نَارٍ . قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِ

٤٥٠٢- اخرجه احمد (٦/٣٠٨)' و البخاري (٢٤٥٨)' و مسلم (٦/١٧١٣) من طريق ابراهيم بن سعد' به- و الحديث اخرجه البخاري ((٢٦٨٠)' (٦٩٦٧)' (٧١٦٩)' (٧١٨١)' (٧١٨٥)' و مسلم (١٧١٣)' و ابو داود (٣٥٨٣)' و النسائي (٨/٢٣٣' ٢٤٧)' و ابن ماجه (٢٣١٧)' و ابو يعلى (٦٨٨٠)' و ابن الجارود (٩٩٩)' و ابن حبان (٥٠٧٠)' و الطبراني في الكبير (٢٣/رقم (٨٠٢)' (٩٠٣)' (٩٠٣)' و البيهقي (١٠/١٤٣' ١٤٩- ١٥٠)' و البغوي (٢٥٠٦) من طريق هشام بن عروة' به- واخرجه احمد (٦/٣٢٠)' و ابو داود (٣٥٨٤)' (٣٥٨٥) من طريق عبد الله بن رافع عن ام سلمة' نحوه-

٤٥٠٣- راجع الذي قبله-

الزُّهْرِيِّ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا ۔ وَفِي حَدِيثِ هِشَامٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔ وَهِشَامٌ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَإِنَّ الزُّهْرِيَّ أَحْفَظُ مِنْهُ ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔

☆☆ سیدہ زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم لوگ میرے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو میں بھی ایک انسان ہوں اس طرح کی صورت میں میں جو فیصلہ کروں گا وہ اس کے مطابق ہوگا جو میں نے سنی ہے۔ تو جس شخص کے حق میں میں اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ دے دوں وہ اُسے وصول نہ کرے کیونکہ میں نے اُس کے لیے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اسے حاصل کر لے یا اُسے ترک کر دے۔

4504- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ- وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ- قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ أَلَمْ تَرَىْ يَا عَائِشَةُ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار میرے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتا ہے کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اُس نے اسامہ اور زید کو دیکھا (وہ دونوں سوئے ہوئے تھے) ان دونوں کے اوپر چادر تھی جس نے ان کے سر کے حصے کو ڈھانپا ہوا تھا لیکن ان کے پاؤں ظاہر تھے تو وہ بولا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

4505- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا فَرِحًا فَقَالَ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ وَنَظَرَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ أَبِيهِ فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا ۔

٤٥٠٤- اخرجه الحميدي (٢٣٩) و البخاري (٦٧٧١) و مسلم (١٤٥٩) و ابو داود (٢٢٦٧) و الترمذي (٢١٢٩) و النسائي (٦/١٨٤-١٨٥) و ابن ماجه (٢٣٤٩) و ابن حبان (١٥/٥٣٢) (٧٠٥٧) و البيهقي (١٠/٢٦٢) و البغوي في شرح السنة (٢٣٨١) من طريق سفيان : و هو ابن عيينة عن الزهري به- واخرجه عبد الرزاق (١٣٨٣٥) عن سفيان الثوري عن الزهري به- و سياتي في الذي بعده من طريق الليث: و هو ابن سعد و يونس: و هو ابن يزيد الايلي-

٤٥٠٥- اخرجه مسلم (١٤٥٩/٤٠) قال: حدثني حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس به- واخرجه احمد (٦/٨٢) و البخاري (٦٧٧٠) و مسلم (١٤٥٩) و ابو داود (٢٢٦٨) و الترمذي (٢١٢٩) والنسائي (٦/١٨٤) من طرق عن الليث بن سعد به- و انظر الحديث السابق-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خود تشریف لائے' آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ مجزز مدلجی کی نظر اُسامہ بن زید پر پڑی جو اپنے والد کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) مجزز قیافہ شناس تھے۔

4506- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَهُ فَاَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَّكَانَ زَيْدٌ اَحْمَرَ اَشْقَرَ اَبْيَضَ وَّكَانَ اُسَامَةُ مِثْلَ اللَّيْلِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قیافہ شناس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے' حضرت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے' وہ شخص بولا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ کو یہ بات پسند آئی' آپ نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی۔

ابراہیم بن سعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ سرخ وسفید رنگ کے مالک تھے جبکہ حضرت اُسامہ کا رنگ رات کی طرح (سیاہ) تھا۔

4507- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّاُسَامَةَ وَرَاَى اَقْدَامَهُمَا اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت خوش تھے اور خوشی کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا ہے؟ مجزز مدلجی نے زید اور اُسامہ کے بارے میں کیا کہا ہے' اس نے ان کے صرف پاؤں دیکھے اور کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

4508- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ

٤٥٠٦- اخرجه البخاري (٦٧٧١) و مسلم (١٤٥٩/ ٤٠) من طريق ابراهيم بن سعد عن الزهري به- و انظر الحديث (٤٥٠٤) (٤٥٠٥)-

٤٥٠٧- اخرجه الحميدي (٢٤٠) و عبد الرزاق (٧/ ٤٤٧) (١٣٨٣٣) و احمد (٦/ ٢٢٦) و مسلم (١٤٥٩/ ٤٠) من طريق ابن جريج به- و اخرجه عبد الرزاق (٧/ ٤٤٨) (١٣٨٣٦) و احمد (٦/ ٢٢٦) و مسلم (١٤٥٩/ ٤٠) من طريق معمر به- و انظر رقم (٤٥٠٤) (٤٥٠٥) (٤٤٠٦)-

٤٥٠٨- اخرجه النسائي (٦/ ١٨٠) و الحاكم (٤/ ٩٦) و البيهقي (٦/ ٨٧) من طريق جرير عن منصور به- و قد خالفه سفيان فاخرجه عن منصور به- لكن لم يذكر فيه يوسف بن الزبير- و مجاهد لم يسمع من ابن الزبير- قال العلائي في جامع التحصيل ص (٧٣٧)- قال البرديجي: الذي صح لمجاهد من الصحابة- رضي الله عنهم- ابن عباس و ابن عمر و ابو هريرة على خلاف فيه قال بعضهم: لم يسمع منه يدخل بينه و بين ابي هريرة عبد الرحمن ابن ابي ذباب و قد صار مجاهد الى باب عائشة فحجب و لم يدخل عليها: لانهكان حرا و اختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو فقيل لم يسمع منه- الخ-

مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَتَّطِئُهَا وَكَانَتْ تَظُنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ اَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَتْ تَظُنُّ بِهِ فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَلَيْسَ لَكِ بِاَخٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک کنیز تھی جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتا تھا' اُس کنیز کا یہ کہنا ہے کہ ایک اور شخص نے اس کے ساتھ صحبت کی' اسی دوران زمعہ انتقال کر گیا اور وہ کنیز حاملہ ہوگئی' اس نے ایک بچے کو جنم دیا' جو اس شخص کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس کے بارے میں کنیز نے بات بیان کی تھی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وراثت کا تعلق ہے' وہ اُسے مل جائے گی لیکن جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تم اس سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

4509- قُرِءَ عَلَى اَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصَانِي اَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ اِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَاِنَّهُ ابْنِي. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخِي ابْنُ اَمَةِ اَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ اَبِي. فَرَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد اور عبد بن زمعہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر بحث کرنے لگے' سعد: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ نے مجھے یہ وصیت کی تھی' اس نے کہا تھا کہ جب تم مکہ میں جاؤ گے تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کو دیکھنا اور اُسے گود میں لے لینا' کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے' عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! وہ میرے باپ کی کنیز کا بیٹا اور میرا بھائی ہے' جو میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ کی تو آپ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے' اے سودہ! تم اُس لڑکے سے پردہ کرو۔

4510- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِي عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ وَانْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. قَالَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۵۰۹- تقدم في باب المهر (۳۷۹۰)-

۴۵۱۰- اخرجه احمد (۲۰۰/۶): حدثنا محمد بن بكر' قال: اخبرنا ابن جريج ...... فذكره- و انظر السابق-

وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِرَبِّ الْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِىْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ . فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ‘ زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں مقدمہ لے کر آئے‘ سعد نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے‘ میرے بھائی نے اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ اُس کا بیٹا ہے‘ آپ اس کو عتبہ کے ساتھ مشابہت کرلیں‘ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے جو میرے والد کے فرش پر اس کی کنیز کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت کر لی کہ وہ واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ بستر والے کو ملتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے‘ اے سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے نے کبھی نہیں دیکھا۔

4511- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4512- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِيْ وَقَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ . فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ . فَتَسَاوَقَاهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ . وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِىْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ . قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی زید بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کو کنیز کا بیٹا مجھ سے ہے‘ تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد نے اُسے حاصل کرلیا اور بولے: یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا اور عبد بن زمعہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے‘ یہ میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے جو میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا

۴۵۱۱- اخرجه احمد في مسنده (۶/۱۲۹) قال حدثنا روح فذكره و انظر الذي قبله-

۴۵۱۲- اخرجه مالك في الموطا (۲/۷۳۹) و من طريقه البخاري في صحيحه (۲۰۵۳) و في (۴۳۰۳) (۶۷۴۹) (۷۱۸۲) و احمد في مسنده (۶/۲۴۶) و الدارمي (۲۲۴۲)- و انظر الحديث (۴۵۰۹) (۴۵۱۰) (۴۵۱۱)-

ہے۔ یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت سعد نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے' میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے' جو میرے والد کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ اُس کا سمجھا جائے گا جس کا فراش ہو اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس سے پردہ کرلو۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کرلی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس لڑکے نے مرتے دم تک کبھی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

4513- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ وَّابْنِ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ وَّعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ- وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4514- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَيْنَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ دَعْوٰى فِيْ شَيْءٍ فَحَكَّمَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَصَّ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ اُبَيٌّ اعْفُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ لَا لَا تُعْفِنِيْ مِنْهَا اِنْ كَانَتْ عَلَيَّ. قَالَ قَالَ اُبَيٌّ فَاِنَّهَا عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ فَحَلَفَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اَتُرَانِيْ قَدِ اسْتَحْقَقْتُهَا بِيَمِيْنِيْ اذْهَبِ الْاٰنَ فَهِيَ لَكَ.

☆☆ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاذ بن عفراء کے بارے میں کسی چیز کے درمیان اختلاف ہوگیا' ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بن کعب کو ثالث مقرر کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پورا واقعہ سنایا' حضرت ابی بولے: تم امیر المؤمنین کو معاف کردو' انہوں نے کہا: اگر یہ ادائیگی مجھ پر لازم ہے' تو آپ مجھے ہرگز معاف نہ کریں' تو حضرت ابی بن کعب بولے: اے امیر المؤمنین! یہ ادائیگی آپ پر لازم ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اُٹھائی اور

۴۵۱۳- انظر الحديث (۴۵۰۹) وما بعده-

۴۵۱۴- ابن عون: هو عبد الله بن عون' و شيخه: هو محمد بن سيرين' سوى لهما الشيخان- و الاثر علقه البيهقي بصيغة التمريض في سننه (۱۰/۱۷۹)' قال: ويذكر عن عمر بن الخطاب- رضي الله عنه- في خصومة كانت بينه و بين معاذ بن عفراء في شيء قال: فحلف عمر- رضي الله عنه- ثم قال: اترانى انى قد استحققتها بيميني' اذهب الآن فهي لك- لكن القصة معروفة ان الخصومة كانت بين ابي و عمر- رضي الله عنهما- و الذي قضى بينهما زيد بن ثابت' رواها البيهقي وغيره-

بولے: میرے قسم اُٹھانے کی وجہ سے میں اس سے بری الذمہ ہوگیا ہوں' تم یہ چیز لے جاؤ یہ تمہاری ہوئی۔

4515- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَأَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ زَعَمُوا أَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلًا لَهُ سُرِقَ فَخَاصَمَ فِيهِ إِلَى قَاضِي الْمُسْلِمِينَ فَصَارَتْ عَلَى حُذَيْفَةَ يَمِينٌ فِي الْقَضَاءِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ يَمِينَهُ فَقَالَ لَكَ عَشَرَةُ الدَّرَاهِمِ فَأَبَى فَقَالَ لَكَ عِشْرُونَ . فَأَبَى فَقَالَ فَلَكَ ثَلَاثُونَ . فَأَبَى فَقَالَ لَكَ أَرْبَعُونَ . فَأَبَى فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَتْرُكُ جَمَلِي . فَحَلَفَ أَنَّهُ جَمَلُهُ مَا بَاعَهُ وَلَا وَهَبَهُ.

☆☆ حسان بن ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ پہچان لیا جو چوری ہوگیا تھا' وہ اس بارے میں مقدمہ لے کر مسلمانوں کے قاضی کے پاس پہنچے تو عدالتی فیصلے کے تحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھانی تھی' تو انہوں نے اپنی قسم کا معاوضہ دینے کا اعلان کیا: میں تمہیں دس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں بیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں تیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا' انہوں نے کہا: میں تمہیں چالیس درہم دیتا ہوں' اس نے انکار کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: تم میرے اونٹ کو چھوڑ دو' پھر انہوں نے قسم اٹھائی کہ یہ ان کا اونٹ ہے' جسے انہوں نے نہ تو فروخت کیا ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کیا ہے۔

4516- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ فَدَى يَمِينَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَرَبِّ هٰذَا الْقَبْرِ لَوْ حَلَفْتُ لَحَلَفْتُ صَادِقًا وَذٰلِكَ أَنَّهُ شَيْءٌ افْتَدَيْتُ بِهِ يَمِينِي .

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قسم کے عوض میں دس ہزار درہم ادا کیے تھے' اور پھر انہوں نے کہا تھا: اس مسجد کے پروردگار کی قسم! اور اس قبر کے پروردگار کی قسم! اگر میں قسم اُٹھالیتا تو میں قسم اُٹھانے میں سچا ہوتا' لیکن یہ ایسی چیز ہے کہ میں نے اپنی قسم کے بدلے میں فدیہ دے دیا ہے۔

4517- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ

٤٥١٥- اخرجه البيهقي (١٧٩/١٠) من طريق الدارقطني' به' و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٥٠٢/٨) (١٦٠٥٥) من طريق شريك بن عبد الله القاضي عن الاسود بن قيس عن رجل من قومه' قال: عرف حذيفة بعيرا له مع رجل فخاصمه' فقضى لحذيفة بالبعير' و قضى عليه باليمين' فقال حذيفة: افتدي يمينك بعشرة دراهم فابي الرجل' فقال له حذيفة: بعشرين' فابى' قال : فبثلاثين' قال: فابى' قال: فباربعين' فابى الرجل' فقال حذيفة! اتظن اني لا احلف على مالي' فحلف عليه حذيفة-

٤٥١٦- علقه البيهقي في سننه (١٧٩/١٠) بصيغة التمريض' فقال : ويذكر عن جبير بن مطعم انه فى يمينه بعشرة آلاف درهم-وقد وصله الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين (٢١١٤) عن سعيد بن سليمان عن اسحاق بن سليمان' به-و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٨٤/٤): رجاله ثقات-

٤٥١٧- اخرجه البخاري في تاريخه في ترجمة اسماعيل بن جستاس (٣٤٩/١) عن قتيبة عن هشيم' به مختصرا- وقال البخاري: هذا حديث لم يتابع عليه- و اسماعيل هذا: ضعفه الازدي ايضا انظر ميزان الاعتدال (٢٨١/١)-

قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَسَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَضٰى فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَفِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ شَاةٌ وَفِيْ كَلْبِ الزَّرْعِ فَرَقٌ مِنْ طَعَامٍ وَفِيْ كَلْبِ الدَّارِ فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ حَقٌّ عَلَى الَّذِيْ قَتَلَهُ اَنْ يُعْطِيَ وَحَقٌّ عَلٰى صَاحِبِ الْكَلْبِ اَنْ يَاْخُذَ مَعَ مَا نَقَصَ مِنَ الْاَجْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے شکار کرنے والے کتے کے بارے میں چالیس درہم دینے کا فیصلہ دیا ہے۔ بکریوں کے رکھوالے کتے کے بارے میں ایک بکری کی ادائیگی' کھیت کے رکھوالے کتے کے بارے میں' اناج کے فرق (بڑے برتن) کا حکم دیا ہے' جبکہ گھر کی حفاظت والے کتے میں مٹی کے ایک بڑے برتن کا حکم دیا ہے۔ یہ اس شخص پر لازم ہوگا جو ایک کتے کو مار دیتا ہے' وہ اسے یہ ادا کرے گا۔ تاہم کتے کے مالک کے لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس بدلے کو وصول کرتے ہوئے اس میں کوئی کمی کر دے۔

4518- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ اَبِيْ صَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى فِيْ رِبَاعِ قَوْمٍ بِاِذْنِهِمْ فَلَهُ الْقِيْمَةُ وَمَنْ بَنٰى بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّقْضُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص کی جگہ پر عمارت بنا لیتا ہے' اور اس کی اجازت کے ساتھ بناتا ہے' تو اب قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی اور جو شخص اس مالک کی اجازت کے بغیر وہاں عمارت بنا لیتا ہے' تو اب اُس عمارت کو توڑ دیا جائے گا۔

4519- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِى الْغِمْرِ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ وَاَجَازَهَا عَلٰى غَيْرِهِمْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص اور گھر میں ملازم کی گواہی کو مسترد کر دیا تھا' البتہ وہ اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسروں کے حق میں گواہی دے سکتے ہیں۔

4520- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ اٰدَمَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَحْدُوْدٍ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا مَحْدُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ.

۴۵۱۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۸/۵)' و عنه البيهقي في سننه (۹۱/۶) قال حدثنا ميمون بن مسلمة' ثنا كثير بن ابي صابر...... فذكره- وقال البيهقي: عمر بن قيا المكي ضعيف' لا يحتج به' و من دونه- ايضا- ضعيف- اه-

۴۵۱۹- اخرجه ابو داود (۳۶۰۰) (۳۶۰۱)' و احمد (۲/۲۰۴' ۲۲۵' ۲۲۶)' و البيهقي (۱۰/۲۰۰) من طريق سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب' به- وقال الحافظ في تلخيص الحبير (۴/۳۶۴): و سنده قوي- و حسنه- ايضا- الالباني في ارواء الغليل (۲۶۶۹)' و سياتي في الذي بعده من طريق آدم بن فائد عن عمرو بن شعيب' نحوه-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت حد میں سزا یافتہ مرد حد میں سزا یافتہ عورت اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے کی گواہی کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

4521- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ :عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الْقُرَشِىُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا الْقَانِعِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ . يَزِيْدُ هٰذَا ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت حد میں سزا یافتہ مرد اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے شخص اور گھر کے ملازم کی گھر والوں کے خلاف گواہی درست نہیں ہے۔

4522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْخَائِنِ وَلَا الْخَائِنَةِ وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا الْمَوْقُوْفِ عَلٰى حَدٍّ . يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الْفَارِسِىُّ مَتْرُوْكٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا کہ خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھنے والے شخص اور جس شخص پر حد جاری ہوئی ہو ان کی گواہی درست نہیں ہے۔

4523- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الضُّرَيْسِ اَخْبَرَنِى الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ

٤٥٢٠- اخرجه البيهقي (١٠/ ١٥٥) عن العباس بن محمد الدوري' ثنا يحيى بن ابي بكير...... فذكره- وابو جعفر الرازي: سيء الحفظ- و آدم بن فائد: مجهول ذكره ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٢/ ٢٦٨) و لم يذكر فيه جرحا و لا تعديلا- وقد اخرجه ابن ماجه (٢٣٦٦) و احمد (٢/ ٢٠٨) من طريق الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب' به- و الحجاج مدلس و قد عنعن- واخرجه البيهقي (١٠/ ١٥٥) من طريق المثنى بن الصباح عن عمرو' به- وقال: (آدم بن فائد' و المثنى بن الصباح لا يحتج بهما)- اه- و سياتي طريق المثنى هذا رقم (٤٥٢٣)-

٤٥٢١- اخرجه الترمذي (٢٢٩٨) و الطحاوي في شرح مشكل الآثار (٤٨٦٦) و البيهقي (١٠/ ١٥٥) و البغوي (٢٥١٠) من طريق يزيد بن زياد الدمشقي' به- قال ابو زرعة الرازي- كما في العلل لابن ابي حاتم (١/ ٤٧٦)-: هذا حديث منكر' و لم يقرا علينا- وقال الحافظ في التلخيص (٤/ ٣٦٤): فيه يزيد بن زياد الشامي' و هو ضعيف- و قال الترمذي: لا يعرف هذا من حديث الزهري الا من هذا الوجه' و لا يصح عندنا اسناده- وقال ابو زرعة في العلل: منكر' و ضعفه عبد الحق و ابن حزم و ابن الجوزي- اه- وضعفه- ايضا الالباني في ضعيف الترمذي (٣٩٨)-

شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَوْقُوْفٍ عَلٰى حَدٍّ وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خیانت کرنے والے مرد' خیانت کرنے والی عورت' جس شخص پر حد جاری ہوئی ہواور جو شخص اپنے بھائی کے خلاف کینہ رکھتے ہوئے اس کے خلاف گواہی دے' ان کی گواہی درست نہیں ہے۔

4524- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَالِدًا ذَكَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيْزُ شَهَادَةَ كُلِّ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّتِهَا وَلَا يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْيَهُوْدِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَتَهُمْ عَلَى الْمِلَلِ كُلِّهَا.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ قاضی شریح کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کی گواہی اُسی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کے خلاف قبول کر لیتے تھے' وہ عیسائی کے خلاف یہودی کی' یا یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے۔البتہ مسلمانوں کا مسئلہ مختلف تھا' کیونکہ وہ کسی بھی مسلمان کی گواہی دوسرے تمام مذاہب کے خلاف قبول کر لیتے تھے۔

4525- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِىْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' تم ان کے (مل جانے کے) بعد گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت' یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ یہ حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔

4526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ

٤٥٢٢—اخرجه البيهقي في سننه (١٠/١٥٥) من طريق الدارقطني' به- ونقل كلامه عقبه' ثم قال: (ولا يصح في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء يعتمد عليه) و ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (٤/٣٦٥)-

٤٥٢٣—اخرجه البيهقي (١٠/١٥٥) من طريق قزعة بن سويد عن المثنى بن الصباح' به و المثنى بن الصباح لا يحتج به- و انظر الحديث (٤٥٢٠)-

٤٥٢٤—اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٦/١٢٩) (١٠٢٢٩) من طرق عن الشعبي' به مختصرا-

٤٥٢٥—اخرجه الحاكم في المستدرك (١/٩٣) و البيهقي (١٠/١١٤) و الخطيب في الفقيه و المتفقه (٢٧٥) من طريق صالح بن موسى الطلحي' به-و له شواهد' ينظر تخريجها في الصحيحة للالباني رقم (١٧٦١)-

٤٥٢٦—جنادة بن مروان الحمصي قال ابو حاتم الرازي في الجرح و التعديل (٢/٥١٦): (ليس بالقوي اخشى ان يكون كذب في حديث عبد الله بن بسر انه راى في شارب النبي صلى الله عليه وسلم بياضه بحيال شفتيه)- الاسود بن عبد الرحمن: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٤/٣٩٠) و لم يذكر فيه جرحا و لا تعديلا وذكره ابن حبان في الثقات (٦/٤٥١)- و قاعدة ابن حبان معروفة في توثيق المجاهيل-والحديث اخرجه ابو داود (٤٢٥٣) من طريق ضمضم عن شريح عن ابي مالك الاشعري' به-وقال الحافظ في تلخيص الحبير (٣/٢٩٥): و في اسناده انقطاع-٤٥٢٧—تقدم رقم (٤٤٤١)-

الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شَعُوذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالِدٍ - يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ - قَالَ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَجَارَنِي عَلٰى أُمَّتِي مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَجُوعُوا وَلَا يَسْتَجْمِعُوا عَلٰى ضَلَالَةٍ وَلَا تُسْتَبَاحُ بَيْضَةُ الْمُسْلِمِيْنَ.

☆☆ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے حوالے سے مجھے تین چیزوں کی پناہ عطاء کر دی ہے: وہ لوگ بھوکے نہیں رہیں گے وہ لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہوں گے اور وہ لوگ سرے سے ختم نہیں ہوں گے۔

4527- حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ أَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شُمَيْرٍ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُحْمٰى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَا تَنَالُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ.

☆☆ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پیلو کے درخت میں سے کیا چیز چنوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چیز جہاں اونٹ کے پاؤں نہ پہنچ سکیں۔

4528- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُحْرِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَمَصْقَلَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيَّ تَنَازَعَا بِالْكُوفَةِ فَفَخَرَ الْمُغِيرَةُ بِمَكَانِهِ مِنْ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَصْقَلَةَ فَقَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْظَمُ عَلَيْهِ حَقًّا مِنْكَ قَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ وَلِمَ قَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ لِأَنِّي فَارَقْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَوُجُوهِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَلَحِقْتُ بِمُعَاوِيَةَ فَضَرَبْتُ مَعَهُ بِسَيْفِي وَاسْتَعْمَلَنِي عَلِيٌّ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَأَعْتَقْتُ لَهُ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ بَعْدَ مَا مُلِكَتْ رِقَابُهُمْ وَأُبِيحَتْ حُرْمَتُهُمْ وَأَنْتَ مُقِيمٌ بِالطَّائِفِ تُنَاغِي نِسَاءَكَ وَتُرَشِّحُ أَطْفَالَكَ طَوِيلُ اللِّسَانِ قَصِيرُ الْيَدِ تُلْقِي بِالْمَوَدَّةِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ حَتّٰى إِذَا اسْتَقَامَتِ الْأُمُورُ غَلَبْتَنَا عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ وَاللّٰهِ يَا مَصْقَلَةُ مَا زِلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تُكْثِرُ الْحَزَّ وَتُخْطِئُ الْمَفَاصِلَ أَمَّا تَرْكُكَ عَلِيًّا فَقَدْ فَعَلْتَ فَلَمْ تُؤْنِسْ أَهْلَ الشَّامِ وَلَمْ تُوحِشْ أَهْلَ الْعِرَاقِ وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي عِتْقِ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ فَإِنَّمَا أَعْتَقَهُمْ ثِقَةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَ وَاللّٰهِ مَا صَبَرْتَ لَهُمْ نَفْسَكَ وَلَا أَعْتَقْتَهُمْ مِنْ مَالِكَ وَأَمَّا مَقَامِي بِالطَّائِفِ فَقَدْ أَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْخَفْضِ مَا لَمْ يَبْلُكَ فِي الطَّعْنِ وَلِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا نِعَمٌ فَإِنْ أَنْتَ عَادَيْتَنَا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَائِكَ.

☆☆ مروان بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور مصقلہ بن ہبیرہ کے درمیان اختلاف ہو گیا تو مغیرہ نے مصقلہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قریب ہونے کے حوالے سے فخر کا اظہار کیا تو مصقلہ نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے زیادہ

۴۵۲۸- اسنادہ حسن-

قریب ہوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: وہ کیوں؟ مصقلہ نے ان سے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مہاجرین اور انصار اور عراق کے بڑے لوگوں کے درمیان چھوڑ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گیا تھا اور اُن کے ساتھ تلوار چلاتا رہا تھا اور انہوں نے مجھے گورنر مقرر کیا تھا تو میں نے ان کے لیے بنوسامہ بن لوئی کو آزاد کیا تھا' حالانکہ میں اُن کی گردنوں کا مالک بن چکا تھا اور ان کی عزتیں میرے لیے حلال ہو چکی تھیں' جبکہ تم طائف میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اپنی بیویوں کے ساتھ خوش ہو رہے تھے اور اپنے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تمہاری زبان دراز تھی' تم کنجوس تھے' تمہیں رشتے داری کی پروا نہیں تھی لیکن جب معاملہ ٹھیک ہو گیا تو اس وقت تم ہم پر غالب آ گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اے مصقلہ! تم آج یہی باتیں کیے جا رہے ہو' جہاں تک تمہارا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑنے کا تعلق ہے' تو تم نے ایسا کیا ہے' تو تم نے یہ عمل اہل شام سے محبت کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اہل عراق کے ساتھ نفرت کی وجہ سے کیا ہے' جہاں تک تم نے یہ کہا ہے کہ تم نے بنوسامہ بن لوئی کو آزاد کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قابل اعتماد ساتھی نے تم پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں آزاد کیا ہے' اللہ کی قسم! تم نے اپنے آپ کو ان کے ساتھ متعلق نہیں کیا اور نہ ہی اُنہیں اپنے مال میں سے آزاد کیا تھا' جہاں تک میرا طائف میں رہنے کا معاملہ ہے' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھربار کی آزمائش میں مبتلا کیا' جس میں تمہیں مبتلا نہیں کیا' جو بیویوں کے بارے میں ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے' اگر تم نے ہمارے ساتھ دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ وَغَيْرِهَا

مشروبات وغیرہ کے بارے میں روایات

4529- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نُعْمٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهٖ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً . وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ عُمَرَ الْقَاضِيِّ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شراب ام الخبائث'' (تمام خرابیوں کی جڑ) ہے، جو شخص اسے پیئے گا، اللہ تعالیٰ 40 دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا، اور اگر وہ ایسی حالت میں مرجائے کہ یہ اس کے پیٹ کے اندر موجود ہو، تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرا۔''

شرح:

انسان کی زندگی کی بقا کے لئے کھانا اور پینا ضروری ہے۔ اور انسانی معاشرے میں پینے کے لئے دودھ اور پانی جیسی قدرتی چیزوں کے ہمراہ کچھ مشروبات استعمال کیے جاتے ہیں۔ دنیا کے اکثر علاقوں میں ایسے مشروبات استعمال کرنے کا رواج ہے، جس کی وجہ سے انسان کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ ایسے مشروبات کو ہمارے عرف میں شراب کہا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں شراب نوشی کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی شدت کے ساتھ اس سے منع کیا ہے، جن میں سے چند ایک روایات اس باب میں امام دارقطنی نے نقل کی ہیں۔

4530- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ

٤٥٢٩- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣٦٦٧) من طريق محمد بن حرب النشائي، قال: نا محمد بن ربيعة الكلابي عن الحكم بن عبد الرحمن، به- وعزاه الالباني في الصحيحة (١٨٥٤) الى الواحدي في (الوسيط)، و القضاعي (الجملة الاولى منه) عن الحكم بن عبد الرحمن، به- و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٧٥): اخرجه الطبراني في الاوسط، عن شيخه شباب ابن صالح، و لم اعرفه- و بقية رجاله ثقات، و في بعضهم كلام لا يضر- اه- و له شاهد من حديث ابن عباس سياتي رقم (٤٥٣١)-

٤٥٣٠- اسناده ضعيف، قال الذهبي في الميزان (٤/٢٠١): (عبد الله بن مصعب بن خالد الجهني، عن ابيه، عن جده، فرفع خطبة منكرة، و فيهم جهالة)- والحديث نقله المنذري في الترغيب و الترهيب (٣/٢١٢) عن حذيفة- رضي الله عنه- قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (الخمر جماع الاثم، و النساء حبائل الشيطان، و حب الدنيا راس كل خطيئة)- اه- وقال: ذكره رزين، و لم اره في شيء من اصوله-

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ تَلَقَّفْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ.

☆☆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ''تبوک'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔''

4531- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِرِ مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلٰى اُمِّهٖ وَعَمَّتِهٖ وَخَالَتِهٖ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شراب برائیوں کی جڑ اور سب سے بڑا گناہ ہے جو اسے پی لے، وہ (نشہ کے عالم میں) اپنی ماں، اپنی پھوپھی اپنی خالہ کی عزت پر حملہ کر سکتا ہے۔''

4532- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِیْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِیْ قَبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب ام الخبائث'' (تمام برائیوں کی جڑ) ہے۔''

4533- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِیُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِیْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ. وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ.

۴۵۳۱-اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۱۳۴) قال: حدثنا بكر' قال: نا عبد الله بن يوسف...... فذكره-و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۳۷۲)' (۱۱۴۹۸) عن رشدين بن سعد عن ابي صخر عن عبد الكريم ابي امية' به-و اسناده ضعيف؛ عبد الكريم ابو امية' و رشدين بن سعد' و ابن لهيعة: ثلاثتهم ضعفاء-والهديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۷۰/۵)' و قال: اخرجه الطبراني في الاوسط' و الكبير' و فيه عبد الكريم ابو امية و هو ضعيف' اه- و انظر رقم (۴۵۲۹)-

۴۵۳۲-ابن لهيعة ضعيف' و ابو قبيل: هو حيي بن هانيء' صدوق' لكنه يهم' كما في (التقريب)- و قد تقدم الحديث رقم (۴۵۲۹) من طريق اخرى عن ابن عمرو-

۴۵۳۳-اخرجه النسائي (۲۹۵/۸): اخبرنا محمد بن العلاء' قال: انبانا ابن ادريس...... فذكره - و محمد بن العلاء: هو ابو كريب' و هو ثقة-واخرجه البخاري (۴۶۱۹)' (۵۵۸۱)' (۵۵۸۸)' (۷۳۳۷)' و مسلم (۳۰۳۲)' وابو داود (۳۶۶۹)' و النسائي (۲۹۵/۸) من طريق ابي حيان عن الشعبي' به-

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد''۔

4534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ الشَّرَابِ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا شَرِبَ فَزَعَمَ اَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ .فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فرمایا: مجھے فلاں شخص سے شراب کی بو محسوس ہوئی، میں نے اس سے دریافت کیا کہ اس نے کیا پیا ہے؟ تو اس نے بتایا: اس نے طلا پیا ہے، میں شراب کے بارے دریافت کر رہا ہوں، اگر اسے نشہ ہو گیا تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل حد کے کوڑے لگوائے۔

4555- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .قَالَ حَمَّادٌ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ .قَالَ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز ''خمر'' ہے، جو شخص دنیا میں شراب پیتا ہو اور اسے باقاعدگی سے پیتے ہوئے مر جائے، وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا''

4536- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4537- حَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَرْفُوْعًا .وَكَذٰلِكَ

٤٥٣٤-اخرجه مالك في الموطا (٢/٨٤٢) و منطريقه النسائي : كما في تغليق التعليق (٥/٣٦) و البيهقي (٨/٢٩٥)-و علقه البخاري في صحيحه (١١/١٨٩) في الاشربة' باب الباذق و من نهى عن كل مسكر من الاشربة' فقال: وقال عمر: (وجدت من عبيدالله ريح شراب' و انا سائل عنه فان كان يسكر جلدته)-قال ابن حجر في التغليق: و اخرجه سعيد بن منصور عن ابن عيينة عن الزهري سمع السائب ابن يزيد يقول: قال عمر على المنبر: (ذكر...... لي ان عبيد الله بن عمر و اصحابه شربوا شرابا' و انا سائل عنه' فان كان يسكر حددتهم)- قال سفيان: فاخبرني معمر عن الزهري عن السائب قال: فرايت عمر يحدهم-

٤٥٣٥-اخرجه احمد (٢/٩٨)' و مسلم (٢٠٠٣)' و ابو داود (٣٦٧٩)' و الترمذي (١٨٦١) من طرق عن حماد بن زيد' به-واخرجه البخاري (٥٥٧٥)' و مسلم (٢٠٠٣)' و النسائي (٨/٣١٧' ٣١٨)' و ابن ماجه (٣٣٧٣)' و الدارمي (٢٠٩٦)' و احمد (٢/١٩' ٢١' ٢٨' ٣٥' ١٠٦' ١٢٣' ١٤٢) من طرق عن نافع' به-

٤٥٣٦-راجع الذي قبله-

٤٥٣٧-تقدم في الذي قبله-

رَوَاهُ يُونُسُ الْمُؤَدِّبُ عَنْ حَمَّادٍ كَذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ شَكٍّ وَقَالَ لُوَيْنٌ عَنْ حَمَّادٍ رَفَعَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.وَرَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو النُّعْمَانِ الْبَصْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ كَذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ شَكٍّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4538- حَدَّثَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ جَارُ ابْنِ حِسَابٍ عَنْهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4539- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4541- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالِ بْنِ عُمَرَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ وَالاَجْلَحِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4542- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

٤٥٣٨- انظر الحديث (٤٥٣٦)-

٤٥٣٩- اخرجه النسائي (٨/٢٩٧) عن ابن ابي رواد؛ حدثنا ابن جريج - عن ايوب' به- واخرجه احمد (٢/١٦، ٢٩، ٩٨، ١٣٤، ١٣٧)، و مسلم (٢٠٠٣)، و النسائي (٨/٢٩٦) من طرق عن نافع' به-

٤٥٤٠- انظر السابق-

٤٥٤١- انظر السابق-

٤٥٤٢- انظر السابق-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4543- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

4544- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4545- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

4546- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

٤٥٤٣-انظر السابق-

٤٥٤٤-اخرجه احمد (٢/٢٩) قال: حدثنا معاذ بن معاذ، به- و اخرجه احمد (٢/١٦، ٣١، ١٠٤)، و الترمذي (١٨٦٤)، و النسائي (٨/٢٩٧، ٣٢٤)، و ابن ماجه (٣٣٩٠)، و ابن الجارود (٨٥٩)، و ابن حبان (٥٣٦٩)، و الطحاوي (٤/٢١٥) من طرق عن محمد بن عمرو ابن علقمة، به-

٤٥٤٥-اخرجه احمد (٢/١٦)، و مسلم (٢٠٠٣)، و ابن الجارود (٨٥٧)، و الطبراني في الصغير (١٤٣)، و البيهقي (٨/٢٩٣) من طرق عن عبيد الله بن عمر، به- وقد تقدم من طرق عن نافع-

٤٥٤٦-تقدم في الذي قبله-

4547- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

4549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیتا۔''

4550- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا سَهْمُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ

٤٥٤٧- اخرجه الطبراني في الاوسط (١٦٣٤)، و ابن عدي في الكامل (٥/١٩٢) من طريق علي بن عاصم، به- و قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا علي- وعلي: هو ابن عاصم بن صهيب، قال الحافظ في (التقريب) صدوق يخطيء و يصر، و رمي بالتشيع- قلت: اما التشيع فلا يضره، فقد خرج البخاري و مسلم و غيرهما من اصحاب الكتب الذين اشترطوا فيها الصحة احاديثه جمع من الشيعة، لكن نص غير و احد على ان عليا كان يخطيء و يصر، و لا يرجع -وقد اخرجه عدي بن الفضل عن عبيد الله بن عمر عن القاسم عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ما اسكر الفرق، فالاوقية منه حرام)، و سياتي رقم (٤٥٧٨)، و قال الدارقطني عقبه: قال ابن صاعد: هذا انما يروى عن ابي عثمان عن القاسم- الا -وروايه ابي عثمان ستاتي - ايضا- رقم (٤٥٧٤)- و اصل الحديث عند البخاري و مسلم و غيرهما من طريق ابي سلمة عن عائشة، و سياتي رقم (٤٥٥٥)، و للحديث طرق اخرى، ستاتي عند المصنف-

٤٥٤٨-تقدم حديث ابن عمر من طرق-

٤٥٤٩-عيسى بن عبد الله تقدمت ترجمته عند الدارقطني في باب المواقيت رقم (١٣١) فقال: يقال له: مبارك، و هو متروك الحديث- انظر ترجمته في الميزان (٥/٢٨٠)-

٤٥٥٠-اسناده ضعيف عمران بن ابان ضعفه الحافظ في (التقريب)، و ايوب بن سيار هو السحيمي، و هو ضعيف، روى له ابو داود و الترمذي- و انظر الحديث (٤٥٤٧)-

حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْمَجَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے' جس کا پیالہ نشہ کر دے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔''

4551- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ اَسْكَرَتْكَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَوْلُهُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ اَسْكَرَتْكَ. هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِيْ قَبْلَهُ. وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْحَجَّاجِ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ. وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ضَعِيْفٌ وَّحَجَّاجٌ ضَعِيْفٌ. وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھونٹ ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ابراہیم نخعی کے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

4552- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ تُسْكِرُكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

4553- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِيْ تُسْكِرُكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ بَاطِلٌ.

۴۵۵۱- اخرجه البيهقي في سننه (۲۹۸/۸) و نقل عقبه قول الدارقطني في تصويب وقفه على ابراهيم' ثم قال: وقد روي عن ابراهيم خلاف ذلك' فيما اخرجه الحسن بن عمرو عن فضيل بن عمرو عن ابراهيم قال: كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه' لم يصلح له ان يعود فيه- قلت : في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا-

۴۵۵۲- اخرجه البيهقي (۲۹۸/۸) من طريق الدارقطني' به- و حجاج ضعيف- و انظر الذي قبله-

۴۵۵۳- اخرجه البيهقي في سننه (۲۹۸/۸) من طريق يحيى بن شاهويه: ثنا عبد الكريم' به نحوه-

☆☆ سفیان بن عبدالملک کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ذکر کی گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھونٹ ہے جو تمہیں نشہ کر دے۔

تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ جھوٹی روایت ہے۔

4554- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِىْ جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . هُوَ الْقَدَحُ الَّذِىْ يُسْكِرُ مِنْهُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ.

☆☆ حماد کے حوالے سے یہ جو روایت منقول ہے۔

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس کی وجہ سے نشہ ہو جائے۔''

درست یہ ہے کہ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔

4555- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے۔''

4556- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بتع'' (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے۔''

4557- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

٤٥٥٤—اسناده حسن: عيسى بن ابراهيم: هو البركي' قال الحافظ في (التقريب): صدوق ربما وهم - و بقية رجاله ثقات-

٤٥٥٥—اخرجه مالك في الموطا (٢/٨٤٥) كتاب الاشربة: باب تحريم الخمر حديث (٩)' و من طريقه احمد (٦/١٩٠)' و البخاري (٥٥٨٥)' و مسلم (٢٠٠١)' و ابو داود (٣٦٨٢)' و الترمذي (١٨٦٣)' و النسائي (٨/٢٩٨)' و الدارمي (٢١٠٣) عن ابن شهاب' به- و سياتي رقم (٤٤٥٧) من طريق معمر عن ابن شهاب- واخرجه الحميدي (٢٨١)' و احمد (٦/٣٦)' و البخاري (٢٤٢) (٥٥٨٦)' و مسلم (٢٠٠١)' و ابو داود (٣٦٨٢)' و النسائي (٨/٢٩٨)' و ابن ماجه (٣٣٨٦) من طرق عن ابن شهاب' به-

٤٥٥٦—راجع الذي قبله-

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ - وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ - وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" (راوی کہتے ہیں: بتع شہد کی نبیذ کو کہتے ہیں) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے، وہ حرام ہے۔"

4558 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی تمہیں منع کرتا ہوں۔"

4559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی تمہیں منع کرتا ہوں۔"

4560 - قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ انْتَبَذْتُ نَبِيذًا فِي دُبَّاءٍ تُحْفَةً أُتْحِفُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ فِطْرِهِ جِئْتُهُ بِهَا أَحْمِلُهَا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيذٌ انْتَبَذْتُهُ لَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ تَصُومُ يَوْمَكَ هٰذَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُصِيبَ مِنْهُ. فَقَالَ أَدْنِهَا مِنِّي. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ يَنِشُّ قَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَإِنَّمَا يَشْرَبُ هٰذَا مَنْ

٤٥٥٧- اخرجه احمد (٦/٩٦، ٢٢٥) و مسلم (٢٠٠١) و النسائي (٨/٢٩٨) من طريق معمر عن ابن شهاب' به- و انظر الحديث (٤٥٥٥، ٤٥٥٦)-

٤٥٥٨- اخرجه ابن ابي شيبة (٨/١٠٩-١١٠) و النسائي (٨/٣٠١) و ابن حبان (١٢/١٩٢) (٥٣٧٠) و ابن الجارود (٨٦٢) و الدارمي (٢/٣٩) و ابو يعلى (٢/٥٥) (٦٩٤، ٦٩٥) و الطحاوي (٤/٢١٦) و البيهقي (٨/٢٩٦) من طرق عن الضحاك بن عثمان' به- و عزاه الحافظ في تلخيص الحبير (٤/٢٠١- بتحقيقنا) للبزار ايضا- و رجال الاسناد رجال الصحيح-

٤٥٥٩- تقدم في الذي قبله-

٤٥٦٠- اخرجه ابو داؤد (٣٧١٦) و النسائي (٨/٣٠١، ٣٢٥) و ابن ماجه (٣٤٠٩) و البخاري في التاريخ الكبير (٣/١٥٧) و ابو يعلى (٧٣٦٠) من طريق خالد بن عبد الله بن حسين مولى عثمان بن عفان عن ابي هريرة' نحوه-

لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے (شراب بنانے کے مخصوص برتن) دُباء میں نبیذ تیار کی' تاکہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر اس دن پیش کروں' جب آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو میں اسے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ نبیذ ہے' جو میں نے آپ کے لیے تیار کی۔ مجھے پتہ تھا آپ آج روزہ رکھیں گے تو میری یہ خواہش ہے کہ آپ اسے استعمال کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جائزہ لیا تو اس میں جوش آ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے اس دیوار پہ مار دو' کیونکہ اسے وہ پیئے گا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

4561- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ الْمُبَارَكِ التُّرْكِيُّ حَدَّثَنَا اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ اَبُوْ مُعَاذٍ عَنْ اَبِىْ حَرِيْزٍ اَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِىَّ حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ وَاِنِّىْ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خمر انگور' کھجور' کشمش' گندم' جو اور ذُرّہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں''۔

4562- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِىُّ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِىَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِىْ اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

٤٥٦١-اخرجه ابو داود في سننه (٣٦٧٧)' و العقيلي في الضعفاء (٢٤١/٢)' و البيهقي (٢٨٩/٨) من طريق فضيل بن ميسرة عن ابي حريز' به-و اخرجه العقيلي - ايضا- من طريق عثمان بن مطر عن ابي حريز' باسناده نحوه' و سياتي من هذا الوجه عند الدارقطني رقم (٤٥٦٨)-وقال العقيلي: (وقد روي هذا بغير هذا الاسناد متوجه اصلح من هذا)-قلت: ابو حريز: هو عبد الله بن حسين' قال احمد: حديثه منكر' وضعفه يحيى بن معين' ووثقه في رواية اخرى- وقال ابو داود: ليس حديثه بشيء- انظر الميزان (٨١/٤)-والحديث اخرجه احمد (٢٦٧/٤)' و ابو داود (٣٦٧٦)' و الترمذي (١٨٧٣)' و النسائي في الكبرى (١٨١/٤) (٦٧٨٧) من طريق ابراهيم بن مهاجر عن الشعبي' به- و سياتي رقم (٤٥٦٦)' و سياتي برقم (٤٥٦٤) من طريق مجالد عن الشعبي و في رقم (٤٥٦٥) من طريق سلمة بن كهيل عن الشعبي' و في رقم (٤٥٦٩) من طريق السري بن اسماعيل عن الشعبي-

٤٥٦٢-تقدم رقم (٤٥٣٢)-

منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور شہد کھجور گندم اور جو ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے (یعنی نشہ پیدا کر دے) وہ خمر ہے۔

اے لوگو! تین چیزوں کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں ہمیں وضاحت کر دیتے: دادا (کا وراثت میں حصہ) کلالہ اور سود (کی کچھ صورتیں)''۔

4563- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِیْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی: انگور گندم جو کھجور اور شہد''۔

4564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِرَاجٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ - يَعْنِيْ مِنْبَرَ الْكُوفَةِ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ خَمْرًا .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (راوی کہتے ہیں:) یعنی کوفہ کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک کھجور کشمش گندم جو اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے''۔

4565- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَمَا خَمَّرْتَهُ فَهُوَ خَمْرٌ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۴۵۶۳- انظر الحدیث السابق-

۴۵۶۴- فی اسنادہ مجالد بن سعید' و ہو ضعیف- و انظر رقم (۴۵۶۱)-

۴۵۶۵- تقدم من طرق عن الشعبی رقم (۴۵۶۱)-

نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے: گندم جَو کھجور کشمش اور شہد اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے عقل پر پردہ پڑ جائے وہ ''خمر'' ہوتی ہے۔

4566- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھجور سے شراب بنتی ہے کشمش سے شراب بنتی ہے گندم سے شراب بنتی ہے جَو سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے۔

4567- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بِهٰذَا .وَرَوَاهُ قَاسِمٌ الْجُوعِيُّ عَنِ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَّوَهِمَ فِيهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں راوی کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

4568- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ اَبِي حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یاد رکھنا کہ انگور کشمش کھجور گندم اور جَو سے شراب بنتی ہے۔

4569- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ السَّرِيَّ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

٤٥٦٦-تقدم رقم (٤٤٦١)-

٤٥٦٧-رواية ابراهيم بن المهاجر تقدم تخريجها: انظر السابق- و رواية اسرائيل عن ابي اسحاق خطا: كما نبه عليه الحافظ الدارقطني هنا-

٤٥٦٨-تقدم رقم (٤٤٦١)-

٤٥٦٩-اخرجه احمد (٤/٢٧٣) و ابن ماجه (٣٣٧٩) من طريق الليث بن سعد عن يزيد به- و السري بن اسماعيل ضعيف- و الحديث تقدم من طرق عن الشعبي- انظر رقم (٤٤٦١)-

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم سے شراب بنتی ہے جَو سے شراب بنتی ہے کشمش سے شراب بنتی ہے کھجور سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

4570- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ الَّتِىْ اَمَرَ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ اَنْ تُكْسَرَ دِنَانُهُ وَاَنْ تُكْفَا لَمِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ .

☆☆ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے قسم اُٹھا کر یہ بات بیان کی تھی کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت شراب بنانے کے مٹکے توڑ دیئے گئے تھے اور کھجور اور کشمش کا وہ پھل (جو شراب کے لیے استعمال ہوتا تھا) اسے ضائع کر دیا گیا تھا۔

4571- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الدَّانِىُّ كُوْفِىٌّ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شے کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَذَا نَسَبَهُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ .

☆☆ حضرت خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4573- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّيْنِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ

٤٥٧٠- تفرد به الدارقطني-

٤٥٧١- اخرجه احمد (٢/١٧٩)، و النسائي (٨/٣٠٠)، و ابن ماجه (٣٣٩٤)، و الطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/٢١٧)، و البيهقي (٨/٢٩٦) من طريق عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب، به- واخرجه احمد (٢/١٦٧) عن عبد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب، به-

٤٥٧٢- اخرجه الحاكم (٣/٤١٢)، و العقيلي (٢/٣٣٢)، و الطبراني في الكبير (٤/٢٠٥) (٤١٤٩)، و في الاوسط (١٦١٦) من طريق عبد الله بن اسحاق بن الفضل، به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٦٠): فيه عبد الله بن اسحاق الهاشمي: قال العقيلي: له احاديث لا يتابع منها على شيء، و ذكر له الذهبي هذا الحديث)- اه- و انظر نصب الراية (٤/٢٠٥)-

يُونُسَ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4574- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْاُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (یعنی پیالہ) نشہ پیدا کر دے اُس کا اوقیہ (یعنی تھوڑی مقدار) بھی حرام ہے۔

4575- حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ لَيْثٍ بِاِسْنَادِهِ قَالَ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے''۔

4576- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَفَّانُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ . قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ اسْمُ اَبِي عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّكَانَ قَاضِيَ اَهْلِ مَرْوٍ رَوٰى عَنْهُ مُطَرِّفٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (یعنی پیالہ) نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

۴۵۷۳- تقدم في رقم (۴۵۷۱) من طريق عبيد الله بن عمر' و عبد الله بن عمر-

۴۵۷۴- اخرجه البيهقي (۸/۲۹۶) من طريق اسماعيل بن علية و عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن ليث' به- وقد تقدم برقم (۴۵۵۰) من طريق عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه وسياتي برقم (۴۵۷۶) من طريق مهدي بن ميمون عن ابي عثمان الانصاري- وبرقم (۴۵۷۷) من طريق الربيع بن صبيح عن ابي عثمان- وقد تقدم الحديث برقم (۴۵۵۵) من طريق ابي سلمة عن عائشة-

۴۵۷۵- انظر الحديث السابق-

۴۵۷۶- اخرجه ابو داود (۳۶۸۷)' و الترمذي (۱۸۶۷)' و احمد (۶/۷۲)' و ابو يعلى (۷/۳۲۲) (۴۳۶۰)' و ابن حبان (۱۲/۲۰۳) (۵۳۸۳)' و ابن الجارود (۸۶۱)' و الطحاوي (۴/۲۱۶)' و البيهقي (۸/۲۹۶) من طريق مهدي بن ميمون' به- و انظر الحديث (۴۵۷۴)-

4577- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق (پیالہ) نشہ پیدا کردے' اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4578- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هٰذَا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کردے' اس کا اوقیہ بھی حرام ہے۔

4579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کردے' اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4580- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ . مَوْقُوفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس چیز کا فرق نشہ پیدا کردے' اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

4581- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَرْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

٤٥٧٧- اخرجه احمد (٦/٧١) قال: حدثنا خلف بن الوليد' قال: حدثنا الربيع ...... فذكره- و الربيع بن صبيح قال الحافظ في (التقريب): صدوق سيء الحفظ' و كان عابدا مجاهدا' قال الرامهرمزي: هو اول من صنف الكتب بالبصرة- و انظر الحديث (٤٥٤٦)-

٤٥٧٨- تقدم رقم (٤٤٤٧)-

٤٥٧٩- اسناده ضعيف: لضعف ابي جعفر الرازي' و قد تقدمت ترجمته- و قد تقدم الحديث' بهذا اللفظ من طريق آخر' انظر رقم (٤٥٧٨)-

٤٥٨٠- اسناده ضعيف: ابو جعفر الرازي ضعيف' و شيخه: هو ليث بن ابي سليم' و هو ضعيف ايضا- و انظر الحديث السابق-

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَمِعَا الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4583- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس چیز کا ایک فرق نشہ پیدا کر دے اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

4584- حَدَّثَنِيْ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .

٤٥٨١- يحيى بن الورد ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٩/١٩٤) فقال: يحيى بن الورد الفرغاني: روى عن حجاج بن محمد الاعور - و محمد بن مصعب القرقساني: كتب عنه ابي بدمشق، و وثقه الخطيب في تاريخه (١٤/٢١٤)- و ابوه: هو ورد بن عبد الله التيمي، ذكره المزي في تهذيب الكمال في الرواة عن محمد بن طلحة بن مصرف، و ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٩/٥١)، و لم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا- و وثقه الجوزجاني: كما في تاريخ بغداد (١٣/٤٩٠)- و محمد بن طلحة بن مصرف: قال الحافظ في (التقريب): صدوق له اوهام- قلت: و هذا قد تفرد به محمد بن طلحة: فلم يروه غيره عن حميد عن انس عن عائشة- و الحديث محفوظ من رواية غيره عن ابي سلمة عن عائشة- و الله اعلم-

٤٥٨٢- اسناده ضعيف، فيه الواقدي و هو متروك-

٤٥٨٣- محمد بن عبد الرحيم: هو البزار ابو يحيى، المعروف بصاعقة، ثقة حافظ- و الحديث تقدم من طرق عن الزهري عن ابي سلمة، به- انظر رقم (٤٥٥٥، ٤٥٥٦، ٤٥٥٧)-

٤٥٨٤- اخرجه النسائي في سننه (٨/٣٢١): انبانا الحسين بن منصور، قال: حدثنا احمد ابن حنبل...... فذكره- واخرجه البيهقي في سننه (٨/٢٩٧) من طريق ابي سعيد احمد بن ابراهيم الصوفي، ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل، حدثني ابي...... فذكره، بهذا الاسناد- و لفظه عن ابن عباس قال: حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و المسكر من كل شراب- و اخرجه من طريق عبد الله بن محمد البغوي، ثنا احمد بن حنبل...... فذكره الا انه لم يقل: (قليلها و كثيرها)- قال البيهقي: و كذلك اخرجه عن احمد بن حنبل موسى بن هارون- و كذلك روي عن عياش العامري عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس: (والمسكر من كل شراب)، و على هذا يدل سائر الروايات عن ابن عباس- واخرجه البيهقي - ايضا- من طريق جعفر بن عون عن مسعر عن ابي عون، به- و اخرجه من طريق سفيان عن ابي عون كذلك- و رواية مجاهد و طاوس و عطاء ستاتي في الحديث التالي-

قَالَ مُوسٰى وَاَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ بِنْتِ السُّدِّيِّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ سَوَاءً وَّالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .قَالَ مُوسٰى وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . وَرَوَاهُ عَنْهُ طَاوُسٌ وَّعَطَاءٌ وَّمُجَاهِدٌ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ .رَوٰى عَنْهُ قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ كَذٰلِكَ فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْمُسْكِرِ .

✯✯ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خمر اور ہر نشہ آور مشروب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

جبکہ بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔

بعض راویوں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی نقل کیا ہے جو نشہ آور چیز کے بارے میں ہے۔(جو درج ذیل ہے)۔

4585- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ حَرَامٌ.

✯✯ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ حَرَامٌ.

✯✯ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4587- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيْعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ

٤٥٨٥- اخرجه هنا من طريق يعقوب بن اسحاق عن ابي عوانة- و سياتي في الذي بعده من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن ابي عوانة' و اسناده صحيح- و من طريق الدارقطني الثاني اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٨/٨)-

٤٥٨٦- اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٨/٨) من طريق الدارقطني- و انظر الذي قبله-

٤٥٨٧- الاثر ذكره الزيلعي في نصب الراية (٢٩٦/٤)' و قال : فيه مجهول-قلت: و عمر بن سعيد ابو حفص الدمشقي: ترجم له ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (١١١/٦) فقال: روى عن سعيد بن عبد العزيز- سمعت ابي يقول ذلك- وروى عن عبد الله ابن احمد بن حنبل' قال-فيما كتب الي قال-: سالت ابي عن عمر بن سعيد ابي حفص الدمشقي؟ فقال: كتبت عنه' و تركت حديثه: و ذاك اني ذهبت اليه انا و ابو خيثمة' فاخرجه الينا كتابا عن سعيد بن بشير' و اذا هي احاديث سعيد بن ابي عروبة؛ فتركناه- وقال ابن ابي حاتم: سمعت ابي يقول: اتيت عمر بن سعيد الدمشقي' و كتبت عنه' و طرحت حديثه-وسعيد بن بشير: هو الازدي الشامي' قال ابن حجر في التقريب: ضعيف-

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الدِّمَشْقِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ- مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ- عَنْ بَعْضِ اَهْلِ بَيْتِهِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاسْمِهَا وَاِنَّمَا حُرِّمَتْ لِعَاقِبَتِهَا وَكُلُّ شَرَابٍ يَكُوْنُ عَاقِبَتُهُ كَعَاقِبَةِ الْخَمْرِ فَهُوَ حَرَامٌ كَتَحْرِيْمِ الْخَمْرِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جعفر اپنے خاندان کے کسی شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس کے نتیجے کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے' تو ہر وہ مشروب جس کا نتیجہ اسی طرح کا ہو' جو شراب کا ہوتا ہے' تو وہ حرام ہوگا' جس طرح شراب حرام ہے۔

4588- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَنْبِذُ النَّبِيْذَ فَنَشْرَبُهُ عَلٰى غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا .قَالَ اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكْسِرُهُ بِالْمَاءِ .فَقَالَ حَرَامٌ قَلِيْلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور صبح شام اسے پیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پی لیا کرو لیکن (یہ یاد رکھنا) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پانی کے ذریعے (اس کے نشے کی تیزی کو) توڑ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر رہی ہو' اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

4589- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَنْبِذُ نَبِيْذًا نَشْرَبُهُ عَلٰى طَعَامِنَا .قَالَ اشْرَبُوْا وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ .فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور اسے کھانے کے ساتھ پیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پی لیا کرو لیکن ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو' انہوں نے اپنی بات دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُس چیز کی تھوڑی مقدار استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے' جس کی

۴۵۸۸-في اسناده سعيد بن مسلمة بن هشام بن عبد الملك' و هو ضعيف؛ كما في (التقريب- وقد تقدم الحديث برقم (۴۵۷۱) من طريق عبيد الله بن عمر عن عمرو بن شعيب' به مختصرا-

۴۵۸۹-تقدم في الذي قبله-

زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دیتی ہے۔

4590- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِىْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَشَاءٍ فَتَعَشّٰى ثُمَّ سَقَانَا ثُمَّ خَرَجْنَا فِى الظُّلْمَةِ فَلَمْ نَهْتَدِ فَاَرْسَلَ مَعَنَا بِشُعْلَةٍ مِّنْ نَارٍ وَّخَرَجْنَا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے ہمیں رات کا کھانا کھلایا' پھر انہوں نے ہمیں مشروب پلایا' پھر ہم تاریکی میں وہاں سے نکلے تو ہمیں راستے کا پتہ نہیں چل رہا تھا تو انہوں نے ہمارے ساتھ آگ کا شعلہ بھی دیا تو ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔

4591- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذُكِرَتِ الْاَوْعِيَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ لَا ظُرُوْفَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَّلَاتَسْكَرُوْا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے چند برتنوں کا تذکرہ کیا تو ایک دیہاتی بولا: برتنوں میں تو کوئی حرج نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو اور نشے کا شکار نہ ہو۔

4592- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ لَا تَشْرَبُوْا فِىْ نَقِيْرٍ وَّلَامُقَيَّرٍ وَّلَادُبَّاءٍ وَّلَاحَنْتَمٍ وَّلَامَزَادَةٍ وَّلٰكِنِ اشْرَبُوْا فِىْ سِقَاءٍ اَحَدِكُمْ غَيْرَ مُسْكِرٍ فَاِنْ خَشِىَ شِدَّتَهٗ فَلْيَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ . لَفْظُ ابْنِ مَنِيْعٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۵۹۰-اسناده ضعيف: فيه عبد الاعلى التعلبي' و هو ضعيف' و قد تقدمت ترجمته-

۴۵۹۱-في اسناده شريك بن عبد الله القاضي' و هو ضعيف تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۲۰۹/۹) (۱۶۹۶۱)' و البخاري (۵۵۹۳)' و مسلم (۲۰۰۰)' و النسائي (۳۱۰/۸)' و الحميدي (۵۸۲)' و احمد (۱۶۰/۲) من طريق سفيان عن سليمان الاحول عن مجاهد عن ابي عياض عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: لما نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الاوعية' قالوا: ليس كل الناس يجد سقاء! فارخص في الجر غير المزفت-

۴۵۹۲-اخرجه البيهقي في سننه (۳۰۲/۸) من طريق الدارقطني-و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (۳۳/۱۹۹۲) من طريق نصر بن على الجهضمي اخبرنا نوح بن قيس...... فذكره' بهذا الاسناد بلفظ: (قال لوفد عبد القيس: (انهاكم عن الدباء و الحنتم و النقير' و المقير- و الحنتم: المزادة المجبوبة-و لكن اشرب في سقائك و اوكه-واخرجه - ايضا- ابو داود (۳۶۹۳)' و النسائي (۳۰۹/۸)' و احمد (۴۹۱/۲) من طريقين عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة-وقوله (ولكن اشربوا...... الخ)' قال البيهقي في سننه: (اخرجه جماعة عن نوح بن قيس لم يذكروا فيه هذه اللفظة: فيشبه ان تكون من قول بعض الرواة- وروي في الكسر بالماء من وجه آخر عن ابي هريرة' و اسناده ضعيف- اه-

نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: تم لوگ نقیر' مقیر' دباء' حنتم' مزادہ (یہ سب شراب تیار کرنے کے مختلف برتن ہیں) تماس میں کچھ نہ پیو' بلکہ مشکیزے میں پی لو اور وہ چیز پیو' جو نشہ آور نہ ہو' اگر اس کے تیز ہونے کا اندیشہ ہو' تو اس پر پانی ڈال لو۔

4593- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَهُ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَايَسْاَلْهُ وَاِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَايَسْاَلْهُ عَنْهُ وَاِنْ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَآءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اسے کھلائے' تو آدمی کو چاہیے کہ وہ کھانا کھائے اور اُس سے کوئی فرمائش نہ کرے' اگر وہ اُسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس مشروب کو پی لے اور اس سے مزید کوئی فرمائش نہ کرے اور اگر اسے اس مشروب کے بارے میں اندیشہ ہو' تو اس میں پانی ڈال کر اس کا زور توڑ دے۔

4594- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اشْرَبُوْا فِى الْمُزَفَّتِ وَلَاتَسْكَرُوا . وَهِمَ فِيْهِ اَبُو الْاَحْوَصِ فِىْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَلَاتَشْرَبُوْا مُسْكِرًا .

٤٥٩٣- اخرجه احمد في مسنده (٣٩٩/٢) و الحاكم في المستدرك (١٣٦/٤) و البيهقي (٣٠٢/٨) و ابو يعلي في مسنده (٣٣٩/١١) و الخطيب في تاريخه (٨٧/٣) من طريق مسلم بن خالد' به-وقال الحاكم: صحيح الاسناد' و وافقه الذهبي -وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (١٨٣/٨): اخرجه احمد' و ابو يعلي' و فيه مسلم بن خالد الزنجي: وثقه ابن معين وغيره' و ضعفه احمد وغيره' و بقية رجالهما رجال الصحيح - اه-

٤٥٩٤- اخرجه النسائي (٣١٩/٨) قال: اخبرنا هناد بن السري عن ابي الاحوص...... فذكره -وقال النسائي: وهذا حديث منكر' غلط فيه ابو الاحوص: سلام بن سليم' و لا نعلم احدا تابعه عليه من اصحاب سماك بن حرب- و سماك ليس بالقوي' و كان يقبل التلقين- قال احمد بن حنبل: كان ابو الاحوص يخطيء في هذا الحديث: خالفه شريك في اسناده و لفظه)-ثم اخرجه منطريق شريك عن سماك بن حرب عن ابن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء و الحنتم و النقير و المزفت- و قال ابو زرعة الرازي -كما في العلل لابن ابي حاتم (٢٤/٢) (١٥٤٩)-: و هم ابو الاحوص' فقال: عن سماك عن القاسم عن ابيه عن ابي بردة' قلت من الاسناد موضعا' و صحف في موضع: اما القلب: فقوله: (عن ابي بردة) اراد: (عن ابن بريدة) ثم احتاج ان يقول: (ابن بريدة عن ابيه) فقلب الاسناد باسره' و افحش في الخطا' و افحش من ذلك و اشنع تصحيفه في متنه: (اشربوا في الظروف' و الا تسكروا) و قد روي هذا الحديث عن ابن بريدة عن ابيه- ابو سنان: ضرار بن مرة و زبيد اليامي عن محارب بن دثار و سماك بن حرب و المغيرة بن سبيع و علقمة بن مرثد و الزبير ب عدي و عطاء الخراساني و سلمة بن كهيل' كلهم عن ابن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم (نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها' و نهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث' فامسكوا ما بدا لكم' و نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها' و نهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث' فامسكوا ما بدا لكم' و نهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية' ولا تشربوا مسكرا- و في حديث بعضهم قال: (و اجتنبوا كل مسكر) و لم يقل احد منهم: (ولا تسكروا)' و قد بان و هم حديث ابي الاحوص من اتفاق هو لاء المسلمين على ما ذكرنا من خلافه- اه-قلت: و الحديث اخرجه مسلم في صحيحه (٩٧٧) من غير طريق ابي الاحوص على الوجه الصحيح-

☆☆ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ ''مزفت'' (مخصوص برتن) میں (عام مشروب) پی لیا کرو لیکن نشہ آور مشروب نہ پینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم نشہ آور مشروب نہ پینا۔

4595- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ وَلَا تَسْكَرُوا . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ فَقَالَ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا . قَالَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ - وَهُوَ اِمَامٌ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے تمہیں مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا' تو تم جس برتن میں چاہو مشروب پی لو' لیکن نشے والی چیز نہ پینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نشے والی چیز نہ پینا''۔

4596- حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي اَيِّ سِقَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا . وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہم نے پہلے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا' تو اب تم جس برتن میں چاہو پی لو' لیکن نشہ آور چیز نہ پینا۔

4597- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ

۴۵۹۵-ومحمد بن جابر: هو الحنفي' قال ابن معين: كان اعمى' و اختلط عليه حديثه' و كان كوفيا فانتقل الى اليمامة' و هو ضعيف- و قال عمرو بن علي الفلاس: صدوق كثير الوهم: كذا في الجرح و التعديل (۲۱۹/۷)- و قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عن محمد بن جابر فقال ذهب كتبه في آخر عمره و ساء حفظه و كان يلقن و كان عبد الرحمن بن مهدي يحدث عنه ثم تركه بعد' و كان يروي احاديث مناكير' و هو معروف بالسماع جيد اللقاء' راوا في كتبه لحقا' و حديثه عن حماد فيه اضطراب-وقال -ايضا-: سئل ابي عن محمد بن جابر و ابن لهيعة؟ فقال: محلهما الصدق' و محمد بن جابر احب الي من ابن لهيعة- و الحديث تقدم في الذي قبله-

۴۵۹۶-تقدم في الذي قبله- و انظر الحديث (۴۵۹۴)-

۴۵۹۷-اخرجه احمد (۴۵۲/۱)' و ابن ابي شيبة (۱۶۱/۷)' و ابو يعلي (۲۰۲/۹) (۵۲۹۹) من طريق حماد بن زيد عن فرقد' به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۹/۴-۳۰)' و قال: و فيه فرقد السبخي' وهو ضعيف-قلت: تابعه ابن جريج: فقد اخرجه ابن ماجه (۳۳۸۸)' و ابن حبان (۵۴۰۹)' و الطبراني في الكبير (۱۰۳۰۴)' و الطحاوي في شرح المعاني (۱۸۵/۴)' والبيهقي (۷۷/۴)' و في (۳۱۱/۸) من طريق ابن جريج عن ايوب بن هاني' عن مسروق بن الاجدع عن ابن مسعود' به' و هذه متابعة جيدة' لولا ان ابن جريج مدلس' وقد عنعن-

نُزُولٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ فِيْهِ اَلَا اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا تُذَكِّرُكُمْ اٰخِرَتَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحْمِ الْاَضَاحِيِّ اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ وَاِنَّ الْاَوْعِيَةَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا فَاشْرَبُوْا وَلَاتَسْكَرُوْا . فَرْقَدٌ وَّجَابِرٌ ضَعِيْفَانِ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادیٔ بطحا میں پڑاؤ کیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں:)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں تمہاری آخرت کی یاد دلائیں گی' میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم اسے کھا بھی لیا کرو اور ذخیرہ بھی کیا کرو اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا تو برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے ہیں' تم ان میں پی لیا کرو لیکن نشے والی چیز نہ پینا''۔

4598- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَنْبِذُ النَّبِيْذَ لِعُمَرَ بِالْغَدَاةِ وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً وَّاَنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَّلَايَجْعَلُ فِيْهِ عَكَرًا.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا' جسے وہ شام کے وقت پی لیا کرتے تھے اور شام کے وقت نبیذ تیار کرتا تھا جسے وہ صبح پی لیا کرتے تھے' لیکن اس میں جوش نہیں آنے دیتے تھے۔

4599- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّىْ لَاَشْرَبُ هٰذَا النَّبِيْذَ الشَّدِيْدَ يَقْطَعُ مَا فِىْ بُطُوْنِنَا مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ تیز نبیذ پیتا ہوں جو ہمارے پیٹ میں موجود اونٹوں کے گوشت کو ہضم کر دیتی ہے۔

4600- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نُبِذَ لِعُمَرَ لِقُدُوْمِهٖ فَتَاَخَّرَ يَوْمًا فَاُتِىَ بِنَبِيْذٍ قَدِ اشْتَدَّ قَالَ فَدَعَا بِجِفَانٍ فَصَبَّهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

٤٥٩٨- اخرجه البيهقي في سننه (٨/٣٠١-٣٠٢) من طريق ابي خيثمة عن عبد الرحمن بن مهدي' به- وفي اسناده عبد الله بن عمر العمري المكبر' و هو ضعيف-

٤٥٩٩- اخرجه البيهقي (٨/٢٩٩) من طريق ابي خيثمة' ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن ميمون...... فذكره- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٥/٧٩) من طريق ابي الاحوص عن ابي اسحاق' به- و سياتي في رقم (٤٦٠٢) من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق-

٤٦٠٠- في اسناده علي بن زيد بن جدعان' و هو ضعيف' و قد تقدمت ترجمته- و سعيد بن المسيب لم يلق عمر' و لم يسمع منه' و قد تقدم هذا-

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ تیار کی گئی اس موقع پر جب انہوں نے آنا تھا لیکن وہ تاخیر سے آئے ان کی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی جو تیز ہو چکی تھی تو انہوں نے ایک پیالہ منگوا کر اسے اس میں ڈال دیا اور پھر اس پر پانی بھی ڈال دیا اور یوں اس کی شدت کو کم کیا۔

4601- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَلَقَّتْ ثَقِيفٌ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَبِيذٍ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا.

☆☆ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ ثقیف قبیلے کے لوگ نبیذ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پایا کہ وہ تیز ہو چکی تھی تو انہوں نے پانی منگوا کر اس میں دو یا تین مرتبہ ملا دیا۔

4602- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّا نَشْرَبُ النَّبِيذَ لِيَقْطَعَ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ اَنْ تُؤْذِيَنَا.

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو مرتبہ حج کیا ہے میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگ نبیذ پیتے ہیں تا کہ ہمارے پیٹ میں موجود گوشت ہمیں اذیت نہ پہنچائے (یعنی وہ صحیح طرح سے ہضم ہو جائے)۔

4603- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ الْمَشْرِقِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيذًا فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ .لَا يَثْبُتُ هٰذَا.

☆☆ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی اسے نشہ ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

4604- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى اِدَاوَةٍ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ ائْتُونِي بِهٰذَا النَّبِيذِ . فَاُتِيَ بِهِ فَاَخَذَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَقَالَ مَنْ رَابَهُ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ شَيْءٌ فَلْيَكْسِرْ مَتْنَهُ بِالْمَاءِ.

٤٦٠١—اخرجه البيهقي (٨/٣٠٥) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفة (٥/٨٠) (٢٣٨٧٨) من طريق عبدة بن سليمان عن يحيى بن سعيد به- و سعيد بن المسيب لم يسمع من عمر- و انظر الذي قبله-

٤٦٠٢—تقدم رقم (٤٥٩٩)-

٤٦٠٣—اخرجه العقيلي في ترجمة سعيد بن ذي لعوة في الضعفاء الكبير (٢/١٠٤) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق و ابن ابي السفر عن سعيد بن ذي لعوة به-وروى العقيلي عن ابن معين قال: سعيد بن ذي لعوة بمرة يضعف و ترجم له البخاري في تاريخه (٣/٤٧١) فقال: يخالف الناس في حديثه لا يعرف- و انظر نصب الراية (٣/٣٥٠)-

٤٦٠٤—في اسناده علي بن زيد بن جدعان و هو ضعيف- و انظر رقم (٤٦٠٠، ٤٦٠١)-

☆☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ثقیف قبیلے کے ایک شخص کے برتن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ نبیذ مجھے لا کر دو؛ وہ اُن کی خدمت میں لائی گئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لیا تو پایا کہ وہ تیز تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو اس نبیذ میں تیزی محسوس ہو؛ وہ پانی کے ذریعے اس کی شدت کو کم کر دے۔

4605- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ حَمَلْتُ سِلَالًا مِنْ خَبِيصٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحَ بَعْضَهُنَّ فَقَالَ يَا عُتْبَةُ كُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُ مِثْلَ هٰذَا . قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا شَيْءٌ يُخْتَصُّ بِهِ الْأُمَرَاءُ . قَالَ ارْفَعْهُ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ دَعَا بِغَدَائِهِ فَأُتِيَ بِلَحْمٍ غَلِيظٍ وَّبِخُبْزٍ خَشِنٍ فَجَعَلْتُ أَهْوِي إِلَى الْبَضْعَةِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءُ الْعُنُقِ فَأَلُوكُهَا فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْخِوَانِ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ قَدْ كَادَ أَنْ يَصِيرَ خَلًّا فَمَزَجَهُ حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَ شَرِبَ وَسَقَانِي ثُمَّ قَالَ يَا عُتْبَةُ إِنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا فَأَمَّا وَرِكُهَا وَأَطَايِبُهَا فَلِمَنْ حَضَرَنَا مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلَنَا نَأْكُلُ هٰذَا اللَّحْمَ الْغَلِيظَ الَّذِي رَأَيْتَ وَنَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ يَقْطَعُهُ فِي بُطُونِنَا .

☆☆ عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مٹھائی کے تھال لے کر آیا' وہ میں نے اُن کے سامنے رکھے' انہوں نے اُن میں سے کسی ایک کو کھول کر دیکھا تو دریافت کیا: اے عتبہ! تمام مسلمانوں کو یہ چیز نصیب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں! یہ چیز صرف امیر لوگوں کو ملتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے اٹھا لو' مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران میری موجودگی میں انہوں نے کھانا منگوالیا تو اُن کے لیے موٹا گوشت اور سخت روٹی لائے گئے' میں نے اُس گوشت کو کھانے کا ارادہ کیا' میں اُسے کوہان کا گوشت سمجھا تھا لیکن وہ گردن کا گوشت تھا' پس اُسے منہ میں چباتا رہا' جب وہ میری طرف سے غافل ہوئے تو میں نے اس گوشت کو اپنے اور دسترخوان کے درمیان میں رکھ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبیذ منگوائی جو سرکہ بننے والی تھی' انہوں نے اس میں تھوڑا سا پانی ملایا' پھر اُسے تھوڑی دیر ویسے ہی رہنے دیا' پھر وہ مجھے بھی پلایا اور خود بھی پیا' پھر بولے: اے عتبہ! ہم روزانہ اونٹ کا گوشت پکاتے ہیں اور اس کا سرین کا اچھا گوشت مہمان کو یا عام مسلمانوں کو کھلا دیتے ہیں اور گردن کا وہ گوشت جو گلتا نہیں ہے اُسے خود کھاتے ہیں' جو تم نے ابھی دیکھا بھی ہے' اس کے بعد یہ نبیذ پی لیتے ہیں تا کہ ہمارے پیٹ میں وہ گوشت ہضم ہو جائے۔

4606- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى

٤٦٠٥-اخرجه ابن ابي شيبة (٥/ ٧٩) (٢٣٨٧٦)' قال: حدثنا وكيع' قال: حدثنا اسماعيل ابن ابي خالد...... فذكره مختصراً' و اسناده صحيح' رجاله ثقات- و عتبة بن فرقد: صحابي هو الذي فتح الموصل في زمن عمر-

٤٦٠٦-اخرجه البيهقي في السنن (٨/ ٣٠٦) من طريق علي الباشاني قال: قال عبدالله بن المبارك' به-ووقع فيه عند البيهقي: (عبيد الله) بدلا من: (عبد الله بن عمر)- و الله اعلم-

السَّرْخَسِيُّ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَاَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ اَبَا حَنِيْفَةَ عَنِ الشَّرَابِ فَقَالَ حَدَّثُونَا مِنْ قِبَلِ اَبِيكَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ اِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ .فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا تَيَقَّنْتَ وَلَمْ تَرْتَبْ .

☆☆ عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر عمری نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مشروب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد کے حوالے سے لوگوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا: اگر تمہیں اس بارے میں اندیشہ ہو' تو تم پانی کے ذریعے اس کے زور کو توڑ دو' تو عبداللہ بن عمر عمری نے اُن سے کہا: جب آپ کو اس بات کا یقین ہے' تو پھر آپ اس میں اوپر نیچے نہ کریں۔

4607- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَّجَدَ مِنْهُ رِيْحَ شَرَابٍ الْحَدَّ تَامًّا.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حد کے طور پر پورے کوڑے لگائے تھے جس کے منہ سے شراب کی بو پائی گئی تھی۔

4608- حَدَّثَنَا ابْنُ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَجُلاً شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عَلِيٍّ نَبِيْذًا بِصِفِّيْنَ فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَدَّ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَامِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ اِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيْذًا فَسَكِرَ فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ .هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَايَثْبُتُ.

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی' یہ صفین کے مقام کی بات ہے' اُسے نشہ ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی۔

عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برتن میں سے نبیذ پی لی' اُسے نشہ ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے حد لگوائی۔

4609- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَاسْتَسْقٰى رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِنْ

٤٦٠٧- تقدم في الحدود (٣٣٩٩)-

٤٦٠٨- ضعيف في اسناده شريك القاضي' و هو ضعيف- و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه- كما في نصب الراية (٣/ ٣٥١)- قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن مجالد عن الشعبي عن علي بنحوه' وقال: (فضربه ثمانين؛ و مجالد هو ابن سعيد ضعيف؛ كما تقدم' و الصواب روايته عن عمر: كما ذكره المصنف-

شَرَابٍ فَيُرْسِلُ اِلَيْهِ . فَاَرْسَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اِلَى مَنْزِلِهِ فَجَآءَتْ جَارِيَةٌ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ نَبِيْذُ زَبِيْبٍ فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا خَمَّرْتِيْهِ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُوْنَهُ عَلَيْهِ . فَلَمَّا اَدْنَى الْاِنَاءَ مِنْهُ وَجَدَ لَهُ رَائِحَةً شَدِيْدَةً فَقَطَّبَ وَرَدَّ الْاِنَاءَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ يَّكُنْ حَرَامًا لَمْ نَشْرَبْهُ وَاسْتَعَادَ الْاِنَاءَ وَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ عَلَى الْاِنَاءِ وَقَالَ اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ شَرَابُكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا . اَلْكَلْبِيُّ مَتْرُوْكٌ وَّاَبُوْ صَالِحٍ ضَعِيْفٌ وَّاسْمُهُ بَاذَانُ مَوْلٰى اُمِّ هَانِيءٍ .

☆☆ حضرت مطلب بن ابووداعہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سخت گرمی کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا' آپ نے قریش کے کچھ لوگوں سے پینے کے لیے پانی مانگا' آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی مشروب ہے' اگر ہے' تو وہ میرے گھر بھجوا دیں؟ تو اُن میں سے ایک شخص نے آپ کے گھر اُسے بھجوایا' ایک کنیز آئی' اُس کے پاس برتن تھا' جس میں کشمش کی بنی ہوئی نبیذ موجود تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو دریافت کیا: تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں! خواہ کسی لکڑی کے ذریعے ہی اس کو ڈھانپ دیتی' جب اُس نے اس برتن کو آپ کے قریب کیا تو آپ کو اس میں سے تیز بُو محسوس ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے واپس کر دیا' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر یہ حرام ہے' تو آپ اسے نہ پئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دوبارہ منگوایا اور اس کے ساتھ یہی طرزِ عمل اختیار کیا' اس شخص نے پھر یہی عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زم زم کا ایک ڈول منگوایا اور اس برتن میں ڈال دیا اور ارشاد فرمایا:

''جب تمہارا مشروب تیز ہو جائے تو تم اس کے ساتھ یہ کرلو''۔

4610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ بَاذَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اسْقُوْنِيْ . فَاُتِيَ بِنَبِيْذِ زَبِيْبٍ فَشَرِبَ فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَشَرَابٌ فَسَكَتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ

۴۶۰۹-اخرجه البيهقي في سننه (۸/۳۰۴) من طريق الدارقطني' به-و في اسناده الكلبي' و هو متروك؛ كما تقدم- و ابو صالح : مولى ام هاني بنت ابي طالب المعروف ب (باذام) او (باذان): قال الحافظ في التقريب: ضعيف مدلس- قال يحيى بن معين: ليس به باس' و اذا روى عنه الكلبي فليس بشيء-وقد اخرجه المصنف في الذي بعده من طريق شعيب بنخالد عن الكلبي' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۲۰/۲۹۱-۲۹۲) (۶۹۰) من طريق سفيان الثوري عن الكلبي' به-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۷۰): فيه محمد بن السائب الكلبي' و هو ضعيف-واخرجه الطبراني في الكبير (۲۰/۲۹۱) (۶۸۹) من طريق الاعمش عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة عن المطلب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي باناء نبيذ فصب عليه الماء حتى توقف' ثم شرب منه-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۵/۶۹)' و قال: اخرجه الطبراني عن شيخه: العباس بن الفضل الاسقاطي' و لم اعرفه' و بقيه رجاله رجال الصحيح - اه-قلت: شيخ الطبراني هذا: روى عنه-ايضا- العقيلي وغيره' و له ترجمة في تاريخ و دمشق لابن عساكر' و قوله: (بقية رجاله رجال الصحيح)' و هم فاحش؛ فان ابا صالح : هو باذام لم يخرج له الشيخان؛ انما روى له اصحاب السنن-وقد اخرجه يحيى بن يمان العجلي عن سفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن ابي مسعود الانصاري' و قد خطا ذلك ابن عدي في الكامل (۷/۲۳۵)- و سياتي من هذه الطريق رقم (۴۶۱۲' ۴۶۱۳)-

۴۶۱۰-تقدم في الذي قبله-

لَشَرَابُ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ اٰخِرِهِمْ قَالَ رُدَّهُ ۔ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّصُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَقُوْلُ صُبَّ ۔ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى اَمْكَنَ شُرْبُهُ فَقَالَ اصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا ۔

☆☆ حضرت مطلب بن ابووداعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لیے دو! تو آپ کی خدمت میں کشمش کی نبیذ لائی گئی' آپ نے اُسے کچھ پیا اور پھر اُسے واپس کر دیا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو ایک مشروب ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' انہوں نے دوبارہ آپ سے یہ سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو اہل مکہ کا مخصوص مشروب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس میرے پاس لے آؤ! پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس میں پانی ملا دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھونٹ گھونٹ بھر کے پینے لگے۔ آپ یہ ارشاد فرماتے رہے: تھوڑا سا پانی اور ڈال دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ وہ پینے کے قابل ہو گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ساتھ اس طرح کر لیا کرو۔

4611- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ فَقَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَجْلِسٍ فَوَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيْحَ نَبِيْذٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرِّيَاحُ ۔ قَالَ رِيْحُ نَبِيْذٍ ۔ قَالَ فَاَرْسِلْ فَلْيُؤْتَ مِنْهُ ۔ فَاَرْسَلَ فَاُتِىَ بِهٖ فَوَضَعَ فِيْهِ رَاْسَهُ فَشَمَّهُ ثُمَّ رَجَعَ فَرَدَّهُ- قَالَ- حَتّٰى اِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ الْبَطْحَاءَ رَجَعَ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ حَلَالٌ قَالَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ شَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ اَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَآءِ ۔ كَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الْقَعْقَاعِ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ اَخِى الْقَعْقَاعِ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ ضَعِيْفٌ وَّالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ ۔ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ ۔

☆☆ مالک بن ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تیز نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ کو ایک شخص سے نبیذ کی بُو محسوس ہوئی' آپ نے دریافت کیا: یہ کس چیز کی بُو ہے' اس نے عرض کی: یہ نبیذ کی بو ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت وہ نبیذ منگوائی گئی' اس شخص نے وہ نبیذ بھجوائی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ مبارک اُس کے پاس لے گئے اور اسے سونگھا' پھر آپ چہرہ واپس لے آئے اور اُس کو واپس کر دیا۔ جب وہ شخص بطحا سے جا چکا تھا تو وہ شخص پھر واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے یا حلال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک پھر اس کے قریب کیا اور اس کی تیز بو کو محسوس کر کے اُس میں پانی ملا دیا' پھر اُسے پی لیا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے مشکیزوں میں جوش پیدا ہو جائے تو اسے پانی کے ذریعے ختم کرو۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے' تاہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوتی ہے۔

یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4612- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ الْمِصِّيصِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ جَمِيْعًا بِالْبَصْرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقٰى فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِّنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِّنْ زَمْزَمَ . فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا . لَفْظُ اَبِىْ حَامِدٍ وَّالشَّهِيْدِيِّ وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُتِمَّهُ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے کچھ مانگا تو آپ کی خدمت میں مشکیزے میں سے نبیذ لائی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سونگھا' پھر آپ نے فرمایا: میرے پاس زم زم کا ایک ڈول لے کے آؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اُس میں ملا دیا' پھر اُسے پی لیا' ایک شخص ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

٤٦١١–اخرجه النسائي في سننه (٨/ ٣٢٤): اخبرنا زياد بن ايوب عن ابي معاوية قال: حدثنا ابو اسحاق الشيباني عن عبد الملك بن نافع عن ابن عمر' به- و اخرجه النسائي (٨/ ٣٢٤) من طريق هشيم' قال : انبانا العوام عن عبد الملك بن نافع عن ابن عمر' به- وقال النسائي : عبد الملك بن نافع ليس بالمشهور' و لا يحتج بحديثه' و المشهور عن ابن عمر خلافه- قلت: و قد خالف جرير ايوب في هذا الحديث' فقال: (عن مالك بن القعقاع)' و الصواب عبد الملك بن نافع بن القعقاع' كما اخرجه النسائي -و عبد الملك بن نافع: قال الحافظ في التقريب: ابن اخي القعقاع' و يقال له: ابن القعقاع– مجهول -وقد ثبت عن ابن عمر من طرق صحيحه انه روى مرفوعا: (كل مسكر خمر' و كل خمر حرام)' و قد تقدم تخريجه- و انظر نصب الراية (٤/ ٣٠٨)-

٤٦١٢–اخرجه النسائي (٨/ ٣٢٥)' و العقيلي في الضعفاء (٤/ ٤٣٤)' و ابن عدي في الكامل (٧/ ٢٣٥) من طرق عن يحيى بن يمان' به- وقال النسائي: هذا خبر ضعيف: لان يحيى بن يمان انفرد به دون اصحاب سفيان- ويحيى ابن يمان لا يحتج بحديثه: لسوء حفظه' و كثرة خطئه -وروى ابن عدي عن ابن نمير قال: ابن يمان سريع النسيان' و حديثه خطا عن الثوري' عن منصور' عن خالد بن سعد عن ابي مسعود' انما هو عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة -قال الزيلعي في نصب الراية (٤/ ٣٠٨): قال في (التنقيح): حديث ضعيف: لان يحيى بن يمان انفرد به دون اصحاب سفيان' و هو سيء الحفظ كثير الخطا' اخرجه الاشجعي' و غيره عن سفيان عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة السهمي قال: (اتي النبي صلى الله عليه وسلم بنبيذ......) نحو هذا مرسلا- و رواه يحيى بن سعيد عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن خالد بن سعد عن ابي مسعود -فعله- و قال ابن عدي: قال البخاري: حديث يحيى بن يمان هذا لا يصح' و قال ابو حاتم و ابو زرعة: اخطا ابن يمان في اسناد هذا الحديث' و انما ذاكرهم سفيان عن الكلبي عن ابي صالح عن المطلب بن ابي وداعة مرسلا' فادخل ابن اليمان حديثا في حديث' والكلبي لا يحل الا احتجاج به)- اه -قلت: و حديث المطلب تقدم رقم (٤٦٠٩)-

4613- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِّنَ السِّقَايَةِ فَقَطَّبَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ . فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی' آپ اُس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے' تو آپ کی خدمت میں نبیذ کا مشکیزہ لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم میرے پاس آبِ زم زم کا ڈول لے کے آؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس میں ملا دیا اور اُسے پی لیا اور پھر آپ طواف کرنے لگے۔

4614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّبَ ثُمَّ رَدَّهُ فَتَبِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ فِيْهِ وَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمُ الْاَنْبِذَةُ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ . لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْهُ غَيْرُ الْيَسَعِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْرُوْفٌ بِيَحْيٰى بْنِ يَمَانٍ وَّيُقَالُ اِنَّهُ انْقَلَبَ عَلَيْهِ الْاِسْنَادُ وَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ بِحَدِيْثِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا' جس میں نبیذ موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور ناراضگی کا اظہار کر کے اُسے واپس کر دیا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس برتن کو پکڑا' پھر آپ نے آبِ زم زم کا ایک ڈول منگوایا اور اس میں وہ پانی ملا دیا' پھر اس مشروب کو پی لیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نبیذ تیز ہو جائے تو اس کی تیزی کو پانی کے ذریعے ختم کر دو۔

4615- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْاَثْرَمِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مِهْرَانَ الْمُؤَدِّبُ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُنْتَوْفُ قَالَا حَدَّثَنَا

٤٦١٣- تقدم في الذي قبله-

٤٦١٤- اسناده ضعيف؛ اليسع بن اسماعيل ضعفه الدارقطني هنا، و ذكره الذهبي في الميزان و ابن حجر في اللسان، و نقلا تضعيف الدارقطني به- و هو حديث ضعيف- و الحديث اخرجه البيهقي في السنن (٣٠٤/٨) من طريق ابن يمان وقال: وقد سرقه عبد العزيز بن ابان، فاخرجه عن سفيان، و سرقه اليسع بن اسماعيل، فاخرجه عن زيد بن الحباب عن سفيان- و عبد العزيز بن ابان: متروك- و اليسع بن اسماعيل: ضعيف الحديث- اه- قلت: وانظر الحديث رقم (٤٦١٣)، و الحديث التالي رقم (٤٦١٥)-

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ حَلَالٌ اَوْ حَرَامٌ قَالَ حَلَالٌ ۔ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ ۔

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حلال ہے۔

4616- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الصَّنْدَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ فَجَلَدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص کو (آپ کے پاس) لایا گیا جسے کھجور کی نبیذ پینے کی وجہ سے نشہ ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوڑے لگوائے۔

4617- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيْذٍ فَجَلَدَهُ ۔ كَذَا قَالَ الْبُسْرِيُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا' جسے نبیذ پینے کی وجہ سے نشہ ہوگیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے۔

4618- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ طَوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ مَا فِىْ شَرْبَةِ نَبِيْذٍ مَا يَنْبَغِى لِمُؤْمِنٍ اَنْ يُّغَرَّرَ فِيْهَا بِدِيْنِهِ ۔ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا النَّضْرِ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ فَاَعْجَبَهُ وَاسْتَعَادَنِيْهِ بَعْدَ سَنَةٍ ۔

☆☆ سلیمان تیمی کہتے ہیں: نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں ہے' مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنے دین (کے حکم) میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو۔

٤٦١٥—في اسناده عبد العزيز بن ابان و هو احد المتروكين- ترجمته في الميزان (٤/٢٥٧)، و قد تقدم رقم (٤٦١٣)، و انظر ايضا رقم (٤٦١٤)-

٤٦١٦—اسناده ضعيف عمران بن داود فيه مقال و هو ابو العوام القطان' و ابو اسحاق السبيعي ثقة لكنه يدلس وقد عنعن- قال صاحب التعليق المغنى على الدارقطني: فيه عمران بن داود بفتح الدال و الواو' وفيه مقال' و اخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده اخبرنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن النجراني' عن ابن عمر قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم بسكران' فضربه الحد' وقال له: ما شرابك' قال: تمر' و زبيب' فقال: لا تخلطوهما جميعاً—يكفي احدهما من صاحبه' و البحراني الرواي عن ابن عمر قال ابن معين: انه مجهول- اه-

٤٦١٧—في اسناده ابو العوام القطان: و هو عمران بن داود' فيه مقال؛ كما تقدم في الحديث السابق' و قد تفرد' بهذا محمد بن الوليد البسري' و هو ثقة: كذا قال الحافظ في التقريب- و انظر الحديث السابق-

٤٦١٨—اخرجه البيهقي في سننه (٨/٣٠٦) من طريق محمد بن ابي سمينة قال: ثنا يحيى ابن سعيد...... فذكره- و اسناده صحيح-

بَاب اِتِّخَاذِ الْخَلِّ مِنَ الْخَمْرِ

باب: شراب سے سرکہ بنانا

4619- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اشْتَرَيْتُ لِاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي خَمْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَكَسِّرِ الدِّنَانَ . فَاَعَادَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کے لیے کچھ شراب خریدی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کو بہا دو اور اُس کے برتن کو توڑ دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دُہرائی۔

4620- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَكٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا دَاءٌ وَّلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ.

٤٦١٩- اخرجه الترمذي (١٢٩٣)؛ و الطبراني في الكبير (٥/٩٩) (٤٧١٤) من طريق معتمر ابن سليمان عن ليث؛ به- و قال الترمذي: روي هذا الحديث عن السدي؛ عن يحيى بن عباد عن انس؛ ان ابا طلحة كان عنده؛ و هذا اصح من حديث الليث- و سياتي من طريق موسى بن اعين عن ليث عن يحيى بن عباد؛ به- و اخرجه الطبراني في الكبير (٤٧١٣) من طريق سفيان الثوري عن السدي عن ابي هبيرة يحيى بن عباد عن انس عن ابي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم؛ نحوه- و سياتي برقم (٤٦٢١) من طريق سفيان عن السدي عن يحيى عن انس؛ و برقم (٤٦٢٢) من طريق اسرائيل عن السدي عن يحيى بن عباد عن انس ايضا-

٤٦٢٠- سماك بن حرب: اختلط بآخرة لكنه صدوق؛ و قد اضطرب في الحديث؛ كما سياتي بيانه- و علقمة بن وائل: في سماعه من ابيه اختلاف؛ و قد صرح البخاري وغيره انه سمع من ابيه- اما الاضطراب: فان الحديث اخرجه مسلم (١٩٨٤)؛ و الترمذي (٢٠٤٦)؛ و الدارمي (٢١٠١)؛ و احمد (٤/٣١١؛ ٣١٧؛ ٣٩٩) من طريق سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابيه وائل الحضرمي ان طارق بن سويد الجعفي سال النبي صلى الله عليه وسلم عن الخمر...... فذكره- واخرجه احمد (٤/٣١١)؛ (٥/٢٩٢)؛ و ابن ماجه (٣٥٠٠) من طريق حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن طارق بن سويد الحضرمي؛ به- اخرجه ابو داود (٣٨٧٣) من طريق شعبة عن سماك عن علقمة بن وائل عن ابيه؛ قال: ذكر طارق بن سويد؛ او سويد بن طارق...... فذكره- قلت: وهذا الاضطراب مما لا يضعف به الحديث؛ لانه يحتمل ان يكون وائل حضر القصة؛ ثم سمعها منه مرة اخرى؛ فكان يرويه مرة هكذا و مرة هكذا-

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام سوید بن طارق تھا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس شراب سے منع کر دیا وہ شخص بولا: میں اسے دوا کے لیے تیار کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے' یہ دوا نہیں ہے۔

4621- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ أَتُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا اسے سرکہ بنا لیا جائے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4622- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَتِيمًا كَانَ فِي حِجْرِ أَبِي طَلْحَةَ فَاشْتَرَى لَهُ خَمْرًا فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زیر پرورش ایک یتیم لڑکا تھا' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے شراب خریدی۔ جب شراب کو حرام قرار دے دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا اُسے سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں!

4623- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِيَتَامَى فَاشْتَرَى بِهِ خَمْرًا فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ وَمَا خَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا مِنَ التَّمْرِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَكْسِرَ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقَهُ فَأَتَيْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَكْسِرَ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقَهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن کے پاس یتیموں کا کچھ مال تھا' انہوں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی' پھر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں ہماری شراب صرف کھجور کے ذریعے بنائی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے' میں نے اس کے ذریعے شراب خرید لی ہے'

۴۶۲۱- اخرجه مسلم (۱۹۸۳) من طريقين عن عبد الرحمن بن مهدي' به- واخرجه احمد (۳/ ۱۱۹' ۱۸۰)' و ابو داود (۳۶۷۵) من طريق وكيع عن سفيان' به- و اخرجه الترمذي (۱۲۹٤) من طريق يحيى بن سعيد عن سفيان' به- و سياتي برقم (٤٦٢٢) من طريق اسرائيل عن السدي' به- و انظر الحديث رقم (٤٦١٩)-

۴۶۲۲- اخرجه احمد (۳/ ۲٦۰)' و الدارمي (۲/ ٤۳) من طريق اسرائيل' به- و انظر الحديث السابق-

۴۶۲۳- موسى بن اعين ثقة عابد' كما قال الحافظ في التقريب- وقد تقدم الحديث من طرقه عن ليث' انظر رقم (٤٦١٩)-

یہ شراب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں وہ برتن توڑ دوں اور شراب کو بہا دوں' میں تین مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' ہر مرتبہ آپ نے مجھے یہی ہدایت کی کہ میں برتن توڑ دوں اور شراب کو بہا دوں۔

4624- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ . قُلْنَا مَاتَتْ . قَالَ اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . قُلْنَا اِنَّهَا مَيْتَةٌ . قَالَ يَحِلُّ دِبَاغُهَا كَمَا يَحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ . تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ يَرْوِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَحَادِيثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہماری ایک بکری تھی وہ مرگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری بکری کو کیا ہوا؟ ہم نے بتایا کہ وہ مرگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال کے ذریعے فائدہ کیوں نہیں حاصل کرتے؟ ہم نے عرض کی: وہ تو مردار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کر دیتی ہے' جس طرح شراب سے بنایا ہوا سرکہ حلال ہوتا ہے۔

٤٦٢٤-اسناده ضعيف: فرج بن فضالة ضعيف يتفرد عن يحيى بمناكير' كما ذكره المصنف- و انظر نصب الراية (٤/ ٢١١)-

بَاب الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْاَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

باب: شکار ذبیحہ کھانوں وغیرہ کا بیان

4625- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْنَا فَجُعْنَا حَتّٰى اِنَّا نَقْسِمُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى شَطِّ الْبَحْرِ اِذْ رَمَى الْبَحْرُ بِحُوتٍ مَيِّتٍ فَاقْتَطَعَ النَّاسُ مِنْهُ مَا شَاءُ وا مِنْ شَحْمٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ مِثْلُ الظَّرِبِ فَبَلَغَنِى اَنَّ النَّاسَ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَهُمْ اَمَعَكُمْ مِنْهُ شَىْءٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَىْءٌ. قَالُوْا نَعَمْ. فَاَعْطَوْهُ مِنْهُ فَاَكَلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم جنگ میں شریک تھے ہمیں بھوک محسوس ہوئی یہاں تک کہ ہم نے ایک اور دو کھجوریں تقسیم کی پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے سمندر نے ایک بڑی مردار مچھلی کو باہر پھینک دیا لوگوں نے اپنی اپنی پسند کے حصے کے گوشت اور چربی کو لیا وہ ایک مثال تھی۔ (راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟

نافع بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا۔

4626- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ

٤٦٢٥--اخرجه البيهقي (٩/٢٥٣) من طريق محمد بن عبد الحكم انبا ابن وهب' به- و عمر بن محمد: هو ابن محمد بن زيد العمري ثقة: كما قال الحافظ في (التقريب)- و الرواية الثانية من طريق مخرمة عن ابيه' و روايته عنه وجادة' و هو مرسل ايضا- و الحديث اخرجه البخاري (٤٣٦٠)' و مسلم (١٩٣٥)' من حديث جابر بن عبد الله' نحوه-

٤٦٢٦--اسناده ضعيف جدا: ابراهيم بن يزيد الخوزي: متروك الحديث: كما في(التقريب)- وعبد الرحمن بن ابي هريرة لم اجد من ترجمة الا ان ابن حبان ذكره في الثقات (٥/٨٢)' وقال: يروي عن ابيه' روى عنه الحجازيون-وقا عدة ابن حبان في توثيق المجاهيل معروفة- والله اعلم-واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره (٥/٦٧) (١٢٧٠٣)' (١٢٧٠٤)' (١٢٧٠٥)' (١٢٧٠٧)' و عبد الرزاق في المصنف (٤/٥٠٨) (٨٦٦٩) من طرق عن نافع عن ابن عمر' ان عبد الرحمن بن ابي هريرة سال ابن عمر عن حيتان كثيرة القاها البحر' امينة هي؟ قال: نعم' فنهاه عنها' ثم دخل البيت فدعا بالمصحف' فقرا تلك الآية.(احل لكم صيد البحر و طعامه متاعا لكم) قال: طعامه كل شيء اخرج منه' فكله: فليس به باس- و كل شيء فيه يوكل ميت او بساحلة)' وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/٥٨٦)'

عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اٰكُلُ مَا طَفَا عَلَى الْمَآءِ قَالَ اِنَّ طَافِيَهٗ مَيْتَتُهٗ وَقَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَاءَهٗ طَهُوْرٌ وَّمَيْتَتَهٗ حِلٌّ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں اُس مچھلی کو کھالوں جو (مرنے کے بعد) پانی پر تیرنے لگتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی میں تیرنے والی مچھلی تو مردار ہوتی ہے' انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''اس کا (سمندر کا) پانی پاک ہے اور اُس کا مردار حلال ہے''۔

4627- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا فُهَيْرُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوزِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ - وَكَانَ شَيْخًا قَدِيمًا - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ ذَبَحَ كُلَّ نُوْنٍ فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ جو ایک عمر رسیدہ بزرگ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو سمندر میں ہی اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4628- حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِى الْبَحْرِ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سمندر میں موجود ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کے لیے پاک قرار دیا ہے۔

4629- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ مَا فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود ہر چیز کو اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4630- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ وَابْنُ الرَّبِيْعِ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا اَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوْهُ مَيْتًا

٤٦٢٧- اسناده ضعيف: فيه ابراهيم بن يزيد الخوزي و هو متروك: كما في الحديث السابق- والحديث ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (١٥/ ٢٧٦) (٤٠٩٦٨) و ذكره مرة اخرى في (١٥/ ٢٧٨) (٤٠٩٨١) و عزاه للدارقطني في الافراد-

٤٦٢٨- اسناده ضعيف: فيه حمزة: و هو ابن ابي حمزة النصيبي: قال الحافظ في التقريب: و الحديث ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (١٥/ ٢٧٧) (٤٠٩٧٠) و عزاه للدارقطني-

٤٦٢٩- في اسناده طلحة بن عمرو الحضرمي و هو متروك-

اَوْ طَافِيًا فَوْقَ الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلُوْهُ ۔ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ وَّعَبْدُ الْعَزِيْزِ ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سمندر جس جانور کو نمودار کرتا ہے اور جسے باہر پھینک دیتا ہے اسے تم کھالو لیکن جسے تم مردار پاؤ (راوی کو شک ہے یہ الفاظ یہاں) جو پانی کے اوپر تیر رہا ہو اسے نہ کھاؤ۔

4631- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوْفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَفَا فَلَا تَاْكُلْهُ وَاِذَا جَزَرَ عَنْهُ فَكُلْهُ وَمَا كَانَ عَلٰى حَافَتَيْهِ فَكُلْهُ ۔ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ اَبِىْ اَحْمَدَ ۔ وَخَالَفَهُ وَكِيْعٌ وَّالْعَدَنِيَّانِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُؤَمَّلٌ وَّاَبُوْ عَاصِمٍ وَّغَيْرُهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مَوْقُوْفًا وَهُوَ الصَّوَابُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّزُهَيْرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ مَوْقُوْفًا وَرُوِىَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ مَرْفُوْعًا وَلَا يَصِحُّ رَفْعُهُ رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب وہ جانور پانی پر تیرنے لگے تو اسے نہ کھاؤ اور جب وہ پانی پیچھے ہٹنے پر مل جائے تو اسے کھالو اور جو کنارے پر مل جائے تم اسے بھی کھالو۔

اس روایت کی سند نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض حضرات نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

٤٦٣٠- اخرجه الطحاوي في (احكام القرآن): كما في نصب الراية (٤/٢٠٢) من طريق عبد العزيز بن عبيد الله، به- واسناده ضعيف: عبد العزيز: هو ابن عبيد الله بن حمزة بن صهيب- ضعفه الحافظ في التقريب- والحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (٥/٢٨٥)، وابن الجوزي في العلل المتناهية (٢/٦٦٤) من طريق اسماعيل بن عياش، عن عبد العزيز، عن وهب بن كيسان، و نعيم بن عبد الله، عن جابر، به- والحديث سئل عنه ابو زرعة في العلل (٢/٤٦)! فقال هذا خطاء: انما هو موقوف عن جابر فقط: و عبد العزيز بن عبد الله واهي الحديث)- اه- وقال البيهقي في سننه (٩/٢٥٦): اخرجه عبد العزيز بن عبيد الله عن وهب بن كيسان عن جابر مرفوعا: و عبد العزيز ضعيف لا يحتج به- وقد روي الحديث عن ابي الزبير عن جابر موقوفا، و هو ما صوبه الدارقطني في الحديث التالي رقم (٤٦٣١)، و سياتي هذا الموقوف رقم (٤٦٣٣، ٤٦٣٤، ٤٦٣٥)-

٤٦٣١- اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٥٥) من طريق نصر بن علي، قال: ثنا ابو احمد الزبيري، به- تفرد به ابو احمد الزبيري، و هو ثقة- قال الحافظ في التقريب: (ثقة ثبت الا انه قد يخطئ في حديث الثوري)- و قد خالفه الثقات فرووه موقوفا: كما ذكره الدارقطني رحمه الله- ورواية ابن ابي ذئب التي اشار اليها المصنف اخرجها الترمذي في العلل (٤٣٩)، و قال: سالت محمدا عن هذا الحديث! فقال: (ليس هذا بمحفوظ، و يروى عن جابر خلاف هذا، و لا اعرف لابن ابي ذئب عن ابي الزبير شيئا)-

٤٦٣٢- اخرجه ابو داود (٣٨١٥)، و ابن ماجه (٣٢٤٧)، و البيهقي (٩/٢٥٥-٢٥٦) من طريق احمد بن عبدة قال: ثنا يحيى بن سليم، به- وقد اخرجه اسماعيل بن عياش: نا اسماعيل بن ابي امية عن ابي الزبير عن جابر موقوفا، و سياتي رقم (٤٦٣٣)، و هو الصواب، و لا يصح هذا الحديث مرفوعا- و انظر نصب الراية (٤/٢٠٢-٢٠٣)-

سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَى الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْا وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ . رَوَاهُ غَيْرُهُ مَوْقُوْفًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سمندر جسے باہر نکال دے یا جسے اوپر لے آئے اُسے کھالو اور جو سمندر میں مرجائے اور پانی میں تیرنے لگے تو اُسے نہ کھاؤ۔

دیگر راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4633- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مَزْدَادُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ مَا اَلْقَى الْبَحْرُ اَوْ حَسَرَ عَنْهُ مِنَ الْحِيتَانِ فَكُلْهُ وَمَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَاْكُلْهُ . مَوْقُوْفٌ هُوَ الصَّحِيْحُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سمندر جس مچھلی کو باہر پھینک دے یا جسے نمودار کردے اُسے کھالو اور جسے تم پانی پر تیرتا ہوا پاؤ اسے نہ کھاؤ۔ یہ روایت ''موقوف'' ہے اور اسی حوالے سے درست ہے۔

4634- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا ضَرَبَ بِهِ الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ اَوْ صِيدَ فِيْهِ فَكُلْ وَمَا مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ طَفَا فَلَا تَاْكُلْ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: سمندر جسے باہر پھینک دے یا جسے چھوڑ کے پیچھے ہٹ جائے یا جسے شکار کرلیا جائے تو اسے کھالو اور جو اس میں مرجائے اور پھر پانی پر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔

4635- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مَزْدَادُ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

4636- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُكْنَى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُوْلُ مَا فِی الْبَحْرِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا قَدْ ذَكَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكُمْ.

٤٦٣٣-اخرجه يحيى بن سليم عن اسماعيل بن امية باسناده عن جابر مرفوعاً و الصواب الموقوف: كما ذكره المصنف-

٤٦٣٤-اخرجه البيهقي (٢٥٥/٩) من طريق الدارقطني به-وقد تابع عبيد الله بن عمر عليه ايوب السختياني و ابن جريج و زهير و حماد بن سلمة و غيرهم: كما تقدم برقم (٤٦٣١)- و قد تابع المعافي بن عمران ابن نمير على هذا الحديث و سياتي في الحديث التالي-

٤٦٣٥-راجع الذي قبله-

٤٦٣٦-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (٢٣٩): حدثنا محمد المروذي قال: ثنا خلف ابن هشام ثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن واصل مولى ابي عيينة عن ابي الزبير عن عبد الرحمن مولى بني مخزوم ان ابا بكر -رضي الله عنه- قال: ما في البحر شيء الا وقد ذكاه الله عزوجل لكم -واسناده الدارقطني حسن لولا جهالة شيخ عمرو بن دينار: فانه لا يعرف-واسناد ابي عبيد-ايضا- حسن لولا ان عبد الرحمن مولى بني مخزوم هذا لا يعرف- و سياتي له طريق آخر عن ابن عباس عن ابي بكر برقم (٤٦٣٨)- و انظر رقم (٤٦٤٠)-

☆☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سمندر میں موجود ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے ذبح کر دیا ہے (یعنی حلال قرار دیا ہے)۔

4637- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ شُرَيْحٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ مَا فِى الْبَحْرِ لِبَنِىْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت شریح رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود سب چیزوں کو اولادِ آدم کے لیے ذبح کر دیا ہے۔

4638- حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَالَ السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ لِّمَنْ اَرَادَ اَكْلَهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: پانی پر تیرنے والی (یعنی مردار) مچھلی حلال ہے، اس شخص کے لیے جو اِسے کھانا چاہتا ہو۔

4639- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا قَالَ السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَآءِ حَلَالٌ.

☆☆ اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: (مرنے کے بعد) پانی پر تیرنے والی مچھلی حلال ہے۔

4640- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَبَحَ لَكُمْ مَا فِى الْبَحْرِ فَكُلُوْهُ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ ذَكِيٌّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے

٤٦٣٧- علقه البخاري في صحيحه (١١/ ٢٨) كتاب: الذبائح و الصيد، باب: قول الله تعالى (احل لكم صيد البحر) فقال: و قال شريح صاحب النبي صلى الله عليه وسلم : كل شيء في البحر مذبوح- وقد وصله البخاري في التاريخ (٤/ ٢٢٨)، و ابن منده في معرفة الصحابة: كما في فتح الباري (١١/ ٤٠)، و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ٥٠٨- ٥٠٩) من طريق ابن جريج عن عمرو بن دينار و ابي الزبير انهما سمعا شريحا- رجلا ادرك النبي صلى الله عليه وسلم - قال: كل شيء في البحر مذبوح-

٤٦٣٨- اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٣)، و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ٥٠٦- ٥٠٧) من طريق الدارقطني، به- واسناده صحيح، رجاله ثقات، و سياتي برقم (٤٦٣٩) من طريق وكيع عن سفيان، به- و سياتي برقم (٤٦٤٠) من طريق شريك عن ابن ابي بشير- وقال الحافظ في تغليق التعليق: (اخرجه عبد بن حميد عن عمرو بن عون عن هشيم عن التيمي عن عكرمة نحوه، و له طرق كثيرة)- اه-

٤٦٣٩- اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٣) من طريق الدارقطني، به- و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/ ٢٤٨) (١٩٧٥٦)، قال: نا وكيع عن سفيان...... فذكره- ومن طريق اخرجه الحافظ في التعليق (٤/ ٥٠٧)- وانظر الحديث السابق و الحديث التالي-

٤٦٤٠- اخرجه البيهقي (٩/ ٢٥٢) من طريق الدارقطني، به- و انظر السابق-

ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود سب چیزوں کو تمہارے لیے ذبح کر دیا ہے تو تم اُن سب کو کھالو کیونکہ وہ ذبح ہو چکی ہیں۔

4641- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَشِيرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِكْرِمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّهُ اَكَلَ السَّمَكَ الطَّافِيَ عَلَى الْمَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے پانی پر تیرنے والی مچھلی کھائی ہے۔

4642- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ وَّعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ السَّمَكُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر طرح کی مچھلی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے۔

4643- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحُوتُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر طرح کی مچھلی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے اور ہر طرح کی ٹڈی ذبح کی ہوئی ہوتی ہے۔

4644- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ) وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار کو اور اس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے یہ تمہارے لیے اور سفر کرنے والوں کے لیے

٤٦٤١-اسناده صحيح' و قد تقدم من طريق وكيع عن سفيان عن عبد الملك' به من قول ابي بكير' و ليس من فعله- انظر رقم (٤٦٣٩)-

٤٦٤٢-اخرجه البيهقي في سننه (٩-٢٢٥) من طريق الدارقطني' به- و انظر رقم (٤٦٥٠)-

٤٦٤٣-اخرجه البيهقي (٩/٢٥٤) من طريق مسلم بن ابراهيم قال : ثنا هشام......فذكره' و اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/٢٤٧) (١٩٧٤١) من طريق ابن ابي زائدة عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به-و اسناده صحيح' رجاله ثقات- و زكريا بن ابي زائدة و ان كان مدلسا فقد تابعه معاذ بن هشام عند الدارقطني و عند البيهقي-

٤٦٤٤-اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/٢٤٩) (١٩٧٦٦)' و ابنجرير في تفسيره (٥/٧٠) (١٢٧٣٤) من طرق عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به موقوفا-وعزاه السيوطي في الدر المنثور (٢/٥٨٥) الى ابن ابي حاتم ايضا- و اخرجه ابن جرير الطبري (١٢٧٣٣) من طريق عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو' به مرفوعا- و الصواب وقفه على ابي هريرة؛ فانه لم يرفعه عن عبدة غير هناد بن السري عن ابن جرير الطبري' و خالفه ابو بكر بن ابي شيبة' فاخرجه عن عبدة موقوفا' و تابعه عليه يحيى الاموي عند الدارقطني هنا-

زادِ راہ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے کھانے سے مراد وہ چیز ہے' جو وہ باہر پھینک دے۔

4645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ) الْآيَةَ قَالَ صَيْدُهُ مَا صِيدَ وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

''تمہارے لیے سمندر کے شکار اور اس کے کھانے کو حلال قرار دیا گیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شکار سے مراد وہ چیز ہے' جسے شکار کیا جائے اور کھانے سے مراد وہ چیز ہے' جسے سمندر باہر پھینک دے۔

4646- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ رَكِبَ فِی الْبَحْرِ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَوَجَدُوْا سَمَكَةً طَافِيَةً عَلَى الْمَآءِ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا فَقَالَ اَطَيِّبَةٌ هِیَ لَمْ تُغَيَّرْ قَالُوْا نَعَمْ .قَالَ فَكُلُوْهَا وَارْفَعُوْا نَصِيبِیْ مِنْهَا .وَكَانَ صَائِمًا .

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کے ہمراہ سمندری سفر پر جا رہے تھے' انہوں نے ایک مردہ مچھلی پائی جو پانی پر تیر رہی تھی' لوگوں نے اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ پاک ہے؟ اس میں کوئی تبدیلی تو نہیں آئی (یعنی بُو تو نہیں آنے لگی)؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پاک ہے)' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے کھالو' اور اس میں سے میرا حصہ بھی اُٹھا لو (یعنی سنبھال کر رکھ لو)۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

4647- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ اَصْحَابَ اَبِیْ طَلْحَةَ اَصَابُوْا سَمَكَةً طَافِيَةً فَسَاَلُوْا عَنْهَا اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اهْدُوْهَا اِلَیَّ.

٤٦٤٥- اخرجه سعيد بن منصور في تفسيره (٤/١٦٢٨) رقم (٨٣٦)، و من طريقه البيهقي في سننه (٩/٢٥٥) قال: حدثنا خلف بن خليفة: ثنا حصين، به-واخرجه ابن جرير الطبراني في تفسيره، فقطعه في موضعين (٥/٦٤) (١٣٦٧٣)، (٥/٦٦) (١٣٦٩٢) من طريق هشيم، قال: اخبرنا حصين، به-وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/٥٨٦)، و زاد نسبته الى عبد بن حميد و ابن المنذر و ابن ابي حاتم-

٤٦٤٦- اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٥٤) منطريق ابي علي زاهر بن احمد قال: حدثنا ابو بكر بن زياد النيسابوري...... فذكره، و لكن قال: (عن ثمامة عن انس عن ابي ايوب) قال البيهقي: و اخرجه الدارقطني عن ابي بكر، فقال: عن ثمامة بن انس عن ابي ايوب، هو ثمامة ابن عبد الله بن انس، فيشبه ان تكون رواية زاهر اصح- و الله اعلم-و عبد الله بن المثنى: هو ابن المثنى بن عبد الله بن انس بن مالك، قال الحافظ في (التقريب): صدوق كثير الغلط- ثمامة بن عبد الله بن انس قال الحافظ في التقريب: صدوق-

٤٦٤٧- جبلة بن عطية الفلسطيني ثقة من السادسة لم يدرك احدا من الصحابة: فالاثر منقطع-وقد علقه البيهقي في سننه (٩/٢٥٤) عن جبلة بن عطية عن ابي ايوب-

☆☆ جبلہ بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے (مرنے کے بعد) پانی پر تیرتی ہوئی مچھلی پائی' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجھے بھی تحفے کے طور پر دو۔

4648- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَمَّرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنِيْنِ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَشْعَرَ اَوْ لَمْ يُشْعِرْ . قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ يُؤْمَرُ بِذَبْحِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا' خواہ اس کے بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں۔

عبیداللہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: لیکن اگر وہ ماں کے پیٹ سے باہر آجاتا ہے' تو پھر اُسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں سے بھی خون نکل آئے۔

4649- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ لَنَا مِنَ الدَّمِ دَمَانِ وَمِنَ الْمَيْتَةِ مَيْتَتَانِ مِنَ الْمَيْتَةِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَمِنَ الدَّمِ الْكَبِدُ وَالطُّحَالُ لَفْظُ مُطَرِّفٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے لیے دو طرح کے خون کو حلال قرار دیا گیا ہے اور دو طرح کے مردار کو حلال قرار دیا گیا ہے' مردار (چیزیں) مچھلی اور ٹڈی ہیں' جبکہ خون (سے مراد) جگر اور تلی ہیں۔

4650- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

٤٦٤٨- اخرجه البيهقي في السنن (٩/٣٣٥) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عن ابي الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي' انبا محمد بن حمدويه عن معمر' به-وقال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٩٠): قال ابن القطان: و عصام رجل لا يعرف له حال- و قال في (التنقيح): مبارك بن مجاهد ضعفه غير واحد-واخرجه الحاكم في المستدرك (٤/١١٤)' و ابن حبان في المجروحين (٢/٢٧٥)-

٤٦٤٩- اخرجه الشافعي في المسند حديث (٦٠٧)' و احمد (٢/٩٧)' و ابن ماجه (٢/١١٠٢)' وعبد بن حميد (٨٠٢)' و البيهقي (١/٢٥٤) و فيه عبد الرحمن بن زيد ضعفه جماعة-

٤٦٥٠- اخرجه الترمذي (١٤٧٦)' و احمد (٣/٥٣) من طريق يحيى بن سعيد عن مجالد' به-واخرجه ابو داود (٢٧٢٧)' و ابن ماجه (٣١٩٩)' و احمد (٣/٣١)' و ابن الجارود (٩٠٠)' و البغوي في شرح السنة (٢٧٨٩)' و البيهقي (٩/٣٣٥) من طرق عن مجالد' به- وسياتي - ايضا- من طريق ابي يوسف القاضي عن مجالد برقم (٤٦٥٣)' قال ابن حزم في المحلي (٧/٤١٩): مجالد' و ابو الوداك ضعيفان-قلت: مجالد بن سعيد ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا' لكن تابعه عليه يونس بن ابي اسحاق عن ابي الوداك- و سياتي من هذه الطريق برقم (٤٦٥٤)'

اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْجَنِیْنِ یَخْرُجُ مَیْتًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَكُلُوْهُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مردہ باہر آتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو۔

4651- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی وَمُوْسٰی بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَیْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلِ الْجَنِیْنَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ . وَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فِیْ بَطْنِ النَّاقَةِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم ماں (مادہ جانور) کے پیٹ میں (سے نکلنے والے) بچے کو کھالو۔

ابواسود نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کو کھالو۔

4652- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَزُوْرِ وَالْبَقَرَةِ یُوْجَدُ فِیْ بَطْنِهَا الْجَنِیْنُ فَقَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ عَلَی الذَّبِیْحَةِ فَذَكَاتُهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی یا گائے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے پیٹ میں اُس کا بچہ ہوتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے لو' تو پھر اُس پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اُس بچے کا ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4653- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ وَالْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْمَحَامِلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَحَدُنَا یَنْحَرُ النَّاقَةَ اَوْ یَذْبَحُ الْبَقَرَةَ اَوِ الشَّاةَ فَیَجِدُ فِیْ بَطْنِهَا جَنِیْنًا اَفَیَاْكُلُهٗ اَوْ یُلْقِیْهِ قَالَ فَقَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' ہم نے عرض کی: کوئی شخص کسی اونٹنی کو یا کسی گائے کو یا کسی بکری کو ذبح کرتا ہے اور اس کے پیٹ میں بھی ایک بچے کو پاتا ہے' تو کیا وہ اسے کھالے یا اُسے پھینک دے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اُسے کھالو کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا شمار ہوگا۔

۴۶۵۱-اخرجه ابو داود (۲۸۲۸)، و الدارمي (۲/۱۱-۱۲)، و الحاكم (۴/۱۱۴)، و ابو يعلى (۱۸۰۸)، و البيهقي (۹/۳۳۴-۳۳۵)، و ابو نعيم في الحلية (۷/۹۲)، (۹/۲۳۶) من طرق عن ابي الزبير عن جابر-

۴۶۵۲-اخرجه البيهقي في سننه (۹-۳۳۵) من طريق الدارقطني، به- و انظر رقم (۴۶۵۰)-

۴۶۵۳-اخرجه ابو داود في سننه (۲۸۲۷) من طريق هشيم عن مجالد، به- و انظر رقم (۴۶۵۰)-

4654- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ الْهَاشِمِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ- هُوَ الْحَدَّادُ- عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ- قَالَ اُرَاهُ رَفَعَهُ- قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4656- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْجَنِيْنِ ذَكَاتُهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں ہے کہ اِس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

4657- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُثْمَانَ الْكِنْدِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ

٤٦٥٤- اخرجه احمد (٣/٣٩) و ابن حبان (١٣/٢٠٦) (٥٨٨٩) و البيهقي (٩/٣٣٥) و الخطيب في الموضح (٢/٢٤٩) من طريق يونس بن ابي اسحاق عن ابي الوداك' به- و انظر الحديث (٤٦٥٠)-

٤٦٥٥- فيه احمد بن الحجاج بن الصلت ضعيف' له ترجمة في الميزان' و به ضعف الحديث الحافظان جمال الدين الزيلعي في نصب الراية (٤/١٩٠) و شهاب الدين ابن حجر في تلخيص الحبير (٤/٢٨٧- بتحقيقنا)-

٤٦٥٦- في اسناده عمر بن قيس' و هو ضعيف' قال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٩٠): قال عبد الحق: لا يحتج باسناده- قال ابن القطان: و علته عمر بن قيس' و هو المعروف بسندل؛ فانه متروك- واخرجه الحاكم (٤/١١٤) من طريق عبد الله بن سعيد المقبري عن جده عن ابي هريرة' به- و صحح اسناده الحاكم فتعقبه الذهبي بقوله: عبد الله هالك- وقال الزيلعي ايضا: (ليس كما قال- يعني: الحاكم- فعبد الله بن سعيد المقبري متفق على ضعفه)- وبه اعل الحافظ ابن حجر الحديث في تلخيص الحبير (٤/٢٨٧- بتحقيقنا)-

٤٦٥٧- اسناده ضعيف: الحارث بن عبد الله الاعور ضعيف تقدمت ترجمته- و موسى بن عثمان الكندى ترجمته في الجرح و التعديل (٨/الترجمة ٦٨٧) قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عن موسى بن عثمان الحضرمي؟ فقال: متروك الحديث- وقال الزيلعي في نصب الراية (٤/١٩١-١٩٢): (قال ابن القطان: مجهول' قال عبد الحق في (احكامه): هذا حديث لا يحتج باسانيده كلها' و اقره ابن القطان عليه)-

ذَكَاةُ أُمِّهِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' اسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "(جانور کے) پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا"۔

4658- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ بَلَغَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضَّحَايَا اِلٰى اٰخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَاْنِيَ ذٰلِكَ.

☆☆ ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے کہ جو شخص تاخیر کرنا چاہے وہ مہینے کے آخر تک قربانی کرسکتا ہے۔

4659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرْوَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا.

قَالَ عِيْسٰى وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَالْاٰخَرُ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور وہ پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی تھی'

٤٦٥٨-اخرجه البيهقي في سننه (٢٩٧/٩) منطريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو داود في مراسيله رقم (٣٧٧) قال: حدثنا موسى بن اسماعيل' حدثنا ابان...... فذكره- و الحديث رجاله ثقات' رجال الشيخين؛ فان ابان: هو ابن يزيد العطار- و محمد : هو ابن ابراهيم بن الحارث التيمي' لكن الحديث مرسل-

٤٦٥٩-اخرجه البيهقي (٢٦٠/٩) من طريق الدارقطني' به-واخرجه -ايضا- ابن ماجه (٣١٢٣)' و احمد (٣٢١/٢)' والحاكم (٣٨٩/٢)' و البيهقي (٢٦٠/٩) من طريق عبد الله بن عياش عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة-قال الزيلعي في نصب الراية (٢٠٧/٤): قال في التنقيح : حديث ابن ماجه رجاله كلهم رجال الصحيحين الا عبد الله بن عياش القتباني' فانه من افراد مسلم قال: و كذلك اخرجه حيوة بن شريح وغيره عن عبد الله بن عياش' به مرفوعا- و اخرجه ابن وهب عن عبد الله بن عياش' به موقوفا- وكذلك اخرجه جعفر بن ربيعة و عبيد الله بن ابي جعفر عن الاعرج عن ابي هريرة موقوفا' و هو اشبه بالصواب- انتهى- و ذهل شيخنا علاء الدين مقلدا لغيره فعزا هذا الحديث للدارقطني فقط- قال ابن الجوزي في (التحقيق): و هذا الحديث لا يدل على الوجوب' كما في حديث (من اكل الثوم فلا يقربن مصلانا)- الا-و اللفظ الثاني اخرجه ابن ماجه (٣١٢٢)' و احمد (٣١٩/٦' ٣٩٢)' و الحاكم (٢٢٧/٤) من طريق الثوري عن عبد الله بن محمد بن عقيل من ابي سلمة عن عائشة و عن ابي هريرة' به مرفوعا-وقال البوصيري في الزوائد (٤٩/٣): هذا اسناده حسن؛ عبد الله بن محمد مختلف فيه-

اُن میں سے ایک جانور آپ نے اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ذبح کیا تھا اور دوسرا اپنی اُمت کے اُن افراد کی طرف سے ذبح کیا تھا جو قربانی نہ کر سکیں۔

4660- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَنْبَرِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعَرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور کوئی شخص قربانی کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔

4661- حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَا الْاَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ كَانَ قَبْلَهُ. وَذَكَرَ صَوْمَ رَمَضَانَ وَالزَّكَاةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قربانی کے حکم نے ہر ذبیحہ کو ختم کر دیا ہے جو اس سے پہلے تھا' پھر آپ نے رمضان کے روزے' زکوٰۃ دینے اور غسل جنابت کا ذکر کرتے ہوئے بھی یہی بات ارشاد فرمائی۔

4662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَخَ الْاَضْحٰى كُلَّ ذَبْحٍ وَصَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَالزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ. خَالَفَهُ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ- هُوَ ابْنُ شَرِيْكٍ- وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفَانِ وَالْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قربانی نے اس

٤٦٦٠- اخرجه احمد (٦/٣١١)' و مسلم (٤٢/١٩٧٧)' والترمذي (١٥٢٣)' و النسائي (٧/٢١١)' و ابن ماجه (٣١٥٠) من طريق مالك عن عمرو بن مسلم' به-واخرجه احمد (٦/٣٠١)' ومسلم (٤٢/١٩٧٧)' و النسائي (٧/٢١٢)' و الدارمي (١٩٥٣- هاشمي) من طريق سعيد بن ابي هلال عن عمرو بن مسلم' به- و اخرجه احمد (٦/٣١١)' و مسلم (٤٢/١٩٧٧)' و ابو داود (٢٧٩١) من طريق محمد بن عمرو عن عمرو بن مسلم' به-واخرجه مسلم (٣٩/١٩٧٧' ٤٠)' و احمد (٦/٢٨٩)' والدارمي (١٩٥٤-هاشمي)' و النسائي (٧/٢١٢)' و ابن ماجه (٣١٤٩) منطريق عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن سعيد بن المسيب' به-

٤٦٦١- اسناده ضعيف جدا: عتبة بن يقظان: قال الحافظ في التقريب- و الحارث بن نبهان متروك ايضا- و سياتي برقم (٤٦٦٢)' (٤٦٦٣) من طريق الشعبي عن مسروق عن علي مرفوعا و لا يصح كما سياتي بيانه-والحديث ضعفه الالباني في السلسلة الضعيفة رقم (٩٠٤)-

٤٦٦٢- اخرجه البيهقي (٩/٢٦١-٢٦٢) من طريق الدارقطني' به- و نقل كلام الدارقطني عقبه' و اقره' و قال الزيلعي في نصب الراية (٤/٢٠٨): قال البيهقي: اسناده ضعيف بمرة- و المسيب بن شريك متروك- و قال في (التنقيح): قال الفلاس: اجمعوا على ترك حديث المسيب ابن شريك-

سے پہلے کے ہر ذبیحے کو منسوخ کر دیا ہے' رمضان کے روزوں نے (پہلے کے) ہر روزے کو منسوخ کر دیا ہے' غسل جنابت نے (پہلے کے) ہر غسل کو منسوخ کر دیا ہے اور زکوۃ نے (پہلے کے) ہر صدقے کو منسوخ کر دیا ہے۔

4663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ صَالِحِ الْبَهْرَانِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيْكٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْيَقْظَانِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَنَسَخَ صَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَّنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَّنَسَخَتِ الْاَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ . عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ مَتْرُوْكٌ اَيْضًا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زکوۃ نے قرآن میں موجود ہر صدقے کو منسوخ کر دیا ہے' رمضان کے روزے نے ہر روزے کو منسوخ کر دیا ہے' غسلِ جنابت نے ہر غسل کو منسوخ کر دیا ہے اور عیدالاضحیٰ کی قربانی نے ہر ذبیحے کو منسوخ کر دیا ہے۔

4664- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ . فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةَ ابْنِيْ اَوْ شَاةَ ابْنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَنِيْحَتَهُمْ اَذْبَحُهَا فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ قَلِّمْ اَظْفَارَكَ وَقُصَّ شَارِبَكَ وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ عیدالاضحیٰ کا دن عید ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے مقرر کیا ہے' اس شخص نے عرض کی: اگر میرے پاس صرف وہی جانور ہو' جو میرے والد نے مجھے عطیہ کے طور پر دیا ہو' یا میرے والد کی یا میری بیوی کی بکری ہو' جو ان لوگوں نے عطیہ کے طور پر کوئی جانور دیا ہو تو کیا میں اُسے ذبح کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ تم اپنے ناخن تراش لینا' مونچھیں چھوٹی کر لینا' ناف کے نیچے کے بال صاف کر لینا' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی۔

٤٦٦٣-اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/٣٨٦)-ترجمة المسيب بن شريك' و من طريقه البيهقي في سننه (٩/٢٦٢) من طريق الحسن بن سفيان عن المسيب بن واضح' به- و المسيب بن واضح ضعيف- و المسيب بن شريك متروك' و راجع الذي قبله-

٤٦٦٤-اخرجه البيهقي (٩/٢٦٣- ٢٦٤) من طريق الدارقطني' به-واخرجه النسائي (٧/٢١٢-٢١٣) و الحاكم (٤/٢٢٣) و البيهقي (٩/٢٦٤) من طريق ابن وهب' به-و اخرجه ابن حبان في صحيحه (١٣/٢٣٥-٢٣٦) (٥٩١٤) من طريق ابن وهب : حدثنا سعيد ابن ابي ايوب عن عياش بن عباس......فذكره-و اسناده صحيح ؛ عيسى بن هلال الصدفي ؛ ذكره ابن حبان في الثقات' وروى عنه جمع- وباقي رجاله ثقات' رجال مسلم-

4665- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالنَّحْرِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"مجھے قربانی دینے کا حکم دیا گیا ہے لیکن یہ واجب نہیں ہے"۔

4666- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ كُتِبَ عَلَيَّ الضُّحٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"مجھ پر قربانی کرنا لازم قرار دیا گیا ہے لیکن تم لوگوں پر لازم قرار نہیں دیا گیا' مجھے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4667- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ نَحِيْرَةٍ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"تم چاندی (یعنی رقم) جس چیز میں بھی خرچ کرتے ہو' اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنا ہے"۔

٤٦٦٥-اسناده ضعيف: يحيى بن ابي انيسة: ضعفه الحافظ في التقريب - و جابر: هو ابن يزيد الجعفي' و هو ضعيف ايضا- وروي من طريق ابي خباب الكلبي عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (ثلاث هن علي فرائض' و هن لكم تطوع: النحر' و الوتر' و ركعتا الفجر) وقد تقدم في اول كتاب: الوتر-

٤٦٦٦-اخرجه عبد بن حميد (٥٨٨): حدثنا ابو نعيم: ثنا الحسن بن صالح عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (كتب علي الاضحى ......) فذكره- و اخرجه احمد (١/ ٢٣٢' ٣١٧) من طريق جابر باسناده' بلفظ: (امرت بركعتي الضحى' و بالوتر و لم يكتب)- و جابر الجعفي ضعيف؛ كما تقدم- و انظر تلخيص الحبير (٢/ ٢٨)' و انظر الحديث السابق-

٤٦٦٧-اخرجه الطبراني في الكبير (١١/ ١٧) (١٠٨٩٤)' وابن حبان في المجروحين (١/ ١٠١)' و ابن عدي في الكامل (١/ ٢٢٧)' و البيهقي (٩/ ٢٦١) من طريق ابراهيم بن يزيد الخوزي' به- و ابراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف جدا' قال ابن حبان: (روى عن عمرو بن دينار' و ابي الزبير و محمد بن عباد بن جعفر مناكير كثيرة و اوهاما غليظة؛ حتى يسبق الى القلب انه المتعمد لها' و كان احمد بن حنبل- رحمه الله- سيء الراي فيه)-والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/ ٢٠)' و قال: اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه ابراهيم بن يزيد الخوزي' و هو ضعيف-

4668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِبِلِ الْجَلَّالَةِ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَلَا يُشْرَبَ اَلْبَانُهَا وَلَا يُحْمَلَ عَلَيْهَا اِلَّا الْاُدُمُ وَلَا يَرْكَبُهَا النَّاسُ حَتّٰى تُعْلَفَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا ہے' اس پر صرف سامان کو لادا جا سکتا ہے' لوگ اُسے ذبح نہیں کریں گے جب تک وہ چالیس دن تک چارہ نہیں کھاتا۔

4669- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ عَلٰى جَمَلٍ اَوْرَقَ يَصِيحُ فِي فِجَاجِ مِنًى اَلَا اِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ اَلَا وَلَا تَعْجَلُوا الْاَنْفُسَ اَنْ تَزْهَقَ وَاَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کو اونٹ پر بٹھا کر بھیجا تاکہ وہ منیٰ کے راستوں میں یہ اعلان کردیں کہ حلق اور لبہ میں ذبح کیا جائے گا اور جان نکالنے میں جلدی نہ کرو اور منیٰ کے دن کھانے پینے اور بیویوں کے ساتھ گزارنے کے دن ہیں۔

4670- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْتَدِينُ وَاُضَحِّي قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ دَيْنٌ مَقْضِيٌّ . هٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيفٌ .وَهُرَيْرٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّلَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يُدْرِكْهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں قرض لے کر قربانی کرسکتی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہ ایسا قرض ہے' جسے ادا کیا جائے گا۔

٤٦٦٨-اخرجه البيهقي في سننه (٩/٣٣٢) من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر عن ابيه' به-وقال البيهقي : ليس هذا بالقوي' وقد اشار اليه الشافعي' و زعم انه اراد تغيرها من الطباع المكروهة الى الطباع غير المكروهة التي هي فطرة الدواب التي توجد ارواح العذرة في عروتها و جردها- اه-وقال الحافظ في الفتح (٩/٥٥٨): اخرجه البيهقي باسناده فيه نظر-والحديث اخرجه ابو داود في سننه (٣٨١١) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية و عن الجلالة من ركوبها واكل لحومها-

٤٦٦٩-اسناده ضعيف جدا: سعيد بن سلام العطار ضعيف- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (٤/١٨٥)' و قال: (قال في (التنقيح): هذا اسناده ضعيف بمرة' و سعيد بن سلام: جمع الائمة على ترك الاحتجاج به' و كذبه ابن نمير- و قال البخاري: يذكر بو ضع الحديث - وقال الدارقطني : يحدث بالاباطيل متروك- انتهى-

٤٦٧٠-اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٦٢) من طريق الدارقطني' به- و نقل كلام الدارقطني هذا عقبه-و هرير قال ابن حجر في التقريب: مقبول- قلت: بل هو ثقة' نقل ابن ابي حاتم توثيقه عن ابن معين' و لم يخالفه في ذلك احد- و انظر الجرح و التعديل (٩/١٢١)- و رفاعة بن هرير: ترجم له الذهبي في الميزان (٢/٨٠)' و قال: وهاه ابن حبان وغيره- وقال البخاري: فيه نظر-

4671- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ.

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں (یعنی ان دنوں میں قربانی ہوسکتی ہے)۔

4672- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4673- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ.

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں (یعنی ان میں قربانی ہوسکتی ہے)۔

4674- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَقْرَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کی

٤٦٧١- اخرجه البيهقي في السنن (٩/٢٩٦) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (٢/١٣٨) (١٥٨٣) من طريق زهير بن عباد الرواسي: ثنا سويد بن عبد العزيز' به مطولا- و سويد بن عبد العزيز ضعيف' تقدمت ترجمته- و الحديث اخرجه ابن حبان في صحيحه (٩/١٦٦) (٣٨٥٤)' و ابن عدي في الكامل ص (١١١٨)' و من طريقه البيهقي (٩/٢٩٥-٢٩٦)' والبزار (١١٢٦- كشف) من طريق عبد الملك بن عبد العزيز القشيري' حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن سليمن بن موسى عن عبد الرحمن بن ابي الحسين عن جبير بن مطعم' به مطولا-واخرجه احمد (٤/٨٢)' و البيهقي (٥/٢٩٥) من طريقين عن سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم' و هو منقطع: فان سليمان لم يدرك جبير بن مطعم-

٤٦٧٢- اسناده ضعيف- و راجع الحديث السابق-

٤٦٧٣- اخرجه البيهقي (٩/٢٩٦) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده احمد بن عيسى الخشاب و هو ضعيف' قال ابن طاهر: يضع الحديث' و قد ترجمه الذهبي في الميزان- و الصواب في هذا الحديث انه من رواية سليمان بن موسى عن جبير بن مطعم' و سليمان لم يدرك جبير بن مطعم: فالحديث مرسل- و انظر الحديث رقم (٤٦٧١' ٤٦٧٢)-

٤٦٧٤- اخرجه ابن عدي في الكامل (٣/١٧٣-١٧٤) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج: نا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' به- و في اسناده ربيح بن عبد الرحمن: قال احمد: ليس بمعروف- و قال الترمذي: قال البخاري: منكر الحديث-والحديث اخرجه ابو داود (٢٧٩٦)' و الترمذي (١٤٩٦)' و النسائي (٧/٢٢١)' و ابن ماجه (٣١٢٨)' و ابن حبان (١٣/٢٢٣) (٥٩٠٢)' و الحاكم (٤/٢٢٨)' و البيهقي (٩/٢٧٣)' و البغوي (١١٣٠) من طرق عن حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابي سعيد الخدري' به مرفوعا-وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي-

قربانی کی پھر یہ دعا کی:

''اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے''۔

4675- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا صَلّٰى وَقَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشِهٖ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَنْ مَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید الاضحیٰ میں عیدگاہ میں موجود تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی اور خطبہ مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر سے نیچے اترے' آپ ایک مینڈھے کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اُسے ذبح کیا اور آپ نے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھا۔ (اور یہ کہا:)

''یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے''۔

4676- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُحَيْمٍ الْمُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ وَالْآخَرُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دو سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھوں کو ذبح کیا تھا' اُن میں سے ایک آپ کی اُمت کی طرف سے تھا اور دوسرا آپ کی طرف سے اور آپ کے اہل خانہ کی طرف سے تھا۔

4677- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُبَّانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

٤٦٧٥- اخرجه احمد (٣/٣٦٣)' و ابو داود (٢٨١٠)' و الترمذي (١٥٢٠)' و الحاكم (٤/٢٢٩)' و البيهقي (٩/٢٤٦) من طريق يعقوب بن عبد الرحمن' به-وقال الترمذي: هذا حديث غريب من هذا الوجه' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان يقول الرجل اذا ذبح: باسم الله و الله اكبر' و هو قول ابن المبارك' و المطلب بن حنطب: يقال: انه لم يسمع من جابر)- قال ابن ابي حاتم في المراسيل ص (٢١٠): سمعت ابي يقول: المطلب بن عبد الله بن حنطب عامة حديثه مراسيل' لم يدرك احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا سهل بن سعد' و انسا' و سلمة بن الاكوع و من كان قريبا منهم' و لم يسمع من جابر ولا من زيد بن ثابت و لا من عمران ابن حصين)-واخرجه ابو داود (٢٧٩٥)' و ابن ماجه (٣١٢١) 'والدارمي (٢/٧٥) من طرقه عن ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي عياش- و عند ابن ماجه: الزرقي عن جابر' به-واخرجه احمد (٣/٣٧٥) 'و ابن خزيمة (٢٨٩٩) من طريق ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن خالد بن ابي عمران حدثنا ابو عياش عن جابر' به-وقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند ابن خزيمة-

٤٦٧٦-في اسناده ابو سحيم المبارك بن سحيم قال عنه الحافظ في التقريب: متروك-لكن الحديث اخرجه البخاري (٥٥٥٣)' و النسائي (٧/٢١٩) من طريقين عن عبد العزيز عن انس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يضحي بكبشين' قال انس: و انا اضحي بكبشين......

٤٦٧٧-تقدم تخريجه في رقم (٤٦٥٩)-

الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور وہ پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

4678- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يُوْصِى الْحَافِرَ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ وَاَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ تَلَقَّاهُ دَاعِى امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اِنَّ فُلَانَةَ تَدْعُوْكَ وَاَصْحَابَكَ قَالَ فَاَتَاهَا فَلَمَّا جَلَسَ الْقَوْمُ اُتِىَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ فَبَيْنَا هُوَ يَاْكُلُ اِذْ كَفَّ يَدَهُ- قَالَ- وَقَدْ كُنَّا جَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ اٰبَائِهِمْ- قَالَ- فَنَظَرَ اٰبَاؤُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ اُكْلَتَهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ يَدَ ابْنِهِ حَتّٰى يَرْمِىَ الْعِرْقَ مِنْ يَّدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ رَبِّهَا . قَالَ فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ اَرْسَلْتُ اِلَى الْبَقِيْعِ اَطْلُبُ شَاةً فَلَمْ اُصِبْ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ جَارًا لِّىْ اشْتَرٰى شَاةً فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ فِيْهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَبَعَثَتْ بِهَا امْرَاَتُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْهَا الْاُسَارٰى .

☆☆ عاصم بن کلیب انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے' ہم قبر تک آ گئے' میں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کھودنے والے کو یہ ہدایت کر رہے تھے: سر اور پاؤں کی طرف سے قبر کو کھلا کر دو' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کی طرف سے دعوت دینے والا فرد آپ کے سامنے آیا۔ اس نے عرض کی: فلاں خاتون نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دعوت دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں تشریف لے گئے' جب سب لوگ بیٹھ گئے اور کھانا لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا' لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھا دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا شروع کیا' اس دوران آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُس جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جہاں بچے اپنے والد کے ساتھ بیٹھتے ہیں' ہمارے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کھائے ہوئے کو الٹ دیا ہے' تو اُن سب افراد نے اپنے بچوں کے ہاتھ پر مار کے اُن کے ہاتھ میں موجود بوٹیوں کو گرا

٤٦٧٨-في اسناده حميد بن الربيع: وهو الخزاز' كذبه ابن الجوزي- لكن اخرجه ابو داود في البيوع' باب: في اجتناب الشبهات' الحديث (٣٣٣٢)' و من طريقه البيهقي في الدلائل (٣١٠/٦) من طريق محمد بن العلاء عن عبد الله بن ادريس' به-و اخرجه احمد (٢٩٣/٥' ٤٠٨) من طريقين عن عاصم بن كليب' به- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (٢٠٨/٤) عن زهير بن معاوية عن عاصم' به مختصرا- و عاصم بن كليب و ابوه صدوقان: كما التقريب- و الانصاري صحابي' و جهالته لا تضر؛ فالاسناد حسن- و الله اعلم- و انظر نصب الراية (١٦٨/٤-١٦٩)-

دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یوں لگا ہے کہ اس بکری کا گوشت اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہے' تو اس خاتون نے پیغام بھجوایا: یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری تلاش کرنے کے لیے کسی شخص کو بقیع کی طرف بھیجا تھا' لیکن اُسے وہ بکری نہیں مل سکی' مجھے پتہ چلا کہ میرے ہمسائے نے بھی ایک بکری خریدی ہے' تو میں نے اُسے پیغام بھیجا لیکن اس نے انکار کر دیا' ہم اسے حاصل نہیں کر سکے' پھر اس بکری کو اُس شخص کی بیوی نے بھجوایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیدیوں کو کھلا دو۔

4679- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ قَالَ صَنَعَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَتْهُ وَاَصْحَابَهُ- قَالَ- فَذَهَبَ بِي اَبِي مَعَهُ- قَالَ- فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْ اٰبَائِنَا مَجَالِسَ الْاَبْنَاءِ مِنْ اٰبَائِهِمْ- قَالَ- فَلَمْ يَاْكُلُوا حَتّٰى رَاَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكَلَ فَلَمَّا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُقْمَتَهُ رَمٰى بِهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّي لَاَجِدُ طَعْمَ لَحْمِ شَاةٍ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخِي وَاَنَا مِنْ اَعَزِّ النَّاسِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ خَيْرًا مِنْهَا لَمْ يُغَيِّرْ عَلَيَّ وَعَلَيَّ اَنْ اُرْضِيَهُ بِاَفْضَلَ مِنْهَا فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا وَاَمَرَ بِالطَّعَامِ لِلْاُسَارٰى .

☆☆ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا' آپ کو اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی' میرے والد بھی نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے بھی ساتھ لے کر چلے گئے' ہم لوگ اپنے' اپنے والد کے سامنے اسی طرح بیٹھ گئے جیسے بچے اپنے والد کے سامنے بیٹھتے ہیں' لوگوں نے اس وقت تک کھانا نہیں شروع کیا جب تک انہوں نے یہ نہیں دیکھ لیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع کر چکے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لیا تو پھر آپ نے اس کو پرے رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے اس بکری کے گوشت میں ایسا ذائقہ محسوس ہوا ہے جیسے یہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے۔ اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی کی ہے اور میرا بھائی مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے' اگر اس سے زیادہ بہتر بکری موجود ہوتی تو اُسے بھی ذبح کرنا ہمارے لیے دشوار نہ ہوتا' اب مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں اس سے بہتر بکری اُسے دے کر اسے راضی کر لوں گی۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھانے سے انکار کر دیا اور آپ کے حکم کے تحت وہ کھانا قیدیوں کو کھلا دیا گیا۔

4680- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَبِي وَاَنَا غُلَامٌ مَعَ

٤٦٧٩- اخرجه البيهقي في السنن (٩٧/٦) من طريق الدارقطني' به- و جرير: هو ابن عبد الحميد' و هو ثقة' و قد تابعه عليه غير واحد- انظر الحديث السابق-

٤٦٨٠- انظر الحديث (٤٦٧٨' ٤٦٧٩)-

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ فَبَعَثْتُ اِلٰى اَخِىْ عَامِرِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَّقَدِ اشْتَرٰى شَاةً مِنَ الْبَقِيْعِ فَلَمْ يَكُنْ اَخِىْ ثُمَّ فَدَفَعَ اَهْلُهُ الشَّاةَ اِلَىَّ .

☆☆ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: میں جب کم سن بچہ تھا تو میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے کہا: میں نے اپنے بھائی عامر بن ابووقاص کی طرف پیغام بھیجا کیونکہ بقیع میں سے ایک بکری خریدی ہوئی تھی' لیکن میرا بھائی وہاں موجود نہیں تھا تو اس کی بیوی نے یہ بکری مجھے بھجوا دی۔

4681- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَيْنَ اَخَذْتَ هٰذَا الرَّجُلُ يَعْمَلُ فِىْ مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَنَّهٗ يَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ قَالَ اَخَذْتُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ يَعْنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ .

☆☆ عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے حاصل کیا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کر لیتا ہے' تو وہ منافع کو صدقہ کر دے گا؟ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں نے اُسے عاصم بن کلیب کی نقل کردہ حدیث سے حاصل کیا ہے۔

4682- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ رَجُلٌ مُتَّكِءٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِىْ فَيَقُوْلُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

☆☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے گا اور میری حدیث بیان کرے گا اور کہے گا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کا حکم کافی ہے' ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی ہم اسے حلال سمجھیں گے اور اس میں جو چیز حرام ملے گی ہم اسے حرام قرار دیں گے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''اللہ کا رسول جس چیز کو حرام قرار دے وہ اُسی طرح ہے جیسے وہ چیز ہوتی ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو''۔

٤٦٨١- اسناده حسن' وقد نقله الزيلعي في نصب الراية (٤/١٦٩) ساكتا عليه-

٤٦٨٢- اخرجه الترمذي (٢٦٦٤)' و ابن ماجه (١٢)' و الدارمي (٥٩٢- هاشمي)' و احمد (٤/١٣٢)' و الطحاوي في شرح المعاني (٤/٢٠٩)' و الطبراني في الكبير (٢٠/الحديث ٦٤٩)' و البيهقي (٧/٧٦)' (٩/٣٣١)' و الحاكم (١/١٠٩) من طرق عن معاوية بن صالح' به- قال الترمذي: حديث حسن غريب من هذا الوجه- وسياتي في الذي بعده من طريق آخر عن المقدام-

4683- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ قَدْ اُوْتِيتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ يُوْشِكُ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيكَتِهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لَاَنَّهُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَلَا اللُّقَطَةِ مِنْ مَّالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِىَ عَنْهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ فَاِنَّ لَهُ اَنْ يَّغْصِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

☆☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے کتاب بھی عطاء کی گئی اور وہ چیز بھی عطاء کی گئی ہے جو اس کی مانند ہے (یعنی سنت عطا کی گئی ہے) عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی بھرے ہوئے پیٹ والا شخص اپنے بستر کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے اس میں جو چیز حلال ہوگی ہم اسے حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں حرام ہوگی ہم اُسے حرام قرار دیں گے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یا راوی نے کہا:)

ایسا نہیں ہے' کسی بھی نوکیلے دانت والے درندے کو کھانا یا پالتو گدھے کو کھانا' معاہد شخص کی گری ہوئی چیز کو اُٹھانا جائز نہیں ہے' البتہ اگر وہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی ضرورت نہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان بنا ہو اور وہ لوگ اس کی مہمان نوازی نہیں کرتے تو اُسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق اُن سے خوراک زبردستی حاصل کرے۔

4684- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ اَوْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن گھوڑے' خچر'

٤٦٨٣-اخرجه احمد (١٣٠/٤) و ابو داود (٣٨٠٤)' (٤٦٠٤) و الطحاوي في شرح المعاني (٢٠٩/٤) و ابن حبان (١٢) و الطبراني في الكبير (٢٠/الحديث ٦٦٩) و البيهقي (٣٣٢/٩) و في الدلائل (٥٤٩/٦) من طريق عبد الرحمن بن ابي عوف' به- و انظر الحديث السابق-

٤٦٨٤-اخرجه البيهقي في سننه (٣٢٨/٩) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده محمد بن عمر الواقدي و هو متروك- و قد اخرجه جمع عن بقية حدثني ثور بن يزيد عن صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده عن خالد بن الوليد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الخيل و البغال و الحمير' و كلم ذي ناب من السباع-اخرجه ابو داود (٣٧٩٠) والنسائي (٢٠٢/٧) و ابن ماجه (٣١٩٨) واحمد (٨٩/٤) و الطبراني في الكبير (٣٨٣٦) و الطحاوي في شرح المعاني (٢١٠/٤) و البيهقي (٣٢٨/٩) و سياتي من هذا الطريق في الحديث التالي -واسناده ضعيف: لان مداره على صالح بن يحيى عن ابيه عن جده' و صالح بن يحيى: قال عنه الحافظ في التقريب: لين- وقال في ابيه يحيى بن المقدام: مستور-والحديث ضعفه الالباني في ضعيف ابن ماجه رقم (٦٨٧)- و انظر نصب الراية (١٩٦/٤)- و قال البيهقي عقب رواية الواقدي: اخرجه محمد بن حمير عن ثور عن صالح انه سمع جده المقدام- و اخرجه عمر بن هارون البلخي عن ثور عن يحيى بن المقدام عن ابيه عن خالد' فهذا اسناده مضطرب' و مع اضطرابه مخالف لحديث الثقات)- اه-

گدھے' نوکیلے دانت والے درندے (راوی کو پھر شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

4685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَعَنْ كُلِّ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ .

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن گھوڑے' خچر' گدھے' نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

4686- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيَى وَلَا اَبُوهُ اِلَّا بِجَدِّهِ .وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ وَّزَعَمَ الْوَاقِدِيُّ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ واقدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

4687- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنِى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمِقْدَامَ يَقُولُ اَقَمْتُ اَنَا وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِى يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً لَمْ نَذُقْ طَعَامًا وَقَدْ رَبَطُوا بِرْذَوْنَةً لِيَذْبَحُوهَا فَاَتَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَاَعْلَمْتُهُ الَّذِى كَانَ مِنَّا فِى اَمْرِ الْبِرْذَوْنَةِ فَقَالَ لَوْ ذَبَحُوهَا لَسُؤْتُكَ ثُمَّ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ وَحُمُرَ الْاِنْسِ وَخَيْلَهَا وَبِغَالَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِمُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ طَعَامٍ .الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى قَالَ اِذَا اَتَتْنَا سَرِيَّةٌ فَاطْلَعْنَا لَمْ يَذْكُرْ اَبَاهُ .

☆☆ یحییٰ بن مقدام بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں اور میرے قبیلے کے دس یا شاید اس سے کچھ زیادہ افراد دو یا تین دن تک کھانا نہیں کھا سکے تھے' انہوں نے ذبح کرنے کے لیے گھوڑا باندھا ہوا تھا' میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ گھوڑے کے بارے میں ہمارا کیا ارادہ ہے' تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ لوگ اسے ذبح کر دیتے تو برا کرتے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ذمیوں کے اموال' گدھوں' گھوڑوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دے دیا تھا۔

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو اناج کے دو یا شاید ایک مُد دینے کا حکم دیا' اور فرمایا کہ جب ہمیں کوئی مہم درپیش ہوئی' تو ہم اطلاع کر دیں گے۔

٤٦٨٥- تقدم تخريجه في الذي قبله-

٤٦٨٦- اخرجه البيهقي (٩/ ٣٢٨) من طريق الدارقطني به- وانظر رقم (٤٦٨٤)-

٤٦٨٧- تقدم تخريجه رقم (٤٦٨٣)-

4688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاِنْسِيِّ وَعَنْ خَيْلِهَا وَبِغَالِهَا . لَمْ يَذْكُرْ فِي اِسْنَادِهِ صَالِحًا وَهٰذَا اِسْنَادٌ مُضْطَرِبٌ . وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ لَا يَصِحُّ هٰذَا لِاَنَّ خَالِدًا اَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

☆☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں' گھوڑوں اور خچروں (کا گوشت کھانے) سے منع کر دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کی سند مستند نہیں ہے کیونکہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

4689- حَدَّثَنَا اَبُو طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنَّهُ اشْتَكٰى فَبَعَثَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَمَرَقِهَا فَكَرِهَ ذٰلِكَ.

☆☆ مجزاۃ بن زاہر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہیں کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ پیغام بھیجا کہ وہ گدھی کے دودھ کو اور شوربے کو (دوا کے طور پر) استعمال کریں' لیکن انہیں یہ کھانا (یا دوا) پسند نہیں آیا۔

4690- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ . قُلْتُ الْبَغْلِ قَالَ لَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھالیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا: اور خچروں کا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ نہیں۔

4691- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيمٍ اَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوا يَاْكُلُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَزَعَمَ اَنَّ عَطَاءً نَهٰى عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں گھوڑے کا

۴۶۸۸- تقدم تخریجہ' انظر رقم (۴۶۸۳) (۴۵۸۴)۔

۴۶۸۹- اخرجہ البیہقی (۹/۳۳۲) من طریق الدارقطنی' بہ- و اسنادہ رجالہ ثقات الا احمد ابن محمد بن عبد الکریم شیخ الدارقطنی: وھو ابو طلحۃ الفزاری ترجمتہ فی المیزان (۱/۲۸۹) قال الذہبی: ضعفہ الدارقطنی' و قال: تکلموا فیہ' ووثقہ البرقانی۔

۴۶۹۰- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۸۷۳۳)' والنسائی (۷/۲۰۱'۲۰۲)' و ابن ماجہ (۳۱۹۷)' و الطحاوی فی شرح معانی الآثار (۴/۲۱۱)' والبیہقی (۹/۳۲۷) من طرق عن عبد الکریم الجزری' بہ-واسنادہ صحیح؛ عبد الکریم الجزری ثقۃ' روی لہ الشیخان۔

۴۶۹۱- اخرجہ البیہقی (۹/۳۲۷) من طریق الدارقطنی' بہ- وقد تقدم تخریجہ فی الذی قبلہ' لکن تفرد فرات بن سلمان بقولہ: (وزعم ان عطاء نہی عن البغال و الحمر)- و فرات ھذا لا ادری من ھو؟ و لعلہ یکون فرات بن سلمان الرقی' لہ ترجمۃ فی التاریخ الکبیر للبخاری (۷/۱۲۹)' و الجرح او التعدیل (۷/۸۰)' و الذہبی فی المیزان (۵/۴۱۳)' و ثقہ احمد وابو حاتم۔

گوشت کھالیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔

4692- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَهُ يَعْنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَشْرَبُ اَلْبَانَهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم نے گھوڑوں کا گوشت کھایا اور (گھوڑیوں کا) دودھ پیا۔

4693- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن ہم نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا، تاہم آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع نہیں کیا۔

4694- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا تھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے ہمیں منع کر دیا تھا۔

4695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلَّامِ بْنِ كِرْكِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ لَنَا فِىْ لَحْمِ الْفَرَسِ.

٤٦٩٢-اخرجه البيهقي (٩/٣٢٧) من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث (٤٦٩٠)-

٤٦٩٣-اخرجه احمد (٣/٣٥٦، ٣٦٢)' و ابو داود (٣٧٨٩)' و ابو يعلى (٣/٣٢٢) (١٧٨٧)' و البيهقي (٩/٣٢٧) من طرق عن حماد بن سلمة' به- و اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣٧)' و مسلم (١٩٤١/٣٧)' والنسائي (٧/٢٠٥)' و ابن ماجه (٣١٩١)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (٤/٢٠٤) من طرق عن ابن جريج عن ابي الزبير' به-واخرجه البخاري (٤٢١٩)' (٥٥٢٠)' (٥٥٢٤)' و مسلم (١٩٤١)' و ابو داود (٣٧٨٨)' و الدارمي (٢/٨٧)' و البيهقي (٩/٣٢٧) من طرق عن حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر' به-و سياتي برقم (٤٦٩٤)' (٤٦٩٥) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر-

٤٦٩٤-اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣٤)' و الحميدي (١٢٥٤)' و الطيالسي (١٦٤٤)' و الترمذي (١٧٩٤)' و ابو يعلى (١٨٣٣)' و الطحاوي (٤/٢٠٤) من طرق عن سفيان عيينة' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' تاہم آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی تھی۔

4696- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَاْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھا لیا کریں' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا۔

4697- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ اَنْ تُؤْكَلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اُسے کھایا جا سکتا ہے۔

4698- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَتْنِىْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَا مِنْهُ.

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھا لیا۔

٤٦٩٥- في اسناده محمد بن اسحاق' و هو صدوق' لكنه مدلس' و قد عنعن- وسلام بن كركرة: ذكره البخاري في التاريخ (٤/١٣٤)' و ابن ابي حاتم في الجرح و التعديل (٤/٣٦١)' ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا' وذكره ابن حبان في الثقات (٦/٤١٦)- وقد تقدم الحديث رقم (٤٦٩٤) من طريق آخر عن عمرو بن دينار- و انظر ايضا رقم (٤٥٩٤)-

٤٦٩٦- المغيرة بن مسلم: هو الازدي القسملي صدوق: كما قال الحافظ في التقريب و الحديث تقدم برقم (٤٦٩٤' ٤٦٩٥)- وانظر رقم (٤٦٩٣)-

٤٦٩٧- اخرجه الطبراني في الكبير (١٢/١٨٠) (١٢٨٢٠)' و في الاوسط (٥٧٦٠) قال: حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي' به- وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/٥٠)' وقال: (اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط ورجالهما رجال الصحيح خلا محمد بن عبيد المحاربي' و هو ثقة)-

٤٦٩٨- اخرجه احمد (٦/٣٤٦' ٣٥٣) قال: حدثنا يحيى بن سعيد...... فذكره- و اسناده صحيح- وقد اخرجه عبد الرزاق (٨٧٣١)' و الشافعي (٢/١٧٢)' و البخاري (٥٥١٠)' (٥٥١٩)' و مسلم (١٩٤٢)' وابن ماجه (٣١٩٠)' والطحاوي (٤/٢١١)' و ابن حبان (٥٢٧١)' و ابن الجارود (٨٨٦)' و البيهقي (٩/٣٢٧) من طرق عن هشام بن عروة' به- واخرجه الدارقطني من طريق سفيان ووهيب بن خالد عن هشام بن عروة به' ياتي رقم (٤٦٩٩)- و انظر ايضا رقمي (٤٧٠٠' ٤٧٠١)-

4699- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَوُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ کَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَتْ اَنْ تَمُوْتَ فَذَبَحْنَاهَا فَاَکَلْنَاهَا .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہمارا ایک گھوڑا تھا' وہ مرنے لگا تو ہم نے اُسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالیا۔

4700- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ وَعَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتِ انْتَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلْنَاهُ.

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا رکھا ہوا تھا' ہم نے اس کو (ذبح کر کے) اس کا گوشت کھالیا۔

4701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَبِیْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُلَیْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ بَیْتِهٖ .

☆☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا' ہم نے بھی اس کا گوشت کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ نے بھی اسے کھایا۔

4702- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ زَنْجُوَیْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَیْدٍ مِّنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْهِرَّةِ وَاَکْلِ ثَمَنِهَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

4703- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الرَّمْلِیُّ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُهَیْلِ بْنِ عَبْدِ

۴۶۹۹- اسناده حسن' و الحدیث صحیح حاجب بن سلیمان: روی له النسائي' و قال الحافظ في التقریب: صدوق' یہم- و انظر الحدیث (۴۶۹۸)-

۴۷۰۰- اسناده صحیح' و قد تقدم برقم (۴۶۹۸)-

۴۷۰۱- و ابن ثوبان: هو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العنسي و هو صدوق یخطیء و قد تغیر بآخره- وقد تقدم الحدیث من طریق هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء-

۴۷۰۲- اخرجه عبد ابن حمید (۱۰۴۴)' و ابو داود (۳۴۸۰)' (۳۸۰۷)' و الترمذي (۱۲۸۰)' و ابن ماجه (۳۲۵۰)' و عبد الله بن احمد (۳/۲۹۷) من طرق عن عبد الرزاق' به-و اسناده ضعیف: لضعف عمر بن زید الصنعاني- و الحدیث ضعفه الالباني في ضعیف ابن ماجه (۷۰۰)-

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْنَبٌ وَّاَنَا نَائِمَةٌ فَخَبَاَ لِىْ مِنْهَا الْعَجُزَ فَلَمَّا قُمْتُ اَطْعَمَنِىْ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا' میں اُس وقت سوئی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پچھلے حصے کو میرے لیے سنبھال کر رکھا' جب میں بیدار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے کھانے کے لیے دیا۔

4704- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِى السَّمْنِ وَالْوَدَكِ قَالَ اطْرَحُوْهَا وَاطْرَحُوْا مَا حَوْلَهَا اِنْ كَانَ جَامِدًا وَّاِنْ كَانَ مَائِعًا فَانْتَفِعُوْا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر جاتا ہے یا چربی میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا ہو' تو اس کے چوہے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور اگر وہ مائع کی شکل میں ہو' تو تم اُسے کسی اور استعمال میں لے آؤ' لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

4705- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ

٤٧٠٣- في اسناده يزيد بن عياض: قال ابن حجر في التقريب: كذبه مالك وغيره- ونقله الزيلعي في نصب الراية (٢٠١/٤) واعله بيزيد بن عياض-

٤٧٠٤- اخرجه البيهقي في سننه (٣٤٤/٩) من طريق علي بن محمد المصري' قال: تنا بكر بن سهل...... فذكره- وبكر بن سهل: هو الدمياطي المحدث' ذكره الذهبي في التذكرة (٦٨٠/٢) و ابن العماد في الشذرات (٢٠١/٢) فيمن توفي سنه- ٢٨٩ و شعيب بن يحيى بن السائب: قال الحافظ في التقريب: صدوق عابد- و يحيى: هو ابن ايوب المصري الغافقي: قال الحافظ في التقريب: صدوق ربما اخطا- واخرجه الطبراني في الاوسط (٣٠٧٧) و هو في مجمع البحرين رقم (٥٢٠) قال: حدثنا بكر ابن سهل قال: نا شعيب بن يحيى قال: نا عبد الجبار بن عمر عن ابن جريج' به- واخرجه العقيلي في الضعفاء (٨٧/٣) من طريق ابن ابي مريم' و البيهقي (٣٥٤/٩) من طريق ابن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن ابن شهاب' به' لم يذكر فيه ابن جريج- و عبد الجبار ضعيف قال البيهقي: عبد الجبار غير محتج' به' وروى عن ابن جريج عن ابن شهاب هكذا' و الطريق اليه غير قوي- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٢٩٢/١): اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه عبد الجبار بن عمر: قال محمد بن سعد كان بافريقية' و كان ثقة' و ضعفه جماعة- اه- وسئل ابو حاتم عن هذا الحديث و حديث ابي هريرة؟ فقال: كلاهما و هم' و الصحيح (الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم - اه- قلت: وقد صوب البيهقي في حديث ابن عمر الوقف' و اخرجه من طريق سفيان الثوري عن ايوب عن نافع عن ابن عمر- رضي الله عنهما- في فارة وقعت في زيت قال: (استصبحوا به و ادهنوا به ادمكم)- وانظر تلخيص الحبير (١٨٦/٢)-

٤٧٠٥- اخرجه البيهقي في سننه (٣٥٤/٩) من طريق الدارقطني- و ابو هارون السعيدي متروك' و قد تقدمت ترجمته- و الحديث ضعفه الحافظ في تلخيص الحبير (١٨٧/٢- بتحقيقنا)' و قد اخرجه الدارقطني- ايضا- موقوفا على ابي سعيد' و صوبه البيهقي في سننه- و انظر الحديث التالي-

سَعِيدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِى السَّمْنِ وَالزَّيْتِ قَالَ اسْتَصْبِحُوا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْهُ . اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ . وَرَوَاهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ مَوْقُوْفًا عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی یا زیتون کے تیل میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا تم کوئی اور استعمال کرلو' اسے کھاؤ نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

4706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَسِيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِى الْفَارَةِ تَقَعُ فِى السَّمْنِ اَوِ الزَّيْتِ اسْتَنْفِعُوْا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چوہا گھی میں یا زیتون کے تیل میں گر جاتا ہے' تو تم اس سے نفع حاصل کرلو لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

4707- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِىِّ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِىَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ .

☆☆ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ اونٹوں کی کوہان کا گوشت اور دُنبے کی چکی کا گوشت کاٹ کر کھالیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ جانور کے جس حصے کو کاٹ دیا جائے وہ مردار شمار ہوگا۔

۴۷۰۶-اخرجه البيهقي (۹/۲۵٤) من طريق الدارقطني وهو الصواب' وان كان اسناده ضعيفا ايضا؛ فان مداره-موقوفا و مرفوعا- على ابي هارون العبدي' وهو متروك- و انظر الحديث السابق-

۴۷۰۷-اخرجه ابو داود (۲۸۵۸)' والترمذي (۱٤۸۰)' و احمد (۵/۲۱۸)' و الحاكم (٤/۲۳۹)' و البيهقي (۱/۲۳)' (۹/۲٤۵) منطرق عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' به-واخرجه الدارمي (۲۰۲٤-هاشمي) من طريق عبيد الله بن عبد المجيد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن زيد بن اسلم' قال عبد الرحمن: احسبه عن عطاء بن يسار- وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب' لا نعرفه الا من حديث زيد بن اسلم-وقد حسن اسناده الالباني في غاية المرام (٤۱) فوهم-فقد خالف عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار فيه هشام بن سعد: كما سياتي في الحديث التالي-قال الزيلعي في نصب الراية (٤/۲۱۸): قال البزار: (وهذا حديث قد اختلف فيه على زيد' فقال عبد الرحمن بن دينار: عن زيد بن اسلم عن عطاء عن ابي واقد- وقال المسور بن الصلت: عن زيد بن اسلم عن عطاء عن ابي سعيد- وقال سليمان بن بلال: عن زيد عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا- و المسور لين الحديث' و قد روى عنه جماعة من اهل العلم- و عبد الرحمنبن دينار ليس بالقوي في الحديث)- اه-قلت: عبد الرحمن ضعفه ابن معين و ابن مهدي و ابو حاتم الرازي و ابو زرعة و ابن حبان' وقال الدارقطني: غيره اثبت منه' لكن خرج له البخاري' و حسن ابن المديني القول فيه' فقال: صدوق- و على ذلك فاحسن درجاته انه ضعيف يعتبر به' وقد خولف في هذا الحديث-

4708- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زندہ جانور کے جس حصے کو کاٹ دیا جائے وہ مردار شمار ہوگا۔

4709- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ اَبِى فَرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ يُعْرَفُ بِابْنِ الْهَرْشِ قَالَ وَجَدْتُ فِى كِتَابِ جَدِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ عَلٰى دِهْقَانٍ فَاَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا فَدَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ فِى اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهُ فَسَاءَ نَا الَّذِى صَنَعَ بِهٖ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْنَا لَا .قَالَ نَزَلْتُ بِهٖ فِى الْعَامِ الْمَاضِى فَاَتَانِى بِشَرَابٍ فِيهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِى اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ فَاِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِينَ فِى الدُّنْيَا وَهُمَا لَنَا فِى الْاٰخِرَةِ .

☆☆ امام محمد بن حسن شیبانی' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن لیلیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کسان کے پاس گیا' وہ ہمارے پاس کھانا لے کر آیا' ہم نے اُسے کھالیا' پھر حضرت حذیفہ نے پانی منگوایا تو وہ شخص چاندی کے برتن میں اُن کے پاس مشروب لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن پکڑا اور وہ اس کے منہ پر مار دیا' انہیں اس کی یہ حرکت بُری لگی۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے ایسا کس لیے کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم گزشتہ سال بھی اس کے ہاں آئے تھے تو یہ اسی برتن میں میرے پاس مشروب لے کر آیا تھا' میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں کچھ کھائیں یا ان میں کچھ پئیں یا ہم ریشمی لباس یا دیباج کا لباس پہنیں۔ (نبی اکرم

٤٧٠٨—اخرجه ابن ماجه (٣٣١٦)، و الحاكم (٤/١٢٤)، و البزار في مسند كما في نصب الراية (٤/٣١٧) من طريق هشام بن سعد' به-قال البزار: لا نعلمه يروى عن ابن عمر الا من هذا الوجه- قال الزيلعي: قلت: اخرجه الطبراني في معجمه الوسط: حدثنا محمود بن علي المروزي ثنا يحيى بن المغيرة: حدثنا ابن نافع عن عاصم بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر مرفوعا' نحوه- و انظر مصباح الزجاجة (٣/٦٣)-

٤٧٠٩—في اسناده يزيد بن سنان ابو فروة الرهاوي: قال الحافظ في التقريب: ضعيف-وقد اخرجه مسلم في صحيحه (٢٠٦٧/٤) من طريق سفيان عن ابي فروة انه سمع عبد الله ابن عكيم قال: كنا مع حذيفة بالمدائن...... فذكره نحوه- و هذا هو الصواب عن ابي فروة انه يرويه عن ابن عكيم' و قد خالفه مجاهد' و الحكم بن عتيبة' و يزيد بن ابي زياد' فرووه عن عبد الرحمن بن ابي ليلى' به-اخرجه البخاري (٥٤٢٦)، (٥٦٣٣)، (٥٨٣١)، (٥٨٣٧)، ومسلم (٢٠٦٧)، والنسائي (٨/١٩٨)، و ابن ماجه (٣٤١٤)، واحمد (٥/٣٩٧' ٤٠٤) من طرق عن مجاهد' به- و سياتي من هذا الطريق رقم (٤٧١٠' ٤٧١١)-واخرجه احمد (٥/٣٨٥' ٣٩٦' ٣٩٨' ٤٠٠)، و البخاري (٥٦٣٢)، و مسلم (٢٠٦٧)، و ابو داود (٣٧٢٣)، و الترمذي (١٨٧٨)، و ابن ماجه (٣٥٩٠) من طريق الحكم بن عتيبة عن ابن ابي ليلى' به-واخرجه احمد (٥/٤٠٨)، و مسلم (٢٠٦٧) من طريق يزيد بن بن ابي زياد' به-

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:)

''یہ دونوں چیزیں دنیا میں مشرکین کے لیے ہیں' البتہ آخرت میں یہ ہمارے لیے ہوں گی''۔

4710- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْدَرَةَ حَيْدُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ- وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ حَدِيْثِ صَاحِبِهٖ- قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیؤ نہیں اور ان میں کھاؤ نہیں''۔

4711- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ نَجِيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَهٗ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهِمَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں اُن کے لیے پانی لے کر آیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑا اور اسے پھینک دیا اور پھر ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پئیں یا ان میں کچھ کھائیں اور آپ نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے اور اُن پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔

4712- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُّكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ فِيْ صَيْدِهَا فَقَالَ اِنْ كَانَتْ كِلَابًا مُّكَلَّبَةً فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ . قَالَ ذَكِيٌّ وَّغَيْرُ ذَكِيٍّ قَالَ ذَكِيٌّ وَّغَيْرُ ذَكِيٍّ . قَالَ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ . قَالَ

٤٧١٠-اخرجه البخاري (٥٨٣٧) و مسلم (٢٠٦٧) من طريق ابن ابي نجيح' به- وانظر الحديث (٤٧١١)-

٤٧١١-انظر السابق-

٤٧١٢-اخرجه احمد (٢/١٨٤)' و ابو داود (٢٨٥٧) من طريق حبيب المعلم' به-و حبيب المعلم روى له الجماعة' و قال فيه الحافظ في التقريب: صدوق و صحح اسناده العلامة احمد شاكر في تعليقه على المسند رقم (٦٧٢٥)' وقد جاء الحديث بنحوه من طريق ابي ادريس الخولاني عن ابي ثعلبة الخشني- اخرجه ابو داود (٢٨٥٢)' و اصله في الصحيحين عند البخاري رقم (٥٤٧٨)' (٥٤٨٨)' (٥٤٩٦)' و مسلم (١٩٣٠)-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنِىْ فِىْ قَوْسِىْ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ ۔ قَالَ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ قَالَ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ ۔ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنِّىْ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ اَوْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِ اَثَرِ سَهْمِكَ ۔ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنِىْ فِىْ اٰنِيَةِ الْمَجُوْسِ اِذَا اضْطُرِرْنَا اِلَيْهَا ۔ قَالَ اغْسِلْهَا ثُمَّ كُلْ فِيْهَا ۔

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کا نام ابوثعلبہ تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ تربیت یافتہ کتے ہیں' آپ اُن کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں مجھے بتائیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو تمہارے کتے تربیت یافتہ ہیں تو جس شکار کو وہ تمہارے لیے روک لیتے ہیں تم اُسے کھالو' خواہ اسے ذبح کرنے کا موقع ملے یا ذبح کرنے کا موقع نہ ملے۔ اُس شخص نے دریافت کیا: اگر وہ کتا خود اس میں سے کچھ کھالیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ خود اس میں سے کچھ کھالے (تو بھی تم اسے کھا سکتے ہو)۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے میری کمان کے بارے میں بتائیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری کمان (یعنی تیر) جس چیز کو روک دیتا ہے اُسے تم کھالو' انہوں نے دریافت کیا: خواہ اُسے ذبح کیا گیا ہو یا ذبح نہ کیا گیا ہو' نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ اسے ذبح کیا گیا ہو یا ذبح نہ کیا گیا ہو' اس شخص نے دریافت کیا: اگر وہ شکار مجھ سے روپوش ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ تم سے روپوش ہو جاتا ہے' تو جب تک وہ گم نہیں ہوتا' جب تک تم اس میں اپنے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان نہیں پاتے (تو تم اسے کھا سکتے ہو)۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں بتائیں کہ جب ہم مجبوری کے تحت انہیں استعمال کریں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں دھو کر پھر اُن میں کھا سکتے ہو۔

4713- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَارُوْنَ الْعَسْكَرِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْمَاطِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْمِىْ بِسَهْمِىْ فَاُصِيْبُ فَلَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ اِذَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْهِ اَثَرٌ وَلَا خَدْشٌ اِلَّا رَمْيَتَكَ فَكُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِ رَمْيَتِكَ فَلَا تَاْكُلْهُ- اَوْ قَالَ لَا تَطْعَمْهُ- فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَنْتَ قَتَلْتَهُ اَوْ غَيْرُكَ وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَخَذَ فَاَدْرَكْتَهُ فَذَكِّهِ وَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ اَخَذَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا- اَوْ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ- فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ ۔ قَالَ عَدِيٌّ فَاِنِّىْ اُرْسِلُ كِلَابِىْ وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابٍ اُخْرٰى فَيَاْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهُ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَكِلَابُكَ قَتَلَتْهُ اَوْ كِلَابُ غَيْرِكَ ۔

☆☆ شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں اپنا

۴۷۱۳- اخرجه البخاري في صحيحه (۵۴۸۴)' و مسلم (۶/۱۹۲۹)' و ابو داود (۲۸۴۹)' (۲۸۵۰)' و الترمذي (۱۴۶۹)' و ابن ماجه (۳۲۱۳)' و النسائي (۷/ ۱۸۰' ۱۹۲)' و احمد (۴/ ۲۵۷' ۳۷۹) من طريق عاصم عن الشعبي' به- و للحديث طرق كثيرة في الصحيحين و غيرهما عن الشعبي-

تیر چلا کر شکار کر لیتا ہوں لیکن شکار تک ایک یا دو دن کے بعد پہنچتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس شکار پر قابو پالو اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان یا خراش نہ ہو تو تم اُسے کھالو لیکن اگر تمہیں اپنے تیر کے علاوہ کوئی دوسرا زخم یا نشان ملتا ہے تو تم اسے نہ کھاؤ۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تم نے اسے شکار کیا ہے یا کسی دوسرے نے شکار کیا ہے۔ اسی طرح جب تم اپنے کتے کو چھوڑتے ہو اور پھر وہ شکار کو پکڑ لیتا ہے اور تم شکار تک پہنچ جاتے ہو تو تم اسے ذبح کر لو۔ اگر تم اُسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ کتے نے شکار پکڑ لیا تھا اور خود اُس میں سے کچھ نہیں کھایا تھا تو تم اُسے کھالو لیکن اگر تم اسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ کتے نے اُسے مار دیا اور اس میں سے کچھ کھا بھی لیا تھا تو تم شکار کو نہ کھاؤ۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جانور نے وہ شکار اپنے لیے روکا ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہوں پھر میرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی مل جاتا ہے اور وہ سب شکار کر لیتے ہیں اور اُسے مار دیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اُسے نہ کھاؤ! کیونکہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تمہارے کتے نے اُسے مارا ہے یا دوسرے کتے نے اُسے مارا ہے؟

4714- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْهُ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِى الْمَاءُ قَتَلَهُ اَمْ سَهْمُكَ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنا تیر مارنے لگو تو اس پر اللہ کا نام لے لو اگر تم شکار کو ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ مر چکا ہے تو اُسے کھالو لیکن اگر وہ پانی میں گر کر مرا ہے تو تم یہ نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے یا پانی کی وجہ سے مرا ہے۔

4715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اَعْرَابِيٌّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِى بَزَّةَ وَاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَجُوسِيِّ وَصَيْدِ كَلْبِهِ وَطَائِرِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجوسی شخص کے ذبح کیے ہوئے جانور،

۴۷۱۴-انظر الحديث السابق-

۴۷۱۵-اخرجه البيهقي في سننه (۹/۲۴۵) منطريق احمد بن علي المودب: ثنا شريك......فذكره، و لم يذكر فيه ابا الزبير-وقال البيهقي: و اخرجه- ايضا- وكيع عن شريك غير ان الحجاج بن ارطاة لا يحتج به- والله اعلم- و اخرجه يحيى بن ابي بكير عن شريك عن الحجاج بن ارطاة عن القاسم بن ابي بزة و ابي الزبير عن سليمان اليشكري عن جابر- رضي الله عنه-قال: نهى عن ذبيحة المجوسي و صيد كلبه و طائره- و في هذا الاسناد من لا يحتج به- و الله اعلم-

اس کے کتے کے شکار یا اس کے پرندے کے شکار (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

4716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ عَنِ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نُخَالِطُ الْمُشْرِكِينَ وَلَيْسَ لَنَا قُدُورٌ وَلَاآنِيَةٌ غَيْرُ آنِيَتِهِمْ قَالَ فَقَالَ اسْتَغْنُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُورُهَا ثُمَّ اطْبُخُوا فِيهَا.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ مشرکین کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں ہماری الگ سے ہنڈیا نہیں ہے اور الگ سے برتن نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہو سکے تو اُن سے بچنے کی کوشش کرو لیکن اگر کوئی گنجائش نہ ہو تو اُسے پانی کے ساتھ دھولو پانی اُس کو پاک کر دے گا پھر اس میں (کھانا) پکالو۔

4717- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ ثَلَاثًا فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ.

☆☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب تم اپنا تیر پھینکو اور وہ شکار تین دن تک تم سے غائب رہے پھر تم اس تک پہنچ جاؤ تو اُسے کھالو جبکہ وہ بدبودار نہ ہوا ہو۔

4718- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْاَهْوَازِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ وَيَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْاَهْوَازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْاَهْوَازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسَى اَنْ يُسَمِّيَ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

٤٧١٦- الحديث اخرجه احمد (٤/١٩٣) و الترمذي (١٤٦٤) من طريق يزيد بن هارون عن حجاج عن مكحول عن ابي ثعلبة الخشني -واخرجه مسلم في صحيحه (١١/١٩٣١) من طريق العلاء عن مكحول عن ابي ثعلبة، و لم يذكر فيه ابا ادريس الخولاني - و مكحول لا يصح سماعه من ابي ثعلبة -ولم يروه عن مكحول عن ابي ادريس عن ابي ثعلبة غير حجاج بن ارطاة، و هو ضعيف- لكن ورد الحديث من طرق عن ابي ادريس، به-

٤٧١٧- اخرجه مسلم (٩/١٩٣١)، و ابو داود (٢٨٦١)، و احمد (٤/١٩٤) من طريق حماد ابن خالدعن معاوية بن صالح، به- و اخرجه مسلم (١٠/١٩٣١)، و النسائي (٧/١٩٣) من طريق معن بن عيسى عن معاوية بن صالح، به-واخرجه مسلم (١١/١٩٣١) من طريق عبد الرحمن بن جبير، و ابي الزاهرية عن جبير بن نفير، به-

٤٧١٨- اخرجه الطبراني في الاوسط (٤٧٦٩)، و ابن عدي في الكامل (٦/٢٨٥)، و البيهقي (٩/٢٤٠) من طريق مروان بن سالم الغفاري، به- و مروان: قال الحافظ في التقريب: متروك، رماه الساجي و غيره بالوضع -والحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/٣٣): اخرجه الطبراني في الاوسط، وفيه مروان ابن سالم الغفاري، و هو متروك- و انظر نصب الراية (٤/١٨٣)-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ ۔وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ اسْمُ اللّٰهِ عَلٰى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! آپ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام ہر مسلمان کی زبان پر موجود ہوتا ہے۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی نے اختلاف کیا ہے۔

4719- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَالْقَاضِي اَبُو عُمَرَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَابِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ وَيَنْسَى التَّسْمِيَةَ قَالَ لَا بَاْسَ بِهِ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي عَيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا ۔قَوْلُهُ عَيْنٌ يَعْنِي بِهِ عِكْرِمَةَ.

☆☆ ابراہیم ایسے مسلمان کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' ابراہیم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

4720- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ عَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا ذَبَحَ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَاْكُلْ فَاِنَّ الْمُسْلِمَ فِيهِ اسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مسلمان کوئی جانور ذبح کرے اور اس پر اللہ کا نام نہ لے تو وہ اُسے کھا سکتا ہے' کیونکہ لفظ مسلم میں بھی اللہ تعالیٰ کا ایک اسم موجود ہے۔

4721- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ

۴۷۱۹-اسناده ضعيف جدا: ابو جابر: هو محمد بن عبد الرحمن البياضي: قال احمد: منكر الحديث جدا- و قال مالك: كنا نتهمه بالكذب- وقال ابن معين: ليس بثقة- وقال النسائي: متروك- وانظر الميزان (۶/۲۲۴)-والاسناد الآخر اخرجه البيهقي (۹/۲۳۹) من طريق سعيد بن منصور عن سفيان عن عكرمة عن ابن عباس- رضي الله عنهما- به-و اخرجه ايضا من طريق الحميدي عن سفيان' به-

۴۷۲۰-تقدم في الذي قبله-

۴۷۲۱-اخرجه البيهقي في سننه (۹/۲۸۵) من طريق ابن نمير عن يحيى بن سلمة بن كهيل' به- وقال البيهقي: (يحيى بن سلمة فيه ضعف' وقد قيل: عنه عن ابيه عن عبد الله بن خليل عن ابيه عن علي- رضي الله عنه- وروى عن قيس بن الربيع عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن ابي الخليل الحضرمي عن علي رضي الله عنه)-قلت: و يحيى بن سلمة متروك: كما في التقريب-

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ خُبْزِ الْمَجُوسِ اِنَّمَا نُهِىَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجوسی کی پکائی ہوئی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذبیحہ کھانے سے منع کیا ہے۔

4722- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ يَكْفِيهِ اسْمُهُ فَاِنْ نَسِىَ اَنْ يُّسَمِّىَ حِيْنَ يَذْبَحُ فَلْيُسَمِّ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَاْكُلْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان کے لیے اُس کا نام ہی کافی ہے' اگر وہ بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے' تو بسم اللہ پڑھ کر اللہ کا نام لے کر اُس کو کھالے۔

4723- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِى اَذَكَرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوْا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ لوگ ہمارے پاس ذبح کر کے گوشت لاتے ہیں' ہمیں اُس وقت یہ پتا نہیں چلتا کہ انہوں نے اسے ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں لیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اللہ کا نام لے کر اُسے کھالیا کرو۔

4724- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِىِّ حَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا مِّنْ عِنْدِهٖ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ وَّجَدَ عِنْدَهُمْ رَجُلًا مَّجْنُوْنًا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاُعْطِىَ مِائَةَ شَاةٍ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ هَلْ قُلْتَ اِلَّا هٰذَا . قُلْتُ لَا . قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِى مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَلَقَدْ اَكَلْتَ

٤٧٢٢- اخرجه البيهقي في سننه (٩/٢٣٩) من طريق الحسين بن الحسن بن ايوب الطوسي: ثنا ابو حاتم' به- قال البيهقي: (كذا اخرجه مرفوعا' و اخرجه غيره عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن عين -و هو عكرمة- عن ابن عباس موقوفا)-قلت: المرفوع في اسناده محمد بن يزيد بن سنان: قال الحافظ في التقريب: ليس بالقوي- و الموقوف تقدم تخريجه رقم (٤٧٢٠)- وانظر نصب الراية (٤/١٨٢)-

٤٧٢٣- اخرجه البخاري (٢٠٥٧) (٥٥٠٧) (٧٣٩٨) و ابو داود (٢٨٢٩) و النسائي (٧/٢٣٧) وابن ماجه (٣١٧٤) والدارمي (١٩٨٢- هاشمي) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه' به-

٤٧٢٤- اخرجه احمد (٥/٢١٠) و ابو داود (٣٨٩٦) و الطبراني في الكبير (١٧/١٩٠) (٥٠٩) من طريق زكريا بن ابي زائدة' به-واخرجه احمد (٥/٢١١) و ابو داود (٣٤٢٠) (٣٨٩٧) (٣٩٠١) والنسائي في عمل اليوم و الليلة (١٠٣٢) من طريق عبد الله بن ابي السفر عن الشعبي' به-وسياتي برقم (٤٧٢٦) و مدار الحديث على الشعبي عن خارجة بن الصلت عن عمه' به-وخارجه بن الصلت مقبول' اى: عند المتابعة' و الا فلين: كما هو مصطلح الحافظ في التقريب' ولا متابع له هنا: فالحديث اسناده ضعيف- و الله اعلم-

بِرُقْيَةِ حَقٍّ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس جارہے تھے' تو ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' انہوں نے ان لوگوں کے پاس ایک دیوانے شخص کو دیکھا' انہوں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا' وہ شخص ٹھیک ہو گیا' انہیں ایک سو بکریاں دی گئیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے یہی سورہ (فاتحہ) پڑھی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے وصول کر لو میری زندگی کی قسم! جو شخص کوئی باطل دم کر کے کچھ کھائے گا (وہ غلط ہوگا) تم نے تو اسے حق دم کر کے کھایا ہے۔

4725- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِىْ خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيُّ اَنَّ عَمَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ كُلْهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ فَلَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اللہ کا نام لے کر اُسے کھالو کیونکہ جو شخص باطل دم کر کے کھاتا ہے' وہ غلط کرتا ہے' تم نے تو اسے "حق" دم کر کے کھانا ہے۔

4725- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ نَحْوَهُ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4727- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَاَعْطَوْنَا جُعْلاً فَقُلْتُ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے تو اس کے بعد حسب سابق حدیث' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: تم لوگ ہمیں اس کا معاوضہ دو گے' تو میں نے کہا: میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پوچھوں گا' میں نے آپ سے دریافت کیا: تو آپ نے کہا: تم اسے کھالو۔

۴۷۲۵- راجع الحدیث السابق۔

۴۷۲۶- تقدم رقم (۴۷۲٤)۔

۴۷۲۷- تقدم تخریجه رقم (۴۷۲٤)۔

4728- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ نَهْشَلٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ اَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الْمَكِّيُّ وَطَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ فَاجْتَمَعُوْا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ طَاوُسٌ وَّكَانَ فِيْهِمْ رِضًا اَنْصِتُوا اُخْبِرْكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَنَهَاكُمْ عَنْ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَكَلَّفُوْهَا رَحْمَةً مِنْ رَّبِّكُمْ فَاقْبَلُوْهَا . نَقُوْلُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمُوْرُ بِيَدِ اللّٰهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مَصْدَرُهَا وَاِلَيْهِ مَرْجِعُهَا لَيْسَ اِلَى الْعِبَادِ فِيْهَا تَفْوِيْضٌ وَّلَا مَشِيْئَةٌ . فَقَامُوْا وَهُمْ رَاضُوْنَ بِقَوْلِ طَاوُسٍ . اٰخِرُ

☆☆ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: میں حسن بن ابوالحسن' مکحول' عمرو بن دینار اور طاؤس "مسجدِ خیف" میں اکٹھے ہوئے' یہ لوگ بلند آواز میں بحث کرنے لگے' یہ لوگ تعزیر کے بارے میں بحث کرنے لگے' اس پر طاؤس بولے جو سب کے نزدیک پسندیدہ شخصیت تھے: تم خاموش ہو جاؤ! میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں تم پر لازم قرار دی ہیں تو تم اُنہیں ضائع نہ کرو اور اُس نے تمہارے لیے کچھ حدود مقرر کی ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرو' اُس نے تمہیں کچھ چیزوں سے روک دیا ہے' تم ان کا ارتکاب کرنے کی کوشش نہ کرو اور کچھ معاملات ایسے ہیں' جن کے بارے میں اس نے بتایا نہیں وہ انہیں بھولا نہیں ہے' تم خود کو اس کا پابند نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رحمت ہے' اسے قبول کرلو!

(اس کے بعد طاؤس نے یہ کہا:) ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں' وہی ہر چیز کا حکم دیتا ہے' وہی ہر چیز کا اجر بھی دے گا' بندے کے بس میں کوئی بھی بات نہیں ہے' اس بارے میں بندے کی کوئی مرضی نہیں چلتی ہے۔

اس پر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان لوگوں نے طاؤس کے قول کو پسند کیا (یعنی اس کو اختیار کیا)۔

شرح:

اس روایت کا بنیادی موضوع تقدیر ہے۔ تقدیر سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں چند جلیل القدر تابعین کے درمیان ہونے والی بحث کا ذکر کیا گیا ہے' جس کے آخر میں طاؤس کا یہ قولِ فیصل ہے:

"(اس کے بعد طاؤس نے یہ کہا:) ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں' وہی ہر چیز کا حکم دیتا ہے' وہی ہر چیز کا اجر بھی دے گا' بندے کے بس

٤٧٢٨- اسناده ضعيف: فيه نهشل الخراساني' وهو متروك' كذبه اسحاق بن راهويه؛ كما في التقريب-

میں کوئی بھی بات نہیں ہے' اس بارے میں بندے کی کوئی مرضی نہیں چلتی ہے''۔

اس میں طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے تابع ہے۔ اس لئے انسان محض اپنی مرضی کے ساتھ صرف وہی کام کرسکتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے' لیکن ان امور میں سے نیک امور کے بارے میں ہمیشہ توفیق کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی۔ کیونکہ اس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر کوئی بھی شخص کوئی نیکی نہیں کرسکتا۔ اگرچہ انسان سے صادر ہونے والے ناپسندیدہ امور بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت کے پیش نظر کسی منفی چیز کی نسبت اس کی مشیت کی طرف نہیں کی جاتی۔

ان تمام چیزوں سے ہٹ کر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسان کا علم اور اس کی سوچ کا دائرہ کار انتہائی محدود ہے' اس لئے اسے ایسے کسی بھی موضوع کے بارے میں لب کشائی نہیں کرنی چاہئے' جس کے نتیجے میں انسان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات' اس کی مشیت' اس کے مقرر کردہ فیصلے (یعنی تقدیر) کے بارے میں کسی بھی منفی سوچ کو راہ ملے۔

کتاب السبق بین الخیل
وما روی فیه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم
وهو زیادة فی الکتاب

کتاب: گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات منقول ہیں وہ یہاں ذکر کی گئی ہیں (یہ اصل کتاب میں اضافہ ہے)

4729- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِی الْغَايَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ لگوائی تھی اور مقررہ حد تک پہلے پہنچنے والے کو کامیاب قرار دیا تھا۔

4730- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَمَّرَ الْخَيْلَ وَسَابَقَ بَيْنَهَا وَقَالَ الْمُعْتَمِرُ كَانَ يُضَمِّرُ وَيُسَابِقُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم گھوڑوں کو تربیت دلوایا کرتے تھے اور ان کے درمیان مقابلہ کروایا کرتے تھے۔ یہاں پر راوی نے روایت کے الفاظ نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

4731- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ح

٤٧٢٩- اخرجه احمد (٢/١٥٧)، و من طريقه المصنف هنا، و ابو داود في السنن (٣/٢٩) كتاب: الجهاد، باب: في السبق، الحديث (٢٥٧٧)، و اخرجه ابن حبان (١٠/٥٤٣) رقم (٤٦٨٨) من طريق ابي خيثمة حدثنا عقبة بن خالد...... به-واخرجه احمد (٢/٦٧): حدثنا عتاب: اخبرنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله سبق بالخيل و راهن-واخرجه ابن حبان (١٠/٥٤٣) رقم (٤٦٨٩) من طريق عبد الله بن نافع عن عاصم بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل...... وقال: (لا سبق الا في حافر او نصل)- و ذكره الحافظ في التلخيص (٤/٣٠١)، و عزاهما ايضا الى ابن ابي عاصم و قال في رواية عتاب: (اقوى من الذي قبله)- اه-اى: رواية (عاصم بن عمر)، و هو العمري: قال ابن حبان في المجروحين (٢/١٢٧): كان سيئ الحفظ، كثير الوهم، فاحش الخطا، فترك من اجل كثرة خطئه- وقال في الثقات (٧/٢٥٩): يخطئ و يخالف-

٤٧٣٠- اخرجه ابو داود في سننه (٣/٢٩) كتاب الجهاد، باب في السبق، الحديث (٢٥٧٦): حدثنا مسدد: ثنا معتمر عن عبيد الله، به- و اخرجه احمد (٢/٨٦)- حدثنا هشيم، اخبرنا ابن ابي ليلى عن نافع...... به و لم يذكر ابن ابي ليلى (يسابق بها)، و اسناده ابي داود صحيح، رجاله كلهم ثقات-

وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالاَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''حفیاء'' سے لے کر ''ثنیۃ الوداع'' تک دوڑ لگوائی تھی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''ثنیۃ الوداع'' سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ لگوائی تھی۔

4732- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ضَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ وَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِيْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم گھوڑوں کو تربیت دلوایا کرتے تھے آپ تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کرواتے تھے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کرواتے تھے۔

4733- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ وَّاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ

٤٧٣١—اخرجه احمد في المسند (٤/٣٧، ٣٨) و الترمذي (١٦٩٩) و البيهقي (١٠/١٩) من طريق سفيان عن عبيد الله به-وقد تحرف (عبيد الله) في المطبوع من سنن الترمذي الى (عبد الله) و التصويب من تحفة الاشراف (٦/ رقم ٧٨٩٥) و سياتي بعد هذا من طريق عبد الله بن نمير عن عبيد الله به- و الحديث اخرجه الحميدي (٦٨٤) و احمد (٢/٥، ١١، ٥٥) و البخاري (٢/٧٧) كتاب: الصلاة باب: هل يقال: مسجد بني فلان؟ الحديث (٤٢٠) واطرافه في (٢٨٦٨، ٢٨٦٩، ٢٨٧٠، ٧٣٣٦) و مسلم (١٨٧٠) و ابو داود (٢٥٧٥) من طرق عن نافع...... به- و ستاتي هذا الطرق فيما بعد-

٤٧٣٢—اخرجه مسلم في صحيحه (١٨٧٠): حدثنا ابن نمير به- وابن ماجه (٢/٩٦٠) كتاب الجهاد باب السبق و الرهان الحديث (٢٨٧٧): حدثنا علي بن محمد: ثنا عبد الله بن نمير...... به و راجع الذي قبله-

٤٧٣٣—تقدم تخريجه قبل حديث-

زُرَيْقٍ قَالَ فَوَثَبَ بِيَ الْجِدَارَ - قَالَ سُفْيَانُ - مَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى الْحَفْيَاءِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَمَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَذَكَرُوا أَنَّهَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَقَالَ الرَّمَادِيُّ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ سُفْيَانُ مَا بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مِيلٌ وَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فِي حَدِيثِهِ وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پر چڑھ گیا تھا۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ثنیۃ الوداع سے لے کر حفیاء تک پانچ یا چھ میل کا راستہ ہے' جبکہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کا فاصلہ ایک میل تک کا ہے۔ سفیان نامی راوی نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک چھ میل کا فاصلہ ہے اور مسجد بنوزریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔

ابومسعود نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان مقابلہ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کروایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بھی اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھا۔

4734- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَبَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكُنْتُ فَارِسًا يَوْمَئِذٍ فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَتْ بِيَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا' آپ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کروایا اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کا مقابلہ مسجد بنوزریق سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کروایا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن سواروں میں شامل تھا' میں لوگوں سے آگے نکل گیا تھا اور میرا گھوڑا مجھے لے کر مسجد بنوزریق تک پہنچ گیا تھا۔

4735- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَ غَايَةَ

۴۷۳۴- اخرجه احمد (۲/ ۱۱)' و مسلم (۱۸۷۰) من طريق اسماعيل بن علية عن ايوب' به- واخرجه البيهقي (۱۰/ ۱۹) من طريق حماد بن زيد عن ايوب......به-

الْمُضَمَّرَةِ مِنْ مَّكَانٍ كَذَا اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَجَعَلَ غَايَةَ الَّتِىْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَتْ بِىَ الْفَرَسُ حَائِطَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ قَصِيرًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا' آپ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی حد حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مقرر کی تھی اور جو غیر تربیت یافتہ گھوڑے تھے ان کی حد ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنو زریق تک کی تھی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آگے نکل گیا تھا اور قریب تھا کہ میرا گھوڑا مجھے لے کر مسجد کی دیوار پر چڑھ جاتا' جو بہت چھوٹی سی تھی۔

4736- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مَّالِكٍ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ رَوْقٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِىٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِىُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ .وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا .اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ اِلَّا اَنَّ بِشْرَ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَبَّقَ فِى الْمَوْضِعَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک مقابلہ کروایا' جبکہ غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنو زریق کے درمیان مقابلہ کروایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن لوگوں میں شامل تھے جو یہ مقابلہ جیت گئے تھے' روایت کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

4737- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسٰى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُوْلٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَبَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَكُنْتُ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْهَا فَقَالَ لَا تَزَالُ تَبْضَعُهُ . اَىْ لَا تَزَالُ تَضْرِبُهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ

٤٧٣٥-راجع الذي قبله-

٤٧٣٦-اخرجه مالك في الموطا (٢/ ٤٦٧) كتاب الجهاد' باب ما جاء في الخيل و المسابقة و النفقة في الغزو' الحديث (٤٥) ' و من طريق ابي داود (٢٥٧٥) ' و الحديث تقدم من طرق عن نافع' به-

کروایا تھا' میں بھی ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل اس پر غصہ کرتے رہنا یعنی اسے مسلسل چھڑی مارتے رہنا۔

4738- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ لَبِيْدٍ لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ قَالَ اُرْسِلَتِ الْخَيْلُ زَمَنَ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ اَيُّوْبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَاَتَيْنَا الرِّهَانَ فَلَمَّا جَاءَتِ الْخَيْلُ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَاَلْنَاهُ اَكَانُوْا يُرَاهِنُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمِلْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ قَصْرِهٖ بِالزَّاوِيَةِ فَقُلْنَا يَا اَبَا حَمْزَةَ اَكُنْتُمْ تُرَاهِنُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَاهِنُ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ سَبْحَةُ فَجَآءَتْ سَابِقَةً فَبَهَشَ لِذٰلِكَ وَاَعْجَبَهٗ.

☆☆ ابولبید المازہ بن زبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حاجیوں کے گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کروایا' حاکم بن ایوب اُن دنوں بصرہ کے گورنر تھے' جب ہم لوگ اس دوڑ کے میدان میں پہنچے اور گھوڑے وہاں آ گئے تو ہم نے سوچا کہ اگر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں دریافت کر لیتے ہیں' کیا وہ لوگ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسی طرح دوڑ لگوایا کرتے تھے' تو یہ مناسب ہوتا' تو ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ اپنے محل میں موجود تھے' ہم نے کہا: اے حضرت انس! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں کا مقابلہ کروایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو مقابلے میں شامل کیا تھا' جس کا نام "سبحہ" تھا تو وہ سب سے آگے نکل گیا تھا۔ اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے تھے اور آپ کو یہ بات بہت پسند آئی تھی۔

4739- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ فَذَكَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ .

☆☆ یہی روایت ابن مبشر نے ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٤٧٣٧-اخرجه الطبراني في الاوسط (٩٤٧٦)' و هو في مجمع البحرين رقم (٣٦٨٥): حدثنا يعقوب بن اسحاق: حدثني ابي...... به- قلت: و اسحاق هذا: هو ابن ابي اسرائيل-واخرجه ابن عدي في الكامل (٢٠٨/٦) في ترجمة محمد بن سليمان بن مشمول- قال: اخبرنا ابو يعلى: ثنا اسحاق بن ابي اسرائيل: ثنا محمد ......فذكره-و محمد بن سليمان بن مشمول: قال ابن عدي: (عامة ما يرويه لا يتابع عليه في اسناده و لا متنه)- اه-و ضعفه النسائي و ابو حاتم ' كما في الميزان (١٧٣/٦)- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٣٦٧/٥)' و قال: (فيه محمد بن سليمان بن مشمول و هو ضعيف)- اه-

٤٧٣٨-اخرجه الدارمي (٢/ ٢١٢-٢١٣)' و احمد في المسند (٣/ ١٦٠)' و الطبراني في الاوسط (٨٨٥٠)' و البيهقي (٢١/١٠) من طريق سعيد بن زيد...... به-وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/ ٢٦٦-٢٦٧)' و قال: (اخرجه احمد و الطبراني في الاوسط...... ورجال احمد ثقات)- اه-

٤٧٣٩-اخرجه احمد في المسند (٣/ ١٦٠): حدثنا عفان' به- و راجع الذي قبله-

سے نقل کی ہے' جو یزید کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

4740- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ الْاَزْرَقُ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوٰى لَا تُدْفَعُ فِىْ سِبَاقٍ اِلَّا سَبَقَتْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ سُبِقَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَرْفَعُوْا شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

4780: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء جب بھی دوڑ میں شامل ہوتی تھی تو وہ آگے نکل جایا کرتی تھی۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا تو اس کی اونٹنی قصواء سے آگے نکل گئی' لوگوں کو اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ کوئی اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے نکل گئی ہے' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کو بھی سربلندی حاصل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اُسے کبھی پستی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔

4741- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتِ الْقَصْوٰى نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْفَعُ فِىْ سِبَاقٍ اِلَّا سَبَقَتْ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء سے دوڑ میں کوئی نہیں جیت سکتا تھا' وہ ہمیشہ آگے نکل جایا کرتی تھی۔

4742- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْوَاثِقِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتِ الْقَصْوٰى لَا تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى بَكْرٍ فَسَابَقَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَضَعَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قصواء سے آگے کوئی نہیں نکل سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک جوان اونٹ لایا' اُس نے قصواء کے ساتھ مقابلہ کیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا' تو یہ بات مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف کا

٤٧٤٠—اسناده صحيح: معن بن عيسى: هو ابن يحيى الاشجعي' قال الحافظ ابن حجر في التقريب (ت ٦٨٦٨): (ثقة ثبت' قال ابو حاتم: هو اثبت اصحاب مالك)- اه-

٤٧٤١—راجع الذي قبله-

٤٧٤٢—راجع الذي قبله-

باعث بنی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص قصواء سے آگے نکل گیا ہے' تو آپ نے فرمایا: دنیا میں اللہ جسے بلندی عطاء کرتا ہے' اُسے کبھی نیچے بھی کر دیتا ہے۔

4743- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَضْبَاءَ نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تُسْبَقُ كُلَّمَا دُفِعَتْ فِيْ سِبَاقٍ فَدُفِعَتْ يَوْمًا فِيْ اِبِلٍ فَسُبِقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَآبَةٌ اَنْ سُبِقَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَفَعُوْا شَيْئًا- اَوْ اَرَادُوْا رَفْعَ شَيْءٍ- وَضَعَهُ اللّٰهُ.

☆☆ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ قصواء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی' وہ جس دوڑ میں بھی شامل ہوتی تھی' آگے نکل جایا کرتی تھی' کوئی اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا' ایک مرتبہ ایک دوڑ کے دوران وہ پیچھے رہ گئی تو صحابہ کرام کو بہت تکلیف ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ایک بات ارشاد فرمائی: لوگ جب بلندی حاصل کرتے ہیں تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اُن کو پستی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کسی کو بلند دیکھنا چاہتے ہیں۔

4744- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهٗ فَكَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهٗ فِي الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اس سے بہت تکلیف ہوئی' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں جسے ترقی نصیب کرتا ہے اسے کبھی پست بھی کر دیتا ہے۔

4745- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْعَسْكَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الصَّفَّارُ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ

٤٧٤٣- اخرجه البيهقي في شعب الايمان (١٠٥١١): اخبرنا عبد الخالق بن علي: نا ابو بكر بن خنب- انا ابو اسماعيل الترمذي: ثنا ايوب بن سليمان: حدثني ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال قال: قال: يحيى: اخبرني ابن شهاب...... فذكره- و رمز السيوطي لضعفه في الجامع الصغير' فتعقبه المناوي بقوله: اسناده صحيح - قلت: تقدم في الذي قبله موصولا من حديث ابي هريرة-

٤٧٤٤- اخرجه النسائي (٦/٢٢٨) قال: اخبرني عمرو بن عثمان...... به- و اخرجه احمد (٣/١٠٣)' و البخاري (٢٨٧٢)' (٦٥٠١)' و ابو داود (٤٨٠٣)' و النسائي (٦/٢٢٧)' و البيهقي (١٠/٢٥)' و البغوي في شرح السنة (١٠/٣٩٢) رقم (٢٦٥٣) من طرق عن حميد عن انس' به- واخرجه احمد (٣/٢٥٣)' و عبد بن حميد (١٣١٥)' (١٣٤٤)' و ابو داود (٤٨٠٢)' و ابو يعلي (٣٣٤٥' ٣٣٤٦) من طريق ثابت عن انس' به- و علقه البخاري في الجهاد بعد الحديث (٢٨٧٢) بقوله: (طوله موسى عن حماد عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم)-

مِهْرَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ وَلاَ شِغَارَ فِى الْاِسْلاَمِ وَمَنِ اسْتَعْمَلَهُ فَلَيْسَ مِنَّا .

وَقَالَ ابْنُ مِهْرَانَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَمْ يَكْتُبْهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجِ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اسلام میں جلب جنب اور شغار کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور جو شخص ان میں سے کسی پر عمل کرے گا' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن مہران نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''جو شخص کوئی چیز اچک لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں''۔

4746- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ . قَالَ ابْنُ الْفَضْلِ فَسَّرَ لَنَا ابْنُ اَبِى اُوَيْسٍ قَالَ الْجَلَبُ يُجْلَبُ حَوْلَ الْفَرَسِ مِنْ خَلْفِهِ فِى الْمَيْدَانِ لِيُحْرِزَ السُّبْقَةَ وَالْجَنَبُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ بِهِ اعْتِرَاضُ جُنُوبٍ فَيَعْتَرِضَ لَهُ الرَّجُلُ بِفَرَسِهِ يُقَوِّمُهُ فَيَحُوزَ الْغَايَةَ .

☆☆ بسر مزنی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جلب اور جنب کی کوئی حقیقت نہیں ہے' کوئی شخص کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔

ابن ابواویس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ جلب سے مراد یہ ہے کہ آدمی گھوڑے سے آگے نکلنے کے لیے پیچھے سے اُسے کھینچے اور جنب سے مراد یہ ہے کہ دوسرے گھوڑے کے سامنے رکاوٹ پیدا کرے تا کہ وہ جیت نہ جائے۔

4747- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَكْرٍ وَدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ فِى حَدِيثِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ . قَالَ الْجَلَبُ فِى شَيْئَيْنِ يَكُونُ فِى سِبَاقِ الْخَيْلِ وَهُوَ اَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ فَيَرْكَبَ خَلْفَهُ وَيَزْجُرَهُ وَيُجْلِبَ عَلَيْهِ فَفِى ذٰلِكَ مَعُونَةٌ لِلْفَرَسِ عَلَى الْجَرْىِ فَنُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ . وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ فِى الصَّدَقَةِ اَنْ يَقْدَمَ الْمُصَدِّقُ فَيَنْزِلَ مَوْضِعًا ثُمَّ يُرْسِلَ اِلَى الْمِيَاهِ فَيَجْلِبَ

٤٧٤٥- اخرجه احمد (٤/٤٢٩، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٣، ٤٤٥) و ابو داود (٢٥٨١) و من طريقه البيهقي (١٠/٢١)- و اخرجه الترمذي (١١٢٣) و النسائي (٦/١١١، ٢٢٧، ٢٢٨) و ابن ماجه (٣٩٣٧) و ابن حبان (٣٢٦٧) و الطيالسي (٨٣٨) و ابن ابي شيبة (٤/٣٨١) من طرق عن الحسن، به- و هو حديث صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح، الا ان الحسن مع جلالته و فضله، و هو معروف بالتدليس، و انما صححناه لشواهده-

٤٧٤٦- تقدم تخريجه في آخر كتاب البيوع-

٤٧٤٧- معنى هذا الكلام في كتاب الاموال لابي عبيد ص (٣٦٦) قال: (قوله: (لا جلب) يفسر تفسيرين، يقال: انه في رهان الخيل: الا يجلب عليها- و يقال: هو في الماشية يقول: لا ينبغي للمصدق ان يقيم بموضع، ثم يرسل الى اهل المياه: ليجلبوا اليه مواشيهم فيصدقها، و لكن ليأتيهم على مياههم حتى يصدقها هناك؛ و هو تاويل قوله: (على مياههم و بافنيتهم)-

اَغْنَامَ تِلْكَ الْمِيَاهِ عَلَيْهِ فَيُصَدِّقُهَا هُنَاكَ فَنُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ يَّقْدَمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَبِاَفْنِيَتِهِمْ فَيُصَدِّقُهُمْ .وَاَمَّا الْجَنَبُ فَاَنْ يَّجْنُبَ الرَّجُلُ خَلْفَ فَرَسِهِ الَّذِىْ سَابَقَ عَلَيْهِ فَرَسًا عُرْيًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْغَايَةِ رَكِبَ فَرَسَهُ الْعُرْىَ فَسَبَقَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اَقَلُّ اِعْيَاءً وَّكَلَالًا مِّنَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ.

☆☆ ابوعبید نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جلب اور جنب کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: جلب صرف دو چیزوں میں ہوتا ہے' ایک گھوڑوں کی دوڑ میں اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ آدمی گھوڑے کی پچھلی طرف سوار ہو کر گھوڑے کو کھینچے تو اس سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے' اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے' دوسرا رکعات میں جنب ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صدقہ لینے والا ٹھہر جائے اور پھر کسی کو بھیج کر لوگوں سے مختلف قسم کے پھل خرید لے اور اس کا صدقہ وصول کر لے' اس سے منع کیا گیا ہے بلکہ حکم یہ دیا ہے کہ لوگوں کے پاس جائے اور ان کے گھروں میں جا کر ان سے صدقہ وصول کریں۔ جہاں تک جنب کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے اس گھوڑے کو جس پر سوار ہو کر اس نے مقابلے میں حصہ لینا ہے' دوسرے گھوڑے کے ساتھ رکھے' جس پر کوئی شخص موجود نہ ہو اور جب وہ دوڑ کی آخری حد کے قریب پہنچے تو اس گھوڑے پر سوار ہو جائے جو خالی بھاگ رہا تھا' اور اس طرح وہ دوڑ جیت جائے' کیونکہ وہ گھوڑا اس گھوڑے کی بہ نسبت کم تھکا ہوا ہو گا جس پر کوئی سوار موجود ہو۔

4748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَتِيْرَةَ وَلَا فَرَعَ فِى الْاِسْلَامِ وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ .

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَتِيْرَةُ ذَبْحٌ كَانَ لِمُضَرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ اسلام میں عتیرہ اور فرع کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور جلب اور جنب کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: عتیرہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جس کو زمانۂ جاہلیت میں مضر قبیلے کے لوگ ذبح کرتے تھے۔

4749- وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يَّسْبِقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ

٤٧٤٨—اخرجه احمد (٢/٢٣٩): حدثنا هشيم' قال: ان لم اكن سمعته منه— يعني: الزهري— فحدثني سفيان بن حسين عن الزهري' به- و اخرجه عبد الرزاق (٧٩٩٨)' و ابن ابي شيبة (٨/٢٥٢)' و احمد (٢/٢٧٩'٤٠٩)' و البخاري (٥٤٧٣)' و مسلم في صحيحه (١٩٧٦)' و الترمذي (١٥١٢)' و النسائي (٧/١٦٧)' و البيهقي (٩/٣١٣) من طرق عن معمر عن الزهري' به-و اخرجه الطيالسي (٢٢٩٨)' (٢٣٠٧)' و ابن ابي شيبة (٨/٢٥٢)' و الدارمي (٢/٨٠)' و البخاري (٥٤٧٤)' و مسلم (١٩٧٦)' و ابو داود (٢٨٣١)' و النسائي (٧/١٦٧)' و ابن ماجه (٣١٦٨)' و ابن الجارود (٩١٣)' و البيهقي (٩/٣١٣) من طرق عن الزهري' به-

٤٧٤٩—اخرجه البيهقي في اوائل كتاب السير من هذا الكتاب-

اَنْ يَسْبِقَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْقِمَارُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان اس طرح داخل کرتا ہے کہ اس کے آگے نکل جانے کا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو شخص اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان اس طرح داخل کرتا ہے اُسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ آگے نکل جائے گا تو یہ جوا ہے۔

4750- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صُدْرَانَ السَّلِيْمِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَرَائِى حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ اَوْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ- شَكَّ ابْنُ مَيْمُوْنٍ- اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ قَدْ جُعِلَتْ اِلَيْكَ هٰذِهِ السُّبْقَةُ بَيْنَ النَّاسِ . فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ اِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُ اِلَيْكَ مَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُنُقِىْ مِنْ هٰذِهِ السُّبْقَةِ فِىْ عُنُقِكَ . فَاِذَا اَتَيْتَ الْمِيْطَانَ- قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْمِيْطَانُ مُرْسَلُهَا مِنَ الْغَايَةِ- فَصُفَّ الْخَيْلَ ثُمَّ نَادِ ثَلَاثًا هَلْ مِنْ مُّصْلِحٍ لِلِجَامٍ اَوْ حَامِلٍ لِغُلَامٍ اَوْ طَارِحٍ لِجُلٍّ فَاِذَا لَمْ يُجِبْكَ اَحَدٌ فَكَبِّرْ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلِّهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ يُسْعِدُ اللّٰهُ بِسَبْقِهٖ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهٖ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقْعُدُ عِنْدَ مُنْتَهَى الْغَايَةِ وَيَخُطُّ خَطًّا يُقِيْمُ رَجُلَيْنِ مُتَقَابِلَيْنِ عِنْدَ طَرَفِ الْخَطِّ طَرَفُهٗ بَيْنَ اِبْهَامَىْ اَرْجُلِهِمَا وَتَمُرُّ الْخَيْلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَيَقُوْلُ لَهُمَا اِذَا خَرَجَ اَحَدُ الْفَرَسَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ بِطَرَفِ اُذُنَيْهِ اَوْ اُذُنٍ اَوْ عِذَارٍ فَاجْعَلُوا السُّبْقَةَ لَهٗ فَاِنْ شَكَكْتُمَا فَاجْعَلَا سَبْقَهُمَا نِصْفَيْنِ فَاِذَا قَرَنْتُمْ ثِنْتَيْنِ فَاجْعَلُوا الْغَايَةَ مِنْ غَايَةِ اَصْغَرِ الثِّنْتَيْنِ وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ .

☆☆ حسن نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: میں تمہیں گھوڑوں کی دوڑ کا نگران مقرر کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کہ اے سراقہ! دوڑ میں شامل ہونے والوں کی ذمہ داری میں تمہیں سونپ رہا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ داری مجھے عطا کی ہے اس لیے جب تم میطان پہنچو (ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے دوڑ کا آغاز ہونا تھا) تو گھوڑوں کی قطار بنانا اور تین مرتبہ یہ اعلان کرنا: کوئی لگام کو ٹھیک کرنے والا ہے کوئی لڑکے کو اٹھانے والا ہے کوئی گھوڑے کے سر پر (لگام کا سرا) ڈالنے والا ہے۔ (یعنی اگر نہیں ہے تو دوڑ شروع کی جائے) اگر تمہیں کوئی جواب نہ دے تو تم تین مرتبہ اللہ اکبر کا نعرہ لگانا اور اُسے چھوڑ دینا تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کے بارے میں چاہے گا جیت کے لئے اس کی مدد کرے گا۔

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ دوڑ کے آخری نشان کے پاس تشریف فرما ہو جاتے۔ آپ ایک لکیر لگوا دیتے اور اس لکیر کے

۴۷۵۰- اخرجه البيهقي (۲۲/۱۰) اخبرنا ابو الحسين بن الفضل القطان: انبا ابو سهل بن زياد القطان: ثنا الحسن بن علي بن شبيب...... به- و قال البيهقي: (هذا اسناد ضعيف)- اه-

دونوں کناروں پر دو آدمیوں کو آمنے سامنے کھڑا کر دیتے۔ اس لکیر کا کنارہ ان آدمیوں کے پاؤں کے انگوٹھوں کے درمیان ہوتا اور گھوڑا ان دونوں کے درمیان میں سے گزرتا' حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں آدمیوں سے فرماتے تھے: جب دو گھوڑوں میں سے کوئی ایک گھوڑا دوسرے کے مقابلے میں کانوں کے کنارے جتنا یا کان جتنا یا گال جتنا آگے ہو تو تم اسے کامیاب قرار دینا اور اگر تمہیں اس بارے میں شک ہو تو تم دونوں کو کامیاب قرار دینا۔ اور جب تم دو کو برابر قرار دو تو آخری حد اسے بنانا جو دونوں میں سے چھوٹی ہو۔ اسلام میں جلب' جنب اور شغار کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شرح:

گھوڑوں کے درمیان دوڑ کے مقابلے کے بارے میں روایات کا یہ مختصر مجموعہ سنن دارقطنی کے ہمراہ شائع ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسے یہاں شامل کر لیا ہے۔

اس باب میں گھوڑوں کے درمیان دوڑ کے بارے میں جو روایات ذکر کی گئی ہیں' ان کا بنیادی موضوع معاشرے میں مثبت سرگرمیوں کے فروغ کی ترغیب ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس زمانے میں گھوڑا جنگی ساز و سامان میں اہم حیثیت رکھتا تھا' تو یہ مقابلے اس لیے کروائے جاتے تھے تاکہ گھڑسواروں کی مشق ہوتی رہے۔

اسلام مثبت سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے' جس کی ایک مثال گھوڑوں کی دوڑ کے بارے میں روایات ہیں' دوسری مثال وہ روایت ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ کچھ حبشی عید کے دن کرتب دکھا رہے تھے' اسی طرح ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ انصاری نوجوان تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو' تمہارے جد امجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے۔ یہ اور اس جیسی دیگر روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسلم معاشرے کے افراد کو اپنی جسمانی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ معاشرے کے صحت مند فرد کا کردار ادا کر سکیں۔

تاہم اسلام سختی کے ساتھ یہ شرط عائد کرتا ہے کہ اس نوعیت کی سرگرمیوں کو صرف مثبت حد تک جاری رکھا جائے' اس میں کوئی منفی چیز نہ آنے پائے' جیسے جوا اور ایسا لہو ولعب جو انسان کو غافل کر دے اور فرائض یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جائے۔

اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.

یہ کتاب کا اختتام ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ' ان کی آل اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے اور ایسا سلام نازل کرے جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو اور اس میں برکت رکھی گئی ہو۔